نور علیٰ نور یهدی الله لنوره من یشاء

کتاب شریف صحیفہ لطیف کنوز احادیث را مع ترجمہ مشکوۃ المصابیح اعنی

ربع اول

مظاہر حق

من تصنیفات

عالم نحریر فاضل بے نظیر محدث علمی مولانا مولوی محمد قطب الدین خان صاحب دہلوی دامت برکاتہ

مطبع منشی نولکشور مقام لکھنؤ میں طبع ہوا

بسم الله الرحمن الرحيم

الحمد لله الذي ارسل رسوله الكريم ليهدينا الى الصراط المستقيم صلى الله تعالى عليه وعلى آله وصحبه اجمعين بعد اسکے مسکین محمد قطب الدین شاہجہان آبادی عرض
کرتا ہی کہ کتاب مشکوۃ شریف علم حدیث مین عجب جامع کتاب ہی کہ ہر مضمون کی حدیثین اوسمین مندرج ہین اور اسکا ترجمہ عدیم النظیر میری بزرگوار اور
محدوم اور استاد میرے حضرت حاجی محمد اسحاق نواسہ حضرت شیخ عبد العزیز رحمہما اللہ تعالی کی بیچ زبان ہندی کی بین السطور مین لکہا تہا لیکن کاتبون سی اسکی
صحت مین فرق آنی لگا مرضی جناب موصوف کی یہی پائی کہ اگر یہ بطور شرح کی لکہا جاوی بہتر ہی الہی اس ہیچمدان نی ترجمہ اوسکا عبارت عربی سی علحدہ
کرکی لکہا اور فائدی مختصر مناسب مقام کی شروح مشکوۃ وغیرہ سی مثل مرقاۃ شرح ملا علی قاری اور ترجمہ حضرت شیخ عبد الحق اور حاشیہ سید جمال ابن حجر رحمہ اللہ
کی اور سوای اُنکی سی زیادہ کرکی خدمت عالی مین عرض کی اور جناب ممدوح نی پسند کیا کہ جو فائدی لکہی تہی حرکات آئین درج کیے اور نام اسکا مظاہر حق
رکہا گیا کہ اسمین تاریخ اسکی نکلتی ہی یا اللہ اسکو مقبول فرما اور ہم سبکو اس سی دارین مین فائدہ دی کر اور سند اس کتاب مستطاب کی یہ ہی کہ پڑہی یہ کتاب
اضعف العباد محمد قطب الدین بن محمد محی الدین احراری الدہلوی غفر اللہ تعالی نی حضرت محدوم معظم مکرمی مولوی محمد اسحاق رحمہ اللہ سی اور اونہون نی
پڑہی حضرت شیخ عبد العزیز رحمہ اللہ سی اور اونکو اجازت ہی حضرت شاہ ولی اللہ محدث دہلوی سی اور اونکو شیخ ابو طاہر مدنی سی اور اونکو شیخ ابراہیم
کردی سی اور اونکو شیخ احمد قشاشی سی اور اونکو شیخ احمد بن عبد القدوس شناوی سی اور اونکو سید غضنفر بن سید جعفر نہروانی سی اور اونکو شیخ محمد سعید معروف
بمیر کلان سی کہ اپنی وقت مین شیخ مکہ کی تہی اور اونکو سید نسیم الدین میرک شاہ سی اور اونکو اپنی والد بزرگوار سید جمال الدین عطاء اللہ بن سید
غیاث الدین فضل اللہ بن سید عبد الرحمن سی اور اونکو اپنی عم عالیمقدار سید اصیل الدین عبد اللہ بن عبد الرحمن بن عبد اللطیف بن جلال الدین
محمد الشیرازی الحسنی سی اور اونکو مسند وقت اور محدث عصر شرف الدین عبد الرحیم الجرہی الصدیقی سی اور اونکو علامہ عصر امام الدین مبارک
شاہ ساوجی سی اور اونکو مولف کتاب ولی الدین محمد بن عبد اللہ الخطیب التبریزی سی یا اللہ مجکو اور ان سبکو بخش اور خطائین ہماری معاف
حسبنا اللہ ونعم الوکیل علی اللہ توکلنا لا حول ولا قوۃ الا باللہ العلی العظیم اللہم صل علی سیدنا محمد وعلی آلہ واصحابہ صلوۃ تنجینا بہا من جمیع الاہوال والآفات
وتقضی لنا بہا جمیع الحاجات وتطہرنا بہا [illegible]ات وترفعنا بہا عندک اعلی الدرجات وتبلغنا بہا اقصی الغایات من جمیع الخیرات فی الحیوۃ وبعد الممات انک علی کل شیء قدیر

رب یسر | بسم الله الرحمن الرحیم | وتمم بالخیر

پروردگار سہل کر آسان کر | شروع کرتا ہون ساتہ نام اللہ کی کہ بخشنی والا مہربان ہے | اور تمام کر ساتہ خیر کی

الحمد لله نحمده ونستعینه ونستغفره سب تعریف واسطی اللہ کی تعریف کرتی ہین ہم اوسکو اور مدد چاہتی ہین اوس سی اور
بخشش چاہتی ہین ہم اوس سی ف تعریف پاک پروردگار کی جیسی کہ چاہیی آدمی سی نہین ادا ہوسکتی ہی اسلیی حمد نبی اور سب
ہی اور اون باتون سی جو قصور رہ جاوی اوس سی بخشش چاہی ونعوذ بالله من شرور انفسنا ومن سیئات اعمالنا اور پناہ مانگتی ہین ہم
اللہ کی برائیون نفسون اپنی کی سی اور برائیون عملون اپنی کی سی ف کہ حمد ساتہ ریا کی نہو یا برائی عملون سی کلام باطل اور غفلت ذکر
الہی کی سی یا سستی طاعات مین اور کرنا حرام اور مکروہات کا مراد ہے من یهده الله فلا مضل له ومن یضلل فلا هادی له
ہدایت کیا اللہ نی پس نہین کوئی گمراہ کرنیوالا اوسکو اور جسکو گمراہ کیا پس نہین کوئی ہدایت کرنیوالا اوسکو واشهد ان لا اله الا الله سماہ
للنجاة وسیلة ولرفع الدرجات کفیلة واشهد ان محمدا عبده ورسوله الذی بعثه وطرق الایمان قد عفت
آثارها وخبت انوارها ووهنت ارکانها وجهل مکانها اور گواہی دیتا ہون مین یہ کہ نہین کوئی معبود مگر اللہ وہ گواہی کہ ہو واسطی
نجات کی وسیلہ اور واسطی بلندی درجات کی ضامن اور گواہی دیتا ہون مین یہ کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم بندی اوسکی ہین اور رسول اوسکی
بہیجا اونکو ایسی حالت مین کہ رستی ایمان کی مٹ گئی تہی نشان اونکی اور بجہ گئی تہی روشنی اونکی اور سست ہوگئی تہی رکن اوسکے اور
ہوگیا تہا مکان اونکا ف رستی ایمان کی یعنی انبیا صلوات اللہ علیہم اجمعین اور جوکہ پیرو اونکی ہین علما وغیرہ اور مراد اوسکی
مٹ جانی سی اور روشنی بجہ جانی سی اور سستی ارکان سی یہی کہ آتی اون مراد حسن اخلاق پر جو مدلوگون کو تعلیم

دیکو سٹ گئی تہی اور شفا دی بیمار کو کہ تہا او پر کنارے ہلاک کی بیچ مدد کرنی کلمہ وحدانیت کی ف یعنی جو کہ بسبب بیماری کفر اور شرک کی نزدیک تہی کہ دوزخ کی گڑہی میں پڑین اور ہلاک ہوں انکو سب تعلیم کلمہ توحید کی اوس سی بچایا وَاَوْضَحَ سَبِيْلَ الْهِدَايَةِ لِمَنْ اَرَادَ اَنْ يَّسْلُكَهَا

وَاَظْهَرَ كُنُوْزَ السَّعَادَةِ لِمَنْ قَصَدَ اَنْ يَّمْلِكَهَا اور واضح کی راہ ہدایت کی اوسکی لیے کہ ارادہ کرے چلنے اوسکی کا اور ظاہر کیے گنج نیکبختی کی اوسکی لیے کہ قصد کرے مالک ہونی گنجوں کا ف مراد گنج نیکبختی سے اسلام اور ایمان اور نیکیاں اور عبادات اور معارف ہیں کہ جو کوئی حاصل کرتا ہے لائق سعادت ابدی کی ہوتا ہے کہ وہ جنت ہے اور رضا ہے مولا تعالیٰ کی اَمَّا بَعْدُ فَاِنَّ التَّمَسُّكَ بِهَدْيِهٖ

لَا يَسْتَتِبُّ اِلَّا بِالْاِقْتِفَاءِ لِمَا صَدَرَ مِنْ مِّشْكٰوتِهٖ وَالْاِعْتِصَامَ بِحَبْلِ اللّٰهِ لَا يَتِمُّ اِلَّا بِبَيَانِ كَشْفِهٖ وَكَانَ

كِتَابُ الْمَصَابِيْحِ الَّذِيْ صَنَّفَهُ الْاِمَامُ مُحْيِي السُّنَّةِ قَامِعُ الْبِدْعَةِ اَبُوْ مُحَمَّدِ ِالْحُسَيْنُ بْنُ مَسْعُوْدِ ِالْفَرَّاءُ

الْبَغَوِيُّ رَفَعَ اللّٰهُ دَرَجَتَهٗ اَجْمَعَ كِتَابٍ صُنِّفَ فِيْ بَابِهٖ وَاَضْبَطَ لِشَوَارِدِ الْاَحَادِيْثِ وَاَوَابِدِهَا

اما بعد حمد وصلوٰۃ کی پس تحقیق اعتماد کرنا ساتھ طریق پیغمبر خدا کی نہیں درست ہوتا مگر ساتھ پیروی کرنی اوس چیز کی کہ ظاہر ہوئی سینہ مبارک حضرت کی سے اور اعتماد ساتھ رسی اللہ کی یعنی قرآن کی نہیں پورا ہوتا مگر ساتھ خوب بیان کرنے حضرت کی اور تہی کتاب مصابیح کہ تصنیف کیا اوسکو امام محی السنہ نے کہ دور کرنیوالی بدعت کی ہیں کنیت اونکی ابو محمد اور نام اونکا حسین بیٹے مسعود کے پوستین دوز کی رہنے والے بغشور کی بلند کرے اللہ درجہ اونکا تہی کتاب مصابیح جامع ترین کتابوں کی کہ تصنیف کی گئی بیچ باب اپنی کی یعنی بیچ باب علوں اور اعتقادوں اور احکام ایمان اسلام کی اور خوب قریب تہی طرف حفظ کی واسطی منتشر احادیث کی اور متفرق حدیثوں کی ف شوارد اونٹ بہاگنی والی اور اوابد جارپائی وحشی یہاں مراد شوارد سے وہ حدیثیں ہیں کہ کتابوں اصول کی میں روایت کی گئی ہیں لیکن طالب کو جگہ اونکی معلوم نہیں کہ یہ حدیث کہاں کو ہے پس وہ حدیثیں ایسی گویا بہاگی ہوئی ہیں اور مراد اوابد سی وہ حدیثیں ہیں کہ معنی مقصود طالبوں سے پوشیدہ ہیں پس گویا کہ متوحش ہیں پس محی السنہ نے اسطرح بابوں مناسب میں روایت کی ہیں کہ یہ بات اوسی جاتی رہی ہے اور احوال محی السنہ کا یہ ہے کہ اپنی زمانہ میں پیشوا مفسرین اور محدثین کی اور مفتی اہل اسلام کی تہی تفسیر معالم التنزیل کی مصنف بہی یہی ہیں اور بڑی فقیہ اور علم قرآۃ میں بڑی مہارت رکہتی تہی اور دنیا میں بے تکلفی اور زہد نہایت تہا اور کمال محتاجگی میں گذران کرتی تہی اور خشک روٹی کہاتی تہی جب شاگردوں نے بہت منت کی خشک روٹی سے ضعف کمال ہو جائیگا جب سے روغن زیت سے کہانی لگی اور انہوں نے جب کتاب شرح السنہ تصنیف کی تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو خواب میں دیکہا کہ فرماتی ہیں زندہ رکہی تجکو اللہ جیسی کہ زندہ رکہی تو نے سنت میری جب سے انکا لقب محی السنہ ہوا یعنی زندہ کرنیوالا سنت کی اور بغوی نسبت ہے بغشور کیطرف وہ ایک گانو ہے ہرات اور مرو کی درمیان میں بیچ حدود خراسان کی اور مصابیح میں حدیثیں چار ہزار چار سو چوہتیس ہیں مشکوٰۃ والی نے ڈیڑہ ہزار اور گیارہ حدیثیں زیادہ کیں پس مشکوٰۃ میں سب پانچ کم چہ ہزار ہیں اور نام مشکوٰۃ کی ولی الدین ابو عبد اللہ محمد بن عبد اللہ العمری والخطیب التبریزی ہے وَلَمَّا سَلَكَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ طَرِيْقَ الْاِخْتِصَارِ وَ

حَذَفَ الْاَسَانِيْدَ تَكَلَّمَ فِيْهِ بَعْضُ النُّقَّادِ اور جب اختیار کی مصنف مصابیح کی نے رضی ہو اللہ اوس سے راہ اختصار کی اور حذف کیں سندیں تو کلام اور اعتراض کیا بیچ اسکی بعض پرکہنی والوں نے ف مراد دور کرنی سندوں کی سے یہاں ترک ذکر صحابی کا ہے اور حدیث نقل کی پس ایسی پرکہنی والوں نے یعنی عالموں نے کہ صحیح سے ضعیف کو تمیز کر لیتے ہیں اعتراض کیا کیونکہ حال صحت اور ضعف معلوم نہ ہوتا ہے وَاِنْ كَانَ نَقْلُهٗ وَاِنَّهٗ مِنَ الثِّقَاتِ كَالْاِسْنَادِ لٰكِنْ لَيْسَ مَا فِيْهِ اَعْلَامٌ

الاغفال فاستخرت اللہ تعالی واستوفقت منہ فاعلمت ما اعلمہ فاذعنت کل حدیث منہ فی مقرہ کما رواہ الائمۃ
الثقۃ ورواۃ الثقات الراسخون اور اگرچہ یہی نقل کرنا مصنف کا مانند سند کی ہو تا کی تھی وہ سالم تقصون سی لیکن نہین وہ چیز کہ بیچ اوسکی نشان ہو
مانند بی نشان کی اس طلب کی مین نی خیر کی اللہ تعالی سی اور توفیق چاہی مین نی اوس سی یعنی اس کل خیر پر پس بانشان کر دیا مین نی اوس خبر کو کہ بی نشان تھی
یعنی مصابیح والی نی جو نام صحابی اور کتاب کا دور کیا تھا مین نی ہر حدیث مین بیان کر دیا اور رکہدی مین نی ہر حدیث اوس ہی قسم بیچ جو معانی اوسکی کی مانند اوسکی جگہ کی
کہ روایت کیا پیشواؤن مضبوطی اور تھیوں محکمون نی مثل ابی عبد اللہ محمد بن اسمعیل البخاری مانند ابی عبد اللہ محمد بن اسمعیل بخاری کی ف احوال بخاری کا
یہی کہ پیدایش بخاری کی دن جمعہ کی بعد نماز عصر کی ہی بعضی روایت مین تیرہوین بعضی روایت مین سولہوین شوال کی سال ایک سو چورانوی مین ہجرت سی
اور قوم انکی جعفی ہی بالولا یعنی انکا پردادا مسلمان ہوا تھا اوپر ہاتھ ایک شخص کی کہ وہ تھا قوم جعفی مین اور نسب انکا اسطرح سی ہی کہ محمد بیٹا اسمعیل کا اسمعیل بیٹا ابراہیم کا
اور ابراہیم بیٹا مغیرہ کا مغیرہ بیٹا بردزبہ کا ساتھ ب کی زیر کی اور ر کی جزم کی اور د کی زیر کی اور ز کی جزم کی ب کی زبر سی ہ کی جزم سی چنانچہ مغیرہ پردادا
انکا اوپر ہاتھ یمان جعفی کی مسلمان ہوا تھا اور یمان جعفی اوس زمانہ مین سردار تھا بخارا کا سو جسکی ہاتھ پر کوئی مسلمان ہوتا تھا اوسی کی قوم کی طرف منسوب ہوتا
اور حالت لڑکپن مین روشنی آنکھون انکی کی جاتی رہی تھی اس سبب سی انکی ماں کو بہت قلق اور اضطراب تھا اوسی حالت قلق مین ایکدن حضرت ابراہیم
علیہ السلام کو بخاری کی ماں نی خواب مین دیکھا کہ فرماتی ہین خوش ہو حقتعالی نی تیری بیٹی کی بینائی عطا فرمائی اور یہ بسبب بہت دعا کرنی اور رونی تیری کی
بیچ جناب باری تعالی کی ہی ماں انکی خواب دیکھکر صبح کو جو اوٹھی تو آنکھین بیٹی اپنی کی روشن دیکھین اور دس برس کی عمر تھی کہ بیچ مکتب کی جس جگہ
نام حدیث کا سنتی اوسکو یاد کر لیتی اوسیوقت سی انہون نی حدیثین یاد کرنی شروع کین اور بعد اوٹھنی مکتب کی سی انہون نی سنا کہ ایک عالم محدث بخارا مین
ہی مشہور بہ داخلی چنانچہ اونکی پاس بخاری نی جانا شروع کیا اونہین دنون مین وہ عالم داخلی ایکدن اپنی کتاب کہ حدیثین تہی لوگون کے روبرو پڑہتے
تھی اتفاقا اونکی زبان سی اسطرح سی نکلا بیان کرنی حدیث کی مین کہ سفیان عن ابی الزبیر عن ابراہیم بخاری نے فی الفور کہا کہ ابو زبیر ابراہیم سے
روایت نہین کرتا اوس عالم داخلی نی بخاری کو شاباش کہی اور بخاری نی کہا کہ اصل اپنی کتاب مین دیکھو کہ کیا لکھا ہی پس وہ عالم اپنی گھر مین گئی اصل کتاب
اپنی مین دیکھا اور بخاری کو بلایا اور کہا غلطی کی راہ سی میری زبان سی نکلا تھا اب کہو کہ صحیح کسطرح ہی بخاری نی کہا اصل اسطرح سی ہی سفیان عن الزبیر
ابن عدی عن ابراہیم عالم داخلی حیران ہوا اور کہا کہ فی الواقع اسیطرح سی ہی اور کتاب پڑہنی کی جو تھی اوسی صحیح کیا اسطرح پر اور یہ قصہ جب بخاری کو واقع
ہوا اونکی عمر گیارہ برس کی تھی اور جب سولہوین برس مین پہونچی کتابین ابن مبارک کی اور وکیع کی یاد کین اور اپنی ماں کی ساتھ اور بھائی کے کہ
نام اوسکا احمد تھا واسطے حج کرنیکے مکہ معظمہ کیطرف روانہ ہوئی اور جب حج سی فارغ ہوئی ماں اور بھائی اپنی وطن کو پھر آئی اور یہ ملک حجاز مین
واسطے طلب حدیث کی ٹھہری رہی اور جب یہ اٹھارہ برس کی ہوئی کتابین تصنیف کرنی شروع کین اور ایک کتاب بیچ بزرگیون صحابہ اور تابعین
کے اور بیچ قول اونکی کی تصنیف کی اوسکا نام رکہا کتاب التاریخ اول اوسکا مسودہ کیا اور نزدیک قبر آنحضرت کی چاندنی راتون مین صاف کیا اور
بخاری نی کہا ہی کہ کوئی نام بیچ کتاب تاریخ میری کی مذکور نہین ہی مگر قصہ اوسکا طولانی یاد رکھتا ہون لیکن بسبب خوف اسکی کی کہ اگر سب لکھون تو
طول بہت ہو [illegible] اسواسطے کتاب مین درج نہین کیا کہ یہ سبب ملال دیکھنی والون کا ہی اور حامد بن اسمعیل کہ محدث اوس وقت مین تھی اونسی نقل ہی
کہ ہمراہ بخاری کی بیچ طلب حدیث کی روبرو استادون کی مین بھی آمد و رفت رکھتا تھا اور بخاری اپنی پاس دوات اور قلم نرکھتی تھی مین نی اونسی کہا کیا
کہ تم اپنی آمد و رفت استادون کی پاس رکھتی ہو لیکن کیا فائدہ بغیر لکھنی کی یاد نہین رہتی کا لکھنا ضرور چاہیئی آخر اسکا جواب بخاری نی بعد سولہ دن کی
کہا کہ تم [illegible] تنگ کرتے ہو جو تمہاری پاس لکھا ہوا ہی اوسکو میری پاس لاؤ اور میری یاد کو اوس سی مقابلہ کرو اتنی مدت مین پندرہ ہزار

حدیثین لکہتے تہین اور بخاری نی وہ سب حدیثین اوپر نیچی شروع کین کہ جنہی اپنی نکلی ہوئی کو اوسکی ایسی صحیح کرنا شروع کیا بلکہ اسکی کتاب ہی کہا کہ مجہکو
گمان کرتی ہو کہ مین عبث حیران ہوتا ہون حامد بن اسمعیل نے کہا کہ مین نے اوس روز سی یقین کیا کہ یہ شخص نمونہ ہی کہ کوئی اسکی برابری نہین
کریگا اور سبب تصنیف کرنے صحیح بخاری کا یہ ہی کہ ایک دن بیچ مجلس اسحاق بن راہویہ کی بخاری بیٹہی ہوئی تہی اسحاق بن راہویہ کے یارون
اور شاگردون نی کہا کہ اگر کوئی توفیق پاوی کوئی کتاب مختصر بیچ حدیث کی جمع کری اور حدیثین صحیح کہ نہایت درجہ اعلیٰ کو پہونچی ہون اور نہین پرکہنا
کری تو کیا خوب ہو کہ عمل کرنیوالی بی شبہہ بیدہوا اوسپر دنیا تامل اوسپر عمل کرین اور حتیاج پوچہنی کسی عالم کی نہو کہ یہ حدیث صحیح ہی یا ضعیف
ہے بعد اسکے وہ مجلس تو برخاست ہوئی لیکن یہ بات اونکی بخاری کے دلمین رہی اوسوقت سی تصنیف کرنا اس کتاب بخاری کا اوکے
دلمین مقرر ٹہرا اور چہہ لاکہ حدیثون مین سے کہ نزدیک بخاری کے موجود تہین اونہین سی چنکر اپنی کتاب مین لکہا اور حدیثین کہ سب صحیح تہین
اونہین پرکہنا کیا اور بعضی حدیثین صحیح کہ اس درجہ کو تہین بسبب خوف طول کے نہین لای اور محمد بن اسمعیل بخاری وقت تصنیف کرنے بخاری
کی واسطے ہر حدیث کی غسل کرتے اور دو رکعت نماز کی پڑہکر حدیث لکہتی اور سولہ برس کی مدت مین یہ کتاب تمام کر چکے اور اونکی زندگی مین لوگون
نی اونسی سند پوہلہ نوی ہزار آدمیون نے لی اور بخاری کے وقت مین شہر بخارا کا سردار خالد بن احمد ذہلی تہا کہ اوسنی محمد بن اسمعیل بخاری کو تکلیف
دی کہ میری بیٹون کو کتاب بخاری اور کتاب تاریخ اور کتابین اپنی تصنیف میری گہر آکر پڑہا جایا کرو بخاری نے کہا کہ یہ علم حدیث ہی اسکو مین ذلیل
نہین کرتا اگر تمکو غرض ہی اپنی بیٹون کو میری مجلس مین بہیجو موافق اور طالب علمون کی پڑہین اوس سردار نی کہا کہ اگر اسطرح سی ہی پس چاہیکہ جسوقت
میری بیٹی پڑہین اوسوقت اور کوئی حاضر نہو اور دروازی پر چوبدار کہڑی رہین کہ کسی کو آنی ندین میری نخوت نہین قبول کرتی کہ جس مجلس مین ہم
بیٹہی ہون اوسی مجلس مین موچی جولاہی اونکی برابر بیٹہین بخاری نی یہ قبول نکیا اور کہا کہ یہ علم میراث پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کی ہی ساری امت
اسمین شریک ہی کسیکو اسمین تخصیص نہین آخر اوس امیر کو یہ بات بری لگی اور دلمین کینہ رکہا اور تدبیر نکالنی اونکی کی اور بعضی عالمون حاسدون
کو اپنی ساتہ شریک کیا اون عالمون نی بیچ اجتہاد بخاری کے طعن کرنا شروع کیا اور اونکی خطا پکڑنے لگی اور ایک محضر طیار کرکر بخاری کو بخارا سے
نکال دیا اور جب بخاری بخارا سی نکلی جناب الٰہی مین دعا کی کہ یا الٰہی ان لوگون کو مبتلا کر آخر ایک مہینا نگذرا کہ وہی امیر خالد بن احمد تغیر ہوا اور خلیفہ کا
حکم ہوا کہ اوسکو گدہی پر سوار کرکر تشہیر کرو آخر حال اوسکا برا ہوا چنانچہ یہ احوال بخاری کا کتاب بستان المحدثین مین لکہا ہی اور حریث بن ورقاء عالم
کہ شریک اوس امیر کے بخاری کی نکالنی مین تہا وہ بہی رسوا ہوا اور نہایت فضیحتی اوسکی ناموس مین پہونچی اور ایک عالم اور کہ شریک اوس
امیر کے نکالنی بخاری کی مین تہا اوسکو آفت اولاد مین پہونچی کہ اوسکی اولاد سب مرگئی اور بخاری وہان سی نکل کر نیشاپور مین گئی اور اوس جگہ کے
امیری بہی ناموافقت ہوئی آخر سمرقند کی گانون خرتنک کو پہونچی کہ چہہ کوس ہی سمرقند سی اوسی جگہ اونکی وفات ہوئی شب عید رمضان کو اور سال ہجری
کے دوسو چہپن مین اور شاگرد اونکی بادشاہ سبکی ہوئی اور اوستاد اونکی بہت ہین اور بڑی اوستاد اون مین اسحاق بن راہویہ اور علی بن مدینی اور احمد بن
حنبل اور یحیی بن معین تہی اور خطیب ابوبکر بغدادی ساتہ سند اپنی کی عبدالواحد طوادیسی نقل کرتا ہی کہ کہا عبدالواحد نی کہ دیکہا مین نے خواب مین
حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو ساتہ جماعت اصحاب کی کہ کہڑی ہین اور انتظار کرتی ہین سلام علیک کی مین نی حضرت پر حضرت نی جواب میری سلام کا
دیا مین نی پوچہا یا رسول اللہ اس جگہ ٹہرنیکا کیا سبب ہی فرمایا کہ ہم منتظر ہین محمد بن اسمعیل کی بعد کتنی دنون کے خبر مرنی بخاری کی پہونچی تب
پس مین نے تلاش کی پایا مین نے وقت مرنے اوسکے کا وہی وقت کہ جسوقت خواب دیکہا تہا مین نے چنانچہ شیخ عبدالحق محدث
نے اپنی ترجمہ مین یہ لکہا ہی اور یہہ بہی احوال لکہا ہی کہ جسوقت بخاری کو دفن کیا خوشبو مشک کی قبر اوسکے سی آتی تہی اور وہی خوشبو مدت تک

تھی تبرا فکی سی معلوم ہوتی تھی اور بہت لوگون نی خواب مین دیکھا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نی اس کتاب کو اپنی طرف نسبت کیا اور محمد
بن احمد مروزی درمیان رکن کی اور مقام ابراہیم کی سوتا تھا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو خواب مین دیکھا فرماتی ہین کہ ای ابو زید کب تک تو کتاب شافعی کا
درس کہی گا میری کتاب کا درس کیون نہین کہتا آخر یہ ڈری اور عرض کیا کہ یا رسول اللہ مین تمہاری قربان ہون تمہاری کتاب کون سی ہے
فرمایا کہ جامع محمد بن اسمٰعیل اور امام الحرمین سی بھی اسیطرحکا خواب نقل ہی اور صاحب بخاری کی تصنیفین بہت ہین ایک تو بخاری دوسری کتاب
تاریخ اور تیسری کتاب الادب چوتھی کتاب رفع الیدین اور سوا انکی بہت کتابین ہین واسطی درازی کلام کی نہین لکھین وکان ابی الحسین مسلم
بن الحجاج القشیری ہے اور مانند ابی الحسین بن حجاج قشیری کی ف احوال مسلم کا یہ ہی کہ نام انکا مسلم بن حجاج ہی اور کنیت انکی ابو الحسین
اور قوم انکی قشیری ہی اور وطن انکا نیشاپور ہی پیدایش انکی دو سو چار ہجری مین اور ایک قول مین دو سو چھ ہین اور ابو حاتم رازی اور ترمذی
اور ابو بکر بن خزیمہ مسلم سی روایت کرتی ہین اور یہ خود بھی محدث ہین اور ابو حاتم رازی نی مسلم کو خواب مین دیکھا اور انکا احوال اونسین سی پوچھا
مسلم نی کہا کہ حق تعالی نی جنت کو مجھپر مباح کر دیا ہی جہان جاہتا ہون وہان رہتا ہون اور ابو علی زاغونی نی بھی بعد وفات انکی کی ایک شخص ثقہ کو
خواب مین دیکھا اور پوچھا تجکو کس چیز سی نجات ہوئی کہا سبب اس چیز کی کہ ہاتھ میری مین ہی اور وہ جزو تھا کتاب صحیح مسلم کا اور کتاب تاریخ مین مذکور
ہی کہ ایک دن مسلم کی مجلس مین ذکر ایک حدیث کا ہوا اور لوگون نی مسلم سی پوچھا اوسوقت مسلم کو وہ حدیث معلوم نہ ہوئی آخر اپنی گھر مین آئی اور ایک
ٹوکرا بھرا ہوا کھجورون کا اپنی پاس رکھا اور اوس حدیث کو ڈہونڈہنا شروع کیا اور ایک ایک کھجور کھانی شروع کی آخر وہ حدیث پائی لیکن آخر
حدیث کی ڈہونڈہنی کی شغل مین تمام وہ ٹوکرا کھجورونکا ختم کیا دہیان نرہا اور یہی سبب ہوا انکی مرض کا اور وفات اونکی اتوار کی رات چوبیسوین
رجب کی سال دو سو اکسٹھ ہجری مین اور مسلم کی کتابین تصنیف کی ہوئین ایک تو صحیح مسلم ہی اور سوا اسکی اور بہت سی تصنیفین ہین مثل مسند کبیر اور
جامع کبیر اور کتاب العلل اور کتاب اوہام محدثین اور کتاب تمیز اور کتاب من لیس له الا راو واحد اور کتاب طبقات مخضرمین اور کتاب الاسماء والکنی
اور کتاب الوحدان اور کتاب حدیث عمرو بن شعیب اور کتاب مشائخ مالک اور کتاب مشائخ ثوری اور سوا انکی بھی ہین وکابی عبد اللہ مالک بن انس الاصبحی
اور مانند ابی عبد اللہ مالک بن انس اصبحی کی ف احوال مالک کا یہ ہی کہ نام انکا مالک بن انس بن مالک بن ابی عامر بن عمرو بن الحارث بن
غیمان بن خثیل ہی اور ذہبی محدث نی بیچ تجرید الصحابہ کی ابو عامر کو ذکر کیا ہی اور کہا ہی کہ نہین دیکھا مین نی کسیکو کہ ذکر کیا ہو ابو عامر کو صحابہ مین
اور حضرت کی زمانی مین پیدا ہو چکا تھا اور بیٹا ابی عامر کا مالک روایت کرتا ہی حضرت عثمان سی اور ایسا ہوا ہی اور شیخ محمد ابراہیم بن خلیل نی
بیچ شرح مختصر خلیل کی ابو عامر کو اسطرح ذکر کیا ہی کہ ابو عامر پردادا مالک کا صحابی ہی حاضر ہوا ہی حضرت کی ساتھ ساری غزوون مین سوا بدر کی
فقط اتنا ہی ذکر کیا ہی اور کہین کچہ ذکر نہین اور قوم انکی اصبحی ہی اور پیدایش امام مالک کی بیچ سال ترانوی ہجری کی ہی اور مدت حمل انکی کی دو برس
یا تین برس لکہی ہی اور امام مالک بیچ طلب حدیث کی حرص بہت رکہتی تھی اور اتباع سنت پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کا بہت تھا اور ابتدا زمانہ طلب
حدیث کی مین کچہ اپنی پاس مایہ نرکہتی تھی گھر کی کڑیان اوکھاڑ کر بیچ ڈالین اور کتابون مین خرچ کین اور بعد اسکی دنیا نی انپر ہجوم کیا اور فتوح بہت سے
ہوئی اور حافظہ انکا نہایت قوی تھا کہ اونہین کا قول ہی کہ جس چیز کو مین اپنی حافظہ مین یاد کرتا تھا پھر اوسکو کبھی نہ بھولتا تھا اور پہلی بیٹھنا انکا
واسطی تعلیم کرنے حدیث کی سترہ برس کی عمر مین تھا اور نقل ہی کہ چند لوگون مین یہ پہلی ہی حدیث بیان کرنیکو بیٹھی اوندنون مین ایک بڑی
مدینہ منورہ مین مری ایک عورت غسالہ اوسکی غسل دینی کی واسطی آئی اور جب غسل دینی مین ہاتہ اوس غسالہ کا شرمگاہ میت پر پہونچا کہنی لگی
یہ عورت مرنے والی کیا زنا کرنیوالی تھی وہین کہنے کے ساتہ ہاتہ غسالہ کا شرمگاہ میت پر چپک گیا ہر چند ہی جتن کرتی تھی ہاتہ اوسکا

فروع دین کی سو کتاب سی زیادہ کہین اور امام احمد سی نقل ہی کہ مین ناسخ اور منسوخ حدیث مین سی اور خاص اور عام اور مجمل اور مفصل نجانتا تھا
جب تک کہ امام شافعی کی صحبت مین نہ بیٹھا تھا اور امام محمد شاگرد امام اعظم کی سی نقل ہی کہ امام شافعی نی کتاب اوسط امام اعظم کی
مجھسے بطریق عاریت کی لی ایک رات اور ایک دن مین تمام یاد کر لی اور وفات کی سلخ رجب کو دن جمعہ کی دو سو چار ہجری مین اور اوسی روز
عصر کی بعد دفن کیا بیچ قرافہ مصر کی واللہ اعلم وَأَبُو عَبْدِ اللّٰهِ أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ حَنْبَلٍ الشَّيْبَانِيُّ اور مانند ابی عبد اللہ
احمد بن محمد بن حنبل شیبانی کی ف احوال انکا یہ ہی کہ کنیت انکی ابو عبد اللہ اور نام انکا احمد بن محمد بن حنبل بن ہلال بن اسد بن
ادریس بن عبد اللہ بن حیان بن اسد بن ربیعہ بن نزار بن معد بن عدنان پیشوا اور مقتدا تھی بیچ حدیث کی اور فقہ کی اور زہد اور ورع
انکو بیچ عبادت کی بہت تھا اور بغداد مین انکا نشو و نما ہوا اور طلب علم اور تحصیل حدیث کی اوسی جگہہ کی بعد انکی واسطی سننی حدیثون کی
کوفہ اور بصرہ اور مکہ اور مدینہ اور یمن اور شام اور جزیرون کیطرف گئی اور حدیثین لکھین اور سنین عالمون اون شہرون کی سی اور
روایت کرتی ہین یزید بن ہارون اور یحیی بن سعید قطان اور سفیان بن عیینہ اور شافعی اور سوا انکی اور علما سی بہی اور انسی بہی بہت
لوگ نقل کرتی ہین مانند محمد بن اسمٰعیل بخاری کی اور مسلم بن حجاج قشیری کی اور ابو زرعہ اور ابو داود سجستانی اور سوا انکی اور اسحاق بن راہویہ نے
انکی حق مین کہا ہی کہ احمد بن حنبل حجت ہی یعنی دلیل ہی درمیان خدا کی اور بندون خدا کی اور امام شافعی نی انکی حق مین فرمایا ہی کہ بغداد مین
مین نی کوئی نہین چھوڑا کہ زیادہ ہو پرہیزگاری مین اور تقوی مین اور علم مین احمد بن حنبل سی اور احمد بن سعید دارمی نی کہا ہی کہ نہین دیکھا مین نی
کسی جوان کو کہ بہت یاد رکھنی والا ہو حدیث پیغمبر خدا کی احمد بن حنبل سی اور کتاب انکی کہ نام اوسکا مسند ہی مشہور ہی درمیان محدثین کی اور
حدیثین اوسمین زیادہ ہین تیس ہزار سی اور ابو داود سجستانی سی نقل ہی کہ کہا صحبت مین بیٹھنا احمد بن حنبل کی گویا کہ صحبت ہی آخرت کی
کسواسطے کہ انکی مجلس مین ذکر سوا امور دین کے نہ تھا اور مذکور ہے کہ احمد بن حنبل نی فقر اختیار کیا اور ستر برس اوسپر صبر کیا اور کسی کی
کچہ قبول نکرتے تہی اور محمد بن موسی کہتا ہے کہ اہل مصر نے حسن بن عبد العزیز کے واسطی بطریق میراث کی لاکہہ اشرفی سونے کی
کسی جانور پر لادکر بیچ بغداد کی بہیجی اور حسن بن عبد العزیز نی اوسمین سی تین تہیلیان ہزار ہزار اشرفی کی کہ سب تین ہزار ہوئین احمد بن حنبل
کیواسطی بہیجین اور کہا کہ ای ابو عبد اللہ یہ مجکو میراث مین بوجہ حلال پہونچا ہی اسکو لیجیی اور اپنی اہل و عیال پر خرچ کیجیی امام احمد بن حنبل نی فرمایا
کہ اسکی مجکو کچہ حاجت نہین اور ایک اشرفی بہی اوسمین سی قبول نہین کی اور اسی قسم کی باتین اون سی بیچ مقدمہ صبر کی اور توکل کے اور
استغنا کی اور تقوی کی اور پرہیزگاری کی بہت سی ہین اور پیدایش انکی بیچ بغداد کی ایک سو چونسٹہہ ۱۶۴ ہجری مین اور وفات انکی بہی بیچ
بغداد کی دو سو اکتالیس مین جمعہ کی دن وقت چاشت کی اور دفن کیا بعد عصر کے واللہ اعلم وَأَبِي عِيسَى مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَى التِّرْمِذِيِّ
اور مانند ابی عیسے محمد بن عیسے ترمذی کے ف اور احوال ترمذی کا یہ ہے کہ کنیت انکی ابو عیسی اور نام انکا محمد بن عیسے
بن سورہ بن موسی بن ضحاک ترمذی ساتہ زیرت کی ترمذی نسبت ہی طرف شہر ترمذ کے اور یہ بہی بڑے محدثون مین ہین اور
تصنیف انکی کتاب جامع ترمذی دلالت کرتی ہی اوپر بڑی علم انکے کی اور اوس کتاب مین اونہون نے کتنی باتین لازم کر لی
ہین ایک یہ کہ جو حدیث صحابیون سی اونکو پہونچی ہی اون صحابیون کا نام بیان کر دیتے ہین تاکہ مشہور اور متواتر اور آحاد ہونا حدیث کا
معلوم ہوجاوی اور دوسری یہ کہ اس کتاب مین اونہون نی یہ بہی لازم کیا ہی کہ مذاہب اور اختلاف علما کا بیان کیجیی اور تیسری یہ کہ ہر جگہہ
راویون کا احوال قوی کا اور ضعیف کا بیان کر دیتی ہین اور حدیث کا بہی حال بیان کر دیتی ہین کہ صحیح ہی یا حسن ہی یا غریب ہی یا منکر ہی اور تین امر یا

منتہی ہین تین سو حدیث ایسی ہین جن مین حضرت تک تین ہی واسطین اور ایک حدیث ترمذی کو وہ بھی حضرت تک تین ہی واسطین باقی اور کتابون صحاح ستہ مین نہین
تین بعضی موبین ہین جب تک اوس حدیث کو بیان کرتی ہین اور نہایت ہی نہایت وہ بعضی درجہ مین درس ہی زیادہ دو تین اور بہت سی علما سی کیا
حدیث کرتی ہین مانند قتیبہ بن سعید اور محمود بن غیلان اور محمد بن بشار اور احمد بن منیع اور محمد بن مثنی کی اور سوا انکی اور بھی بہت
لوگ روایت کرتی ہین مانند محمد بن احمد اور ہیثم بن کلیب کی اور سوا انکی اور ترمذی نی کتاب اپنی تصنیف کرکے علمای حجاز کو اور
عراق کو اور خراسان کو دکھائی اور سبہون نی پسند کی اور انکی کتاب ایک شمائل نبوی ہی کہ اوسمین بیان حضرت کی سیرت کا اور
حضرت کی بدن کا اور چہرہ کا اور تمام اعضا کا ہی اور پیدایش ترمذی کی دوسو نومین ہجرت سی بیچ شہر ترمذ کی اور وفات اونکی بیچ دوسو
اناسی کی واللہ اعلم **ابو داود سلیمان بن الاشعث السجستانی** اور مانند ابی داود سلیمان بن اشعث سجستانی کی اور احوال
ابو داود کا یہ ہی کہ کنیت انکی ابو داود اور نام انکا سلیمان بن اشعث بن اسحق بن بشیر اور سجستان کی رہنی والی اور اپنی وطن سی واسطی
طلب علم کی اور حدیث کی نکلی اور بہت جگہہ پہری اور علمای عراق اور خراسان اور شام اور مصر اور جزیرہ کی حدیث سنی اور
اجازت لی اور بڑی بڑی علما سی اور محدثین سی حدیث کرتی ہین مانند مسلم بن ابراہیم اور سلیمان بن حرب اور یحیی بن معین اور احمد بن حنبل
کی اور سوا انکی سی اور انسی بھی بہت سی علما روایت کرتی ہین مانند ابو عبد الرحمن نسائی اور احمد بن محمد کی اور سوا انکی اور ابو داود بیچ
بصرہ کی رہی اور وہانسی بغداد مین بہی پہونچی اور اپنی کتاب تصنیف کی بیچ بغداد کی اور اوس ضلع کی لوگون نی سند کتاب سنن ابو داود کی
انسی کی اور امام احمد کی روبرو کتاب انکی پڑہی اونہون نی بہت پسند کی اور ابو داود سی نقل کی کہ پانچ لاکہ حدیثین پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی
مجہسی ہین نی لکہین اور اون حدیثون مین سی ایک ہزار چہ سو حدیثین نکال کر اس کتاب مین لکہین کہ نہایت صحیح ہین اور اون مین سی یہ حدیثون کی جگہہ
چار حدیثین کفایت کرتی ہین گویا سب باتین شریعت اور دین کی بیچ ان چار حدیثون مین ہین اول حدیث یہ انما الاعمال بالنیات دوسری من حسن اسلام
المرء ترکہ ما لا یعنیہ تیسری لا یکون المومن مومنا حتی یرضی لاخیہ ما یرضی لنفسہ چوتہی ان الحلال بین وان الحرام بین وبینہما مشتبہات الی آخر الحدیث
اور ابو بکر خلال انکی شان مین کہا ہی کہ ابو داود پیشوا تہی بیچ زمانہ اپنی کی اور منصف اور پرہیزگار تہی اور بیچ فن حدیث کی خوب بصارت اور مہارت
رکہتی تہی اور کتاب انکی ابو داود بہت خوب کتاب ہی حق حدیثون مانند اسکی اور کتابین نہین لکہی گئی یعنی بعد بخاری اور مسلم کی اور پیدایش ابو داود
کی دو سو دو مین اور وفات انکی دو سو پچہتر ہجری مین سولہوین شوال کو **ابی عبد الرحمن احمد بن شعیب النسائی** اور ابی عبد الرحمن احمد
بن شعیب نسائی کی **احوال نسائی** کا یہ ہی کہ کنیت انکی ابی عبد الرحمن اور نام انکا احمد بن شعیب بن علی بن بحر بن سنان اور نسائی
نسبت طرف شہر کی اور نام شہر کا نسا ہی کہ یہ ایک شہر ہی بیچ خراسان کی اور پیدایش انکی دو سو چودہ مین یا دو سو پندرہ مین اور نسائی
بہت شہرون مین پہری اور بڑی بڑی عالمون کو پایا اور حدیثین سنی کئین اور بیچ خراسان کی اور حجاز اور عراق کی اور جزیرہ کی اور شام
اور مصر کی علما سی تحصیل علم کی اور پہلی پہل گئی طرف قتیبہ بن سعید کی اوس وقت مین انکی عمر پندرہ برس کی تہی ایک برس دو مہینی اونکی
پاس رہی اور یہ شافعی مذہب تہی چنانچہ مناسک الحج انکی تصنیف ہی وہ دلالت کرتی ہی انکی شافعی مذہب ہونی پر اور یہ صوم داودی
ہمیشہ رکہتی تہی صوم داودی یہ کہ ایک دن روزہ رکہنا اور ایک دن روزہ نہ رکہنا باوجود اس روزہ رکہنی کی انہین قوت جماع بہت تہی چار
سو بیبیان انکی نکاح مین تہین ہر ایک کی یہان ایک ایک رات رہتی اور حرم مین بہت تہین اور جب کتاب سنن کبری تصنیف کرکی فارغ ہوئی کہتے ہین
کہ اوس وقت مین تہا اوسنی اونسی پوچہا کتاب تمہاری ساری صحیح ہی اونہون نی کہا کہ نہین بعضی صحیح ہی بعضی حسن امیر نی ان سی التماس کیا کہ ان سب

حدیثون مین سی جتنی کہ بیچ درجہ اعلی کی نہایت صحیح ہون اوسکو میری واسطی جدا لکہی پس اسواسطی سنن مجتبی انہون نی تصنیف کی
اور سبب انکی وفات کا یہ ہی کہ انہون نی ایک کتاب بیچ مناقب حضرت علی کی تصنیف کی اور ارادہ کیا کہ بیچ مسجد جامع دمشق کی بیچ
مجمع کی اوس کتاب کو پڑہین تاکہ اوس جگہہ کی آدمی کہ بسبب سلطنت بنی امیہ کی مذہب نواصب کا رکہتی تہی وہ راہ پر آوین چنانچہ تہوڑیسی
وہ کتاب ایکدن وہان مسجد کی مجمع مین انہون نی پڑہی کہ ایک شخص نی اوس مجمع مین سی پوچہا کہ بیچ مناقب حضرت معاویہ کی بہی کچہ تمنی
تصنیف کیا ہی نسائی نی جواب مین کہا کہ معاویہ کو یہی کفایت ہی کہ سر بسر نجات پاوی اونکی مناقب کہان ہین اور بعضون نی لکہا ہی کہ
یون کہا کہ معاویہ کی مناقب میری نزدیک صحیح نہین ہوی یہ بات سنتی ہی اونکو لوگون نی خوب مارا یہانتک مارا کہ وہ موئی ہو گئی آخر اونکی
خادم اونکو اوٹہا لائی گہر مین اوسوقت انہون نی یہ کہا کہ اسیوقت مجکو مکہ کیطرف لیجاو تاکہ مکہ مین مرون یا راہ مین مکہ کی مرون کہتی ہین کہ جب
کہنی اونکی لیگئی بعد پہونچنی کی مکہ مین وفات ہوئی تین سو تین ہجری مین پیر کی دن تیرہوین صفر کو اور درمیان صفا اور مروہ کی دفن کیا واللہ اعلم
وَاَبِی عَبْدِ اللّٰہِ مُحَمَّدِ بْنِ یَزِیْدَ بْنِ مَاجَۃَ الْقَزْوِیْنِیِّ اور ابی عبد اللہ محمد بن یزید بن ماجہ قزوینی کی **ف** احوال ابن ماجہ کا یہ ہی کہ کنیت انکی ابی عبد اللہ
نام انکا محمد بن یزید ابن ماجہ یعنی والی قزوین کی اور قوم انکی ربیعی منسوب بہ ربیعہ بالولا اور قزوین نام شہر کا ہی کہ مشہور ہی بیچ عراق عجم کی
اور یہی ایک مقتدا تہی اور حافظ حدیث کی اور ثقہ تہی اور امام مالک کی یارون سی اونہون حدیثین سنین اور بہت شہرون مین پہری واسطی طلب
حدیث کی اور انکی کتاب کو بہی اکثر علمانی بیچ صحاح ستہ کی داخل رکہا ہی اور اونکی کتنی حدیثین ثلاثی بہی ہین اور بعضون نی انکی کتاب کو صحاح
مین داخل نہین رکہا کسواسطی کہ ایک حدیث منکر بلکہ موضوع اوس کتاب مین وارد ہوئی ہی اور بیچ فضیلت قزوین کی لوگون نی حدیثین بہت
نقل کی ہین لیکن محدثون کی نزدیک وہ سب موضوع ہین اور پیدایش انکی بیچ دو سو نو کی اور وفات انکی دو سو تہتر مین دن پیر کی ستائیسوین
رمضان کو واللہ اعلم وَاَبِی مُحَمَّدٍ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الدَّارِمِیِّ اور ابی محمد عبد اللہ بن عبد الرحمن دارمی کی **ف** احوال دارمی کا یہ ہی کہ کنیت انکی ابو محمد اور نام انکا
عبد اللہ بن عبد الرحمن ابن فضل سمرقندی الدارمی سمرقندی نسبت ہی طرف شہر کی اور دارمی نسبت ہی طرف قوم کی یہ بہی ایک بڑی محدث ہین اور
عالم ہین اور تعریف کیی گئی ساتہ زہد کی اور پرہیزگاری کی اور انکی کتاب بہی بہت اچہی کتاب ہی حدیث کی کتابون مین اور روایت رکہتی ہین
ابن ماجہ سی اور حبان بن ہلال سی اور نضر بن شمیل سی اور حیوۃ بن شریح سی اور سواء انکی بہی روایت کرتی ہین بڑی محدثین مانند مسلم کی
اور ترمذی کی اور پیدایش انکی ایک سو اکاسی مین اور وفات انکی دو سو پچپن مین اور اسحق بن احمد بن خلیفہ کہتا ہی کہ مین محمد اسمعیل بن بخاری
کی پاس بیٹہا تہا کہ خبر مرنی عبد اللہ بن عبد الرحمن دارمی کی پہونچی اوسوقت محمد بن اسمعیل نی سر اپنا نیچی جہکایا اور کلمہ انا للہ وانا الیہ راجعون کا
پڑہا اور آنسو اونکی رخسارون پر بہی واللہ اعلم وَاَبِی الْحَسَنِ عَلِیِّ بْنِ عُمَرَ الدَّارَقُطْنِیِّ اور ابی الحسن علی بن عمر دارقطنی کی
ف احوال دارقطنی کا یہ ہی کہ ابو الحسن کنیت اونکی اور نام اونکا علی بن دارقطنی حافظ حدیث کا اور علامہ مشہور تہا ساتہ فضیلت
کی اور علم حدیث کو اور خوب جانتا تہا علت حدیث کی اور حال راویون کا اور کتاب دارقطنی مین ایک حدیث کئی سندون کرلائی ہی
اور اوس سی روایت کرتی ہین ابو نعیم اور ابو بکر برقانی اور جوہری اور قاضی ابو الطیب طبری اور حاکم ابو عبد اللہ نیشاپوری
پیدایش انکی بیچ بغداد کی تین سو پانچ مین یا چہ مین اور وفات بہی انکی بغداد ہی مین ہوئی روز بدہ کی بائیسوین ذی قعدہ کو تین سو
پچاسی مین اور یہ بہی بہت پہرے ہین ملکون مین واسطی تحصیل علم کی چنانچہ کوفہ مین اور بصرہ مین اور شام مین اور واسط
مین اور مصر مین اور سوا انکی شہرون اسلام مین اور دارقطن قاف کی پیش سی ایک محلہ ہی بغداد مین نسبت اوس محلہ کر نام انکا

دارقطنی ہی اور عربی مین قطن کہتی ہین روئی کو یہ محلہ بسبب روئی کی منڈی کی دارقطن کہلاتا تھا اور تصحیح روایت مین وفات انکی بیچ
ذیقعد جمعرات کی دن واللہ اعلم وَأَبِي بَكْرٍ أَحْمَدَ بْنِ الْحُسَيْنِ الْبَيْهَقِيِّ اور ابی بکر احمد بن حسین بیہقی کی ف احوال
بیہقی کا یہ ہی کہ کنیت اونکی ابوبکر نام اونکا احمد بن حسین بیہقی یہ ہی ایک پیشوا اور معتمد تھی اہل حدیث مین اور اونکی کتابین تصنیف
بہت ہین کہ نقل ہی کہ تصنیفات انکی سات ہزار جز تک پہونچی اور مشہور کتابون اونکی مین سی کتاب مبسوط اور کتاب سنن اور کتاب دلائل النبوۃ
اور کتاب معرفت علوم حدیث اور کتاب بعث والنشور اور کتاب آداب اور کتاب فضائل صحابہ اور کتاب فضائل اوقات اور کتاب
شعب الایمان اور کتاب خلافیات اور پیدایش انکی شعبان کی مہینی سال تین سو چوراسی ہجری مین اور وفات انکی نیشاپور مین چارسو
چھپن ہجری مین واللہ اعلم وَأَبِي الْحَسَنِ رَزِينِ بْنِ مُعَاوِيَةَ الْعَبْدَرِيِّ اور ابی الحسن رزین بن معاویہ عبدری کی ف احوال
رزین کا یہ ہی کہ کنیت انکی ابوالحسن نام انکا رزین بن معاویۃ العبدری اور عبدری نسبت ہی طرف عبدالدار کی کہ ایک قبیلہ مشہور ہی قریش
مین اور وفات انکی پانسو پینتیس مین یہ جو مذکور ہوئی تیرہ شخص ہین پیشوا حدیث کی انہون نی اپنی کتابون مین حدیثین مع سند کی روایت
کی ہین پس مشکوٰۃ والی نی انکی کتابون سی نقل کرکی نام اوس کتاب والی کا لکھدیا ہی اور سوا انکی اور ونسی بھی نقل کی ہین لیکن کم جیسی کہ
انکی کتاب ہی معنف وَغَيْرِهِمْ وَقَلِيلٌ مَّا هُمْ اور سوا انکی اور وہ کم ہین ف اور احوال بعضی غیر اونکی کا یہ ہی اون غیرون
مین ایک امام نووی ہین لقب اونکا محی الدین اور کنیت اونکی ابوزکریا اور نام اونکا یحیی بن شرف حزامی ساتہ حا حطی کی زیر سی اور زی
سی منسوب ہی طرف حزام کی کہ نام اونکی دادا کا ہی اور نووی ایک مکان ہی متعلق دمشق کی بیچ شام کی نسبت نووی کی اوسکی طرف
ہی اور کبھی اوسکو نواوی بھی کہتی ہین پیدایش انکی بیچ شہر نود کی چھ سو اکتیس ٦٣١ مین محرم کی پہلی عشرہ مین اور وفات انکی بدہ کی
رات چودہوین رجب کو چھ سو ستتر مین اور بعضی ان غیرون مین ابن جوزی ہین کنیت اونکی ابوالفرج نام اونکا عبدالرحمن بن علی بغدادی حنبلی
صدیقی مشہور ابن جوزی نسبت ہی ایک مکان کی طرف کہ اوسکو فرضۃ الجوز کہتی ہین عالم اور فاضل فقیہ اور محدث فصیح اور بلیغ اور صاحب
تصانیف بیچ تفسیر اور حدیث اور فقہ کی اور سیر اور تاریخ اور اخبار اور مواعظ کی اور مختار تھا بیچ زمانہ اپنی کی ان علمون مین پیدایش انکی
بیچ پانسو ستر کی ہجرت سی اور وفات انکی پانسو ستانوی ہجری مین اور کتابین انکی کتنی ہی تصنیف کی ہوئی ہین چنانچہ ایک کتاب انکی
بیچ موضوعات حدیث کی کہ اوسمین حدیثین موضوع بیان کی ہین اور ایک کتاب اونکی تلبیس ابلیس کہ اوسمین بیان رد بدعت کا اور خلاف سنت کا
ہی اور اقوام شیطانی کا بھی بیان ہی اور بیچ انکار جماعت صوفیہ مبتدعین کی خوب مبالغہ کیا ہی اور ایک قصہ انکا عجیب منقول ہی کہ
ایک دن درمیان سنی اور شیعہ کی جھگڑا پڑا بیچ تفضیل حضرت ابوبکرؓ کی اور حضرت علیؓ کی یہانتک کہ آپسمین خوب بحث اور اختلاف ہوا آخر اوسکی حکم
ابن جوزی کی دو لوتنا نہی ہوئی اور اون دنون مین حکومت تھی شیعون کی چنانچہ ابن جوزی منبر پر واسطی وعظ کہنی کی چڑھی تھی کہ اوسوقت
ایک شخص نی اون دونون مین سی پوچھا کہ من افضل الصحابۃ یعنی کونسا بہتر ہی صحابیون مین سی اونہون نی دونون فرقون کی رعایت کرکی
جواب دیا واسطی خوف ایذا کی اور جواب یہ کہا کہ افضل صحابۃ رسول اللہ الذی بنتہ فی بیتہ افضل اصحاب رسول اللہ کی وہ تھی کہ بیٹی اونکی
بیچ گھر اونکی کی تھی پھر یہ مجمل اسکہنی کی ابن جوزی وہان سی چل کھڑی ہوی تا کوئی پوچھنا احوال مفصل کا نکری اور وہ دونون فرقی خوش ہو کر
اپنی اپنی مذہب کی موافق گمان فضیلت کا لی گئی یعنی سنی نی جانا کہ بیٹی حضرت ابوبکر کی بیچ گھر رسول خدا کی تھی فضیلت انہین کو ہی اور شیعون نی
جانا کہ بیٹی پیغمبر خدا کی بیچ گھر حضرت علی کی تھی فضیلت انہین کو ہی غرضکہ دونون مین سی اوسوقت رفع شر ہو گیا واتقی اذا کسبت الحدیث الیہم

كَاَنِّىْ اَسْنَدْتُ اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِاَنَّهُمْ قَدْ فَرَغُوْا مِنْهُ وَاَغْنَوْنَا عَنْهُ اورتحقیق جسوقت کہ نسبت
کی مین نی حدیث طرف انکی گویا کہ سند پہونچادی مین نی طرف نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی اسواسطے کہ اونہون نی فراغت حاصل کی
سند سی اور بی پروا کردیا ہمکو سند سی ف اگر کوئی کہی کہ مصابیح والی پر بسبب ترک ذکر اسناد کے علما اعتراض کرتی تہی تو
بات تو اب بہی باقی رہی کہ مشکوۃ والی نی فقط نام صحابی کا اور کتاب کا ذکر کیا اور تمام سند نہین ذکر کی اوسکا مصنف نی یہ جواب دیا
وَسَرَدْتُ الْكُتُبَ وَالْاَبْوَابَ كَمَا سَرَدَهَا وَاقْتَفَيْتُ اَثَرَهُ فِيْهَا اور بیان کیا مین نی کتب کو اور ابواب کو جیسا بیان کیا صاحب
مصابیح نی کتب اور ابواب کو اور پیروی کی مین نی نقش قدم اونکی کی بیچ اوسکی ف لفظ کتاب جو سرخی سی لکہتی ہین وہ شامل
ہوتا ہی کتنی مطالب کو اور باب مین خاص ایک طرحکا مطلب ہوتا ہی جیسی کہ کتاب الطہارۃ اوسمین کتنی ہی باب مذکور ہوتی ہین باب
الوضو رباب الغسل وغیر ذلک پس مشکوۃ والی نی کتاب اور باب بعینہ بطور مصابیح والی کی ذکر کیی ہین وَقَسَّمْتُ كُلَّ بَابٍ غَالِبًا
عَلٰى فُصُوْلٍ ثَلَاثَةٍ اَوَّلُهَا مَا اَخْرَجَهُ الشَّيْخَانِ اَوْ اَحَدُهُمَا وَاكْتَفَيْتُ بِهِمَا وَاِنِ اشْتَرَكَ فِيْهِ الْغَيْرُ لِعُلُوِّ
دَرَجَتِهِمَا فِي الرِّوَايَةِ اور تقسیم کیا مین نی ہر باب کو اکثر اوپر تین فصلون کی پہلی فصل وہ ہی کہ حدیث کی شیخین نی یعنی بخاری اور مسلم نی
یا ایک نی اون دونون مین سی اور کفایت کیا مین نی ساتہ اون دونون کی اور اگرچہ شریک ہون بیچ روایت حدیث کی غیر بخاری و
مسلم کی واسطی بلند ہونی درجہ بخاری اور مسلم کی بیچ روایت حدیث کی ف اگر بخاری اور مسلم مین ایک صحابی سی حدیث آئی ہو اوسکو
متفق علیہ کرکی کہا ہی اور اگر حدیث بخاری مین ایک صحابی سی مذکور ہو اور مسلم مین اور صحابی سی اوسکو انکی اصطلاح مین متفق علیہ نہین کہتے
وَثَانِيْهَا مَا اَوْرَدَهُ غَيْرُهُمَا مِنَ الْاَئِمَّةِ الْمَذْكُوْرِيْنَ وَثَالِثُهَا مَا اشْتَمَلَ عَلٰى مَعْنَى الْبَابِ مِنْ مُلْحَقَاتٍ مُنَاسِبَةٍ
مَعَ مُحَافَظَةٍ عَلَى الشَّرِيْطَةِ وَاِنْ كَانَ مَاْثُوْرًا عَنِ السَّلَفِ وَالْخَلَفِ اور دوسری فصل مین حدیثین وہ کہ روایت کیا اونکو
سوا بخاری اور مسلم کی پیشواون ذکر کیی گیون مین سی اور تیسری فصل اوس چیز مین کہ مشتمل ہو اوپر معنی باب کی ملحقات مناسبہ سی ساتہ
محافظت کرنی کی اوپر شرط کی اور اگرچہ منقول ہو صحابی اور تابعی سی ف یعنی تیسری فصل مشکوۃ والی نی بڑہائی ہی اوپر مصابیح کی اسواسطے
کہ مصابیح مین دوہی فصلین ہین اور مصابیح والی نی یہ بات مصابیح مین مقرر کی ہی کہ فصل اول مین حدیث صحاح مین کی لائی اور اوسکی نزدیک
صحاح وہ ہی کہ بخاری اور مسلم مین حدیث ہو اور دوسری فصل مین حدیث لایا ہی حسان اور اصطلاح حسان کی نزدیک اوسکی یہ ہی کہ سوا بخاری و
مسلم کی حدیث ہو مثل ترمذی اور ابو داود اور نسائی کی اور غیر انکی کی اوسکو حدیث حسان کہتا ہی یہ اصطلاح اوسی کی نزدیک ہی اور محدثون کی نزدیک
نہین اور تیسری فصل مین التزام نہین کیا مشکوۃ والی نی کہ حدیث مرفوع حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی لاوی بلکہ بعضی قول اور فعل اور تقریر صحابہ کی اور تابعین
کی اور غیر انکی کی کہ مناسب باب کی ہون بہی لایا ہی اور موافق شرطون فصل اول و ثانی کی بہی لایا ہی یعنی اول مین نام راوی کا جو صحابی یا تابعی ہو
اور آخر کو نام کتاب کا لکہا ہی ثُمَّ اِنَّكَ اِنْ فَقَدْتَ حَدِيْثًا فِيْ بَابٍ فَذٰلِكَ عَنْ تَكْرِيْرٍ اُسْقِطُهُ پہر تحقیق اگر تو نپاوی کوئی حدیث بیچ ایک باب کے پس سبب تکرار
کی موقوف کیا مین نی اوسکو ف ایک حدیث بیچ ایک باب کی بیچ کتاب مصابیح کی ہی اور وہ حدیث اوسی باب مین بیچ مشکوۃ کی نہین ہی تو سبب
مکرر ہونی حدیث کی صاحب مشکوۃ نی موقوف کی یعنی ایک جا ذکر کی وَاِنْ وَجَدْتَ اٰخَرَ بَعْضُهُ مَتْرُوْكًا عَلَى اخْتِصَارِهِ اَوْ مَضْمُوْمًا
اِلَيْهِ تَمَامُهُ فَعَنْ دَاعِيْ اهْتِمَامٍ اَتْرُكُهُ وَاُلْحِقُهُ اور اگر پاوی تو اور حدیث کہ بعض اوسکا چہوڑا ہوا ہی اوپر اختصار
کے یا ملایا گیا ہے طرف اوسکے بقیہ اوس حدیث کا پس یہ بسبب باعث اہتمام کے چہوڑ دیا ہے اوسکو اور ملا دیا ہے اوسکو

…ہین وہان ہوئی مرتب ترتیب اور جہان کہ ہو تاہین باسبب اختصار کے یہ کی اور دو ٹکڑے حدیث کے ایک مناسب باب کی ہوگا اور ایک

مناسب اور کی نہوگا یا ایک ٹکڑا مناسب اس باب کی ہوگا اور ایک ٹکڑا مناسب اور باب کی پس جہان ان دونون باتون مین سی ایک بات پائی

جائیگی اوسکو مختصر ہی بیان کر دونگا اور اس بات مین تابع مصابیح والی کا ہونگا اور جہان ان دونو باتون مین سی نہ پاؤنگا ساری حدیث بیان

کردونگا اگرچہ مصابیح والی نی اختصار کیا ہوگا وَاِنْ عَثَرْتَ عَلَى اخْتِلَافٍ فِي الْفَصْلَيْنِ مِنْ ذِكْرِ غَيْرِ الشَّيْخَيْنِ فِي الْأَوَّلِ وَذِكْرِهِمَا

فِي الثَّانِي فَاعْلَمْ اَنِّي بَعْدَ تَتَبُّعِي كِتَابَيِ الْجَمْعِ بَيْنَ الصَّحِيحَيْنِ لِلْحُمَيْدِيِّ وَجَامِعِ الْأُصُولِ اِعْتَمَدْتُّ

عَلَى صَحِيحَيِ الشَّيْخَيْنِ وَمَتْنَيْهِمَا اور اگر خبردار ہو تو اوپر اختلاف کی بیچ دو فصلون کی یعنی ذکر کرنا غیر شیخین کا بیچ فصل اول

کی اور ذکر اون دونون کا بیچ فصل دوسری کی پس جان کہ یہ بات نہین صادر ہوئی بسبب غفلت اور بھولنی کی بلکہ تحقیق بعد تلاش کرنی

میری کی کتاب جمع بین الصحیحین حمیدی کی اور کتاب جامع الاصول کی اعتماد کیا مین نی اوپر صحیحین شیخین کی اور متن اونکی کی ف یعنی مصابیح والی نی

جو ٹھہرایا ہی کہ پہلی فصل مین حدیثین بخاری اور مسلم کی لائی اور دوسری مین غیر بخاری اور مسلم کی اور مین نی بعضی حدیثون فصل اول کو غیر بخاری اور

مسلم کیطرف نسبت کیا ہی اور بعضی حدیثون فصل دوسری کو بخاری اور مسلم کیطرف نسبت کیا ہی تو سبب یہ ہی کہ مین نی چارون کتابون ذکر کی گئی

مین تلاش کیا اگر اون مین پایا تو نسبت شیخین کیطرف کی اگرچہ مصابیح والی نی غیر اونکی کیطرف نسبت کی ہو اور اگر ان مین نہ پایا تو اونکی طرف

نسبت نہ کی اگرچہ مصابیح والی نی اونکی طرف کی ہو غرض کہ تلاش میری غالب ہی کہ چار کتابون مین تلاش کی مجہپر شبہہ کیا نہین اور ہو سکتا

بلکہ قصور مصابیح والی کا ہی کہ چوک گیا وَاِنْ رَأَيْتَ اخْتِلَافًا فِي نَفْسِ الْحَدِيثِ فَذٰلِكَ مِنْ تَشَعُّبِ طُرُقِ الْأَحَادِيثِ

اور اگر دیکھی تو خلاف بیچ اصل حدیث کی پس یہ بسبب مختلف ہونی سندون حدیث کی ہی ف یعنی مصابیح والی نی اور طرح لفظ حدیث کی

روایت کی ہین اور مین نی اور طرح تو یہ سبب اختلاف سندون کی ہی کہ مصابیح والی کو ایک سند سی وہ لفظ پہونچی اور مجھی اور سند سی اس طرح

وَلَعَلِّي مَا اطَّلَعْتُ عَلَى تِلْكَ الرِّوَايَةِ الَّتِي سَلَكَهَا الشَّيْخُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ وَقَلِيلًا مَا تَجِدُ اَقُولُ مَا وَجَدْتُّ

هٰذِهِ الرِّوَايَةَ فِي كُتُبِ الْأُصُولِ اَوْ وَجَدْتُّ خِلَافَهَا فِيهَا فَاِذَا وَقَفْتَ عَلَيْهِ فَانْسُبِ الْقُصُورَ

اِلَيَّ لِقِلَّةِ الدِّرَايَةِ لَا اِلٰى جَنَابِ الشَّيْخِ رَفَعَ اللّٰهُ قَدْرَهُ فِي الدَّارَيْنِ حَاشَا لِلّٰهِ مِنْ ذٰلِكَ اور شاید کہ مین نہین

خبردار ہوا اوپر اوس روایت کی کہ لایا ہی اوسکو شیخ راضی ہو اللہ اوس سی اور کم پاویگا تو اسکو کہ کہتا ہون مین نہین پائی مین نی یہ روایت یعنی

جو کہ مصابیح والی نی ذکر کی ہی بیچ کتابون اصول کی پایا مین نی خلاف اس روایت کی اصول مین پس جسوقت کہ خبردار ہو تو اوپر اس اختلاف کی نسبت کر

قصور کو طرف میری واسطی کم پائیگی کی نہ طرف جناب شیخ کی بلند کری اللہ قدر اوسکی بیچ دونو جہان کی پاکی ہی واسطی اللہ کی اس سی ف

مراد کتب اصول سی اس جگہ وہ کتابین ہین کہ مذکور ہوئین یعنی مثل بخاری اور مسلم وغیرہ کی اور پاکی ہی واسطی اللہ کی اس سی یعنی پاک ہی شیخ

سبت قصور سی اور یہ کہنا میرا اوسکی حق مین خاص اللہ کی لیی ہی نہ واسطی کسی اور امر کی رَحِمَ اللّٰهُ مَنْ اِذَا وَقَفَ عَلٰى ذٰلِكَ نَبَّهَنَا عَلَيْهِ وَ

اَرْشَدَنَا طَرِيقَ الصَّوَابِ رحمت کری اللہ اوس شخص کو کہ جب واقف ہووے اوپر اسکی خبردار کری ہمکو اوپر اسکی اور راہ بتاوی ہمکو راہ صواب

کی ف خبردار کردی اوپر اوسکی یعنی اوپر ہونی اوس روایت کی کہ مصابیح والا لایا ہی اور مین نی نہین پائی ہی اصول مین پس ہمکو خبردار

کر دیوی جلدی زندگی مین ہمسی کہدی اور بعد مرنی ہماری کی ہماری کتاب مین لکھدی یا اوسکی حاشیہ مین لکھدی وَلَمْ اٰلُ جُهْدًا

فِي التَّنْقِيرِ وَالتَّفْتِيشِ بِقَدْرِ الْوُسْعِ وَالطَّاقَةِ وَنَقَلْتُ ذٰلِكَ الْاِخْتِلَافَ كَمَا وَجَدْتُّ

اور نہین قصور کیا مین نی کوشش مین بیچ کہودنی اور ڈہونڈنی کی موافق وسعت کی اور طاقت کی اور نقل کیا مین نی یہ اختلاف جیسا کہ پایا مین نی **ف** یعنی جیسا کہ دیکہا مین نی اصول مین اوسیطرح نقل کر دیا اور نہ اکتفا کیا مین نی ساتہ تقلید شیخ کی یہ جواب ہی ایک مقدر کا اگر کوئی کہی انہون نی آرام طلبی چاہی کتابون مین خوب تلاش کرتی اگر خوب تلاش کی اگر کرتی تو کہین اوسکا کہوج پاتی تو اسکا جواب یہ دیا کہ مین نی اپنی طرف سی کچہ قصور نہین کیا تلاش کرنی مین وَمَا اَشَارَ اِلَيْهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ مِنْ غَرِيْبٍ اَوْ ضَعِيْفٍ اَوْ غَيْرِهِمَا بَيَّنْتُ وَجْهَهٗ غَالِبًا وَمَا لَمْ يُشِرْ اِلَيْهِ مِمَّا فِي الْاَصْلِ فَقَدْ قَفَّيْتُهٗ فِيْ تَرْكِهٖ اِلَّا فِيْ مَوَاضِعَ لِغَرَضٍ اور وہ چیز کہ اشارہ کیا طرف اوسکی شیخ رضی اللہ عنہ نی غریب ہی یا ضعیف ہی یا سوا ان دونون کی بیان کیا مین نی سبب اوسکا اکثر اور جس چیز کو نہین اشارہ کیا طرف اوسکی ان مین سی کہ بیچ اصول کی ہی پس تحقیق پیروی کی مین نی شیخ کی بیچ چہوڑ دینی اوسکی کی مگر بیچ کتنی جگہون کی واسطی کسی غرض کی **ف** یعنی مصابیح والی نی مصابیح مین بیان کیا ہی بعضی حدیثون کو کہ یہ غریب ہی یا ضعیف ہی یا شاذ ہی یا منکر ہی تو مشکوۃ والی نی اپنی کتاب مین سبب غریب ہونی اور ضعیف ہونی اور شاذ ہونی کا بیان کر دیا اور جس جگہ مصابیح والی نی مصابیح مین غریب ہونا اور ضعیف ہونا بیان نہین کیا تو مشکوۃ والی نی بالکل اوسکو چہوڑ دیا ہی مگر بعضی جای بسبب بعضی غرض کی بیان کر دیا اسواسطی کہ بعضی لوگ اوس حدیث مین کلام اور طعن کرتی تہی ساتہ ضعیف اور باطل ہونی کی انہون نی ترمذی وغیرہ سی نقل کیا کہ یہ حدیث صحیح ہی یا حسن اور غریب اور ضعیف قسمین ہین حدیث کی بعد ترجمہ خطبہ کی موافق اصطلاح محدثین کی انکو انشاء اللہ تعالی بیان کر دینگی وَرُبَّمَا تَجِدُ مَوَاضِعَ مُهْمَلَةً وَذٰلِكَ حَيْثُ لَمْ اَطَّلِعْ عَلٰى رَاوِيْهِ فَتَرَكْتُ الْبَيَاضَ فَاِنْ عَثَرْتَ عَلَيْهِ فَاَلْحِقْهُ بِهٖ اَحْسَنَ اللّٰهُ جَزَاءَكَ وَسَمَّيْتُ الْكِتَابَ بِمِشْكٰوةِ الْمَصَابِيْحِ اور بعضی جگہ پاویگا تو کہ نام کتاب کا نہین ذکر کیا مین نی پیچہی حدیث کی اور یہ اسواسطی ہی کہ نہین خبردار ہوا مین اوپر روایت کرنیوالی اوسکی کی پس چہوڑ دی مین نی اوس جگہ سفیدی پس اگر خبردار ہو تو اوپر اوسکے پس ملا دی اوسکو ساتہ اوس حدیث کی نیک دی اللہ تجکو بدلہ اور نام رکہا مین نی اس کتاب کا مشکوۃ المصابیح **ف** مصابیح جمع مصباح کی ہی مصباح کہتی ہین چراغ کو اور مشکوۃ کہتی ہین طاقچہ کو جیسی کہ چراغ رکہی جاتی ہین بیچ طاق کی اسیطرح کتاب مصابیح رکہی ہوئی ہی بیچ مشکوۃ مین وَاَسْاَلُ اللّٰهَ التَّوْفِيْقَ وَالْاِعَانَةَ وَالْهِدَايَةَ وَالصِّيَانَةَ وَتَيْسِيْرَ مَا اَقْصِدُهٗ اور سوال کرتا ہون مین اللہ سی توفیق کا یعنی تصنیف کتاب پر اوپر طرح مذکور کی اور تمام کرنے پر اور سب امر پر اور مدد کرنی کا اور ہدایت کرنی کا اور بچانی کا یعنی خطا سی اور آسان کرنا اوس چیز کا کہ قصد کیا مین نی اوسکا وَاَنْ يَّنْفَعَنِيْ فِي الْحَيٰوةِ وَبَعْدَ الْمَمَاتِ وَجَمِيْعَ الْمُسْلِمِيْنَ وَالْمُسْلِمَاتِ حَسْبِيَ اللّٰهُ وَنِعْمَ الْوَكِيْلُ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ الْعَزِيْزِ الْحَكِيْمِ اور سوال کرتا ہون یہ کہ نفع دی مجکو بیچ زندگی کی اور پیچہی مرنے کے اور سب مسلمان مردون کو اور مسلمان عورتون کو کفایت ہی مجکو اللہ اور اچہا ہی کارساز اور نہین بازگشت گناہون سی اور نہین قوت اوپر بندگی کی مگر ساتہ اللہ کی کہ غالب ہی حکمت والا **ف** نفع دنیا زندگی مین یہ ہی کہ توفیق ہو مجکو مطالعہ کرنے کتاب کی اور لوگون کی سکہانی کی اور موافق حدیثون کی عمل کرنی کی اور فائدہ پیچہی مرنی کی یہ ہی بہشت مین داخل ہونا اور ثواب ملنا اور اللہ کی رضا حاصل ہونی **فصل** اب بعد اسکے پہلے حدیث مین مشغول ہونی سی کتنی باتین جاننا چاہیی کہ حدیث پڑہنی مین کام آوینگی اور موجب ہونگی زیادتی سمجھ کی ایک بات اون مین سی یہ ہی کہ اول حدیث کو معلوم کری حدیث محدثین کی اصطلاح مین کہتی ہین قول اور فعل اور سیرت اور حال اور تقریر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو

سی قول اور فعل کی ظاہر ہوتی اور سیرت بھی مصطفیٰ کی بیان ہوتی حضرت کی اور حال بھی کہ جیسی کہ ... مبارک حضرت کا بنا
ان میں شمیدہ ہوا یا مثل اسکی اور بعض تقریر کی یہ ہین کہ سنا کہ ایک شخص نی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی روبرو ایک کام کیا یا ایک بات کہی
اور حضرت صلی اللہ علیہ وسلم اوسپر مطلع ہوئی اور نہ اوس سی منع کیا اور نہ انکار کیا اور سکوت کیا اسکو تقریر کہتی ہین یہ بھی داخل حدیث
کی ہی اور تقریر حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی حجت ہی نہ اور کسیکی اور بعضون کی نزدیک قول اور فعل اور تقریر صحابہ اور تابعین کو بھی
حدیث کہتی ہین پس جو حدیث کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم تک پہونچی اوسکو حدیث مرفوع کہتی ہین جیسا کہ کہین کہ کہی یہ حدیث یا کیا یہ
کام یا تقریر کی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نی یا کہین ابن عباس سی یہ حدیث مرفوعاً آئی ہی یا کہین رفع کیا اسکو ابن عباس نی اور جو
صحابہ تک پہونچی اوسکو حدیث موقوف کہتی ہین جیسا کہ کہین کہ کہی یہ بات ابن عباس نی یا تقریر ظاہر کی ابن عباس نی یا کہین یہ حدیث
موقوف ابن عباس پر ہی اور جو حدیث تابعین تک پہونچی اوسکو مقطوع کہتی ہین اور مشہور یہ ہی کہ موقوف اور مقطوع کو اثر کہتی ہین
بعد اسکی یہ جاننا چاہیے کہ حدیث مین ایک سند اور اسناد ہی اور ایک متن سند اور اسناد راویون حدیث کو کہتی ہین اور متن الفاظ حدیث کو
پس اگر کوئی راوی حدیث کا درمیان مین سی نہ رہ جاوی اوسکو حدیث متصل کہتی ہین اور اگر ایک رہ جاوی اوسکو منقطع کہین گے
اور اگر ایک سی زیادہ رہ جاوین اوسکو معضل کہین گی اور اگر سری سی راوی رہ جاوی خواہ ایک یا کئی اوسکو معلق کہتی ہین اور اگر آخر
سند سی بعد تابعی کی راوی یعنی صحابی نہ مذکور ہو اوسکو مرسل کہتی ہین جیسا کہ تابعی کہی قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور حدیثین
باعتبار سند کی تین قسم پر ہین صحیح اور حسن اور ضعیف صحیح اعلیٰ مرتبہ ہی اور ضعیف ادنیٰ اور حسن متوسط پس حدیث صحیح کو معلوم کیا چاہیے
کہ حدیث صحیح کسی کہتی ہین حدیث صحیح وہ ہی کہ کتاب مین سند کر مصنف سی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم تک ساتھ نقل کرنی راویون صاحب
عدالت کی اور صاحب ضبط کی نقل کی ہو اور وقت پہونچانی حدیث کی پہونچانی والا حدیث کا مسلمان اور بالغ اور عاقل ہی اور معنی عدالت
کی یہ ہین کہ وہ راوی صاحب تقویٰ کا ہو کہ جھوٹ نہ بولتا ہو اور گناہ کبیرہ نکیا ہو اور اگر کیا ہو تو اوس سی توبہ کی ہو اور گناہ صغیرہ یعنی
چھوٹی گناہون پر بھی دوام نکرتا ہو اور سالم ہو سب اسباب فسق کی سی اور صاحب مروت کا ہو یعنی ایسی کام بھی اوس سی نہوتی ہون کہ لوگون
کی نزدیک ہلکا ہو جیسی ننگی سر بازار مین چلی جانا یا بازار مین ایک کونی مین بیٹھ کر پیشاب کرنا یا رستی مین چلتی ہوئی کھانا یا کچھ چیز کہا لینا
ان باتون سی بھی احتراز کرتا ہو اور معنی ضبط کی یہ ہین کہ ہشیار ہو تاکہ یاد رکھی الفاظ حدیث کی اور غفلت نہ کری اور نہ بھولی اور نہ
شک کری وقت سننی کی اور نہ وقت پہونچانی کی اور اس طرح سی ہر شخص صاحب کتاب سی آنحضرت صلعم تک متصل ان صفات کر ہو ایسا شخص
نقل کری اوسکو حدیث صحیح کہتی ہین پس یہ صفتین اگر پوری اوسمین پائی جاوین اوسکو صحیح لذاتہ کہتی ہین اور اگر کچھ قصور اوسمین ہو اور کثرت
طرق سی وہ نقصان پورا ہو جاوی اوسی صحیح لغیرہ کہتی ہین اور اگر نقصان پورا نہ ہو اوسکو حسن کہتی ہین اور حدیث ضعیف وہ ہی کہ یہ
شرائط حدیث صحیح اور حسن مین معتبر ہین انمین سی ایک یا زیادہ اوسمین سی مفقود ہو اور راوی اوسکا عدالت یا ضبط نرکھتا ہو اور اور
حدیث مین اگر راوی اوسکا ایک ہی کسی طبقہ مین اوسکو غریب کہتی ہین اور اگر دو ہو وین اوسکو عزیز کہتی ہین اور اگر زیادہ دو سی
ہو وین اوسکو مشہور اور مستفیض کہتی ہین اور اگر کثرت روایت کی اوس حد کو پہونچی کہ عقل کی نزدیک محال ہو جھوٹ بولنا اونکا
اوسکو متواتر کہتے ہین اور اقسام حدیث سی شاذ اور منکر ہی شاذ وہ حدیث ہی کہ روایت کی گئی ہو مخالف اوس حدیث
کی کہ روایت کیا ہی اوسکو ثقات نی اور منکر وہ ہی کہ روایت کری اوسکو راوی ضعیف مخالف اوس کی کہ ضعف اوسکا کمتر ہو

اور مقابل منکر کی معروف ہی اور بہت قسمین حدیث کی مین اختصار کی لیی کہ عوام کو انکا سمجھنا ہی مشکل ہوگا اسیلیئی ترک کیا گیا اور یہ تمام شرح
شیخ عبد الحق رح کی ترجمہ مین سی لکھی ہین اور کتابین صحاح ستہ جو مشہور ہین یہ ہین بخاری اور مسلم اور جامع ترمذی اور سنن ابو داؤد اور
نسائی اور ابن ماجہ اور بعضون کی نزدیک بدلی ابن ماجہ کی موطا امام مالک کی ہی پس سوای بخاری اور مسلم کی چار کتابون باقی ہین طرح کی
حدیثین ہین صحیح ہی اور حسن ہی اور ضعیف ہی چنانچہ اونکی مصنفون نی بیان کر دیا ہی **ف** پہلی ہی حدیث کہ حضرت عمر بن الخطاب سی مروی
ہی سو احوال حضرت عمر کا یہ ہی کہ نام اونکا عمر اور کنیت اونکی ابو حفص اور لقب اونکا فاروق اور سب سی پہلی امیر المؤمنین کر کی یہی مشہور
ہوی اور قوم انکی عدوی اور عدوی ایک بطن ہی قریش مین اور بطن یعنی ایک گروہ اور جمع ہوتی ہین ساتھ آنحضرت صلعم کی نسب مین بیچ
کعب بن لوی کی اور وجہ لقب حضرت عمر کی کہ فاروق ہوا یہ ہی کہ مدینہ مین ایک یہودی اور ایک منافق کہ ظاہر مین مسلمان تھا جھگڑنی لگی
یہودی نی کہا کہ چل محمد صلی اللہ علیہ وسلم پاس اور اوس یہودی کی رجوع آنحضرت کیطرف اسواسطی تھی کہ وہ یہودی سچا تھا اور جانتا تھا کہ پیغمبر صلی اللہ
علیہ وسلم سچی کو سچا کرین گی رو رعایت کسی کی نکرین گی اور منافق نی کہ اصل جھوٹا تھا اوس نی کہا کہ چل کعب بن اشرف پاس کہ وہ یہود کا
سردار تھا اور یہودی رشوت لیکر سچی کو جھوٹا کر دیتی تھی اور جھوٹی کو سچا اسواسطی وہ منافق یہودیون کیطرف لیی جاتا تھا کہ رشوت دیکر
اپنا معاملہ جیت جاؤنگا آخر تھی کو وہ یہودی اوس منافق کو حضرت پاس لیگیا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نی یہودی کا حق ثابت کیا منافق راضی
نہوا ساتھ حکم آنحضرت صلعم کی باہر نکلکر کہنی لگا کہ چلو عمر پاس اور وہ حضرت کی حکم سی مدینہ مین قضا کرتی تھی اور اس نیت پر منافق لیچلا حضرت عمر کو
کہ حمیت اسلام کی کرکی مجکو سچا کرین گی اور میرا حق ثابت کرین گی آخر دونون گئی حضرت عمر پاس اور اونکی روبرو یہودی نی بیان کیا کہ
ہم دونون گئی تھی حضرت صلعم پاس حضرت میرا حق ثابت کر چکی ہین اور یہ منافق راضی نہوا ساتھ حکم آنحضرت صلعم کی حضرت عمر نی منافق سی پوچھا
کہ یہ بات ایسطرح سی ہی منافق نی اقرار کیا حضرت عمر نی کہا کہ تم ٹھہری رہو اور آپ گھر مین جا کر تلوار لی آئی اور ماری تلوار سی منافق کا سر اوڑا دیا
اور کہا کہ یہ حال ہی اوس شخص کا جو راضی نہو ساتھ حکم آنحضرت صلعم کی اور یہودی وہان سی اس خوف سی بھاگ گیا اور حضرت جبرئیل ع
آنحضرت صلعم پاس آئی اور کہا کہ عمر فرق کر دینی والا ہی درمیان حق اور باطل کی اوسی دن سی فاروق مشہور ہوی چنانچہ تفسیر بیضاوی مین
اور تفسیر حسینی مین شان نزول اس آیت کی مین لکھا ہی يُرِيدُونَ أَنْ يَتَحَاكَمُوا إِلَى الطَّاغُوتِ وَقَدْ أُمِرُوا أَنْ يَكْفُرُوا بِهِ وَيُرِيدُ الشَّيْطَانُ أَنْ يُضِلَّهُمْ ضَلَالًا بَعِيدًا
اور اسلام حضرت عمر کا چھٹی سال ہی نبوت سی کہ چالیس یا انتالیس مرد اور دس عورتین مسلمان ہوئی تھین بعد انکی حضرت عمر مسلمان ہوی اور
انکی مسلمان ہونی کی بعد اسلام ظاہر ہوا پہلی اس سی مسلمان پوشیدہ مسلمانی کرتی تھی اور یہ آیت نازل ہوی يَا أَيُّهَا النَّبِيُّ حَسْبُكَ اللَّهُ وَمَنِ
اتَّبَعَكَ مِنَ الْمُؤْمِنِينَ یعنی ای نبی کافی ہی تجکو اللہ اور جو کہ پیرو تیری ہین مومنون سی اور بعد حضرت صدیق کی یہ خلیفہ ہوی اور دس برس بعد کی
تیرھوین سال ہجرت سی اور شہادت انکی ہوی ایک نصرانی کی ہاتھ سی کہ نام اوسکا ابو لولو تھا اور غلام مغیرہ بن شعبہ کا تھا مدینہ کی شہر مین مسجد نبوی مین
صبح کی نماز مین بدہ کی دن ستائیسوین ذی الحجہ کو تیئیسوین سال ہجرت سی اور وفات انکی غرہ محرم کو اور عمر انکی ترسٹھ ۶۳ برس کی ہوی اور انسی بہت
صحابیون اور تابعین نی حدیثین نقل کی ہین اور حدیثین مرفوع انسی پانسو سینتیس ۵۳۷ نقل ہوئی ہین اور انکی مہر مین یہ لکھا تھا کہ كَفَى بِالْمَوْتِ وَاعِظًا يَا عُمَر
یعنی کافی ہی نصیحت کو یاد رکھنا موت کا ای عمر اور تھی سخت تر بیچ مقدمہ اللہ کی اور نہایت کوشش کرتی تھی امور دین مین اور نہایت صابر تھی اور
اللہ تعالی نی مقرر کیا تھا حق انکی زبان پر اور انکی اسلام سی دین کو عزت ہوی اور اہل آسمان نی انکی اسلام سی خوشی حاصل کی اور انکی خوبیون اور مناقب
اور خوبیونکا کچھ شمار نہین **عَنْ** عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّمَا الْأَعْمَالُ بِالنِّيَّاتِ وَإِنَّمَا

وانما لکل امرئ ما نوی فمن کانت هجرته الی الله ورسوله فهجرته الی الله ورسوله ومن کانت هجرته الی دنیا یصیبها او امرأة یتزوجها فهجرته الی ما هاجر الیه متفق علیه روایت ہی حضرت عمر بن خطاب کی سی راضی ہو حق تعالی اوس سی کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی نہین ہین عمل مگر ساتھ نیتون کی اور نہین ہی واسطی ہر شخص کی مگر وہ چیز کہ نیت کی پس جس شخص کہ ہو ہجرت اوسکی طرف اللہ کی اور طرف رسول اوسکی کی پس ہجرت اوسکی طرف اللہ کی اور طرف رسول اوسکی کی ہی اور جس شخص کہ ہو ہجرت اوسکی طرف دنیا کی کہ پہونچی اوسکو یا طرف عورت کی کہ نکاح کری اوس سی پس ہجرت اوسکی طرف اوس چیز کی ہی کہ ہجرت کی طرف اوسکی روایت کی یہ بخاری مسلم نی مصنف نی یہ حدیث باب سی پہلی لایا گویا اشارہ ہی کہ طالب کو چاہیے کہ اول نیت خالصۃ للہ کری اس علم شریف کا طلب کرنی مین پہر تحصیل علم کری اور محدثین اتفاق رکہتی ہین اوپر فضل و شرف اس حدیث کی اور بعضی معانی اس حدیث کو نصف علم کہا ہی اور یہ جو فرمایا کہ نہین واسطی ہر شخص کی مگر وہ چیز کہ نیت کی مطلب اس جملہ کا اور پہلی جملہ کا یکسان ہی یہ تاکید ہی پہلی کی کہ عمل بغیر نیت کی معتبر نہین اور ایک عمل مین جتنی نیتین کریگا اوتنا ہی ثواب پاویگا مثلاً محتاج قرابتی کی دینی مین اگر نیت فقط للہ دینی کی کریگا تو ایک ہی کا ثواب پاویگا نہ صلہ رحم کو یعنی ملانی ناتی کا اور اگر دونون نیتین کریگا دوہرا ثواب پاویگا اسیطرح مسجد کی جانی مین کئی طرح کی نیتین ہو سکتی ہین اور ہر ایک کا ثواب علیحدہ مثلاً نیت کری کہ وارد ہوا ہی کہ مسجد گہر اللہ تعالی کا ہی اور جو کوئی مسجد مین آتا ہی تو اللہ تعالی کی زیارت کو آتا ہی اور وہ کریم ہی اور واجب ہی کریم پر کہ ضیافت زیارت کرنیوالون اپنی کی کرتا ہی پس مین بہی امیدوار اسکا ہون پس اس نیت مین اسکا ثواب پاویگا اور نیت کری انتظار نماز مین ساتھ جماعت کی کہ حدیث مین آیا ہی جو کوئی انتظار کرتا ہی نماز کا گویا کہ نماز ہی مین ہوتا ہی پس اس نیت سی اسکا ثواب پاویگا اور نیت کری کہ کان اور آنکہ اور تمام اعضا کہ کوچہ و بازار مین گرفتار گناہون مین ہوتی تہی یہان محفوظ رہین اوس سی اور نیت اعتکاف کی کری کہ علمانی کہا ہی کہ جب مسجد مین آوی نیت اعتکاف کی کرلیا کری جنکی نزدیک کم سی کم مدت اعتکاف کی ایک ساعت ہی اونکی نزدیک ہو جائیگا اور ثواب اوسکا پاویگا یہ عجب آسان عبادت ہی اور اکثر لوگ اس سی غافل ہین اور نیت کری کہ صلوٰۃ و سلام بہیجنا حضرت صلعم پر اور دعائین کہ حدیث شریف مین آئی ہین وقت آنی اور نکلنی کی مسجد سی اونکا پڑہنا نصیب ہوگا کہ ثواب و فضیلت بیشمار رکہتی ہین اور نیت کری کہ مسجد مین تنہائی اللہ کی ذکر کی لیے اور تلاوت قرآن کی لیے یا سننی قرآن کی لیے یا وعظ و نصیحت کی لیے میسر ہوتی ہی حدیث شریف مین آیا ہی کہ جو کوئی صبح کو مسجد مین ذکر اور وعظ کی لیے جاوی مانند مجاہد فی سبیل اللہ کی ہوتا ہی اور جو ایک قوم بیچ ایک گہر کی گہرون خدا سی بیٹہی اور تلاوت قرآن اور آپس مین پڑہنا اور پڑہانا اوسکا کری تو گہیر لیتی ہین اونکو ملائک اور ڈہانک لیتی ہی اونکو رحمت اور نیت کری کہ وضو کرکی مسجد مین نماز کی لیے جانی سی ثواب حج اور عمرہ کا حاصل ہوتا ہی اور نیت کری کہ فائدہ دینا اور فائدہ لینا ساتھ علم کی اور امر بالمعروف اور نہی عن المنکر مسجد مین میسر ہوتی ہین بسبب جمع ہونی لوگون کی اور نیت کری مسلمان بہائیون کی ملاقات کی اور اونپر سلام علیک کرنی کی اور نیت کری تفکر اور مراقبہ امور آخرت مین اور استغفار تقصیرات سی کہ بسبب خاطر جمعی کی مسجد مین میسر ہی اور جای نہین اور نیت کری کہ حضور باطن اور آرام دل اور اتصال ساتھ مشاہدہ حق کی اور استغراق بیچ شہود ذات کی عجیب مسجد مین نصیب ہوتا ہی پس یہ بارہ نیتین ایک مسجد کی آنی مین ہو سکتی ہین کہ ہر ایک کا ثواب علیحدہ پاویگا اور مسجد تو جگہ عبادت کی ہی کیون نہو یہ ثواب بلکہ خواہش نفسانی کی چیزون مین اچہی نیت کرنی مین ثواب پاتا ہی مثلاً خوشبو لگانی مین جمعہ کو یا جب چاہی قصد اتباع سنت کا کری کہ حضرت خوشبو کو دوست رکہتی تہی پہلی مین لگاتا ہون اور قصد تعظیم مسجد کا کری اور نیت

کہ جو میری پاس بیٹہی گا خوشبو پاکر خوش ہوگا اور قصد کری کہ کوئی بسبب بو میری کی غیبت کرکی گناہ مین پڑی تاکہ خوشبو نکال کر اوسکو غیبت سی
بچاؤن گا اور قصد کری سالجہ دماغ کا تا خوشبو سی دماغ میرا تازہ ہووی اور علوم اور معارفت خوب حاصل ہون پس اسیطرح ہر عمل مین نیت سی
نیتین ہوسکتی ہین ہر ایک کا ثواب جدا جدا پاوی گا اور اگر فقط واسطی لذت جسمانی اور خواہش نفسانی کی کری گا محروم ان فائدون سی رہی گا
بلکہ مستحق ملامت اور عتاب کا ہوگا پس معلوم ہوا کہ مدار کار اور حاصل ہونا ثواب کا نیت پر ہی اور معنی ہجرت کی یہ ہین کہ کفرستان سی نکلکر دار اسلام
مین اللہ کی خوشی کی لیی جاوی پس اگر نیت خاص اللہ کی رضامندی کی لیی ہی ثواب پاوی گا اور مقبول ہی اور اگر نیت دنیا کی کی کچہ ثواب نہین
اور مراد دنیا سی یہان وہ چیزین ہین کہ باز رکہی اللہ کی یاد سی اور طلب دنیا مین یا نکاح کرنی مین اگر نیت رضای حق بہی ہوگی خالی ثواب سی نہین
اور ایک شخص مدینہ مین ہجرت کرکی آیا تہا واسطی طلب ایک عورت ام قیس نامی کی اوسکی حق مین یہ حدیث فرمائی چنانچہ اوسکو مہاجر ام قیس
کہتی تہی یہ مضمون حضرت شیخ عبد الحق رح کی ترجمہ مین ہی اور اس حدیث مین کئی طرح سی لفظ وارد ہوی ہین انما الاعمال بالنیات وانما الاعمال
بالنیۃ والاعمال بالنیۃ والعمل بالنیۃ ف بیچ بیان کتنی مسائل نیت کی مسئلہ جاننا چاہیی اس حدیث مین کہ مذکور اعمال کا ہی مراد اعمال
سی وہ عمل ہین کہ اعمال مقصودہ یعنی قصد کیی گئی ہون جیسی نماز اور روزہ اور زکوۃ اور حج پس اسیطرح کی عمل بدون نیت کی معتبر نہین نہ قبول
ہوتی ہین خدا کی نزدیک اور نہ صحیح ہوتی ہین اگر کوئی نماز پڑہی بغیر نیت کی اوسکی نماز نہ صحیح ہوگی نہ قبول ہوگی اسیطرح سی روزہ نہ قبول ہوگا نہ صحیح
اور اسیطرح سی زکوۃ اور حج بدون نیت کی قبول نہین اور بعضی عمل غیر مقصود ہوتی ہین جیسی غسل اور وضو اس مین نیت کا ہونا ضروری یا نہین پس
اس مین اختلاف ہی علما کا یعنی امام شافعی کی نزدیک وضو مین اور غسل مین نیت کا کرنا ضرور ہی کسواسطی کہ فرض ہی اونکی نزدیک بدون نیت
کی وضو اور غسل نہین ہوتا اور امام اعظم کی نزدیک وضو اور غسل بغیر نیت کی ہوجاتا ہی کسواسطی کہ اونکی نزدیک نیت سنت ہی یا مستحب ہی اگر
اگر نیت نہ کی تو بہی وضو ہوگا نماز پڑہنی اوس سی درست ہی اور مراد نیت سی یہان قصد کرنا قرب کا ہی طرف اللہ تعالی کی یعنی جو کام کری
اللہ تعالی کی لیی کری اور ساتہ قصد بجا آوری حکم اور طلب رضا اوسکی کی کری اور معنی نیت کی یہ ہین کہ دل سی قصد کری اور زبان سی
کہنا شرط نہین ہی سب عبادتون مین اگر زبان سی کہی اور دل غافل ہو معتبر نہین اسیواسطی کتاب مجمع مین لکہا ہی کہ اعتبار زبان کا نہین
اب اسمین فقہا کو اختلاف ہی کہ زبان سی کہنی سنت ہی یا مستحب ہی یا مکروہ سو اسمین تین قول ہین چنانچہ فتح القدیر مین یون لکہا ہی کہ نہین منقول
ہوا آنحضرت صلعم سی اور نہ صحابیون سی زبان سی کہنا نیت کا بیچ حدیث صحیح کی نہ ضعیف کی اور نہین منقول ہوا چارون اماموں سی اور کتاب
مفید مین یہ نقل کیا ہی کہ بعضی مشائخ نی زبان سی کہنا نیت کا مکروہ رکہا ہی اور بعضون نی اسکو مستحب کہا ہی سو مستحب بہی اسقدر ہی اللہم انی ارید الصلوۃ
کذا فیسرہا لی وتقبلہا منی اسطرحکی عبارت حدیث مین حج کی نیت سی منقول ہوئی ہی اور عبادات مین منقول نہین ہوئی چنانچہ یہ مقدمہ نیت کا کتاب
اشباہ مین مفصل لکہا ہی پس تحقیق اسکی نزدیک لکہنی والی ترجمہ کی یہ ہی کہ جب پیغمبر صلعم سی اور صحابیون سی اور چارون اماموں سی کہنا لفظ نیت کا
نماز مین یا روزہ مین منقول نہین ہوا پہر پیچہی علما نی اختلاف کیا ہی اسکی مکروہ ہونی مین اور مستحب ہونی مین اور بدعت ہونی مین اور سنت ہونی مین
اور قاعدہ فقہ کا یہ ہی کہ جب اختلاف ہو علما مین درمیان سنت ہونی کی اور بدعت ہونی کی یعنی بعضی کہین کہ سنت ہی اور بعضی کہین کہ بدعت
ہی پس احتیاط اس جگہ یہ ہی کہ ایسی چیز کو ترک کیجیی چنانچہ یہ بات ایک جگہ فتاوی عالمگیری مین سی معلوم ہوتی ہی اور اسیطرح جب تعارض ہو
درمیان کراہیت اور مستحب ہونی کی اوسکو بہی ترک کیجیی آور جاننا چاہیی کہ نیت بیچ عبادت کی ضرور ہی اور کام حرام مین نیت اثر نہین کرتی اور
مباح چیزون مین اگر نیت کری عبادت کی یا اوس مباح چیز مین کری کہ وسیلہ ہو عبادت کا تو بہی موجب ثواب کا ہوتا ہی اور شیخ عبد الحق دہلوی نی

بیچ ترجمہ مشکوۃ کی یہ لکھا ہی کہ علمانی اختلاف کیا ہی بیچ نیت پڑہنی نماز کی بعد اتفاق کی اسپر کہ پکار کر کہنا نیت کا مشروع نہین ہے اور محدثون
نے کہا ہے کہ صحیح کسی روایت سے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم سی نہین آیا کہ نیت زبان سی کہی ہو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نی کبھی
پس طریق سنت اور اتباع رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ ہے کہ ساتہ نیت دل کے اکتفا کرے اور اتباع کرنا آنحضرت صلی اللہ علیہ
وسلم کا جیسے کرنے فعل آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی مین لازم ہے ویسی ہی جو فعل حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے کبھی
نہ کیا ہو اوس فعل کی نہ کرنی مین بہی اتباع لازم ہی اور چاہیی کہ اوس چیز پر دوام نہ کری جو شارع سی ثابت نہین ہوئی اور جو کوئی دوام کری
ایسی چیزون پر کہ شارع سی ثابت نہین وہ شخص بدعتی اور مبتدع ہی تمام ہوا یہانتک مطلب ترجمہ شیخ عبدالحق دہلوی کا مسئلہ ۲ نیت وضو
مین سنت ہی اور جگہ کرنی نیت کی وضو مین بعضو کی نزدیک وقت دہونی منہ کی ہی اور بہتر یہ ہی کہ کری نیت وقت دہونی ہاتون کی پہونچی
تک تا ثواب سنت کا بہی ہووی پہلی دہونی منہ کی اور غسل مین بہی نیت سنت ہی اور لائق ہی کہ ہووی وقت شروع کرنی وضو کی اور تیمم مین نیت
فرض ہی اوسوقت نیت کری کہ جسوقت ہاتہ مٹی پر رکہی اسکی بعد ہاتہ منہ پر پہیری اور ہاتہون پر مسئلہ ۳ صحیح نیت کی کئی چیزین شرط
ہین ایک تو اسلام یعنی مسلمان کی عبادت مقبول ہی اور کافر کی عبادت نہ صحیح اور نہ مقبول ہی اور دوسری امتیاز یعنی اتنی عقل رکہتا ہو کہ
عبادت اور غیر عبادت مین فرق سمجہتا ہو اسواسطی عبادت دیوانی کی اور لڑکی غیر تمیز والی کی نہین صحیح اور تیسرے جس چیز کو کرتا ہی اوسکا علم چاہیی
پس اگر ایک شخص نماز کی فرضیت سی جاہل ہو اگرچہ نیت کری نماز اوسکی صحیح نہین ہوئی کی اور چوتہی یہ کہ منافی نیت کی کوئی چیز نکری جیسی کہ کوئی
اگر بعد اسلام لانی کی اور عبادت کرنی کی مرتد ہوا معاذ اللہ تو سب عبادت باطل ہوئی اسیطرح اگر کسی نی نماز شروع کی یا روزہ شروع کیا
اور اونکو توڑ ڈالا پس نماز روزہ دونون باطل ہوی کسواسطی کہ توڑنا منافی نیت کی ہی مسئلہ ۴ نماز فرض مین چار طرحکی نیت چاہیی ایک تو یہ
کہ نماز پڑہتا ہون دوسری یہ کہ فرض پڑہتا ہون اور تیسری یہ کہ تعین وقت ظہر کا یا عصر کا یا مغرب کا چوتہی یہ کہ اگر مقتدی ہو تو نیت اقتدا کی کری
ان چارون باتون کو دل مین وقت شروع نماز کی ٹہراوی اگر ان چارون مین سی ایک کا بہی دہیان نہوگا تو نماز نہین ہوئیگی مسئلہ ۵ نماز
واجب حکم نیت مین مانند فرض کی ہی یعنی تعین واجب کا ضرور ہی جیسی تعین فرض کا مسئلہ ۶ سنت ساتہ مطلق نیت نماز کی اور نیت
نفل کی صحیح ہوتی ہی سنتین راتبہ ہون یا غیر راتبہ آمین دونون برابر ہین مسئلہ ۷ روزہ رمضان کا صحیح ہوتا ہی ساتہ نیت روزہ رمضان
کی اور ساتہ نیت نفل کی اور ساتہ نیت مطلق روزی کی یعنی روزہ کی نیت کی نہ نیت مین اوسکی فرض ہی نہ سنت ہی نہ نفل ہی نہ
واجب ہی تو اس صورت مین بہی روزہ رمضان کا ادا ہو جاتا ہی اور نیت روزہ رمضان کی رات سی بہی درست ہی اور فجر کو بہی درست ہی پہر
سی پہلی یعنی نصف نہار شرعی سی اور روز شرع مین شروع ہوتا ہی طلوع صبح صادق سی اور تمام ہوتا ہی غروب آفتاب تک اسکی دوپہر
سی پہلی نیت کری اور روزہ نفل مین بہی نیت رات سی درست ہی اور دن کو بہی درست ہی آدہی دن سی پہلی پہلی اور نذر معین روزہ کی بہی
نیت رات سی درست ہی اور دنکو بہی آدہی دن سی پہلی پہلی اور نیت روزی قضای رمضان کی اور کفارہ کی روزون کی اور نذر مطلق کی
روزون کی ان تینون طرح کی روزون کی نیت رات سی چاہیی دنکو نیت درست نہین ہوتی اور نذر معین اسطرح ہوتی ہی کہ دن معین کری
مثلاً دن جمعہ کو یا ہفتہ کو یا پیر کو مین روزہ رکہونگا اپنی ذمہ پر لازم کرلی یہ صورت نذر معین کی ہوئی اور نذر مطلق کی صورت یہ ہی کہ
ایک روزہ یا کئی روزی میری ذمہ پر لازم ہین یا اسطرح کہی کہ اگر فلانا کام میرا ہو جاویگا یا فلانا بیمار میرا اچہا ہو جاویگا دس روزی رکہونگا
یا کم زیادہ اسی طرح کہونگا تو جب چاہی رکہلی مسئلہ ۸ نیت زکوۃ کی اسطرح سی ہی کہ جسوقت پیاز کوۃ کا دینی لگی اوسوقت نیت ادائی کوۃ کا

چاہیی اور یا مال زکوۃ مین سی ایک قدر مالکی جدا کرکی بہ نیت زکوۃ کی اوسمین سی دیا کری تو دینی کی وقت نیت کچہ ضرور نہین بلکہ وقت
جدا کرنی مال کی نیت کفایت کرتی ہی اور اگر مال زکوۃ کا کسی فقیر کو دیا وقت دینی کی نیت ادا کرنی زکوۃ کی نہ تہی پیچہی اوسکی نیت کرلی بشرطیکہ
فقیر کی پاس وہ مال موجود ہو تو زکوۃ ادا ہوئی اور اگر مال موجود نہین اوسکی پاس پہر نیت کرنی سی زکوۃ ادا نہین ہوتی اور صدقہ فطر مانند زکوۃ کی
ہی نیت مین اور مصرف مین مگر ذمی کافر کو صدقہ فطر دینا درست ہی زکوۃ کا یا ذمی کافر کو دینا نہین درست مسئلہ ۹ نیت کرنی ایک عبادت
کی بیچ عبادت دوسری کی درست ہی جیسی کہ ایک شخص نماز پڑہتا ہو فرض یا نفل اور نیت کی اوسنی روزہ کی نیت اوسکی درست ہی اور اس نیت
کرنی مین نماز فاسد نہین ہوتی چنانچہ کتاب اشباہ مین قنیہ سی نقل کیا ہی بیچ بیان نیت کی مسئلہ ۱۰ وقت شروع کرنی عبادت کی مانند نماز
کی نیت چاہیی در حالت بقا کی رہنا نیت کا شرط نہین یعنی ہر ہر رکن مین نیت ضرور نہین واسطی دفع حرج کی مسئلہ ۱۱ ایک شخص نی شروع
کی نماز فرض پہر گمان کیا کہ یہ نماز نفل ہی اور پورا کیا اوسکو اوپر نیت نفل کی کفایت کرتا ہی اوسکو نماز فرض سی کسواسطی کہ بیچ مین شبہہ پڑنا معتبر نہین
چنانچہ یہی اشباہ مین نہایہ سی نقل کیا ہی مسئلہ ۱۲ بعضی عبادت مین نری نیت دل کی کفایت نہین جب تلک کہ منہ سی نہ کہی اونمین سی
ایک نذر ہی اگر آدمی دل مین ارادہ کری نذر کا اوس سی نذر نہین ہوتی جب تلک منہ سی نہ کہی کہ اتنی نمازین میری ذمہ پر ہین یا اتنی روزی یا اتنی صدقی
میری ذمہ پر ہین اور اونمین سی ایک وقف ہی کہ دل مین نیت کرنی سی وقف نہین ہوتا جب تک کہ منہ سی نہ کہی اور سوای عبادت کی بعضی
چیزین ایسی ہین کہ لفظون پر موقوف ہین فقط نیت اوسمین کچہ کام نہین کرتی جیسی طلاق عتاق کہ دل مین نیت کیی سی طلاق عتاق نہین ہوتی
جبتک منہ سی نہ کہی مسئلہ ۱۳ اگر ایک شخص نی ایک چیز خرید کی واسطی کام مین لانی اپنی کی مثلا لونڈی خریدی واسطی خدمت کی یا کپڑا خریدا
واسطی پہننی کی یا کتاب خریدی واسطی پڑہنی کی یا جانور خریدا واسطی سواری کی اور یہ بہی دل مین ہی کہ اگر نفع ملیگا تو بیچ ڈالونگا اسپر زکوۃ نہین
دینی آتی مسئلہ ۱۴ اگر ایک شخص نی نیت کی روزی کی دن شک کی اگر یہ دن ہو سلخ شعبان کا تو روزہ نہین اور اگر دن ہی غرہ رمضان کا
تو روزہ ہی تو نیت روزہ کی نہین درست ہوتی اور اگر تردد ہو روزی کی وصف مین نہ اصل مین یعنی اسطرح کی نیت کی کہ اگر ہی دن شعبان کا
تو روزہ نفل ہی اور اگر ہی رمضان تو نیت ہی روزہ فرض کی اسطرح کی نیت کرنی درست ہی اگر ہی دن رمضان کا تو روزہ فرض ادا ہوگا مسئلہ ۱۵
مباح چیز مختلف ہوتی ہی باعتبار نیت کی اور قصد کی اگر مباح سی قصد طاعت کا ہی تو وہ مباح بہی عبادت ہی جیسی کہانا سونا کسب کرنا مال
حلال کا او صحبت کرنی اپنی عورت سی اور اگر قصد نہین عبادت کا تو ثواب نہین مسئلہ ۱۶ طلاق اگر لفظ کنایت کا ہی تو اوسمین نیت ضرور ہی
اور اگر لفظ صریح طلاق کا ہی اوسمین نیت ضرور نہین مسئلہ ۱۷ آیت قرآن کی بہ نیت ذکر کی پڑہنی بدون ارادہ قرأت کی درست ہی جنابت کی
حالت مین اور بدون ارادہ ذکر کی یا ارادہ قرأت کی قرآن پڑہنا جنابت کی حالت مین درست نہین حرام ہی مسئلہ ۱۸ اگر نیت تجارت کی کی اون
چیزون مین کہ نکلتی ہی زمین مین سی عشری زمین مین سی نکلی ہو یا خراجی مین سی کرایہ کی مین یا عاریت کی مین اوسپر نہین زکوۃ مسئلہ ۱۹ اگر نیت کی تجارت کی اون
جنس مین کہ اوسکو حاصل ہوئی ہی بدون عوض مال کی مانند ہبہ کی اور صدقہ کی اور خلع کی اور مہر کی اور وصیت کی نہین ہی اوسمین زکوۃ اگرچہ سال
گذر جاوی مگر جب وہ چیز بکیگی اور سال مین کہ عوض اوسکی ملا ہی زکوۃ دینی آوی گی جب اوسپر سال گذری گا مسئلہ ۲۰ بیچ جانورون چرنیوالون
کی کہ اکثر سال جنگل مین چرتی ہین اور اوسمین نیت ہو اوسکی دودہ کی اور بچون کی تو اوسمین زکوۃ ہی مواشی کی اور اگر اوسنی نیت کرلی سوداگری کی
پس اوسمین زکوۃ سوداگری کی ہی بشرطیکہ وقت خرید کرنی کی نیت سوداگری کی ہو اور اگر وقت خریدنی کی قصد کیا سوار ہونیکا یا لادنی کا یا بیچ
کرکی کمانی کا پس نہین زکوۃ مسئلہ ۲۱ جو کوئی زکوۃ خوشی سی نہ دی پس زکوۃ لینی والا امام کیطرف سی نہ لیوی اوس سی زبردستی اگر لیگا زبردستی تو

زکوۃ نہیں ادا ہوتی کیواسطی کہ زکوۃ مین نیت شرط ہی لیکن روایت ہی کری اوسکی ساتہ قید کرلی کی تاکہ وہ خود بخود ادا کری اور دوسری
روایتوں مین کہا ہی کہ امام زبردستی سی لیوی اور اوسکو زکوۃ کی مصرف مین خرچ کری تو کفایت کرتا ہی پس یہ روایت ضعیف ہی روایت صحیح
اور معتبر یہی ہی کہ زبردستی لینی سی زکوۃ ادا نہیں ہوتی مسئلہ ۲۲ نیت بیچ خطبہ کے واسطی جمعہ کی چاہیی اگر ایک شخص منبر پر چڑہا اور بعد
چڑہنی کی چہینک آئی اور اوسکو اوسنی الحمد للہ کہا واسطی چہینک کی جمعہ کا خطبہ صحیح ہوا اوسیطرح سی خطبہ عیدین منبر پر چڑہ کر بدون نیت عیدین
کی حمد وثنا اللہ کی کری خطبہ ادا نہیں ہوتا مسئلہ ۲۳ بیچنا شیرہ انگور کا کہ اوس سی لوگ بناتی ہین شراب اگر نیت سوداگری کی ہی اور
اوسکی نیت مین کچہ شراب کا بنانا مقصود نہو تو نہیں حرام اور اگر قصد کرین بیچنی سی واسطی بنانی شراب کی تو حرام ہی اسیطرح لگانا درخت انگور
اگر نیت ایسی ہی کہ لوگ کہاوین انگوروں کو تو نہیں حرام اور اگر اس ارادہ سی لگاوی کہ شراب بناوین گی تو حرام ہی اور اسیطرح شیرہ نچوڑنا
انگور کا بارادہ سرکہ کی حرام نہیں اور بارادہ شراب بنانی کی حرام ہی اور اسیطرح کسی شخص مسلمان سی ملاقات نکرنا بارادہ اسکی کہ خفگی ہی حرام ہی
اور اگر یہ ارادہ نہیں مدت مدید تک ملاقات نہ کری تو حرام نہیں اور اسیطرح ترک کرنا زینت کا عورت کو کسی میت پر سوای اپنی خاوند کی زیادہ تین
دن سی اگر قصد کیا عورت نی چہوڑنی بناؤ کا اور لگانی خوشبوی کا بطریق سوگ کرنی کی واسطی میت کی اور ماتم داری کی حرام ہی اور اگر اسکا
ارادہ نہیں تو نہیں حرام اور اسیطرح جو مباح چیزین چہوڑتی ہین واسطی مردہ کی مثلا اچار نہ ڈالنا چیز نہ کاٹنا دال نہ دہونی چارپائی پر
نہ سونا سوئیاں نہ بانٹنی پکانا ہوتی شادی نکاح اور ختنہ اور عقیقہ کی نہ کرنی تمام ایک سال یا برس تک یہ سب نہیں حرام ہین اور اگر بغیر ارادہ سوگ
کی یہ سب باتین سوای شادی مذکورین کی برسوں تک نہ کری تو حرام نہیں لیکن شادیوں کا کرنا بہتر ہی کسواسطی کہ ان شادیوں کا کرنا سنت ہی
مسئلہ نیت بیچ نماز جنازہ کی اسطرح سی کری کہ نماز واسطی اللہ کی اور دعا واسطی میت کی مسئلہ ۲۵ سجدہ تلاوت مین تعین کرنا کہ یہ
تلاوت کا سجدہ ہی کچہ ضرور نہیں مسئلہ ۲۶ اقتدا امام کی بدون نیت کرنے کی صحیح نہیں ہوتی اور امامت بدون نیت کی صحیح ہے مگر جسوقت کہ
عورتین اسکے پیچہے نماز پڑہتی ہوں تو اوسوقت اقتدا عورتوں کی ساتہ اوس امام کی بدون نیت امام کی صحیح نہیں ہوتی پس عورت کی نماز جبتک
امام نیت امامت عورت کی نکری درست نہیں ہوتی کی اور بعضوں نی جمعہ اور عیدین کو اس حکم سی استثنا کر کہا ہی یعنی جمعہ اور عیدین مین
بدون نیت امام کی بہی عورتوں کو اقتدا درست ہی مسئلہ ۲۷ اگر ایک شخص نی قسم کہائی کہ مین کسیکا امام نہیں ہونگا اور بعد اوس شخص نی نماز
شروع کی اور کسی نی اوسکی ساتہ اقتدا کی اقتدا اوسکی صحیح ہے لیکن قسم اوسکی ٹوٹی یا نہیں قضاء ٹوٹی اور دیانۃ نہیں ٹوٹی یعنی قاضی حکم توڑنی کا
کریگا اور دیانۃ یعنی عند اللہ نہیں ٹوٹی مگر جسوقت گواہ کر کہا اوسنی پہلی شروع کرنی نماز کی پس قضاء بہی نہیں ٹوٹی اور اگر امام ہوا لوگوں کا اسطرح کا
قسم کہانی والا بیچ نماز جمعہ کی صحیح ہوگی اور قسم ٹوٹ جاویگی قضاء اور نہیں قسم ٹوٹتی ہرگز جسوقت امام ہوا نماز جنازہ مین اور سجدہ تلاوت مین
اور اگر قسم کہائی ایک شخص نی کہ مین فلانی شخص کا امام نہیں ہونگا اور امامت کی لوگوں کی اس ارادہ کر کہ اسکا امام نہیں ہوں اور امام ہون
غیر اسکے کا پہر اقتدا کیا اسکا اوس شخص نی پس قسم اسکی ٹوٹ گئی اگرچہ نجانی مسئلہ ۲۸ ہبہ نہیں ہی موقوف اوپر نیت کی اگر ایک شخص کو کوئی چیز
بخشی کسی کو ہنسی کی راہ سی پس بخشی گئی اور اگر کسی نی کسی کو سکہلایا لفظ بخشش کا اور وہ نہ جانتا تہا کہ اس لفظ سی ہبہ ہوجاتا ہی پس ایسا
شخص کی کہنی سی ہبہ نہیں ہوتا نہ اسواسطی کہ نیت شرط ہی بلکہ واسطی نہونی شرط ہبہ کی اور شرط ہبہ کی کیا ہی رضامندی بخشنی والی کی اور ہبہ
اگر کوئی شخص زور آوری کری ہبہ کرنی پر تو نہیں درست خلاف طلاق اور عتاق کی کہ حالت زور آوری مین بہی درست ہوجاتا ہی اسواسطی کہ
ان دونون مین رضا شرط نہیں مسئلہ ۲۹ اگر مقتدی نی پڑہا سورہ فاتحہ نماز جنازہ مین ساتہ نیت ذکر کی نہیں حرام باوجودیکہ مقتدی کو قراۃ نہین

ویسہی امام کی نزدیک حضرت امام اعظم کی حرام ہی کسواسطی کہ اسنی باراد ہ ذکر کی پڑہی نہ باراد ہ قرات کی اور اسی پر مبنی ہی کہ اگر جنبی مرد یا عورت یا عورت حیض نفاس والی الفاظ قرآن کی باراد ہ ذکر اور دعا کی پڑہی درست ہی اور اگر باراد ہ قرات قرآن کی پڑہی نہین درست

مسئلہ ۳۰ اگر ایک شخص آیا طرف دوکاندار کسی جنس والی کی واسطی خریدنی کسی چیز کی اور اوس بیچنی والی نی اپنی جنس مثل کپڑی یا غلہ یا نان وغیرہ کی کہولی اور واسطی رغبت دلانی خریدار کی کہا سبحان اللہ یا کہا اللہم صل علی محمد تو یہ کہنا مکروہ ہی مسئلہ ۳۱ اگر کوئی شخص کہاوی زیادہ پیٹ بھرنی سی واسطی خواہش کی سو حرام ہے اور اگر اس نیت سی کہاوی کہ کل مین روزہ رکہون گا ایسا نہو کہ سستی ہو یا واسطی خاطر مہمان کی کہ بہوکا نرہی مستحب ہی مسئلہ ۳۲ کافر جسوقت سپر کری مسلمان کو پس اگر تیر پہینکی اوسکو کوئی مسلمان باراد ہ قتل مسلمان کی پس حرام ہی اور اگر اس ارادہ پر تیر پہینکا کہ کافر مارا جاوی نہین حرام مسئلہ ۳۳ اسیطرحسی اگر ایک چیز پڑی ہوئی کسی کی کہ مالک اوسکا معلوم نہین اوٹہاوی اوسکو باین ارادہ کہ پہونچا دونگا اوسکو مالک اوسکی کو حلال ہی اوٹہانا اوسکا اس نیت سی اور اگر اوٹہایا اوسکو اس نیت سی کہ نہ دونگا مالک اوسکی کو ہوگا یہ شخص غاصب گنہگار مسئلہ ۳۴ اسیطرحسی اگر کتاب کو تکیہ کیا باراد ہ حفاظت کی نہین مکروہ اور اگر نہین ارادہ حفاظت تو مکروہ ہی مسئلہ ۳۵ اسیطرحسی اگر کوئی شخص بیٹھہ گیا ایک فرش پر کہ اوسمین ہی قرآن باراد ہ حفاظت کی نہین ہی مکروہ اور اگر نہین ارادہ حفاظت کا تو مکروہ ہی مسئلہ ۳۶ کبہی بند رہنا کہانی سی ہوتا ہی واسطی پرہیز کی یا واسطی دوا کی یا واسطی نہونی احتیاج کی ان صورتون مین کچہ مستحق ثواب کا نہین ہوتا اور اگر بند رہا کہانی اور پینی وغیرہ سی باراد ہ روزہ کی ہوگا یہ بند رہنا ثواب مسئلہ ۳۷ اسیطرحسی کوئی مسجد مین بیٹہا واسطی آرام کی مستحق ثواب کا نہین اور اگر بیٹہا ہی واسطی انتظار نماز کی یا بنیت اعتکاف کی ہوگا موجب ثواب کا مسئلہ ۳۸ اسیطرحسی دینا مال کا کبہی ہوتا ہی بطریق بخشش کی یا واسطی غرض دنیا کی اوسمین کچہ ثواب نہین ہوتا اور کبہی ہوتا ہی دینا مال کا بنیت زکوۃ کی یا صدقہ نفل کی ہوتا ہی ثواب مسئلہ ۳۹ اسیطرحسی ذبح کرنا جانور کا کبہی ہوتا ہی واسطی کہانی کی پس یہ ذبح کرنا ہوتا ہی مباح اور کبہی ہوتا ہی عبادت جیسی کہ جانور قربانی کا ذبح کرنا اور کبہی ہوتا ہی واسطی تعظیم کسی شخص کی مردی کی یا زندی کی حرام ہوتا ہی یا کفر اوپر ایک قول کی مسئلہ ۴۰ نیت گنتی رکعت کی اور سجدون کی اور ارکان نماز کی نہین شرط ہی نماز کی اگر ایک شخص نی نیت کی کہ ظہر کی تین رکعتین پڑہتا ہون نماز صحیح ہوئی اور تعین نیت کی لغو ہوئی مسئلہ ۴۱ اگر ایک شخص نی نیت کی امام معین کی پس ظاہر ہوا غیر اوس امام کی نماز صحیح ہوئی مسئلہ ۴۲ ایک شخص نی نماز پڑہنی مین تعین کیا کہ نماز وقتی ادا کرتا ہون اور وقت نماز کا قضا ہوگیا پس نماز اوسکی درست ہوئی اور اگر اسیطرحسی نیت کی قضا کی اور معلوم ہوا کہ وقت تہا نماز کا پس نماز صحیح ہوئی مسئلہ ۴۳ اگر کسی شخص نی دیکہا امام کو اور نیت کی اقتدا کی کہ مین اس امام کی پیچہی کہ یہ زید ہی نماز پڑہتا ہون اور نکلا غیر زید کا پس نماز اوسکی درست ہوئی اور اسیطرحسی اگر ہو دور یا آخر صف مین کہ نہین دیکہتا امام کو اور نیت کی اقتدا امام کی کہ بیچ محراب کی ہی زید پس نکلا غیر زید کی ایسی صورتون مین بہی درست ہی نماز اور اگر نیت کی کہ مین پڑہتا ہون نماز پیچہی اس جوان کی پس ناگہان وہ نکلا بوڑہا نہین درست ہوتی نماز اور اگر کہا کہ اقتدا کرتا ہون ساتہ اوس بوڑہی کی اور نکلا وہ جوان درست ہی کسواسطی کہ شاب پر لفظ شیخ کا بولا جاتا ہی بسبب بزرگی اور علم اوسکی کی بخلاف شیخ کی کہ شاب اوسپر نہین بولتی مسئلہ ۴۴ اگر ایک شخص نے شروع کی نماز خالص واسطی اللہ کی پھر آیا اوسکی دل مین ریا پس نماز اوسپر ہی کہ اسنی شروع کی اور یہ ریا ہی کہ اگر تنہا ہو لوگون سی نہ پڑہی نماز اور اگر لوگون مین ہو تو پڑہی اور اگر لوگون کی ساتہ پڑہتا ہی تو اچہی طرح پڑہتا ہی اور اگر تنہا پڑہتا ہی تو اچہی طرح نہین پڑہتا پس واسطی اوسکی ثواب ہی اصل نماز کا نہ حسن نماز کا مسئلہ ۴۵ اگر ایک شخص نی شک کیا بیچ نماز کی کہ پڑہی ہی یا نہین اعادہ کری بیچ وقت کی اور اگر شک کیا

بیچ رکوع کرنی کی یا سجدہ کرنی کی اور دو ہی بیچ اوسی نماز کی تو اعادہ کری ارکان یا سجود کو اور اگر بعد پڑہ چکنی کی شک ہوا تو نہین اعادہ نہی
پہیرنی نہین آتی اور اگر شک کیا کہ تکبیر تحریمہ کہی ہی یا نہین یا نقض وضو کا ہوا ہی یا نہین یا نجاست کپڑی کو لگی ہی یا نہین یا مسح کیا ہی
سر پر یا نہین اگر اول مرتبہ یہ شک واقع ہوا ہی تو نماز از سر نو پڑہی اور اگر اسیطرح شک بار ہا ہوتا ہی تو نئی سر سی نماز پڑہنی کی کچہ حاجت
نہین مسئلہ جو چیز کہ واقع ہوتی ہی دل مین قصد گناہ سی او سپر پانچ مرتبہ کی ہی اول تو ہاجس کہ پڑی دل مین پہر دوسری کہ جاری
ہوا اسکی دل مین اور اسکو کہتی ہین خاطر تیسری حدیث نفس کہ دل مین آتا ہی تردد اس کام کو کیجی یا نکیجی چوتہی ہم کہ ترجیح دینا ایک کام
کرنیکو پانچوین عزم وہ ہی قوت دینا اور تاکید دینا دل مین اوس قصد کو اوپر کرنی کی پس ہاجس پر مواخذہ نہین کیا جاتا اجماعا اسواسطے
کہ نہین اوسکو اختیار اور خاطر اور حدیث نفس یہ بہی مرفوع ہین اس امت سی اور ہم اگر نیکی کا ہی لکہی جاتی ہی اوسکی ایک نیکی اور اگر ہم ہی
برائی کا تو نہین لکہا جاتا پس ہم بہی مرفوع ہوا اور رہی پر عزم سو محققین اسپر ہین کہ اسپر مواخذہ کیا جاتا ہی یہ مسائل اشباہ و نظائر
مین سی نقل ہوئی للہ الحمد کہ تمام ہوا علاقہ اس حدیث کا اب شروع ہوتی ہی کتاب الایمان **کتاب الایمان** یہ کتاب ہی
بیچ بیان ایمان کی **ف** ایمان شرع مین مراد ہی اس سی کہ یقینا اعتقاد کری کہ جو کچہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم اللہ کیطرف سی لائی ہین
حق ہی اور فقط سچا جاننا پیغمبر کا اور سچا جاننا حق کا حصول ایمان مین کافی نہین ہی جبتک کہ مرتبہ تصدیق اور تسلیم کو نپہنچی گرویدہ ہونی کو نہ پہنچی
اور باطن اوسپر قرار نہ پکڑی کیونکہ بعضی کافر بہی حضرت کو حق جانتی تہی لیکن از راہ عناد کی انکار کرتی تہی اور حقیقت ایمان کی یہی ہی کہ دل مین
تصدیق رکہی لیکن حکم ایمان والون کی جب جاری ہون گی کہ زبان سی بہی اقرار کری مگر بہرا گونگا معذور ہی اور باوجود تصدیق اور اقرار کی
اگر ایسی بات کری کہ شارع نی اوسکو علامت کفر کی کی ہی مانند سجدہ کرنی بت کی یا زنار باندہنی کی شرعا یہ بہی حکم کافر مین ہی اور اسلام
شرع مین مراد ہی فرمان برداری کرنی احکام الہی کی اور بجا لانا پانچون رکنون کا جو حدیث مین مذکور ہین پس اسلام نام باعتبار اعمال ظاہر کی
ہی اور ایمان نام باعتبار اعتقاد باطن کی اور ان دونون کا نام دین ہی **الفصل الاول** فصل پہلی **عن** عمر بن
الخطاب رضی اللہ عنہ قال بینما نحن عند رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ذات یوم اذ طلع علینا رجل شدید بیاض الثیاب شدید
سواد الشعر لا یری علیہ اثر السفر ولا یعرفہ منا احد حتی جلس الی النبی صلی اللہ علیہ وسلم فاسند رکبتیہ الی رکبتیہ
ووضع کفیہ علی فخذیہ وقال یا محمد اخبرنی عن الاسلام قال الاسلام ان تشہد ان لا الہ الا اللہ وان محمدا
رسول اللہ وتقیم الصلوۃ وتؤتی الزکوۃ وتصوم رمضان وتحج البیت ان استطعت الیہ سبیلا قال صدقت
فعجبنا لہ یسألہ ویصدقہ قال فاخبرنی عن الایمان قال ان تؤمن باللہ وملئکتہ وکتبہ ورسلہ والیوم
الاخر وتؤمن بالقدر خیرہ وشرہ قال صدقت قال فاخبرنی عن الاحسان قال ان تعبد اللہ کانک تراہ
فان لم تکن تراہ فانہ یراک قال فاخبرنی عن الساعۃ قال ما المسئول عنہا باعلم من السائل قال فاخبرنی عن اماراتہا
قال ان تلد الامۃ ربتہا وان تری الحفاۃ العراۃ العالۃ رعاء الشاء یتطاولون فی البنیان قال ثم انطلق فلبثت
ملیا ثم قال لی یا عمر اتدری من السائل قلت اللہ ورسولہ اعلم قال فانہ جبرئیل اتاکم یعلمکم دینکم رواہ مسلم
ورواہ ابو ہریرۃ مع اختلاف وفیہ اذا رأیت الحفاۃ العراۃ الصم البکم ملوک الارض فی خمس لا یعلمہن
الا اللہ ثم قرأ ان اللہ عندہ علم الساعۃ وینزل الغیث الایۃ متفق علیہ روایت ہی حضرت عمر بن خطاب کی سی رضی اللہ

کہا اوس وقت کہ تھی ہم نزدیک رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی ایک روز ناگاہ ظاہر ہوا اوپر ہمارے ایک شخص نہایت سفید کپڑے بہت
سیاہ تھی بال نہیں معلوم ہوتا تھا اوسپر نشان سفر کا اور نہیں پہچانتا تھا اوسکو ہم مین سی کوئی یعنی غبار وغیرہ بھی مثل مسافرون کی اوسپر نہ تھا اور
نہ شہر کا معلوم ہوتا تھا کہ ہم پہچانتی یہانتک کہ بیٹھا روبرو حضرت نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی پس لگا دئی دونون زانو اپنی طرف دونون زانو حضرت
کی یعنی نہایت قریب بیٹھا تا جواب سوال کا اچھی طرح سنی اور رکھی دونون ہاتھ اپنی اوپر دونون رانون اپنی کی یعنی جیسی شاگرد اوستاد کی آگی با ادب بیٹھتا
ہی یا رکھی اوپر دونون زانو آنحضرت صلعم کی اور کہا ای محمد خبر دو مجکو اسلام سی یعنی حقیقت اسلام سی فرمایا حضرت صلعم نی اسلام یہ ہی کہ گواہی دی تو
یہ کہ نہین کوئی معبود مگر اللہ اور گواہی دی یہ کہ محمد بھیجی ہوئی اللہ کی ہین اور پڑہی تو نماز اچھی طرح یعنی ساتھ شرائط اور ارکان اور سنتون او
آداب کی بجا لاوی اور دی تو زکوۃ اور روزہ رکھی رمضان کی اور حج کری خانہ کعبہ کا اگر طاقت رکھی تو طرف اوسکی راہ کی کہا اوس شخص نی
کہ سچ کہا تونی پس تعجب کیا ہمنی واسطی اوسکی کہ پوچہتا ہی حضرت سی اور تصدیق کرتا ہی اوسکو کہا اوس شخص نی خبر دو مجکو ایمان سی فرمایا
حضرت صلعم نی یہ کہ ایمان لاوی تو ساتھ اللہ کی اور فرشتون اوسکی کی اور کتابون اوسکی کی اور رسولون اوسکی کی اور دن پچھلی کی اور
ایمان لاوی تو ساتھ تقدیر کی بھلائی اوسکی کی اور برائی اوسکی کی کہا سچ کہا تونی کہا اوس شخص نی پس خبر دو مجکو احسان سی یعنی نیکی کرنی سی فرمایا کہ احسان
یہ ہی کہ بندگی کری تو اللہ کی گویا کہ تو دیکہتا ہی اوسکو پس اگر نہین دیکھ سکتا تو اوسکو پس تحقیق وہ دیکہتا ہی تجکو کہا اوسنی پس خبر دو
مجکو قیامت سی فرمایا نہین وہ شخص کہ پوچہا گیا قیامت سی زیادہ جاننی والا پوچہنی والی سی یعنی مین اور تو دونون برابر ہین جاننی مین
کہا اوس شخص نی پس خبر دو مجکو علامتون اوسکی سی فرمایا علامت قیامت کی یہ ہی کہ جنی گی لونڈی مالک اپنی کو یعنی لوگ جنین بہت کنیزیں
اور لونڈی بچہ کثرت سی پیدا ہونگی اور علامت یہ ہی کہ دیکہی تو ننگی پانو والون کو ننگی بدن والون کو مفلسون کو چرانی والی بکریون کو کہ
فخر کرینگی بیچ عمارتون کی کہا راوی حدیث کی روایت کرنی والی نی پہر چلا گیا وہ شخص پس ٹھہرا رہا مین دیر تک یعنی حضرت سی حال نہ پوچہا کہ کون تہا پس فرمایا
حضرت نی واسطی میری ای عمر کیا جانتا ہی تو کون تہا پوچہنی والا کہا مین نی اللہ اور رسول اوسکا زیادہ جاننی والا ہی فرمایا پس تحقیق وہ
شخص جبرئیل تہا آیا تہا تمہاری پاس سکہاتا تہا تمکو دین تمہارا روایت کی یہ مسلم نی اور روایت کی یہ حدیث ابوہریرہ نی ساتھ اختلاف
کی اور بیچ اوس روایت کی یہ ہی اور جب دیکہی تو ننگی پانو والون کو ننگی بدن والون کو بہرون کو گونگون کو بادشاہ زمین کی بیچ پانچ چیزون
کی کہ نہین جانتا اونکو مگر اللہ یعنی قیامت کا علم اونہین پانچ چیزون مین داخل ہی کہ سوا اللہ کی اونکو کوئی نہین جانتا پھر پڑہی یہ آیت تحقیق
اللہ نزدیک اوسکی ہی علم قیامت کا اور مینہ کا کہ کب برساوے گا آخر آیت تک **ف** باقی آیت یہ ہی وَيَعْلَمُ مَا فِي الْأَرْحَامِ
وَمَا تَدْرِي نَفْسٌ مَاذَا تَكْسِبُ غَدًا وَمَا تَدْرِي نَفْسٌ بِأَيِّ أَرْضٍ تَمُوتُ إِنَّ اللَّهَ عَلِيمٌ خَبِيرٌ ۝
یعنی اور جانتا ہی جو کچہ پیٹون مین ہی یعنی بیٹا یا بیٹی اور نہین جانتا کوئی کہ کیا کریگا کل کو اور نہین جانتا کوئی کہ کس زمین مین مریگا
تحقیق اللہ دانا خبردار ہی پس یہ باتین سوا اللہ کی عقل سی کوئی نہین جان سکتا مگر جسکو کہ اللہ تعالی معلوم کروادی ساتھ وحی یا الہام کی
اور اوس جو فرمایا کہ اگر طاقت رکھی تو طرف اوسکی راہ کی یعنی اگر خرچ راہ اور سواری میسر ہو اور ہولی دریا سی درمیان مین فرضیت حج کی نہین
جاتی رہتی اور تعجب لوگون نی اسلیی کیا کہ اگر اسکو حقیقت اسلام کی معلوم تھی تو پھر کیون سوال کیا اور ایمان لانا اللہ پر یہ کہ اوسکی ذات اور صفات
کو حق اعتقاد کری اور فرشتون پر ایمان لاوی کہ بندی اللہ کی ہین نورانی فرمانبردار اور کتابون پر ایمان لاوی کہ کلام قدیم
اوسکی ہین بھیجین رسولون اپنی پر اور ان مین سی قرآن شریف افضل ہی سب سی اور کتابین ایک سو چار ہین چار تو مشہور توریت انجیل زبور

قرآن پاک اتارا اور صحیفوں اور رسولوں پر ایمان لاوے کہ بھیجا اونکو اللہ تعالی نے واسطے خلق کی اور پاک تھے گناہوں سے اور دن پچھلے سے مراد ہے بعد موت سے تا قائم ہونے قیامت تک اور وقت داخل ہونے بہشت تک اعتقاد کرے کہ جو کچھ اللہ رسول نے خبر دی ہے احوال آخرت سے مثل عذاب قبر اور حساب کتاب وغیرہ سب حق ہے اور تقدیر پر ایمان لاوے کہ جو نیکی بدی ہوتی ہے سب روز ازل کی لکھی ہے اور اسی کے ارادہ سے ہوتی ہے لیکن نیکی سے خوش ہے اور بدی سے ناراض اور بندہ کو بیچ کرنے نہ کرنے میں دخل دیا ہے اسی پر ثواب دیگا ثواب دینا فضل اوسکا ہے اور عذاب عدل اور یہ جو فرمایا کہ احسان یہ ہے کہ بندگی کرے تو اللہ کی گویا کہ تو دیکھتا ہے اوسکو کیونکہ جسکو یہ حالت حاصل ہوگی کمال ہیبت و تعظیم اللہ تعالی کی اور خشوع اور ذوق اور محبت پیدا ہوگی اسکو مقام مشاہدہ اور استغراق کہتے ہیں پس اگر نہیں دیکھ سکتا اوسکو پس تحقیق وہ دیکھتا ہے تجکو یعنی اگر ایسی حالت عبادت میں تجھے نہیں حاصل ہے کہ گویا کہ دیکھتا ہے تو اوسکو تو اسطرح عبادت کر اور جان کہ وہ حاضر ناظر ہے تم بھی خوف و خشیت پیدا ہوگی اور احتیاط کرے گا حرکات اور سکنات میں جاننا چاہیے کہ مدار دین کا اور اوسکی کمال کا فقہ اور عقائد اور تصوف ہے اس حدیث میں تینوں چیزیں بیان ہوئیں اسلام اشارہ ہے فقہ پر کہ اوس میں سب احکام و اعمال شرعی بیان ہوتی ہیں اور ایمان اشارہ ہے عقائد پر اور احسان اشارہ ہے اہل تصوف پر کہ وہ مراد ہے توجہ الی اللہ سے اور فقہ اور تصوف اور عقائد لازم ایک دوسرے کی ہیں کہ کوئی نہیں ہے بغیر دوسری کی تمام نہیں ہوتا بیان کہ تصوف بغیر فقہ کی درست نہیں رہتی کہ احکام الہی بغیر فقہ کے معلوم نہیں ہوتی اور فقہ بغیر تصوف کی تمام نہیں ہوتی اسکی عمل بغیر حضور اور توجہ الی اللہ کی تمام نہیں ہوتا اور یہ دونوں بدون ایمان کی ہرگز صحیح نہیں مانند بینائی کی کہ کوئی نہیں ہے بدون دوسری کے وجود نہیں پکڑتا فرمایا ہے امام مالک رحمۃ اللہ علیہ نے کہ جو صوفی ہوا اور فقیہ نہ ہوا پس زندیق ہوا یعنی بیدین اور جو فقیہ ہوا اور صوفی نہوا پس زاہد خشک ہوا اور جس نے دونوں حاصل کیے پس محقق ہوا کامل یہی ہے باقی سب گمراہی منہ التوفیق والاستعانۃ اور فخر کرینگے بیچ عمارتوں کی یعنی گنوار محتاج اس درجہ کو پہونچینگے کہ اونچی مکان بناوینگے اور اسمیں فخر کرینگے یہ بسبب بے انتظامی کی ہوگا کہ رذالے خوش ہونگے اور اشراف اور کمال والے خراب یہ سب ترجمہ شیخ عبدالحق رحمہ کی ہیں مذکور ہے

وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بُنِيَ الْإِسْلَامُ عَلٰى خَمْسٍ شَهَادَةِ أَنْ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَأَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُولُهٗ وَإِقَامِ الصَّلٰوةِ وَإِيْتَاءِ الزَّكٰوةِ وَالْحَجِّ وَصَوْمِ رَمَضَانَ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ

اور روایت ہے ابن عمر سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے بنیاد رکھی گئی اسلام کی اوپر پانچ چیزوں کی گواہی دینا اسکا کہ نہیں کوئی معبود سوا خدا کی اور تحقیق محمد صلی اللہ علیہ وسلم بندے ہیں اوسکے اور بھیجے ہوئے اوسکے ہیں اور پڑھنا نماز کا ہمیشہ اور دینا زکوۃ کا اور حج کا اور رکھنے روزے رمضان کے روایت کی یہ بخاری اور مسلم نے

وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَلْإِيْمَانُ بِضْعٌ وَّسَبْعُوْنَ شُعْبَةً فَأَفْضَلُهَا قَوْلُ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَأَدْنَاهَا إِمَاطَةُ الْأَذٰى عَنِ الطَّرِيْقِ وَالْحَيَاءُ شُعْبَةٌ مِّنَ الْإِيْمَانِ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ

اور روایت ہے ابی ہریرہ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلعم نے کہ ایمان کی کتنی اوپر ستر شاخیں ہیں پس فضل اونمیں سے ہے کہنا لا الہ الا اللہ کا یعنی کہنا اور اعتقاد کرنا اسپر اور کمتر اون میں سے ہے دور کرنا ایذا کی چیز کا راہ سے اور حیا یعنی شرم کرنی بُری کاموں کی کرنے میں بڑی شاخ ہے ایمان سے روایت کی یہ بخاری اور مسلم نے

ف بضع عربی میں کہتے ہیں تین سے نو تک کو اور تفصیل ان شعبوں یعنی شاخوں ایمان کی بعضی کتابوں حدیث کی میں لکھی ہے وہ یہ ہے کہ ایمان لانا اللہ پر اور صفات اوسکی پر اور اعتقاد کرنا اسکا کہ جو سوا اللہ کی اور صفات اوسکی کی ہے حادث ہے یعنی نو پیدا ہے قدیم نہیں اور ایمان لانا خدا تعالی کی فرشتوں پر اور کتابوں

اوسکی پر اور پیغمبرون اوسکی پر اور تقدیر پر ایمان لانا نیک ہو یا بد ہو اور دن آخرت پر ایمان لانا اور آخرت پر ایمان لانی مین یہ بھی داخل ہی
کہ عذاب قبر کا بھی ہونا ہی بُری لوگون کو اور نعمت ہونی ہی اچھی لوگون پر اور حساب و کتاب قیامت کی دن ہونا برحق ہی اور اعمال لوگون کا
تلین گی ترازو مین اور اعمالنامہ ملین گی داہنی ہاتہ مین نیکون کو اور بائین ہاتہ مین بُرون کو اور پل صراط پر گذرین گی اور دیدار حق تعالی کا مومنون کو
نصیب ہوگا اور بہشتی بہشت مین داخل ہون گی اور ہمیشہ بہشت مین رہین گی اور اسیطرح دوزخی دوزخ مین داخل ہون گی اور عذاب مین گرفتار رہین گی
اور ہمیشہ ایسی عذاب مین رہین گی دوزخ مین سی کبہی نہ نکلین گی ان سب پر ایمان لانا یہ بہی شعبون ایمان سی ہی اور اور شعبی ایمان کی یہ ہین
کہ محبت رکہنی اللہ سی اور محبت اور بغض اوسی کی راہ مین رکہنا اور پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم سی محبت رکہنی اور اونکی تعظیم کا اعتقاد کرنا اور اون پر درود
بہیجنا اور اونکی سنت پر چلنا یعنی اونکی طریق پر عمل کرنا اور رواج دینا اونکی طریق کو یہ سب محبت پیغمبر مین داخل ہی اور محبت اللہ کی اور رسول کی
کی ایسی رکہی کہ ایک مقام مین سارا جہان ایک طرف ہو اور اللہ اور رسول ایک طرف اوس جگہ اللہ اور رسول کا اتباع کرین تو محبت اللہ اور
رسول سی ہی اور نہین تو اللہ اور رسول سی محبت نہین اور شعبہ ایمان کا یہ ہی کہ عمل کرنا خالص خدا کی واسطی کہ اوس مین نگاہ غیر کی طرف اور ریا
دکہاوا نہ ہو خواہ وہ عمل بدن کا ہو یا مال کا ہو یا منہ سی کہنی کا ہو یا دل مین اعتقاد کرنیکا ہو یا قسم اخلاق سی ہو ان سب صورتون مین اخلاص
چاہیی یعنی یہ عمل خدا کی لیی ہون اور یہی اخلاص مین داخل ہی چہوڑنا ریا کا اور نفاق کا اور شعبون ایمان سے ہے خوف خدا کا اور
امید خدا سی یعنی گناہ کی باتون مین خدا سی ڈرتا رہی اور بندگی کی باتون مین اوس ہی امید رکہی اور شعبون ایمان سی ہی توبہ کرنا گناہون سی
جب گناہ ہو جہی توبہ کری بلکہ توبہ کرنی فرض ہی مجرد گناہ کرنی کی اور شکر کرنا نعمت پر یعنی جو اللہ تعالی دی اوسکا شکر بجا لاوی اگر اللہ تعالی نی
اوسکی یہان اولاد دی تو عقیقہ کری اور اگر نکاح کری تو ولیمہ کری اور اگر ختم قرآن کری اوسکی خوشی کری اگر اللہ تعالی نی مال دیا ہی تو زکوۃ ادا کری
اور صدقہ عید الفطر دی اور قربانی کری اور شعبون ایمان سی ہی وفا کرنا عہد کا اور صبر کرنا مصیبت پر اور مشقت طاعت پر اور صبر کرنا معصیت
سی یعنی باز رہنا اوس سی اور راضی رہنا تقدیر پر اور توکل کرنا خدا پر اور شفقت کرنی چہوٹون پر اور تعظیم کرنی بڑون کی اور تواضع کرنا اور چہوڑنا
کبر کا اور عجب کا اور حسد کا اور کینہ کا اور غضب کا اور کہنا کلمہ توحید کا اور پڑہنا قرآن کا اور سیکہنا علم کا اور سکہانا علم کا اور دعا مانگنی خدا
سی اور ذکر کرنا خدا کا اور استغفار کرنا گناہون پر اور بچنا بیہودہ چیزون سی اور اپنی تئین پاک رکہنا نجاست ظاہری اور باطنی سی اور پڑہنا نماز کا
فرض ہو یا نفل اور ڈہانکنا ستر کا اور دینا صدقہ کا فرض ہو یا نفل اور آزاد کرنا بردون کا اور سخاوت کرنی اور کہلانا اور مہمانی کرنی اور روزہ
رکہنا فرض ہو یا نفل اور اعتکاف کرنا اور شب قدر کو تلاش کرنا اور حج کرنا اور عمرہ کرنا اور طواف کرنا اور ہجرت کرنی کافرون کی ملک سی
اور اوس ملک سی جہان کہین رواج فسق و فجور کا اور بدعتون کا ہو اور بچانا دین اپنی کو بُری باتون سی اور ادا کرنا خدا کی نذرون کا اور
ادا کرنا کفارون کا اور بچنا سبب نکاح کی حرامکاری سی اور خبرگیری کرنی ساتہ حقوق اہل و عیال کی اور فرمانبرداری کرنی ماں باپ کی
اور سلوک کرنا اونکی ساتہ مال کر یا بدن کر یعنی مال سی بہی اونکی خدمت کری اور بدن سی بہی اور تربیت کرنا اولاد اپنی کو موافق شرع کی اور
سلوک کرنا ناتی داروں سی اور فرمانبرداری کرنی آقا کی اور سردار مسلمان کی بشرطیکہ خلاف شرع نہ کہی اور نرمی کرنی ساتہ لونڈی
غلام کی اور انصاف کرنا حالت سرداری مین اور متابعت کرنی جماعت کی اور صلح کروانی لوگون مین اور قتل کرنا باغیون کو
جو اسلام سی پہر جاوی اور مدد کرنی نیکی پر اور امر کرنا ساتہ نیکی کی اور منع کرنا بُری چیزون سی اور قائم کرنا حدون کا اور جہاد کرنا
کافرون سی اور مستعد مین سی ہتیار کر اور زبان کر اور اسی مین ہی سرحد اسلام پر محافظت کرنی تا کافر نہ چلی آوین اور ادا کرنی امانت اور دینا

پانچویں ہمیشہ نیست ہیں سی اور قرض موافق وعدہ کی ادا کرنا اور ہمسایہ کا حق ادا کرنا اور معاملہ لوگوں سی اچھی طرح کرنا اور جمع کرنا مال کا اوسکی
جگہ سی اور خرچ کرنا مال کا اچھی جگہہ اور اسراف نکرنا یعنی بیجا خرچ نکرنا اور سلام علیک کرنا اور جواب سلام کا دینا اور چھینکنی والی
کو جواب دینا اور بچنا کھیل اور تماشی سی اور لوگوں کو ایذا ندینی اور دور کرنا موذی چیز کا راہ سی تمام ہوئی شعبے ایمان کی یہ سیوطی نی کتاب
نقایہ میں مفصل ذکر کئی ہیں یہاں بجہا لکھی گئی تا لوگ گہبرا دین نہیں آدمی کو چاہیی کہ اپنی نفس میں تامل کری جسمین یہ سب پائی جاوین وہ مومن
کامل ہی اور جسمین سب نہون وہ مومن ناقص ہی مدد مانگ کر اللہ تعالی سی ارادہ حاصل کرنی کا کری کذا ذکر القاری رحمۃ اللہ علیہ اور دور
کرنا ایذا کی چیز کا یعنی پتہر کانٹی نجاست وغیرہ راہ سی ہٹاوی اور ظاہر دور کرنی سی یہ معلوم ہوتا ہی کہ اوٹہا دی بعد گرنی کی اور اگر پہلی سی
نڈالی اور راہ پاک رکہی وہ بھی دور ہی کرنی کا حکم رکہتا ہی بلکہ مراد مطلق ایذا نہ دینا ہی لوگوں کو ناحق اور حقیقت میں یہ اشارہ ہی ساتہ ترک
وجود اور دعوی ہستی کی کہ اصل ہی سب برائیون کا **بیت** بردار خار و سنگ زرہ ہیچہ رمز بود ✦ یعنی وجود خود ہمہ
بردار از میان **وعن** عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَلْمُسْلِمُ مَنْ سَلِمَ الْمُسْلِمُوْنَ
مِنْ لِسَانِهٖ وَيَدِهٖ وَالْمُهَاجِرُ مَنْ هَجَرَ مَا نَهَى اللّٰهُ عَنْهُ هٰذَا لَفْظُ الْبُخَارِيِّ وَلِمُسْلِمٍ قَالَ اِنَّ رَجُلًا سَأَلَ
النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَيُّ الْمُسْلِمِيْنَ خَيْرٌ قَالَ مَنْ سَلِمَ الْمُسْلِمُوْنَ مِنْ لِسَانِهٖ وَيَدِهٖ اور روایت ہی عبد اللہ
بیٹی عمرو سی کہ کہا فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی پورا مسلمان وہی کہ سلامت رہین مسلمان زبان اوسکی سی اور ہاتہ اوسکی سی
یعنی زبان سی برا نکہی اور نہ غیبت کری اور ہاتہ سی مارے نہیں نہ ایذا دی ناحق اور ہجرت کرنیوالا وہ ہی جسنی چہوڑ دی وہ چیز کہ منع
کیا ہی اللہ نی اوس سی یہ لفظ بخاری کی ہین اور مسلم مین یہ ہی کہ کہا تحقیق ایک شخص نی پوچہا نبی صلی اللہ علیہ وسلم سی کہ کون مسلمانون مین کا
بہتر ہی فرمایا وہ کہ سالم رہین مسلمان زبان اوسکی سی اور ہاتہ اوسکی سی **وعن** اَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ لَا يُؤْمِنُ اَحَدُكُمْ حَتّٰى اَكُوْنَ اَحَبَّ اِلَيْهِ مِنْ وَّالِدِهٖ وَوَلَدِهٖ وَالنَّاسِ اَجْمَعِيْنَ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہے
انس سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ نہین مومن ہوتا کوئی تم سی یہانتک کہ ہون مین بہت پیارا طرف اوسکی باپ
اوسکی سی اور اولاد اوسکی سی اور سب آدمیون سی روایت کی یہ بخاری اور مسلم نی **ف** محبت دو قسم کی ہی ایک محبت طبعی جیسی کہ
آدمی کو اولاد وغیرہ کی محبت ہوتی ہی اور یہ مجبوری ہی اور وہ یہان مراد نہین دوسری محبت عقلی ہی وہی یہان مراد ہی کہ ایک بات کو گرچہ
دل نچاہی لیکن بمقتضای عقل اپنی کو مائل اوسکی طرف کرتا ہی جیسی کہ مبتلا بیمار کی ساتہ دوا کی کہ قصدا اپنی کو اوسکی طرف مائل کرتا ہی اور کہانا ہی
بمقتضای عقل کی جانتا ہی کہ صحت میری اسمین ہی اگرچہ دل نچاہی اسیطرح مثلا اگر رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کا حکم ہو مان باپ اور اولاد
کفار کی قتل پر یا حکم ہو کفار سی لڑنی کا حتی کہ شہید ہو جاوی تو اختیار کری اور دوست رکہی اسکو اگرچہ تکلف ہو یا ایک بات خلاف شرع پر
اولاد وغیرہ باعث ہون اور حضرت نی اوس سی منع کیا ہو تو فرمان برداری حضرت صلعم ہی کی کری کیونکہ جانتا ہی سلامتی اپنی رسول کی فرمان برداری
مین ہی غرضکہ ہمیشہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی سب کی رضامندیون پر اور سب غرضون پر مقدم رکہی جب حضرت صلعم کی محبت سب کی
محبت پر غالب ہوگی اور مومن کامل ہوگا کمال اس مرتبہ کا صحابہ کرام رضوان اللہ تعالی علیہم اجمعین کو نصیب تہا جیسی کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا
منقول ہی کہ جب اونہون نی یہ حدیث سنی عرض کیا کہ یا رسول اللہ مین سب سی زیادہ آپکو دوست رکہتا ہون سوا اپنی جان کی پس حضرت صلعم
نی فرمایا کہ مومن کامل نہین ہونی کا تو قسم ہی اوس ذات کی کہ جان میری اوسکی ہاتہ مین ہی جب تک کہ ہون مین محبوب تر طرف تیرے

جان تیری سی پس حضرت صلعم کی برکت توجہ سی اوسی وقت اونکی دل مین ایسی تاثیر ہوئی حضرت کی فرمانی کی کہ کہا قسم ہی اللہ کی کہ آپ اب محبوب تر
ہین طرف میری جان میری سی بھی پس فرمایا حضرت صلعم نی کہ اب پورا مومن ہوا تو ای عمر یا اللہ ہم سب کو بھی یہ حالت نصیب کر آمین آمین آمین آمین **وعنه** قال قال
رسول اللہ صلی اللہ علیه وسلم ثلث من کن فیه وجد بهن حلاوة الایمان من کان اللہ ورسوله احب
الیه مما سواهما ومن احب عبدا لا یحبه الا لله ومن یکره ان یعود فی الکفر بعد ان انقذه اللہ منه
کما یکره ان یلقی فی النار متفق علیه اور روایت ہی اونہین سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی تین چیزین ہین جسمین کہ
ہون وہ چیزین پایا اوسنی بسبب اونکی مزہ ایمان کا وہ شخص کہ ہووی اللہ اور رسول اوسکا بہت محبوب طرف اوسکی اوس چیز سی کہ سوای
ان دونون کی ہی اور وہ شخص کہ دوست رکہی کسی بندی کو نہین دوست رکہتا مگر واسطی اللہ کی اور وہ شخص کہ ناخوش رکہی پھر جانا بیچ کفر کی
پیچھی اسکی کہ نکالا ہی اوسکو اللہ نی اوس کفر مین سی جیسا ناخوش رکہتا ہی گرنا بیچ آگ کی روایت کی یہ بخاری اور مسلم نی **وعن** العباس
بن عبد المطلب قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیه وسلم ذاق طعم الایمان من رضی بالله ربا وبالاسلام دینا
وبمحمد رسولا رواہ مسلم اور روایت ہی عباس بیٹی عبد المطلب کی سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی چکہا مزہ ایمان کا
اوس شخص نی کہ راضی ہوا ساتہ اللہ کی رب ہونی پر اور ساتہ اسلام کی دین ہونی پر اور ساتہ حضرت محمد کی رسول ہونی پر روایت کی یہ مسلم نی
ف یعنی بخوشی خاطر اللہ کو مالک اور متصرف اپنا جانا اور راضی ہوا اوسکی حکم پر اور بندگی اوسکی کی اور اسلام کو دین اپنا ٹھہرایا اور بجا لایا
جو کچھ اوسمین ہی اور حضرت کو بخوشی خاطر رسول جانا اور پیروی اونکی کی **وعن** ابی هریرة قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیه
وسلم والذی نفس محمد بیده لا یسمع بی احد من هذه الامة یهودی ولا نصرانی ثم یموت ولم یؤمن بالذی
ارسلت به الا کان من اصحاب النار رواہ مسلم اور روایت ہی ابو ہریرہ سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی قسم ہی
اوس ذات کی کہ جان محمد کی اوسکی ہاتہ مین ہی نہین سنتا مجکو یعنی خبر رسالت میری کو کوئی اس امت مین سی یہودی ہوا اور یا نصرانی ہو پھر مری
اوس حالت مین کہ نہین ایمان لایا ساتہ اوس چیز کی کہ بہیجا گیا ہون مین ساتہ اوسکی یعنی دین مگر کہ ہی وہ دوزخیون مین سی روایت کی یہ مسلم نی
وعن ابی موسی الاشعری قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیه وسلم ثلثة لهم اجران رجل من اهل الکتب
امن بنبیه وامن بمحمد والعبد المملوك اذا ادی حق اللہ وحق موالیه ورجل کانت عنده امة یطاها
فادبها فاحسن تادیبها وعلمها فاحسن تعلیمها ثم اعتقها فتزوجها فله اجران متفق علیه
اور روایت ہی ابی موسی اشعری سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی تین شخص ہین کہ واسطی اونکی دو ثواب ہوتی ہین ایک تو وہ شخص کہ
اہل کتاب مین سی ہوا ایمان لایا ساتہ نبی اپنی کی اور ایمان لایا ساتہ محمد کی اور دوسرا غلام کسی کی ملک مین ہو جب ادا کری حق اللہ کا اور حق مالکون
اپنی کا اور تیسرا شخص وہ ہی کہ تہی نزدیک اوسکی لونڈی صحبت کرتا تہا اوس سی پس ادب سکہلایا اوسکو پس اچھا ادب سکہلایا اوسکو اور سکہلائی
اوسکو مثل شریعت کی اور اچھی طرح سکہلائی اوسکو پھر آزاد کیا اوسکو پھر نکاح کر لیا اوس سی پس واسطی اوسکی بھی دو ثواب ہین روایت کی یہ بخاری
اور مسلم نی **ف** پہلی اور دوسری شخص کی دو ثواب ہونی کی سبب ظاہر ہین اور تیسری کو دوسرا ثواب بسبب آزاد کرنی اور نکاح کرنی
کی ہی اور شیخ عبد الحق رحمۃ اللہ علیہ نی معنی اسکی یہ لکھی ہین کہ ہر عمل مین انکو دوگنا ثواب ملتا ہی مثلاً اگر اور نماز روزہ وغیرہ کرین دس نیکیان
حاصل ہون گی اور انکو بیس **وعن** ابن عمر قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیه وسلم امرت ان اقاتل

النَّاسَ حَتّٰی یَشْهَدُوْا اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰهِ وَيُقِيْمُوا الصَّلٰوةَ وَيُؤْتُوا الزَّكٰوةَ فَاِذَا فَعَلُوْا ذٰلِكَ عَصَمُوْا مِنِّیْ دِمَاءَهُمْ وَاَمْوَالَهُمْ اِلَّا بِحَقِّ الْاِسْلَامِ وَحِسَابُهُمْ عَلَی اللّٰهِ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اِلَّا اَنَّ مُسْلِمًا لَمْ يَذْكُرْ اِلَّا بِحَقِّ الْاِسْلَامِ اور روایت ہی ابن عمر سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی حکم کیا گیا ہون مین یہ کہ لڑون لوگون سی یہان تلک کہ گواہی دین اسکی کہ نہین کوئی معبود مگر اللہ اور تحقیق محمد رسول اللہ کے ہین اور قایم رکہین نماز اور دیوین زکوۃ پس جسوقت کہ کرین یہ بچائی اونہون نی مجہسی خون اپنی اور مال اپنی مگر ساتہ حق اسلام کی اور حساب اونکا اوپر اللہ کی ہی روایت کی یہ بخاری اور مسلم نی مگر کتاب مسلم مین نہین ذکر کیا لفظ الابحق الاسلام کا **ف** مراد ساتہ گواہی کی یہان اقرار کرنا ساتہ اس کلمہ کی ہی یا جو کچہ حکم اس کلمہ مین ہی مثلاً جزیہ قبول کر لیا یا صلح کی یا امن چاہا تو بہی نہین مارین گی مگر ساتہ حق اسلام کی یعنی مثلاً کوئی کسی کو مار ڈالی یا زنا کری بحکم شرع اوسپر قصاص اور حد وار دہوگی یا اگر کسی کا مال لی لیا دلوایا جاویگا اور حساب اونکا اللہ پر یعنی ہم حکم ظاہر اسلام پر کرینگی اگر دلمین کفر وغیرہ رکہتا ہوگا اللہ تعالی آخرت مین سمجہ لیگا اور یہ حدیث دلیل ہی اوپر قبول توبہ ملحدون اور زندیقون کی کہ اگر آوین اور ظاہر مین توبہ کرینگی ہم قبول کرین گی اور درگذر کرین گی خون ریزی اونکی سی اور اس مسئلہ مین بہت سی قول ہین علماء کی قول ظاہر تر یہ ہی کہ اگر ایک نی ملحد بنایا کیا اور نا سزا کہا اور جلدی اوس سی بار آیا اور بہ نسبت توبہ کی مقبول ہی اور اگر متردد اور مضطر خوف کی ڈر سی کری نہین قبول کیجاوی گی کذا ذکر الشیخ عبد الحق رح **وعن** اَنَسٍ اَنَّهٗ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ صَلّٰی صَلٰوتَنَا وَاسْتَقْبَلَ قِبْلَتَنَا وَاَكَلَ ذَبِيْحَتَنَا فَذٰلِكَ الْمُسْلِمُ الَّذِیْ لَهٗ ذِمَّةُ اللّٰهِ وَذِمَّةُ رَسُوْلِهٖ فَلَا تُخْفِرُوا اللّٰهَ فِیْ ذِمَّتِهٖ رَوَاهُ الْبُخَارِیُّ اور روایت ہی انس سی یہ کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی جو پڑہی نماز ہماری طور کی اور متوجہ ہووی قبلہ ہماری کیطرف اور کہاوی ذبح کیا ہوا ہمارا پس یہ مسلمان ہی وہ کہ واسطی اوسکی ہی ذمہ اللہ کا یعنی عہد و امان اور ذمہ رسول اوسکی کا پس عہد نہ توڑو خدا کا بیچ ذمہ اوسکی کی روایت کی یہ بخاری نی **ف** یعنی نہ توڑو عہد اللہ کا بیچ حق ذمہ والون اوسکی کی یعنی اونکو ستاؤ نہین اللہ کا عہد ٹوٹ جاویگا **وعن** اَبِیْ هُرَيْرَةَ قَالَ اَتٰی اَعْرَابِیٌّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ دُلَّنِیْ عَلٰی عَمَلٍ اِذَا عَمِلْتُهٗ دَخَلْتُ الْجَنَّةَ قَالَ تَعْبُدُ اللّٰهَ وَلَا تُشْرِكُ بِهٖ شَيْئًا وَتُقِيْمُ الصَّلٰوةَ الْمَكْتُوْبَةَ وَتُؤَدِّی الزَّكٰوةَ الْمَفْرُوْضَةَ وَتَصُوْمُ رَمَضَانَ قَالَ وَالَّذِیْ نَفْسِیْ بِيَدِهٖ لَا اَزِيْدُ عَلٰی هٰذَا شَيْئًا وَلَا اَنْقُصُ مِنْهُ فَلَمَّا وَلّٰی قَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ سَرَّهٗ اَنْ يَّنْظُرَ اِلٰی رَجُلٍ مِّنْ اَهْلِ الْجَنَّةِ فَلْيَنْظُرْ اِلٰی هٰذَا مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہی ابی ہریرہ سی کہا اونہون نی آیا ایک گنوار روبروی نبی صلعم کی پس کہا بتلاؤ مجکو ایسا عمل کہ جب کرون مین داخل ہون مین بہشت مین فرمایا یہ کہ بندگی کر اللہ کو اور نہ شریک کر تو ساتہ اوسکی کسیکو اور پڑہ تو نماز فرض اور ادا کر تو زکوۃ فرض اور روزہ رکہہ تو رمضان کی کہا اوس گنوار نی قسم ہی اوس ذات کی کہ جان میری اوسکی ہاتہ مین ہی نہ زیادہ کرونگا اوپر اسکی کچہ اور نہ کم کرونگا اس سی پس جبکہ پہر کر چلا فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نی جو شخص کہ خوش لگی اوسکو یہ کہ دیکہی طرف ایک شخص کی اہل بہشت سی پس چاہیی کہ دیکہی طرف اسکی روایت کی یہ بخاری اور مسلم نی **ف** نہین ذکر شہادتین کا کیا اسلیی کہ مشہور ہی اور فرض تین بیان فرمائی اسلیی کہ شاید اوس وقت تلک یہی تین چیزین فرض ہون اور حضرت نی صدق عقیدہ اوسکا دیکہکر بشارت بہشتی ہونی کی دی **وعن** سُفْيَانَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ الثَّقَفِیِّ قَالَ قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قُلْ لِّیْ فِی الْاِسْلَامِ قَوْلًا لَا اَسْاَلُ عَنْهُ اَحَدًا بَعْدَكَ وَفِیْ رِوَايَةٍ غَيْرَكَ قَالَ قُلْ اٰمَنْتُ بِاللّٰهِ ثُمَّ اسْتَقِمْ رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہی سفیان بیٹی عبد اللہ

اتقی کی سی کہا کہا مین نی ای رسول خدا کی فرماؤ واسطی میری بیچ اسلام کی قول کہ نہ پوچہون اوسکو کسی سی پیچہی تمہاری یعنی ایسی تا
فرماؤ کہ اوس سی اسلام کامل ہو اور حق اسلام ادا ہو اور بیچ ایک روایت کی غیر تمہاری سی فرمایا کہہ ایمان لایا مین ساتہ اللہ کی پھر اسی
ٹہہرا رہ روایت کی یہ بخاری اور مسلم نی ف یعنی گواہی دی وحدانیت اللہ تعالی کی اور سچ جان جو کچہ اوسنی خبر دی ہی امر قبول کر اوسکو
اوسکی کو پھر اسی پر مستقیم رہ پس آمین سب باتین کرنی کی آگئین **وعن** طلحة بن عبيد الله قال جاء رجل الى
رسول الله صلى الله عليه وسلم من اهل نجد ثائر الرأس نسمع دوي صوته ولا نفقه ما يقول حتى دنا من رسول
الله صلى الله عليه وسلم فاذا هو يسأل عن الاسلام فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم خمس
صلوات في اليوم والليلة فقال هل علي غيرهن فقال لا الا ان تطوع قال رسول الله صلى الله عليه وسلم
وصيام شهر رمضان فقال هل علي غيره قال لا الا ان تطوع قال وذكر له رسول الله صلى الله عليه
وسلم الزكوة فقال هل علي غيرها فقال لا الا ان تطوع قال فادبر الرجل وهو يقول والله لا ازيد على هذا ولا
انقص منه فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم افلح الرجل ان صدق متفق عليه اور روایت ہی طلحہ بن عبید اللہ سی کہا آیا ایک شخص طرف رسول خدا
صلی اللہ علیہ وسلم کی اہل نجد سی کہ نام ضلع کا ہی پراگندہ تہی بال سر کی سنتی تہی ہم آواز گنگنی اوسکی اور نہ سمجہتی تہی ہم اوس چیز کو کہ کہتا
تہا تاکہ نزدیک ہوا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سی پس ناگہاں وہ پوچہتا تہا اسلام سی یعنی احکام اور فرائض اسلام کی پس فرمایا
رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی پانچ نمازین بیچ دن اور رات کی پس کہا کیا ہین اوپر میری سوای انکی پس فرمایا نہین مگر یہ کہ نفل پڑہی
یا نفل شروع کری تو یعنی اگر توڑ دی تو اوسکی قضا لازم ہی فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی اور روزہ مہینی رمضان کی کہا کیا ہی اوپر
میری سوای انکی فرمایا کہ نہین مگر یہ کہ نفل رکہی یا نفل شروع کری یعنی اوسکو پورا کر دینا لازم ہی اگر توڑی تو قضا واجب ہی کہا اور ذکر کیا
واسطی اوسکی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی زکوۃ کا پس کہا اوسنی کیا ہی اوپر میری سوای انکی پس فرمایا کہ نہین مگر یہ کہ تو صدقہ نفل دیوی
یا دینا اپنا ذمہ پر لازم کر لی یعنی اس صورت مین ادا کرنا اوسکا لازم ہوگا کہا راوی نی پس پیٹہہ موڑی اوس شخص نی اور وہ کہتا تہا قسم ہی
خدا کی نہ زیادہ کرونگا مین اوپر اسکی اور نہ کم کرونگا مین اس سی پس فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی مراد پائی اوس شخص نی
اگر سچا ہے روایت کی یہ بخاری اور مسلم نی **ف** اب تک نماز وتر اور عیدین وغیرہ واجب نہوئی ہونگی کہ اوسنی اسطرح کہا کہ نہ زیادہ
کرونگا اور نہ کم کرونگا یا وہ شخص ایلچی کسی قوم کا ہوگا اوسنی کہا کہ اسکی پہچانی مین کمی زیادتی نکرونگا **وعن** ابن عباس قال ان
وفد عبد القيس لما اتوا النبي صلى الله عليه وسلم قال رسول الله صلى الله عليه وسلم من القوم او من
الوفد قالوا ربيعة قال مرحبا بالقوم او بالوفد غير خزايا ولا ندامى قالوا يا رسول الله انا لا نستطيع
ان نأتيك الا في الشهر الحرام وبيننا وبينك هذا الحي من كفار مضر فمرنا بامر فصل نخبر به من وراءنا
وندخل به الجنة وسألوه عن الاشربة فامرهم باربع ونهاهم عن اربع امرهم بالايمان بالله
وحده قال اتدرون ما الايمان بالله وحده قالوا الله ورسوله اعلم قال شهادة ان لا اله الا الله
وان محمدا رسول الله واقام الصلوة وايتاء الزكوة وصيام رمضان وان تعطوا من المغنم
الخمس ونهاهم عن اربع عن الحنتم والدباء والنقير والمزفت وقال احفظوهن واخبروا بهن

مَنْ وَّرَاءَكُمْ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَلَفْظُهُ لِلْبُخَارِيِّ اور روایت ہی عبداللہ بیٹی عباس رضہ کی سی کہا تحقیق جماعت عبدالقیس کے
کہ نام ہی ایک قبیلہ کا ہی ربیعہ سی جب آئی حضرت نبی صلی اللہ علیہ وسلم پاس فرمایا رسول صلعم نی کون سی ہی یہ قوم یا فرمایا کون ہی یہ جماعت
کہا اونہون نی کہ ہم ہین ربیعہ فرمایا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ آئی تم خوش وقت پہر بالقوم کہا یا بالوفد کہا آئی تم اوس حالت مین کہ نہ رسوا
اور نہ پشیمان یعنی یہ بشارت اور دعای خیر ہی عرض کی اونہون نی ای رسول خدا کی تحقیق نہین ہم طاقت پاتی یہ کہ آوین ہم تمہاری پاس
مگر بیچ مہینی حرام کی ور درمیان ہماری اور درمیان تمہاری یہ قوم ہی کفار مضر سی کہ نام ہی قوم کا پس امر فرماؤ ہمکو ساتہ ایک حکم کی کہ
فرق کردی یعنی حق اور باطل مین خبر دین ہم ساتہ اوسکی اون لوگون کو کہ پیچھی ہماری ہین یعنی اپنی قوم کو کہ وطن مین چہوڑ آئی ہین اور
داخل ہون ہم سبب اوسکے بہشت مین اور پوچھا جماعت عبدالقیس کی نی حضرت صلعم سی استعمال کرنی باسنون پینی کی سی پس حکم فرمایا
اونکو ساتہ چار چیزون کی اور منع کیا اونکو چار چیزون سی حکم فرمایا اونکو ساتہ ایمان لانی اللہ کی کہ ایک ہی وہ فرمایا کیا جانتی ہو تم
کیا ہی ایمان ساتہ اللہ کی کہ وہ ایک ہی کہا اونہون نی کہ اللہ اور رسول اوسکا زیادہ جاننی والا ہی فرمایا گواہی اسکی کہ نہین کوئی معبود
مگر اللہ اور تحقیق محمد بہیجی ہوی اللہ کی ہین اور سیدہا کرنا نماز کا اور دینا زکوۃ کا اور روزی رکہنی رمضان کی اور فرمایا یہ کہ دینا غنیمت
مین سی پانچوان حصہ اور منع کیا اونکو استعمال کرنی باسنون چار طرح کی سی ایک تو ٹہلیان یا مرتبان لاکہی اور تونبی کدو کی اور باسن
جڑ درخت کی سی اور باسن روغن دار رال کی سی اور فرمایا یاد رکہو انکو اور خبر دو ساتہ انکی اونکو کہ پیچھی تمہاری ہین روایت کی یہ بخاری
اور مسلم نی اور لفظ اس حدیث کی بعینہ بخاری کی ہین **ف** مہینی حرام یعنی ذیقعدہ اور ذیحجہ اور محرم اور رجب کہ عربیان ذہنون مین تہین
لڑنا حرام جانتی تہی سبب تعظیم انکی کی پس راہ مین بہی امن ہوتا تہا اور لفظ وصیام رمضان تلک چار باتین حکم کی بیان فرمائین اب آگی جو چار کی ایکبات زیادہ
اور فرمائی وان تعطوا آخر تک اسلیی کہ یہ اہل جہاد تہی انکی کام آوی اور ان باسنون مین کہ جنسی منع فرمایا لوگ شراب رکہتی تہی جب شراب حرام ہوئی تو ان باسنون کی
استعمال بہی منع فرمایا بمشابہت ساتہ شراب پینی کی پہر جب ایک مدت گذر گئی مباح فرما دیا استعمال انکا پس یہ حکم منسوخ ہی وَعَنْ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ
قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَحَوْلَهُ عِصَابَةٌ مِّنْ اَصْحَابِهِ بَايِعُوْنِیْ عَلٰی اَنْ لَّا تُشْرِكُوْا
بِاللّٰهِ شَيْئًا وَّلَا تَسْرِقُوْا وَلَا تَزْنُوْا وَلَا تَقْتُلُوْا اَوْلَادَكُمْ وَلَا تَاْتُوْا بِبُهْتَانٍ تَفْتَرُوْنَهٗ بَيْنَ اَيْدِيْكُمْ
وَاَرْجُلِكُمْ وَلَا تَعْصُوْا فِیْ مَعْرُوْفٍ فَمَنْ وَفٰى مِنْكُمْ فَاَجْرُهٗ عَلَى اللّٰهِ وَمَنْ اَصَابَ
مِنْ ذٰلِكَ شَيْئًا فَعُوْقِبَ بِهٖ فِی الدُّنْيَا فَهُوَ كَفَّارَةٌ لَّهٗ وَمَنْ اَصَابَ مِنْ ذٰلِكَ شَيْئًا ثُمَّ سَتَرَهُ اللّٰهُ
عَلَيْهِ فَهُوَ اِلَى اللّٰهِ اِنْ شَاءَ عَفَا عَنْهُ وَاِنْ شَاءَ عَاقَبَهٗ فَبَايَعْنَاهُ عَلٰی ذٰلِكَ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہی عبادہ بیٹی صامت
کی سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلعم نی اوس حالت مین کہ گرد اونکی ایک جماعت تہی اصحاب سی بیعت کرو مجہسی یعنی عہد کرو اسپر کہ نہ شریک
کرو ساتہ اللہ کی کسی کو اور نہ چوری کرو اور نہ زنا کرو اور نہ مار ڈالو اولاد اپنی کو یعنی جیسے کہ کفار محتاجگی کی ڈرسی مار ڈالتے
تہی اور نہ اوٹہاؤ بہتان کہ باندہ لیا ہو تمنی اوسکو درمیان اپنی ہاتہون کی اور پاؤنکی یعنی دلسی اور نہ نافرمانی کرو بیچ نیک چیز کے
پس جو پورا کری تم مین سی یہ عہد پس اجر ضروری اوسکی اوپر اللہ کی اور جو پہونچا انمین سی کسی چیز کو یعنی ان گناہون مین سے کچھ
کر بیٹہا سوای شرک کی پس سزا دیا گیا سبب اوسکی دنیا مین یعنی جیسی کہ حد لگی یا بیمار ہوا اور رسوای انکی پس وہ کفارہ ہی
واسطی اوسکی یعنی پاک ہو جاتا ہی گناہ سی سبب اوسکی اور جو کہ پہونچا انمین سی کسی چیز کو پہر ڈہانکا اوسکو اللہ نی یعنی ظاہر ہوا گناہ

اوسکا اور حد نہ لگی پس وہ سپرد طرف اللہ کی ہی اگر چاہی بخشی اوس ہی اور اگر چاہی سزا پہونچاوی اور سکو پس بیعت کی ہمنی حضرت سے
ان چیزون پر روایت کی یہ بخاری اور مسلم نی **ف** مذہب اہل سنت وجماعت کا یہی ہی کہ اگر چاہی اللہ عذاب کری گناہ پر اچاہی بخشدی
اور معتزلہ کی نزدیک واجب ہی عذاب ہونا گنہگار پر اور بخشش نہین ہوتی **وعن** اَبِیْ سَعِیْدِ الْخُدْرِیِّ قَالَ خَرَجَ رَسُوْلُ
اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فِیْ اَضْحٰی اَوْ فِطْرٍ اِلَی الْمُصَلّٰی فَمَرَّ عَلَی النِّسَاءِ فَقَالَ یَا مَعْشَرَ النِّسَاءِ تَصَدَّقْنَ فَاِنِّیْ اُرِیْتُکُنَّ
اَکْثَرَ اَھْلِ النَّارِ فَقُلْنَ وَبِمَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ قَالَ تُکْثِرْنَ اللَّعْنَ وَتَکْفُرْنَ الْعَشِیْرَ مَا رَاَیْتُ مِنْ نَاقِصَاتِ عَقْلٍ وَّدِیْنٍ
اَذْھَبَ لِلُبِّ الرَّجُلِ الْحَازِمِ مِنْ اِحْدٰکُنَّ قُلْنَ وَمَا نُقْصَانُ دِیْنِنَا وَعَقْلِنَا یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ قَالَ اَلَیْسَ شَھَادَۃُ الْمَرْاَۃِ
مِثْلَ نِصْفِ شَھَادَۃِ الرَّجُلِ قُلْنَ بَلٰی قَالَ فَذٰلِکِ مِنْ نُقْصَانِ عَقْلِھَا قَالَ اَلَیْسَ اِذَا حَاضَتْ لَمْ تُصَلِّ وَلَمْ تَصُمْ قُلْنَ بَلٰی
قَالَ فَذٰلِکِ مِنْ نُقْصَانِ دِیْنِھَا مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ اور روایت ہی ابی سعید خدری سی کہا کہ نکلی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم بیچ عید قربان
کی یا عید فطر کی طرف عیدگاہ کی پس گذری اوپر عورتون کی پس فرمایا ای جماعت عورتون کی خیرات کرو پس تحقیق مین دکھلایا گیا ہون تمکو
بہت اہل نار مین یعنی عورتین دوزخ مین بہت ہین اور مرد کم پس کہا عورتون نی اور ساتھ کس سبب کی ای رسول خدا کی فرمایا بہت کرتی ہو تم
لعنت اور بہت ناشکری کرتی ہو خاوند کی نہین دیکھا مین نی کسی کو کہ ناقص ہو عقل کی اور دین کی کہو دی عقل مرد ہشیار کی ایک تم مین سی
کہا عورتون نی اور کیا ہی نقصان دین ہمارے کا اور عقل ہمارے کا ای رسول خدا کی فرمایا کیا نہین گواہی ایک عورت کی مانند آدہی گواہی مرد کی یعنی گواہی
دو عورتون کی ایک مرد کی گواہی کی برابر ہوتی ہی حکم شرع مین کہا عورتون نی مقرر یون ہی ہی فرمایا پس یہ بسبب نقصان عقل اوسکی کی ہی
فرمایا کیا نہین جسوقت کہ ہووی حائض نہ نماز پڑہی اور نہ روزہ رکہی کہا عورتون نی مقرر یون ہی ہی فرمایا پس یہ بسبب نقصان دین اوسکے کی
ہی روایت کی یہ بخاری اور مسلم نی **ف** گذری اوپر عورتون کی کہ گوشہ عیدگاہ مین بیٹھین تہین اسلیے کہ آواز خطبہ کی کہ اونہون نی
سنی تہی اونکو بہی کچہ مضمون اوسکا سناوین اور معنی لعنت کی ہین دور ہونا اللہ کی رحمت سی یہ خاص کافرون ہی کی لیے ہی اور کسی
مین کی لعنت نہ کری اگرچہ کافر ہو شاید کہ مرنی دم مسلمان مری مگر جسکی موت کفر پر یقینا معلوم ہو مضائقہ نہین اور یہ سوای شارع کی
دوسرا نہین جانتا مگر وصف پر لعنت کرنی جائز ہی جیسیکہ کہی لعنت اللہ علی الکافرین وغیر ذلک اور یہ جو فرمایا کہ یہ بسبب نقصان دین اوسکی
ہی اگرچہ یہ بات محض بسبب پیدایش اللہ تعالی کی ہی لیکن اسطرح پیدا کرنا عورتون کو اور منع کرنا اونکو عبادات سی ناقص کرتا ہے
درجہ عورتون کو مردون سی **وعن** اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ اللّٰہُ تَعَالٰی کَذَّبَنِی ابْنُ
اٰدَمَ وَلَمْ یَکُنْ لَّہٗ ذٰلِکَ وَشَتَمَنِیْ وَلَمْ یَکُنْ لَّہٗ ذٰلِکَ فَاَمَّا تَکْذِیْبُہٗ اِیَّایَ فَقَوْلُہٗ لَنْ یُّعِیْدَنِیْ کَمَا بَدَاَنِیْ وَلَیْسَ
اَوَّلُ الْخَلْقِ بِاَھْوَنَ عَلَیَّ مِنْ اِعَادَتِہٖ وَاَمَّا شَتْمُہٗ اِیَّایَ فَقَوْلُہُ اتَّخَذَ اللّٰہُ وَلَدًا وَّاَنَا الْاَحَدُ الصَّمَدُ الَّذِیْ
لَمْ اَلِدْ وَلَمْ اُوْلَدْ وَلَمْ یَکُنْ لِّیْ کُفُوًا اَحَدٌ وَفِیْ رِوَایَۃِ ابْنِ عَبَّاسٍ وَاَمَّا شَتْمُہٗ اِیَّایَ فَقَوْلُہٗ لِیْ وَلَدٌ وَسُبْحَانِیْ اَنْ
اَتَّخِذَ صَاحِبَۃً اَوْ وَلَدًا رَوَاہُ الْبُخَارِیُّ اور روایت ہی ابی ہریرہ سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلعم نی کہ فرمایا اللہ تعالی نی جہٹلایا
مجکو بیٹا آدم کا اور نہین لائق اوسکو یہ اور برا کہتا ہی مجکو اور نہین لائق ہی اوسکو پس اوپر جہٹلانا اوسکا مجکو پس کہنا اوسکا کہ ہرگز نہ زندہ
کریگا مجکو بعد مرنی کی جیسا پیدا کیا ہی پہلی بار اور نہین پہلی بار پیدا کرنا مجہپر سہلتر پہر زندہ کرنی اوسکی سی اور اوپر برا کہنا اوسکا مجکو پس کہنا اوسکا
مقرر کیا اللہ نی بیٹا یعنی جیسی نصاری عیسی کو بیٹا اللہ کا کہتی ہین اور یہود عزیر کو اور حال یہ کہ مین ایک ہون بی پروا وہ ذات کہ نہ جنا مین نی اور نہ جنا گیا

اور نہین واسطی میری ہمقوم کوئی اور بیٹا۔ روایت ابن عباس کی یہ ہی اور ایسے بڑا کہنا اوسکا مجکو پس کہنا اوسکا واسطی میری فرزند اور پاک ہون
اس بات سی کہ ٹھہراؤن مین کسی کو جورو یا فرزند روایت کی یہ بخاری نی ف نہین پہلی بار پیدا کرنا مجہپر سہل تر مجہپر زندہ کرنی اوسکی سی بلکہ پھر زندہ کرنا
آسان ہی پہلی بار پیدا کرنی سی کہ پہلی پیدا کرنا ایک چیز کا مشکل ہوتا ہی جانا چاہیی کہ اللہ تعالی قادر مطلق ہی اور سب کچہ آسان ہی مگر یہ نسبت
لوگون کی فرمایا کہ ایک چیز اول بار پیدا کرنی مشکل ہوتی ہی اور پھر لوٹانی کو بنانا آسان تو فرمایا کہ جو چیز لوگ مشکل جانتی ہین یعنی پہلی بار پیدا کرنا جب ہم
مین قادر ہوا تو دوبارہ پیدا کرنا کیا مشکل ہی **وعن** اَبِی ہُرَیْرَۃَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ اللّٰہُ تَعَالٰی یُؤْذِیْنِی ابْنُ
اٰدَمَ یَسُبُّ الدَّہْرَ وَاَنَا الدَّہْرُ بِیَدِی الْاَمْرُ اُقَلِّبُ اللَّیْلَ وَالنَّہَارَ مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ اور روایت ہی ابی ہریرہ سی کہ کہا فرمایا
رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ فرماتا ہی اللہ تعالی ایذا دیتا ہی مجکو بیٹا آدم کا برا کہتا ہی زمانہ کو یعنی جیسی کہ عوام لوگ وقت مصیبت کی برا
کہتی ہین اور مین ہون زمانہ یعنی ساتہ میری کی ہی حکم بدلتا ہون مین رات کو اور دن کو روایت کی یہ بخاری اور مسلم نی ف یعنی لوگ جو زمانہ کو
برا کہتی ہین تو تصرف کرنیوالا جانکر کہتی ہین گویا دہر نام تصرف کرنیوالی کا ہوا پس وہ مین ہون گویا مجکو برا کہا **وعن** اَبِی مُوْسَی الْاَشْعَرِیِّ
قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَا اَحَدٌ اَصْبَرُ عَلٰی اَذًی یَسْمَعُہٗ مِنَ اللّٰہِ یَدْعُوْنَ لَہُ الْوَلَدَ ثُمَّ یُعَافِیْہِمْ وَیَرْزُقُہُمْ مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ
اور روایت ہی ابی موسی اشعری سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی نہین کوئی بہت صابر اللہ سی ایذا پر کہ سنتا ہو اوسکو ثابت
کرتی ہین واسطی اوسکی بیٹا پھر عافیت دیتا ہی اونکو اور رزق دیتا ہی اونکو روایت کی یہ بخاری اور مسلم نی **وعن** مُعَاذٍ قَالَ کُنْتُ رِدْفَ
النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ عَلٰی حِمَارٍ لَیْسَ بَیْنِی وَبَیْنَہٗ اِلَّا مُؤْخِرَۃُ الرَّحْلِ فَقَالَ یَا مُعَاذُ ہَلْ
تَدْرِیْ مَا حَقُّ اللّٰہِ عَلٰی عِبَادِہٖ وَمَا حَقُّ الْعِبَادِ عَلَی اللّٰہِ قُلْتُ اللّٰہُ وَرَسُوْلُہٗ اَعْلَمُ قَالَ
فَاِنَّ حَقَّ اللّٰہِ عَلَی الْعِبَادِ اَنْ یَّعْبُدُوْہُ وَلَا یُشْرِکُوْا بِہٖ شَیْئًا وَحَقُّ الْعِبَادِ عَلَی اللّٰہِ اَنْ لَّا یُعَذِّبَ مَنْ لَّا
یُشْرِکُ بِہٖ شَیْئًا فَقُلْتُ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ اَفَلَا اُبَشِّرُ بِہِ النَّاسَ قَالَ لَا تُبَشِّرْہُمْ فَیَتَّکِلُوْا مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ اور روایت ہی معاذ سی کہ کہا اونہون
نی تہا مین پیچھی بیٹھا نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی اوپر سواری گدہی کی نہ تہی درمیان میری اور حضرت کی مگر لکڑی پچھلی زین کی پس فرمایا ای معاذ
کیا جانتا ہی تو کیا ہی حق اللہ کا اوپر بندون اوسکی کی کہ واجب کیا ہی بندون پر اور کیا ہی حق بندون کا اوپر اللہ کی کہ لازم کیا ہی اپنی
ساتہ فضل وکرم اپنی کی کہا مین نی اللہ اور رسول اوسکا زیادہ جانتا ہی فرمایا پس تحقیق حق اللہ کا اوپر بندون کی یہ کہ پوجین اوسکو اور
نہ شریک کرین ساتہ اوسکی کسی کو یعنی بت پرستی وغیرہ نہ کرین یا ریا عبادت مین نہ کرین اور حق بندون کا اوپر اللہ کی یہ کہ نہ عذاب کری اوسکو
نہ شریک کری ساتہ اوسکی کسی کو پس کہا مین نی ای رسول خدا کی کیا نہ خوشخبری پہونچاؤن مین ساتہ اسکی لوگون کو فرمایا نہ خوشخبری پہونچا
اونکو پس بھروسا کرینگی اور عمل کرنا چھوڑ دینگی روایت کی یہ بخاری اور مسلم نی ف حضرت صلعم واسطی تواضع کی کبہی کبہی حمار پر سوار
ہوتی تہی اور نہ عذاب کری اوسکو کہ نہ شریک کری یعنی عذاب ہمیشگی کا مانند کفار کی نہین کریگا اگر بسبب کسی گناہ کی کچہ عذاب بہی ہوگا تو آخر چھٹکارا
ہو جائیگا **وعن** اَنَسٍ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَمُعَاذٌ رَدِیْفُہٗ عَلَی الرَّحْلِ قَالَ یَا مُعَاذُ قَالَ لَبَّیْکَ رَسُوْلَ
اللّٰہِ وَسَعْدَیْکَ قَالَ یَا مُعَاذُ قَالَ لَبَّیْکَ رَسُوْلَ اللّٰہِ وَسَعْدَیْکَ قَالَ یَا مُعَاذُ قَالَ لَبَّیْکَ رَسُوْلَ اللّٰہِ وَسَعْدَیْکَ
ثَلٰثًا قَالَ مَا مِنْ اَحَدٍ یَّشْہَدُ اَنْ لَّا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَاَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰہِ صِدْقًا مِّنْ قَلْبِہٖ اِلَّا حَرَّمَہُ اللّٰہُ عَلَی
النَّارِ قَالَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ اَفَلَا اُخْبِرُ بِہِ النَّاسَ فَیَسْتَبْشِرُوْا قَالَ اِذًا یَّتَّکِلُوْا فَاَخْبَرَ بِہَا مُعَاذٌ عِنْدَ مَوْتِہٖ تَاَثُّمًا مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ

اور روایت ہی انس سی کہا تحقیق نبی صلی اللہ علیہ وسلم نی فرمایا اور معاذ بیٹہی تہی آنحضرت صلعم کی اوپر سواری کی فرمایا ای معاذ کہا اونہون نی حاضر ہون مین ای رسول خدا کی اور حاضر ہون خدمت مین فرمایا حضرت صلعم نی ای معاذ پہر کہا معاذ نی حاضر ہون ای رسول خدا کی اور حاضر ہون خدمت مین پہر کہا حضرت نی ای معاذ کہا معاذ نی حاضر ہون ای رسول خدا کی اور حاضر ہون خدمت مین تین بار اسیطرح سے کہا انس نی کہ فرمایا حضرت صلعم نی نہین کوئی کہ گواہی دی اسکی کہ نہین کوئی معبود مگر اللہ اور تحقیق محمد صلی اللہ علیہ وسلم بہیجی ہوی ہین اللہ کی گواہی دی سچی دل سی مگر حرام کرتا ہی اللہ اوسکو اوپر آگ کی کہا معاذ نی ای رسول خدا کی پس کیا نہ خبر دون مین ساتہ اسکی لوگون کو پس خوش وقت ہون فرمایا اسوقت اعتماد کرین گی پس خبر دی اس بشارت کی معاذ نی نزدیک مرنی اپنی کی واسطی بچنی کی گناہ سی روایت کی یہ بخاری اور مسلم نی **ف** حضرت صلعم نی کسی بار معاذ کو اسلیی پکارا کہ خوب ہوشیاری سی یہ کلام سنین اور حرام کرتا ہی اوسکو آگ پر مراد یہ ہی کہ جس نی یہ کلمہ کہا اور حق بہی اسکی ادا کیی یعنی بری باتون سی بچا اور اچہی باتین کین اوسکی لیی یہ بات ہی نری کلمہ کی کہنی سی چہٹکارا نہین ہو جاتا مگر جسکو چاہی غفور رحیم یون ہی بخشدی یا مراد یہ ہی کہ آگ ہمیشگی کی جیسی کفار کی لیی ہوگی وہ حرام ہی اور حضرت نی باوجودیکہ معاذ کو منع بہی فرمایا تہا خبر دینی اس حدیث کی سی اور پہر انہون نی کہدی اسلیی کہ منع اوسوقت کی لوگون کی لیی تہا نو مسلم تہی مبادا ظاہر معنی پر عمل کر کی عمل کرنا چہوڑ دین جب اونہون نی دیکہا کہ لوگ عمل پر مستقیم ہین اور حضرت صلعم نی علم کا چہپانا بہی منع فرمایا ہی بیان کر دی تا بسبب چہپانی کی گنہگار نہون

وعن اَبِي ذَرٍّ قَالَ اَتَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَعَلَيْهِ ثَوْبٌ اَبْيَضُ وَهُوَ نَائِمٌ ثُمَّ اَتَيْتُهٗ وَقَدِ اسْتَيْقَظَ فَقَالَ مَا مِنْ عَبْدٍ قَالَ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ ثُمَّ مَاتَ عَلٰى ذٰلِكَ اِلَّا دَخَلَ الْجَنَّةَ قُلْتُ وَاِنْ زَنٰى وَاِنْ سَرَقَ قَالَ وَاِنْ زَنٰى وَاِنْ سَرَقَ قُلْتُ وَاِنْ زَنٰى وَاِنْ سَرَقَ قَالَ وَاِنْ زَنٰى وَاِنْ سَرَقَ قُلْتُ وَاِنْ زَنٰى وَاِنْ سَرَقَ قَالَ وَاِنْ زَنٰى وَاِنْ سَرَقَ عَلٰى رَغْمِ اَنْفِ اَبِي ذَرٍّ وَكَانَ اَبُوْ ذَرٍّ اِذَا حَدَّثَ بِهٰذَا قَالَ وَاِنْ رَغِمَ اَنْفُ اَبِي ذَرٍّ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ

اور روایت ہی ابی ذر سی کہا آیا مین پاس نبی صلعم کی اور اوپر حضرت کی کپڑا تہا سفید اور وہ سوتی تہی پہر گیا مین پہر آیا مین اور وہ تحقیق جاگ گی تہی پس فرمایا کہ نہین کوئی بندہ کہ کہی نہین کوئی معبود مگر اللہ پہر مری اوپر اسکی یعنی اعتقاد اس کلمہ پر اور خلاف اسکی نہ کہی اور نہ کچہ کری مگر کہ داخل ہوگا بہشت مین یعنی خواہ بعد عذاب کرنیکی گناہون پر داخل کری اللہ یا یون ہی اپنی فضل سی بخشدی کہا مین نی اگرچہ زنا کری اور اگرچہ چوری کری فرمایا اگرچہ زنا کری اور اگرچہ چوری کری کہا مین نی اگرچہ زنا کری اور اگرچہ چوری کری فرمایا اگرچہ زنا کری اور اگرچہ چوری کری کہا مین نی اگرچہ زنا کری اور اگرچہ چوری کری فرمایا اگرچہ زنا کری اور اگرچہ چوری کری اوپر خاک آلودہ ہونی ناک ابی ذر کی یعنی اس بات کو اگرچہ وہ مکروہ کہی اور تہی ابو ذر جسوقت کہ یہ حدیث بیان کرتی کہتی اگرچہ خاک آلودہ ہو ناک ابو ذر کی روایت کی یہ بخاری اور مسلم نی **ف** بار بار ابو ذر نی اسلیی پوچہا کہ عجیب جانتی تہی اس بات کو

وعن عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ شَهِدَ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ وَاَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ وَاَنَّ عِيْسٰى عَبْدُ اللّٰهِ وَرَسُوْلُهٗ وَابْنُ اَمَتِهٖ وَكَلِمَتُهٗ اَلْقٰهَا اِلٰى مَرْيَمَ وَرُوْحٌ مِّنْهُ وَالْجَنَّةَ وَالنَّارَ حَقٌّ اَدْخَلَهُ اللّٰهُ الْجَنَّةَ عَلٰى مَا كَانَ مِنَ الْعَمَلِ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ

اور روایت ہی عبادہ بیٹی صامت کی سی کہا فرمایا رسول خدا صلعم نی جو شخص کہ گواہی دی یہ کہ نہین کوئی معبود مگر اللہ کہ ایک ہی وہ نہین شریک واسطی اوسکی اور تحقیق محمد بندی اوسکی ہین اور رسول اوسکی ہین اور تحقیق عیسی بندہ اللہ کا اور رسول اوسکا ہی اور بیٹا لونڈی اوسکی کا یعنی حضرت مریم کا اور کلمہ اوسکا کہ ڈالا اوسکو طرف مریم کی اور روح ہی اوسکی طرف سی اور بہشت اور دوزخ سچ ہی داخل کریگا اوسکو اللہ بہشت مین

اوسکے وجود نہ پکڑے جیسے کہ بدن بغیر سر کی وجود نہین پکڑتا اور ستون اوسکا دین اوس سے ٹھہرے اور قوت پکڑے جیسے کہ ستون سے چہت اور
بلندی کوہان کی کردین اوس سے بلند ہووے اور مراد اسلام سے شہادتین ہے کہ ثابت ہوتی ہے اوس سے اصل دین کی وعمودہ الصلوٰۃ
وذروۃ سنامہ الجہاد ثم قال الا اخبرک بملاک ذٰلک کلہ قلت بلیٰ یا نبی اللہ فاخذ بلسانہ وقال کف
علیک ھٰذا فقلت یا نبی اللہ وانا لمؤاخذون بما نتکلم بہ قال ثکلتک امک یا معاذ وھل یکب الناس فی النار
علی وجوھھم او علی مناخرھم الا حصائد السنتھم رواہ احمد والترمذی [illegible] اور ستون اوسکا نماز ہے اور بلندی کوہان اوسکی جہاد ہے
پھر فرمایا کیا نہ خبردار کردون مین تجکو ساتھ اوس چیز کی کہ مالک اور جڑ ہوان سب کی کہا مین نے بتلائی اے پیغمبر خدا پس پکڑی زبان مبارک اپنی اور فرمایا
بند کر تو اوپر اپنے اسکو پھر کہا مین نے اے نبی خدا کی اور تحقیق کیا ہم پکڑے جاوینگے ساتھ اوس چیز کی کہ ہم بولتے ہین ساتھ اوسکی فرمایا گم کرے تجکو ماں
تیری اے معاذ اور نہین گراوینگی لوگون کو بیچ آگ کی اوپر منہ اونکی کی یا اوپر ناکون اونکی کی مگر کاٹی ہوئی باتون اونکی کی روایت کی یہ احمد اور ترمذی اور ابن ماجہ نے
ف گم کرے تجکو ماں تیری معنی اسکی یہ ہین کہ مرے تو لیکن یہان یہ معنی مراد نہین بلکہ یہ تادیب اور تنبیہ ہے غفلت سے مگر باتین زبانون
اونکی کی یعنی جو باتین کہ موجب کفر اور گناہ کی ہون جیسے کلمات کفر کی اور گالیان اور غیبت وغیرہ **وعن** ابی امامۃ قال قال
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من احب للہ وابغض للہ واعطی للہ ومنع للہ فقد استکمل الایمان رواہ
ابو داود ورواہ الترمذی عن معاذ بن انس مع تقدیم وتاخیر وفیہ فقد استکمل ایمانہ اور روایت ہے ابی امامہ
سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جو کہ محبت رکھے واسطے اللہ کے اور بغض رکھے واسطے اللہ کے اور دے واسطے اللہ کے اور نہ دے واسطے
اللہ کے یعنی جو کام کرے اوسی کی رضامندی کی لیے کرے پس تحقیق پورا کیا اوسنے ایمان روایت کی یہ ابو داود نے اور روایت کی یہ ترمذی نے معاذ
بیٹے انس سے ساتھ تقدیم اور تاخیر کی اور اوسمین یہ ہے پس تحقیق کامل کیا اوسنے اپنے ایمانکو **وعن** ابی ذر قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم افضل الاعمال الحب فی اللہ والبغض فی اللہ رواہ ابو داود اور روایت ہے ابی ذر سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلعم نے بہترین
عملون باطن کا دوستی رکہنی بیچ راہ خدا کی اور دشمنی رکہنی بیچ راہ خدا کی روایت کیا اسکو ابو داود نے **ف** بہتر اسلیے فرمایا کہ جب دل کو یہ
حاصل ہوگی تو بری باتون سے بہی بچیگا اور اچہی باتین کریگا **وعن** ابی ھریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم المسلم من سلم
المسلمون من لسانہ ویدہ والمؤمن من امنہ الناس علی دمائھم واموالھم رواہ الترمذی والنسائی وزاد البیہقی
فی شعب الایمان بروایۃ فضالۃ والمجاھد من جاھد نفسہ فی طاعۃ اللہ والمھاجر من ھجر الخطایا والذنوب
اور روایت ہے ابوہریرہ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلعم نے پورا مسلمان وہ ہے کہ سلامت رہین مسلمان زبان اوسکی سے اور ہاتھ اوسکی سے اور پورا مومن وہ ہے
کہ امن مین رہین اوس سے لوگ اپنی خونون پر اور مالون پر روایت کیا اسکو ترمذی نے اور نسائی نے اور زیادہ کیا بیہقی نے بیچ کتاب شعب الایمان کی ساتھ روایت
فضالہ کی اور کامل جہاد کرنیوالا وہ ہے جسنے مشقت مین ڈالا نفس اپنے کو بیچ بندگی اللہ کی اور اصل ہجرت کرنیوالا وہ ہے جسنے چھوڑ دیے چہوٹی گناہ اور بڑی گناہ
وعن انس قال قلما خطبنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الا قال لا ایمان لمن لا امانۃ لہ ولا دین لمن لا عھد لہ رواہ البیہقی
فی شعب الایمان اور روایت ہے انس سے کہ کہا کم خطبہ فرمایا ہمکو پیغمبر خدا صلعم نے مگر کہ فرمایا نہین پورا ایمان واسطے اوسکی کہ نہیں امانت واسطے اوسکی
اور نہین پورا دین واسطے اوسکی کہ نہین عہد واسطے اوسکی روایت کیا اسکو بیہقی نے بیچ شعب الایمان کی

الفصل الثالث تیسری فصل

عن عبادۃ بن الصامت قال سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول من شھد ان لا الہ الا اللہ وان محمدا رسول اللہ حرم اللہ

حَتّٰى اَلْنَّارَ رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہی عبادہ بن صامت کی سی کہ کہا سنا مین نی رسول خدا صلعم سی کہ فرماتی تہی جو کوئی گواہی دیوی کہ نہین
کوئی معبود مگر اللہ اور تحقیق محمد مسیح بہی ہوی اللہ کو ہیں حرام کی اللہ نی اوپر اوسکی آگ یعنی آگ ہمیشگی کی روایت کیا اسکو مسلم نی وَعَنْ
عُثْمَانَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ مَاتَ وَهُوَ يَعْلَمُ اَنَّهُ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ دَخَلَ الْجَنَّةَ رَوَاهُ مُسْلِمٌ
اور روایت ہی حضرت عثمان سی کہا فرمایا رسول خدا صلعم نی جو کوئی مری اور وہ یہ جانتا ہوا اور یقین رکہتا ہو کہ نہین کوئی معبود مگر اللہ داخل
ہوگا بہشت مین روایت کی یہ مسلم نی ف اگرچہ سبب کسی گناہ کی کتنی دن دوزخ مین رہی لیکن انجام کار داخل ہوگا بہشت مین
وَعَنْ جَابِرٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثِنْتَانِ مُوْجِبَتَانِ قَالَ رَجُلٌ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ مَا الْمُوْجِبَتَانِ
قَالَ مَنْ مَاتَ يُشْرِكُ بِاللّٰهِ شَيْئًا دَخَلَ النَّارَ وَمَنْ مَاتَ لَا يُشْرِكُ بِاللّٰهِ شَيْئًا دَخَلَ الْجَنَّةَ رَوَاهُ مُسْلِمٌ
اور روایت ہی جابر سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی دو چیزین واجب کرتی ہین جنت و نار کو کہا ایک شخص نی ای پیغمبر خدا
کیا چیزین واجب کرتی ہین جنت اور نار کو فرمایا جو کہ مری شریک کرتا ہو ساتہ اللہ کی کسی کو داخل ہوگا آگ مین اور جو مری نہ شریک کرتا ہو
ساتہ اللہ کی کسی کو داخل ہوگا بہشت مین روایت کی یہ مسلم نی وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ كُنَّا قُعُوْدًا حَوْلَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمَعَنَا اَبُوْبَكْرٍ وَعُمَرُ فِيْ نَفَرٍ فَقَامَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ بَيْنِ اَظْهُرِنَا فَاَبْطَاَ عَلَيْنَا
وَخَشِيْنَا اَنْ يُقْتَطَعَ دُوْنَنَا وَفَزِعْنَا فَقُمْنَا فَكُنْتُ اَوَّلَ مَنْ فَزِعَ فَخَرَجْتُ اَبْتَغِيْ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ حَتّٰى اَتَيْتُ حَائِطًا لِلْاَنْصَارِ لِبَنِي النَّجَّارِ اور روایت ہی ابو ہریرہ سی کہا تہی ہم بیٹہی ہوی گرد پیغمبر خدا صلعم
کی اور ساتہ ہمارے تہی ابو بکر و عمر بیچ جماعت کی پس کہڑی ہوی یعنی اوٹہ باہر تشریف لیگئی حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم بیچ
ہمارے سی پس دیر لگائی اوپر ہمارے آنی مین اور ڈری ہم اس سی کہ جدا ہو جاوین ایذا یعنی دشمنون سی بغیر ہمارے اور گہبرائی ہم پس اوٹہ کہڑی
ہوی ہم یعنی تلاش کی لیی پس تہا مین پہلی ان لوگون مین کا گہبرائی پس نکلا مین ڈہونڈہتا پیغمبر خدا صلعم کو یہانتک کہ آیا مین باہر باغ
انصار کی نجار کی ف بنی نجار ایک قبیلہ ہی انصار مین سی اون مین سی کسیکا یہ باغ تہا فَدُرْتُ بِهٖ هَلْ اَجِدُ لَهٗ بَابًا فَلَمْ اَجِدْ
پس پہیرا مین گرد اوسکی اسواسطی کہ پاؤن مین اوسکا دروازہ پس نہ پایا مین نی ف ابو ہریرہ نی قیاس اور قرینہ سی معلوم کیا کہ حضرت
ہوین گی تب گرد پہیری اندر جانی کی لیی لیکن نہ پایا شاید دروازی بند کردیی ہونگی یا سبب اضطراب کی دروازہ نظر نہ پڑا فَاِذَا رَبِيْعٌ
يَدْخُلُ فِيْ جَوْفِ حَائِطٍ مِنْ بِئْرٍ خَارِجَةٍ وَالرَّبِيْعُ الْجَدْوَلُ قَالَ فَاحْتَفَزْتُ فَدَخَلْتُ عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اَبُوْ هُرَيْرَةَ
پس ناگاہ وہان ایک نالی داخل ہوتی تہی اندر باغ کی کنوئین سی باہر کی اور معنی ربیع کی جدول ہین اور جدول کہتی ہین نالی کو کہا ابو ہریرہ
نی پس سمٹ گیا میں پس داخل ہوا مین پاس حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی پس فرمایا حضرت نی تو ہی ابو ہریرہ ف بسبب تعجب کے
یہ فرمایا کہ باوجود بند ہونی دروازی کی کیونکر آیا فَقُلْتُ نَعَمْ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ مَا شَاْنُكَ قُلْتُ كُنْتَ بَيْنَ اَظْهُرِنَا فَقُمْتَ فَاَبْطَاْتَ عَلَيْنَا
فَخَشِيْنَا اَنْ تُقْتَطَعَ دُوْنَنَا فَفَزِعْنَا فَكُنْتُ اَوَّلَ مَنْ فَزِعَ فَاَتَيْتُ هٰذَا الْحَائِطَ فَاحْتَفَزْتُ
كَمَا يَحْتَفِزُ الثَّعْلَبُ وَهٰؤُلَاءِ النَّاسُ وَرَائِيْ فَقَالَ يَا اَبَا هُرَيْرَةَ وَاَعْطَانِيْ نَعْلَيْهِ فَقَالَ اذْهَبْ بِنَعْلَيَّ هَاتَيْنِ
پس کہا مین نی ہان یا رسول اللہ فرمایا کیا ہی حال تیرا کہا مین نی تہی آپ درمیان ہمارے پس کہڑی ہوی پس دیر لگائی تمنی اوپر ہمارے
پس ڈری ہم یہ کہ ایذا ہو پہونچائی جاؤ تم بدون ہمارے پس گہبرائی ہم پس تہا مین اول اون لوگون کا کہ گہبرائی پس آیا مین اس باغ تک

پس ہٹ گیا مین پیچھی کہ سمٹتی ہی لومڑی یعنی بہت مین جا نکلی ہی اور یہ لوگ آتی ہین پیچھی میری پس فرمایا ای ابوہریرہ اور دین مجکو
پاپوشین اپنی پس فرمایا لیجا ان دونون پاپوشون کو ف تا لوگ معلوم کرین کہ حضرت کے پاس سی آیا ہی فمن لقیت من وراء
الحائط یشهد ان لا اله الا الله مستیقنا بها قلبه فبشره بالجنة فکان اول من لقیت عمر فقال
هاتان النعلان یا ابا هریرة فقلت هاتان نعلا رسول الله صلی الله علیه وسلم بعثنی بهما من لـ
یشهد ان لا اله الا الله مستیقنا بها قلبه بشرته بالجنة فضرب عمر بین ثدیی فخررت لاستی
ارجع یا ابا هریرة فرجعت الی رسول الله صلی الله علیه وسلم فاجهشت بالبکاء ورکبنی عمر و
هو علی اثری فقال رسول الله صلی الله علیه وسلم ما لک یا ابا هریرة قلت لقیت عمر فاخبرته بـ
بعثتنی به فضرب بین ثدیی ضربة خررت لاستی فقال ارجع فقال رسول الله صلی الله علیه
یا عمر ما حملک علی ما فعلت قال یا رسول الله بابی انت وامی ابعثت ابا هریرة بنعلیک مـ
لقی یشهد ان لا اله الا الله مستیقنا بها قلبه بشره بالجنة قال نعم قال فلا تفعل فا
اخشی ان یتکل الناس علیها فخلهم یعملون فقال رسول الله صلی الله علیه وسلم فخلهم رواه مسلم
پس جو ملی تجھی پیچھی اس باغ کی گواہی دیتا ہو اسکی کہ نہین کوئی معبود مگر اللہ یقین رکھتا ہو ساتھ اسکی دل اوسکا پس بشارت دی اوسکو بہشت
کی پس تھا اول ان لوگون کا کہ ملاقات کی مین نی عمر سی کہا کیسی ہین یہ دونون پاپوشین ای ابوہریرہ کہا مین نی یہ دونون پاپوشین
ہین پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی بھیجا ہی مجکو ساتھ ان دونون کی جس سی کہ ملون یہ گواہی دیتا ہو اسکی کہ نہین کوئی معبود مگر اللہ یقین
رکھتا ہو ساتھ اسکی دل اوسکا بشارت دون مین اوسکو ساتھ بہشت کی پس مارا عمر نی درمیان چھاتی میری کی پس گرا مین پیچھی کی طرف
کہا پھر جا ای ابوہریرہ پس پھر آیا مین طرف پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی پس آواز بلند کی مین نی ساتھ رونی کی اور غلبہ کرکے
چلی آئی پیچھی عمر پس ناگہان وہ پیچھی میری تھی پس فرمایا حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کیا ہی حال تیرا ای ابوہریرہ کہا
مین نی ملا مین عمر سی پس خبر دی اونکو ساتھ اوس چیز کی کہ بھیجا تمنی مجکو ساتھ اوسکی پس مارا درمیان چھاتی میری کی مار ناگہ گرا مین پیچھی
کی طرف اور کہا پھر جا فرمایا رسول خدا صلعم نی ای عمر کیا سبب ہوا تجکو اوس چیز پر کہ کیا تو نی کہا حضرت عمر نی یا رسول خدا قربان ہو باپ میرا
تمہاری اور مان میری کیا بھیجا تہا تمنی ابوہریرہ کو ساتھ پاپوشون اپنی کی جو ملی گواہی دیتا ہو اس بات کی کہ نہین کوئی معبود مگر اللہ یقین رکھتا
ہو ساتھ اوسکی دل اوسکا بشارت دی اوسکو ساتھ بہشت کی فرمایا کہ ہان کہا عمر نی پس نہ بھیجی کیونکہ مین ڈرتا ہون اس بات سی کہ بھروسا
کرین لوگ اسپر یعنی اس بشارت پر اور عمل کرنا چھوڑ دین پس چھوڑ دی اونکو کہ عمل کرین پس فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی پس چھوڑ دی
اونکو روایت کی یہ مسلم نی ف اگر کوئی کہی کیونکر روا ہوا عمر کو کہ مخالفت کی ... کیا کہ ساتھ پیغمبر کی کو فرمایا اور وہ منع کر دیا
اور پھیر دین اوسکو جواب اوسکا یہ ہی کہ حضرت عمر جانتی تھی کہ یہ امر ہونا واجب نہین بلکہ فقط خوشی مومنون کی ہی اگر یہ
سنین گی تو اعتماد کرین گی اسپر چنانچہ حضرت عمر نی خود ہی فرمایا تہا اور آپکو لیکن نہایت شفقت اور رحمت امت کی باعث یہ
امر کی ہوئی جب حضرت عمر کی التماس سی وہ مصلحت یاد آئی فرمایا چھوڑ دی تا عمل کرین اور اگر امر بطور وجوب کی ہوتا کاہیکو واقعی چھوڑتی
اور حضرت عمر کا کیا مقدور تھا کہ منع کرتی و عن معاذ بن جبل قال قال لی رسول الله صلی الله علیه وسلم ...

أَنْ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ رَوَاهُ أَحْمَدُ اور روایت ہی معاذ بن جبل سی کہا فرمایا واسطی میری رسول خدا صلعم نی کنجیاں بہشت کی گواہی
دینا اسکا ہی کہ نہیں کوئی معبود سوای خدا کی روایت کی یہ احمد نی وَعَنْ عُثْمَانَ قَالَ إِنَّ رِجَالًا مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِيْنَ تُوُفِّيَ حَزِنُوْا عَلَيْهِ حَتّٰى كَادَ بَعْضُهُمْ يُوَسْوِسُ قَالَ عُثْمَانُ وَكُنْتُ مِنْهُمْ فَبَيْنَا أَنَا جَالِسٌ مَرَّ عَلَيَّ عُمَرُ وَ
سَلَّمَ فَلَمْ أَشْعُرْ بِهِ فَاشْتَكٰى عُمَرُ إِلٰى أَبِيْ بَكْرٍ ثُمَّ أَقْبَلَا حَتّٰى سَلَّمَا عَلَيَّ جَمِيْعًا فَقَالَ أَبُوْ بَكْرٍ مَا حَمَلَكَ عَلٰى أَنْ لَا تَرُدَّ عَلٰى
أَخِيْكَ عُمَرَ سَلَامَهُ قُلْتُ مَا فَعَلْتُ اور روایت ہی حضرت عثمان سی کہ کہا تحقیق کتنی مرد یاروں میں سی حضرت نبی صلعم کی جبکہ وفات
ہوئی حضرت کی غمگین ہوی اوپر آنحضرت کی یہانتک کہ قریب تہا کہ بعضی اونمیں سی واقع ہوں وسواس میں یعنی وسواس یہ آتا تہا کہ حضرت کی
منتقل ہی دین و شریعت تمام ہوئی کہا عثمان نی اور تہا میں اونمیں سی اوسوقت کہ میں بیٹہا ہوا تہا گذری مجہپر عمر اور سلام کیا پس نہ میں خبردار ہوا
ساتہ اوس سلام کی یعنی بسبب اسی ہول کی پس شکایت کی عمر نی طرف ابی بکر کی پہر آئی دونوں یہانتک کہ سلام علیک کی اوپر میری اکٹہی دونوں
پس کہا ابوبکر نی کیا باعث ہوا تمکو اسپر کہ نہ جواب دیا تمنی سلام کا بہائی اپنی عمر پر کہا میں نی کہ نہیں کیا میں نی ف یعنی نہیں جانتا میں کہ اوس نی سلام کیا ہو
فَقَالَ عُمَرُ بَلٰى وَاللّٰهِ لَقَدْ فَعَلْتَ قَالَ قُلْتُ وَاللّٰهِ مَا شَعَرْتُ أَنَّكَ مَرَرْتَ وَلَا سَلَّمْتَ قَالَ أَبُوْ بَكْرٍ صَدَقَ عُثْمَانُ قَدْ شَغَلَكَ عَنْ ذٰلِكَ أَمْرٌ
پس کہا عمر نی ہاں قسم ہی اللہ کی البتہ کیا تو نی کہا عثمان نی کہا میں نی قسم ہی اللہ کی نہیں خبر رکہی میں نی یہ کہ گذری ہو تم مجہپر اور نہ سلام کیا ہی تمنی کہا
نی سچ کہا عثمان نی تحقیق باز رکہا تمکو اس سی کسی کام نی ف یعنی آگاہ ہوئی ہی ساتہ گذرنی عمر کی اور سلام اونکی سی فَقُلْتُ أَجَلْ قَالَ مَا هُوَ قُلْتُ تَوَفَّى اللّٰهُ
تَعَالٰى نَبِيَّهُ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَبْلَ أَنْ نَسْأَلَهُ عَنْ نَجَاةِ هٰذَا الْأَمْرِ پس کہا میں نی ہاں کہا ابوبکر نی کیا ہی وہ کہا میں نی کہ وفات دیا
اللہ تعالی نی نبی اپنی صلعم کو پہلی اس سی کہ پوچہیں ہم اون سی نجات اس امر کی سی ف مراد امر سی یہ ہی کہ آدمیوں کو خطری بہت اوٹہتی ہیں
حصوصا عبادت اللہ کی میں اور اسکی غیر میں انکی واسطی پڑہنا اور ذکر کرنا کلمہ توحید کا سبب ہی نجات کا قَالَ أَبُوْ بَكْرٍ قَدْ سَأَلْتُهُ عَنْ ذٰلِكَ فَقُمْتُ
إِلَيْهِ قُلْتُ لَهُ بِأَبِيْ أَنْتَ وَأُمِّيْ أَنْتَ أَحَقُّ بِهَا کہا ابوبکر نی تحقیق پوچہ لیا میں نی اسکو حضرت سی پس کہڑا ہوا میں طرف ابوبکر کی
اور کہا میں نی اونکو قربان ہو باپ میرا تمپر اور ماں میری تمہاری تم لائق تر ہو ساتہ پوچہنی کی ف کیونکہ کمال قرب رکہتی ہو حضرت سی اور زیادہ شوق
رکہتی ہو علم کی حاصل کرنیکا قَالَ أَبُوْ بَكْرٍ قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ مَا نَجَاةُ هٰذَا الْأَمْرِ فَقَالَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ قَبِلَ مِنِّي الْكَلِمَةَ
الَّتِيْ عَرَضْتُ عَلٰى عَمِّيْ فَرَدَّهَا فَهِيَ لَهُ نَجَاةٌ رَوَاهُ أَحْمَدُ کہا ابوبکر نی کہا میں نی ای رسول اللہ کی کس طرحسی ہوگی نجات اس کام سے
پس فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نی جو شخص کہ قبول کری مجہسی وہ کلمہ یعنی کلمہ طیب کہ بیان کیا تہا میں نی اوپر چچا اپنی کی پہر نہ قبول کیا اونہوں نی
پس وہ کلمہ واسطی اوسکی نجات ہی روایت کی یہ احمد نی وَعَنِ الْمِقْدَادِ أَنَّهُ سَمِعَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ
لَا يَبْقٰى عَلٰى ظَهْرِ الْأَرْضِ بَيْتُ مَدَرٍ وَلَا وَبَرٍ إِلَّا أَدْخَلَهُ اللّٰهُ كَلِمَةَ الْإِسْلَامِ بِعِزِّ عَزِيْزٍ وَذُلِّ ذَلِيْلٍ إِمَّا يُعِزُّ
هُمُ اللّٰهُ فَيَجْعَلُهُمْ مِنْ أَهْلِهَا أَوْ يُذِلُّهُمْ فَيَدِيْنُوْنَ لَهَا قُلْتُ فَيَكُوْنُ الدِّيْنُ كُلُّهُ لِلّٰهِ رَوَاهُ أَحْمَدُ
اور روایت ہی مقداد سی یہ کہ سنا رسول خدا صلعم سی کہ فرماتی تہی نہیں باقی رہیگا اوپر پیٹہہ زمین کی کوئی گہر مٹی کا بنا ہوا یا خیمہ کا مگر داخل
کریگا اللہ اوس گہر میں کلمہ اسلام کا ساتہ عزت دینی عزیز کی اور ذلت دینی ذلیل کی یا عزت دیگا اونکو اللہ پس گردانیگا اونکو اہل اوس کلمہ کا یا
ذلیل کریگا اونکو پس فرمانبردار ہونگی واسطی اوس کلمہ کی کہا میں نی پس ہوگا دین تمام واسطی خدا کی روایت کی یہ احمد نی ف مراد زمین سی جزیرۂ عرب
کا ہی اور اوسکی گرد و نواح کی اور شہر میں اور گانوں میں گہر مٹی کی ہوتی ہیں اور جنگل میں خیمونکی کہ گنوار اونمیں رہتی ہیں اور فرماتی ہیں کہ کوئی مکان نہو گا

شہر خواہ جنگل مگر کہ داخل کریگا اوسمین اللہ تعالی کلمہ اسلام کا با عزت دیگا یعنی بسبب قبول کرنی کلمہ کی پس کریگا اہل اوسکا کو تا دم مرگ کلمہ ثابت رہی کا یا ذلیل کریگا بسبب قبول کرنی کلمہ کی پس فرمان بردار ہونگی یعنی جزیہ دیکا قبول کریگی اور ذمی ہونگی **وعن** وَهْبِ بْنِ مُنَبِّهٍ قِيْلَ لَهٗ اَلَيْسَ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ مِفْتَاحُ الْجَنَّةِ اور روایت ہی وہب بن منبہ کی سی کہ کہا گیا واسطی وہب کی کیا نہین ہی لا الہ الا اللہ کنجی بہشت کی

ف جبکہ رغبت دلائی وہب نی عمل کرنی پر اور تنبیہ کی اوسکی ترک پر لوگون نی یہ کہا جو کہ مذکور ہوا مطلب اونکا یہ تہا کہ بس یہ کلمہ کافی ہی بہشت کی دروازون کی کہلنی کی لیی عمل ہون یا نہون قَالَ بَلٰى وَلٰكِنْ لَيْسَ مِفْتَاحٌ اِلَّا وَلَهٗ اَسْنَانٌ فَاِنْ جِئْتَ بِمِفْتَاحٍ لَهٗ اَسْنَانٌ فُتِحَ لَكَ وَاِلَّا لَمْ يُفْتَحْ لَكَ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ فِيْ تَرْجَمَةِ بَابٍ کہا وہب نی کہ مقرر ہی ولیکن نہین ہوتی کنجی مگر اور واسطی اوسکی ہوتی ہین دندانی پس اگر لاوی تو کنجی کو کہ واسطی اوسکی دندانی ہین کہولا جاوی یہ واسطی تیری اور اگر نہ لایا اس طرح کی کنجی نہ کہولا جاویگا واسطی تیری روایت کی یہ بخاری نی بیچ ترجمہ باب کی

ف مراد دندانون سی یہ ہی کہ دلمین کلمہ کی تصدیق کیجی اور زبان سی اقرار ہوا سکا اور تابعدار ہوا احکام اسلام کا بلا جبر یا مراد دندانون سی اعمال نیک ہین اس صورت مین معنی یہ ہون گی کہ جب تلک اعمال نیک نکی ہونگی پہلی بار بہشت مین داخل ہوگا مقصود مبالغہ ہی ثابت کرنی عمل مین **وعن** اَبِیْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا اَحْسَنَ اَحَدُكُمْ اِسْلَامَهٗ فَكُلُّ حَسَنَةٍ يَعْمَلُهَا تُكْتَبُ لَهٗ بِعَشْرِ اَمْثَالِهَا اِلٰى سَبْعِمِائَةِ ضِعْفٍ وَكُلُّ سَيِّئَةٍ يَعْمَلُهَا تُكْتَبُ بِمِثْلِهَا حَتّٰى لَقِيَ اللّٰهَ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہی ابو ہریرہ سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی جسوقت اچھا کری ایک تمہارا اسلام اپنی کو یعنی ساتھ صدق دل اور خلوص کی پس جو نیکی کہ کری اوسکو لکھی جاتی ہی واسطی اوسکی دس بار اوسکی سات سو بار تلک اور جو برائی کہ کرتا ہی اوسکو لکھی جاتی ہی مانند اوسکی یہانتلک کہ ملاقات کری اللہ سی روایت کی یہ بخاری اور مسلم نی **ف** حاصل یہ کہ ایک نیکی کی دس نیکیان لکھی جاتی ہین اور بڑہتی جاتی ہین بقدر صدق اور اخلاص کی سات سو تلک بلکہ بعضی جگہ زیادہ بہی چنانچہ حرم مین ایک کی لاکھ لکھی جاتی ہین اور برائی جتنی کرتا ہی وتنی ہی لکہی جاتی ہی کمال عنایت ہی پاک پروردگار کی **وعن** اَبِیْ اُمَامَةَ اَنَّ رَجُلًا سَاَلَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا الْاِيْمَانُ قَالَ اِذَا سَرَّتْكَ حَسَنَتُكَ وَسَاءَتْكَ سَيِّئَتُكَ فَاَنْتَ مُؤْمِنٌ اور روایت ہی ابو امامہ سی تحقیق ایک شخص نی پوچھا حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سی کیا ہی ایمان یعنی نشان دیتی ایمان کا کیا ہی فرمایا جسوقت کہ خوش کری تجکو نیکی تیری اور ناخوش کری تجکو برائی تیری پس تو مومن ہی **ف** یعنی خوش ہو بسبب شکر توفیق اور مدد حق کی اور امید قرب درگاہ اوسکی کی اور ناخوش ہووی بسبب خوف عذاب کی اور دور ہونیکی اوسکی درگاہ سی پس تو مومن ہی کیونکہ مومن کامل تمیز کرتا ہی طاعت و گناہ مین اور اعتقاد کرتا ہی جزا و سزا کا ان دونون پر بخلاف کافر کی کہ نہ کچہ یقین و فرق کرتا درمیان ان دونون کی اور کچہ پروا نہین کرتا انکی کرنی نہ کرنی کی قَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ فَمَا الْاِثْمُ قَالَ اِذَا حَاكَ فِيْ نَفْسِكَ شَيْءٌ فَدَعْهُ رَوَاهُ اَحْمَدُ کہا اوس شخص نی ای رسول خدا کی پس کیا ہی گناہ فرمایا جسوقت کہ تردد کری بیچ دل تیری کی کچہ چیز پس چھوڑ دی اوسکو روایت کی یہ احمد نی **ف** کیا ہی گناہ یعنی علامت گناہ کی کیا ہی جس صورت مین کہ کچہ حکم صریح اوسکی حق مین نہو اور مشتبہ ہو حکم اوسکا اگلی جو جواب فرمایا یہ حال اچھی لوگون کا ہی کہ بری بات اونکی دل مین کھٹکتی رہتی ہی خاطر جمع اور سیر نہین ہوتی **وعن** عَمْرِو بْنِ عَبَسَةَ قَالَ اَتَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ مَنْ مَعَكَ عَلٰى هٰذَا الْاَمْرِ قَالَ حُرٌّ وَعَبْدٌ قُلْتُ مَا الْاِسْلَامُ قَالَ طِيْبُ الْكَلَامِ وَاِطْعَامُ الطَّعَامِ قُلْتُ مَا الْاِيْمَانُ قَالَ الصَّبْرُ وَالسَّمَاحَةُ قَالَ قُلْتُ اَيُّ الْاِسْلَامِ اَفْضَلُ قَالَ مَنْ سَلِمَ الْمُسْلِمُوْنَ مِنْ لِسَانِهٖ وَيَدِهٖ قَالَ قُلْتُ اَيُّ الْاِيْمَانِ اَفْضَلُ قَالَ خُلُقٌ حَسَنٌ قَالَ قُلْتُ اَيُّ الصَّلٰوةِ اَفْضَلُ قَالَ طُوْلُ الْقُنُوْتِ قَالَ قُلْتُ

أَيُّ الْهِجْرَةِ أَفْضَلُ قَالَ أَنْ تَهْجُرَ مَا كَرِهَ رَبُّكَ قَالَ فَقُلْتُ فَأَيُّ الْجِهَادِ أَفْضَلُ قَالَ مَنْ عُقِرَ جَوَادُهُ وَأُهْرِيقَ دَمُهُ
قَالَ قُلْتُ أَيُّ السَّاعَاتِ أَفْضَلُ قَالَ جَوْفُ اللَّيْلِ الْآخِرِ رَوَاهُ أَحْمَدُ اور روایت ہی عمرو بن عبسہ سی کہا کہ آیا مین نزدیک رسول خدا
صلی اللہ علیہ وسلم پاس پس کہا مین نی یا رسول خدا کون تہا ساتہ تمہاری اوپر اس دین کی بیچ ابتدا مین فرمایا ایک آزاد تہا یعنی ابو بکر اور ایک غلام تہا یعنی
بلال کہا مین نی کیا ہی علامت اسلام کی فرمایا اچہی کلام اور کہلانا کہانی کا کہا مین نی کیا ہی ایمان کی فرمایا کہ صبر کرنا اور سخاوت کرنی یعنی بُری
باتون سی باز رہے اور مستعد ہو کرنی طاعات پر کہا کہ کہا مین نی کونسا مسلمان بہتر ہی فرمایا وہ کہ سلامت رہین مسلمان زبان اوسکی سی اور ہاتہ اوسکی سی
کہا پہر کہا مین نی کون سی بات ہی ایمان مین بہتر فرمایا خلق نیک کہا کہ کہا مین نی کونسی چیز نماز مین بہتر ہی فرمایا کہڑا رہنا دیر تک کہا کہ کہا مین نی کونسی
ہجرت بہتر ہی فرمایا یہ کہ چہوڑ دیوی تو اوس چیز کو کہ ناخوش رکہتا ہی رب تیرا کہا پہر کہا مین نی پس کونسا ہی جہاد والا بہتر فرمایا وہ شخص کہ مارا جاوی
گہوڑا اوسکا اور مارا جاوی وہ خود کہا کہ کہا مین نی کونسی ساعت ساعتون سی بہتر ہی فرمایا درمیان رات کا اخیر یعنی جو تہائی حصہ یا پانچوان حصہ
رات کا روایت کی یہ احمد نی وَعَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ مَنْ لَقِيَ اللّٰهَ
لَا يُشْرِكُ بِهِ شَيْئًا وَيُصَلِّي الْخَمْسَ وَيَصُومُ رَمَضَانَ غُفِرَ لَهُ قُلْتُ أَفَلَا أُبَشِّرُهُمْ يَا رَسُولَ اللّٰهِ قَالَ
دَعْهُمْ يَعْمَلُوا رَوَاهُ أَحْمَدُ اور روایت ہی معاذ بیٹی جبل کی سی کہا اونہون نی کہ سنا مین نی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سی کہ فرماتی تہی
جو شخص کہ ملاقات کری اللہ سی کہ نہ شریک کرتا ہی ساتہ اوسکی کسی کو اور نمازین پڑہتا ہو پانچون اور روزی رکہتا ہو رمضان کی بخشش کیجاویگی واسطی
اوسکی کہا مین نی کیا نہ بشارت دون مین اونکو ای رسول خدا کی فرمایا کہ چہوڑ دی اونکو کہ عمل کرین روایت کی یہ احمد نی ف بخشش کیجاویگی
یعنی صغیرہ گناہ بخشی جاوینگی یا کبیرہ بہی اگر چاہیگا اللہ تو بخشدیگا اور یہان ذکر حج اور زکوۃ کا اسلیئی نہ فرمایا کہ ہر کسی پر فرض نہین بلکہ اغنیا
ہی عمل کرین یعنی کوشش کرین زیادتی عبادت مین اور اسپر بہروسا کر بیٹہین اور بری کام نہ کرنی لگین وَعَنْهُ أَنَّهُ سَأَلَ النَّبِيَّ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ أَفْضَلِ الْإِيمَانِ قَالَ أَنْ تُحِبَّ لِلّٰهِ وَتُبْغِضَ لِلّٰهِ وَتُعْمِلَ لِسَانَكَ فِي ذِكْرِ اللّٰهِ
قَالَ وَمَاذَا يَا رَسُولَ اللّٰهِ قَالَ وَأَنْ تُحِبَّ لِلنَّاسِ مَا تُحِبُّ لِنَفْسِكَ وَتَكْرَهَ لَهُمْ مَا تَكْرَهُ لِنَفْسِكَ رَوَاهُ أَحْمَدُ
اور روایت ہی معاذ سی کہ پوچہا انہی صلی اللہ علیہ وسلم سی بہترین خصلتون ایمان کی سی فرمایا یہ کہ دوستی رکہی تو واسطی اللہ کی اور دشمنی رکہی تو
واسطی اللہ کی اور جاری رکہی تو زبان اپنی کو بیچ یاد خدا کی یعنی ساتہ حضور دل کی کہا پہر کیا ہی ای رسول خدا کی فرمایا اور یہ کہ دوست رکہی تو
واسطی لوگون کی اوس چیز کو کہ دوست رکہتا ہی واسطی اپنی اور مکروہ رکہی واسطی اونکی اوس چیز کو کہ مکروہ رکہتا ہی واسطی اپنی یعنی خیرخواہ سب کا رہ روایت
کی یہ احمد نی

بَابُ الْكَبَائِرِ وَعَلَامَاتِ النِّفَاقِ

یہ باب ہی بیچ بیان گناہ کبیرہ کی نشانیون نفاق کی ف گناہ کبیرہ وہ ہی کہ نہی ہو
اوسکی کرنی پر حد آئی ہو یا وعید عذاب کا آیا ہو اوسکی کرنی پر قرآن اور حدیث صحیح مین یا اطلاق شرح مین اوسپر کفر کا آیا ہو جیسی اس حدیث مین
من ترک الصلوٰۃ متعمدا فقد کفر یا فساد اوسکا مثل فساد گناہ کبیرہ کی یا زیادہ اوس سی ہو یا منع اوس سی آیا ہو ساتہ دلیل قطعی کی اور موجب ہتک حرمت
دین کا ہو پس جسمین یہ بات نہو وہ صغیرہ ہی اور مراتب کبیرہ کی متفاوت ہین بعضی بہت بڑی اور بری ہین بعض سی اور حدیثون مین جو مذکور ہوی ہین سب
نہین مذکور ہوی بلکہ جو مناسب پوچہنی والی کی ہوتا بیان فرماتی اور مولانا جلال الدین دوانی وغیرہ نی کبیرہ یہ نقل کیے ہین شرک کرنا ساتہ اللہ کی خواہ
اوسکی ذات مین کسی کو شریک کری یا عبادت مین یا استعانت مین یا علم مین یا قدرت مین یا تصرف مین یا پیدا کرنی مین یا پکارنی مین یا کہنی مین یا نام رکہنی مین یا ذبح
کرنی مین یا نذر ماننی مین یا لوگون کی امور سونپنی مین یعنی جیسی اللہ کو سبکی کام سپرد ہین ویسی اور کو بہی جانی اور نیت اصرار کی گناہ پر رکہنی اور ناحق

خون کرنا اور زنا اور اغلام اور چوری کرنی اور سحر کرنا اور سیکھنا سحر کا اور شراب پینی اور نشہ کی چیز پینی یا اور نکاح کرنا اپنی محارم سی اور جوا کھیلنا
اور ترک کرنا ہجرت کا کفار کی ملک سی اور دوستی کرنی کفار سی اور ترک کرنا جہاد کا باوجود قدرت کی اور غلبہ کفار کی اور بیاج کھانا اور گوشت
مردار کا اور سور کا کھانا اور نجومی اور کاہن کی تصدیق کرنی اور کسیکا مال ظلم سی لی لینا اور مرد یا عورت پاکدامن کو تہمت زنا کی کرنی اور
جھوٹی گواہی دینی اور روزہ رمضان کا قصداً بی عذر توڑنا اور قسم جھوٹی کھانی اور ناتا کاٹنا اور ماں باپ مسلمانون کو ناحق ستانا اور انکی
نافرمانی کرنی اور کافرون کی لڑائی سی بھاگنا اور مال یتیمون کا ناحق کھانا اور ماپ تول مین خیانت کرنی اور نماز انکی پہلی وقتسی پڑہنی اور مسلمانو کو
ناحق مارنا اور جھوٹ آنحضرت پر باندھ لینا اور برا کہنا رسول کو اور قرآن کو اور فرشتونکو اور انکار کرنا انکا اور ٹھٹھا کرنا ساتھ انکی اور انکار کرنا ضروریات
دین کا اور ترک کرنا نماز اور زکوۃ اور حج اور روزہ رمضان کا اور حضرت کی صحابہ کو برا کہنا اور گواہی بی عذر چھپانی اور رشوت لینی اور
خاوند اور جورو مین لڑائی ڈلوانی اور چغل خوری بادشاہ وغیرہ سی کرنی اور غیبت کرنی اور اسراف کرنا اور قزاقی کرنی اور فساد کرنا
زمین مین بیچ مال اور دین کی اور ہمیشہ صغیرہ گناہ کرنی اور مدد کرنی گناہون پر اور رغبت دلانی گناہ پر اور گانا ساتھ مزامیر کی اور
ستر کھولنا حمام مین روبرو لوگون کی اور بخل کرنا ادای واجب سی اور قتل کرنا نفس اپنی کو اور تلف کرنا ایک عضو کا اعضا اپنی مین سی گناہ
مین زیادہ ہی اوس سی کہ غیر اپنی کو مارے اور پاکی نہ کرنی پیشاب اور منی سی اور ایذا دینی ساتھ ٹھٹھہ دینی کی اور جھٹلانا تقدیر کو اور امیر اپنی کی
عہد شکنی کرنی اور طعن کرنا نسبون مین اور پیچھی پانچی کرنی ازراہ تکبر کی اور گمراہی کی طرف بلانا لوگون کو اور نوحہ کرنا اور برا طریقہ نکالنا اور
اشارہ مسلمان بھائی کیطرف کرنا ساتھ تیز چیز کی اور خوجہ کرنا کسی کو اور قطع کرنا کسی چیز کا اعضا اپنی سی یعنی مثلاً ڈاڑھی منڈوا دی یا تھوڑی
ناک وغیرہ کاٹ ڈالی اور ناشکری کرنی اپنی محسن کی اور کجروی کرنی حرم مین اور جاسوسی کرنی اور کھیلنا ساتھ نرد کی اور شطرنج کھیل کہ بازغدق
حرام مین کھیلنی اور کہنا مسلمان کا مسلمان کو ای کافر اور نہ عدل کرنا درمیان بیبیون کی نوبت مین اور زرق کرنا اور حائضہ سی صحبت کرنی
اور گرانی غلہ سی خوش ہونا اور جانور سی فعل بد کرنا اور عالم کو اپنی علم پر عمل نہ کرنا اور محبت دنیا کی کرنی اور نظر کرنا امرد خوبصورت کو
اور کسی کی گھر مین جھانکنا اور کسی کی گھر مین بغیر اوسکی اذن کی جانا اور دیوثی اور مساحقی کرنی اور امر بالمعروف اور نہی عن المنکر
نزدیک قدرت کی ترک کرنا اور قرآن بعد سیکھنی کی بھلانا اور حیوانات کو جلانا اور عورت کو نافرمانی کرنی خاوند کی بلا سبب اور
رحمت خدا سی ناامید ہونا اور اوسکی عذاب سی نڈر ہونا اور حقارت عالمون اور حافظون کی کرنی اور جوی سی طہارت کرنا اسقدر مذکور ہوئی
سوای انکی اور بھی ہین یہ ترجمہ مشکوۃ مین کہ حضرت شیخ عبدالحق رح نی لکھا ہی اور کتاب ابن نجیم مصنف بحر الرائق کی مین سے لکھے ہین

الفصل الاول فصل پہلی

عن عبد الله بن مسعود قال قال رجل یا رسول الله ای الذنب اکبر عند الله قال ان تدعو لله ندا وهو خلقك قال ثم ای قال ان تقتل ولدك خشية ان یطعم معك
اور روایت ہی عبد اللہ بیٹی مسعود کی سی کہ کہا کہا ایک شخص نی ای رسول خدا کی کونسا گناہ بہت بڑا ہی نزدیک اللہ کی فرمایا کہ ٹھہراوی تو
کسی کو واسطی خدا کی شریک اور حالانکہ اوسی نی پیدا کیا تجکو کہا اوسنی پھر کونسا فرمایا یہ کہ مار ڈالی تو اولاد اپنی کو اس ڈر سی کہ کھاوی
ساتھ تیری ف ملا علی قاری رح نی ان تدعو لله ندا کی شرح مین لکھا ہی کہ اللہ کی عبادت مین کسی کو شریک کری یا پکارنی مین یعنی جیسی یا اللہ کر
پکارتی ہین اسیطرح اور کو بھی کہی یا فلانی ہماری یہ حاجت بر لا کبیرہ گناہ ہی یہی ہی اور رسم تھی ایام جاہلیت مین کہ محتاجگی کی ڈر سی اولاد کو
مار ڈالتی تھی کہ کھلانا پلانا نہ پڑیگا اوس سی بھی منع فرمایا قال ثم ای قال ان تزانی حلیلة جارك فانزل الله تعالی

تصدیقہا والذین لا یدعون مع اللہ الٰہا آخر ولا یقتلون النفس التی حرم اللہ الا بالحق ولا یزنون الآیۃ متفق علیہ
کہا پھر کونسا فرمایا یہ کہ زنا کرے تو عورت ہمسایہ کی سے پس نازل کی اللہ تعالیٰ نے مطابق اسکی یہ آیت اور جو لوگ کہ نہیں پکارتے ساتھ اللہ کے
معبود اور کو اور نہیں مار ڈالتے اوس جان کو کہ حرام کیا ہے اللہ نے مگر ساتھ حق کے یعنی بحکم شرع جیسے حد یا قصاص میں مارتے ہیں اور نہیں
زنا کرتے تا آخر آیت روایت کی یہ بخاری اور مسلم نے **ف** یہ آیہ سورۂ فرقان میں ہے آگے ہیں برائی زناکاروں وغیرہ کی اور عذاب ہونا اسپر مذکور ہے
اور مار ڈالنا اور زنا کرنا مطلق بڑے گناہ ہیں لیکن اولاد کو مارنا اور ہمسایہ کی بی بی سے زنا کرنا بہت بڑے گناہ ہیں **وعن عبد اللہ**
ابن عمرو قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الکبائر الاشراک باللہ وعقوق الوالدین وقتل النفس والیمین الغموس
رواہ البخاری وفی روایۃ انس وشہادۃ الزور بدل الیمین الغموس متفق علیہ اور روایت ہے عبد اللہ بن
عمرو سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے گناہ بڑے یہ ہیں شریک کرنا ساتھ اللہ کے اور نافرمانی کرنی والدین کی اور مارنا جان کا اور
قسم کھانی جھوٹی روایت کی یہ بخاری نے اور بیچ روایت انس کی جھوٹی گواہی دینی بدلے جھوٹی قسم کی روایت کی یہ بخاری اور مسلم نے **ف**
معنی عقوق کی ایذا دینی کی بھی آئے ہیں یعنی ناحق ایذا دینی ماں باپ مسلمانوں کو نہ چاہیے اور باپ کافر کو بھی ایذا نہ دے لیکن ایذا دینی کفر سے نکالنی کے لیے
جائز ہے اور تفسیر عزیزی میں بیچ تفسیر وبالوالدین احسانا کے لکھا ہے کہ ماں باپ کے ساتھ احسان کرنے میں تین باتیں چاہئیں اول ایذا نہ دینی زبان سے
اور ہاتھ وغیرہ سے دوسری خدمت انکی کرے بدن اور مال سے تیسری جس وقت بلاویں حاضر ہووے لیکن دو قسموں اخیر کا مفصل بیان یہ ہے کہ
خدمت کرنے میں شرط یہ ہے کہ وہ محتاج اسکی ہوں اور یہ قدرت رکھتا ہو خدمت گذاری کی پس اگر وہ محتاج نہوں یا یہ شخص قدرت نہیں رکھتا واجب نہیں
اور تیسری بات میں شرط یہ ہے کہ اوسکی حاضر ہونے میں مفسدہ شرعی ثابت نہو ورنہ واجب نہیں اور اگر والدین یا ایک اونمیں سے کہیں کہ طاعات نفل
مت ادا کر اور ہمارے پاس حاضر رہ بجا لاوے اور اگر کہیں کہ واجبات ترک کر یا حج فرض کے لیے مت جا نہ قبول کرے اور اگر سنتوں موکدہ کے
ترک کو کہیں مثل جماعت اور روزہ عرفہ کے صحیح تر یہ ہے کہ اگر ایک دو بار ترک کروا دیں خیر اطاعت انکی کرے اور اگر عادت ڈلوا دیں اسکے
ترک کی حکم اونکا نہ قبول کرے اور یمین غموس یہ ہے کہ گذشتہ جھوٹی بات پر جانکر قسم کھاوے جیسے کہے قسم ہے میں نے یہ بات نہیں کی اور واقع میں کی تھی
وعن ابی ہریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اجتنبوا السبع الموبقات قالوا یا رسول اللہ وما ہن قال الشرک باللہ
والسحر وقتل النفس التی حرم اللہ الا بالحق واکل الربوا واکل مال الیتیم والتولی یوم الزحف وقذف المحصنات المؤمنات الغافلات متفق علیہ
اور روایت ہے ابی ہریرہ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے بچو تم سات چیزوں ہلاک کرنیوالیوں سے عرض کیا صحابہ نے یا رسول اللہ اور کیا ہیں
فرمایا شرک کرنا ساتھ اللہ کی اور جادو کرنا اور مارنا اوس جانکا کہ حرام کیا اللہ نے مگر ساتھ حق کے اور کھانا بیاج کا اور کھانا مال یتیم کا اور پیٹھ دینا دن
لڑائی کے کافروں سے اور تہمت کرنی ساتھ زنا کے عورتوں پاکدامنوں ایمان والیوں بیخبروں کو روایت کی یہ بخاری اور مسلم نے **ف** جاننا چاہیے اے عزیز
شرک سے ہر کسی کو پرہیز کرنا لازم ہے کہ مدار ساری عبادتوں کا اسپر ہے یعنی مشرک کا کوئی عمل قبول نہیں ہوتا اور نہ بخشا جاتا ہے جیسے کہ اللہ تعالیٰ نے
فرمایا ہے ان اللہ لا یغفر ان یشرک بہ ویغفر ما دون ذلک لمن یشاء یعنی اللہ تعالیٰ شرک کو نہیں بخشتا اور سوای شرک کی اور گناہ جو چاہتا ہے بخشدیتا ہے اسلیے
تعریف اور اقسام شرک کی کتابوں معتبر سے مع نام کتابونکی بیان ہوتی ہیں خوب تامل کرے آمین دیکھئے شرح عقائد میں ہے کہ شرع میں شرک اسکو کہتے ہیں کہ
غیر خدا کو شریک خدا کا کرے الوہیت میں یعنی واجب الوجود جانے جیسے کہ مجوس اہرمن ویزدان کو کہتے ہیں یا غیر خدا کو لائق عبادت کے جانے جیسے کہ بت پرست کرتے ہیں اور شرک
بمعنی کفر کے بھی آتا ہے جیسے کہ حضرت شیخ عبد الحق نے ترجمہ مشکوۃ میں انہیں دونوں قسموں کو کہ شرح عقائد میں مذکور ہوئی ہیں لکھا ہے کہ مراد شرک سے یہاں کفر ہے

خیالی مین ہی اور یہی عصمۃ اللہ نی بہی لکہا ہی اور حضرت شاہ ولی اللہ محدث دہلوی نی لکہا ہی کہ شرک شرع مین اسکو کہتی ہین کہ جو صفتین خاص باری تعالی
کی ہین وہ اوسکی غیر مین ثابت کری یعنی جیسی علم اللہ تعالی کو ہر چیز کا ہی اور کا علم بہی ویسا جانی یا جیسی اللہ کو قادر جانتا ہی ہر چیز پر ویسا اور کو بہی جانی
یا جیسی بندہ تصرف رکہتا ہی عالم مین ساتہ ارادہ اپنی کی ویسی اور کو بہی جانی مثلاً کسی کو جانی کہ اوستی مجہی شاباش کہی تہی اوس سی معیشت فراخ
ہوگئی یا فلانی نی پہٹکا کی تہی اوس سی مین بیمار یا بدبخت ہوگیا اور بعضی کبیرہ گناہون کو بہی شرع مین شرک کہا ہی اونسی بہی نہایت دور ہو جیسی کہ
حدیث شریف مین آیا ہی کہ جسنی سوای اللہ کی اور کی قسم کہائی اوسنی ضرور شرک کیا یا آیا ہی کہ شگون بد لینا شرک ہی یا آیا ہی کہ ریا کرنا شرک ہی
یا آیا ہی کہ عورت جو خاوند کی محبت کی لیے ٹوٹکا کری شرک ہی اور بعضی قسمین شرک کی تفسیر عزیزی مین لکہی ہین کہ جو لوگ سوای خدا کی اورونکو [illegible]
ہمسر خدا کا کرتی ہین وہ بہتیری ہین از انجملہ وہ لوگ ہین کہ بیچ ذکر کی اورونکو ہمسر خدا کا کرتی ہین اور نام اورون کا مانند نام خدا کی بطریق تقرب کی
ذکر کرتی ہین مثلاً اوٹہتی بیٹہتی مین مثل نام خدا کی اورونکا نام لیتی ہین اور از انجملہ وہ ہین کہ نام رکہتی ہین بندۂ فلان اور عبد فلان اسکو شرک فی التسمیہ کہتی ہین
اور از انجملہ وہ ہین کہ ذبح غیر خدا کی لیے کرتی ہین اور اورونکی منتین مانتی ہین اور از انجملہ وہ ہین کہ دفع بلاؤنکی لیے اورونکو پکارتی ہین یا حصول کرنی منافع مین
اورون کیطرف رجوع کرتی ہین اور از انجملہ وہ ہین کہ خدا کی نام کی ساتہ علم اور قدرت مین اورونکو برابر کرتی ہین جیسی کہ کہی ما شاء اللہ وشئت یعنی جو کچہ خدا چاہی
اور تم چاہو گی وہ ہوگا ایک شخص نی حضرت کے روبرو یون ہی کہا تہا اوسکو فرمایا کہ تو نی مجہی اللہ کا شریک کیا بلکہ یون کہہ ما شاء اللہ وحدہ یعنی جو خدا اکیلا چاہیگا
وہی ہوگا تمام ہوا مضمون تفسیر عزیزی کا اور بعضی افعال اگرچہ شرک حقیقی یعنی کفر نہین ہین لیکن مشابہ افعال مشرکون اور بت پرستونکی ہین اونسی بہی پرہیز کرنا
لازم ہی جیسی کہ لوگ روبرو علماء اور بادشاہون وغیرہ کی زمین کو چومتی ہین کرنیوالی اس فعل کی اور جو کہ اسپر خوش ہوتی ہین دونون گنہگار ہوتی ہین
کیونکہ یہ فعل حرام اور کبیرہ گناہ ہی اسلیے کہ مشابہت بت پرستی کی ہی کذا فی تحفۃ الملوک پس مین چومنی اگر بطور عبادت اور تعظیم کی ہو کفر ہی اور اگر بطور
تحیہ یعنی ادب کی ہو کفر نہین لیکن گناہ کبیرہ ہی کذا فی در المختار تمام ہوا بیان شرک کا اب شروع ہوتا ہی بیان سحر کا سحر کرنا جیسی حرام اور ہلاک
کرنیوالا ہی ویسی ہی سیکہنا اور سکہانا سحر کا بہی حرام اور ہلاک کرنیوالا ہی اور خیالی حاشیہ شرح عقائد کی مین لکہا ہی کہ سحر کرنا کفر ہی بالاتفاق اور
ایک جماعت صحابہ وغیرہ کی اسپر متفق ہی کہ ساحر کو مار ڈالا چاہیی اور بعضی کہتی ہین کہ اگر سحر باعث کفر کا ہو مار ڈالی اگر اوس سی توبہ نہ کری اور نجوم اور کہانت
اور پوچہنا کاہن اور نجومی سی اور رمل اور شعبدہ اور تعلیم کرنی انکی اور مزدوری لینی انپر حرام ہی اور اگر ایک مسلمان دو کافرونسی بہاگی کبیرہ گناہ ہی
اور اگر دوسی زیادہ ہون بہاگنا حرام نہین جائز ہی لیکن اولی یہ ہی کہ تب بہی ٹہیرا رہی کذا ذکر الشیخ عبد الحق رح نجوم ستارون کی تاثیرات سی خبرین آئندہ
وغیرہ کی بتانی اور کہانت بغیر ستارونکی غیب کی خبرین دینی جیسی بعضون کی جنات تابع ہوتی ہین اور وہ احوال غیب بیان کرتی ہین وعنہ
قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَا یَزْنِی الزَّانِی حِیْنَ یَزْنِی وَھُوَ مُؤْمِنٌ وَلَا یَسْرِقُ السَّارِقُ حِیْنَ یَسْرِقُ
وَھُوَ مُؤْمِنٌ وَلَا یَشْرَبُ الْخَمْرَ حِیْنَ یَشْرَبُھَا وَھُوَ مُؤْمِنٌ وَلَا یَنْتَھِبُ نُھْبَۃً یَرْفَعُ النَّاسُ اِلَیْہِ فِیْھَا اَبْصَارَھُمْ حِیْنَ یَنْتَھِبُھَا وَھُوَ
مُؤْمِنٌ وَلَا یَغُلُّ اَحَدُکُمْ حِیْنَ یَغُلُّ وَھُوَ مُؤْمِنٌ فَاِیَّاکُمْ اِیَّاکُمْ مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ اور روایت ہی اونہین سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ
علیہ وسلم نے نہین زنا کرتا زنا کرنیوالا جسوقت زنا کرتا ہی اور وہ ہو مومن یعنی زانی زنا کی وقت پورا مومن نہین رہتا اور نہین چوری کرتا
چوری کرنیوالا جسوقت کہ چوری کرتا ہی اور وہ ہو مومن اور نہین شراب پیتا شراب پینی والا جسوقت کہ پیتا ہی اور وہ ہو مومن اور نہین لوٹتا لوٹ کہ اوٹہاتی ہین
لوگ طرف اوسکی بیچ اوس لوٹ کی آنکہین اپنی اوسوقت کہ لوٹتا ہی اور وہ ہو مومن یعنی آشکارا لوٹتا ہی کہ لوگ اوسکو دیکہتی ہین اور نالہ کرتی ہین اور دفع نہین کرسکتی
اور نہین خیانت کرتا ایک تمہارا جسوقت کہ خیانت کرتا ہی اور وہ ہو مومن پس بچو تم یعنی ان گناہون سی روایت کی یہ بخاری اور مسلم نے

وفی روایۃ ابن عباس ولا یقتل حین یقتل وھو مؤمن قال عکرمۃ قلت لابن عباس کیف ینزع الایمان منہ قال ھکذا وشبک بین اصابعہ ثم اخرجھا قال فان تاب عاد الیہ ھکذا وشبک بین اصابعہ
اور بیچ روایت ابن عباس کی یہ زیادہ ہی اور نہین قتل کرتا جسوقت کہ قتل کرتا ہی اور ہو وہ مومن کہا عکرمہ نی کہا مین نی واسطی ابن عباس کے کسطرح نکالا جاتا ہی ایمان اوس سی کہا اونہون نی اسطرح سی اور بیچ دیا درمیان اونگلیون اپنی کی پہر نکالا اونکو فرمایا کہ اگر توبہ کرتا ہی عود کرتا ہی طرف اوسکی اسطرحسی اور پہر پیچ دیا درمیان اونگلیون اپنی کی **ف** یعنی پنجہ ایک ہاتہ کا درمیان پنجہ دوسری ہاتہ کی ڈالکر نکالا کہ پہلی ایمان آدمی کی ساتہ اسطرح ملا ہوا تہا پہر یون نکل آتا ہی پہر اگر توبہ کرتا ہی یعنی گناہ کر چکتا ہی اور پہرتا ہی اوس سی تو پہر بدستور آجاتا ہی وقال ابو عبد اللہ لا یکون ھذا مؤمنا تاما ولا یکون لہ نور الایمان ھذا لفظ البخاری اور کہا ابو عبد اللہ نی یعنی بخاری نی نہین ہوتا یہ شخص مومن پورا اور نہین ہوتا واسطی اوسکی نور ایمان کا یعنی کمال اوسکا یہ ہین لفظ بخاری کی **وعن** ابی ہریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم آیۃ المنافق ثلاث زاد مسلم وان صام وصلی وزعم انہ مسلم ثم اتفقا اذا حدث کذب واذا وعد اخلف واذا ائتمن خان اور روایت ہی ابی ہریرہ سی کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی نشانی منافق کی تین ہین زیادہ کیا مسلم نی اگرچہ روزہ رکہی اور نماز پڑہی اور دعوی رکہی اسکا کہ مسلمان ہون پہر متفق ہوی دونو بخاری ومسلم جبکہ بات کری جہوٹ بولی اور جب وعدہ کری خلاف کری اور جب امانت سونپی جاوی خیانت کری **ف** نفاق دو قسم پر ہی ایک نفاق فی العقیدہ یعنی نفاق عقیدہ دین اور دوسرا نفاق فی العمل یعنی نفاق عمل مین یہان مراد نفاق فی العمل ہی نہ نفاق فی العقیدہ یعنی یہ خصلتین منافقون کی ہین مسلمانون کو انسی بچنا ہی **وعن** عبد اللہ بن عمرو قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اربع من کن فیہ کان منافقا خالصا ومن کانت فیہ خصلۃ منھن کانت فیہ خصلۃ من النفاق حتی یدعھا اذا ائتمن خان واذا حدث کذب واذا عاھد غدر واذا خاصم فجر متفق علیہ
اور روایت ہی عبد اللہ بیٹی عمرو کی سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی چار باتین ہین جس شخص مین ہووین وہ چارون وہ شخص ہی منافق یعنی نفاق فی العمل رکہتا ہی اور وہ شخص کہ ہووی بیچ اوسکی ایک خصلت اونمین سی ہوگی بیچ اوسکی ایک خصلت نفاق سی یہانتک کہ چہوڑ دی اوسکو جبکہ امانت سونپی جاوی خیانت کری اور جب بات کری جہوٹ بولی اور جب عہد کری توڑ دی اور جب جہگڑی بکہی روایت کی یہ بخاری اور مسلم نی **وعن** ابن عمر قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مثل المنافق کالشاۃ العائرۃ بین الغنمین تعیر الی ھذہ مرۃ والی ھذہ مرۃ رواہ مسلم اور روایت ہی بیٹی عمر سی کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی مثال منافق کی مانند بکری کی ہی کہ خواہش رکہتی ہی نر کی پہرتی ہی درمیان دو ریوڑون کی میل کرتی طرف اوسکی ایکبار اور طرف اسکی ایکبار روایت کی یہ مسلم نی **ف** ایسا ہی حال ہی منافقون کا کہ کبہی گروہ مسلمانون مین آتی ہین کبہی گروہ کفار مین

الفصل الثانی فصل دوسری **عن** صفوان بن عسال قال قال یھودی لصاحبہ اذھب بنا الی ھذا النبی فقال لہ صاحبہ لا تقل نبی انہ لو سمعک لکان لہ اربع اعین فاتیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فسألاہ عن تسع آیات بینات روایت ہی صفوان بیٹی عسال کی سی کہا کہا ایک یہودی نی واسطی یار اپنی کی چل ساتہ ہمارے طرف اس نبی کی پس کہا واسطے اوسکے یار اوسکے نی نہ کہہ تو نبی تحقیق وہ اگر سنی تجکو کہتا تیرا البتہ ہون گی واسطی اوسکی چار آنکہین یعنی نہایت خوش ہووی گے

پس ای دونون بعیب جنہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی پاس پس پوچھی اونھون نی حضرت سی نو احکام ظاہر ف مراد احکام سی جولائی مذکور ہی ای
یا نو معجزہ حضرت موسی علیہ السلام کی جو کہ کلام اللہ میں مذکور ہین عصا اور ید بیضا اور طوفان اور ٹڈیان اور چچڑیان اور مینڈک اور خون اور
قحط اور کم ہونا میوون کا تفسیر میں مفصل مذکور ہین پس حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نی بسبب اسکی کہ کلام اللہ مین مذکور ہین نہ ذکر کیی اور جو احکام
ضروری تہی بیان فرمائی یا جواب اونکا دیکر بعد اسکی یہ احکام فرمائی ہون راوی نی بسبب شہرت کی وہ نہین ذکر کیی فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی
اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَا تُشْرِکُوْا بِاللّٰہِ شَیْئًا وَّلَا تَسْرِقُوْا وَلَا تَزْنُوْا وَلَا تَقْتُلُوا النَّفْسَ الَّتِیْ حَرَّمَ اللّٰہُ اِلَّا بِالْحَقِّ وَلَا تَمْشُوْا
بِبَرِیْءٍ اِلٰی ذِیْ سُلْطَانٍ لِیَقْتُلَہٗ وَلَا تَسْحَرُوْا وَلَا تَاْکُلُوا الرِّبٰوا وَلَا تَقْذِفُوْا مُحْصَنَۃً وَّلَا تُوَلُّوْا لِلْفِرَارِ یَوْمَ الزَّحْفِ وَ
عَلَیْکُمْ خَاصَّۃً الْیَهُوْدَ اَنْ لَّا تَعْتَدُوْا فِی السَّبْتِ پس فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی نہ شریک کرو ساتہ اللہ کی کسیکو
اور نہ چوری کرو اور نہ زنا کرو اور نہ مارو اوس جان کو کہ حرام کیا ہی اللہ نی مگر ساتہ حق کی اور نہ لیجاؤ پاک شخص کو طرف حاکم کی یعنی بیگناہ پر
بہتان باندہ کر قصد اوسکا حاکم کی آگی مت لیجاؤ تاکہ ماری اوسکو اور نہ جادو کرو اور نہ کہاؤ بیاج اور نہ تہمت کرو عورت پاکدامن کو اور نہ پیٹہ دو
واسطی بہاگنی کی دن لڑائی کی یعنی جہاد مین کفار سی نہ بہاگو اور اوپر تمہاری خاص ای یہود واجب ہی یہ کہ نہ زیادتی کرو بیچ ہفتہ کے
ف یعنی ہفتہ کو شکار نہ کرو کہ منع کیا ہی اللہ تعالی نی تمکو اس سی قَالَ فَقَبَّلَا یَدَیْهِ وَرِجْلَیْهِ وَقَالَا نَشْهَدُ اِنَّکَ نَبِیٌّ قَالَ فَمَا
یَمْنَعُکُمْ اَنْ تَتَّبِعُوْنِیْ قَالَا اِنَّ دَاوٗدَ عَلَیْهِ السَّلَامُ دَعَا رَبَّهٗ اَنْ لَّا یَزَالَ مِنْ ذُرِّیَّتِهٖ نَبِیٌّ وَاِنَّا نَخَافُ اِنْ تَبِعْنَاکَ اَنْ تَقْتُلَنَا الْیَهُوْدُ
رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ وَاَبُوْدَاوٗدَ وَالنَّسَائِیُّ کہا روایت کرنی والی نی پس چوم لیی ہاتہ حضرت کی اور پانون یہودیون نی اور کہا دونون نی
گواہی دیتی ہین ہم تحقیق تم نبی ہو فرمایا کیا چیز منع کرتی ہی تمکو پیروی میری سی کہا اون دونون نی تحقیق داؤد علیہ السلام نی دعا کی ہی رب اپنی سی کہ ہمیشہ رہی
اولاد اونکی مین سی نبی اور تحقیق ہم ڈرتی ہین اگر پیروی کرین تمہاری یہ کہ مار ڈالین ہمکو یہود روایت کی یہ ترمذی اور ابو داؤد اور نسائی نی ف گواہی دیتی ہین ہم
یعنی جانتی ہین تمہین نبی یہ گواہی بطور قبول کی نتہی بلکہ حال اپنی علم کا بیان کیا چنانچہ یہود نبی ہونا حضرت کا اپنی کتابون سی جانتی تہی مگر بسبب شقاوت کی قبول سب
نہوتا تہا اور دعا کی ہی یعنی ضرور ہی کہ دعا اونکی قبول ہوئی ہوگی پس البتہ کوئی پیغمبر اونکی فرزندون مین سی ہوگا اور یہود تابع اوسکی ہون گی اور
اونکو غلبہ اور شوکت ہوئیگا پس ڈرتی ہین ہم کہ اگر تمہین ہم مانین تو وہ ہمین مار ڈالین گی یہ محض افترا یہود کا تہا ہرگز حضرت داؤد علیہ السلام نے
یہ دعا نہ کی تہی اور کیونکر ہو وی یہ اونہون نی توریت اور زبور مین خود پڑہا تہا کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم خاتم النبیین ہین اور دین اونکا ناسخ
سب دینون کا ہی وَعَنْ اَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ ثَلٰثٌ مِّنْ اَصْلِ الْاِیْمَانِ اَلْکَفُّ عَمَّنْ
قَالَ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰہُ لَا تُکَفِّرْهُ بِذَنْبٍ وَّلَا تُخْرِجْهُ مِنَ الْاِسْلَامِ بِعَمَلٍ اور روایت ہی انس سی کہا فرمایا رسول خدا
صلی اللہ علیہ وسلم نی تین چیزین ہین جڑ ایمان کی یعنی اگر وہ نہون بنا ہی ایمان کی گر پڑی بند رہنا اوس شخص سی کہ کہا اوسنی لا الہ الا اللہ نہ کافر
کہو اوسکو بسبب گناہ کی اور نہ نکال تو اوسکو اسلام سی بسبب کسی کام کی ف نہ کافر کہہ بسبب گناہ کی یہ رد ہی خارجیون کا کہ وہ کہتی ہین
مومن گناہ کرنے سے اگرچہ صغیرہ ہو کافر ہو جاتا ہی اور نہ نکال اسلام سی یہ رد معتزلہ کا ہی کہ وہ کہتی ہین بندہ گناہ کبیرہ کرنیسی اسلام سی
نکلجاتا ہی اگرچہ کافر نہین ہوتا وہ ایک درجہ اور پیدا کرتی ہین کہ مرتکب کبیرہ کا نہ مومن ہی اور نہ کافر وَالْجِهَادُ مَاضٍ مُّنْذُ بَعَثَنِیَ اللّٰہُ اِلٰی اَنْ
یُّقَاتِلَ اٰخِرُ هٰذِهِ الْاُمَّةِ الدَّجَّالَ اور جہاد جاری رہنی والا ہی جب سی بہیجا ہی مجکو اللہ نی یہانتک کہ قتل کرے آخر اس امت کی دجال کو
ف پھر یاجوج ماجوج نکلین گی کوئی اونکا مقابلہ نہین کرسکی گا اللہ تعالی کی قدرت سی فنا ہو جائین گی اور اونکی بعد کوئی کافر روی زمین پر

نہین رہیگا پس حکم جہاد کا تمام ہو جائیگا لَا یُبْطِلُہٗ جَوْرُ جَائِرٍ وَّلَا عَدْلُ عَادِلٍ نہ موقوف کریگی اوسکو ظلم ظالم کا یعنی جہاد کو اور عدل
عادل کا ف یعنی جائز نہین ہی ترک جہاد اگرچہ بادشاہ ظالم اور فاسق ہو بہر حال واجب ہی موافقت اوسکی اور نکلنا ساتہ اوسکی جہاد کی لیے
اور عدل اگرچہ باعث امن کا ہی لیکن مناطی بول بالا اسلام کی جاری ہی وَالْاِیْمَانُ بِالْاَقْدَارِ رَوَاہُ اَبُوْدَاؤُدَ اور ایمان لانا ساتہ تقدیرون
کی روایت کی یہ ابو داود نی ف یعنی تیسری جز ایمان کی یہ ہی کہ اعتقاد کری کہ جو کچہ عالم مین جاری ہوتا ہی اللہ کی قضا و قدر سی ہوتا ہی روایت
کی یہ ابو داود نی وعن اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِذَا زَنَی الْعَبْدُ خَرَجَ مِنْہُ الْاِیْمَانُ فَکَانَ
فَوْقَ رَاْسِہٖ کَالظُّلَّۃِ فَاِذَا خَرَجَ مِنْ ذٰلِکَ الْعَمَلِ رَجَعَ اِلَیْہِ الْاِیْمَانُ رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ وَاَبُوْدَاؤُدَ
اور روایت ہی ابوہریرہ سی کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی جسوقت کہ زنا کرتا ہی بندہ نکلجاتا ہی اوس سی ایمان پس ہوتا ہی اوپر سر اوسکی
مانند سائبان کی پس جبکہ فارغ ہوتا ہی اوس عمل سی پہر آتا ہی طرف اوسکی ایمان روایت کی یہ ترمذی اور ابوداود نی **الفصل الثالث**
فصل تیسری عن مُعَاذٍ قَالَ اَوْصَانِیْ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ بِعَشْرِ کَلِمَاتٍ قَالَ لَا تُشْرِکْ بِاللّٰہِ شَیْئًا
وَاِنْ قُتِلْتَ وَحُرِّقْتَ وَلَا تَعُقَّنَّ وَالِدَیْکَ وَاِنْ اَمَرَاکَ اَنْ تَخْرُجَ مِنْ اَھْلِکَ وَمَالِکَ وَلَا تَتْرُکَنَّ صَلٰوۃً
مَکْتُوْبَۃً مُّتَعَمِّدًا فَاِنَّ مَنْ تَرَکَ صَلٰوۃً مَّکْتُوْبَۃً مُّتَعَمِّدًا فَقَدْ بَرِئَتْ مِنْہُ ذِمَّۃُ اللّٰہِ
روایت ہے معاذ سی کہ کہا نصیحت کی مجکو پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی ساتہ دس باتون کی فرمایا نہ شریک کر ساتہ اللہ کی کسی کو اور اگرچہ
مارا جاوی تو اور جلایا جاوی تو اور نہ نافرمانی کر ماں باپ اپنی کی اور اگرچہ حکم کرین تجکو یہ کہ الگ ہو اہل اپنی سی اور مال اپنی سی اور نہ چہوڑ تو نماز فرض کو
جانکر پس تحقیق جسنی چہوڑی نماز فرض جانکر پس تحقیق الگ ہوا اوس سی ذمہ خدا کا ف اگرچہ جلایا جاوی تو معاذ عمل اولی پر کرتی تہی پہلی انکو
یہ فرمایا اور اور کو جائز بہی ہی کہ اس صورت مین کلمہ کفر کا زبان پر جاری کرلی اور دل مین ایمان رکہی اور الگ ہو اہل و مال اپنی سی یہ مبالغہ اور تاکید ہی
اس باب مین اور واجب نہین نہی نکلنا واسطی حرج کی اور ذمہ خدا کا یعنی نہین باقی رہا خدا تعالی کی امن مین دنیا مین سبب مستحق ہونی تعزیر کی اور آخرت مین
سبب مستحق ہونی عذاب کی وَلَا تَشْرَبَنَّ خَمْرًا فَاِنَّہٗ رَاْسُ کُلِّ فَاحِشَۃٍ وَاِیَّاکَ وَالْمَعْصِیَۃَ فَاِنَّ بِالْمَعْصِیَۃِ حَلَّ
سَخَطُ اللّٰہِ وَاِیَّاکَ وَالْفِرَارَ مِنَ الزَّحْفِ وَاِنْ ھَلَکَ النَّاسُ وَاِذَا اَصَابَ النَّاسَ مُوْتٌ وَّاَنْتَ فِیْھِمْ فَاثْبُتْ وَاَنْفِقْ
عَلٰی عِیَالِکَ مِنْ طَوْلِکَ وَلَا تَرْفَعْ عَنْھُمْ عَصَاکَ اَدَبًا وَّاَخِفْھُمْ فِی اللّٰہِ رَوَاہُ اَحْمَدُ اور نہ پی تو شراب پس تحقیق یہ سر ہی تمام برائی کا اور بچ تو گناہ سی
پس تحقیق ساتہ گناہ کی اوترتا ہی غضب اللہ کا اور بچ تو بہاگنی لڑائی کفار کی سی اور اگرچہ مرتی ہون لوگ اور جسوقت کہ پہونچی آدمیون کو موت یعنی سبب وبا
وغیرہ کی اور ہو تو بیچ اونکی پس ٹہرا رہ اور خرچ کر اوپر کنبی اپنی کی مال موافق مقدور اپنی کی اور مت اوٹہا کر اونسی لاٹہی اپنی ادب کی یعنی اگر احتیاج ادب کی ہو تو نہ
مار کر ادب کی لیے اور ڈرا اونکو بیچ مقدمہ اللہ کی یعنی نصیحت و تعلیم کرتا رہ بیچ حکمون اور منع باتون خدا کی روایت کی یہ احمد نی ف اگرچہ مرتی ہون لوگ یعنی مسلمان
منظور ہی والا دو چند سی زیادہ اگر کافر ہون جائز ہی بہاگنا اور وبا سی بہاگنی کا حکم یہ ہی کہ اگر ایک شہر مین وبا آوی وہان سی نکلی نہین اور اگر اور جاہ ہی تو وہان نہ آوی
اور بہاگنا اوس سی گناہ ہی جیسی کہ کفار کی لڑائی سی بہاگنا اور اگر یہ اعتقاد کری کہ بہاگنی سی بچونگا والا مر جاونگا کافر ہو جاتا ہی نعوذ باللہ منہ وعن
حُذَیْفَۃَ قَالَ اِنَّمَا النِّفَاقُ کَانَ عَلٰی عَھْدِ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَاَمَّا الْیَوْمَ فَاِنَّمَا ھُوَ الْکُفْرُ اَوِ الْاِیْمَانُ رَوَاہُ الْبُخَارِیُّ
اور روایت ہی حذیفہ سی کہ کہا تہا نفاق مگر بیچ زمانہ پیغمبر خدا صلعم کی پس آجکی دن نہین وہ مگر کفر یا ایمان روایت کی یہ بخاری نی ف یعنی حضرت کی
زمانہ مین منافقون کو مسلمانون کی حکم مین گنتی تہی اور پردہ پوشی کرتی تہی بسبب چند در چند مصلحتون کی اب وہ حکم نہ رہا اگر نفاق ظاہر ہو جاوی کسی منافق کی اوسکو

مثل کرین کی اور احکام کفر کی اوسپر جاری کرین کی **باب فی الوسوسة** باب بیچ وسوسہ کی **ف** مراد وسوسے سی باتین دلکی اور شیطان کی ہین کہ باعث ہیون کفر وگناہ کی اور اچھی فکر کو الہام کہتی ہین اور وسوسہ دو قسم پر ہی ضروری اور اختیاری ضروری وہ ہی کہ ناگہان بی اختیار نفس مین آجاوی اوسکو ہاجس کہتی ہین پس یہ قسم معاف ہی اس امت مرحومہ سی اور سب پہلی امتون سی بھی پھر جب ٹھہری اور جولان ہو دلمین اوسکو خاطر کہتی ہین یہ بھی اس امت سی معاف ہی اور اختیاری وہ ہی کہ وسوسہ دلمین ٹھہری اور باقی رہی اور مدام اور اصرار ہوا اوسپر اور ہمیشہ دلمین خلجان کری اور خواہش کرنی اوسکی کی ہووی اور لذت اور محبت اوسکی پیدا ہووی اس قسم کو ہم کہتی ہین یہ بھی خاص اس امت مرحومہ سی معاف ہی اور مواخذہ نہین اوپر بدون عمل کی نامۂ اعمال مین ثبت نہین ہوتا بلکہ بعد قصد کی اگر اپنی کو باز رکھی اوسکی مقابلہ مین نیکی لکھی جاتی ہی اور ایک قسم اور ہی کہ اوسکا نام عزم ہی وہ ٹھہرائی بات نفس کی ہی اور عزم بالجزم ہی دلکا اوسپر کہ کوئی مانع اوس سی نہین ہی مگر نہ میسر ہونا اسباب کا خارج مین اور اوسکی نفس مین کچھ اوس سی کراہت اور نفرت نہ ہووی اگر اسباب بالفعل موجود ہووی تو البتہ کری اس قسم پر مواخذہ ہی لیکن مواخذہ فعل سی کم یعنی جب تلک دلمین ہی کم گنہگار ہی اور جب اوسکو کری گا زیادہ گنہگار ہوگا اور یہ تقسیم اون افعال کی ہی کہ عضا سی واقع ہوتی ہین مثلاً زنا وغیرہ اگر وسوسہ اونکا آوی تو منقسم ان اقسام پر ہی اور جو متعلق دلکی ہین مثلاً بری عقیدی اور اعمال دلکی جیسے عجب خیال نہین اوسکی ہمیشہ استمرار پر بھی مواخذہ ہوتا ہی کذا ذکر الشیخ فی شرح المشکوٰۃ والملا علی القاری

الفصل الاول اس میں **عن** ابی ہریرة قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم ان الله تجاوز عن امتی ما وسوست به صدورها ما لم تعمل به او تکلم متفق علیه روایت ہی ابی ہریرہ سی کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی تحقیق اللہ نی معاف کی میری امت سی وہ چیز کہ بطریق وسوسہ کی آتی ہی دل مین اونکی جبتک کہ نہ عمل کرین ساتھ اوسکی یا نہ بولین روایت کی یہ بخاری اور مسلم نی **وعنه** قال جاء ناس من اصحاب رسول الله صلی الله علیه وسلم الی النبی صلی الله علیه وسلم فسألوه انا نجد فی انفسنا ما یتعاظم احدنا ان یتکلم به قال او قد وجدتموه قالوا نعم قال ذاك صریح الایمان رواه مسلم اور روایت ہی اونہین سی کہ آئی کئی آدمی اصحاب رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی پس پوچھا حضرت سی تحقیق ہم پاتی ہین بیچ دلون اپنی کی وہ چیز کہ بڑا جانتا ہی ایک ہمارا یہ کہ زبان پر لاوی اوسکو فرمایا آیا تحقیق پایا تمنی اوسکو یعنی یہ طور ہوتا ہی اور بڑا جانتی ہو کہا اونہون نی کہ البتہ فرمایا کہ یہ ظاہر ایمان ہی روایت کی یہ مسلم نی **وعنه** قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم یاتی الشیطان احدکم فیقول من خلق کذا من خلق کذا حتی یقول من خلق ربك فاذا بلغه فلیستعذ بالله ولینته متفق علیه اور روایت ہی اونہین سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی آتا ہی شیطان ایک تمہاری کی پاس پس کہتا ہی کسنی پیدا کیا یہ کسنی پیدا کیا یہ یعنی آسمان و زمین وغیرہ یہانتک کہ کہتا ہی کسنی پیدا کیا رب تیری کو پس جبکہ پہونچی اسکو چاہیی کہ پناہ پکڑی ساتھ اللہ کی اور باز رہی روایت کی بخاری اور مسلم نی **ف** غرض اون وسوسون سی اوسکی یہ ہوتی ہی کہ غلطی او کفر مین ڈالی اللہ قدیم پیدا کرنیوالا ہر چیز کا ہی اوسی کو پیدا کیا کیا پس چاہیی خیال کو چھوڑ دی اور اور شغل مین مشغول ہو اور اوٹھنا مجلس سی اور بدلنا حالت کا بڑا تاثیر رکھتا ہی اسکی دفع مین اور اعلیٰ قسم پناہ چاہنی کی یہ ہی کہ مشغول ہو ساتھ ریاضت نفس کی اور پاک کری دلکو تعلقات اور ماسوای اللہ سی اور نری پناہ چاہنی زبان سی کافی نہین لیکن البتہ مدد اس کار کی ہی **وعنه** قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم لا یزال الناس یتساءلون حتی یقال هذا خلق الله الخلق فمن خلق الله فمن وجد من ذلك شیئا فلیقل آمنت بالله ورسله متفق علیه اور روایت ہی اونہین سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی ہمیشہ رہین گی لوگ پوچھا پاچھی کرتی یہانتک کہ کہا جاوی گا یہ پیدا کی اللہ تعالیٰ نی مخلوقات پس کسنی

پیدا کیا اللہ کو پس جو شخص کہ پاوی اوس سی کچہ پس چاہیی کہ کہی ایمان لایا مین ساتہ اللہ کی اور رسولون اوسکی کی روایت کی یہ بخاری اور مسلم نے
ف یعنی ایمان لایا مین اوس چیز پر کہ کہا اللہ تعالی نی اور رسول اوسکی نی کہ وہ قدیم ہی اور پاک ہی پس وسوسہ اس سی دفع کی لیی بجای اعوذ کی
یہ پڑہی **وعن ابن مسعود** قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ما منکم من احد الا وقد وکل بہ قرینہ
من الجن وقرینہ من الملئکۃ قالوا وایاک یا رسول اللہ قال وایای ولکن اللہ اعاننی علیہ فاسلم فلا یامرنی الا بخیر رواہ مسلم
اور روایت ہی ابن مسعود سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی نہین تم مین سی کوئی مگر کہ معین کیا گیا ہی ساتہ اوسکی ہمنشین اوسکا جنون سی
اور ہمنشین اوسکا فرشتون سی عرض کیا صحابہ نی اور تمہاری لیی بہی یا رسول اللہ یعنی ہمنشین جنون سی فرمایا کہ ہان میری لیی بہی لیکن اللہ نی مدد کی
مجکو اوپر اوسکی پس مین سلامت رہتا ہون یعنی اوسکی شر او آفت اور وسواس سی اور وہ تابعدار میرا ہی پس نہین حکم کرتا مجکو مگر ساتہ بہلائی کے
روایت کی یہ مسلم نی **ف** مری حدیث کا یہ مطلب ہی کہ ہر آدمی کی دو مصاحب ہین ایک جن کہ بری باتین بتاتا ہی اور بری وسوسہ ڈالتا
ہی نام اوسکا وسواس ہی اور دوسرا فرشتہ کہ اچہی باتین سکہاتا ہی اور بہلائی الہام کرتا ہی نام اوسکا ملہم ہی **وعن انس** قال قال
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان الشیطن یجری من الانسان مجری الدم متفق علیہ اور روایت ہی انس سی
کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی تحقیق شیطان جاری ہوتا ہی آدمی سی جگہ جاری ہونی خون کی یعنی کمال قدرت رکہتا ہی اوسکی بہکانی پر
روایت کی یہ بخاری اور مسلم نی **وعن ابی ہریرۃ** قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ما من بنی آدم مولود
الا یمسہ الشیطن حین یولد فیستہل صارخا من مس الشیطن غیر مریم وابنہا متفق علیہ
اور روایت ہی ابی ہریرہ سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی نہین کوئی بیٹا آدم کا پیدا کیا گیا مگر چہوتا ہی اوسکو شیطان جس وقت
پیدا کیا جاتا ہی یعنی اسطرح انگلی کوکہ مین مارتا ہی کہ وہ ایذا پاتا ہی پس آواز کرتا ہی بلند بسبب چہونی شیطان کی یعنی روتا ہی چلا کر سوای مریم کی
اور بیٹی اونکی کی روایت کی یہ بخاری اور مسلم نی **ف** یہ بات بسبب دعا قبول ہونی والدہ حضرت مریم کی ہوئی کہ کلام اللہ مین مذکور ہی وانی
اعیذہا بک وذریتہا من الشیطان الرجیم **وعنہ** قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم صیاح المولود حین یقع
نزغۃ من الشیطن متفق علیہ اور روایت ہی اونہین سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی چلانا لڑکی کا وقت پیدا ہونی
اوسکی کی سبب چونکنی شیطان کی ہی روایت کی یہ بخاری اور مسلم نی **وعن جابر** قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
ان ابلیس یضع عرشہ علی الماء ثم یبعث سرایاہ یفتنون الناس فادناہم منہ منزلۃ اعظمہم فتنۃ
یجیء احدہم فیقول فعلت کذا وکذا فیقول ما صنعت شیئا قال ثم یجیء احدہم فیقول ما ترکتہ حتی فرقت
بینہ وبین امرأتہ قال فیدنیہ منہ ویقول نعم انت قال الاعمش اراہ قال فیلتزمہ رواہ مسلم
اور روایت ہی جابر سی کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی تحقیق شیطان رکہتا ہی تخت اپنا پانی پر یعنی سمندر پر پہر بہیجتا ہی فوجین اپنی کہ گمراہ کرین آدمیکو
پس بہت نزدیک اوس لشکر کا ابلیس سی باعتبار مرتبہ کی جو بڑا اونکا ہو گمراہ کرنی مین آتا ہی ایک لشکری اونکا پس کہتا ہی کیا مین نے
ایسا اور ایسا پہر کہتا ہی ابلیس نہ کیا تو نی کچہ فرمایا حضرت صلعم نی پہر آتا ہی ایک لشکری اونکا پس کہتا ہی نہین چہوڑا مین نی اوسکو یہانتک کہ
جدائی ڈلوادی درمیان اوسکی اور درمیان عورت اوسکی کی فرمایا حضرت نی پس نزدیک کرتا ہی اوسکو اپنی سی پہر کہتا ہی اچہا ہی تو کہا اعمش نی کہ
راوی حدیث کا ہی گمان کرتا ہون مین جابر کو کہ کہا پس گلی سی لگاتا ہی اوسکو روایت کی یہ مسلم نی **ف** مراد جدائی سی طلاق بائن ہی تا صورت

فاوند پر حرام ہو جاوی اور صحبت کری تو حرام ہو اور فرزند حرامزادی پیدا ہوں پس اولاد زنا کی روی زمین پر بہت ہو اور فساد دگنا ہو **وَعَنْ جَابِرٍ**
قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ الشَّيْطٰنَ قَدْ أَيِسَ مِنْ أَنْ يَعْبُدَهُ الْمُصَلُّوْنَ فِيْ جَزِيْرَةِ الْعَرَبِ وَلٰكِنْ
فِي التَّحْرِيْشِ بَيْنَهُمْ رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہی اونہیں سی کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی تحقیق شیطان مایوس ہی اس سی کہ بندگی کرین
اوسکو مصلی بیچ جزیرہ عرب کی ولیکن بیچ وفلاشی کی ہی درمیان اونکی یعنی جنگ و جدل کرواتا ہی آپس مین روایت کی یہ مسلم نی **ف** بندگی
شیطانی سی مراد ہی پوجا بتون کا اور مصلی یعنی مومن پس حضرت کی بعد اگرچہ بعضی فرقہ مرتد ہوئی لیکن بت پرست نہ ہوئی **اَلْفَصْلُ الثَّانِيْ**
فصل دوسری **عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ** أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَاءَهُ رَجُلٌ فَقَالَ إِنِّيْ أُحَدِّثُ نَفْسِيْ بِالشَّيْءِ
لَأَنْ أَكُوْنَ حُمَمَةً أَحَبُّ إِلَيَّ مِنْ أَنْ أَتَكَلَّمَ بِهٖ قَالَ الْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِيْ رَدَّ أَمْرَهُ إِلَى الْوَسْوَسَةِ رَوَاهُ أَبُوْ دَاوُدَ روایت ہی بیٹی عباس
کی سی تحقیق نبی صلی اللہ علیہ وسلم آیا اونکی پاس ایک شخص پس کہا تحقیق میں پاتا ہوں دل اپنی مین ایک چیز یعنی وسوسہ البتہ یہ کہ ہو جاؤن مین کوئلا
بہت بہتر ہی طرف میری اس سی کہ بولون مین ساتھ اوسکی یعنی نہایت بری ہی وہ بات فرمایا حمد ہی واسطی اللہ کی وہ اللہ کہ پھیر دیا امر اوسکی کو
طرف وسوسہ کی روایت کی یہ ابو داود نی **ف** یعنی وسوسہ ہی دل مین رکھا اور بولنی اور عمل کرنی نہ دیا تا مواخذہ ہوتا اور سیر اوسیہ تو معاف ہی
وَعَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ لِلشَّيْطٰنِ لَمَّةً بِابْنِ آدَمَ وَلِلْمَلَكِ لَمَّةً فَأَمَّا لَمَّةُ
الشَّيْطٰنِ فَإِيْعَادٌ بِالشَّرِّ وَتَكْذِيْبٌ بِالْحَقِّ وَأَمَّا لَمَّةُ الْمَلَكِ فَإِيْعَادٌ بِالْخَيْرِ وَتَصْدِيْقٌ بِالْحَقِّ فَمَنْ وَجَدَ ذٰلِكَ فَلْيَعْلَمْ أَنَّهُ
مِنَ اللّٰهِ فَلْيَحْمَدِ اللّٰهَ وَمَنْ وَجَدَ الْأُخْرٰى فَلْيَتَعَوَّذْ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ ثُمَّ قَرَأَ الشَّيْطٰنُ يَعِدُكُمُ الْفَقْرَ وَيَأْمُرُكُمْ بِالْفَحْشَاءِ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ
اور روایت ہی ابن مسعود سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی تحقیق واسطی شیطان کی تصرف ہی ساتھ بیٹی آدم کی اور واسطی
فرشتہ کی تصرف ہی پس ایہر تصرف شیطان کی پس وعدہ دینا ہی ساتھ برائی کی اور جھٹلانا ہی ساتھ حق کی یعنی ساتھ توحید اور نبوت وغیرہ
کی اور ایہر تصرف فرشتہ کا پس وعدہ دینا ہی ساتھ نیکی کی اور تصدیق کرنا ساتھ حق کی پس جو کوئی پاوی اوسکو یعنی وعدہ نیکی کو پس جانی تحقیق
یہ طرف سی اللہ کی ہی پس چاہیی کہ حمد کری اللہ کو اور جو شخص کہ پاوی دوسرا یعنی شیطان کی طرف سی پس پناہ پکڑی ساتھ اللہ کی شیطان سی
پھر پڑھی یہ آیت شیطان وعدہ دیتا ہی تمکو فقر کا اور حکم کرتا ہی تمکو ساتھ گناہوں کی روایت کی یہ ترمذی نی اور کہا یہ حدیث غریب ہی **ف**
شیطان وعدہ دیتا ہی کہ اگر بھلائی کی تو برائی مین گرفتار ہوگا مثلاً اگر توکل خدا پر کیا تو فی اور عبادت اوسکی کی تو محتاجگی اور خرابی مین مبتلا ہوگا
وَعَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا يَزَالُ النَّاسُ يَتَسَاءَلُوْنَ حَتّٰى يُقَالَ هٰذَا خَلَقَ اللّٰهُ
الْخَلْقَ فَمَنْ خَلَقَ اللّٰهَ فَإِذَا قَالُوْا ذٰلِكَ فَقُوْلُوا اللّٰهُ أَحَدٌ اللّٰهُ الصَّمَدُ لَمْ يَلِدْ وَلَمْ يُوْلَدْ وَلَمْ يَكُنْ لَهُ كُفُوًا أَحَدٌ ثُمَّ لْيَتْفُلْ
عَنْ يَسَارِهٖ ثَلٰثًا وَلْيَسْتَعِذْ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ رَوَاهُ أَبُوْ دَاوُدَ وَسَنَذْكُرُ حَدِيْثَ عَمْرِو
بْنِ الْأَحْوَصِ فِيْ بَابِ خُطْبَةِ يَوْمِ النَّحْرِ إِنْ شَاءَ اللّٰهُ تَعَالٰى اور روایت ہی ابوہریرہ سی کہ نقل کی رسول خدا صلی اللہ
علیہ وسلم سی کہ فرمایا ہمیشہ رہین گی لوگ پوچھا پاچھی کرتی یہانتک کہ کہا جاوی گا یہ پیدا کی ہی اللہ نی مخلوق پس کسنی پیدا کیا اللہ کو پس جب وقت
کہین یہ پس کہو اللہ ایک ہی اللہ بی نیاز ہی نہ جنا اور نہ جنا گیا اور نہیں واسطی اوسکی برابر کوئی پھر تھوک کر بائین طرف تین بار اور پناہ پکڑی ساتھ
اللہ کی شیطان راندہ گئی سی روایت کی یہ ابو داود نی اور البتہ ذکر کرینگی ہم حدیث عمرو بن الاحوص کی بیچ باب خطبہ یوم النحر کی اگر چاہا اللہ نی
ف یعنی مصابیح مین اسی باب مین مذکور ہی اور مین نی وہان ذکر کی ہی **اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ** فصل تیسری **عَنْ أَنَسٍ** قَالَ

قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَنْ یَبْرَحَ النَّاسُ یَتَسَاءَلُوْنَ حَتّٰی یَقُوْلُوْا ھٰذَا اللّٰہُ خَلَقَ کُلَّ شَیْءٍ فَمَنْ خَلَقَ
اللّٰہَ عَزَّ وَجَلَّ رَوَاہُ الْبُخَارِیُّ وَلِمُسْلِمٍ قَالَ قَالَ اللّٰہُ عَزَّ وَجَلَّ اِنَّ اُمَّتَکَ لَا یَزَالُوْنَ یَقُوْلُوْنَ مَا کَذَا مَا کَذَا
حَتّٰی یَقُوْلُوْا ھٰذَا اللّٰہُ خَلَقَ الْخَلْقَ فَمَنْ خَلَقَ اللّٰہَ عَزَّ وَجَلَّ اور روایت ہی انس سی کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم
نی ہمیشہ رہین گی لوگ پوچہا پاچھی کرتی آپسمین یہانتک کہ کہین گی یہ اللہ نی پیدا کی ہر چیز پس کسنی پیدا کیا اللہ کو کہ عزت والا ہی اور بزرگ
روایت کی یہ بخاری نی اور بیچ روایت مسلم کی کہا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ فرمایا اللہ عزوجل نی تحقیق امت تیری ہمیشہ کہتی رہین گی
کیا ہی یہ کیا ہی یہ یہانتک کہ کہین گی یہ اللہ نی پیدا کی مخلوقات پس کسنی پیدا کیا اللہ عزت والی بزرگی والی کو **وعن** عُثْمَانَ بْنِ اَبِی الْعَاصِ
قَالَ قُلْتُ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ اِنَّ الشَّیْطَانَ قَدْ حَالَ بَیْنِیْ وَبَیْنَ صَلٰوتِیْ وَبَیْنَ قِرَاءَتِیْ یَلْبِسُہَا عَلَیَّ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ
صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ ذَاکَ شَیْطَانٌ یُقَالُ لَہٗ خِنْزَبٌ فَاِذَا اَحْسَسْتَہٗ فَتَعَوَّذْ بِاللّٰہِ مِنْہُ وَاتْفُلْ عَلٰی یَسَارِکَ
ثَلٰثًا فَفَعَلْتُ ذٰلِکَ فَاَذْھَبَہُ اللّٰہُ عَنِّیْ رَوَاہُ مُسْلِمٌ اور روایت ہی عثمان بیٹی ابی العاص سی کہ کہا کہا مین نی یا رسول اللہ
تحقیق شیطان اوٹ ہوتا ہی درمیان میری اور درمیان نماز میری کی اور درمیان پڑہنی میری کی شبہہ ڈالتا ہی اوسمین مجہپر پس فرمایا رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم نی یہ شیطان ہی کہا جاتا ہی اوسکو خنزب پس جسوقت معلوم کری تو اوسکو پس پناہ پکڑ ساتہ اللہ کی اوس سی اور تہوک بائیں طرف
تین بار پس کیا مین نی پس دور کیا اوسکو اللہ تعالی نی مجہسی روایت کی یہ مسلم نی **وعن** الْقَاسِمِ بْنِ مُحَمَّدٍ اَنَّ رَجُلًا سَاَلَہٗ
اِنِّیْ اَھِمُ فِیْ صَلٰوتِیْ فَیَکْثُرُ ذٰلِکَ عَلَیَّ فَقَالَ لَہُ امْضِ فِیْ صَلٰوتِکَ فَاِنَّہٗ لَنْ یَذْھَبَ ذٰلِکَ عَنْکَ حَتّٰی تَنْصَرِفَ
اَنْتَ تَقُوْلُ مَا اَتْمَمْتُ صَلٰوتِیْ رَوَاہُ مَالِکٌ اور روایت ہی قاسم بیٹی محمد کی سی یہ کہ ایک شخص نی پوچہا اوسی پس کہا تحقیق مین وہم کرتا ہون بیچ نماز
یعنی یہ کہ درست نہین پڑہی اور رکعت رہ گئی پس گران ہوتا ہی یہ مجہپر پس کہا واسطی اوسکی گذرا چلا جا بیچ نماز اپنی کی یعنی تمام کر نماز اور
وسوسہ پر خیال نکر پس تحقیق شان یہ ہی کہ ہرگز نجاوی یہ تجہسی یہانتک کہ پہیری تو نماز اپنی سی اور تو کہتا ہو کہ نہین پوری کی مین نی نماز اپنی روایت
کی یہ مالک نی **ف** کہتا ہو یعنی کہی تو شیطان سی کہ ہان یون ہی صحیح نہین پوری پڑہی مین نی جسطرح تو کہتا ہی لیکن تیری بات نہین مانیگا
اور نہین پہیرونگا نماز تیری برعکسی کی لیے یہ بڑی اصل ہی دفع شیطان کی لیے کہ اوسکی وسوسہ پر عمل نہ کری غرض اس مبالغہ سی یہ ہی کہ ادا
بندگی نہ یہ کہ عمل درست کری اور سہولت رکہی اپنی **باب الایمان بالقدر** یہ باب ہی بیچ بیان ایمان لانی کی ساتہ تقدیر
ف قدر یعنی امور کہ حکم اور اندازہ کیے ہوی اللہ کی ہین ایمان تقدیر پر لانا فرض ولازم ہی یعنی اعتقاد کری کہ اللہ تعالی پیدا کرنیوالا اعمال بندو نکا
خواہ نیک ہون خواہ بد لکہی ہین لوح محفوظ مین پہلی انکی پیدا کرنی کی سب کچہ اوسکی حکم اور ارادہ سی ہوتا ہی لیکن ایمان طاعات سی راضی ہی اور کفر و گناہ سی
ناخوش اور تقدیر ایک بہید ہی بہیدون اللہ کی سی نہین مطلع کیا اوسپر ملک مقرب کو اور نہ نبی مرسل کو اور نہین جائز ہی خوض اور بحث کرنا بیچ باب
عقل کی بلکہ واجب ہی یہ کہ اعتقاد کری کہ اللہ تعالی نی پیدا کی مخلوق اونکو دو فریق پیدا کیے ایک فرقہ جنت وچین کی لیے از راہ فضل کی اور ایک فرقہ
دوزخ کی لیے از راہ عدل کی ایک شخص نی حضرت علی رضی سی پوچہا کہ خبر دو مجکو قدر سی کہا اونہونی بڑی راہ ہی نہ چلیہ اوسمین پہر اونسی یہی سوال کیا فرمایا
گہرا دریا ہی مت داخل ہو اوسمین پہر یہی پوچہا فرمایا یہ بہید ہی اللہ کا پوشیدہ ہی تجہپر نہ تفتیش کر اوسکی **الفصل الاول** فصل پہلی
عن عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ کَتَبَ اللّٰہُ مَقَادِیْرَ الْخَلَائِقِ قَبْلَ اَنْ
یَّخْلُقَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ بِخَمْسِیْنَ اَلْفَ سَنَۃٍ قَالَ وَکَانَ عَرْشُہٗ عَلَی الْمَاءِ رَوَاہُ

روایت ہی عبداللہ بیٹی عمرو کی سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ لکہیں اللہ نی تقدیریں مخلوقات کی پہلی پیدا کرنی آسمانون اور زمین کی
پچاس ہزار برس فرمایا اور تہا عرش اوسکا اوپر پانی کی روایت کی یہ مسلم نی ف لکہیں اللہ نی یعنی ثابت کین لوح محفوظ مین ساتہ جاری کرنی قلم کی
یا فرمایا فرشتون کو لکہنی کو اور مراد پچاس ہزار برس سی بہت مدت ہی اور تہا عرش پانی پر یعنی پہلی پیدا ہونی آسمان و زمین کی کوئی چیز حائل تہی
پانی اور عرش مین و عن ابن عمر قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کل شیء بقدر حتی العجز والکیس
او الکیس والعجز رواہ مسلم اور روایت ہی ابن عمر سی کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی ہر چیز ساتہ تقدیر کی ہی یہانتک کہ نادانی اور دانائی
روایت کی یہ مسلم نی و عن ابی ہریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم احتج آدم وموسی عند ربہما
فحج آدم موسی قال موسی انت آدم الذی خلقک اللہ بیدہ ونفخ فیک من روحہ واسجد لک ملئکتہ
واسکنک فی جنتہ ثم اھبطت الناس بخطیئتک الی الارض قال آدم انت موسی الذی اصطفاک
اللہ برسالتہ وبکلامہ واعطاک الالواح فیہا تبیان کل شیء وقربک نجیا فبکم وجدت
اللہ کتب التوراۃ قبل ان اخلق قال موسی باربعین عاما قال آدم فہل وجدت فیہا وعصی
آدم ربہ فغوی قال نعم قال افتلومنی علی ان عملت عملا کتبہ اللہ علی ان اعملہ قبل ان یخلقنی
باربعین سنۃ قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فحج آدم موسی رواہ مسلم

اور روایت ہی ابی ہریرہ سی کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ جہگڑی آدم اور موسی نزدیک پروردگار اپنی کی یعنی عالم روحانی میں پہر
غالب آئی آدم موسی پر کہا موسی نی تم آدم ہو کہ پیدا کیا تمکو اللہ نی اپنی ہاتھ سی اور پہونکی بیچ تمہاری روح اپنی یعنی روح پیدا کی ہوئی اپنی اور سجدہ
کروایا واسطی تمہاری فرشتون اپنی سی اور رکہا تمکو بیچ جنت اپنی کی پہر اوتارا تمنی آدمیون کو ساتہ گناہ اپنی کی طرف زمین کی یعنی اگر گناہ نہ کرتی کاہیکو
زمین مین آتی اور اولاد یہان پہیلتی کہا آدم نی تم وہ موسی ہو کہ برگزیدہ کیا تمکو اللہ نی ساتہ پیغمبری اپنی کی اور ساتہ کلام اپنی کی اور دین تمکو تختیان
بیچ اونکی بیان ہی ہر چیز کا اور نزدیک کیا تمکو سرگوشی کرنی کو پس ساتہ کتنی مدت کی پایا تمنی اللہ کو کہ لکہی توریت پہلی پیدا ہونی میری کی کہا موسی نی چالیس
برس پہلی کہا آدم نی پس کیا پایا تونی بیچ اوسکی مضمون اس آیت کا نافرمانی کی آدم نی رب اپنی کی پس بہکا کہا کہ ہان کہا آدم نی کیا پہر ملامت کرتی ہو
تم مجہکو اوپر کرنی مین وہ عمل کہ لکہا ہی اوسکو اللہ نی مجہپر کرنا اوسکا پہلی پیدا کرنی میری کی چالیس برس فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی پس غالب آئی
آدم موسی پر روایت کی یہ مسلم نی ف زمرد کی تختیون پر توراۃ لکہی ہوئی اوتری تہی آسمانون سی ستر اونٹون پر لدی تہی اور مضمون توراۃ قدیم علم
کی تختیون پر بغیر ردوبدل کی یہ چالیس برس پہلی پیدا ہونی حضرت آدم کی لکہی گئی تہی اور یہ جہگڑا اس جہان کا نہیں کہ جہان اعمال ہوتی ہیں درست نہیں ہی کیونکہ
عالم علوی کا ہی کہ وہان قید تکلیف نہیں و عن ابن مسعود قال حدثنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وھو الصادق
المصدوق ان خلق احدکم یجمع فی بطن امہ اربعین یوما نطفۃ ثم یکون علقۃ مثل ذلک ثم یکون مضغۃ
مثل ذلک ثم یبعث اللہ الیہ ملکا باربع کلمات فیکتب عملہ واجلہ ورزقہ وشقی او سعید ثم ینفخ فیہ
الروح فوالذی لا الہ غیرہ ان احدکم لیعمل بعمل اھل الجنۃ حتی ما یکون بینہ وبینہا الا ذراع فیسبق
علیہ الکتاب فیعمل بعمل اھل النار فیدخلہا وان احدکم لیعمل بعمل اھل النار حتی ما یکون بینہ وبینہا
الا ذراع فیسبق علیہ الکتاب فیعمل بعمل اھل الجنۃ فیدخلہا متفق علیہ اور روایت ہی ابن مسعود سی

کہا حدیث کی ہمکو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے اور وہ سچے ہین بیچ کہی گئی تحقیق پیدایش ایک تمہاری کی یہی ہی کہ جمع کیا جاتا ہی بیچ پیٹ ماں
چالیس دن نطفہ یعنی بصورت نطفہ ہوتا ہی لیکن کچھ تغیر ہوتا جاتا ہی حرارت سی پھر ہوتا ہی خون جما ہوا مانند اسی کی یعنی چالیس دن تلک پھر ہوتا
ٹکڑا گوشت کا مانند اسی کی یعنی چالیس دن تلک پھر بھیجتا ہی اللہ طرف اوسکی فرشتہ کو ساتھ چار باتون کی یعنی بعد ہڈی گوشت پوست درست ہوا
پس لکھتا ہی وہ فرشتہ عمل اوسکا اور موت اوسکی اور روزی اوسکی اور بدبخت ہونا یا نیکبخت ہونا اوسکا پھر پھونکی جاتی ہی بیچ اوسکی روح پس قسم
ہی اوس ذات کی کہ نہین کوئی معبود سوای اوسکی تحقیق ایک تمہارا البتہ کرتا ہی کام اہل بہشت کی یہانتک کہ نہین ہوتا درمیان اوس شخص کی
درمیان بہشت کی مگر ایک ہاتھ بھر یعنی نزدیک ہوتی ہی پس غلبہ کرتی ہی اوپر اوسکی سرنوشت اوسکی پس کرتا ہی کام دوزخیون کی سی پس داخل ہوتا
دوزخ مین اور تحقیق ایک تمہارا البتہ کرتا ہی کام دوزخیون کی سی یہانتک کہ نہین ہوتا درمیان اوسکی اور درمیان دوزخ کی مگر ہاتھ بھر پس غلبہ
ہی اوپر سرنوشت اوسکی پس کرتا ہی کام بہشتیون کی سی پس داخل ہوتا ہی بہشت مین روایت کی یہ بخاری اور مسلم نے **ف** مراد یہ ہی کہ یہ بات
کبھی نادر ہو جاتی ہی لیکن غلبہ رحمت اوسکی کا مقتضی اسکا ہوا ہی کہ اکثر لوگ برائی سی بھلائی کی طرف پھرتی ہین اور عکس اسکا نہایت کم ہوتا ہی اہل
علم نے کہا اور یہ حدیث دلالت اسپر کرتی ہی کہ مدار خاتمہ پر ہی اور اسمین رغبت دلائی ہمیشگی طاعات پر اور اسپر کہ ہر وقت گناہ سی بچتا رہی تا کہ
کر مبادا یہی دم آخر ہو اور خاتمہ بخیر ہو کیا خوب ہی یہ بات بخلاف بعضی لوگون کی کہ خبر قضا و قدر سنکر انکار عمل کا کرتی ہین کہتی ہین کہ نیک بختی
اور داخل ہونا جنت و نار کا جب سب قضا و قدر پر موقوف ہوا تو عمل کیا ضرور چنانچہ بعضی صحابہ نی بھی جو مقصد اسکا نہ سمجھا تھا کہا حضرت نے جواب دیا
کہ عمل کیے جاؤ ہر کوئی توفیق دیا گیا ہی واسطی اوس چیز کی کہ پیدا کیا گیا ہی یعنی توقف کرنا تمہارا عمل مین اور انکار کرنا عمل کا بعد سننی قضیہ قضا و
کی کچھ معنی نہین رکھتا کیونکہ امر و نہی شارع سی وارد ہوئی اور تمکو قوت سمجھنی اور خطاب کی دی اور تم مین قصد اور اختیار کہ ساتھ اوسکی عمل کر سکو
پس ضرور یہان کچھ بات ہوی گی کہ بندون کو اوسکی لیے حکم کیا اور نہی طلب فعل کی کی اور ایک کام سی منع کیا ورنہ امر و نہی کا اور بھیجنی پیغمبرون
کچھ فائدہ ہی نہوا اگرچہ نکتہ اس بھید کی پوشیدہ ہے کہ نہین معلوم ہوتی اور بہت اسرار ہین کہ بندی کو اوسکی اطلاع نہین اور حقیقت مین کوئی حق
معلوم کرنی پر نہین وہ مالک الملک ہی اور جو کوئی اپنی ملک مین تصرف کرتا ہی ظلم نہین یعذب من یشاء و یرحم من یشاء یعنی جسکو چاہی عذاب کری
جسپر چاہی رحم کری **وعن** سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ الْعَبْدَ لَيَعْمَلُ عَمَلَ اَهْلِ النَّارِ وَاِنَّهُ
مِنْ اَهْلِ الْجَنَّةِ وَيَعْمَلُ عَمَلَ اَهْلِ الْجَنَّةِ وَاِنَّهُ مِنْ اَهْلِ النَّارِ وَاِنَّمَا الْاَعْمَالُ بِالْخَوَاتِيْمِ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہی سہل بیٹی سعد کی سی کہ کہا فرمایا رسول خدا
صلی اللہ علیہ وسلم نے تحقیق بندہ البتہ کرتا ہی کام دوزخیون کی اور تحقیق وہ ہوتا ہی بہشتیون مین سی اور کرتا ہی کام بہشتیون کی اور تحقیق وہ ہوتا ہی
دوزخیون مین سی اور نہین اعتبار عمل کا مگر ساتھ خاتمہ کی روایت کی یہ بخاری اور مسلم نے **وعن** عَائِشَةَ قَالَتْ دُعِيَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِلٰى جَنَازَةِ صَبِيٍّ مِنَ الْاَنْصَارِ فَقُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ طُوْبٰى لِهٰذَا عُصْفُوْرٌ مِنْ عَصَافِيْرِ الْجَنَّةِ لَمْ يَعْمَلِ السُّوْءَ وَلَمْ يُدْرِكْهُ
فَقَالَ اَوْ غَيْرَ ذٰلِكَ يَا عَائِشَةُ اِنَّ اللّٰهَ خَلَقَ لِلْجَنَّةِ اَهْلًا خَلَقَهُمْ لَهَا وَهُمْ فِيْ اَصْلَابِ اٰبَائِهِمْ وَخَلَقَ لِلنَّارِ اَهْلًا
خَلَقَهُمْ لَهَا وَهُمْ فِيْ اَصْلَابِ اٰبَائِهِمْ رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہی حضرت عائشہ رضی سی کہا بلائی گئی پیغمبر
صلی اللہ علیہ وسلم طرف جنازی ایک لڑکی کی انصار مین سی پس کہا مینی ای رسول خدا کی خوشحالی ہی واسطی اس لڑکی کی کہ چڑیا ہی چڑیون بہشت
کی سی نہین کی اسنی برائی اور نہین پہونچا اوسکو پس فرمایا حضرت نے کیا غیر اسکی ای عائشہ یعنی جزم نکر کہ بہشتی ہی بعد اوسکی بیان کی وجہ اوسکی تحقیق
اللہ نی پیدا کیا واسطی بہشت کی ایک لوگون کو کہ پیدا کیا انکو واسطی اوسکی اور حالیکہ وی پشتون باپون اپنی کی تھی اور پیدا کیا واسطی دوزخ کی ایک لوگون کو

واسطی اوسکی اور وہ بیچ پشتون باپون اپنی کی تہی روایت کی یہ مسلم نی **ف** ظاہر حدیث سی تو یہ معلوم ہوا کہ بہشت دوزخ مین داخل ہونا موقوف عمل نیک اور بد پر نہین بلکہ محض ساتہ تقدیر الہی کی ہی اور اللہ نی بعضی بہشت کی لیی پیدا کیی خواہ عمل نیک کرین یا نہین اور بعضی دوزخ کی لیی پیدا کیی خواہ عمل بد کرین یا نہین پس یہ لڑکا اگر دوزخ کی لیی پیدا ہوا ہی داخل ہوگا اوسمین اگرچہ عمل بد نہین کیا ہی تو اے عائشہ جزم کیون کرتی ہی کہ وہ بہشتی ہی پس ظاہر تو یہ معنی ہین جو معلوم ہوئی لیکن اور حدیثون اور آیتون اور اقوال علما سی کہ اتفاق کرتی ہین او سپر ثابت ہوا ہی کہ لڑکی مسلمانون کی بالاتفاق اور مشرکون کی موافق قول صحیح ترکی داخل بہشت مین ہون گی اور اس حدیث مین جزم کرنی سی حضرت عائشہ کی حضرت گویا ناخوش ہی کہ علم غیب پر حکم کرتی ہی اور صواب یہ ہی کہ یہ حدیث پہلی فرمائی ہوگی بعد اوسکی مشرکون کی لڑکون کا حکم وحی سی معلوم ہوا ہوگا کہ بہشتی ہین واللہ اعلم کذا ذکرہ الشیخ رح **وعن** عَلِيٍّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا مِنْكُمْ مِنْ اَحَدٍ اِلَّا وَقَدْ كُتِبَ مَقْعَدُهٗ مِنَ النَّارِ وَمَقْعَدُهٗ مِنَ الْجَنَّةِ قَالُوْا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَفَلَا نَتَّكِلُ عَلٰى كِتَابِنَا وَنَدَعُ الْعَمَلَ قَالَ اِعْمَلُوْا فَكُلٌّ مُيَسَّرٌ لِمَا خُلِقَ لَهٗ اَمَّا مَنْ كَانَ مِنْ اَهْلِ السَّعَادَةِ فَسَيُيَسَّرُ لِعَمَلِ السَّعَادَةِ وَاَمَّا مَنْ كَانَ مِنْ اَهْلِ الشَّقَاوَةِ فَسَيُيَسَّرُ لِعَمَلِ الشَّقَاوَةِ ثُمَّ قَرَءَ فَاَمَّا مَنْ اَعْطٰى وَاتَّقٰى وَصَدَّقَ بِالْحُسْنٰى الاٰيَةَ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ

اور روایت ہی علی رضی سی کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی نہین تم مین سی کوئی مگر تحقیق لکہا گیا ٹہکانا اوسکا آگ مین یا ٹہکانا اوسکا بہشت یعنی علم الہی مین ہو چکا ہی کہ دوزخی کون ہی اور بہشتی کون ہی عرض کیا اصحاب نی یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کیا نہ بہروسا کرین ہم اوپر لکہی ہوی اپنی کی اور چہوڑ دین عمل کرنی فرمایا عمل کرو پس ہر ایک آسان کیا گیا ہی واسطی اوس چیز کی کہ پیدا کیا گیا واسطی اوسکی اپر جو شخص کہ ہوا اہل نیکبختی کا پس آسان کیا جاتا ہی واسطی عمل نیکبختی کی اور جو شخص ہوا اہل بدبختی سی پس آسان کیا جاتا ہی واسطی عمل بدبختی کی پہر پڑہی یہ آیہ پس جس شخص نی دیا اور پرہیزگاری کی اور سچا جانا اچہی بات کو یعنی کلمہ کو روایت کی یہ بخاری اور مسلم نی **ف** باقی آیہ یہ ہی فسنیسرہ للیسری واما من بخل واستغنی وکذب بالحسنی فسنیسرہ للعسری یعنی پس مہیا کرینگی ہم اوسکو واسطی اون اعمال کی کہ پہونچاوین آسانی کو کہ داخل ہونا بہشت کا ہی اور جسنی بخل کیا اور بی پروا ہوا بسبب خواہشون دنیا کی نعمتون عقبی کی سی اور تقوی نہ کیا اور جہٹلایا کلمۂ توحید کو پس نزدیک ہی کہ مہیا کرین گی ہم اوسکو واسطی ان اعمال کی کہ پہونچاوینگی دشواری کو کہ داخل ہونا دوزخ کا ہی پس حاصل حضرت کی جواب کا یہ ہی کہ ہونا سابقہ قضا و قدر کا باعث ترک عمل کا نہین کیونکہ اللہ تعالی نی ساتہ حکم ربوبیت کی امر و نہی کی اور بندون پر مقتضای عبودیت کی فرمانبرداری اوسکی لازم ہوئی اور عمل کو علامت سعادت اور شقاوت کی کی اور یہ بہی داخل قضا و قدر کی ہی جسپر مقدر کیا کہ عمل کری کام کرتا ہی اور جسپر مقدر کیا کہ نہ کریگا نہین کرتا اور ثواب اور عذاب ایک تصرف ہی کہ اپنی ملک مین کرتا ہی پہر نہ یہ بات تمہاری کہ عمل کس لیی کرین خوب نہین **وعن** اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ اللّٰهَ كَتَبَ عَلَى ابْنِ اٰدَمَ حَظَّهٗ مِنَ الزِّنَا اَدْرَكَ ذٰلِكَ لَا مَحَالَةَ فَزِنَا الْعَيْنِ النَّظْرُ وَزِنَا اللِّسَانِ الْمَنْطِقُ وَالنَّفْسُ تَمَنّٰى وَتَشْتَهِيْ وَالْفَرْجُ يُصَدِّقُ ذٰلِكَ وَيُكَذِّبُهٗ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَفِيْ رِوَايَةٍ لِمُسْلِمٍ قَالَ كُتِبَ عَلَى ابْنِ اٰدَمَ نَصِيْبُهٗ مِنَ الزِّنَا مُدْرِكٌ ذٰلِكَ لَا مَحَالَةَ الْعَيْنَانِ زِنَاهُمَا النَّظْرُ وَالْاُذُنَانِ زِنَاهُمَا الْاِسْتِمَاعُ وَاللِّسَانُ زِنَاهُ الْكَلَامُ وَالْيَدُ زِنَاهَا الْبَطْشُ وَالرِّجْلُ زِنَاهَا الْخُطٰى وَالْقَلْبُ يَهْوٰى وَيَتَمَنّٰى وَيُصَدِّقُ ذٰلِكَ الْفَرْجُ وَيُكَذِّبُهٗ

اور روایت ہی ابو ہریرہ سی کہ کہا فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی تحقیق اللہ نی لکہا اوپر بیٹی آدم علیہ السلام کی حصہ اوسکا زنا سی کہ پہونچیگا اوسکو مقرر یعنی ضرور پس زنا آنکہ کا دیکہنا یعنی نظر حرام اور زنا زبان کا بولنا یعنی عورتون نامحرم سی کلام شہوت انگیز کرنے

اور جان آنکہ کرتی ہی نہ خواہش کرتی ہی اور خبر ہگاہ سچا کرتی ہی اسکو یا جھوٹا کرتی ہی اسکو روایت کی یہ بخاری اور مسلم نی اور ایک روایت مسلم کی مین یہ ہی کہا لکھا گیا اوپر بیٹی آدم کی حصہ اوسکا زنا سی پانیوالا ہی اوسکو مقرر دونون آنکھین زنا اونکا دیکھنا اور دونون کان زنا اونکا سننا یعنی باتین نامحرم کی شہوت انگیز اور زبان زنا اوسکا بات کرنی اور ہاتھ زنا اونکا پکڑنا یعنی مساس کرنا عورت سی اور پانون زنا اونکا چلنا یعنی بدکاری کی لیے اور دل خواہش کرتا ہی اور آرزو کرتا ہی اور سچا کرتی ہی اوسکو شرمگاہ اوسکی اور جھٹلاتی ہی اوسکو **ف** کہا ہی حصہ اوسکا زنا سی مراد حصہ سی مقدمات زنا مین یعنی خواہش زنا کی کرنی اور پانون سی چلنا اوسکی لیے اور منہ سی اوسکا ذکر کرنا وغیر ذلک کہ اونکو بھی زنا کہتی ہین مجاز اسبب یعنی زنا حقیقی مین گرفتار ہوتی ہین اور بعضی مجازی مین جیسی کہ آگی فرمایا فزنا العین النظر وغیر ذلک لیکن جسکو چاہتا ہی اللہ تعالی محفوظ رکہتا ہی گویا یہ حکم باعتبار اکثر کی ہی اور شرمگاہ سچا کرتی ہی یا جھوٹا کرتی ہی یعنی اگر زنا کیا تو سترنی سچا کیا خواہش نفس اوسکی کو اور اطاعت کی اوسکی اور اگر نہ کیا تو جھٹلایا اور نہ اطاعت کی اوسکی کذا ذکرہ الشیخ والقاری رح **وعن** عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ اَنَّ رَجُلَيْنِ مِنْ مُزَيْنَةَ قَالَا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَرَاَيْتَ مَا يَعْمَلُ النَّاسُ الْيَوْمَ وَيَكْدَحُوْنَ فِيْهِ اَشَيْءٌ قُضِيَ عَلَيْهِمْ وَمَضٰى فِيْهِمْ مِنْ قَدَرٍ سَبَقَ اَوْ فِيْمَا يَسْتَقْبِلُوْنَ بِهٖ مِمَّا اَتَاهُمْ بِهٖ نَبِيُّهُمْ وَثَبَتَتِ الْحُجَّةُ عَلَيْهِمْ فَقَالَ لَا بَلْ شَيْءٌ قُضِيَ عَلَيْهِمْ وَمَضٰى فِيْهِمْ وَتَصْدِيْقُ ذٰلِكَ فِيْ كِتَابِ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ وَنَفْسٍ وَّمَا سَوّٰىهَا فَاَلْهَمَهَا فُجُوْرَهَا وَتَقْوٰىهَا رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہی عمران بیٹے حصین کی سی کہ دو شخص مزینہ کی نی کہا ای رسول خدا کی خبر دو ہمکو اوس چیز کی کہ کرتی ہین لوگ آجکی دن یعنی دنیا مین اور محنت کھینچتی ہین بیچ اوسکی یہ ایک چیز ہی کہ مقدر کی گئی اوپر اونکی اور گذری ہی بیچ اونکی تقدیر سی کہ ہوچکی ہی یا بیچ اوس چیز کی کہ آگی ہونیوالی ہی اوس چیز سی کہ لایا ہی اونکی پاس نبی اونکا اور ثابت ہوئی دلیل اوپر اونکی پس فرمایا نہین بلکہ ایک چیز ہی کہ مقدر ہوچکی اوپر اونکی اور گذر گئی اونپر مطابق اسکی بیچ کتاب اللہ کی کہ عزت والا بزرگی والا ہی قسم ہی جان کی اور اوس ذات پاک کی کہ برابر پیدا کیا اوسکو پس جی مین ڈالی بدکاری اوسکی اور پرہیزگاری اوسکی روایت کی یہ مسلم نی **ف** آگی ہونیوالی ہی یعنی یا یہ ایک چیز ہی کہ نہین مقدر ہوئی اوپر ازل مین بلکہ روز زمانہ آئندہ مین ہونیوالی ہی کہ متوجہ ہوتی ہین طرف عمل کی اور ارادہ کرتی ہین اوسکا بغیر اسکی کہ پہلی مقدر ہوا اور ثابت ہوئی دلیل اوپر اونکی ساتھ ظاہر ہونی صدق پیغمبر کی بسبب معجزہ کی یعنی کیا قضا و قدر پہلی سی نہین ہی پیغمبر ایک لیکر آئی ہین اور امر و نہی کی ہی اور لوگ اپنی اختیار سی آپ طاعات اور گناہ کرتی ہین جیسی کہ مذہب قدریون کا ہی یہ سوال کیا صحابہ نی آگی جواب مذکور ہی **وعن** اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنِّيْ رَجُلٌ شَابٌّ وَاَنَا اَخَافُ عَلٰى نَفْسِي الْعَنَتَ وَلَا اَجِدُ مَا اَتَزَوَّجُ بِهِ النِّسَاءَ كَاَنَّهٗ يَسْتَاْذِنُهٗ فِي الْاِخْتِصَاءِ قَالَ فَسَكَتَ عَنِّيْ ثُمَّ قُلْتُ مِثْلَ ذٰلِكَ فَسَكَتَ عَنِّيْ ثُمَّ قُلْتُ مِثْلَ ذٰلِكَ فَسَكَتَ عَنِّيْ ثُمَّ قُلْتُ مِثْلَ ذٰلِكَ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا اَبَا هُرَيْرَةَ جَفَّ الْقَلَمُ بِمَا اَنْتَ لَاقٍ فَاخْتَصِ عَلٰى ذٰلِكَ اَوْ ذَرْ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ اور روایت ہی ابوہریرہ سی کہا کہ کہا مین نی ای رسول خدا تحقیق مین مرد جوان ہون اور مین ڈرتا ہون اوپر نفس اپنی کی زنا سی اور نہین پاتا مین اوس مقدر کہ نکاح کرون ساتھ اوسکے عورتون سی گویا کہ پروانگی مانگتی تھی حضرت صلعم سی بیچ خوجہ ہونی کی کہا ابوہریرہ نی پس چپ رہے حضرت صلعم جواب میری سی پھر کہا مین نی مانند اسکی پھر سکوت کیا جواب میری سی پھر کہا مین نی مانند اسکی پھر سکوت کیا جواب میری سے پھر کہا مین نی مانند اسکی پھر فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نی ای ابوہریرہ خشک ہوا قلم ساتھ اوس چیز کی کہ تو ملنی والا ہی پس خوجہ ہو تو اوپر اسکی یا چھوڑ دی روایت کی یہ بخاری نی **ف** خشک ہوا قلم کنایہ ہی مقدر ہوچکنی سی اور فراغت پانی لکھنی کی سی حاصل یہ کہ جو کچھ بھلائی برائی ہوتی ہے روز ازل کی مقدر ہوچکی ہی ہو وہی گی خصی ہو یا نہو گویا آپنی تہدید فرمائی اسپر کہ اسباب و تدبیر کو مقابل تقدیر کی لاتا اور تقدیر سی بھاگنا چاہے

وعن عبد الله بن عمرو قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم ان قلوب بني آدم كلها بين اصبعين
من اصابع الرحمن كقلب واحد يصرفه كيف يشاء ثم قال رسول الله صلى الله عليه وسلم اللهم
مصرف القلوب صرف قلوبنا على طاعتك رواه مسلم اور روایت ہی عبد اللہ بیٹی عمرو کی سی کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی
تحقیق دل بنی آدم کی سب درمیان دو انگلیون کی انگلیون رحمن کی سی ہین مانند دل ایک کی پہیرتا ہی اوسکو جسطرح چاہتا ہی یعنی وہ
قادر ہی اوپر تصرف سب چیزون کی یکدفعہ پہیر فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی ای بار خدایا پہیرنی والی دلون کی پہیر دلون ہماری کو اوپر بندگی
اپنی کی روایت کیا اسکو مسلم نی **ف** انگلیان رحمن کی متشابہات سی ہین علم اسکا اللہ تعالی کی سپرد کرنا چاہیی وہ پاک ہی انگلیون وغیرہ سی
وعن ابي هريرة قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم ما من مولود الا يولد على الفطرة فابواه يهودانه
او ينصرانه او يمجسانه كما تنتج البهيمة بهيمة جمعاء هل تحسون فيها من جدعاء ثم يقول فطرة الله
التي فطر الناس عليها لا تبديل لخلق الله ذلك الدين القيم متفق عليه
اور روایت ہی ابی ہریرہ سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی نہین کوئی پیدا کیا گیا مگر پیدا کیا جاتا ہی اوپر فطرۃ کی یعنی اوپر استعداد
قبول کرنی دین اسلام کی پس ماں باپ اوسکی یہودی کر دیتی ہین اوسکو یا نصرانی کر دیتی ہین اوسکو یا مجوسی کر دیتی ہین اوسکو جیسا کہ بچہ دیتا ہی
چارپایہ چارپایہ پورا کیا معلوم کرتی ہو بیچ اوسکی کچھ نقصان بہر پڑہی یہ آیۃ لازم پکڑو پیدایش خدا کی کو جو پیدا کیا ہی لوگون کو اوپر اوسکی نہین بدلنا
واسطی پیدایش خدا کی یہ ہی دین درست روایت کی یہ بخاری اور مسلم نی **ف** کچھ نقصان یعنی خارج سی اگر کوئی آفت نہ پہونچی تو ویسا ہی رہا
لوگ کان وغیرہ کاٹ ڈالتی ہین پس ایسی ہی آدمی بسبب ماں باپ وغیرہ کی کافر ہو جاتا ہی والا مسلمان ہی رہا ہی وعن ابي موسى قال
قام فينا رسول الله صلى الله عليه وسلم بخمس كلمات فقال ان الله لا ينام ولا ينبغي له ان ينام يخفض القسط
ويرفعه يرفع اليه عمل الليل قبل عمل النهار وعمل النهار قبل عمل الليل حجابه النور لو كشفه لاحرقت سبحات
وجهه ما انتهى اليه بصره من خلقه رواه مسلم اور روایت ہی ابی موسی سی کہا کہ خطبہ فرمایا بیچ ہمارے
پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی ساتھ پانچ باتون کی پس فرمایا تحقیق اللہ نہین سوتا اور نہین لائق اوسکو سونا پست کرتا ہی ترازو کو اور بلند کرتا ہی
اوسکو اوٹھائی جاتی ہین طرف اوسکی عمل رات کی پہلی عمل دن کی سی اور عمل دن کی پہلی عمل رات کی سی پردہ اوسکا نور ہی اگر کھولدی اوسکو
البتہ جلا دین نور پاک ذات اوسکی کی جہانتک کہ پہونچی طرف اوسکی نگاہ اوسکی مخلوقات اوسکی سی روایت کیا اسکو مسلم نی **ف** پست و بلند
کرنا ترازو کا مراد ہی یہ کہ کسی پر رزق تنگ کرتا ہی کسی پر فراخ اور بسبب گناہون کی بعضون کو ذلیل کرتا ہی اور بسبب توفیق طاعت کی
بعضون کی رتبی بلند کرتا ہی پہلی عمل رات کی یعنی ہنوز روز نہین ہوا ہی اور عمل اوسمین واقع نہین ہوا ہی کہ رات کی عمل اوپر جاتی ہین اور
رات نہین ہوتی کہ دن کی عمل اسیطرح جاتی ہین اسمین مبالغہ بیان فرمایا جلدی عمل جانی مین وعن ابي هريرة قال قال رسول
الله صلى الله عليه وسلم يد الله ملأى لا يغيضها نفقة سحاء الليل والنهار ارأيتم ما انفق مذ خلق
السماء والارض فانه لم يغض ما في يده وكان عرشه على الماء وبيده الميزان يخفض ويرفع
متفق عليه وفي رواية لمسلم يمين الله ملأى قال ابن نمير ملآن سحاء لا يغيضها شيء الليل والنهار
اور روایت ہی ابی ہریرہ سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی ہاتھ اللہ کا یعنی خزانہ اوسکا بھرا ہوا ہی

نہیں ناقص کرتا اوسکو خرچ کرنا ہمیشہ دینی والا بہت رات دن مین کیا دیکھا تمنی کسقدر خرچ کیا جب سی کہ پیدا کیا آسمان اور زمین کو پس تحقیق
خرچ کرنا اوسکا نہیں کم کیا اوس چیز کو کہ بیچ ہاتھ اوسکی کی ہی اور تھا عرش اوسکا اوپر پانی کی یعنی وقت پیدا کرنی آسمان و زمین کی اور اوسی کی ہاتھ
ہی ترازو پست کرتا ہی اور بلند کرتا ہی روایت کی یہ بخاری اور مسلم نی اور بیچ روایت مسلم کی ہی داہنا ہاتھ اللہ کا ہی بھرا ہوا کہا ابن نمیر نی بھرا
ہمیشہ دینی والا ہی نہیں ناقص کرتی اوسکو کوئی چیز رات اور دن مین **ف** ابن نمیر اوستاد ہین مسلم کی اونکی روایت مین لفظ ملان کی بعد
دینی کی آیا ہی اور راویون مین بھی کچھ تقدیم تاخیر ہی لیکن موافق لغت کی لائی ہین **وعنه قال سئل رسول الله صلى**
الله عليه وسلم عن ذراري المشركين قال الله اعلم بما كانوا عاملين متفق عليه اور روایت ہی اونہین سی کہا پوچھی گئی
حضرت صلی اللہ علیہ وسلم اولاد مشرکین سی فرمایا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نی اللہ دانا تر ہی ساتھ اوس چیز کی کہ ہوتی عمل کرنیوالی روایت کی یہ بخاری
اور مسلم نی **ف** یعنی اللہ تعالی ہی خوب جانتا ہی کہ بہشت مین داخل ہوتی ہین یا دوزخ مین بعضی کہتی ہین کہ حضرت کو اب تلک مشرکین کی اولاد کی خبر
کچھ نہ آئی تھی کہ ایسا فرمایا اور بہت سی قول وارد ہوئی ہین اونکی حق مین لیکن اولی یہ ہی کہ توقف کری یقینا جنتی یا دوزخی نہ کہی

الفصل الثاني

عن عبادة بن الصامت قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم ان اول ما خلق الله القلم فقال له اكتب قال ما اكتب قال اكتب القدر فكتب ما كان وما هو كائن الى الابد رواه الترمذي وقال هذا حديث غريب اسنادا روایت ہی عبادہ بیٹی صامت کیسی کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم
نی تحقیق اول اوس چیز کا کہ پیدا کیا اللہ نی قلم ہی پس کہا واسطی اوسکی لکھہ کہا اوسنی کیا لکھون فرمایا لکھہ تو تقدیر پس لکھی اوسنی جو چیز ہو چکی تھی
یعنی زمانہ آنحضرت صلعم تک اور وہ چیز کہ ہونیوالی ہی آیندہ روایت کی یہ ترمذی نی اور کہا یہ حدیث غریب ہی سند کر **وعن مسلم**
بن يسار قال سئل عمر بن الخطاب عن هذه الاية واذ اخذ ربك من بني ادم من ظهورهم ذريتهم الاية قال
عمر سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم يسأل عنها فقال ان الله خلق ادم ثم مسح ظهره بيمينه فاستخرج
منه ذرية فقال خلقت هؤلاء للجنة وبعمل اهل الجنة يعملون ثم مسح ظهره بيده فاستخرج منه ذرية
فقال خلقت هؤلاء للنار وبعمل اهل النار يعملون فقال رجل ففيم العمل يا رسول الله فقال رسول الله صلى الله عليه
وسلم ان الله اذا خلق العبد للجنة استعمله بعمل اهل الجنة حتى يموت على عمل من
اعمال اهل الجنة فيدخله به الجنة واذا خلق العبد للنار استعمله بعمل اهل
النار حتى يموت على عمل من اعمال اهل النار فيدخله به النار رواه مالك والترمذي وابوداود
اور روایت ہی مسلم بن یسار سی کہ کہا سوال کیے گئی عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ اس آیت سی اور جب لیا پروردگار تیری نی بنی آدم
کی بیٹون ان کی سی اولاد اونکی کو آخر آیت تلک کہا حضرت عمر نی سنا مین نی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سی کہ سوال کیے جاتی تھی تفسیر
اس آیت سی پس فرمایا پس تحقیق اللہ نی پیدا کیا آدم کو پھر پھیرا پیٹھ اونکی پر داہنا ہاتھ اپنا پس نکالی اوسمین سی اولاد پس فرمایا پیدا کیا مین نی انکو واسطی بہشت
کی اور ساتھ کام کرنی بہشتیون کی کہ عمل کرتی ہین پھر پھیرا پیٹھ اونکی پر ہاتھ اپنا پس نکالی اوسمین سی اولاد پس فرمایا پیدا کیا مین نی انکو واسطی دوزخ کی
ساتھ کام دوزخیون کی کرتی ہین پس کہا ایک شخص نی پس کس واسطی ہی عمل کرنا ہی رسول خدا کی پس فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی تحقیق اللہ
جسوقت پیدا کرتا ہی بندہ کو واسطی جنت کی کام کرواتا ہی اوس سی بہشتیون کی ہی یہانتک کہ مرتا ہی اوپر عمل کی عملون بہشتیون کی ہی پس داخل کرتا ہی

اور اسکو سبب اونکی بہشت مین اور جب وقت پیدا کرتا ہی بندیکو واسطی دوزخ کی کرواتا ہی اوس سی کام دوزخیون کا یہانتک کہ مرتا ہی اوپر عمل کی
عملون دوزخیون کی سی پس داخل کرتا ہی اوسکو سبب اونکی دوزخ مین روایت کی یہ مالک اور ترمذی اور ابوداؤد نی ف پیٹہون اونکی سی اولاد
اونکی شل حضرت کی پیٹہ سی اولاد اونکی نکالی اور اولاد کی پیٹہ سی اونکی اولاد سیطرح قیامت تک جو پیدا ہوگی نکالی اور باقی آیۃ یہ ہی واشہدہم علی انفسہم
الست بربکم قالوا بلی شہدنا ان تقولوا یوم القیمۃ انا کنا عن ہذا غافلین اور گواہ کیا اونکو جانون اونکی پر فرمایا اللہ نی کیا نہین ہون مین رب تمہارا کہا اونہون نی
ہان گواہی دی ہمنی یہ گواہی ایسی ہوئی کہ مبادا کہو دن قیامت کی ہم تہی اس سی غافل اور داہنا ہاتہ اپنا یعنی فرشتہ کو داہنا ہاتہ پہیرنیکا حکم فرمایا یا
دہنی ہاتہ سی مراد قوت اور قدرت ہی وعن عبد اللہ بن عمرو قال خرج رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وفی یدیہ
کتابان فقال اتدرون ما ہذان الکتابان قلنا لا یا رسول اللہ الا ان تخبرنا فقال للذی فی یدہ الیمنی ہذا کتاب
من رب العالمین فیہ اسماء اہل الجنۃ واسماء اٰبائہم وقبائلہم ثم اجمل علی اٰخرہم فلا یزاد فیہم ولا ینقص
منہم ابدا ثم قال للذی فی شمالہ ہذا کتاب من رب العالمین فیہ اسماء اہل النار واسماء اٰبائہم وقبائلہم ثم اجمل
علی اٰخرہم فلا یزاد فیہم ولا ینقص منہم ابدا فقال اصحابہ ففیم العمل یا رسول اللہ ان کان امر قد فرغ
منہ فقال سددوا وقاربوا فان صاحب الجنۃ یختم لہ بعمل اہل الجنۃ وان عمل ای عمل وان صاحب النار
یختم لہ بعمل اہل النار وان عمل ای عمل ثم قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بیدیہ فنبذہما ثم قال فرغ ربکم
من العباد فریق فی الجنۃ وفریق فی السعیر رواہ الترمذی اور روایت ہی عبد اللہ بن عمرو سی کہا کہ نکلی پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم
اور بیچ ہاتہ اونکی کی دو کتابین تہین پس فرمایا کیا جانتی ہو تم کیا ہین یہ دونون کتابین کہا ہمنی نہین ای رسول خدا کی لیکن یہ کہ خبر دو ہمکو پس فرمایا
واسطی اوس چیز کی کہ بیچ دہنی ہاتہ اونکی کی تہی یہ ہی کتاب پروردگار عالمون کی طرف سی بیچ اسکی ہین نام بہشتیون کی اور نام باپون اونکی کی اور قوم
اونکی کا پہر جمع کردیا ہی آخر اونکی کو یعنی بطور جمعبندی کی پس نہ زیادہ کیے جاتی ہین بیچ اونکی اور نہ کم کیے جاتی ہین اونسی کبہی پہر فرمایا واسطی اوس کتاب کی
کہ بیچ بائین ہاتہ اونکی کی تہی یہ ہی کتاب پروردگار عالمون کیطرف سی بیچ اسکی ہین نام دوزخیون کی اور نام باپون اونکی کی اور قومون اونکی کی پہر
جمع کیا گیا آخر اونکی کو پس نہ زیادہ کیے جاتی ہین بیچ اونکی اور نہ کم کیے جاتی ہین اونمین سی کبہی پس کہا صحابیون اونکی نی پس کس واسطی عمل کرنا ای
رسول خدا کی اگر یہ امر کہ تحقیق فرغت کی گئی اوس سی پس فرمایا خوب مضبوط کرو یعنی عمل اپنی ساتہ طریق حق کی اور نزدیکی ڈہونڈہو یعنی خدا سی
پس تحقیق بہشتی ختم کیا جاتا ہی واسطی اوسکی ساتہ کام بہشتیون کی اور اگرچہ کام کری کسیطرحکی یعنی نیک ہون یا بد مدت عمر مین اور تحقیق دوزخی ختم کیا جاتا ہے
واسطی اوسکی ساتہ کام دوزخیون کی اور اگرچہ کام کری کسیطرحکی پہر اشارہ کیا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی ساتہ دونون ہاتہون اپنی کی پس پہینکدیا اون
کتابونکو پہر فرمایا فارغ ہوا پروردگار تمہارا بندون سی یعنی حکم کرچکا ایک جماعت بہشت مین اور ایک جماعت دوزخ مین روایت کی یہ ترمذی نی ف پہینکدیا
کتابونکو یعنی پیٹہ پیچھے ڈالدین اس اشارہ کی لیے کہ یہ ایک امر ہی کہ فرغت کی گئی ہی اس سی اور ظاہر حدیث سی معلوم ہوتا ہی کہ وہ کتابین تہین کہ
دکہاوین لیکن مضمون اونکا معلوم کروایا اور بعضی کہتی ہین سمجہانی کی لیے بطور مثال کی فرمایا کذا ذکر القاری وعن ابی خزامۃ عن
ابیہ قال قلت یا رسول اللہ ارأیت رقی نسترقیہا ودواء نتداوی بہ وتقاۃ نتقیہا ہل ترد من قدر اللہ شیئا قال ہی من قدر اللہ
رواہ احمد والترمذی وابن ماجۃ اور روایت ہی ابو خزامہ سی کہ نقل کی باپ اونکی سی کہ کہا کہا مین نی ای رسول خدا کی خبر دو مجکو بیچ
منتر دعا کی کہ پڑہا کرتی ہین ہم اونکو اور دوا کی کہ دوا کرتی ہین ہم اوسکو اور بچاؤ کی چیز کہ بچتی ہین ہم اوس کہ یعنی مانند سپر اور زرہ وغیرہ کی کیا پہیرتی ہین تقدیر

اثر کی ہی کچہ فرمایا یہ چیزین تقدیر اللہ سی ہین روایت کی یہ احمد و ترمذی اور ابن ماجہ نی ف یعنی جیسی اوسی بیماری مقدر کی ہی ویسی ہی اوسکا
دوا وغیرہ سی بھی مقدر کیا ہی اسباب خارج تقدیر کی نہین اوسنی دوا کی اور فائدہ نہوا تو جانی کہ شفا نہین مقدر تھی اور منتر یعنی جو چیزین کہ پڑہ کر
دم کرتی ہین اگلی ہین یا ہذوہن یا بدعتی ہین اور حکم اوسکا یہ ہی کہ اگر ساتہ قرآن اور دعاؤن حدیث کی ہو یا ساتہ اسماء و صفات الٰہی کی ہو تو
موثر حقیقی نہ جانی اونکو درست ہی والا حرام کذا ذکرہ القاری وعن أبي هريرة قال خرج علينا رسول الله صلى الله عليه وسلم
ونحن نتنازع في القدر فغضب حتى احمر وجهه حتى كأنما فقئ في وجنتيه حب الرمان فقال أبهذا أمرتم
أم بهذا أرسلت إليكم إنما هلك من كان قبلكم حين تنازعوا في هذا الأمر عزمت عليكم عزمت عليكم أن
لا تتنازعوا فيه رواه الترمذي وروى ابن ماجة نحوه عن عمرو بن شعيب عن أبيه عن جده
اور روایت ہی ابو ہریرہ سی کہا نکلی اوپر ہمارے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم اور ہم بحث کرتی تھی بیچ قدر کی پس غصہ ہوئی حضرت یہانتک کہ سرخ ہو
چہرہ مبارک یہانتک کہ گویا نچوڑی گئی ہین بیچ رخسارہ آنحضرت کی دانی انار کی پس فرمایا کیا ساتہ اس چیز کی حکم کیی گئی ہو تم یا ساتہ اسکی بہیجا گیا
مین طرف تمہاری سوای اسکی نہین کہ ہلاک ہوئی وہ لوگ کہ تہی پہلی تمسی اوسوقت کہ جھگڑنی لگی بیچ اس امر کی قسم دیتا ہون مین اوپر تمہاری پہر قسم
دیتا ہون اوپر تمہاری اس بات مین کہ نہ بحث کیا کرو تم بیچ اسکی روایت کی یہ ترمذی نی اور روایت کی ابن ماجہ نی مانند اسکی عمرو بن شعیب سی اونکی
نقل کیا باپ اپنی سی اونہی دادا اپنی سی ف بحث کرتی تہی ہم بیچ قدر کی یعنی بعضی کہتی تہی کہ اگر سب کچہ اللہ کی تقدیر ہی سی ہی تو ثواب اور عذاب کیونکر
ہی جیسی کہ معتزلہ کہتی ہین اور بعضی کہتی تہی کہ کیا حکمت ہی اسمین کہ بعضی جنتی ہین بعضی ناری اور بعضی کہتی تہی یہ اسلیی ہی کہ انکو کچہ اختیار دیا ہی کرنی
نہ کرنی کا اور بعضی کہتی تہی کسنی یہ اختیار دیا اسیطرح کی کلام کر رہی تہی کیا ساتہ اسکی بہیجا گیا ہون مین یعنی تمکو حکم طاعت و عبادت کا کیا اور حکمو اسکی
بہونچانی کو بہیجا بحث کرنی ہمین کہان آئی ہی وہ تو ایک بہید ہی اوسکا علم اوسیکو سونپو اور عمل مین مشغول ہو اور راضی ہو اوسکی تقدیر پر اور
بیان آخر حدیث کا یہ ہی کہ شعیب نی یہ حدیث اپنی دادا سی نقل کی نام دادا اونکی کا عبد اللہ بن عمرو ہی اور ضمیر جدہ کی پہرتی ہی طرف عمرو بن شعیب
کی اور نسب شعیب کا اسطرح سی ہی کہ شعیب بن محمد بن عبد اللہ بن عمرو بن العاص جدہ کی ضمیر عمرو کیطرف نہین پہرتی شعیب کیطرف پہرتی ہی اسواسطی
کہ جد عمرو کا کہ نام اوسکا محمد ہی اوس سی روایت ہی نہین مراد جد وہی جد شعیب کا ہی اوسکا نام عبد اللہ ہی اوس سی حدیثین نقل ہین یہ اسلیی کہا
کہ اور جا اسیطرح کی عبارت مین جدہ کی ضمیر ابیہ ہی نام کیطرف پہرتی ہی یہان خلاف اوسکی ہی وعن أبي موسى قال سمعت رسول الله
صلى الله عليه وسلم يقول إن الله خلق آدم من قبضة قبضها من جميع الأرض فجاء بنو آدم على قدر الأرض منهم الأحمر والأبيض
والأسود وبين ذلك والسهل والحزن والخبيث والطيب رواه أحمد والترمذي وأبو داود روایت ہی ابی موسی سی کہا سنا مین نی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سی کہ فرماتی تہی
تحقیق اللہ نی پیدا کیا آدم کو ایک مٹہی سی کہ لیا تہا اوسکو سب طرح کی زمین مین سی یعنی عزرائیل کو حکم فرمایا مٹہی بہر لانیکا پس پیدا ہوئی اولاد آدم کی موافق زمین کی
بعضی اونمین سی سرخ اور بعضی سفید اور بعضی سیاہ اور بعضی بیچ مین اسکی اور بعضی نرم خو اور بعضی سخت خو اور بعضی ناپاک اور بعضی پاک روایت کی یہ احمد و ترمذی
اور ابو داود نی وعن عبد الله بن عمرو قال سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول إن الله خلق خلقه في
ظلمة فألقى عليهم من نوره فمن أصابه من ذلك النور اهتدى ومن أخطأه ضل فلذلك
أقول جف القلم على علم الله رواه أحمد والترمذي اور روایت ہی عبد اللہ
بن عمرو سی کہا سنا مین نی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سی کہ فرماتی تہی تحقیق اللہ نی پیدا کیا خلقت اپنی یعنی جن و انس بیچ اندہیری کی

اوپر اوسکی اپنا کچھ نور پس جسکو پہونچا اوس نور مین سی اوس نی راہ پائی اور جسکو نہ پہونچا وہ نور گمراہ ہوا پس اسیواسطی کہتا ہون مین خشک ہوا قلم
اوپر علم اللہ کی یعنی اوسکی تقدیر مین تغیر و تبدیل نہین روایت کی یہ احمد اور ترمذی نی **ف** بیچ اندہیری کی یعنی گرفتاری کی نفس امارہ مین کر دیکے
جبلت مین بری خواہشین اور غفلت رکھی ہی اور نور سی مراد نور ایمان اور معرفت اور طاعت و احسان کا ہی **وعن انس** قال كان
رسول الله صلى الله عليه وسلم يكثر ان يقول يا مقلب القلوب ثبت قلبي على دينك فقلت يا نبي الله امنا بك و
بما جئت به فهل تخاف علينا قال نعم ان القلوب بين اصبعين من اصابع الله يقلبها كيف يشاء رواه
الترمذي وابن ماجة اور روایت ہی انس سی کہا تھی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم بہت یہ فرماتی ای پہیرنیوالی دلون کی ثابت رکہ دل میرا
اوپر دین اپنی کی پس کہا مین نی ای نبی اللہ کی ایمان لائی ہم ساتہ تمہاری اور ساتہ اوس چیز کی کہ لائی تم اوسکو یعنی کتاب و سنت پس کیا اب بھی
ڈرتی ہو تم اوپر ہماری کہا کہ ہان تحقیق دل درمیان دو اونگلیون کی ہی اونگلیون اللہ کی سی یعنی بیچ تصرف و قدرت الہی کی ہین پہیرتا ہی
اونکو جسطرح چاہتا ہی روایت کی یہ ترمذی اور ابن ماجہ نی **ف** کیا ڈرتی ہو اوپر ہماری یعنی آپ تو معصوم ہین گناہون سی ہماری لیی یہ
دعا کرتی ہین تا ہم سیکہین پس کیا ڈرتی ہین آپ ہم پر **وعن** ابي موسى قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم مثل القلب كريشة
بارض فلاة يقلبها الرياح ظهرا لبطن رواه احمد اور روایت ہی ابو موسی سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی مثال دل
کی مانند پرکی ہی بیچ زمین میدان کی کہ پہیرتی ہین اوسکو ہوائین پیٹہ سی طرف پیٹ کی روایت کی یہ احمد نی **ف** یعنی اسیطرح دل بہلائی سی برائی
کی طرف اور برائی سی بہلائی کیطرف پہرتی ہین **وعن** علي قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم لا يؤمن
عبد حتى يؤمن باربع يشهد ان لا اله الا الله واني رسول الله بعثني بالحق ويؤمن بالموت
والبعث بعد الموت ويؤمن بالقدر رواه الترمذي وابن ماجة
اور روایت ہی حضرت علی سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی نہین مومن ہوتا کوئی بندہ یہانتک کہ ایمان لاوی ساتہ چار چیز کی
گواہی دی اسکی کہ نہین کوئی معبود مگر اللہ اور تحقیق مین بہیجا ہوا اللہ کا ہون بہیجا ہی مجکو ساتہ حق کی اور ایمان لاوی ساتہ مرنی کی اور اوٹہنی
کی پیچہی مرنیکی اور ایمان لاوی ساتہ تقدیر کی روایت کی یہ ترمذی اور ابن ماجہ نی **ف** ایمان لاوی ساتہ مرنی کی یعنی ساتہ فنا ہونی دنیا کی
یا مراد یہ ہی کہ اعتقاد کری ساتہ موت کی کہ بحکم الہی ہی نہ بسبب فساد مزاج کی **وعن** ابن عباس قال قال رسول الله صلى الله
عليه وسلم صنفان من امتي ليس لهما في الاسلام نصيب المرجئة والقدرية رواه الترمذي وقال هذا حديث غريب
اور روایت ہی ابن عباس سی کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی دو فرقہ ہین امت میری سی کہ نہین واسطی اونکی بیچ اسلام کی کچہ حصہ
ایک تو مرجیہ ہی اور ایک قدریہ ہی **ف** مراد مرجیہ سی فرقہ جبریہ ہی کہ قائل نہین ہی اب کی کہ نسبت کرنا فعل کا طرف بندی کی ایسا ہی جیسا نسبت کرنا
فعل کا طرف جمادات کی یعنی پتہر اور لکڑی اور روڑا یعنی جسوقت پہینکی اور لونڈہا ہی تو لونڈہتا چلا جاوی اور جسکو اپنی پہینکنی اور لونڈہنی مین
دخل نہین اسیطرح بندیکو اپنی کام مین کچہ دخل نہین بیچ اس کی اختیار ہی اور مراد قدریہ سی وہ ہی کہ منکر تقدیر کی ہین یعنی فعل بندہ کی پیدا کیی ہی اوسکی تہین
اللہ کی تقدیر سی نہین اسطرح کی تقدیر کی انکار کرنیوالیکو قدریہ کہتی ہین اور یہین معتزلی بہی داخل ہین اور رفضی بہی اور ظاہر حدیث سی معلوم ہوتا ہی کہ یہ دونو فرقہ کافر ہین لیکن
مختار علماء رحمہم اللہ کا یہ ہی کہ کافر نہین بلکہ فاسق ہین کیونکہ یہ بہی تمسک کرتی ہین کتاب و سنت کا اور تاویل کی کہ سی اپنی کو بچاتی ہین پس حیثیت جبر اور شدت کی لیی نہی بعض نی
اس حدیث کی صحت مین بہی کلام کیا ہی چنانچہ [illegible] ہین لیکن محققین کی نزدیک حکم کفر کا ہی ان فرقون کی لیی جب اسکی اختلاف ہی کہ کفر اسکا تاویلی ہی یا اعتقادی

الذاقوں استادی وعن ابن عمر قال سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول يكون في أمتي خسف ومسخ
في المكذبين بالقدر رواه ابو داود وروى الترمذي نحوه اور روایت ہی ابن عمر سی کہا سنا مین نی رسول خدا
صلی اللہ علیہ وسلم سی کہ فرماتی تہی ہوگا بیچ امت میری کی زمین مین دہس جانا اور صورت بدل جانا اور یہ ہوگا بیچ اون لوگون کی کہ جہٹلاتی ہین
تقدیر کو روایت کی یہ ابو داؤد نی اور روایت کی ترمذی نی مانند اوسکی ف یہ بات اخیر زمانہ مین ہوگی اور بعضون نی کہا ہی کہ مراد یہ ہی
کہ اگر خسف ومسخ واقع ہونگی میری امت مین تو اس فرقہ مین ہونگی وعنه قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم
القدرية مجوس هذه الأمة إن مرضوا فلا تعودوهم وإن ماتوا فلا تشهدوهم رواه احمد وابو داود
اور روایت ہی اونہین سی کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ فرقہ قدریہ کا مجوس ہین اس امت کی اگر مریض ہون پس نہ عیادت کرو
اونکی اور اگر مر جاوین پس نہ حاضر ہو اونکی جنازی پر روایت کی یہ احمد اور ابو داؤد نی ف یعنی انکی حق مین رعایت حقوق اسلام کی کرو
نہ جیتی نہ مری پر پس جو علما اونکو کافر کہتی ہین وہ تو منع ہی کرتی ہین اور جو فاسق کہتی ہین وہ جائز رکہتی ہین اور حدیث کو حمل کرتی
زجر اور تغلیظ پر اور برائی بیان کرنی اعتقاد انکی پر یہ مضمون ملا علی قاری وغیرہ نی لکہا ہی لیکن محققین کی نزدیک یہی بات حق ہی کہ انکی بیمار پرسی
وغیرہ نہ کری جتنا ہو سکی بچی انکی خلطہ رکہنی سی کذا قال اوستادی رح اور مجوس ایک فرقہ ہی آتش پرست ثابت کرتی ہین دو الہ یعنی ایک
خیر کا اور ایک الشر کا خیر کی آلہ کو کہتی ہین یزدان اور شر کی آلہ کو کہتی ہین اہرمن یعنی شیطان پس جیسی مجوس قائل ہین دو آلہ کی ایسی ہی
قدریہ قائل ہین بہت سی خالقون کی یعنی جتنی فعل بندی کرتی ہین خالق اون فعلون کی ہین وعن عمر قال قال رسول
الله صلى الله عليه وسلم لا تجالسوا أهل القدر ولا تفاتحوهم رواه ابو داود اور روایت ہی حضرت عمر رضی اللہ عنہ
کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی نہ ہمنشینی کرو فرقہ قدریہ سی اور نہ حکومت لیجاؤ طرف اونکی روایت کی یہ ابو داؤد نے
ف نہ ہمنشینی کرو یعنی محبت نہ کرو اونسی کیونکہ بیٹہنا ہمراہ چلنا علامت محبت کی ہی پس معنی یہ ہین کہ پس اور تعظیم سی ہمنشینی اونکی
نہ کرو ایسی کہ اعتقاد بد اونکی سیکہو گی اور برائی اون کی عملون کی تاثیر کری گی تمہاری دلون مین اور عملون تمہاری مین اور معنی
اسکے بعضون نی یہ بہی کہی ہین کہ ابتدا ساتہ سلام وکلام کی اونسی نہ کرو وعن عائشة قالت قال رسول الله صلى الله عليه
وسلم ستة لعنتهم لعنهم الله وكل نبي يجاب الزائد في كتاب الله والمكذب بقدر الله والمتسلط
بالجبروت ليعز من أذله الله ويذل من أعزه الله والمستحل لحرم الله والمستحل من عترتي
ما حرم الله والتارك لسنتي رواه البيهقي في المدخل ورزين في كتابه اور روایت ہی حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا
سی کہا فرمایا حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی چہ طرح کی شخص ہین کہ لعنت کرتا ہون مین انکو لعنت کی اونکو اللہ نی اور جو نبی ہی مستجاب الدعوات ہو تو
وہ کہ زیادہ کری بیچ کتاب اللہ کی اور دوسرا فرقہ کہ وہ جہٹلاوی تقدیر الہی کو اور تیسری وہ ہی کہ غالب ہو جاوی ساتہ زبردستی کی کہ عزت دیوی
جسکو ذلیل کیا اللہ نی اور ذلیل کری جسکو عزیز کیا اللہ نی اور چوتہا وہ ہی کہ حلال کری بیچ حرم اللہ کی اور پانچوان وہ ہی کہ حلال جانی اولاد میری کا
اوس چیز کو کہ حرام کیا اللہ نی اور چہٹا وہ شخص ہی کہ چہوڑ دیا سنت میری کو روایت کی بیہقی نی بیچ کتاب مدخل کی اور رزین نی بیچ کتاب اپنی کی ف لعنت
اونکو اللہ نی گویا کسی نی پوچہا کہ آپ کیون لعنت کرتی ہین فرمایا اسلیے کہ لعنت کی اللہ نی اور جملہ کل نبی یجاب کا جملہ معترضہ ہی یعنی کہا میں نے
واسطی تاکید لعنت کی اور زیادہ کرنا بیچ کتاب اللہ کی یہ کہ لفظ بڑہا دی یا اسطرح سی بیان کری کہ معنی مخالف ہون اللہ کی حکم کی اور امر

استیلا سے بادشاہ اور حاکم ظالم ہیں کہ ساتھ خواہش نفسانی اور غلبہ حکومت اپنی کی کافرون اور فاسقون اور جاہلون کو عزیز رکھتی ہین اور دیندار اور صالحون اور عالمون کو ذلیل کرتی ہین اور حلال کری بیچ حرم اللہ کی یعنی مکہ مین جس کا مونکو منع فرمایا ہی مانند شکار کرنی اور کاٹنی درخت کی اور داخل ہونیکی بغیر احرام کی یہ کام اوس جگہہ کرنی لگی اور حلال جانی اولاد میری سی اوس چیز کو کہ حرام کیا اللہ نی یعنی ایذا دینی اولاد پیغمبر خدا صلعم کی اور تعظیم نہ کرنی اونکی کو حلال جانی اوسپر بھی لعنت ہی یا مراد اس سی یہ ہی کہ میری اولاد ہوکر جس چیز کو اللہ نی حرام فرمایا ہی اوسکو کرنی لگی حالانکہ انہین تنبیہ ہی واسطی سیدونکی کہ حضرت کی اولاد ہوکر خدا کی گناہ نہ کرین یعنی انکو اللہ کی گناہ کرنی مین زیادہ تر ڈر ہی اور چھوڑ دیا سنت میری کو جوانکار و کسالت کی سنت کو چھوڑ دی تو وہ گنہگار ہی اور جو کوئی ہلکا جانکر سنت کو چھوڑ دی تو وہ کافر ہی اور لعنت ین دونون گنی جاتی ہین یعنی اول زجر اور شدت اور دوسر حقیقۃ اور اگر احیانًا سنت ترک ہو گنہگار نہین ہوتا مگر برا یہ بھی ہی کذا ذکرالقاری دشیخ رح اور سنا مین نی مولانا اسحق رح سی کہ یہ وعید بیچ ترک کرنی سنن ہدی یعنی سنت موکدہ کی ہی **وعن** مطر بن عكامس قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم اذا قضى الله لعبد ان يموت بارض جعل له اليها حاجة رواه احمد والترمذي اور روایت ہی مطر بن عکامس سی کہ کہا فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی جبکہ مقدر کرتا ہی اللہ واسطی بندی کی مرنا بیچ ایک زمین کی کردیتا ہی واسطی اوسکی طرف اوس زمین کی حاجت یعنی تا اوس کام کی لیی جاوی اور مری روایت کی یہ احمد اور ترمذی نی **وعن** عائشة قالت قلت يا رسول الله ذراري المؤمنين قال من اباىٔهم فقلت يا رسول الله بلا عمل قال الله اعلم بما كانوا عاملين قلت فذراري المشركين قال من اباىٔهم قلت بلا عمل قال الله اعلم بما كانوا عاملين رواه ابوداؤد اور روایت ہی حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سی کہ کہا کہا مین نی یا رسول اللہ اولاد مسلمانون کی کیا ہی حکم اونکا فرمایا تابع ہین اپنی باپون کی یعنی بہشت مین ہین اونکی ساتھ پھر کہا مین نی ایسی کی اونکی بغیر عمل کیی فرمایا اللہ دانا تر ہی ساتھ اوس چیز کی کہ ہوتی عمل کرنیوالی کہا مین نی پس اولاد مشرکون کی فرمایا یہ بھی تابع ہین اپنی باپون کی کہا مین نی بغیر عمل کیی فرمایا اللہ دانا تر ہی ساتھ اوس چیز کی کہ ہوتی عمل کرنیوالی روایت کی یہ ابوداؤد نی **ف** مومنونکی اولاد کی حق مین جو فرمایا اللہ اعلم بما كانوا عاملين تو یہ اشارہ ہی قضا و قدر پر جب حضرت عائشہ رض نی تعجب کیا کہ بےعمل بہشت مین کیونکر جاوینگی تو فرمایا کہ تعجب مت کر کیونکہ انکو نکو اگرچہ ابھی عمل نہین ہین شاید کہ علم الہی مین ہون اور مشرکون کی اولاد کی حق مین جو فرمایا اللہ اعلم بما كانوا عاملين تو پشتی نی کہا ہی کہ مراد یہ ہی کہ وہ تابع ہین باپون کی دنیا مین اور آخرت کا امر اونکا سپرد ہی طرف علم الہی کی **وعن** ابن مسعود قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم الوائدة والموؤدة في النار رواه ابوداؤد اور روایت ہی ابن مسعود سی کہا فرمایا رسول خدا صلعم نی گاڑنی والی اور جسکو گاڑا دونون دوزخمین روایت کی یہ ابوداؤد نی **ف** مراد گاڑنی والی سی وہ ہی کہ جسنی گاڑا مانند دائی کی اور نوکر چاکر کی اور مراد موؤدہ سی وہ ہی کہ جنکی حکم سی گاڑی یعنی وہ جننی والی اور یا مراد موؤدہ سی وہ لڑکی مطابق پہلی حدیث کی یعنی باپ اوسکی تہی دوزخی جیوتی اولاد جو مری وہ بھی دوزخی ہوئی

الفصل الثالث فصل تیسری **عن** ابي الدرداء قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم ان الله عز وجل فرغ الى كل عبد من خلقه من خمس من اجله وعمله ومضجعه واثره ورزقه رواه احمد اور روایت ہی ابی درداء سی کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی تحقیق اللہ عز وجل فارغ ہوا طرف ہر بندی کی مخلوقات اپنی سی پانچ چیز سی یعنی اجل اوسکی سی اور عمل اوسکی ہی اور جگہہ رہنی اوسکی سی اور جگہہ پھرنی اوسکی ہی اور رزق اوسکی سی روایت کی یہ احمد نی **ف** فارغ ہوا یعنی پانچ چیزین مقدر کر چکا روز ازل کی اب تغیر تبدیل نہین ہو سکتی اجل یعنی مدت عمر کتنی ہی اور عمل کہ کام نیک و بد کیا کیا ہونگی اسکی بعد جو دو لفظ مین ظاہر ہین معنی اونکی پانچوین رزق لکھہ چکا یعنی حلال کماوی گا یا حرام تھوڑا یا بہت یا مراد رزق سی جو کچھہ کہ بندہ کو پہونچی قسم نفع سے

وعن عائشة قالت سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول من تكلم في شيء من القدر سئل عنه يوم القيامة ومن لم يتكلم فيه لم يسئل عنه رواه ابن ماجة اور روایت ہی حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے کہا سنا میں نے پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے فرماتے تھے جو شخص کلام کرے کچھ تقدیر کی پوچھا جاویگا اوس سے دن قیامت کی اور جسنے کلام کیا بیچ اوسکے نہ پوچھا جاویگا اوس سے روایت کی یہ ابن ماجہ نے **ف** مقصود منع ہی خوض کرنے سے مسئلہ قضا وقدر مین یعنی کچھ فائدہ نہین اسکی کلام کرنے سے سوا پرسش اور عذاب کی روز قیامت کو پس بہتر یہی ہی کہ ایمان اوسپر لاوین اور سکوت کرکے عمل مین مشغول ہوین

وعن ابن الديلمي قال أتيت أبي بن كعب فقلت له قد وقع في نفسي شيء من القدر فحدثني لعل الله أن يذهبه من قلبي فقال لو أن الله عذب أهل سماواته وأهل أرضه عذبهم وهو غير ظالم لهم ولو رحمهم كانت رحمته خيرا لهم من أعمالهم ولو أنفقت مثل أحد ذهبا في سبيل الله ما قبله الله منك حتى تؤمن بالقدر وتعلم أن ما أصابك لم يكن ليخطئك وأن ما أخطأك لم يكن ليصيبك ولو مت على غير هذا لدخلت النار قال ثم أتيت عبد الله بن مسعود فقال مثل ذلك قال ثم أتيت حذيفة بن اليمان فقال مثل ذلك ثم أتيت زيد بن ثابت فحدثني عن النبي صلى الله عليه وسلم مثل ذلك رواه أحمد وأبو داود وابن ماجة

اور روایت ہی ابن دیلمی سے کہ کہا اونہون نے آیا مین ابی بن کعب کی پاس کہ یہ صحابی ہین پس کہا مین نے اونسے تحقیق گذرا ہی بیچ دل میرے کے شبہ تقدیر سے یعنی یہ کہ اگر سب تقدیر سے ہی امر ونہی اور ثواب وعذاب کیون ہی پس حدیث بیان کرو مجھسے شاید اللہ دور کرے شبہ کو دل میرے سے پس اونہون نے کہا اگر تحقیق اللہ تعالیٰ عذاب کرے آسمان والون کو اور زمین والونکو عذاب کرے اونکو اور وہ نہین ظلم کرنیوالا واسطے اونکے یعنی وہ کتنا ہی عذاب آسمان والون اور زمین والون پر ظالم نہین کہلاتا اور اگر رحمت کرے اونکو ہووے رحمت اوسکی بہتر واسطے اونکے عملون اونکے سے اور اگر خرچ کرے تو مانند احد کی سونا بیچ راہ خدا کے نہین قبول کریگا اللہ تجھسے یہانتک کہ ایمان لاوے تو ساتھ تقدیر کے اور جان تو یہ کہ جو چیز کہ پہونچی تجکو نہ تھی کہ خطا کرتی تجھسے اور تحقیق جس چیز نے کہ خطا کی تجھسے نہ تھی کہ پہونچتی تجکو اور اگر مرے تو اوپر غیر اسکے یعنی بغیر ایمان کی تقدیر پر البتہ داخل ہوگا تو آگ مین کہا ابن دیلمی نے پھر آیا مین عبد اللہ بن مسعود کے پاس کہا مانند اسکی کہا ابن دیلمی نے پھر آیا مین حذیفہ بن یمان کی پاس پس کہا اونہون نے مانند اسکی پھر آیا مین زید بن ثابت کی پاس پس حدیث بیان کی مجکو پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے مانند اسکی روایت کی یہ احمد اور ابو داود اور ابن ماجہ نے **ف** حاصل جملات ما اصابک کا اور ما لم یصیبک کا یہی کہ جو کچھ پہونچی تجکو نہ تھی تو کہ پھیرے تو اوسکو اور کوشش سے نہ پہونچا اور اگر نہ پہونچی نہ تھی تو کہ اگر سعی کرتا مین پہونچتا جان کہ پہونچنا نہ پہونچنا سب ساتھ تقدیر الٰہی کے ہے

وعن نافع أن رجلا أتى ابن عمر فقال إن فلانا يقرأ عليك السلام فقال إنه بلغني أنه قد أحدث فإن كان قد أحدث فلا تقرئه مني السلام فإني سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول يكون في أمتي أو في هذه الأمة خسف ومسخ أو قذف في أهل القدر رواه الترمذي وأبو داود وابن ماجة وقال الترمذي هذا حديث حسن صحيح غريب اور روایت ہی نافع سے تحقیق ایک شخص آیا ابن عمر کی پاس پس کہا تحقیق فلانے شخص نے پڑھا اوپر تمہاری سلام پس کہا عبد اللہ بن عمر نے تحقیق شان یہ ہی کہ پہونچا مجکو کہ وہ تحقیق نئی بات نکالی ہی دین مین پس اگر تحقیق نئی بات نکالی ہی دین مین پس مت پڑھ تو اوسکو میری طرف سے سلام پس تحقیق سنا مین نے پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرماتے تھے ہوگا بیچ امت میری کے یا فرمایا بیچ اس امت کے دہس جانا اور صورت بدل جانا یا پتھر برسنی بیچ اہل قدر کے یعنی جو لوگ منکر تقدیر کے ہین روایت کی یہ ترمذی اور ابو داود اور ابن ماجہ نے اور کہا ترمذی نے کہ یہ حدیث حسن ہی صحیح ہی غریب ہی **ف** یہ جو کہا کہ پہونچا مجکو یعنی مین نے سنا ہی کہ اوسنے کوئی بدعت کی بات دین مین نکالی ہی یعنی انکار تقدیر کا کرتا ہی

کیونکہ انکو حکم ہی ترک ملاقات کا اہل بدعت سے اسی حدیث سے علماء کہتی ہین کہ نہین واجب ہی جواب دینا فاسق اور بدعتی کی سلام کا بلکہ سنت یہی ہی سن
واسطے اونکی تنبیہ کی اور جائز ہی ایسی ترک ملاقات اونکی بھی کذا ذکرہ القاری **وعن** علي قال سألت خديجة النبي صلى الله عليه وسلم
عن ولدين ماتا لها في الجاهلية فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم هما في النار قال فلما رأى الكراهة في وجهها قال
لو رأيت مكانهما لأبغضتهما قالت يا رسول الله فولدي منك قال في الجنة ثم قال رسول الله صلى الله عليه وسلم إن
المؤمنين وأولادهم في الجنة وإن المشركين وأولادهم في النار ثم قرأ رسول الله صلى الله عليه وسلم والذين
آمنوا واتبعتهم ذريتهم رواه أحمد اور روایت ہی حضرت علی سی کہا پوچھا حضرت خدیجہ نی حضرت نبی صلی اللہ علیہ وسلم سی
حال اپنی دونون بچون کا کہ مر گئی تھی بیچ جاہلیت کی پس فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی وہ دونون بیچ آگ کی ہین کہا حضرت علی نی پس جب دیکھی ناخوشی
بیچ چہرہ اونکی کی فرمایا حضرت نی اگر دیکھی تو حال اونکا کیسی خوار اور دور رحمت الٰہی سی ہین البتہ ناخوش رکھی تو اونکو پھر عرض کیا اے رسول خدا کی
پس اولاد میری تجھ سی یعنی قاسم اور عبد اللہ فرمایا بیچ بہشت کی پھر فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی تحقیق مومن اور اولاد اونکی بیچ بہشت کی اور
تحقیق مشرک اور اولاد اونکی بیچ آگ کی پھر پڑھی پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی یہ آیت اور وہ لوگ کہ ایمان لای اور پیروی کی اونکی اولاد اونکی نی
اپنی آیہ یہ ہی بإيمان ألحقنا بهم ذريتهم یعنی پیروی کی اولاد نی ساتھ ایمان کی ملاوینگی ہم ساتھ اونکی اولاد اونکی کو **وعن** أبي هريرة قال قال
رسول الله صلى الله عليه وسلم لما خلق الله آدم مسح ظهره فسقط من ظهره كل نسمة هو خالقها من ذريته إلى
يوم القيامة وجعل بين عيني كل إنسان منهم وبيصا من نور ثم عرضهم على آدم فقال أي رب من هؤلاء قال
ذريتك فرأى رجلا منهم فأعجبه وبيص ما بين عينيه فقال أي رب من هذا قال داود فقال أي رب
كم جعلت عمره قال ستين سنة قال رب زده من عمري أربعين سنة قال رسول الله صلى الله عليه وسلم
فلما انقضى عمر آدم إلا أربعين جاءه ملك الموت فقال آدم أولم يبق من عمري أربعون سنة
قال أولم تعطها ابنك داود فجحد آدم فجحدت ذريته ونسي آدم فأكل من الشجرة فنسيت
ذريته وخطئ وخطئت ذريته رواه الترمذي اور روایت ہی ابو ہریرہ سی کہا فرمایا رسول خدا
صلی اللہ علیہ وسلم نی جبکہ پیدا کیا اللہ نی آدم کو ہاتھ پھیرا پیٹھ اونکی پر یعنی فرشتہ کو فرمایا ہاتھ پھیرنی کی لیے پس نکلی پشت اونکی سی ہر جان والی کہ وہ
اللہ پیدا کرنیوالا تھا اونکو اولاد اونکی سی قیامت تک اور مقرر کی درمیان آنکھون ہر آدمی کی اونمین سی چمک نور سی پھر روبرو کیا اونکو آدم کی پھر کہا
اون نی اے پروردگار میری کون ہین یہ فرمایا کہ اولاد ہی تیری پس دیکھا ایک شخص کو اونمین سی پس خوش لگی اونکو وہ چمک کہ تھی درمیان آنکھون کی اونکی
کہا اے پروردگار میری کون ہی یہ فرمایا یہ ہی داؤد پھر عرض کیا اے رب میری کتنی ٹھہرائی تونی عمر اونکی فرمایا ساٹھ برس کہا اے پروردگار میری
زیادہ کر عمر اونکی عمر میری سی چالیس برس فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی پس جب تمام ہوئی عمر آدم کی مگر چالیس برس کم آیا اونکی پاس ملک الموت پس کہا
حضرت آدم نی کیا نہین باقی رہی عمر میری سی چالیس برس ملک الموت نی کہا کیا نہین دیدی تونی چالیس برس بیٹی اپنی داؤد کو پس انکار کیا حضرت آدم
نی پس انکار کرتی ہی اولاد اونکی اور بھول گئی آدم پس کھایا اونھون نی درخت مین سی پس بھولتی ہی اولاد اونکی اور خطا کی اور خطا کرتی ہی اولاد
اونکی روایت کی ترمذی نی **وعن** أبي الدرداء عن النبي صلى الله عليه وسلم قال خلق الله آدم حين خلقه فضرب
كتفه اليمنى فأخرج ذرية بيضاء كأنهم الذر وضرب كتفه اليسرى فأخرج ذرية سوداء كأنهم

الحُمَمُ فَقَالَ لِلَّذِي فِي يَمِينِهِ إِلَى الْجَنَّةِ وَلَا أُبَالِي وَقَالَ لِلَّذِي فِي كَفِّهِ الْيُسْرٰى إِلَى النَّارِ وَلَا أُبَالِي رَوَاهُ أَحْمَدُ
اور روایت ہی ابی الدرداء سی کہ نقل کیا حضرت نبی صلی اللہ علیہ وسلم سی فرمایا حضرت نی پیدا کیا اللہ نی آدم کو جبکہ پیدا کیا اوسکو پس مارا مونڈہی پر داہنا
اوسکی یعنی دست قدرت مارا یا فرشتہ کو حکم فرمایا ماتہ ارنیکو پس نکالی اولاد سفید گویا کہ وہ چیونٹیاں ہیں اور مارا مونڈہی بائیں پر پس نکالی اولاد سیاہ
گویا کہ وہ کوئلہ ہیں پہر کہا واسطی اوس اولاد کی کہ بیچ داہنی طرف اوسکی تہی یہ طرف بہشت کی جانیوالی ہیں اور نہیں پروا رکہتا میں اور کہا
اوس اولاد کو کہ بیچ مونڈہی بائیں اوسکی تہی یہ جانیوالی ہیں طرف آگ کی اور نہیں پروا رکہتا میں روایت کی یہ احمد نی وَعَنْ
أَبِي نَضْرَةَ أَنَّ رَجُلًا مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُقَالُ لَهُ أَبُو عَبْدِ اللهِ دَخَلَ عَلَيْهِ أَصْحَابُهُ
يَعُودُونَهُ وَهُوَ يَبْكِي فَقَالُوا لَهُ مَا يُبْكِيكَ أَلَمْ يَقُلْ لَكَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خُذْ مِنْ شَارِبِكَ
ثُمَّ أَقِرَّهُ حَتّٰى تَلْقَانِي قَالَ بَلٰى وَلٰكِنْ سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ إِنَّ اللهَ عَزَّ وَجَلَّ قَبَضَ
بِيَمِينِهِ قَبْضَةً وَأُخْرٰى بِالْيَدِ الْأُخْرٰى وَقَالَ هٰذِهِ لِهٰذِهِ وَهٰذِهِ لِهٰذِهِ وَلَا أُبَالِي وَلَا أَدْرِي فِي أَيِّ الْقَبْضَتَيْنِ أَنَا رَوَاهُ أَحْمَدُ
اور روایت ہی ابی نضرہ سی کہ تحقیق ایک شخص صحابیوں حضرت نبی صلی اللہ علیہ سلم کی سی کہ کہا جاتا تہا واسطی اوسکی ابو عبداللہ داخل ہوی اوپر اوسکی
یار اوسکی کہ عیادت کرتی تہی اوسکی اور وہ روتی تہی پس کہا واسطی اوسکی کس چیز نی رلایا تجکو کیا نہیں فرمایا واسطی تمہاری پیغمبر خدا صلی اللہ
نی کہ لی تو بال لب اپنی کی پہر اسی پر ٹہرا رہ یہانتک کہ ملاقات کر تو مجہسی کہا کہ ہاں ولیکن سنا میں نی کہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ سلم فرماتی تہی کہ تحقیق
اللہ عزت اور بزرگی والی نی مٹہی میں لی ساتہ داہنی ہاتہ اپنی کی ایک جماعت لی دوسری جماعت اور دوسری ہاتہ میں اور فرمایا یہ یعنی داہنی
ہاتہ کی جماعت واسطی بہشت کی اور بائیں ہاتہ کی جماعت واسطی دوزخ کی اور نہیں پروا رکہتا میں کہا ابو عبداللہ نی اور نہیں جانتا میں کہ بیچ
کس مٹہی کی ہوں میں یعنی داہنی ہاتہ کی یا بائیں ہاتہ کی روایت کی یہ احمد نی ٹہرا رہ یعنی ہمیشہ اسیطرح رکہہ حتی کہ مل تو مجہسی حوض کوثر پر یا
وغیرہ میں یعنی لوگوں نی اونکو کہا کہ کیوں روتا ہی حضرت نی تو تجہی بشارت اپنی ملنی کی دی ہی اور وہ بغیر اسلام کی نصیب نہیں ہوتی معلوم
ہوا کہ تو مسلمان مریگا اب آگی حاصل اونکی جواب کا یہ کہ بشارت سچ لیکن پروردگار بی نیاز ہی جو چاہتا ہی کرتا ہی چنانچہ فرمایا ہی کہ جسکو چاہوں
دوزخ میں ڈالوں اور جسکو چاہوں بہشت میں اور نہیں پروا رکہتا میں پس یہ خوف دل سی نہیں جاتا اور موجب رونیکا ہی اور شاید بسبب
غلبہ خوف کی وہ بشارت بہول ہی گئی ہوں کہا طیبی نی کہ اہمیں اشارہ اسپر ہی کہ لبیں لینی سنت موکدہ ہے اور مداومت اسپر سبب
بہشت کی ہی زیر سایہ حضرت کی پس معلوم ہوا کہ ایک سنت کی ترک کرنی میں یعنی لبیں نہ لینی سی ایسی خیر کثیر ہاتہ سی جاتی ہی چہ جا
کہ ہی اوپر ترک کرنی تمام سنتوں کی پس یہ زندیقی کی درجہ کو پہونچا دیتی ہی وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى
اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ أَخَذَ اللهُ الْمِيثَاقَ مِنْ ظَهْرِ آدَمَ بِنَعْمَانَ يَعْنِي عَرَفَةَ فَأَخْرَجَ مِنْ صُلْبِهِ كُلَّ ذُرِّيَّةٍ ذَرَ
بَيْنَ يَدَيْهِ كَالذَّرِّ ثُمَّ كَلَّمَهُمْ قِبَلًا قَالَ أَلَسْتُ بِرَبِّكُمْ قَالُوا بَلٰى شَهِدْنَا أَنْ تَقُولُوا يَوْمَ الْقِيَامَةِ إِنَّا كُنَّا عَنْ هٰذَا غَافِلِينَ
أَوْ تَقُولُوا إِنَّمَا أَشْرَكَ آبَاؤُنَا مِنْ قَبْلُ وَكُنَّا ذُرِّيَّةً مِنْ بَعْدِهِمْ أَفَتُهْلِكُنَا بِمَا فَعَلَ الْمُبْطِلُونَ رَوَاهُ أَحْمَدُ اور روایت ہی ابن عباس سی
نقل کی حضرت نبی صلی اللہ علیہ سلم سی کہ فرمایا لیا اللہ نی عہد پشت آدم سی یعنی اونکی اولاد سی جو پشت سی نکلی تہی بیچ نعمان کی یعنی قریب میدان
عرفہ کی پس نکالی پشت اونکی سی ہر ذریت کہ پیدا کرنا تہا اونکو پس پہیلا دی اونکی آگی مانند چیونٹیوں کی پہر باتیں کیں اللہ نی اونسی روبرو
کیا نہیں ہیں میں پروردگار تمہارا کہا سب نی مقرر ہے تو رب ہمارا فرمایا اللہ نی گواہ کیا میں نی اسواسطی کہ نہ کہو تم دن قیامت کی تحقیق ہم تہی اس سی غافل

کہ نہیں شریک کیا مگر باپ دادون ہماری نی پہلی سی اور تھی ہم اولاد پیچھی اونکی یعنی پس پیروی کی ہمنی اونکی کیا پس ہلاک کرتا ہی تو ہمکو بسبب اوس
چیز کی کہ کی باطل والون نی روایت کی یہ احمد نی ف یعنی باپ دادون نی جاہل یہ کہ اسطرح کی حجت آگی پیش نہیں چلنی کی کیونکہ اقرار توحید کا اونکو
کروا لیا ہی اور انبیا اوسکی یاد دلانیکو بھیجی وعن ابی بن کعب فی قول اللہ عز وجل واذ اخذ ربک من بنی آدم من ظهورهم
ذريتهم قال جمعهم فجعلهم ازواجا ثم صورهم فاستنطقهم فتكلموا ثم اخذ عليهم العهد والميثاق واشهدهم
على انفسهم الست بربكم قالوا بلى قال فاني اشهد عليكم السموات السبع والارضين السبع واشهد عليكم اباكم ادم ان تقولوا
يوم القيمة لم نعلم بهذا اعلموا انه لا اله غيري ولا رب غيري ولا تشركوا بي شيئا اني سارسل اليكم رسلي يذكرونكم
عهدي وميثاقي وانزل عليكم كتبي قالوا شهدنا بانك ربنا والهنا لا رب لنا غيرك ولا اله لنا غيرك فاقروا
بذلك ورفع عليهم ادم عليه السلام ينظر اليهم فرأى الغني والفقير وحسن الصورة ودون ذلك فقال
رب لولا سويت بين عبادك قال اني احببت ان اشكر ورأى الانبياء فيهم مثل السرج عليهم النور خصوا بميثاق آخر
في الرسالة والنبوة وهو قوله تبارك وتعالى واذ اخذنا من النبيين ميثاقهم الى قوله عيسى ابن مريم كان في تلك الارواح
فارسله الى مريم عليها السلام فحدث عن ابي انه دخل من فيها رواه احمد اور روایت ہی ابی بن کعب سی بیچ تفسیر قول اللہ عزت نی والی
بزرگ کی اور جب لی پروردگار تیری نی اولاد آدم کی سی پیٹھون اونکی سی اولاد اونکی کہا راوی نی جمع کیا انکو پس کیا اونکو قسم قسم یعنی ارادہ کیا قسم قسم
کرینکا مثلاً بعضی غنی بعضی فقیر پھر صورت بخشی اونکو پھر گویا کیا اونکو پس بولی پھر لیا اونسی عہد اور میثاق یعنی قول اور گواہ کیا اونکو اوپر جانون
اونکی کی کیا نہیں مین رب تمہارا کہا اونہون نی کہ ہان فرمایا پس تحقیق مین گواہ کرتا ہون اوپر تمہاری ساتون آسمانون کو اور ساتون زمینونکو اور
گواہ کرتا ہون اوپر تمہاری تمہاری باپکو کہ آدم ہی اسواسطی کہ نہ کہو تم دن قیامت کی کہ نہیں جانتی تھی ہم اسکو جان لو کہ نہیں کوئی معبود سوای میری اور
نہیں پروردگار سوای میری اور نہ شریک کیجیو ساتھ میری کسی کو تحقیق بھیجونگا مین طرف تمہاری رسول اپنی یاد دلاوینگی تمکو عہد میرا اور قول میرا
اور نازل کرونگا تمپر کتابین اپنی کہا اونہون نی گواہی دی ہمنی ساتھ اسکی کہ تو رب ہمارا ہی اور معبود ہمارا ہی نہیں پروردگار واسطی ہماری سوای
تیری اور نہیں معبود واسطی ہماری سوای تیری پس اقرار کیا ساتھ اسکی اور بلند کیے گئی اوپر حضرت آدم درحالیکہ دیکھتی تھی طرف اونکی یعنی طرف اولاد
اپنی کی پس دیکھا غنی کو اور فقیر کو اور نیک صورتکو اور سوای اسکی یعنی بدصورت پس کہا ای رب میری کیون نہ برابری کی تونی درمیان بندون اپنی کی
فرمایا تحقیق مین دوست رکھتا ہون یہ کہ شکر کیا جاؤن مین اور دیکھا انبیا کو بیچ اونکی مانند چراغون کی اوپر اونکی نور ہی خاص کیے گئی ساتھ عہد اور کی بیچ
پہونچانی رسالت کی اور نبوت کی اور وہ مذکور ہی بیچ قول اللہ تبارک وتعالی کی اور جب لیا ہمنی نبیون سی قول اونکا قول عیسی بن مریم تک تھی
عیسی بن مریم بیچ ان روحون کی پس بھیجا اوسکو یعنی اونکی روح کو ساتھ حضرت جبرئیل کے طرف مریم کی اوپر اونکی سلام پس حدیث کی گئی ابی سی کہ
داخل ہوئی روح اونکی منہ کیطرف سی مریم کی روایت کی یہ احمد نی ف دوست رکھتا ہون یہ کہ شکر کیا جاؤن یعنی اگر سب یکسان پیدا کرتا تو شکر نہ کرتی
کیونکہ جو ایک نعمت ایک مین پیدا کی ہی دوسرے مین نہین پیدا کی پس ایک دوسری کو دیکھکر شکر کرتا ہی مثلاً فقیر مین تقوی اور فراغ خاطر اور سلامتی
آفات سی ہی کہ غنی مین نہیں اسیطرح غنی کو میسر ہونا اسباب وغیرہ کا ہی کہ فقیر کو نہیں اور آیہ میثاقہم کی بعد یون ہی ومنک ومن نوح وابراہیم وموسی و
عیسی ابن مریم یعنی اور لیا قول تجھسی اور نوح سی اور ابراہیم سی اور موسی اور عیسی بیٹی مریم کی سی وعن ابی الدرداء قال بینما نحن عند
رسول الله صلى الله عليه وسلم نتذاكر ما يكون اذ قال رسول الله صلى الله عليه وسلم اذا سمعتم بجبل زال عن

مکانہ فصدقوہ واذا سمعتم برجل تغیر عن خلقہ فلا تصدقوا بہ فانہ یصیر الی ما جبل علیہ رواہ احمد
اور روایت ہے ابی درداء سے کہا اس وقت کہ تھے ہم نزدیک پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی ذکر کرتے تھے ہم اوس چیز کا کہ ہونیوالی ہے او سوقت
رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جس وقت کہ سنو تم پہاڑ کو کہ سرک گیا اپنی جگہ سے پس سچ جانو اوسکو اور جس وقت سنو تم کسی شخص کو کہ بدل گیا خلق اپنی سے پس سچ
جانو اوسکو پس تحقیق شان یہی ہے کہ ہو جاتا ہے شخص طرف اوس چیز کی کہ پیدا کیا گیا ہے اوپر اوسکے روایت کی یہ احمد نے ف اوس چیز کا کہ ہونیوالی ہے
یعنی جو چیز کہ پیدا ہونیوالی ہے اور اوسکی مقدمہ مین آپسمین گفتگو کرتے تھے کہ ساتھ سابقہ قضا و قدر کی ہے یا از سر نو پیدا ہوتی ہے نئی اور اس سابقہ کی
اس سے معلوم ہوا کہ ذکر اسکا اگر بطریق نزاع اور جھگڑے کی نہ ہو تو منع نہیں الہی حضرت نے منع نہ فرمایا اور تعلیم آگے فرمائی کہ ہر چیز مقدر ہے اور
ہرگز متغیر نہیں ہوتی اور ذکر کی ایک مثال اوسکی اور یہ جو فرمایا کہ پیدا کیا گیا ہے اوپر یعنی مثلا جسکو دانا پیدا کیا اور تقدیر الہی اوسپر گذری کہ ایسا ہوگا ہرگز
احمق نہیں ہونیکا اسیطرح احمق دانا نہیں ہوتا اور یہ جو بسبب ریاضت یا مصاحبت وغیرہ دانا کی احمق دانا ہو جاتا ہے وہ اس قسم کا نہیں ہے کام
اوسمین ہے کہ تقدیر الہی اور جبلت اور خلقت اوسکی ایک خاص پر پڑی ہو یہ قسم ہرگز تغیر تبدیل نہیں پاتی اور مصاحبت وغیرہ اور قسم مین کام آتی ہے ایسا ہے
وہان تقدیر مین یہی تھا کہ مصاحبت وغیرہ سے بن جاویگا بن گیا اور یہان ہرگز تاثیر نہیں کر سکتی وعن ام سلمة قالت یا رسول اللہ
لا یزال یصیبک فی کل عام وجع من الشاة المسمومة التی اکلت قال ما اصابنی شیء منها الا وهو
مکتوب علی وادم فی طینته رواه ابن ماجة اور روایت ہے ام سلمہ سے کہ کہا اے رسول خدا کی ہمیشہ پہونچتی ہے تمکو ہر برس
بیماری اوس بکری زہر ڈالی ہوئی سے کہ کھائی تھی تمنے یعنی خیبر مین ایک یہودیہ نے کھلائی تھی فرمایا نہیں پہونچی مجھکو کوئی چیز اوس سے مگر وہ لکھی تھی
اوپر میرے اور آدم تھے بیچ مٹی اپنی کے یعنی تقدیر ازلی مین یون ہی تھا روایت کی ابن ماجہ نے

باب اثبات عذاب القبر

یہ باب ہے بیچ بیان ثابت کرنے عذاب قبر کی ف عذاب قبر کا ثابت ہے کتاب سنت سے اسمین کچھ شبہ نہیں اور مراد قبر سے عالم برزخ ہے کہ وہ واسطہ ہے درمیان دنیا
اور آخرت کی اور ہر جا ہو سکتا ہے کچھ قبر کا گڑھا ہی مراد نہیں ہے بہت ڈوب جاتے مین جل جاتے ہین جانور کھا جاتے ہین اونکو بھی اگر اللہ تعالی چاہتا ہے
عذاب کرتا ہے اور تصدیق عذاب قبر کی مراتب مین صحیح تر اور سالم تر یہ ہے کہ ایمان لاوے کہ ملائکہ اور سانپ بچھو کہ حدیثون مین آئے ہین سب برحق ہین
واقع اور موجود ہین نہ محض خیال اور ہم جو نہین دیکھتے نہین ہین اوسکو تو اوسکی ہونے مین نقصان نہین رکھتا کیونکہ عالم ملکوت کو سر کی آنکھون سے نہین دیکھ سکتا
اوسکی لیے آنکھین ہین اور چاہین کہ اونسے دیکھے اور اللہ چاہے تو ان آنکھون سے بھی دکھا دے پس بہت چیزین ہوتی ہین اور ہم نہین دیکھتے مثلا
ایک شخص سوتے مین لذت اور دکھ پاتا ہے اور ہم نہین دیکھتے اسیطرح جاگتا بعضی وقت لذت اور الم سنتا ہے اور پاتا ہے اور پاس کے بیٹھنے والے نہین معلوم کرتے اور
حضرت جبرئیل علیہ السلام وحی آنحضرت صلعم پاس لاتے تھے اور اصحاب نہ دیکھتے تھے اور ایمان لاتے تھے ایسا ہی عذاب قبر کو جانے اور ایمان لاوے کذا ذکرہ القاری

الفصل الاول

فصل پہلی عن البراء بن عازب عن النبی صلی اللہ علیه وسلم قال المسلم اذا سئل فی
القبر یشهد ان لا اله الا الله وان محمدا رسول الله فذلک قوله تعالی یثبت الله الذین امنوا بالقول الثابت
فی الحیوة الدنیا وفی الاخرة وفی روایة عن النبی صلی الله علیه وسلم قال یثبت الله الذین امنوا
بالقول الثابت نزلت فی عذاب القبر یقال له من ربک فیقول ربی الله ونبیی محمد صلی الله علیه
وسلم متفق علیه روایت ہے براء بن عازب سے کہ نقل کیا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا حضرت نے کہ مسلمان جس وقت
سوال کیا جاتا ہے بیچ قبر کی گواہی دیتا ہے یہ کہ نہین کوئی معبود مگر اللہ اور تحقیق محمد صلی اللہ علیہ وسلم رسول اللہ کی ہین پس یہ ہے قول اللہ تعالی کا

ثابت رکھتا ہی اون لوگونکو کہ ایمان لائی ہین ساتھ بات محکم کی بیچ زندگانی دنیا کی اور بیچ آخرت کی لیکن ایک روایت کی ہی پیغمبر خدا صلی اللہ
علیہ وسلم سی کہ فرمایا آیہ یثبت اللہ الذین آمنوا آخر تک نازل ہوئی ہی بیچ عذاب قبر کی کہا جاتا ہی واسطی اوسکی کون ہی رب تیرا پس کہتا ہی رب
اللہ ہی اور نبی میرا محمد صلی اللہ علیہ وسلم روایت کی یہ بخاری اور مسلم نی **ف** یعنی اس آیہ مین قول ثابت سی مراد یہی کلمہ شہادت کہ مومن
قبر مین پوچھا جاتا ہی کہ کون ہی پروردگار تیرا اور کون ہی پیغمبر تیرا اور کیا ہی دین تیرا پس اس شہادتین مین جواب تینون کا ہی اور آیہ مین
جو فرمایا کہ ثابت رکھتا ہی اللہ مومنونکو ساتھ بات محکم کی زندگانی دنیا مین اور آخرت مین پس ثابت رکھنا آخرت مین تو معلوم ہوا کہ اسطرح جواب صحیح
اور نجات پاونگی اور ثابت رکھنا دنیا مین یہ ہی کہ اسی اعتقاد پر قائم رکھتا ہی جب امتحان کیی جاتی ہین اگرچہ آگ مین ڈالی جاوین پھر نہین ہٹتی ہیں

وعن انس قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان العبد اذا وضع فی قبرہ وتولی عنہ اصحابہ انہ لیسمع
قرع نعالہم اتاہ ملکان فیقعدانہ فیقولان ما کنت تقول فی ہذا الرجل لمحمد صلی اللہ علیہ وسلم فاما المؤمن
فیقول اشہد انہ عبد اللہ ورسولہ فیقال لہ انظر الی مقعدک من النار قد ابدلک اللہ بہ
مقعدا من الجنۃ فیراہما جمیعا واما المنافق والکافر فیقال لہ ما کنت تقول فی ہذا
الرجل فیقول لا ادری کنت اقول ما یقول الناس فیقال لہ لا دریت ولا تلیت ویضرب بمطارق من
حدید ضربۃ فیصیح صیحۃ یسمعہا من یلیہ غیر الثقلین متفق علیہ ولفظہ للبخاری

اور روایت ہی انس سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی تحقیق بندہ جس وقت رکھا جاتا ہی بیچ قبر اپنی کی اور پھر جاتی ہین اوس سی ہمراہی
اوسکی تحقیق وہ سنتا ہی آواز پاپوشون انکی کی آتی ہین اوس پاس دو فرشتی پس بٹھاتی ہین اوسکو پس کہتی ہین کیا تھا تو کہتا بیچ حق اس شخص کی
یعنی محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی پس مومن کہتا ہی گواہی دیتا ہون مین تحقیق وہ بندی اللہ کی ہین اور رسول اوسکی پس کہا جاتا ہی واسطی اوسکی دیکھ طرف
ٹھکانی اپنی کی دوزخ سی تحقیق بدلی تجکو اللہ نی بدلی اوسکی جگہ بہشت مین پس دیکھتا ہی اون دونونکو سبکو اور منافق اور کافر کہا جاتا ہی واسطی
اوسکی کیا تھا تو کہتا بیچ حق اوس شخص کی پس کہتا ہی وہ نہین جانتا مین تھا مین کہتا جو کہتی تہی لوگ یعنی مومن پس کہا جاتا ہی نہ جانا تونی عقل سی اور
نہ پڑھا تونی قرآن مین سی اور مارا جاتا ہی ساتھ گرزون لوہی کی مارنا پس چلاتا ہی چلانا سنتی ہین اوسکو جو نزدیک اوسکی ہین سوا جنون کی اور آدمیون کی
روایت کی یہ بخاری اور مسلم نی اور لفظ اسکی واسطی بخاری کی **ف** یہ جو کہا بیچ حق اس شخص کی تو یہ اشارہ یا بسبب شہرت حضرت کی ہی یا حضرت کو روبرو لاتی ہون
ساتھ صورت مثالی کی پس اس صورت مین آرزو موت کی کرنی واسطی حاصل ہونی اس نعمت عظمی کی خوب ہی اور اسمین بشارت ہی مشتاقون کی لیی بیت
شب جاستان بیدل چہ قدر دراز باشد * تو بیا کز اول شب در صبح باز باشد * دیکھنا دوزخ کو دونون ٹھکانی دکھاتی ہین کہ اگر دوزخی ہوتا لائق اوسکی تھا
اب جو جنتی ہوا یہ ملا تا قدر ہو اوسکو نعمتون بہشت کی اور جن انس آواز عذاب کی اسلیی نہین سنتی کہ سنتی ہین ایمان بالغیب جاتا رہتا اور سلسلہ معیشت کا قطع ہو جاتا **ف**
حدیثون صحیحہ مین جو مذکور ہی یہی نجات مومن کی اور عذاب کافر و منافق کا ہی پس حال مومن مطیع کا ہی لیکن کچھ نہ ہوا کہ حال مومن فاسق کا کیا ہی آیا عذاب ہی یا نہین پس کہا ہی
کہ حکم مومن فاسق کا یہ ہی کہ جواب مین شریک مومن مطیع کا ہی اور بشارت اور دروازہ کھلنی بہشت مین اور مانند انکی مین شریک نہین یا نہین ہی تو شریک ہو لیکن بہ بدلی سسے کمتر
حتی کہ کچھ عذاب بھی ہوتا ہو مگر جو فاسق کو کہ اللہ چاہی یون ہی بخشدیتا ہی وعن عبد اللہ بن عمر قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان احدکم
اذا مات عرض علیہ مقعدہ بالغداۃ والعشی ان کان من اہل الجنۃ فمن اہل الجنۃ وان کان من اہل النار فمن اہل النار فیقال ہذا مقعدک حتی یبعثک اللہ الیہ یوم القیمۃ متفق علیہ
اور روایت ہی عبد اللہ بن عمر سی کہ کہا فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی تحقیق ایک تمہارا جس وقت کہ مرتا ہی پیش کیا جاتا ہی اوسپر ٹھکانا اوسکا صبح اور شام اگر ہی بہشتیون سی

اور بیان بنی عمل کی **الفصل الثانی** فصل دوسری عن ابی ھریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
اِذَا قُبِرَ المَیِّتُ اَتَاہُ مَلَکَانِ اَسْوَدَانِ اَزْرَقَانِ یُقَالُ لِاَحَدِھِمَا المُنْکَرُ وَ لِلْاٰخَرِ النَّکِیْرُ فَیَقُوْلَانِ مَا کُنْتَ
تَقُوْلُ فِیْ ھٰذَا الرَّجُلِ فَاِنْ کَانَ مُؤْمِنًا فَیَقُوْلُ ھُوَ عَبْدُ اللّٰہِ وَرَسُوْلُہٗ اَشْھَدُ اَنْ لَّا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَاَنَّ
مُحَمَّدًا عَبْدُہٗ وَرَسُوْلُہٗ فَیَقُوْلَانِ قَدْ کُنَّا نَعْلَمُ اَنَّکَ تَقُوْلُ ھٰذَا ثُمَّ یُفْسَحُ لَہٗ فِیْ قَبْرِہٖ سَبْعُوْنَ ذِرَاعًا
فِیْ سَبْعِیْنَ ثُمَّ یُنَوَّرُ لَہٗ فِیْہِ ثُمَّ یُقَالُ لَہٗ نَمْ فَیَقُوْلُ اَرْجِعُ اِلٰی اَھْلِیْ فَاُخْبِرُھُمْ فَیَقُوْلَانِ نَمْ کَنَوْمَۃِ
الْعَرُوْسِ الَّذِیْ لَا یُوْقِظُہٗ اِلَّا اَحَبُّ اَھْلِہٖ اِلَیْہِ حَتّٰی یَبْعَثَہُ اللّٰہُ مِنْ مَضْجَعِہٖ ذٰلِکَ وَاِنْ کَانَ مُنَافِقًا
قَالَ سَمِعْتُ النَّاسَ یَقُوْلُوْنَ قَوْلًا فَقُلْتُ مِثْلَہٗ لَا اَدْرِیْ فَیَقُوْلَانِ قَدْ کُنَّا نَعْلَمُ اَنَّکَ تَقُوْلُ ذٰلِکَ فَیُقَالُ
لِلْاَرْضِ الْتَئِمِیْ عَلَیْہِ فَتَلْتَئِمُ عَلَیْہِ فَتَخْتَلِفُ اَضْلَاعُہٗ فَلَا یَزَالُ فِیْھَا مُعَذَّبًا حَتّٰی یَبْعَثَہُ اللّٰہُ مِنْ مَضْجَعِہٖ
ذٰلِکَ رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ روایت ہی ابی ہریرہ سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی جب کہ قبر مین داخل کیا جاتا ہی مردہ آتی ہین
اوسکی پاس دو فرشتہ کالی کیری آنکہون والی کہا جاتا ہی ایک کو منکر دوسری کو نکیر پس کہتی ہین وہ دونون کیا تہا تو کہتا بیچ حق اس شخص کی
یعنی پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی پس اگر ہوتا ہی وہ شخص مومن پس کہتا ہی وہ بندی ہین اللہ کی اور بہیجی ہوی اوسکی گواہی دیتا ہون مین کہ
نہین کوئی معبود مگر اللہ اور تحقیق محمد صلی اللہ علیہ وسلم بندی اوسکی ہین اور رسول اوسکی پس کہتی ہین دونون فرشتی تحقیق ہم جانتی تہی کہ تحقیق تو کہیگا
پہر کشادہ کیا جاتا ہی واسطی اوسکی بیچ قبر اوسکی کی ستر گز بیچ ستر گز عرض اور طول کی پہر روشنی کیجاتی ہی واسطی اوسکی بیچ اوسکی پہر کہا جاتا ہی واسطے
اوسکی سو رہ پس وہ کہتا ہی پہر جاؤن طرف اہل اپنی کی پس خبر دون اونکو پس کہتی ہین سو رہ مانند سونی دولہن کی وہ کہ نہین جگاتا اوسکو مگر بہت
پیارا لوگون اوسکی کا طرف اوسکی یعنی جگاتا ہر کسیکا خوش نہین لگتا سوجب حسنت کا ہوتا ہی مگر محبوب کا یہانتک کہ اوٹہاوی اوسکو اللہ جگہ سونی
اوسکی سی کہ یہ ہی اور اگر ہوتا ہی منافق کہتا ہی سنا تہا مین نی لوگون سی کہتی تہی کہتا پس کہا مین نی مانند اوسکی نہین جانتا مین یعنی سوای اسکی
پس کہتی ہین فرشتی تحقیق تہی ہم جانتی یہ کہ کہیگا تو یہ پس حکم کیا جاتا ہی واسطی زمین کی مل جا اسپر پس ملجاتی ہی اوسپر یعنی بہنچتی ہی اوسکو پس ٹیڑہی ہین
پسلیان اوسکی یعنی داہنی بیچ بائین کی اور بائین بیچ داہنی کی پس ہمیشہ رہتا ہی بیچ اوسکی عذاب کیا گیا یہانتک کہ اوٹہاوی اوسکو اللہ جگہ
قبر اوسکی سی کہ یہ ہی روایت کی یہ ترمذی نی **ف** فرشتی ایسی صورت سی واسطی ہول اور وحشت کی آتی ہین اور خوف اونکا کافرون پر بہت ہوتا ہے
تا متحیر ہو وین جواب اور مومنونکی بہی آزمایش ہی پس ثابت رکہتا ہی اللہ تعالی اور وہ نڈر ہوتی ہین اسلیی کہ دنیا مین ڈرتی تہی اللہ تعالی سی
جزا اوسکی یہ ہوگی کہ وہان نڈر ہون گی اور تہی ہم جانتی یعنی بسبب ارشاد پروردگار کی یا تیری بشارت پیشانی سعادت کی اور نور ایمان کا ظاہر تہا پس
خبر دون اونکو یعنی تا خوشحالی میری دیکہکر وہ خوش ہووین جیسی مسافر کہین رحمت پاتا ہی تو کہتا ہی کاشکی اپنی اہل مین جاؤن اور حال اپنا اونکو
دکہاؤن ویسی ہی یہ کہی گا حق وعن البراء بن عازب عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال یاتیہ ملکان
فیجلسانہ فیقولان لہ من ربک فیقول ربی اللہ فیقولان لہ ما دینک فیقول دینی الاسلام فیقولان
ما ھذا الرجل الذی بعث فیکم فیقول ھو رسول اللہ فیقولان لہ وما یدریک فیقول قرأت
کتاب اللہ فامنت بہ وصدقت فذلک قولہ یثبت اللہ الذین امنوا بالقول الثابت
الایۃ قال فینادی مناد من السماء ان صدق عبدی فافرشوہ من

الجنۃ وألبسوہ من الجنۃ وافتحوا لہ بابا إلی الجنۃ فیفتح قال فیأتیہ من روحہا وطیبہا ویفسح لہ فیہا مد بصرہ وأما الکافر فذکر موتہ قال ویعاد روحہ فی جسدہ ویأتیہ ملکان فیجلسانہ فیقولان لہ من ربک فیقول ہاہ ہاہ لا أدری فیقولان لہ ما دینک فیقول ہاہ ہاہ لا أدری فیقولان ما ہذا الرجل الذی بعث فیکم فیقول ہاہ ہاہ لا أدری فینادی مناد من السماء أن کذب فافرشوہ من النار وألبسوہ من النار وافتحوا لہ بابا إلی النار قال فیأتیہ من حرہا وسمومہا قال ویضیق علیہ قبرہ حتی تختلف فیہ أضلاعہ ثم یقیض لہ أعمی أصم معہ مرزبۃ من حدید لو ضرب بہا جبل لصار ترابا فیضربہ بہا ضربۃ یسمعہا ما بین المشرق والمغرب إلا الثقلین فیصیر ترابا ثم یعاد فیہ الروح رواہ أحمد وأبو داود

اور روایت ہے براء بن عازب سے اونہوں نے نقل کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا آتے ہیں مردے پاس دو فرشتے پس بٹھاتے ہیں اوسکو پس کہتے ہیں اوسکو کون ہے رب تیرا پس وہ کہتا ہے رب میرا اللہ ہے پھر کہتے ہیں وہ کیا ہے دین تیرا پس وہ کہتا ہے دین میرا اسلام ہے پھر کہتے ہیں وہ کون ہے یہ شخص کہ بھیجا گیا تھا بیچ تمہارے پس کہتا ہے وہ رسول خدا کا ہے پھر کہتے ہیں اوسکو کس چیز نے معلوم کروایا تجکو پس کہتا ہے پڑھی میں نے کتاب اللہ کی پس ایمان لایا میں ساتھ اوسکے اور سچا جانا میں نے یعنی پس جو کلام اللہ پر ایمان لاویگا حضرت پر پہلے لاویگا پس یہی مراد ہے قول اللہ تعالیٰ کی ہے ثابت رکھتا ہے اللہ اون لوگوں کو کہ ایمان لائے ساتھ بات ثابت کی پڑہی ساری آیۃ کہا پس پکارتا ہے پکارنیوالا یعنی اللہ تعالیٰ یا فرشتہ ساتھ حکم اوسکی کی آسمان میں سے کہ سچا ہے بندہ میرا پس بچھونا کرو اوسکو بہشت میں سے اور پوشاک پہناؤ اوسکو بہشت میں سے اور کھولدو واسطے اوسکی دروازہ طرف بہشت کی پس کہ لایا جاتا ہے فرمایا پس آتی ہیں اوسکو باویں اوسکی اور خوشبوئیں اوسکی اور کشادہ کیا جاتا ہے واسطے اوسکی بیچ اوسکی بقدر درازی نگاہ اوسکی اور کافر پس ذکر کیا مرنا اوسکا اور کہا پھر ڈالی جاتی ہے روح اوسکی بیچ بدن اوسکی اور آتے ہیں اوسکی پاس دو فرشتے پس بٹھاتے ہیں اوسکو کہتے ہیں کون ہے رب تیرا پس کہتا ہے وہ ہاہ ہاہ نہیں جانتا میں پھر کہتے ہیں اوسکو کیا ہے دین تیرا پھر وہ کہتا ہے ہاہ ہاہ نہیں جانتا میں پھر کہتے ہیں کون ہے یہ شخص کہ بھیجا گیا تھا بیچ تمہارے پس وہ کہتا ہے ہاہ ہاہ نہیں جانتا میں پھر پکارتا ہے پکارنیوالا آسمان پر سے یہ جھوٹا ہے پس بچھونا کرو اوسکو آگ میں سے اور پہناؤ اوسکو پوشاک آگ میں سے کھولدو واسطے اوسکی دروازہ طرف دوزخ کی کہ آتی ہے اوسکو گرمی اوسکی اور لپٹ اوسکی پھر فرمایا پیغمبر صلعم نے اور تنگ کی جاتی ہے اوپر اوسکی قبر اوسکی یہانتک کہ مختلف ہوتی ہیں بیچ اوسکی پسلیاں اوسکی داہنی طرف بائیں کی اور بائیں طرف داہنی کی پھر مقرر کیا جاتا ہے واسطے اوسکی فرشتہ اندھا اور بہرا ساتھ اوسکی ہتہوڑا گرز لوہے کا اگر مارے وہی ساتھ اوسکی پہاڑ البتہ ہو جاوے مٹی پس مارتا ہے اوسکو ساتھ گرز کے ایسا مارنا کہ سنتی اوسکو جو کہ درمیان مشرق اور مغرب کے ہے سوا آدمی اور جن کی پس ہو جاتا ہے مٹی پھر ڈالی جاتی ہے بیچ اوسکی روح روایت کی یہ احمد اور ابو داؤد نے **ف** ہاہ ہاہ ایک کلمہ ہے کہ عرب میں حیران اور دہشت زدہ بولتا ہے جیسے یہاں آہ واہ یا وای وای یہ کہ جھوٹا ہے کیونکہ آوازہ دین و اسلام کا اور نبوت کا مشرق سے مغرب تک پہونچا نہ جاننا کیا تھی اور فرشتہ اندھا بہرا اسلیے مقرر ہوگا کہ اوسکی آواز رونی چلانی وغیرہ کی نہ دیکھے نہ سنے کہ رحم آوے پھر روح ڈالی جاتی ہے اوسمیں یہ شدت عذاب کے لیے ہے اور سنہ ہے دکی شکر ہولی کی عذاب قبر سے

وعن عثمان أنہ کان إذا وقف علی قبر بکی حتی یبل لحیتہ فقیل لہ تذکر الجنۃ والنار ولا تبکی وتبکی من ہذا فقال إن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال إن القبر أول منزل من منازل الآخرۃ فإن نجا منہ فما بعدہ أیسر منہ وإن لم ینج منہ فما بعدہ أشد منہ قال وقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ما رأیت منظرا قط إلا والقبر أفظع منہ رواہ الترمذی وابن ماجہ وقال الترمذی ہذا حدیث غریب اور روایت ہے حضرت عثمان سے

تحقیق وہ تھی جسوقت کہ ٹہرتی قبر کی پاس روتی یہانتک کہ تر کرتی ڈاڑہی اپنی پس کہا گیا واسطی اونکی ذکر کرتی ہو جنت کا اور دوزخ کا پس نہیں روتی اور روتی ہو اس جگہ کہڑی ہوتی ہی پس فرمایا تحقیق پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی فرمایا ہی تحقیق قبر اول منزل ہی منازل آخرت سی پس اگر نجات پائی اس سی کسی نی پس جو چیز کہ پیچہی اسکی ہی آسان تر ہی اس سی اور اگر نہ نجات پائی اس سی پس جو چیز کہ پیچہی اسکی ہی سخت تر ہی اس سی کہا اور فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی نہیں دیکہی مین نی کوئی جگہ دیکہنی کی کبہی مگر قبر سخت تر ہی اوس سی یعنی میں فرض کرتی ہی اور شدت و صعوبت یاد دلاتی ہی روایت کی یہ ترمذی نی اور ابن ماجہ نی اور کہا ترمذی نی یہ حدیث غریب ہی **وعنه** قال كان النبي صلى الله عليه وسلم اذا فرغ من دفن الميت وقف عليه فقال استغفروا لاخيكم ثم سلوا له بالتثبيت فانه الآن يسأل رواه ابو داود اور روایت ہی اونہین سی کہا تہی حضرت نبی صلی اللہ علیہ وسلم جسوقت کہ فارغ ہوتی دفن کرنی میت کی سی تو ٹہرتے نزدیک اوسکی پس فرماتی استغفار کرو واسطی بہائی اپنی کی پہر مانگو واسطی اوسکی ثابت رکہنی کو یعنی اللہ تعالی اسوقت مین اوسی ثابت رکہی پس تحقیق وہ اسوقت سوال کیا جاتا ہی روایت کی یہ ابو داود نی **ف** اس حدیث مین دلیل ہی اسپر کہ دعا ہی استغفار زندوں کی مفید ہی مردوں کو مذہب اہل سنت جماعت یہی ہی اور یہ دعا اور ثابتی مانگنی سوای تلقین میت کی ہی کہ بعد دفن کی کرتی ہین اور تلقین میت کی اکثر حنفیہ کی نزدیک ثابت نہین ہی لیکن اکثر شافعیہ اور بعض حنفیہ کی نزدیک مستحب ہی اور وارد ہوئی ہی بیچ تلقین بعد دفن کی ایک حدیث ابو امامہ صحابی سی کہ ذکر کی ہی وہ سیوطی نی جمع الجوامع مین حدیث طبرانی سی اور ابن نجار نی اور ابن عساکر نی اور دیلمی نی کہ فرمایا آنحضرت صلعم نی کہ جب مری کوئی تم مین کا اور مٹی ڈال چکو تو کہڑا ہووی ایک شخص سرہانی قبر کی اور کہی یا فلان بن فلانہ اور میت سنتا ہی لیکن جواب نہین دیتا پہر کہی یا فلان بن فلانہ جب وہ اس بار سنتا ہی تو اوٹہ بیٹہتا ہی قبر مین پہر کہی یا فلان بن فلانہ اس بار کہتا ہی میت ارشاد کر مجکو رحمت کری خدا تعالی تجہپر لیکن تم نہین سنتی اسکو پہر کہی یاد کر اسی فلانی اوس کلمہ کو کہ نکلا تو اوس دنیا سی کہ وہ شہادة ان لا اله الا الله وان محمدا عبده ورسوله ہی راضی ہوا تو کہ خدا تعالی پروردگار تیرا ہی اور محمد پیغمبر تیری ہین اور اسلام دین تیرا ہی اور قرآن امام تیرا جب یہ کہتا ہی تو پکڑ لیتا ہی ایک منکر نکیر مین سی ہاتہ دوسری کا اور کہتا ہی باہر نکل اس بندہ کی آگی سی ہم کیا کام کرتی ہین اس سی کہ حق تعالی نی تلقین کی یعنی سکہائی اوسکو دلیل اسکی ایک شخص نی عرض کیا کہ یا رسول اللہ اگر نام میت کی ماں کا نہ جانین ہم تو کیا کہین اور کسکی طرف نسبت کرین فرمایا نسبت کرو حوا کی طرف کہ ماں سبہونکی ہی تمام ہوئی حدیث اور پڑہنا اول سورہ بقر کا مفلحون تک اور آمن الرسول کا ہی آیا ہی اور اگر ختم قرآن کری تو افضل ہی اور بعضی علما سی منقول ہی کہ اگر مسائل فقہ کا ذکر کری یہ بہی فضیلت رکہتا ہی اور باعث اوترنی رحمت کا ہوتا ہی **وعن** ابي سعيد قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم يسلط على الكافر في قبره تسعة وتسعون تنينا تنهسه وتلدغه حتى تقوم الساعة لو ان تنينا منها نفخ في الارض ما انبتت خضرا رواه الدارمي وروى الترمذي نحوه وقال سبعون بدل تسعة وتسعون اور روایت ہی ابی سعید سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی البتہ معین کیی جاتی ہین کافر پر اوسکی قبر مین ننانوی اژدہی کاٹتی ہین اوسکو اور ڈستی ہین اوسکو یہانتک کہ ہووی قیامت اگر تحقیق ایک اژدہا اونمین سی پہنکار ماری بیچ زمین کی نہ اوگاوی زمین سبزہ روایت کی یہ دارمی نی اور روایت کی ترمذی نی مانند اسکی اور کہا ستر بدلی ننانوین کی

الفصل الثالث فصل تیسری

عن جابر قال خرجنا مع رسول الله صلى الله عليه وسلم الى سعد بن معاذ حين توفي فلما صلى عليه رسول الله صلى الله عليه وسلم ووضع في قبره وسوي عليه سبح رسول الله صلى الله عليه وسلم فسبحنا طويلا ثم كبر فكبرنا فقيل يا رسول الله لم سبحت ثم كبرت قال لقد تضايق على هذا العبد الصالح قبره حتى فرجه الله عنه رواه احمد روایت ہی جابر سی کہا نکلی ہم ساتہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی

طرف جنازہ سعد بن معاذ کی جسوقت کہ وفات کیی گئی پس جبکہ نماز پڑہی اوپر رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی اور رکہی گئی بیچ قبر اپنی کی اور برابر کی گئی اوپر مٹی تسبیح کی پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی یعنی سبحان اللہ پڑہا پس تسبیح کی ہمنی دیر تک پہر تکبیر کہی حضرت صلعم نی یعنی اللہ اکبر کہا پس تکبیر کہی ہمنی پس کہا گیا ای رسول خدا کی کیون تسبیح کی تمنی پہر تکبیر کہی تمنی فرمایا تحقیق تنگ ہوئی اوپر اس بندہ صالح کی قبر اوسکی یہانتک کہ کہولدی واسطی اوسکی خدا نی اوس سی بسبب تسبیح ہماری کی روایت کی یہ احمد نی **ف** کیونکہ غصہ اللہ تعالی کا رفع ہوتا ہی اس سی اور اسلیی مستحب ہی تکبیر کہنی وقت دیکہنی ڈر کی چیز کی علی **وعن** ابن عمر قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ھذا الذی تحرک لہ العرش وفتحت لہ ابواب السماء وشھدہ سبعون الفا من الملائکۃ لقد ضم ضمۃ ثم فرج عنہ رواہ النسائی

اور روایت ہی ابن عمر سی کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی یہ وہ شخص ہی یعنی سعد کہ ہلا واسطے اوسکے عرش یعنی خوشی کی اہل عرش نی بسبب چڑہنی روح پاک اوسکی اور کہولی گئی واسطی اوسکی دروازی آسمان کی اور حاضر ہوئی اوسکے جنازی پر ستر ہزار فرشتی تحقیق بہیچی گئی بہیچنا یعنی بیچ قبر کی پہر کشادہ کی گئی قبر اور دور ہوئی یہ سختی اون سی یعنی بسبب برکت نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی روایت کی یہ نسائی نی **وعن** اسماء بنت ابی بکر قالت قام رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم خطیبا فذکر فتنۃ القبر التی یفتتن فیھا المرء فلما ذکر ذلک ضج المسلمون ضجۃ رواہ البخاری ھکذا وزاد النسائی حالت بینی وبین ان افھم کلام رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فلما سکنت ضجتھم قلت لرجل قریب منی ای بارک اللہ فیک ماذا قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فی اخر قولہ قال قال قد اوحی الی انکم تفتنون فی القبور قریبا من فتنۃ الدجال

اور روایت ہی اسماء بیٹی ابو بکر رضی اللہ عنہ کی سی کہا کہ کہڑی ہوی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم واسطی خطبہ کی پس ذکر کیا فتنہ قبر کہ آزمایا جاتا ہی بیچ اوسکی آدمی پس جب ذکر کیا یہ چلائی مسلمان چلانا روایت کی یہ بخاری نی اسیطرح اور زیادہ کیا نسائی نی حائل ہوا چلانا درمیان میری اور درمیان اسکی کہ سمجہون مین کلام رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کا پس جب کہ ٹہر گیا چلانا اونکا کہا مین نی واسطی ایک شخص کی کہ نزدیک تہا میری ای فلانی برکت کری اللہ تعالی بیچ تیری یعنی زیادہ کری اللہ تعالی علم وحلم تیرا کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی بیچ آخر فرمانی اپنی کی کہا اوسنی فرمایا تحقیق وحی کی گئی ہی طرف میری یہ کہ تم آزمائی جاؤ گی بیچ قبرون کی قریب آزمائی دجال کی سی **ف** یعنی فتنہ قبر باعتبار ہول ودہشت کی قریب ہی فتنہ دجال کی **وعن** جابر عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال اذا دخل المیت القبر مثلت لہ الشمس عند غروبھا فیجلس یمسح عینیہ ویقول دعونی اصلی رواہ ابن ماجۃ

اور روایت ہی جابر سی کہ نقل کی حضرت نبی صلی اللہ علیہ وسلم سی فرمایا جسوقت کہ داخل کیا جاتا ہی مردہ یعنی مومن قبر مین خیال کیا جاتا ہی واسطی اوسکی آفتاب نزدیک غروب ہونی اوسکی کی پس بیٹہتا ہی ملتا ہی آنکہین اپنی اور کہتا ہی کہ چہوڑ دو مجہکو کہ نماز پڑہون روایت کی یہ ابن ماجہ نی **ف** یہ بات یا تو اون فرشتون سی کہتا ہی یعنی سوال جواب کی کہ مین نماز پڑہ لون پہر جو چاہو کرو یا بعد فراغت کی سوال جواب سی کہتا ہی اور خیال کرتا ہی کہ اپنی گہر والون مین بیٹہا ہون یہ حالت اوسکی رفاہیت حال پر دلالت کرتی ہی گویا ابہی دنیا مین ہی اور سویا تہا اور دلالت کرتی ہی اسپر کہ دنیا مین وہ بڑا مضبوط اور مدام نماز پڑہنی والا ہوگا کہ جسکو وہان بہی نماز بحسب عادت کی یاد آئی اور خصوصیت قرب مغرب کے مناسب حال مسافر اور تنہائی اوسکی کی ہی شام غریبان مشہور ہی مسافر جب شہر مین آتا ہی شام کو تو حیران ہوتا ہی کہ کہان بیٹہی اور کیا کری **بیت** تو زلف را کشادی و تاریک شد جہان + اکنون فتاد شام غریبان کجا روند + نماز شام غریبان چو گریہ آغازم + بہای ہای غریبانہ گریہ پردازم + **وعن** ابی ھریرۃ

عن النبي صلى الله عليه وسلم قال إن الميت يصير إلى القبر فيجلس الرجل في قبره غير فزع ولا مشعوف
ثم يقال له فيم كنت فيقول كنت في الإسلام فيقال ما هذا الرجل فيقول محمد رسول الله جاءنا بالبينات من
عند الله فصدقناه فيقال له هل رأيت الله فيقول ما ينبغي لأحد أن يرى الله فيفرج له فرجة قبل النار
فينظر إليها يحطم بعضها بعضا فيقال له انظر إلى ما وقاك الله ثم يفرج له فرجة قبل الجنة فينظر إلى زهرتها
وما فيها فيقال له هذا مقعدك على اليقين كنت وعليه مت وعليه تبعث إن شاء الله تعالى ويجلس الرجل السوء
في قبره فزعا مشعوفا فيقال له فيم كنت فيقول لا أدري فيقال له ما هذا الرجل فيقول سمعت الناس يقولون قولا
فقلته فيفرج له فرجة قبل الجنة فينظر إلى زهرتها وما فيها فيقال له انظر إلى ما صرف الله عنك
ثم يفرج له فرجة إلى النار فينظر إليها يحطم بعضها بعضا فيقال له هذا مقعدك
على الشك كنت وعليه مت وعليه تبعث إن شاء الله تعالى رواه ابن ماجة

اور روایت کی ابوہریرہ نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے فرمایا تحقیق مردہ پہونچتا ہے طرف قبر کی پھر بٹھایا جاتا ہے شخص یعنی نیک بیچ قبر اپنی کی بیچ اوس حالت
کے کہ نہیں کچھ خوف زدہ ہوتا اور نہ گھبرایا ہوا پھر کہا جاتا ہے اوس کو بیچ کس دین کی تھا تو پس وہ کہتا ہے تھا میں بیچ اسلام کی پھر کہا جاتا ہے کون تھا یہ شخص پس
وہ کہتا ہے محمد رسول خدا کی لائے ہمارے پاس دلیلیں ظاہر نزدیک خدا کی سے پس ناہم نے اونکو پھر کہا جاتا ہے واسطے اوسکی کیا دیکھا تو نے اللہ کو پس وہ کہتا ہے
کہ نہیں لائق واسطے کسیکی کہ دیکھے اللہ کو پس کھولا جاتا ہے واسطے اوسکی روشندان طرف دوزخ کی پس وہ کہتا ہے طرف اوسکی کہ توڑتی ہے بعض اوسکی بعض کو پھر
کہا جاتا ہے واسطے اوسکی دیکھ طرف اوس چیز کی کہ بچایا تجکو اللہ نے پھر کھولا جاتا ہے واسطے اوسکی دریچہ طرف بہشت کی پس وہ کہتا ہے طرف تازگی اوسکی اور اوس
چیز کی کہ بیچ اوسکی ہے پھر کہا جاتا ہے واسطے اوسکی یہ ہے ٹھکانا تیرا کیونکہ اوپر یقین کی تھا تو اور اوسی پر مرا تو اور اوسی پر اوٹھایا جاویگا تو اگر چاہے اللہ تعالی
اور بٹھایا جاتا ہے شخص بد بیچ قبر اپنی کی ڈرتا ہوا گھبرایا ہوا پس کہا جاتا ہے واسطے اوسکی بیچ کس دین کی تھا تو پس وہ کہتا ہے نہیں جانتا میں پس کہا جاتا ہے واسطے اوسکی
کون تھا یہ شخص پس وہ کہتا ہے سنا میں نے لوگوں کو کہتے تھے کہنا پس کہتا تھا میں وہ پس کھولا جاتا ہے واسطے اوسکی روشندان طرف بہشت کی پس وہ دیکھتا ہے طرف
تازگی اوسکی اور اوس چیز کی کہ بیچ اوسکی ہے پھر کہا جاتا ہے واسطے اوسکی دیکھ طرف اوس چیز کی کہ پھیری اللہ تعالی نے تجسے پھر کھولا جاتا ہے واسطے اوسکے
روشندان طرف دوزخ کی پس دیکھتا ہے طرف اوسکی توڑتا ہے بعض اوسکا بعض کو پھر کہا جاتا ہے واسطے اوسکی یہ ٹھکانا تیرا کیونکہ اوپر شک کے تھا تو
اور اوپر اوسی کی مرا تو اور اوپر اوسی کی اوٹھایا جاویگا تو اگر چاہے گا اللہ تعالی روایت کی یہ ابن ماجہ نے

باب الاعتصام بالكتاب والسنة

باب ہے اعتماد کرنیکا ساتھ کتاب وسنت کی **ف** کتاب یعنی کلام اللہ اور سنت سے مراد ہے اقوال اور
افعال اور احوال آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی کہ جنکو شریعت طریقت حقیقت کہتے ہیں

الفصل الاول

فصل پہلی عن عائشة قالت قال رسول الله صلى الله عليه وسلم من أحدث في أمرنا هذا ما ليس منه فهو رد متفق عليه
روایت ہے حضرت عائشہ سے کہا کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جس نے نئی بات نکالی بیچ اس دین ہمارے کی وہ چیز کہ نہیں اوس میں سے پس وہ مردود ہے
روایت کی یہ بخاری اور مسلم نے **ف** یعنی جسنے عمل سے ایک بات نکالی اسلام میں کہ نہیں ہے اوسکی اصل کتاب وسنت سے نہ ظاہر اور نہ خفی نہ لفظی نہ مستنبط پس مردود ہے
اور لفظ ما لیس منہ میں اشارہ ہے اسکی طرف کہ نکالنا اوس چیز کا کہ مخالف کتاب وسنت کی نہو برا نہیں ہے + وعن جابر قال قال رسول الله
صلى الله عليه وسلم أما بعد فإن خير الحديث كتاب الله وخير الهدي هدي محمد وشر الأمور محدثاتها

بدعة ضلالة رواه مسلم اور روایت ہی جابر سی کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی اما بعد پس تحقیق بہترین باتون کی کتاب
خدا کی اور بہترین راہون مین راہ محمد کی اور بدترین چیزون کی نئی نکلی ہوئین جو چیزین ہین اور جو بدعت ہی گمراہی ہی روایت کی یہ مسلم نی **ف**
یہ جو اسکی یعنی بعد حمد و صلوۃ کی یہ حدیث حضرت نی خطبہ مین بیان فرمائی اسلیے اسطرح فرمایا اور جو بدعت ہی گمراہی ہی معنی یہ ہین کہ جو بدعت سیئہ
ہے وہ سبب گمراہی کی ہی جاننا چاہیے کہ جو چیز حضرت کی بعد پیدا ہوئی وہ بدعت ہی اور جو اسمین سی جو موافق اصول اور قواعد سنت اور کی ہی اور اسکو
بدعت حسنہ کہتی ہین اور جو مخالف اسکی ہو بدعت ضلالت اور سیئہ یعنی بری کہتی ہین چنانچہ مراد کل بدعة ضلالة سی یہی ہوتی ہی اور بعضی بدعت
واجب ہی مانند تعلیم نحو کی واسطی سمجھنی کلام اللہ وغیرہ کی اور بعضی بدعت حرام ہی مثل مذاہب جبریہ قدریہ وغیرہ کی اور رد انکا کرنا بدعات واجبہ
ہی اور بعضی بدعت مستحب جیسی خانقاہ و مدرسہ بنانی اور جتنی اچھی کام کہ حضرت کی زمانہ مین نتہی اور بعضی مکروہ مثل نقش و نگار کرنی مساجد اور کلام اللہ کی
اور بعضی مباح مانند مصافحہ کی صبح کی بعد بموجب مذہب شافعی کی اور مذہب حنفی مین مکروہ ہی کہا امام شافعی نی کہ جو بات نئی نکالی اور وہ مخالف کتاب
یا سنت یا قول صحابہ یا اجماع کی ہو ضلالت ہی اور جو ایسی نہو پس نہین وہ بری + شیخ سید علی **وعن ابن عباس** قال قال رسول
الله صلى الله عليه وسلم ابغض الناس الى الله ثلثة ملحد في الحرم ومبتغ في الاسلام سنة الجاهلية و
مطلب دم امرئ مسلم بغير حق ليهريق دمه رواه البخاري اور روایت ہی ابن عباس سی کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے غصہ کی
گئی لوگون مین طرف خدا کی تین ہین ایک تو کجروی کرنیوالا حد حرم مین اور ڈھونڈھنی والا اسلام مین طریقہ جاہلیت کا اور طلب کرنیوالا خون
کسی شخص کا ناحق تاکہ بہاوی خون اوسکا روایت کی یہ بخاری نی **ف** کجروی حد حرم مین یہ ہی کہ جو باتین کرنی وہان منع ہین وہ کری مثل نقش
نگار کرنی وغیرہ کی یا مطلق گناہ کرنی مراد ہین اور طریقہ جاہلیت کا جیسی نوحہ کری یا گریبان چاک کری مصیبت کی وقت یا شگون بد لی یا [illegible]
کری یا اور رسمین کفر کی برتی تاکہ بہاوی خون اوسکا یعنی فقط خونریزی ہی ملحوظ ہووی قتل مین نہ اور غرض اگرچہ مطلق قتل برا ہی مگر بقصد ریزی
خونریزی کی سب سی بدتر پس معلوم کیا چاہیے کہ جب چاہنی والی معصیت کا یہ حال ہی تو اوسکی کرنیوالیکا کیا حال ہوگا + ح **وعن ابي**
هريرة قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم كل امتي يدخلون الجنة الا من ابى قيل ومن ابى قال من اطاعني
ومن عصاني فقد ابى رواه البخاري اور روایت ہی ابی ہریرہ سی کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی امت میری داخل ہوگی بہشت مین مگر جسنی
کہ قبول نہ کیا اور سرکشی کی کہا گیا اور کسنی قبول نہ کیا اور سرکشی کی فرمایا جسنی اطاعت کی میری داخل ہوا بہشت مین اور جسنی نافرمانی کی میری پس تحقیق قبول نہ کیا
روایت کی یہ بخاری نی **ف** کہا گیا کسنی سرکشی کی یعنی مراد سرکش سی کون ہی پس حضرت نی جواب مین سرکش اور غیر سرکش بیان کیی واسطی خوب فہم ہونیکی
وعن جابر قال جاءت ملئكة الى النبي صلى الله عليه وسلم وهو نائم فقالوا ان لصاحبكم هذا مثلا فاضربوا له
مثلا قال بعضهم انه نائم وقال بعضهم ان العين نائمة والقلب يقظان فقالوا مثله كمثل رجل بنى دارا وجعل
فيها مادبة وبعث داعيا فمن اجاب الداعي دخل الدار واكل من المادبة ومن لم يجب الداعي لم يدخل
الدار ولم ياكل من المادبة فقالوا اولوها له يفقهها قال بعضهم انه نائم وقال بعضهم ان العين نائمة والقلب
يقظان فقالوا الدار الجنة والداعي محمد صلى الله عليه وسلم فمن اطاع محمدا فقد اطاع الله ومن عصى محمدا
فقد عصى الله ومحمد فرق بين الناس رواه البخاري اور روایت ہی جابر سی کہا کہ آئی فرشتی طرف نبی صلی اللہ
علیہ وسلم کی اور وہ سوتی تھی پس کہا فرشتون نی آپسمین تحقیق واسطی اس صاحب تمہاری کی یعنی آنحضرت کی کہاوت ہی پس بیان کرو واسطی اوسکی کہاوت

کہا بعضے فرشتون نے تحقیق وہ سوتا ہے یعنی بیان کرنا کیا فائدہ اور کہا بعضے فرشتون نے تحقیق آنکھ سوتی ہے اور دل جاگتا ہے پس کہا کہا وت اسکی مانند مثل ایک شخص کی کہ بنایا گھر اور ٹھرایا بیچ اوسکی کہانا کہانا اور بہیجا بلانیوالی کو پس جسنی کہ مانا بلانیوالی کو داخل ہوگا گھر مین اور کہاویگا کہانا اور جسنی نہ قبول کیا بلانی والی کو نہ داخل ہوگا گھر مین اور نہ کہاویگا کہانا پس کہا فرشتون نے اسمین بیان کرو اسکو تا کہ سمجھی اسکو کہا بعضی فرشتون نے تحقیق وہ سوتا ہی اور کہا بعضون نے تحقیق آنکھ سوتی ہی اور دل جاگتا ہی پھر کہا مراد گھر سی بہشت اور بلانیوالی محمد صلی اللہ علیہ سلم ہین جسنی فرمان برداری کی محمد صلی اللہ علیہ سلم کی پس تحقیق فرمان برداری کی اللہ کی اور جسنی نافرمانی کی محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی پس تحقیق نافرمانی کی اللہ کی اور محمد صلعم فرق کرنیوالی ہین درمیان لوگون کے روایت کی یہ بخاری نی **ف** فرق کرنیوالی ہین کہ فرق کردیا کافر اور مومن مین اور حق اور باطل مین صالح اور فاسق مین کہا جو تیار کیا ہی اوس نی شعر مین بہشت کی مراد اوس سی پاک پروردگار ہی یہ دونون سبب اسکی کہ ظاہر مین بیان نہین کیے + حق **وَعَنْ اَنَسٍ قَالَ جَاءَ ثَلٰثَةُ رَهْطٍ اِلٰى اَزْوَاجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَسْئَلُوْنَ عَنْ عِبَادَةِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمَّا اُخْبِرُوْا بِهَا كَاَنَّهُمْ تَقَالُّوْهَا فَقَالُوْا اَيْنَ نَحْنُ مِنَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَدْ غَفَرَ اللّٰهُ لَهٗ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهٖ وَمَا تَاَخَّرَ فَقَالَ اَحَدُهُمْ اَمَّا اَنَا فَاُصَلِّي اللَّيْلَ اَبَدًا وَقَالَ الْاٰخَرُ اَنَا اَصُوْمُ النَّهَارَ اَبَدًا وَلَا اُفْطِرُ وَقَالَ الْاٰخَرُ اَنَا اَعْتَزِلُ النِّسَاءَ فَلَا اَتَزَوَّجُ اَبَدًا فَجَاءَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِلَيْهِمْ فَقَالَ اَنْتُمُ الَّذِيْنَ قُلْتُمْ كَذَا وَكَذَا اَمَا وَاللّٰهِ اِنِّيْ لَاَخْشَاكُمْ لِلّٰهِ وَاَتْقَاكُمْ لَهٗ لٰكِنِّيْ اَصُوْمُ وَاُفْطِرُ وَاُصَلِّيْ وَاَرْقُدُ وَاَتَزَوَّجُ النِّسَاءَ فَمَنْ رَغِبَ عَنْ سُنَّتِيْ فَلَيْسَ مِنِّيْ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ**

اور روایت ہی انس سی کہا آئی تین شخص طرف بیبیون نبی صلی اللہ علیہ سلم کی پوچھتی ہوئی عبادت آنحضرت کی پس جبکہ خبر دی گئی ساتہ اوسکی گویا کہ کم جانا اوسکو پس کہا اسمین کہان ہین ہم بہ نسبت آنحضرت کی اور تحقیق بخشی اللہ نی واسطی اونکی جو پہلی کیے گناہ اور جو پچھلی پس کہا ایک نے اونمین سی پس مین نماز پڑہا کرونگا تمام رات ہمیشہ اور کہا دوسری نی مین روزہ ہی رکھا کرونگا دنکو ہمیشہ اور نہ افطار کرونگا اور کہا تیسری نے پس مین الگ رہونگا عورتون سی پس نہ نکاح کرونگا کبھی پس تشریف لائی حضرت نبی صلی اللہ علیہ سلم طرف اونکی پس فرمایا حضرت نی تمنی کہا تہا ایسا اور ایسا خبردار ہو قسم ہی خدا کی تحقیق مین البتہ بہت ڈرتا ہون بہ نسبت تمہاری اللہ سی اور بہت تقوی کرتا ہون بہ نسبت تمہاری واسطی اللہ کے لیکن مین روزی بہی رکھتا ہون اور افطار بہی کرتا ہون اور نماز بہی پڑہتا ہون رات کو اور سوتا بہی ہون اور نکاح بہی کرتا ہون عورتون سی پس جس شخص نی اعراض کیا طریقہ میری سی پس نہین ہی مجہسی روایت کی یہ بخاری اور مسلم نی **ف** آئی تین شخص یعنی حضرت علی اور عثمان بن مظعون اور عبداللہ بن رواحہ اور کہان ہین ہم یعنی ہمکو آنحضرت سی کیا مناسبت ہی مقدمہ عبادت مین کسواسطی کہ حضرت کو حاجت اتنی عبادت کی نہین کہ اللہ تعالی نی فرمایا لیغفر لک اللہ ما تقدم من ذنبک ما تاخر یعنی تا کہ بخشی اللہ اگلی پچھلی گناہ تیری اور نکاح بہی کرتا ہون عورتون سی کمال یہی ہی کہ حق اونکی ادا کری اور حقوق الہی مین بہی کچہ فرق نہ آدی اور توکل وغیرہ اتہ سی نجاوی اور حضرت سب یہ باتین کرتی تہی تا امت بہی پیروی کری اور جسنی اعراض کیا یعنی بیزار اور بی رغبت ہو کر میری سنت ترک کی وہ میری جماعت سی نہین اسمین اشارہ ہی اسپر کہ طریقہ رہبانیہ نہ اختیار کرین کہ عاجز ہو وینگی اور حق عبادت ادا نہ ہوگا + علی حق **ف** اس حدیث سی بعضون نی استنباط کیا ہی کہ اسمین رد ہی اونکا جو بدعت حسنہ نکالتی ہین کیونکہ یہ چیزین قسم عبادت ہی سی تہین مگر زیادہ تہین سنت پر پسند نہ فرمائین پس اولی یہی ہی کہ جو عبادت حضرت سی ثابت ہووی اوسکو اوسیطرح ادا کری کمی زیادتی نہ کری کذا قال استادی مولانا اسحق رح **وَعَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ صَنَعَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شَيْئًا فَرَخَّصَ فِيْهِ فَتَنَزَّهَ عَنْهُ قَوْمٌ فَبَلَغَ ذٰلِكَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَخَطَبَ فَحَمِدَ اللّٰهَ ثُمَّ قَالَ مَا بَالُ اَقْوَامٍ يَتَنَزَّهُوْنَ عَنِ الشَّيْءِ اَصْنَعُهٗ فَوَاللّٰهِ اِنِّيْ لَاَعْلَمُهُمْ بِاللّٰهِ وَاَشَدُّهُمْ**

لَہٗ خَشْیَۃً مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ اور روایت ہی حضرت عائشہ رضی سی کہ کہا کی پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی ایک چیز مین رخصت دی بیچ اوسکی
پس پرہیز کیا اوس سی کئی شخصون نی پس پہونچی یہ خبر رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو پس خطبہ فرمایا اور اللہ کی تعریف کی پھر فرمایا کیا حال ہی اون لوگون کا
کہ پرہیز کرتی ہین اوس چیز سی کہ کرتا ہون مین پس قسم خدا کی تحقیق مین ان سب سی زیادہ جانتا ہون مرضی نامرضی اللہ کی اور بہت زیادہ ہون انسی ڈرنی والا
اللہ کی ڈرتی کر روایت کی یہ بخاری اور مسلم نی ف کی حضرت نی ایک چیز یعنی روزہ مین اپنی بی بی کا بوسہ لیا سفر مین روزہ افطار کیا رخصت کی تھی
اور معنی اخیر حدیث کی یہ کہ مین باوجود کمال تقوی اور ڈر نیکی عمل رخصت پر کرتا ہون یہ کون ہین کہ نہ کرین اور حقیقت مین رخصت پر عمل کرنی مین بڑی بڑی حکمتین ہین
مین ظاہر کرنا عجز کا ہی اور ضعف بشریت کا اور رفاہیت نفس کی اسلیی حضرت نی فرمایا ہی کہ اللہ تعالی دوست رکھتا ہی کہ عمل کیا جاوی رخصتون پر جیسا
جیسی کہ دوست رکھتا ہی کہ عمل کیا جاوی عزیمتون پر یعنی اولی چیزون پر وَعَنْ رَافِعِ بْنِ خَدِیْجٍ قَالَ قَدِمَ نَبِیُّ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ
الْمَدِیْنَۃَ وَہُمْ یَأْبُرُوْنَ النَّخْلَ فَقَالَ مَا تَصْنَعُوْنَ قَالُوْا کُنَّا نَصْنَعُہٗ قَالَ لَعَلَّکُمْ لَوْ لَمْ تَفْعَلُوْا کَانَ خَیْرًا فَتَرَکُوْہُ
فَنَقَصَتْ قَالَ فَذَکَرُوْا ذٰلِکَ لَہٗ فَقَالَ اِنَّمَا اَنَا بَشَرٌ اِذَا اَمَرْتُکُمْ بِشَیْءٍ مِّنْ اَمْرِ دِیْنِکُمْ فَخُذُوْا بِہٖ وَاِذَا اَمَرْتُکُمْ
بِشَیْءٍ مِّنْ رَّاْیِیْ فَاِنَّمَا اَنَا بَشَرٌ رَوَاہُ مُسْلِمٌ اور روایت ہی رافع بیٹی خدیجہ کی سی کہا تشریف لائی حضرت نبی صلی اللہ علیہ وسلم
مدینہ مین اور مدینہ والی تابیر کرتی تھی درخت خرما کو پس فرمایا حضرت نی کیا کرتی ہو تم کہا مدینہ والون نی تھے ہم کرتے موافق عادت کے فرمایا
شاید کہ اگر نہ کرو تم تو بہتر ہی پس چھوڑ دیا لوگون نی پس کم ہوا میوہ اوس سال کہا راوی نی پس ذکر کیا روبرو آنحضرت صلعم کی پس فرمایا حضرت نی سوا اسکی نہین
کہ آدمی جب حکم کرون مین تمکو ساتھ کسی چیز کی بات دین تمہاری کی سی پس لو اوسکو اور جسوقت حکم کرون مین تمکو ساتھ ایک چیز کی اپنی عقل سی پس نہین ہون
مین مگر آدمی روایت کی یہ مسلم نی ف معنی تابیر کی یہ ہین کہ کھجور کی درخت مین ایک درخت ہوتا ہی نر اور اور درخت ہوتی ہین مادہ نر کا پھول جھاڑتی ہین
مادہ پر تا پھلین اور معنی اخیر حدیث کی یہ کہ دنیا کی اسباب کی تدبیر مین کبھی خطا بھی ہوتی ہی اور صواب بھی حاصل یہ کہ حضرت نی اپنی اجتہاد سی منع فرمایا
بغیر اوترنی وحی کی اسلیی کہ دیکھا اوسکو امور جاہلیت سی اور تاثیر اوسکی بیچ زیادتی میوہ کی نہ پائی اور نظر اسپر نفرمائی تھی کہ شاید کچھ اسکی خاصیت ہو
بسبب جاری ہونی عادت الٰہی کی اسلیی جزما منع نہ فرمایا بلکہ فرمایا اگر نہ کرو بہتر ہی پس جب دیکھا کہ اسمین ایک خاصیت ہی بسبب جاری ہونی عادت
الٰہی کی اور منع اسمین کچھ آیا نہین سکوت فرمایا یہ حدیث دلالت کرتی ہی اسپر کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو امور دنیا کی طرف التفات نہ تھا اور نہ غرض
اونکی دنیا تھی بلکہ اہتمام تھا بیان کرنی امور آخرت کا اور بعضی روایت مین اسی قصہ مین آیا ہی کہ فرمایا انتم اعلم بامور دنیاکم یعنی تم خوب جانتی ہو امور دنیا
اپنی کی اوسکی بھی یہی معنی ہین کہ مجھی التفات نہین امور دنیا پر ورنہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سب سی زیادہ دانا تھی امور دنیا اور آخرت مین وعن
اَبِیْ مُوْسٰی قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِنَّمَا مَثَلِیْ وَمَثَلُ مَا بَعَثَنِیَ اللّٰہُ بِہٖ کَمَثَلِ رَجُلٍ اَتٰی قَوْمًا
فَقَالَ یَا قَوْمِ اِنِّیْ رَاَیْتُ الْجَیْشَ بِعَیْنَیَّ وَاِنِّیْ اَنَا النَّذِیْرُ الْعُرْیَانُ فَالنَّجَاءَ النَّجَاءَ فَاَطَاعَہٗ طَائِفَۃٌ مِّنْ قَوْمِہٖ فَاَدْلَجُوْا
فَانْطَلَقُوْا عَلٰی مَہَلِہِمْ فَنَجَوْا وَکَذَّبَتْ طَائِفَۃٌ مِّنْہُمْ فَاَصْبَحُوْا مَکَانَہُمْ فَصَبَّحَہُمُ الْجَیْشُ فَاَہْلَکَہُمْ وَاجْتَاحَہُمْ
فَذٰلِکَ مَثَلُ مَنْ اَطَاعَنِیْ فَاتَّبَعَ مَا جِئْتُ بِہٖ وَمَثَلُ مَنْ عَصَانِیْ وَکَذَّبَ مَا جِئْتُ بِہٖ مِنَ الْحَقِّ مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ
اور روایت ہی ابی موسی سی کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی سوای اسکی نہین کہ مثل میری اور مثل اوس چیز کی کہ بھیجا مجھکو اللہ نے ساتھ اسکے
یعنی دین و شریعت مانند مثل ایک شخص کی کہ آیا ایک قوم کی پاس پس کہا اوسنی ای قوم میری تحقیق دیکھا مین نی لشکر اپنی آنکھون سی اور تحقیق مین
ننگا یعنی بیخبر ہون پس ڈھونڈو تم نجات کو نجات کو پس فرمان برداری کی اوسکی ایک جماعت نی قوم اوسکی سی پس چلی راتون رات پس سے

اور چپکے آہستگی کی پس نجات پائی اور جھٹلایا ایک جماعت نے اونمین سے پس صبح کی اپنی مکانون میں پس داخل ہوا اونپر لشکر دشمن کا پس ہلاک کیا اونکو اور جڑ سے اوکھاڑ دیا اونکو پس یہی مثال اوسکی کہ فرمانبرداری کی میری پس پیروی کی اوس چیز کی کہ لایا ہون اوسکو اور مثال اوسکی کہ نافرمانی کی میری اور جھٹلایا اوس چیز کو کہ لایا ہون مین اوسکو حق سے یعنی دین و شریعت روایت کی یہ بخاری اور مسلم نے **ف** ڈرانیوالا ہون ننگا اصل اسکی یہ ہے کہ عرب مین جب کوئی آدمی دشمن کو آتی دیکھتا اپنی قوم پر تو کپڑے اوتار کر سر پر رکھتا اور چلاتا تا خبردار ہوجاوے قوم جبتک یہ شکل ہوگئی ہے ہر امر ناگہانی دہشت ناک کے آنے مین پس یہ بات حضرت پر کمال صادق تھی کہ سچی تھی خبر دینی عذاب کی مین ÷ حق سید **وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَثَلِيْ كَمَثَلِ رَجُلٍ اِسْتَوْقَدَ نَارًا فَلَمَّا اَضَاءَتْ مَا حَوْلَهَا جَعَلَ الْفَرَاشُ وَهٰذِهِ الدَّوَابُّ الَّتِيْ تَقَعُ فِي النَّارِ يَقَعْنَ فِيْهَا وَجَعَلَ يَحْجُزُهُنَّ وَيَغْلِبْنَهُ فَيَتَقَحَّمْنَ فِيْهَا فَاَنَا اٰخِذٌ بِحُجَزِكُمْ عَنِ النَّارِ وَاَنْتُمْ تَقَحَّمُوْنَ فِيْهَا هٰذِهِ رِوَايَةُ الْبُخَارِيِّ وَلِمُسْلِمٍ نَحْوُهَا وَقَالَ فِيْ اٰخِرِهَا قَالَ فَذٰلِكَ مَثَلِيْ وَمَثَلُكُمْ اَنَا اٰخِذٌ بِحُجَزِكُمْ عَنِ النَّارِ هَلُمَّ عَنِ النَّارِ فَتَغْلِبُوْنِيْ تَقَحَّمُوْنَ فِيْهَا مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ** روایت ہے ابی ہریرہ سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے مثل میری مانند مثال اوس شخص کی کہ جلائی آگ پس جبکہ روشن کیا آگ نے گرد اوسکے کو شروع کیا پروانون نے اور اون جانورون نے کہ گرتے ہین آگ میں گرنا آگ مین اور شروع کیا جلانیوالی نے کہ روکتا ہے اونکو اور وہ غالب آتی ہین پس داخل ہوتی ہین آگ مین یعنی اوسکی منع کرنی سے باز نہین رہتی آگ مین پڑنی سے پس مین پکڑتا ہون کمر مین تمہاری کہ بچاؤن آگ سے اور تم گھسی پڑتی ہو بیچ اوسکی یہ ہی روایت بخاری کی اور واسطی مسلم کی مانند ہے کی اور کہا مسلم نی بیچ آخر اس روایت کی فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی یہ مثل میری اور مثل تمہاری ہی کہ مین پکڑنی ہون کمر مین تمہاری بچانیکو آگ سی اور یہ کہتا ہون کہ آؤ میری طرف بچو آگ سی پس تم غالب ہوتی ہو مجھ پر گھسی جاتی ہو بیچ اوسکی روایت کی یہ بخاری اور مسلم نی **ف** یعنی مین نی حرام اور منع چیزین واضح بیان کی ہین جیسی کوئی آگ روشن کرے اور تم گرتی ہو اوسمین یعنی کرتی ہو وہی بری کام اور مین منع کرتا ہون **وَعَنْ اَبِيْ مُوْسٰى قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَثَلُ مَا بَعَثَنِيَ اللّٰهُ بِهٖ مِنَ الْهُدٰى وَالْعِلْمِ كَمَثَلِ الْغَيْثِ الْكَثِيْرِ اَصَابَ اَرْضًا فَكَانَ مِنْهَا طَائِفَةٌ طَيِّبَةٌ قَبِلَتِ الْمَاءَ فَاَنْبَتَتِ الْكَلَاَ وَالْعُشْبَ الْكَثِيْرَ وَكَانَتْ مِنْهَا اَجَادِبُ اَمْسَكَتِ الْمَاءَ فَنَفَعَ اللّٰهُ بِهَا النَّاسَ فَشَرِبُوْا وَسَقَوْا وَزَرَعُوْا وَاَصَابَ مِنْهَا طَائِفَةً اُخْرٰى اِنَّمَا هِيَ قِيْعَانٌ لَا تُمْسِكُ مَاءً وَلَا تُنْبِتُ كَلَاً فَذٰلِكَ مَثَلُ مَنْ فَقُهَ فِيْ دِيْنِ اللّٰهِ وَنَفَعَهٗ مَا بَعَثَنِيَ اللّٰهُ بِهٖ فَعَلِمَ وَعَلَّمَ وَمَثَلُ مَنْ لَمْ يَرْفَعْ بِذٰلِكَ رَاْسًا وَلَمْ يَقْبَلْ هُدَى اللّٰهِ الَّذِيْ اُرْسِلْتُ بِهٖ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ** اور روایت ہے ابی موسی سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی مثال اوس چیز کی کہ بھیجا مجھکو اللہ نی ساتھ اوسکی ہدایت سی اور علم سی مانند مثال مینہ بہت کی کہ پہنچا زمین کو پس تھا اوس زمین مین سی ایک ٹکڑا اچھا کہ قبول کی پانیکو یعنی اپنی اندر جذب کیا پس اوگایا خشک گھانس کو اور تر کو بہت اور تھا ایک ٹکڑا اوسمین سی سخت کہ ٹھہر رکھا پانی کو پس نفع دیا اللہ نی سبب اوسکی لوگون کو پس پیا اور پلایا اور کھیتی کی اور پہونچا اوس زمین مین ایک ٹکڑی اور کو نہ تھی وہ مگر چٹیل میدان نہ تھا بناپانی کو اور نہ اوگاتی گھانس پس یعنی سب جو تہ کو دہو مین شل ہی اوس شخص کی کہ سمجھا بیچ دین خدا کی اور نفع دیا اوسکو اوس چیز نی کہ بھیجا مجھکو اللہ نی ساتھ اوسکی پس سیکھا اون نی اور سکھلایا اور مثل اوسکی کہ نہ اوٹھایا ساتھ اوسکی سر کو سبب تکبر کی اور نہ قبول کی اون نی ہدایت اللہ کی کہ بھیجا ہون ساتھ اوسکی روایت کی یہ بخاری اور مسلم نی **ف** اسمین دو طرح کے آدمی مذکور ہوگے ایک فائدہ اوٹھانے والے

دین سی اور وہ بہری نہ فائدہ اوٹھانیوالی اوس سی اور زمین دو طرح کی مذکور ہوئی ایک وہ کہ فائدہ مند ہوتا ہی پانی سی اور دوسری وہ کہ
نہین فائدہ مند ہوئی بنجر آئی فائدہ مند کی دو قسمین ہین اوگنی والی اور نہ اوگنی والی اسیطرح فائدہ مند دین سی دو قسم پر ہین ایک عالم عابد فقیہ [illegible]
اوس زمین پاک کی ہین کہ پانی جذب کیا اور آپ بھی فائدہ مند ہوئی اور گھانس اوگائی اور اوروںکو بھی فائدہ مند کیا یعنی اسیطرح اونہون نی خود بھی
علم سی اوٹھایا اور اوروںکو بھی فائدہ دیا اور دوسرا عالم علم غیر عابد کہ ساتھ نوافل وغیرہ کی مشغول نہوا اور علم جو حاصل کیا اوسمین تفقہ یعنی سمجھ نہ پایا
پس یہ مثل اوس زمین کی ہی کہ پانی اوسمین ٹھہرا اور لوگ منتفع ہوئی یا جس مین نی پانی جذب کیا اور گھانس اوگائی وہ مثال ہی مجتہدین کی کہ علم حاصل
اور پھر اوس سی بہت مسائل استنباط کیی آپ بھی فائدہ مند ہوئی اور اور لوگ بھی اور جس زمین نی پانی ٹھہرایا وہ مثال ہی محدثین کی کہ علم حدیث حاصل
اور بعینہ لوگونکو پہونچایا کہ فائدہ مند کیا چنانچہ تحقیق ہماری اوستادوں کی یہی ہی اور جسنی کہ سر نہ اوٹھایا اور توجہ اور التفات علم کیطرف نہ کی اور
اور اوسپر عمل نہ کیا اور نہ تعلیم کی خواہ دین مین آیا یا نہ آیا کافر ہوا یہ مثل اوس زمین شور کی ہی کہ پانی قبول نہ کیا اور نہ ٹھہرایا اور نہ کچھ اوگایا ✤

وعن عائشة قالت تلا رسول الله صلى الله عليه وسلم هو الذي انزل عليك الكتاب منه آيات محكمات
وقرأ الى وما يذكر الا اولوا الالباب قالت قال رسول الله صلى الله عليه وسلم فاذا رأيت وعند مسلم رأيتم
الذين يتبعون ما تشابه منه فاولئك الذين سمى الله فاحذروهم متفق عليه اور روایت ہی

سے کہ پڑھا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی یہ آیۃ وہ ہی جسنی اوتاری اوپر تیری کتاب کہ اوسمین آیتین ہین محکم اور پڑھی آخر آیۃ تک اونہون
کہا مگر صاحب عقل کہا حضرت عائشہ نی کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی جسوقت کہ دیکھی تو اور مسلم مین ہی دیکھو تم یعنی جب دیکھو تم انکو کہ پیچھی
اوسکی کہ متشابہ ہی قرآن سی پس وہ لوگ ہین کہ نام رکہا اونکا اللہ نی اہل کجی پس بچتی رہو اونسی روایت کی یہ بخاری اور مسلم نی **ف** سب لفظ

باقی آیۃ یون ہی ہن ام الکتاب واخر متشابہات فاما الذین فی قلوبہم زیغ فیتبعون ما تشابہ منہ ابتغاء الفتنۃ وابتغاء تاویلہ وما یعلم تاویلہ الا اللہ والراسخون
فی العلم یقولون آمنا بہ کل من عند ربنا وما یذکر الا اولوا الالباب ✤ یعنی وہ آیتین محکمات اصل کتاب کی ہین اور دوسری متشابہ ہین پس جو لوگ کہ اونکی
کجی ہی پس پیروی کرتی ہین اونکی کہ متشابہ ہین اوس سی واسطی طلب کرنی فتنہ کی اور ڈہونڈہنی تاویل اونکی کی اور نہین جانتا تاویل
حقیقت معنی اونکی کی مگر اللہ اور جو کہ مضبوط ہین علم مین کہتی ہین ایمان لائی ہم ساتھ متشابہات کی کہ سب نزدیک پروردگار ہمارا کی سی ہی
نصیحت مانتی مگر عقلمند اور نام رکہا اونکا اللہ نی کجرو یعنی اس آیۃ مین مذکور ہی فاما الذین فی قلوبہم زیغ حاصل یہ کہ محکم آیتین وہ ہین کہ
ظاہر ہون اور متشابہ وہ کہ علم اونکا اللہ ہی کو ہی جیسی ید اللہ فوق ایدیہم وغیرہ پس اچھی لوگ محکم آیتون کی معنی بھی سمجھتی ہین اور عمل
ہین اوسپر اور متشابہ پر ایمان لاتی ہین اور سمجھہ معانی کی سپرد اللہ کی کرتی ہین اور کجرو آیات متشابہات کی درپی سمجھنی کی ہوتی ہین
باطل کی کی گمراہ ہوتی ہین خلاصہ ساری آیۃ اور حدیث کا یہ ہی جو مذکور ہوا **وعن** عبد الله بن عمرو قال هجرت الى رسول
الله صلى الله عليه وسلم يوما قال فسمع اصوات رجلين اختلفا في آية فخرج علينا رسول الله صلى الله
عليه وسلم يعرف في وجهه الغضب فقال انما هلك من كان قبلكم باختلافهم في الكتاب رواه

اور روایت ہی عبد اللہ بن عمرو سی کہا دوپہر کو گیا مین طرف پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی ایکدن کہا پس سنی حضرت نی آوازیں دو شخص
اختلاف کرتی تہی ایک آیۃ مین یعنی آیۃ متشابہ کی معنی مین جھگڑتی تہی پس تشریف لائی اوپر ہماری رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کہ پہچانا
بیچ چہرہ مبارک اونکی کی غصہ پس فرمایا نہین ہلاک ہوئی وہ شخص کہ تہی پہلی تمسی مگر بسبب اختلاف کرنی اپنی کی بیچ کتاب اللہ کے

مسلم نی ف مراد وہ اختلاف ہی کہ شک وشبہہ مین ڈالی اور دشمنی پیدا کری اور باعث کفر اور بدعت کا ہو جیسی اختلاف کری نص قرآن میں یا اوسکی معنی مین کہ جائز نہین اوسمین اجتہاد پس اختلاف علماء مجتہدین کا مراد نہین کہ وہ باعث رحمت اور فراخی کا ہی دین مین اور صحابہ کرام سی منقول ہی اسطرح کا اختلاف + حق وعن سعد بن ابی وقاص قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان اعظم المسلمین فی المسلمین جرما من سال عن شیء لم یحرم علی الناس فحرم من اجل مسالتہ متفق علیہ

اور روایت ہی سعد بن ابی وقاص سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی تحقیق بہت بڑا مسلمانون کا بیچ مسلمانون کی باعتبار گناہ کی وہ شخص ہی کہ سوال کری ایک چیز سی کہ نہین حرام کی گئی تہی اوپر لوگون کی پہر حرام کی گئی بسبب پوچہنی اوسکی روایت کی یہ بخاری اور مسلم نی ف یہ ان شخصونکی حقمین فرمایا کہ جو پوچہتی تہی حضرت سی ازراہ سرکشی اور تکلف کی جیسی کہ پوچہا بنی اسرائیل نی حضرت موسی عم سی بقرہ کی حق مین اور جو کچہ حاجت کی لیی وہ اسمین داخل نہین بلکہ ثواب پاتی تہی + سید وعن ابی ھریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یکون فی اخر الزمان دجالون کذابون یاتونکم من الاحادیث بما لم تسمعوا انتم ولا اباؤکم فایاکم وایاھم لا یضلونکم ولا یفتنونکم رواہ مسلم اور روایت ہی ابی ہریرہ سی کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی ہونگی بیچ آخر زمانی کی فریب دینی والی جہوٹی لاوینگی تمہاری پاس حدیثین کہ نہین سنین تمنی اور نہ باپون تمہاری نی پس بچاو ان سی اور بچاو انکو اپنی نہ گمراہ کرین وہ تمکو اور نہ فتنہ مین ڈالین تمکو روایت کی یہ مسلم نی ف یعنی پیدا ہونگی ایک لوگ کہ کہینگی لوگونسی ہم علماء اور مشائخ ہین بلاتی ہین تمکو دین کی طرف اور وہ جہوٹی ہونگی جہوٹی حدیثین پیغمبر کی بیان کرینگی یا اگلی لوگونسی باتین جہوٹی نقل کرینگی اور احکام باطلہ اور اعتقادات فاسدہ بتاوینگی پس بچو انسی اور نہ فتنہ مین ڈالین یعنی شرک مین مقصود یہ ہی کہ احتیاط کرو دینکی لینی مین اور پرہیز کرو صحبت بدعتیون کی سی اور خلطہ کرنی سی ساتہ اونکی خصوصا انسی کہ دعوی ہمہ دانی کرین بیت چون بسا ابلیس آدم روی ہست + پس بہر دستی نباید داد دست + حق ہی وعنہ قال کان اھل الکتب یقرءون التورىۃ بالعبرانیۃ ویفسرونھا بالعربیۃ لاھل الاسلام فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا تصدقوا اھل الکتب ولا تکذبوھم وقولوا امنا باللہ وما انزل الینا الایۃ رواہ البخاری

اور روایت ہی اونہین سی کہا تہی اہل کتاب پڑہتی توراۃ کو بیچ عبرانی زبان کی کہ زبان یہودیون کی ہی اور تفسیر کرتی اوسکی عربی زبان مین واسطی مسلمانون کی پس فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی نہ سچا جانو اہل کتاب کو اور نہ جہٹلاو انکو اور کہو ایمان لائی ہم ساتہ اللہ کی اور اوس چیز کی کہ اوتاری گئی طرف ہماری آخر آیت تک روایت کی یہ بخاری اور مسلم نی ف باقی آیت یہ ہی وما انزل الی ابراھیم واسمعیل واسحق ویعقوب والاسباط وما اوتی موسی وعیسی وما اوتی النبیون من ربھم لا نفرق بین احد منھم ونحن لہ مسلمون یعنی اور ایمان لائی ہم اوس چیز پر کہ اوتاری گئی ہی طرف ابراہیم اور اسمعیل اور اسحق اور یعقوب اور اولاد انکی کی اور اوس چیز پر کہ دی گئی موسی اور عیسی اور اوس چیز پر کہ دی گئی ساری نبی اپنی پروردگار کیطرفسی نہین فرق کرتے ہم درمیان کسی کی اونمین سی اور ہم اللہ کی لیی تابعدار ہین پس یون کہو اور سچا نہ جانو اسلیی کہ شاید کچہ عبارت بدل ڈالی ہو اور جہٹلاو اسلیی نہین کہ توراۃ اصل حق ہی لیکن اونہون نی بعضی جگہ مین تغیر تبدیل کردیا ہی شاید کہ بیچ ہی نقل کرین + حق + وعنہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کفی بالمرء کذبا ان یحدث بکل ما سمع رواہ مسلم اور روایت ہی اونہین سی کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کفایت کرتا ہی آدمی کو جہوٹ بولنی مین یہ کہ نقل کری جو چیز کہ سنی یعنی بغیر تحقیق روایت کی یہ مسلم نی ف یعنی اگر کوئی کچہ جہوٹ نہ بولتا ہو لیکن عادت رکہتا ہو کہ جو کچہ سنی بلا تحقیق روایت کردی تو اسیقدر بس ہی جہوٹ بولنی مین کیونکہ جسکا یہ حال ہوگا البتہ جہوٹ مین گرفتار ہی ہوگا

اپنی کہ جو کچہ سنا ہی سب سچ نہین ہوتا مقصود منع کرنا ہی بیان کرنی اوس چیز کی سی کہ سچ اوسکا معلوم نہو + ح و عن ابن مسعود قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ما من نبی بعثہ اللہ فی امتہ قبلی الا کان لہ فی امتہ حواریون واصحاب یاخذون بسنتہ ویقتدون بامرہ ثم انہا تخلف من بعدہم خلوف یقولون ما لا یفعلون ویفعلون ما لا یؤمرون فمن جاہدہم بیدہ فہو مؤمن ومن جاہدہم بلسانہ فہو مؤمن ومن جاہدہم بقلبہ فہو مؤمن ولیس وراء ذلک من الایمان حبۃ خردل رواہ مسلم

اور روایت ہی ابن مسعود سی کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی نہین کوئی کہ بہیجا ہو اوسکو اللہ نی بیچ امت اوسکی کی پہلی مجہی مگر تہی واسطی اوسکی امت اوسکی مین مددگار اور یار کہ لیتی طریق اوسکا اور پیروی کرتی حکم اوسکی کی پہر پیدا ہوتی ہیں اونکی پیچہی بعد گذرنی حواریین کی ناخلف کہتی لوگون کو وہ چیز کہ نہ کرتی آپ اور کرتی وہ چیز کہ نہین حکم کیی گئی یعنی جیسی کہ حال بُری عالمون اور بُری سرداروں کا ہی پس جو شخص کہ جہاد کری اونسی ساتہ اپنی ہاتہ کی پس وہ مومن ہی اور جو جہاد کری اونسی ساتہ زبان اپنی کی پس وہ مومن ہی اور جو جہاد کری اونسی ساتہ دل اپنی کی پس وہ مومن ہی اور نہین سوای اسکی ایمان برابر دانہ رائی کی روایت کی یہ مسلم نی ف زبان سی جہاد کری یعنی منع کری اونکو نصیحت کری لعنت کری اوسپر اور دل سی جہاد یہ کہ بُرا جانی اور غمگین ہو اور نہین سوای اسکی ایمان برابر دانہ رائی کی یعنی جسنی دل سی بہی بُرا نہ جانا تو گویا راضی ہوا بُری بات کا پس یہ کفر ہی عمل + و عن ابی ہریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من دعا الی ہدی کان لہ من الاجر مثل اجور من تبعہ لا ینقص ذلک من اجورہم شیئا ومن دعا الی ضلالۃ کان علیہ من الاثم مثل آثام من تبعہ لا ینقص ذلک من آثامہم شیئا رواہ مسلم اور روایت ہی ابی ہریرہ سی کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی جسنی کہ بلایا طرف ہدایت کی ہوگا واسطی اوسکی ثواب مانند ثواب اون لوگون کی کہ پیروی کی اوسکی نہین کم کریگا یہ ثواب اونکی سی کچہ اور جسنی کہ بلایا طرف گمراہی کی ہوگا اوپر اوسکی گناہ مانند گناہون اون لوگون کی کہ پیروی کی اوسکی نہین کم کریگا یہ گناہ اونکی سی کچہ روایت کی یہ مسلم نی ف یعنی جو کہ باعث بہلائی کا ہوگا اوسکو بہی ثواب مانند کرنیوالونکی حاصل ہوگا اور اب جو باعث کو ثواب ملا تو پیروی کرنی والون کی ثواب سی کچہ کمی نہین ہو جائیگی کیونکہ اجر پیروون کو سبب عمل کی ہی اور باعث کو سبب بتلانی نیکی کا ایسا ہی حال بُری راہ نکالنی والون کا ہی گناہ مین و عنہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بدأ الاسلام غریبا وسیعود کما بدأ فطوبی للغرباء رواہ مسلم اور روایت ہی اونہی سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی شروع ہوا اسلام غریب اور ہو جائیگا جیسی کہ شروع ہوا پس خوشوقتی ہی واسطی غربا کی روایت کی یہ مسلم نی ف یعنی ابتدای اسلام مین مسلمان غریب اور کم تہی کہ وطنون سی نکل کر ہجرت کی اور آخر کو پہر ہی حال ہو جائیگا پس خوشی ہو جیو انکو کہ آخر زمانہ مین قدم استقامت کا ثابت رکہین گی اور چنگل مارینگی ساتہ کتاب وسنت کی + ح و عنہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان الایمان لیارز الی المدینۃ کما تارز الحیۃ الی جحرہا متفق علیہ

اور روایت ہی اونہین سی کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی تحقیق ایمان سمٹ آویگا طرف مدینہ کی جیسی کہ سمٹتا ہی سانپ طرف بل اپنی کی روایت کی یہ بخاری اور مسلم نی ف شاید وہی حضرت حق کی لوگون کی بہاگنی کی مخالفون کی آفت سی اور ثابت رہنی اونکی کی ایمان ساتہ سانپ کی بہاگنی کہ سانپ بہ نسبت اور جانورونکی بہت بہاگتا ہی اور بہت سمٹ کر بلین جاتا ہی اور مشکل سی نکالا جاتا ہی اور یہ خبر دی ابتدای ہجرت کی یا اخیر زمانہ کی جسوقت کہ مسلمان کم ہونگی پس سمٹ آوینگی مدینہ مین + ح و سنذکر حدیث ابی ہریرۃ ذرونی ما ترکتکم

تَرَكْتُكُمْ فِي كِتَابِ الْمَنَاسِكِ وَحَدِيثَيْ مُعَاوِيَةَ وَجَابِرٍ لَا يَزَالُ مِنْ أُمَّتِي وَلَا يَزَالُ طَائِفَةٌ مِنْ أُمَّتِي فِي بَابِ ثَوَابِ هٰذِهِ الْأُمَّةِ إِنْ شَاءَ اللهُ تَعَالَى

اور ذکر کرینگے ہم حدیث ابو ہریرہ کی ذرونی ماترکتکم بیچ کتاب مناسک کی یعنی حج کی اور دو حدیثیں معاویہ اور جابر کی کہ ایک کا سر لا یزال من امتی ہے
اور دوسرے کا لا یزال طائفۃ من امتی بیچ باب ثواب اس امت کی اگر چاہے اللہ تعالیٰ یعنی یہ حدیثیں مصابیح والے نے اس باب میں ذکر کی تھیں سو میں نے وہاں ذکر کی ہیں

الفصل الثانی فصل دوسری

عَنْ رَبِيعَةَ الْجُرَشِيِّ قَالَ أُتِيَ نَبِيُّ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقِيلَ لَهُ لِتَنَمْ عَيْنُكَ وَلْتَسْمَعْ أُذُنُكَ وَلْيَعْقِلْ قَلْبُكَ قَالَ فَنَامَتْ عَيْنَايَ وَسَمِعَتْ أُذُنَايَ وَعَقَلَ قَلْبِي قَالَ فَقِيلَ لِي سَيِّدٌ بَنَى دَارًا فَصَنَعَ مَأْدُبَةً وَأَرْسَلَ دَاعِيًا فَمَنْ أَجَابَ الدَّاعِيَ دَخَلَ الدَّارَ وَأَكَلَ مِنَ الْمَأْدُبَةِ وَرَضِيَ عَنْهُ السَّيِّدُ وَمَنْ لَمْ يُجِبِ الدَّاعِيَ لَمْ يَدْخُلِ الدَّارَ وَلَمْ يَأْكُلْ مِنَ الْمَأْدُبَةِ وَسَخِطَ عَلَيْهِ السَّيِّدُ قَالَ فَاللهُ السَّيِّدُ وَمُحَمَّدٌ الدَّاعِي وَالدَّارُ الْإِسْلَامُ وَالْمَأْدُبَةُ الْجَنَّةُ رَوَاهُ الدَّارِمِيُّ

روایت ہے ربیعہ جرشی سے کہا دکھلائی گئی پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو یعنی خواب میں فرشتے پس کہا گیا انکو چاہیے کہ سوویں آنکھیں تمہاری
اور سنیں کان تمہارے اور سمجھے دل تمہارا فرمایا پس سوئیں آنکھیں میری اور سنا کانوں میرے نے اور سمجھا دل میرے نے فرمایا پس کہا گیا واسطے میرے
یعنی فرشتوں نے بطریق تمثیل کے کہا کہ ایک سردار نے بنایا گھر اور تیار کیا کھانا اور بھیجا بلانیوالا پس جسنے کہ قبول کیا بلانیوالے کو داخل ہوا گھر میں
اور کھایا کھانے میں سے اور راضی ہوا اوس سے سردار اور جسنے نہ قبول کیا بلانیوالے کو نہ داخل ہوا گھر میں اور نہ کھایا کھانے میں سے اور خفا ہوا اوپر
اوسکے سردار فرمایا حضرت نے پس اللہ سردار ہے اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم بلانیوالا اور گھر اسلام اور کھانا بہشت روایت کی یہ دارمی نے ف سوویں
آنکھیں تیری یعنی نہ دیکھے اپنی آنکھوں سے کچھ اور سنیں کان تیرے یعنی کان نہ رکھے کسیکی بات پر اور جاگے دل یعنی دل میں کچھ خیال نہ لاوے اور یہ کہ غور
اور حضور دل سے اس مثال کو سنے تا خوب سمجھے آگے حضرت نے جواب دیا فنامت عینی کا اور پہلی حدیث میں گھر جنت کو فرمایا اور کھانا مراد رکھا نعمتیں اوسکی
اور یہاں گھر اسلام کو فرمایا اور کھانا جنت کو اسلئے کہ اسلام سبب داخل ہونے گھر بہشت کا ہے پس اوسکو مشابہ گھر کے کیا اور مادبہ یعنی کھانا اوسکا
دونوں جائے نعمتیں بہشت ہی کی مراد ہیں * سید

وَعَنْ أَبِي رَافِعٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا أُلْفِيَنَّ أَحَدَكُمْ مُتَّكِئًا عَلَى أَرِيكَتِهِ يَأْتِيهِ الْأَمْرُ مِنْ أَمْرِي مِمَّا أَمَرْتُ بِهِ أَوْ نَهَيْتُ عَنْهُ فَيَقُولُ لَا أَدْرِي مَا وَجَدْنَا فِي كِتَابِ اللهِ اتَّبَعْنَاهُ رَوَاهُ أَحْمَدُ وَأَبُو دَاوُدَ وَالتِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ وَالْبَيْهَقِيُّ فِي دَلَائِلِ النُّبُوَّةِ

اور روایت ہے ابی رافع سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے نہ پاؤں میں ایک تم میں سے تکیہ کیے ہوئے اوپر چھپرکھٹ اپنی کے کہ آوے اوسکو حکم
میرے حکم میں سے اوس قسم سے کہ حکم کیا ہے میں نے یا منع کیا ہے میں نے اوس سے پس کہے کہ نہیں جانتا میں وہ چیز کہ پائی میں نے بیچ کتاب اللہ کی پیروی کی میں نے اوسکی
روایت کی یہ احمد اور ابو داؤد اور ترمذی اور ابن ماجہ نے اور بیہقی نے بیچ دلائل النبوۃ کی ف تکیہ کیے ہوئے اوپر چھپرکھٹ کی یعنی تکبر کیے ہوئے
فراغت سے بیٹھا ہے اور طلب علم اور حدیث ترک کرے اور از راہ جہالت کے میرے حکم کو یوں نہ کہنے لگے کہ سوائے کتاب اللہ کی میں کچھ نہیں جانتا
اور نہ کسی چیز کی سوائے اوسکی متابعت کرتا ہوں یہ خبر دی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے بعضے جاہلوں اور فراغت والوں اور متکبروں کی حال سے کہ کسل
کرینگے حدیث پر عمل کرنے سے اور اس حکم میں کہ قرآن میں نہیں پائی کی اور گمان کرینگے کہ احکام شرع منحصر ہیں قرآن میں اور نہیں جانتے کہ بہت حکم قرآن میں نہیں
اور حدیث میں ہیں جیسے قرآن دلیل ہے حدیث پیغمبر صلعم کی بھی دلیل ہے اور جیسے قرآن حضرت کو عطا ہوا ہے حدیث بھی عطا ہوئی ہے دونوں حق ہیں * حق

وَعَنِ الْمِقْدَامِ بْنِ مَعْدِ يْكَرِبَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَلَا إِنِّي أُوتِيتُ الْقُرْآنَ

وَمِثْلَهُ مَعَهُ اَلَا يُوْشِكُ رَجُلٌ شَبْعَانٌ عَلٰى اَرِيْكَتِهٖ يَقُوْلُ عَلَيْكُمْ بِهٰذَا الْقُرْاٰنِ فَمَا وَجَدْتُّمْ فِيْهِ مِنْ حَلَالٍ فَاَحِلُّوْهُ وَمَا وَجَدْتُّمْ فِيْهِ مِنْ حَرَامٍ فَحَرِّمُوْهُ وَاِنَّ مَا حَرَّمَ رَسُوْلُ اللّٰهِ كَمَا حَرَّمَ اللّٰهُ اَلَا لَا يَحِلُّ لَكُمُ الْحِمَارُ الْاَهْلِيُّ وَلَا كُلُّ ذِيْ نَابٍ مِّنَ السِّبَاعِ وَلَا لُقَطَةُ مُعَاهِدٍ اِلَّا اَنْ يَّسْتَغْنِيَ عَنْهَا صَاحِبُهَا وَمَنْ نَزَلَ بِقَوْمٍ فَعَلَيْهِمْ اَنْ يَّقْرُوْهُ فَاِنْ لَّمْ يَقْرُوْهُ فَلَهٗ اَنْ يُّعْقِبَهُمْ بِمِثْلِ قِرَاهُ رَوَاهُ اَبُوْدَاؤُدَ وَرَوَى الدَّارِمِيُّ نَحْوَهٗ وَكَذَا ابْنُ مَاجَةَ اِلٰى قَوْلِهٖ كَمَا حَرَّمَ اللّٰهُ

اور روایت ہی مقدام بن معدیکرب سی کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی خبردار ہو تحقیق دیا گیا ہو مین قرآن اور مانند اسکی ساتہ اوسکی خبردار ہو قریب ہی کہ ایک شخص پیٹ بھرا اوپر چھپرکہٹ اپنی کی کہیگا لازم کرو اوپر اپنی یہ قرآن یعنی فقط قرآن کو سمجہو پس جو پاؤ تم بیچ اوسکی حلال پس حلال جانو اوسکو اور جو پاؤ تم بیچ اوسکی حرام پس حرام جانو اوسکو اور تحقیق جو کچہ کہ حرام کیا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی مانند اوس چیز کی ہی کہ حرام کیا اللہ نی خبردار ہو کہ نہین حلال کیا واسطی تمہاری گدہا اہلی اور نہ صاحب کچلی کا درندون سی اور نہ لقطہ عہد والی کا مگر اسطرح کا لقطہ کہ بی پروا ہوا اوس سی مالک اوسکا اور جو شخص مہمان ہو نزدیک ایک قوم کی پس لازم ہی اوپر اونکی کہ مہمانی کرین اوسکی پس اگر نہ مہمانی کرین اوسکی پس واسطی اوسکی ہی یہ کہ لی اونسی مانند مہمانی اپنی کی روایت کی یہ ابو داؤد نی اور روایت کی دارمی نی مانند اسکی اور اسیطرح ابن ماجہ نی تا قول کما حرم اللہ **ف** مانند اوسکی ساتہ اوسکی یعنی حدیث لیکن فرق یہی ہی کہ قرآن وحی ظاہر ہی اور حدیث وحی پوشیدہ اور لفظ الا لا یحل کا بطور تمثیل کی فرمایا کہ حرمت ان چیزون کی قرآن مین مذکور نہین ہی نبی اونکی حرمت بیان کی اور گدہا اہلی یعنی جو کہ گھر مین رہتا ہی پس گدہا وحشی کہ اوسکو گورخر کہتی ہین حلال ہی اور نہ صاحب کچلی کا یعنی جو کہ کچلی سی شکار کرتی ہین اور پہاڑتی ہین مانند شیر اور بہیڑیہ اور کتہ کی اور نہ لقطہ عہد والیکا معاہد اوس کافر کو کہتی ہین کہ درمیان اوسکی اور درمیان مسلمانون کی عہد ہو ساتہ امان کی سام ہی کہ ذمی ہو یا غیر اوسکی پس فرمایا کہ لقطہ اوسکا یعنی جو چیز کہ رستی مین پڑی پائی اوسکی حلال نہین مگر ایسا لقطہ کہ بی پروا ہو مالک اوسکا یعنی چیز حقیر مانند گٹہلی اور چہلکی اور گاجر اور مولی وغیرہ کی اور لازم ہی کہ مہمانی کرین یہ بطریق استحباب کی ہی نہ فرضیت کی پس اگر مہمانی نہ کرین تو لیلی مانند مہمانی اپنی کی یہ حکم اوس صورت مین ہی کہ مہمان مضطر ہو اگر نہ لیگا تو ہلاک ہو جائیگا یا یہ حکم ابتدای اسلام مین تہا اب منسوخ ہوا و حق ۔

وَعَنِ الْعِرْبَاضِ بْنِ سَارِيَةَ قَالَ قَامَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اَيَحْسَبُ اَحَدُكُمْ مُتَّكِئًا عَلٰى اَرِيْكَتِهٖ يَظُنُّ اَنَّ اللّٰهَ لَمْ يُحَرِّمْ شَيْئًا اِلَّا مَا فِيْ هٰذَا الْقُرْاٰنِ اَلَا وَاِنِّيْ وَاللّٰهِ قَدْ اَمَرْتُ وَوَعَظْتُ وَنَهَيْتُ عَنْ اَشْيَاءَ اِنَّهَا لَمِثْلُ الْقُرْاٰنِ اَوْ اَكْثَرُ وَاِنَّ اللّٰهَ لَمْ يُحِلَّ لَكُمْ اَنْ تَدْخُلُوْا بُيُوْتَ اَهْلِ الْكِتٰبِ اِلَّا بِاِذْنٍ وَلَا ضَرْبَ نِسَائِهِمْ وَلَا اَكْلَ ثِمَارِهِمْ اِذَا اَعْطَوْكُمُ الَّذِيْ عَلَيْهِمْ رَوَاهُ اَبُوْدَاؤُدَ وَفِيْ اِسْنَادِهٖ اَشْعَثُ بْنُ شُعْبَةَ الْمَصِّيْصِيُّ قَدْ تُكُلِّمَ فِيْهِ

اور روایت ہی عرباض بن ساریہ سی کہا کہڑی ہو کر خطبہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی پس فرمایا کیا گمان کرتا ہی ایک تمہارا تکیہ لگائی ہوئی اوپر چھپرکہٹ اپنی کی گمان کرتا ہی یہ کہ اللہ نی نہین حرام کی کوئی چیز مگر وہ چیز کہ بیچ اس قرآن کی ہی خبردار ہو تحقیق قسم ہی اللہ کی تحقیق حکم کیا مین نے اور نصیحت کی مین نے اور منع کیا مین نے کئی چیزون سے کہ تحقیق وہ البتہ بقدر قرآن کی ہین بلکہ زیادہ ہین اور تحقیق اللہ نی نہین حلال کیا واسطی تمہاری یہ کہ داخل ہو تم گھرون اہل کتاب کی مین مگر ساتہ حکم اونکی کی اور نہین حلال کیا مارنا عورتون اونکی کا اور نہ کہانا میوہ اونکی کا جسوقت کہ دیوین تمکو وہ چیز کہ اوپر اونکی ہی یعنی نہ ستاؤ اونکو کہ بطرح سی گہرون مین داخل ہو جاؤ بی اذن اور نہ ستاؤ اونکی گہروالون کو اور نہ مال کو جبکہ جزیہ دیتی روایت کی یہ ابو داؤد نی اور بیچ اسناد اسکی اشعث بن شعبہ مصیصی ہی تحقیق کلام کیا گیا ہے

بیچ اوسکی کہ آیا اللہ نے یا نہیں شرح لفظ ان اللہ لا یحل سے آخر تک چند احکام حضرت نے بیان فرمائے کہ میں نے یہ بیچ کسی میں قرآن میں نہیں مذکور اور بعد لفظ رواہ کی اصل مشکوٰۃ میں سفید سی جگہ چھوٹی ہوئی ہے لیکن میرک شاہ نے یہ عبارت مذکور لکھدی ہے وعنہ قال صلّی بنا رسول اللّٰہ صلّی اللّٰہ علیہ وسلّم ذات یوم ثمّ اقبل علینا بوجہہ فوعظنا موعظۃً بلیغۃً ذرفت منہا العیون ووجلت منہا القلوب فقال رجل یا رسول اللّٰہ کانّ ہذہ موعظۃ مودّع فاوصنا فقال اوصیکم بتقوی اللّٰہ والسّمع والطّاعۃ وان کان عبدًا حبشیًّا فانّہ من یعش منکم بعدی فسیری اختلافًا کثیرًا فعلیکم بسنّتی وسنّۃ الخلفاء الرّاشدین المہدیّین تمسّکوا بہا وعضّوا علیہا بالنّواجذ وایّاکم ومحدثات الامور فانّ کلّ محدثۃ بدعۃ وکلّ بدعۃ ضلالۃ رواہ احمد وابو داود والتّرمذی وابن ماجۃ الّا انّہما لم یذکرا الصّلوٰۃ اور اونہیں سے روایت ہے کہا نماز پڑہائی ہمکو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک روز پھر متوجہ ہوئے اوپر ہمارے ساتھ منہ اپنے کی پس نصیحت کی ہمکو نصیحت خوب کہ بہیں اوس سے آنکھیں اور ڈرے اوس سے دل پس کہا ایک شخص نے اے رسول خدا کے گویا یہ نصیحت ہے رخصت کرنیوالے کی پس وصیت کرو ہمکو پس فرمایا وصیت کرتا ہوں میں تمکو ساتھ تقوی اللہ کی اور سننے اور حکم بجا لانیکی یعنی سردار مسلمانوں کا اگرچہ ہو غلام حبشی پس تحقیق شان یہ ہے جو شخص کہ زندہ رہے تم میں سے پیچھے میرے پس دیکھیگا اختلاف بہت پس لازم پکڑو طریقہ میرے کو اور طریقہ خلفای راشدین کی کو کہ ہدایت کیے گئے ہیں پکڑو ساتھ اوسکی اور مضبوط پکڑے رہو اوسے ساتھ داڑہوں کی اور بچو تم نئی نئی باتوں سے پس تحقیق جو نئی بات ہے بدعت ہے اور ہر بدعت ہے گمراہی نقل کیا احمد نے اور ابو داؤد نے اور ترمذی نے اور ابن ماجہ نے مگر ترمذی اور ابن ماجہ نے نہیں ذکر کیا نماز کا **ف** یعنی نہیں کہا صلی بنا رسول اللہ بلکہ سر حدیث کا وعظنا موعظۃ نقل کیا اور گویا یہ نصیحت ہے رخصت کرنیوالے کی کہ وقت رخصت کی بیان کرنے میں کمال کوشش کرتا ہے آدمی کہ کچھ نہ رہ جاوے اور اگرچہ غلام ہو حبشی یعنی کمال مبالغہ ہے اطاعت حکم میں اگر فرضاً ایسا بھی ہو تو اطاعت کرے اور داڑہوں سے پکڑنا کنایہ ہے کمال محافظت اور محکمی سے حق وعن عبد اللّٰہ بن مسعود قال خطّ لنا رسول اللّٰہ صلّی اللّٰہ علیہ وسلّم خطًّا ثمّ قال ہذا سبیل اللّٰہ ثمّ خطّ خطوطًا عن یمینہ وعن شمالہ وقال ہذہ سبل علی کلّ سبیل منہا شیطان یدعو الیہ وقرأ وانّ ہذا صراطی مستقیمًا فاتّبعوہ الآیۃ رواہ احمد والنّسائی والدّارمی اور روایت ہے عبد اللہ بن مسعود سے کہا خط کھینچا واسطے ہمارے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک خط سیدہا پھر فرمایا یہ راہ اللہ کی ہے پھر کھینچے کئی خط داہنے اوسکے اور بائیں اوسکے یعنی ساتھ خط چھوٹے ٹیڑہے داہنی طرف اور اسیطرح بائیں طرف اور فرمایا یہ راہیں ہیں اوپر ہر راہ کے اونمیں سے شیطان ہے پکارتا ہے طرف اس راہ کی اور پڑہی یہ آیت اور تحقیق یہ راہ میری ہے سیدہی پس پیروی کرو اوسکو آخر آیت تک روایت کی یہ احمد اور نسائی اور دارمی نے **ف** باقی آیۃ یہ ہے ولا تتبعوا السبل فتفرق بکم عن سبیلہ یعنی اور نہ پیروی کرو راہوں کی تا نہ پریشان کردیں راہیں تمکو راہ اوسکی سے **ف** لیکن سیدہا خط مثال ہے راہ خدا کی کہ وہ اعتقاد حق اور عمل صالح ہے اور ٹیڑہے خط مثال ہیں راہوں گمراہی کی وعن عبد اللّٰہ بن عمرو قال قال رسول اللّٰہ صلّی اللّٰہ علیہ وسلّم لا یؤمن احدکم حتّی یکون ہواہ تبعًا لما جئت بہ رواہ فی شرح السّنّۃ وقال النّووی فی اربعینہ ہذا حدیث صحیح رویناہ فی کتاب الحجّۃ باسناد صحیح اور روایت ہے عبد اللہ بن عمرو سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے نہیں مومن ہوتا ایک تمہارا یہانتک کہ ہو خواہش اوسکی تابع اوس چیز کی کہ لایا ہوں میں اوسکو یعنی دین و شریعت روایت کی یہ بیچ شرح سنہ کے

اور کہا نووی نی تصحیح عمل حدیث ثابت کی کہ یہ حدیث صحیح ہی روایت کیا ہم نی یہ حدیث بیچ کتاب حجت کی ساتھ سند صحیح کی ف یعنی تابع ہو شریعت کا
اعتقاد مین اور عمل مین اور عادات اور عبادات مین ساتھ کمال خوشی کی یہ بات جب حاصل ہوتی ہی کہ جاتی رہی آدمی سی کدورت نفسانی یعنی
روشن ہوتا ہی ساتھ صفات نورانیہ کی اور یہ حالت نہین پائی جاتی ہی مگر اولیاء اللہ مین ٭ سید وعن بلال بن الحارث المزنی
قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من احیی سنۃ من سنتی قد امیتت بعدی فان لہ من
الاجر مثل اجور من عمل بہا من غیر ان ینقص من اجورہم شیئا ومن ابتدع بدعۃ ضلالۃ
لا یرضاہا اللہ ورسولہ کان علیہ من الاثم مثل اثام من عمل بہا لا ینقص ذلک من اوزارہم
شیئا رواہ الترمذی ورواہ ابن ماجۃ عن کثیر بن عبد اللہ بن عمرو عن ابیہ عن جدہ اور روایت ہی بلال بن حارث
مزنی سی کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی جسنی کہ زندہ کیا یعنی رواج دیا سنت میری کو جیسی سنت کو کہ تحقیق چھوڑی گئی تھی بعد میری
پس تحقیق واسطی اوسکی ہی ثواب مانند ثواب اون لوگون کی کہ عمل کیا ساتھ اوس سنت کی بغیر اسکی کہ ناقص ہووی ثواب اونکی سی کچھ اور جسنی کہ
نئی نکالی بدعت گمراہی کی نہ پسند رکھی ہو اوس کو اللہ اور رسول اوسکا ہوگا اوپر اوسکی گناہ مانند گناہون اون شخصون کی کہ عمل کیا
ساتھ اوسکی نہین کم ہوگا گناہون اونکی سی کچھ روایت کی یہ ترمذی نی اور روایت کی یہ ابن ماجہ نی کثیر بن عبد اللہ بن عمرو سی اور اوسنی
اپنی باپ سی اون نی کثیر کی دادا سی یعنی عمرو سی ف یعنی سنت پر عمل کرنیوالون کی ثواب مین سی کمی نہین ہوتی اور زندہ کرنیوالی سنت کو
برابر اونکی ثواب ملتا ہی اسیطرح بدعت پر عمل کرنیوالون کی گناہ مین سی کچھ کمی نہین ہوتی اور نکالنی والی کی لیئی گناہ برابر اونکی لکھا جاتا ہی
اور سنت سی مراد بات دین کی ہی خواہ فرض ہو یا سوای اوسکی جیسی کہ نماز جمعہ کی لوگون نی ترک کر دی اپنی رغبت لا کر رواج دی اسیطرح ہی معاملہ
سوای اسکی اور چیزین مسنون ٭ سید وعن عمرو بن عوف قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان الدین لیأرز
الی الحجاز کما تارز الحیۃ الی جحرہا ولیعقلن الدین من الحجاز معقل الارویۃ من راس الجبل ان الدین بدأ
غریبا وسیعود کما بدأ فطوبی للغرباء وہم الذین یصلحون ما افسد الناس من بعدی من سنتی رواہ الترمذی
اور روایت ہی عمرو بن عوف سی کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی تحقیق دین البتہ سمٹ آویگا طرف حجاز کی یعنی مکہ اور مدینہ اور متعلقات اونکا
جیسی کہ سمٹ آتا ہی سانپ طرف بل اپنی کی اور البتہ جگہ پکڑیگا دین حجاز مین جیسی جگہ پکڑتی ہی بکری پہاڑی چوٹی پہاڑ پر تحقیق دین پیدا ہوا تھا
ابتدا مین غریب اور پھر ہو جاویگا جیسا کہ تھا ابتدا مین پس خوشحالی ہی واسطی غرباکی اور وہی درست کرینگی اوس چیز کو کہ بگاڑینگی لوگ پیچھی میری سنت میری
روایت کی یہ ترمذی نی وعن عبد اللہ بن عمرو قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لیأتین علی امتی
کما اتی علی بنی اسرائیل حذو النعل بالنعل حتی ان کان منہم من اتی امہ علانیۃ لکان فی امتی من
یصنع ذلک وان بنی اسرائیل تفرقت علی ثنتین وسبعین ملۃ وتفترق امتی علی ثلث وسبعین
ملۃ کلہم فی النار الا ملۃ واحدۃ قالوا من ہی یا رسول اللہ قال ما انا علیہ واصحابی رواہ الترمذی
وفی روایۃ احمد وابی داود عن معاویۃ ثنتان وسبعون فی النار وواحدۃ فی الجنۃ وہی
الجماعۃ وانہ سیخرج فی امتی اقوام تتجاری بہم تلک الاہواء کما یتجاری الکلب
لا یبقی منہ عرق ولا مفصل الا دخلہ اور روایت ہی عبد اللہ بن عمرو سی کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی البتہ آویگا اوپر

میری کی یعنی زمانہ جیساکہ آیا اوپر بنی اسرائیل کی مانند برابر پاپوش کی ساتھ پاپوش کی یہانتک کہ اگر اونمین سی وہ ہی کہ آیا تہا ماں اپنی کی پاس
یعنی فعلی کی ظاہر البتہ ہوگا بیچ امت میری کی وہ شخص کہ کریگا یہ اور تحقیق بنی اسرائیل متفرق ہوی اوپر بہتر گروہ کی اور متفرق ہوگی امت میری
اوپر تہتر گروہ کی سب وہ بیچ دوزخ کی مگر ایک گروہ صحابہ نی عرض کیا کہ کونسا ہوگا وہ گروہ اے رسول خدا کی فرمایا جسپر ہوں میں اور میری اصحاب روایت کی
یہ ترمذی نی اور بیچ روایت احمد کی اور ابی داؤد کی روایت ہی معاویہ سی کہ بہتر گروہ بیچ دوزخ کی اور ایک گروہ بیچ بہشت کی اور وہ گروہ ہی جماعت اور تحقیق
نکلینگی بیچ امت میری کی کئی قومیں سرایت کرینگی بیچ اونکی خواہشیں یعنی بدعتیں عقائد میں اور اعمال میں جیسکہ سرایت کرتی ہی مرض کلب اپنی کو نہیں باقی
رہتی اوس سی کوئی رگ اور نہ کوئی جوڑ مگر کہ داخل ہوتی ہی اوسمین **ف** مانند برابر پاپوش کی ساتھ پاپوش کی یعنی پاپوش جیسی پاپوش کی برابر ہوتی ہی ایسیطرح
اس امت کی لوگ مطابق ہونگی بنی اسرائیل کی اور مراد ماں سی باپ کی بیوی ہی یعنی سوتیلی ماں والا سگی ماں سی کس سی یہ حرکت ہونی ہی کہ مانع
طبعی اور شرعی دونوں جمع ہیں اور مراد امتی سی اہل قبلہ ہیں یعنی جو مسلمان گنی جاتی ہیں پس اس صورت میں معنی کلام فی النار کی یہ ہیں کہ بسبب گناہ کی
اور بداعتقادی کی دوزخ میں داخل ہونگی پہر جسکا عقیدہ حد کفر کو نہ پہونچا ہوگا نکلیگا بسبب رحمت پروردگار کی اور جماعت سی مراد اہل علم اور اہل
فقہ حق والی جماعت انکو اسلیے کہا کہ جمع ہیں کلمہ حق پر اور بہتر فرقوں کی تفریق یوں ہی کہ بڑی فرقہ اہل اسلام کی آٹھ ہیں معتزلہ اور شیعہ اور خوارج
اور مرجئہ اور نجاریہ اور جبریہ اور مشبہہ اور ناجیہ پہر معتزلہ کی بیس فرقے ہیں اور شیعہ کی بائیس اور خوارج کی بیس اور مرجئہ کی پانچ اور نجاریہ
کی تین اور جبریہ اور مشبہہ کی ایک ایک فرقہ ہیں کئی نہیں اور فرقہ ناجیہ اہل سنت وجماعت ہیں سب یہ تہتر ہوئی اب عقائد انکی سنا چاہیے معتزلہ
کہتی ہیں کہ بندی اپنی عمل آپ ہی پیدا کرتی ہیں اور انکار رویت کا کرتی ہیں اور قائل ہیں وجوب ثواب عقاب کی اللہ پر اور مرجئہ کہتی ہیں کہ گناہ
ساتھ ایمان کی کچہ ضرر نہیں کرتا جیسی کہ ساتھ کفر کی طاعت نہیں نفع دیتی اور نجاریہ نفی صفات کی کرتی ہیں اور کلام الہی کو حادث کہتی ہیں اور جبریہ
کہتی ہیں کہ بندہ اپنی افعال میں کچہ اختیار نہیں رکہتا اور مشبہہ خالق کو ساتھ خلق کی مشابہ کرتی ہیں اور جسمیت اور حلول کی قائل ہیں باقی فرقوں کی عقائد
مشہور ہیں اسلیے نہیں بیان کیے لیکن یہاں عوام کو ایک بڑا شبہہ آتا ہی کہ مثلا ایک شخص جاہل مسلمان ہوا اور اوسنی رافضی اور اہل سنت وجماعت کو دیکہا
کہ دونوں اپنی حق کو جانتی ہیں اور سند لاتی ہیں کتاب وسنت سی اب یہ بیچارہ نہایت حیران ہی کہ حقیقت ایک کی دونوں میں سی کیونکر معلوم کری
جواب اسکا یہ ہی کہ کئی باتیں صریح دلالت کرتی ہیں حق ہونی مذہب سنت جماعت کی پر وہ اونمیں غور کرلی اسمیں حاجت بہت سی علم کی نہیں اول یہ کہ کلام اللہ
نعمت عظمی بار تعالی کی ہی اور وہ اکثر سنیوں ہی کو یاد ہوتا ہی رافضی محروم ہیں اور اگر ہزاروں میں کسی کو یاد بہی ہوا تو وہ نادر ہی النادر کالمعدوم
دوسری یہ کہ جتنی اولیاء علماء کہ رکن دین کی تہی اونمیں بعضونکی رافضی بہی معتقد ہیں اونہوں نی یہی مذہب اختیار کیا اگر یہ دین برا ہوتا کاہی کو اختیار کرتے
تیسری شعار اسلام کی یعنی جمعہ جماعت عیدین وغیرہ علی الاعلان سنی ہی ادا کرتی ہیں اور وہی نصیب چوتہی مکہ مدینہ کہ دین وہیں سی پیدا ہوا
اور ضرب المثل ہی بزرگی میں وہاں کی لوگ بہی سنی ہیں اگر اونکا مذہب اچہا ہوتا وہ بہی اوس مذہب میں ہوتی اسیطرح اور فرقی دعوی کرتی ہیں
کہ ہم حق پر ہیں اونکا جواب یہ ہی کہ اسمیں نرا دعوی کام نہیں آتا جب تلک کہ دلیل قوی نہ لاویں اور دلیل حقیقت اہل سنت وجماعت کی یہ ہی کہ دین
اسلام ساتھ نقل کے ہم تلک پہونچا اور نری عقل اسمیں کافی نہیں پس ساتھ تواتر اخبار کی اور تتبع احادیث و آثار کی متیقن ہوا کہ صحابہ اور تابعین اسی اعتقاد پر
تہی اور اکثر جہوٹی مذاہب اونکی بعد پیدا ہوی صحابہ اور اگلی لوگ نیک کوئی اون مذاہب پر نہ تہی اور جب بعضی اونمیں سی پیدا ہوئی تو وہ بیزار تہی اور اونسی رابطہ
دوستی کا اونسی منقطع کرڈالا تہا اور صحاح ستہ کی مصنف اور اور محدث اور علمائی ربانین اور اولیائی کاملین سب مذہب سنت جماعت کہتی تہی پس اگر مذہب
سنت وجماعت حق نہوتا تو کاہی کو کروڑوں بڑی بڑی اچہی لوگ اس مذہب پر ہوتی اور یہ سب دلیلیں اونکی حقیقت کی ہیں اگر انصاف سی ڈہونڈیں تو اونکا ایسا ایک

معلوم ہوا اور نہیں تو نہیں بیت ہشیار کو ایک حرف نصیحت ہی کفایت + نادان کو کافی نہین دفتر نہ رسالا * تمام ہوا یہ کلام ابن حجر کا
اور کہا بعض نے بہت بگڑینگی انکی ساتھ ایسی وی کہ جیسی کہ کتی کی پر ہڑک غالب ہوتی ہی اور پانی سی بہاگتا ہی اور پیاسا مرجاتا ہی ایسی ہی جو لوگ صاحب ہواے
خواہش نفسانی غالب ہوتی ہی اور علم حق سی بہاگ کر جہل گمراہی مین ہلاک ہوتی ہین نعوذ باللہ منہ یہ تحشیہ علی حضرت عبدالعزیز رح **وعن**
ابن عمر قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان اللہ لا یجمع امتی او قال امۃ محمد علی ضلالۃ ویدُ اللہ
علی الجماعۃ ومن شذ شذ فی النار رواہ الترمذی اور روایت ہی ابن عمر سی کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی تحقیق اللہ نہین
جمع کرتا امت میری کو یا کہا بجای امتی کی امت محمد اوپر گمراہی کی اور ہاتہ اللہ کا ہی اوپر جماعت کی اور جو شخص کہ جدا ہی جماعت سی تنہا ڈالا
جاویگا بیچ آگ کی یعنی جماعت جنتیون کی سی الگ کر کی دوزخ مین ڈالا جاویگا روایت کی یہ ترمذی نی **ف** ہاتہ اللہ کا ہی جماعت پر یعنی حفاظت
اور مدد اور توفیق اور تائید اللہ تعالی کی ہی جماعت پر یہ خاصیت ہی اس امت مرحومہ کی اللہ تعالی نی عطا فرمائی ہی کہ جب یہ ساری امت متفق
متفق ہوتی ہی حق ہی ہوتی ہی حق **وعنہ** قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اتبعوا السواد الاعظم فانہ
من شذ شذ فی النار رواہ ابن ماجۃ من حدیث انس وابن عاصم فی کتاب السنۃ اور انہین سی ہی روایت کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم
نی پیروی کرو جماعت بڑی کی پس تحقیق شان یہ ہی جو تنہا ہوا جماعت سی تنہا ڈالا جاویگا بیچ آگ کی روایت کی یہ ابن ماجہ نی حدیث انس سی اور ابن
عاصم نے بیچ کتاب سنت کی **ف** یعنی جو اعتقاد اور قول وفعل اکثر علما کی ہون اونکی پیروی کرو اور بعد لفظ رواہ کی صاحب مشکوۃ نی سفیدی
چھوڑ دی تھی یعنی کہ نام کتاب کا معلوم نہین ہوا میرک شاہ نی عبارت مذکورہ لگا دی ہی **وعن** انس قال قال لی رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم یا بنی ان قدرت ان تصبح وتمسی ولیس فی قلبک غش لاحد فافعل ثم قال یا بنی وذلک من سنتی
ومن احب سنتی فقد احبنی ومن احبنی کان معی فی الجنۃ رواہ الترمذی
اور روایت ہی انس سی کہا فرمایا واسطی میری رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی ای بیٹی میری اگر قدرت رکہتا ہی تو اسکی کہ صبح کری اور شام کری ایسا کہ
نہین بیچ دل تیری کی کینہ واسطی کسیکی پس کر تو پہر فرمایا ای بیٹی میری اور یہ ہی سنت میری اور جسنی دوست رکہا سنت میری کو پس تحقیق دوست رکہا
مجہکو اور جسنی دوست رکہا مجہکو ہوگا ساتہ میری بیچ بہشت کی روایت کی یہ ترمذی نی **ف** اس حدیث مین اشارہ ہی اسپر کہ دوست رکہنا حضرت کی
سنت کا سبب ہی محبت اور رفاقت آنحضرت صلعم کا یہ جای عمل کرنا اوسپر اور بہایئو خیال تو کرو کیا درجہ ہی حضرت کی سنت کی محبت کرنی والونکا سب
نعمتین دارین کی ایکطرف اور یہ ایکطرف اللہ تعالی نصیب کری ہم سبکو آمین آمین آمین ع ح **وعن** ابی ہریرۃ قال قال رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من تمسک بسنتی عند فساد امتی فلہ اجر مائۃ شہید رواہ البیہقی فی کتاب
الزہد لہ من حدیث ابن عباس اور روایت ہی ابی ہریرہ سی کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی جسنی کہ
پکڑا ساتہ سنت میری کی نزدیک بگڑنی امت میری کی پس واسطی اوسکی ثواب ہی سو شہید کا روایت کی یہ بیہقی نی کتاب الزہد مین حدیث ابن عباس کی سے
ف کیونکہ ایسی وقت مین بیچ زندہ کرنی اور رواج دینی سنت کی بڑی مشقت پڑتی ہی برابر شہیدونکی بیچ زندہ کرنی دین کی بلکہ زیادہ
بعضی نسخون مین بعد لفظ رواہ کی یہان بہی سفیدی چہوٹی ہی لیکن میرک شاہ نی نام کتاب کا لکہدیا ہی **وعن** جابر عن النبی
صلی اللہ علیہ وسلم حین اتاہ عمر فقال انا نسمع احادیث من یہود تعجبنا افتری ان نکتب بعضہا
فقال امتہوکون انتم کما تہوکت الیہود والنصاری لقد جئتکم بہا بیضاء نقیۃ ولو کان

مُوْسٰی حَیًّا مَا وَسِعَہٗ اِلَّا اتِّبَاعِیْ رَوَاہُ اَحْمَدُ وَالْبَیْہَقِیُّ فِیْ شُعَبِ الْاِیْمَانِ اور روایت ہی جابر سی انہوں نی نقل کی
پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم سی اوس وقت کہ آئی اونکی پاس عمر پس کہا تحقیق ہم سنتا ہوں حدیثیں یہودیوں کی رہی لگتی ہیں ہمکو آیا پس دیکھتی ہو یہ حکم
فرماتی ہو یہ کہ لکھوں ہم بعضی اونمیں سی پس فرمایا کیا حیران ہو تم جیسی کہ حیران ہیں یہود اور نصاری تحقیق لایا ہوں میں تمہاری پاس شریعت روشن صاف
اور اگر ہوتی موسی زندہ نہیں لائق تھی اونکو مگر پیروی میری روایت کی یہ احمد نی اور بیہقی نی بیچ شعب الایمان کی ف یعنی کیا متحیر ہو دین اسلام
اسکو نہیں جانتی ہو کہ محتاج اور دین کی ہو و عَنْ اَبِیْ سَعِیْدِ الْخُدْرِیِّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ
مَنْ اَکَلَ طَیِّبًا وَعَمِلَ فِیْ سُنَّۃٍ وَاَمِنَ النَّاسُ بَوَائِقَہٗ دَخَلَ الْجَنَّۃَ فَقَالَ رَجُلٌ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ
اِنَّ ہٰذَا الْیَوْمَ لَکَثِیْرٌ فِی النَّاسِ قَالَ وَسَیَکُوْنُ فِیْ قُرُوْنٍ بَعْدِیْ رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ اور روایت ہی ابی سعید خدری سی کہا فرمایا
رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی جسنی کہ کھایا حلال اور عمل کیا بیچ طریقہ سنت کی اور امن میں رہی لوگ زیادتی اوسکی سی داخل ہوگا بہشت میں
پس کہا ایک شخص نی اے رسول خدا کی تحقیق یہ آجکی دن البتہ بہت ہیں لوگوں میں فرمایا اور ہونگی بیچ زمانہ بعد میری کی روایت کی یہ ترمذی نی
ف اگر ایک مال کھاوی ایسی وجہ سی کہ گناہ لازم آتا ہی پہلی اوسکی کھانی کی یا عین وقت کھانی کی یا بعد اوسکی تو وہ طیب نہیں ہوتا جب ایسی
بچی تینوں حالتوں میں تو وہ طیب ہی مثال طیب نہ ہونیکی یہ ہی کہ مثلاً کسی نی بیع کرنیکا ارادہ کیا پہلی عقد کی ارادہ دغا فریب کا کیا اگرچہ وقت عقد
کی ایجاب قبول موجب شرع کی ہوا یا عین وقت عقد کی کوئی شرط فاسد بیع میں لگا دی یا بعد ہونی عقد کی کوئی شرط فاسد لگا دے مثلاً کہا کہ
بیع ہوئی مگر شرط یہ ہی کہ ایک بوتل شراب کی بھی دیا کرنا پس چاہیے کہ تینوں وقتوں میں بخلاف شرع سی بچی اسی پر قیاس کرے حالت نوکری کو
اور عمل کرے بیچ طریقہ سنت کی یعنی جو فعل کرے یا جو بات بولے موافق شرع کی ہو یعنی چنگل مارے ہر عمل میں ساتھ سنت کی یعنی ساتھ حدیث کے
کہ وارد ہوئی ہو اوس عمل میں یہاں تک کہ پاخانہ جانا اور دور کرنا ایذا کی چیز کا راہ سی بموجب حدیث کی بجالاوے اور البتہ بہت ہیں بیچ
لوگوں کی یعنی ایسی آدمی ہماری زمانی میں تو بہت ہیں بعد ہماری دیکھا چاہیے کیا حال ہوگا یہ صحابہ رضی اللہ عنہ نی عرض کی آگی حال حضرت
کی ارشاد کا یہ ہی کہ خیر میری امت سی بالکل منقطع نہیں ہونیکی اگرچہ فرق کمی زیادتی کا ہو اخیر زمانہ میں بھی ایک جماعت ہوگی کہ طریقہ سنت پر
تقوی پر مستقیم ہونگی + ملحق + و عَنْ اَبِیْ ہُرَیْرَۃَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِنَّکُمْ فِیْ زَمَانٍ مَنْ تَرَکَ مِنْکُمْ
عُشْرَ مَا اُمِرَ بِہٖ ہَلَکَ ثُمَّ یَاْتِیْ زَمَانٌ مَنْ عَمِلَ مِنْہُمْ بِعُشْرِ مَا اُمِرَ بِہٖ نَجَا رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ اور روایت ہی ابی ہریرہ سی کہا فرمایا
رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی تحقیق تم بیچ ایسی زمانہ کی ہو جو چھوڑی تم میں سی دسواں حصہ اوس چیز سی کہ حکم کیا گیا ساتھ اوسکی ہلاک ہوگا
پھر آوی گا ایک زمانہ جو شخص عمل کریگا اونمیں سی ساتھ دسویں حصہ اوس چیز کی کہ حکم کیا گیا ساتھ اوسکی نجات پاوی گا روایت کی یہ ترمذی نی
ف یہ بات بیچ حق امر بالمعروف اور نہی عن المنکر کی فرمائی ہی کہ اوس زمانہ میں بہت تاکید تھی اسکی اور آخر زمانہ میں اگر دسواں حصہ بھی
بجالاوینگی نجات پاوینگی + ملحق + و عَنْ اَبِیْ اُمَامَۃَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَا ضَلَّ قَوْمٌ بَعْدَ ہُدًی کَانُوْا
عَلَیْہِ اِلَّا اُوْتُوا الْجَدَلَ ثُمَّ قَرَاَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ ہٰذِہِ الْاٰیَۃَ مَا ضَرَبُوْہُ لَکَ اِلَّا جَدَلًا بَلْ ہُمْ
قَوْمٌ خَصِمُوْنَ رَوَاہُ اَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِیُّ وَابْنُ مَاجَۃَ اور روایت ہی ابی امامہ سی کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی نہیں گمراہ
ہوئی کوئی قوم پیچھی ہدایت کی کہ تھی اوپر اوسکی مگر کہ دی گئی ہیں جھگڑا پھر پڑھی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی یہ آیت نہیں بیان کرتی
اسکو واسطی تیری مگر واسطی جھگڑنے کی بلکہ وہ قوم ہیں جھگڑالو روایت کی یہ احمد اور ترمذی اور ابن ماجہ نی ف کہ دی گئی ہیں جھگڑی

اور رواج دینا مذہب باطل کو اور اونکا دین باطل حق کی اور سبب اوترنی اس آیۃ کا یہ ہی کہ جب اوتری آیۃ انکم وما تعبدون من دون اللہ
حصب جہنم یعنی تم اور جنکو کہ تم پوجتی ہو سوای اللہ کی ایندہن دوزخ کی ہین تو یہ آیۃ مشرک سنکر خوش ہوئی اور جانی کہ ہماری بت حضرت عیسیٰ سی
بہتر نہین اگر عیسیٰ کہ معبود نصاری کی ہین بحکم اس آیۃ کی دوزخ مین ہونگی ہم راضی ہین کہ بت ہماری بھی اونکی ساتھ دوزخ مین رہین پس آیۃ اتری
ان آخر تک اوتری یعنی یہ بحث جو یہی کرتی ہین بطریق جدل وخصومت کی کرتی ہین کیونکہ عرب اپنی زبان کی جانتی ہین کہ ما تعبدون مین بت مقصود ہین نہ
کے مراد ہین حضرت عیسیٰ وغیرہ اچہی بندی حق ۰ وعن انس ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کان یقول لا تشددوا
علی انفسکم فیشدد اللہ علیکم فان قوما شددوا علی انفسہم فشدد اللہ علیہم فتلک بقایاہم فی الصوامع والدیار
رہبانیۃ ابتدعوہا ما کتبناہا علیہم رواہ ابو داود ۰ روایت ہی انس سی کہ تحقیق رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم تہی فرماتی سختی کرو تم اوپر جانو
اپنی کی پس سختی کریگا اللہ اوپر تمہاری پس تحقیق ایک قوم نی یعنی بنی اسرائیل نی سختی کی اوپر جانون اپنی کی پس سختی کی اللہ نی اوپر اونکی پس
یہ جماعت ہی بقایا اونکی بیچ صومعونکی اور دیار کی رہبانیۃ تہی کہ نکالا اوسکو نہین فرض کی تہی ہمنی اوپر اونکی یہ ابو داود نی ف یعنی سختی کرو
یعنی ایسی ریاضت اور مجاہدہ نہ کرو کہ نفس اوسکی طاقت نرکہی اور مباح کو اپنی اوپر حرام نہ کرو پس سختی کریگا اللہ اور فرض کریگا اوسکو اور تم نہ ہو سکو
ادای حق اوسکی نہین رکہی کی اور جگہ بندگی کرنی قوم نصاری کی کو صومعہ کہتی ہین اور جگہ بندگی کرنی یہودی کو دیار کہتی ہین اور رہبانیۃ یعنی
بہت عبادت کرنیکو اور ریاضت کو اور انقطاع کرنیکو لوگون سی اور نکاح وغیرہ دنیا اور بہترین گوشہ نشین باہم نہین اور شرک مع ذلک اور حکم لنہ
جار ہنا وغیر ذلک کہ راہب اور زاہد اہل کتاب کی کرتی تہی پس فرمایا کہ یہ چیزین اونہون نی اپنی طرف سی اختراع کرلین تہین ہمنی اونپر فرض نہین کی تہین
الا خوشی حق تعالیٰ کی چاہتی تہی اوسکا ادا ہوا اور اکثر کافر ہوئی ساتھ دین عیسیٰ کی یعنی یہودی ہوگئی یا نصرانیت قبول کی بطور دین بادشاہونکی اور چہوڑ دیا سنت

بیچ اون سی اور جس امر مین اختلاف کیا گیا ہو یعنی پوشیدہ اور مشتبہ ہو حکم اوسکا اور بعضون نی یہ معنی کہی ہین کہ لوگ اوسمین اپنی طرف سی اختلاف
کرتے ہون اور اللہ اور رسول نی اوسکا حکم نہ بیان فرمایا ہو مثل آیات متشابہات کی اور تعین وقت قیامت کی پس تو بہی اوسکی حق مین کچہ نہ کہہ
اور سپرد بخدا کر ✦ سید علی **الفصل الثالث** فصل تیسری **عن** معاذ بن جبل قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم ان الشیطان ذئب الانسان کذئب الغنم یاخذ الشاذۃ والقاصیۃ والناحیۃ وایاکم والشعاب
وعلیکم بالجماعۃ والعامۃ رواہ احمد روایت کی معاذ بن جبل نی کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی تحقیق شیطان
بہیڑیا ہی آدمی کا مانند بہیڑیے بکری کی کہ لیتا ہی بکری بہاگنی والی کو ریوڑ سی اور اوس بکری کو کہ دور ہو گئی ہو ریوڑ سی اور اوس بکری کو
کہ کنارے پر ہو ریوڑ سی اور بچو تم درون پہاڑ کی سی اور لازم ہی تمپر جماعت اور مجمع روایت کی یہ احمد نے **ف** مراد یہ ہی کہ جیسی بہیڑیا ایسی
بکری پر بہت دلیر ہوتا ہی ایسی ہی شیطان اوس آدمی پر مسلط ہوتا ہی کہ جماعت علما سی الگ ہو کر مذہب نیا نکالتا ہی اور بچو درون پہاڑ
کی سی یعنی شاہراہ اسلام چہوڑ کر گمراہونکی گہاٹیوں مین ست پہنچو **وعن** ابی ذر قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
من فارق الجماعۃ شبرا فقد خلع ربقۃ الاسلام من عنقہ رواہ احمد وابوداود اور روایت ہی ابی ذر سی کہا فرمایا
رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی جو شخص کہ جدا ہوا جماعت سی بالشت بہر یعنی ایک ساعت پس تحقیق نکالا اوسنی پٹا یعنی ذمہ اسلام کا گردن اپنی سے
روایت کی یہ احمد اور ابو داود نی **ف** یعنی اب اس درجہ کو پہونچا کہ شاید قید اسلام اور بند احکام اوسکی سی باہر آدے **وعن** مالک بن
انس مرسلا قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ترکت فیکم امرین لن تضلوا ما تمسکتم بہما کتاب اللہ وسنۃ رسولہ رواہ فی الموطا
اور روایت ہی مالک بن انس سی بطریق ارسال کی کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ چہوڑین مین نی بیچ تمہاری دو چیزین ہرگز گمراہ
نہوگی تم جب تک پکڑی رہوگی اون دونون کو یعنی کتاب اللہ اور سنت رسول اوسکی کی یعنی حدیث روایت کی یہ بیچ موطا کی **وعن** غضیف
بن الحارث الثمالی قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ما احدث قوم بدعۃ الا رفع مثلہا من السنۃ فتمسک
بسنۃ خیر من احداث بدعۃ رواہ احمد اور روایت ہی غضیف بن حارث ثمالی سی کہا فرمایا رسول خدا
صلی اللہ علیہ وسلم نی نہین نکالی کسی قوم نی بدعت یعنی جو بدعت کہ مزاحم سنت کی ہو مگر کہ اوٹہائی جاتی ہی مانند اوسکی سنت سی پس چنگل مارنا
ساتہ سنت کی بہتر ہے نکالنی بدعت کی سی روایت کی یہ احمد نی **ف** چنگل مارنا ساتہ سنت کی اگرچہ تہوڑی ہو بہتر ہی نکالنی بدعت کی سی
اگرچہ حسنہ ہو اسلیے کہ ساتہ اتباع سنت سکے پیدا ہوتا ہی نور اور ساتہ گرفتاری بدعت کی آتی ہی تاریکی مثلا پاخانہ جانا بموجب آداب شرع
بہتر ہی بنانی سرا اور مدرسہ کی سی اسلیے کہ رعایت کرنیوالا آداب سنت کا ترقی کرتا ہی طرف مقام قرب کے اور ساتہ ترک اوسکی تنزل
کرتا ہی اوس سی اور یہ باعث ہوتا ہی اوس سی افضل کی ترک کا حتی کہ مرتبہ قساوت قلبی کو پہونچتا ہی کہ اوسکو رین اور طبع کہتی ہین کذا ذکرہ الشیخ
اور اسیطرح سید جمال الدین نی لکہا ہی اور لکہا ہی کہ سر اسین یہ ہی کہ جسنی مثلا رعایت آداب پاخانہ کی کی تو اللہ تعالی توفیق دیگا اوسکو ترقی
کی طرف اوس چیز کی کہ اعلی اوس سی ہی اور جو اسکو ترک کریگا تو باعث ہوگا ترک اسکا اور فضلون کی ترک کا یہانتک کہ پہونچیگا طرف مقام رین
اور طبع کی انتہی اور مثل اسیکی ملا علی قاری نی لکہکر لکہا ہی کہ کیا نہین دیکہتا ہی تو کہ کسل کی راہ سی ترک کرنا سنت کا باعث ملامت اور عتاب کا
ہوتا ہی اور سبک جانکر ترک کرنی عصیان اور عقاب ثابت ہوتا ہی اور انکار اوسکا بی شبہہ بدعتی کر دیتا ہی اور بدعت کی ترک کرنی مین اگرچہ
حسنہ ہو ایک بات بہی انمین سی نہین لازم آتی **وعن** حسان قال ما ابتدع قوم بدعۃ فی دینہم الا نزع

اللہ من سنتہم مثلہا ثم لا یعیدہا الیہم الی یوم القیامۃ رواہ الدارمی اور روایت ہی حسان سی کہا نہین نکالی کسی قوم نی بیچ
دین اپنے کی یعنی بدعت سیئہ کہ مزاحم سنت کی ہو مگر کہ نکالتا ہی اللہ تعالی سنت انکی سی مثل اوسکی پھر نہین پھیرتا سنت کو طرف انکی قیامت تک
کی یہ دارمی نی **وعن** ابراہیم بن میسرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من وقر صاحب
بدعۃ فقد اعان علی ہدم الاسلام رواہ البیہقی فی شعب الایمان مرسلا اور روایت ہی ابراہیم بن میسرہ سی
کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی جو شخص کہ تعظیم کری صاحب بدعت کی پس تحقیق مدد کی اوسنی گرانی اسلام کی روایت کی یہ بیہقی نی
شعب الایمان مین بطریق ارسال کی **ف** کیونکہ اوسکی توقیر مین حقارت سنت کی ہی یہ باعث ہوتی ہی ویران کرنی تباہی اسلام کی اور توقیر
متبع سنت کی توقیر کرنی مین اور بیچ حقارت کرنی اہل بدعت کی آبادی تباہی اسلام کی ہوتی ہی + **وعن** ابن عباس
من تعلم کتاب اللہ ثم اتبع ما فیہ ہداہ اللہ من الضلالۃ فی الدنیا ووقاہ یوم القیامۃ
سوء الحساب وفی روایۃ قال من اقتدی بکتاب اللہ لا یضل فی الدنیا ولا یشقی فی الآخرۃ ثم
تلا ہذہ الآیۃ فمن اتبع ہدای فلا یضل ولا یشقی رواہ رزین اور روایت ہی ابن عباس سی کہا کہ جسنی سیکھی کتاب اللہ
پھر پیروی کی اوس چیز کی کہ بیچ اوسکی ہی ہدایت کریگا اوسکو اللہ گمراہی سی بیچ دنیا کی یعنی ثابت رکھیگا اوسکو ہدایت پر اور بچا دیگا گمراہی سی
جبتک زندہ ہی دنیا مین اور بچا دیگا اوسکو دن قیامت کی برائی حساب سی یعنی مواخذہ نہین ہوگا اور بیچ ایک روایت کی ہی کہا جسنی پیروی
کی کتاب اللہ کی نہین گمراہ ہوگا دنیا مین اور نہ بدبخت ہوگا یعنی عذاب نہین دیا جاویگا بیچ آخرت کی پھر پڑہی حضرت نی یہ آیت پس جسنی پیروی
کی ہدایت میری کی یعنی قرآن کی پس نہ گمراہ ہوگا یعنی دنیا مین اور نہ بدبخت ہوگا یعنی آخرت مین روایت کی یہ رزین نی **وعن** ابن مسعود
ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال ضرب اللہ مثلا صراطا مستقیما وعن جنبتی الصراط سوران فیہما
ابواب مفتحۃ وعلی الابواب ستور مرخاۃ وعند راس الصراط داع یقول استقیموا علی الصراط ولا
تعوجوا وفوق ذلک داع یدعو کلما ہم عبد ان یفتح شیئا من تلک الابواب قال ویحک لا تفتحہ
فانک ان تفتحہ تلجہ ثم فسرہ فاخبر ان الصراط ہو الاسلام وان الابواب المفتحۃ محارم
اللہ وان الستور المرخاۃ حدود اللہ وان الداعی علی راس الصراط ہو القرآن وان الداعی
من فوقہ ہو واعظ اللہ فی قلب کل مؤمن رواہ رزین ورواہ احمد والبیہقی فی شعب الایمان
عن النواس بن سمعان وکذا الترمذی عنہ الا انہ ذکر اخصر منہ اور روایت ہی ابن مسعود سی تحقیق پیغمبر
صلی اللہ علیہ وسلم نی فرمایا بیان کی اللہ نی ایک مثل راہ سیدہی اور دونون طرف راہ کی دو دیوارین اور بیچ دیوارون کی دروازی کہلی
اور اوپر دروازون کی پردی چھوٹی ہوئی اور رستہ کی سر پر ایک پکارنیوالا پکارتا ہی کہ سیدہی چلو اوپر راہ کی اور مت کج چلو اور اوپر اوس کی
ایک پکارنیوالا ہی جب کہ قصد کرتا ہی بندہ یہ کہ کہولی کچھ اون دروازون مین سی کہتا ہی پکارنیوالا خرابی ہی تجکو مت کہول اوسکو
اگر کہولیگا تو اندر چلا جاویگا اوسمین یعنی پھر واپس نہ آویگا پہر تفسیر کی یعنی کہولا حضرت نی اس مثال کو پس بیان کیا کہ مراد راہ سی
اسلام ہی یعنی اوس سی جنت کو پہنچتا ہی اور دروازون کہلے ہوؤن سی چیزین حرام کی ہوئی اللہ کی یعنی اونکے کرنے
کہال اسلام سی نکل جاتا ہی اور مراد پردون چہوٹی ہوؤن سی حدین شرعی اور مراد پکارنیوالی سی کہ رستہ کی سر پر ہی قرآن

اور مراد پکارنیوالی سی کہ اوپر اوسکی ہی وہ نصیحت دینی والا اللہ کیطرف سی بیچ دل ہر مومن کی یعنی فرشتہ روایت کی یہ رزین نی اور روایت کی احمد نی
اور بیہقی نی بیچ شعب الایمان کی نقل کی نواس بن سمعان سی اور اسیطرح سی ترمذی نی اوس سی مگر ترمذی نی ذکر کیا مختصر اوس سی ف حدین اللہ کی
کہ درمیان بندی کی اور حرام چیزون کی باندہی ہین کہ اونسی گندی نہین پس پردونسی مراد ہین احکام الہی اور بیچ دل ہر مومن کی یعنی فرشتہ جب تک
نہو قرآن کچہ فائدہ نہین دیتا کیونکہ کام قرآن کا راہ بتاتا ہی لیکن اوس نصیحت پکڑنی اور مقصود کو پہونچنا ساتہ توفیق و ہدایت الہی کی ہی کہ دلمین
ڈالتا ہی ق وَعَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ مَنْ كَانَ مُسْتَنًّا فَلْيَسْتَنَّ بِمَنْ قَدْ مَاتَ فَإِنَّ الْحَيَّ لَا تُؤْمَنُ عَلَيْهِ الْفِتْنَةُ
أُولٰئِكَ أَصْحَابُ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانُوْا أَفْضَلَ هٰذِهِ الْأُمَّةِ أَبَرَّهَا قُلُوْبًا وَأَعْمَقَهَا عِلْمًا
وَأَقَلَّهَا تَكَلُّفًا اخْتَارَهُمُ اللّٰهُ لِصُحْبَةِ نَبِيِّهٖ وَلِإِقَامَةِ دِيْنِهٖ فَاعْرِفُوْا لَهُمْ فَضْلَهُمْ وَاتَّبِعُوْهُمْ
عَلٰى آثَارِهِمْ وَتَمَسَّكُوْا بِمَا اسْتَطَعْتُمْ مِنْ أَخْلَاقِهِمْ وَسِيَرِهِمْ فَإِنَّهُمْ كَانُوْا عَلَى الْهُدَى الْمُسْتَقِيْمِ رَوَاهُ رَزِيْنٌ
اور روایت ہی ابن مسعود سی کہا جو شخص چاہی کہ پیروی کری کسی کی راہ کی پس چاہیی کہ راہ پکڑی اون لوگون کی کہ مر گئی ہین پس تحقیق زندہ نہین
امن کیا جاتا اوپر اوسکی فتنہ سی یعنی دین مین اور وہ لوگ اصحاب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی تہی بہترین اس امت کی بہت نیک اس امت کی
باعتبار دل کی اور بہت کامل تہی علم مین اور بہت کم تہی تکلف مین پسند کیا تہا اونکو اللہ تعالی نی واسطی صحبت نبی ﷺ اپنی کی اور واسطی قائم کرنی دین اپنی
کی پس پہچانو تم واسطی اونکی بزرگی اور پیروی کرو اونکی اوپر نقش قدم اونکی اور پکڑی رہو جب تک کہ ہو سکی خلق اونکی اور خصلت اونکی پس تحقیق وہ تہی
اوپر ہدایت سیدہی کی روایت کی یہ رزین نی ف یہ بات ابن مسعود رض نی اپنی زمانہ مین تابعین سی کہی ... اور مردون سی صحابہ رکہی اور
زندون سی اہل زمانہ اپنی کی سوائی صحابہ کی اور شاید انہون نی صحابہ کی حقیقت کی یہ گواہی دی واسطی رد کرنی رافضیون اور ملحدین کی اور یہ جو فرمایا
بہت نیک اس امت کی باعتبار دل کی یعنی صحابہ رض دل مین خلوص اور ایمان کامل رکہتی تہی جیسا کہ اللہ تعالی نی فرمایا ہی اولئک الذین امتحن اللہ قلوبہم
للتقوی یعنی صحابہ ایسی ہین کہ امتحان کیا اللہ نی دلون اونکی کو واسطی تقوی کی یعنی طرح بطرح کی سختیان اور مصیبتین اونپر ڈالین تا دیکہی کہ آیا صبر کرتی
ہین یا نہین پس باوجود اسکی اونکو دیکہی برضا ہی پایا اور بہت کامل تہی علم مین یعنی علم تفسیر اور حدیث اور فقہ اور قراۃ اور فرائض اور تصوف
خوب رکہتی تہی اور فہم رسا اور شعور عالی اللہ تعالی نی عطا فرمایا تہا کہ اوروں کو ویسا حاصل ہونا مشکل ہی اور بہت کم تہی تکلف مین یعنی بیچ عمل کرنی کی
تکلف نہ رکہتی تہی پس وہ چلتی تہی ننگی پانون اور نماز پڑہتی تہی زمین پر اور کہاتی تہی ہر طرحکی برتن مین یعنی مٹی اور لکڑی وغیرہ کی باسن مین اور
پی لیتی جہوٹا لوگون کا اور ایسا ہی حال علم مین تہا کہ نہ کلام کرتی اوسمین مگر جو ضرور ہوتا اونکو اور جب مسئلہ بتاتی تو کہدیتی کہ ہم نہین جانتی خواہ مخواہ
تکلف کرکے تقریرین نہ گڑہتی تہی اور دفع کرتی فتوی نفسون اپنی سی یعنی اپنی سی زیادہ علم والی کا حوالہ کرتی کہ اوس سی پوچہ لو اور جاتی
اوس پاس کہ اونسی زیادہ علم رکہتا اور ایسا ہی حال قراۃ مین تہا کہ پڑہتی تہی قرآن حق پڑہنی اوسکی کا اور بلہجون عرب کی راگ راگنی وغیرہ نہ
پڑہتی تہی اور اسیطرح احوال باطن مین بی تکلف تہی کہ وہ رقص نہ کرتی تہی یعنی حال نہ لاتی تہی اور نہ ہوہا کرتی تہی اور نہ گر گر پڑتی تہی
اور نہ سر جہکاتی تہی یعنی حال لانی مین اور نہ جمع ہوتی تہی واسطی راگ اور مزامیر کی جیسا کہ حال ہماری وقت کی لوگون کا ہی اور نہ حلقہ بنا کر
بیٹہتی واسطی ذکر جہر کی مساجد مین اور نہ اپنی گہرون مین بلکہ فروتن بطور درویش کی بچہا رہتی اور مار دہین اونکی سیر کرتین عرش پر ظاہر مین ملی
رہتی ساتہ خلق کی اور باطن مین متوجہ رہتی طرف حق کی اور پہنتی جو میسر ہوتا اونکو قسم صوف اور سوت اور کتان سی اور نہ مقید تہی ساتہ
پہننی گدڑی وغیرہ کی اور ٹہہرا کر اور کہاتی جو مہیا ہوتا قسم حلال اور مزہ دار سی یعنی پرہیز نہ کرتی تہی گوشت اور دودہ

اور مینہ میں خیر و برکت سے اور سب یہ باتیں حاصل ہوتی تھیں بسبب تربیت نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی کہ مربی کامل مکمل تھی جیسی کہ فرمایا ہے
ادبنی ربی فاحسن تادیبی یعنی ادب سکھایا مجھی رب میری نے پس اچھا ادب سکھایا مجکو اور مراد بہایانی سی یہ ہی کہ متابعت اونکی کرو اور محبت اونکی کرو اور
اخلاق اونکی سی سیکھو اور اس حدیث سی فضیلت اور کمال صحابہ کا معلوم ہوا کہ تمام خلائق مین جب یہ افضل تہی اور کمال استعداد قبول کرنی ہدایت کہ
رکھتی تہی تو اللہ تعالی نی اپنی نبی کی صحبت کی لیی انکو پسند فرمایا جیسی کہ اس آیہ مین فرمایا والزمہم کلمۃ التقوی وکانوا احق بہا واہلہا یعنی لازم کیا اللہ نے
اونپر کلمہ تقوی کا اور تہی لائق تر اور مستحق تر ساتہ کلمہ تقوی کی اور آثار مین آیا ہی کہ پروردگار تعالی نی نظر فرمائی تمام بندونکی دلونپر پایا دل محمد صلی اللہ علیہ
وسلم کا روشن تر اور پاکتر پس رکہا نور نبوت کا اوسمین اور پایا اصحابہ رضی اللہ عنہم کی دلونکو بہت صاف اور لائق تر پس اختیار کیا اونکو نبی محبوب کی صحبت
کے لیے اور یہ بات تو خود ظاہر ہی بزرگون کی صحبت مین مرید خدمت گذاری کرکی کس کس درجہ کو پہونچی ہین تعجب ہی کہ صحابہ کرام ساری عمر اپنی
پیغمبر کی صحبت میں گذارین اور کمال و فضل نہ حاصل کرین + ح وعن جابر ان عمر بن الخطاب اتی رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم بنسخۃ من التورٰۃ فقال یا رسول اللہ ہذہ نسخۃ من التورٰۃ فسکت فجعل یقرأ ووجہ رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یتغیر فقال ابو بکر ثکلتک الثواکل ما تری ما بوجہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم فنظر عمر الی وجہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقال اعوذ باللہ من غضب اللہ وغضب رسولہ
رضینا باللہ ربا وبالاسلام دینا وبمحمد نبیا فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم والذی نفس
محمد بیدہ لو بدا لکم موسی فاتبعتموہ وترکتمونی لضللتم عن سواء السبیل ولو کان موسی حیا
وادرک نبوتی لاتبعنی رواہ الدارمی اور روایت ہی جابر سی کہ تحقیق حضرت عمر بن الخطاب رض لائی پاس رسول خدا
صلی اللہ علیہ وسلم کی نسخہ توراۃ کا پس کہا اے رسول خدا کی یہ ہی نسخہ توراۃ کا پس چپ رہی حضرت پس شروع کیا حضرت عمر نی پڑہنا اور چہرہ رسول
خدا صلی اللہ علیہ وسلم کا متغیر ہوتا تہا پس کہا حضرت ابوبکر رض نی حضرت عمر کو گم کریں تجہکو گم کرنیوالیان کیا نہین دیکہتا تو اس چیز کو کہ بیچ چہرہ رسول خدا
صلی اللہ علیہ وسلم کی ہی پس دیکہا حضرت عمر نی طرف چہرہ آنحضرت کی پس کہا پناہ پکڑتا ہون میں ساتہ اللہ کی اللہ کی غضب سی اور غضب رسول اسکی کی
راضی ہوئی ہم ساتہ اللہ کی رب ہونی پر اور ساتہ اسلام کی دین ہونی پر اور ساتہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی نبی ہونی پر پس فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ
وسلم نی قسم ہی اوس ذات پاک کی کہ جان محمد کی بیچ ہاتہ اوسکی کی ہی اگر ظاہر ہوتی واسطی تمہاری موسی پس پیروی کرتی تم اونکی اور چہوڑ دیتی تم مجکو
البتہ گمراہ ہوتی تم سیدہی راہ سی اور اگر ہوتا موسی زندہ اور پاتا نبوت میری البتہ پیروی کرتا میری روایت کی یہ دارمی نی ف جملہ ثکلتک الثواکل کا
دعا ہی واسطی موت کی لیکن عرب اپنی محاورہ میں اس معنی اسکی مراد نہین رکہتی بلکہ مقام تعجب مین بولتی ہین کہ عجب ہی کہ تو یہ بات نہین سمجہتا اور اس
حدیث سی معلوم ہوا کہ کتاب و سنت کو چہوڑ کر اونکی غیر کی طرف رجوع نہ کری کتابون یہود اور نصاری اور حکما اور فلاسفہ سی + ملی وعنہ
قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کلامی لا ینسخ کلام اللہ وکلام اللہ ینسخ کلامی وکلام اللہ ینسخ بعضہ بعضا
اور اوسیں سے ہی روایت کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کلام میرا نہیں نسخ کرتا کلام اللہ کو اور کلام اللہ کا نسخ کرتا ہے
کلام میرے کو اور کلام اللہ نسخ کرتا ہے بعض اوسکا بعض کو ف نسخ تغیر و تبدیل ایک حکم شریعت کا ہے ساتہ حکم دوسری کی
واسطے صلاح کار دین کے پس نسخ چار قسم پر ہی نسخ کتاب کا ساتہ کتاب کی اور نسخ حدیث کا ساتہ حدیث کی اور نسخ کتاب کا ساتہ حدیث کی
اور نسخ حدیث کا ساتہ کتاب کی لیکن ظاہر اس حدیث سی یہ معلوم ہوا کہ نسخ کتاب اللہ کا ساتہ حدیث کی نہین ہوتا پس تاویل اس حدیث مین

ہوگی کہ مراد کلام سے بیان وہ ہو کہ بطریق رای اور اجتہاد کے فرمایا ہو نہ بطریق وحی کے یا یہ حدیث منسوخ ہو واللہ اعلم ✤ وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ اَحَادِيْثَنَا يَنْسَخُ بَعْضُهَا بَعْضًا كَنَسْخِ الْقُرْاٰنِ اور روایت ہے ابن عمر رضی اللہ عنہما سے کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے تحقیق حدیثیں میری نسخ کرتی ہیں بعض اونکی بعض کو مانند نسخ کرنے قرآن کے وَعَنْ اَبِي ثَعْلَبَةَ الْخُشَنِيِّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ اللّٰهَ فَرَضَ فَرَائِضَ فَلَا تُضَيِّعُوْهَا وَحَرَّمَ حُرُمَاتٍ فَلَا تَنْتَهِكُوْهَا وَحَدَّ حُدُوْدًا فَلَا تَعْتَدُوْهَا وَسَكَتَ عَنْ اَشْيَاءَ مِنْ غَيْرِ نِسْيَانٍ فَلَا تَبْحَثُوْا عَنْهَا رَوَى الْاَحَادِيْثَ الثَّلٰثَةَ الدَّارَقُطْنِيُّ اور روایت ہے ابی ثعلبہ خشنی سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے تحقیق اللہ نے فرض کیے کتنی فرض پس نہ ضایع کرو تم اونکو یعنی چھوڑ نہ دو اونکو یا شروط و ارکان اونکے نہ ترک کرو یا ریا و سمعہ اور عجب و غرور اوس میں نہ کرو اور حرام کیں کتنی چیزیں یعنی گناہ پس نہ نزدیک ہو اونکے اور مقرر کیں حدیں یعنی قصاص وغیرہ پس نہ بڑھ جاؤ اوس سے یعنی کمی زیادتی اوس میں نکرو اور سکوت فرمایا کتنی چیزوں سے یعنی نہیں ذکر فرمایا حکم کتنی چیزوں کا کہ واجب ہیں یا حرام ہیں یا حلال ہیں بدون بھولنے کے پس نہ بحث کرو اون میں روایت کیں تینوں حدیثیں دارقطنی نے

کِتَابُ الْعِلْمِ

کتاب بیچ بیان کرنے علم کے اور فضیلت اوسکی کے **ف** مراد علم سے علم دین ہے کہ متعلق ہے ساتھ کتاب و سنت کے وہ دو قسم پر ہے مبادی یعنی وسائل اور مقاصد مبادی وہ علم ہے کہ معرفت کتاب و سنت کی اوس پر موقوف ہے مثل لغت اور صرف اور نحو وغیرہ کے اور مقاصد جو کہ متعلق ہے ساتھ اعمال اور اخلاق اور عقائد کے اور ان سبکو علم معاملت بھی کہتے ہیں اور ایک علم علم مکاشفہ ہے وہ ایک نور ہے کہ بعد عمل کرنے علم ظاہر پر دل میں پڑتا ہے کہ ساتھ اوسکے حقیقتیں ہر چیز کی ظاہر ہو جاتی ہیں اور معرفت ذات و صفات اور افعال حق سبحانہ تعالیٰ کی پیدا ہوتی ہے اس علم کو علم حقیقت اور علم وراثت کہتے ہیں بحکم اس حدیث کے من عمل بما علم ورثہ اللہ علم مالم یعلم یعنی جو کہ عمل کرتا ہے علم پر نصیب کرتا ہے اوسکو اللہ تعالیٰ علم اوس چیز کا کہ نہ جانتا ہے اور نہ پڑھی ہے پس علم ظاہر اور باطن جو مشہور ہے یعنی اوسکی یہ ہیں اور ایک کو دوسرے کے ساتھ نسبت ہے مانند نسبت تن اور جان اور پوست اور مغز کے اور آیتیں اور حدیثیں کہ فضیلت علم میں وارد ہوئی ہیں ان سب اقسام کو شامل ہیں اوپر تفاوت مراتب اور درجات اوسکی کے ✤

اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ

فصل پہلی عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَلِّغُوْا عَنِّيْ وَلَوْ اٰيَةً وَحَدِّثُوْا عَنْ بَنِيْ اِسْرَائِيْلَ وَلَا حَرَجَ وَمَنْ كَذَبَ عَلَيَّ مُتَعَمِّدًا فَلْيَتَبَوَّاْ مَقْعَدَهٗ مِنَ النَّارِ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ روایت ہے عبد اللہ بن عمرو سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے پہونچاؤ میری طرف سے اگرچہ ہو ایک آیت اور حدیث کرو بنی اسرائیل سے اور نہیں ہے گناہ اور جو شخص کہ جھوٹ باندھے مجھ پر جانکر پس چاہیے کہ ڈھونڈھے ٹھکانا اپنا دوزخ میں روایت کی یہ بخاری نے **ف** مراد آیہ سے وہ حدیثیں ہیں کہ مفید بہت ہوں جیسے من صمت نجا یعنی جو چپ رہا نجات پائی اور سوائے اسکے اور حدیثیں کہ مختصر ہیں جامع ہیں پس معنی اس جملہ کے یہ ہونگے کہ پہونچاؤ میری طرف سے حدیثیں میری اگرچہ تھوڑی ہوں ہمیں رغبت دلائی پھیلانے علم پر اور حدیث کرو بنی اسرائیل سے مراد یہ ہے کہ قصے سنو اونسے بیان کرنا اونکا جائز ہے اور احکام وغیرہ اونکی نقل کرنے منع فرمائی ہیں جیسے کہ پہلی حدیث میں گذر چکا ہے کیونکہ تمام شریعتیں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی شریعت سے منسوخ ہو گئیں اور ڈھونڈھے ٹھکانا اپنا دوزخ میں اسمیں نہایت منع اور زجر ہے جھوٹ باندھنے سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر کہ حرام اور کبیرہ گناہ ہے ساتھ اتفاق علما کے اور امام محمد جوینی نے اوسکو کفر لکھا ہے اور یہ حدیث یعنی من کذب علی آخر تک متواترات سے ہے بلکہ اسکے درجہ کو اور حدیث متواتر نہیں پہونچتی ہے کہ بہت سے صحابیوں نے نقل کی ہے چنانچہ

ہی معلوم ہوتی ہے کہ یا شہہ ہوتی اسکی عادت ہیں کہ اوس میں جو شر ہے وہ منتشر بھی ہے سب چلی ہے **وعن** سمرة بن جندب والمغيرة
ابن شعبة قالا قال رسول الله صلى الله عليه وسلم من حدث عني بحديث يرى انه كذب فهو احد الكاذبين رواه مسلم
اور روایت ہی سمرہ بن جندب اور مغیرہ بن شعبہ سے کہا کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جو شخص کہ حدیث کرے مجھسی گو
گمان رکھتا ہو کہ تحقیق وہ جھوٹ ہی پس وہ ایک ہی جھوٹوں میں سی روایت کی یہ مسلم نے **ف** کیونکہ سبب رواج دینی اور منتشر
اوسکے کی مددگار جھوٹ بنانے والے کا ہوا پس یہ بھی مانند اوسکی ہوا **وعن** معاوية قال قال رسول الله صلى الله
عليه وسلم من يرد الله به خيرا يفقهه في الدين وانما انا قاسم والله يعطي متفق عليه اور روایت ہی معاویہ سے کہا
فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جو شخص کہ ارادہ کرے اللہ تعالی ساتھ اوسکی بھلائی کا سمجھ دیتا ہی اوسکو بیچ دین کی یعنی احکام شریعت
اور طریقت اور حقیقت میں اور سوای اسکی نہیں کہ میں بانٹتا ہوں اور اللہ دیتا ہی روایت کی یہ بخاری اور مسلم نے **ف** یعنی میں حدیث
بیان کر دیتا ہوں سمجھ اور فکر اور عمل اوسپر جناب باری تعالی جسکو چاہتا ہی عطا فرماتا ہی **وعن** ابي هريرة قال قال رسول
الله صلى الله عليه وسلم الناس معادن كمعادن الذهب والفضة خيارهم في الجاهلية خيارهم في الاسلام
اذا فقهوا رواه مسلم اور روایت ہی ابو ہریرہ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ آدمی کان ہیں مانند کان سونے
چاندی کی بہتر اونکے بیچ جاہلیت کی بہتر اونکے ہیں بیچ اسلام کی جبکہ سمجھیں روایت کی یہ مسلم نے **ف** آدمی کان ہیں مانند کان سونے
کی یعنی نیک اخلاق اور صفات میں متفاوت ہیں موافق استعداد اور بزرگی ذات کی جیسے کہ ایک کان ہی کہ اوسمیں لعل یا یاقوت پیدا ہوا
اور اور میں سونا چاندی اور اور میں سرمہ چونا وغیرہ اور مطلب اسکے مابعد کی جملہ کا یہ ہی کہ جو لوگ کفر کی حالت میں اچھی صفتیں رکھتے تھے
سخاوت شجاعت وغیرہ وہ جب مسلمان ہوئی اور علم دین خوب حاصل کیا اچھی ہوئی بیچ جاہلیت کی یعنی علت کفر میں جیسی ہوتی تھی یہ
خیر [illegible] آگ میں چھپا ہوتا ہی جب مسلمان ہوئی اور محنتی ریاضت کی میں کچیلی وہ آلائش جاتی رہی اور رفع مس ہو گئی اور ساتھ نور علم و معرفت کی
ہوئی چمک **وعن** ابن مسعود قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم لا حسد الا في اثنين رجل آتاه
الله مالا فسلطه على هلكته في الحق ورجل آتاه الله الحكمة فهو يقضي بها ويعلمها متفق عليه اور روایت ہی ابن مسعود
سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے نہیں حسد مگر بیچ حق دو شخصوں کی ایک وہ شخص کہ دیا اوسکو اللہ نے مال اور توفیق دی اوسکو اوپر خرچ
اوسکی کی بیچ حق کی اور دوسرا شخص وہ ہی کہ دیا اوسکو اللہ نے علم پس حکم کرتا ہی ساتھ اوسکی اور سکھاتا ہی اوسکو روایت کی یہ بخاری اور مسلم نے
ف مراد حسد سی یہاں غبطہ ہی حسد اوسکو کہتی ہیں کہ کسی پر نعمت دیکھی ہی یہ آرزو کرے کہ وس سی دور ہو جاوے یہ آرزو کرنی
درست نہیں مگر ظالم اور مفسد کی حق میں کرے تو درست ہی اور غبطہ یہ کہ آرزو کرے کہ حاصل ہو نعمت میری تئیں بھی جیسی کہ ونکو
ہی پس یہ آرزو اچھی باتوں کی کرنی درست ہی حق **وعن** ابي هريرة قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم
اذا مات الانسان انقطع عنه عمله الا من ثلثة الا من صدقة جارية او علم ينتفع به او ولد
صالح يدعو له رواه مسلم اور روایت ہی ابی ہریرہ سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جس وقت کہ مرتا ہی آدمی تو
ہوتا ہی اوس سی ثواب عمل اوسکی کا مگر ثواب تین عملوں کا باقی رہتا ہی صدقہ جاری یا علم کہ نفع لیا جاوی ساتھ اوسکی یا اولاد صالح کہ دعا
کرے واسطے اوسکی روایت کی یہ مسلم نے **ف** یعنی مانند درود و وظیفہ وغیرہ جو زندگی میں کرتا ہی ثواب اوسکا ذخیرہ ہوتا ہی لیکن بعد مرنے کی

لیکن آیندہ کو منقطع ہوا کیونکہ جب تک کرتا تہا پاتا تہا اب نہ کریگا نہ پاویگا مگر ان تین چیزون کا بعد مرنکی بہی پہونچا رہتا ہی صدقہ جاریہ یعنی کوئی زمین وغیرہ وقف کرگیا یا کنوان یا پل بنا گیا وغیرذلک اور علم کہ نفع لیا جاتا ہی جیسی کوئی کتاب تصنیف کرگیا یا کسیکو علم پڑہا گیا + سید

وعنہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من نفس عن مؤمن کربۃ من کرب الدنیا نفس اللہ عنہ کربۃ من کرب یوم القیامۃ ومن یسر علی معسر یسر اللہ علیہ فی الدنیا والآخرۃ ومن ستر مسلما سترہ اللہ فی الدنیا والآخرۃ واللہ فی عون العبد ما کان العبد فی عون اخیہ المسلم ومن سلک طریقا یلتمس فیہ علما سہل اللہ لہ بہ طریقا الی الجنۃ وما اجتمع قوم فی بیت من بیوت اللہ یتلون کتاب اللہ ویتدارسونہ بینہم الا نزلت علیہم السکینۃ وغشیتہم الرحمۃ وحفتہم الملئکۃ وذکرہم اللہ فیمن عندہ ومن بطأ بہ عملہ لم یسرع بہ نسبہ رواہ مسلم

اور روایت ہی اونہین سی کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی جو شخص کہ دور کری مسلمان سی سختی کو دنیا کی سختیون سی دور کریگا اللہ سختی کو سختیون دن قیامت کی سی اور جسنی آسان کردیا اوپر تنگدست کی آسان کریگا اللہ اوپر اوسکی بیچ دنیا کی اور آخرت کی اور جسنی کہ پردہ پوشی کی مسلمان کی پردہ پوشی کریگا اوسکی اللہ بیچ دنیا اور آخرت کی اور اللہ تعالی بیچ مدد بندی کی ہی جبتک کہ ہی بندہ بیچ مدد بہائی اپنی مسلمان کی و جو شخص کہ چلی ایک راہ مین کہ ڈہونڈہتا ہی بیچ اوسکی علم آسان کریگا اللہ واسطی اوسکی بسبب اوسکی راہ طرف بہشت کی اور نہین جمع ہوتی کوئی قوم بیچ کسی گہر کی گہرونمین سی اللہ کی یعنی مسجد مدرسہ وغیرہ مین پڑہین کتاب اللہ کو اور معنی بیان کرین اوسکی آپسمین مگر اوترتی ہی اوپر اونکی تسکین اور ڈہانکتی ہی اونکو رحمت اور گہیرتی ہین اونکو فرشتی اور ذکر کرتا ہی اونکا اللہ بیچ اون لوگون کی کہ نزدیک اوسکی ہین یعنی ملائکہ مقربین مین اور جسکو کہ تاخیر کیا اوسکو عمل اوسکی نی نہین جلدی کریگا ساتہ اوسکی نسب اوسکا روایت کی یہ مسلم نی **ف** آسان کرنا تنگدست کا یعنی مثلا کسی کی ذمہ قرض تہا اور وہ اوسکی ادا سی عاجز تہا اسنی اوسکو مال دیا تا وہ ادا کری یا اگر اسکا قرض تہا اسنی بخش دیا یا مہلت دی اور پردہ پوشی کی یعنی عیب اوسکا ظاہر کرکی رسوا نہ کیا اور دوسری معنی اسکی یہ ہین کہ جو کوئی ستر ڈہانکی ننگی کا کپڑی سی تو ثواب نذکر پاویگا اور آسان کریگا راہ طرف بہشت کی یعنی داخل کریگا اوسکو بہشت مین بسبب جزای طالب علم کی یا توفیق دیگا عمل نیک کی کہ باعث داخل ہونی بہشت کا ہوگا اور معنی سکینہ کی مین تسکین اور خاطر جمعی کہ اوسکی سبب سی خواہشین دنیا کی اور خوف ماسوا اللہ کی دل سی نکلجاتا ہی اور حضور ساتہ اللہ کی اور نورانیت پیدا ہوتی ہی اور آخیر حدیث کی یہ معنی ہین کہ جسنی قصور کیا عمل مین نسب عالی اوسکا قیامت کو کچہ کام نہین آنیکا **بیت** بندۂ عشق شدی ترک نسب کن جامی + کہ درین راہ فلان بن فلان چیزی نیست + حق

وعنہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان اول الناس یقضی علیہ یوم القیمۃ رجل استشہد فاتی بہ فعرفہ نعمتہ فعرفہا فقال فما عملت فیہا قال قاتلت فیک حتی استشہدت قال کذبت ولکنک قاتلت لان یقال جریء فقد قیل ثم امر بہ فسحب علی وجہہ حتی القی فی النار ورجل تعلم العلم وعلمہ وقرأ القرآن فاتی بہ فعرفہ نعمہ فعرفہا قال فما عملت فیہا قال تعلمت العلم وعلمتہ وقرأت فیک القرآن قال کذبت ولکنک تعلمت العلم لیقال انک عالم وقرأت القرآن لیقال ہو قاری فقد قیل ثم امر بہ فسحب علی وجہہ حتی القی فی

ہی بعضون نی کہ یا شبہہ صحابی اسکی راوی ہین کہ اونمین عشرہ مبشرہ بھی ہین ہو سیا ملی حق وعن سمرۃ بن جندب والمغیرۃ
ابن شعبۃ قالا قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من حدث عنی بحدیث یری انہ کذب فھو احد الکاذبین رواہ
اور روایت ہی سمرہ بن جندب اور مغیرہ بن شعبہ سی کہا کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی جو شخص کہ حدیث کرے مجھسی کوئی
اور جانتا ہو کہ تحقیق وہ جھوٹ ہی پس وہ ایک ہی جھوٹون مین سی روایت کی یہ مسلم نی ف کیونکہ بسبب رواج دینی اور مشہور کرنے
اوسکی کی مددگار جھوٹ بنانی والی کا ہوا پس یہ بھی مانند اوسکی ہوا وعن معاویۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم من یرد اللہ بہ خیرا یفقھہ فی الدین وانما انا قاسم واللہ یعطی متفق علیہ اور روایت ہی معاویہ سے کہا
فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی جو شخص کہ ارادہ کری اللہ تعالی ساتھ اوسکی بھلائی کا سمجھہ دیتا ہی اوسکو بیچ دین کی یعنی احکام شرع
اور طریقت اور حقیقت مین اور سوای اسکی نہین کہ مین بانٹتا ہون اور اللہ دیتا ہی روایت کی یہ بخاری اور مسلم نی ف یعنی مین احادیث
بیان کر دیتا ہون سمجھہ اور فکر اور عمل اوسپر جناب باریتعالی جانب سے عطا فرماتا ہی وعن ابی ھریرۃ قال قال رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الناس معادن کمعادن الذھب والفضۃ خیارھم فی الجاھلیۃ خیارھم فی الاسلام
اذا فقھوا رواہ مسلم اور روایت ہی ابوہریرہ سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ آدمی کان ہین مانند کانون سونے
چاندی کی بہتر اونکی بیچ جاہلیت کی بہتر اونکی ہین بیچ اسلام کی جبکہ سمجھین روایت کی یہ مسلم نی ف آدمی کان ہین مانند کان سونی
کی یعنی نیک اخلاق اور صفات مین تفاوت ہین موافق استعداد اور بزرگی ذات کی جیسی کہ ایک کان ہی کہ اوسمین لعل و یاقوت پیدا ہوتی
اور اور مین سونا چاندی اور ساور مین سرمہ چونا وغیرہ اور مطلب اسکے مابعد کی جملہ کا یہ ہی کہ جو لوگ کفر کی حالت مین اچھی صفتین رکھتے تھی
سخاوت شجاعت وغیرہا وہ جب مسلمان ہوئی اور علم دین خوب حاصل کیا اچھی ہوئی بیچ حالت کی سبلی ظلمت کفر مین جیسی ہوتی تہی جوہر
اونکی [illegible] مین چھپا ہوتا ہی جب مسلمان ہوئی اور محنت ریاضت کی مین کہیلی وہ آلایش جاتی رہی اور خالص ہو گئی اور ساتھ نور علم و معرفت کی
ہوئی حق وعن ابن مسعود قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا حسد الا فی اثنین رجل آتاہ اللہ
مالا فسلطہ علی ھلکتہ فی الحق ورجل آتاہ اللہ الحکمۃ فھو یقضی بھا ویعلمھا متفق علیہ اور روایت ہی ابن مسعود سی
کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی نہین حسد مگر بیچ حق دو شخصون کی ایک وہ شخص کہ دیا اوسکو اللہ نی مال اور توفیق دی اوسکو اوپر خرچ کرنے
اوسکی کی بیچ حق کی اور دوسرا شخص وہ ہی کہ دیا اوسکو اللہ نی علم پس حکم کرتا ہی ساتھ اوسکی اور سکھاتا ہی اوسکو روایت کی یہ بخاری اور مسلم
ف مراد حسد سی یہان غبطہ ہی حسد اوسکو کہتی ہین کہ کسی پر نعمت دیکھی سی یہ آرزو کرے کہ اوس سی دور ہو جاوے یہ آرزو کرنا
درست نہین مگر ظالم اور مفسد کی حق مین کری تو درست ہی اور غبطہ یہ کہ آرزو کرے کہ حاصل ہو نعمت میری تئین بھی جیسی کہ فلانی کو
ہی پس یہ آرزو اچھی باتون کی کرنی درست ہی حق وعن ابی ھریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
اذا مات الانسان انقطع عنہ عملہ الا من ثلثۃ الا من صدقۃ جاریۃ او علم ینتفع بہ او ولد
صالح یدعو لہ رواہ مسلم اور روایت ہی ابی ہریرہ سی کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی جس وقت کہ مرتا ہی آدمی منقطع
ہوتا ہی اوس سی ثواب عمل اوسکی کا مگر ثواب تین عملونکا باقی رہتا ہی صدقہ جاری یا علم کہ نفع لیا جاوی ساتھ اوسکی یا اولاد صالح کہ دعا
کری واسطی اوسکی روایت کی یہ مسلم نی ف یعنی نماز روزہ وغیرہ جو زندگی مین کرتا ہی ثواب اوسکا تو ذخیرہ ہوتا ہی ملیگا بعد مرنے کی

لیکن آیندہ کو منقطع ہوا کیونکہ جب تلک کرتا تہا پاتا تہا اب نہ کریگا نہ پاویگا مگر ان تین چیزون کا بعد مرنے کی بہی پہونچتا رہتا ہی صدقہ جاریہ جیسی کوئی زمین وغیرہ وقف کرگیا یا کنوان یا یا دلی بناگیا وغیر ذلک اور علم کہ نفع لیا جاتا ہی جیسی کوئی کتاب تصنیف کرگیا یا کسیکو علم پڑہا گیا + سید

وعنه قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَنْ نَفَّسَ عَنْ مُؤْمِنٍ کُرْبَۃً مِنْ کُرَبِ الدُّنْیَا نَفَّسَ اللّٰہُ عَنْہُ کُرْبَۃً مِنْ کُرَبِ یَوْمِ الْقِیٰمَۃِ وَمَنْ یَسَّرَ عَلٰی مُعْسِرٍ یَسَّرَ اللّٰہُ عَلَیْہِ فِی الدُّنْیَا وَالْاٰخِرَۃِ وَمَنْ سَتَرَ مُسْلِمًا سَتَرَہُ اللّٰہُ فِی الدُّنْیَا وَالْاٰخِرَۃِ وَاللّٰہُ فِیْ عَوْنِ الْعَبْدِ مَا کَانَ الْعَبْدُ فِیْ عَوْنِ اَخِیْہِ الْمُسْلِمِ وَمَنْ سَلَکَ طَرِیْقًا یَلْتَمِسُ فِیْہِ عِلْمًا سَہَّلَ اللّٰہُ لَہٗ بِہٖ طَرِیْقًا اِلَی الْجَنَّۃِ وَمَا اجْتَمَعَ قَوْمٌ فِیْ بَیْتٍ مِنْ بُیُوْتِ اللّٰہِ یَتْلُوْنَ کِتٰبَ اللّٰہِ وَیَتَدَارَسُوْنَہٗ بَیْنَہُمْ اِلَّا نَزَلَتْ عَلَیْہِمُ السَّکِیْنَۃُ وَغَشِیَتْہُمُ الرَّحْمَۃُ وَحَفَّتْہُمُ الْمَلٰئِکَۃُ وَذَکَرَہُمُ اللّٰہُ فِیْمَنْ عِنْدَہٗ وَمَنْ بَطَّاَ بِہٖ عَمَلُہٗ لَمْ یُسْرِعْ بِہٖ نَسَبُہٗ رَوَاہُ مُسْلِمٌ

اور روایت ہی اونہین سی کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی جو شخص کہ دور کری مسلمان سی سختی کو دنیا کی سختیون مین سی دور کریگا اللہ اوس سی سختی کو سختیون دن قیامت کی سی اور جسنی آسان کردیا اوپر تنگدست کی آسان کریگا اللہ اوپر اوسکی بیچ دنیا کی اور آخرت کی اور جسنی کہ پردہ پوشی کی مسلمان کی پردہ پوشی کریگا اوسکی اللہ بیچ دنیا اور آخرت کی اور اللہ تعالی بیچ مدد بندی کی ہی جبتک کہ ہی بندہ بیچ مدد بہائی اپنی مسلمان کی و جو شخص کہ چلی ایک راہ مین کہ ڈہونڈہتا ہی بیچ اوسکی علم آسان کریگا اللہ واسطی اوسکی بسبب اوسکی راہ طرف بہشت کی اور نہین جمع ہوتی کوئی قوم بیچ کسی گہر کی گہرونمین سی اللہ کی یعنی مسجد مدرسہ وغیرہ مین پڑہین کتاب اللہ کو اور معنی بیان کرین اوسکی آپسمین مگر اوترتی ہی اوپر اونکی تسکین اور ڈہانکتی ہی اونکو رحمت اور گہیرتی ہین اونکو فرشتی اور ذکر کرتا ہی اونکا اللہ بیچ اون لوگون کی کہ نزدیک اوسکی ہین یعنی ملائکہ مقربین مین اور جسکو کہ تاخیر کیا اوسکو عمل اوسکی نی نہین جلدی کریگا ساتہ اوسکی نسب اوسکا روایت کی یہ مسلم نی **ف** آسان کردیا تنگدست یعنی مثلاً کسی کی ذمہ قرض تہا اور وہ اوسکی ادا سی عاجز تہا اسنی اوسکو مال دیا تا وہ ادا کری یا اگر اسکا قرض تہا اسنی بخشدیا یا مہلت دی اور پردہ پوشی کی یعنی عیب اوسکا ظاہر کرکی رسوا نہ کیا اور دوسری معنی اسکی یہ ہین کہ جو کوئی ستر ڈہانکی ننگی کا کپڑی سی تو ثواب خدا کہ پاویگا اور آسان کریگا راہ طرف بہشت کی یعنی داخل کریگا اوسکو بہشت مین بسبب جزای طالب علم کی یا توفیق دیگا عمل نیک کی کہ باعث داخل ہوتی بہشت کا ہوگا اور معنی سکینہ کی ہین تسکین اور خاطر جمعی کہ اوسکی سبب سی خواہشین دنیا کی اور خوف ماسوا اللہ کی دل سی نکلجاتا ہی اور حضور ساتہ اللہ کی اور نورانیت پیدا ہوتی ہی اور آخیر حدیث کی یہ معنی ہین کہ جسنی قصور کیا عمل مین نسب عالی اوسکا قیامت کو کچہہ کام نہین آنیکا **بیت** بندہ عشق شدی ترک نسب کن جامی + کہ درین راہ فلان بن فلان چیزی نیست یہ حق

وعنه قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِنَّ اَوَّلَ النَّاسِ یُقْضٰی عَلَیْہِ یَوْمَ الْقِیٰمَۃِ رَجُلٌ اُسْتُشْہِدَ فَاُتِیَ بِہٖ فَعَرَّفَہٗ نِعْمَتَہٗ فَعَرَفَہَا فَقَالَ فَمَا عَمِلْتَ فِیْہَا قَالَ قَاتَلْتُ فِیْکَ حَتّٰی اسْتُشْہِدْتُ قَالَ کَذَبْتَ وَلٰکِنَّکَ قَاتَلْتَ لِاَنْ یُّقَالَ جَرِیْءٌ فَقَدْ قِیْلَ ثُمَّ اُمِرَ بِہٖ فَسُحِبَ عَلٰی وَجْہِہٖ حَتّٰی اُلْقِیَ فِی النَّارِ وَرَجُلٌ تَعَلَّمَ الْعِلْمَ وَعَلَّمَہٗ وَقَرَاَ الْقُرْاٰنَ فَاُتِیَ بِہٖ فَعَرَّفَہٗ نِعْمَتَہٗ فَعَرَفَہَا قَالَ فَمَا عَمِلْتَ فِیْہَا قَالَ تَعَلَّمْتُ الْعِلْمَ وَعَلَّمْتُہٗ وَقَرَاْتُ فِیْکَ الْقُرْاٰنَ قَالَ کَذَبْتَ وَلٰکِنَّکَ تَعَلَّمْتَ الْعِلْمَ لِیُقَالَ اِنَّکَ عَالِمٌ وَقَرَاْتَ الْقُرْاٰنَ لِیُقَالَ ہُوَ قَارِیٌ فَقَدْ قِیْلَ ثُمَّ اُمِرَ بِہٖ فَسُحِبَ عَلٰی وَجْہِہٖ حَتّٰی اُلْقِیَ فِیْ

النَّارِ وَرَجُلٌ وَسَّعَ اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاَعْطَاهُ مِنْ اَصْنَافِ الْمَالِ كُلِّهٖ فَاُتِيَ بِهٖ فَعَرَّفَهٗ نِعَمَهٗ فَعَرَفَهَا قَالَ فَمَا عَمِلْتَ فِيْهَا قَالَ مَا تَرَكْتُ مِنْ سَبِيْلٍ تُحِبُّ اَنْ يُّنْفَقَ فِيْهَا اِلَّا اَنْفَقْتُ فِيْهَا لَكَ قَالَ كَذَبْتَ وَلٰكِنَّكَ فَعَلْتَ لِيُقَالَ هُوَ جَوَادٌ فَقَدْ قِيْلَ ثُمَّ اُمِرَ بِهٖ فَسُحِبَ عَلٰى وَجْهِهٖ ثُمَّ اُلْقِيَ فِي النَّارِ رَوَاهُ مُسْلِمٌ

اور روایت ہی ابو ہریرہ سی کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی تحقیق اول آدمی کہ حکم کیا جاویگا اوسپر دن قیامت کی یعنی سبب کرنی ناحق بات کی ایک شخص ہوگا کہ شہید کیا گیا پس لایا جاویگا وہ پس معلوم کراویگا اللہ تعالی اوسکو یعنی یاد دلاویگا نعمتین اپنی پس پہچانیگا اونکو پس فرماویگا اللہ تعالی کیا عمل کیا تونی بیچ اونکی یعنی نعمتین جتاکر اعتراض کریگا کہ شکرانہ انکا تونی کیا ادا کیا کہیگا لڑا مین بیچ راہ تیری کی یہانتک کہ شہید کیا گیا مین فرماویگا اللہ کہ جہوٹہا ہی تو ولیکن لڑا تو کہ کہا جاوی کہ بہادر ہی پس تحقیق کہا گیا یعنی غرض تیری خلق سی حاصل ہوئی اب جیسی کیا چاہتا ہی پہر حکم کیا جاویگا اوسکو پس کہینچا جاویگا اوپر منہ اپنی کی یہانتک کہ ڈالا جاویگا بیچ آگ کی اور ایک وہ شخص کہ سیکہا علم اور سکہلایا اوسکو اور پڑہا قرآن پس لایا جاویگا وہ پس معلوم کراویگا اوسکو نعمتین اپنی پس معلوم کریگا فرماویگا اللہ کیا عمل کیا تونی بیچ اونکی کہیگا سیکہا مین علم اور سکہلایا اوسکو اور پڑہا مین نی بیچ راہ تیری کی قرآن فرماویگا اللہ تعالی جہوٹ بولا تونی ولیکن سیکہا تونی علم کو تاکہ کہا جاوی تحقیق تو عالم ہی اور پڑہا تونی قرآن کو تاکہ کہا جاوی وہ قاری ہی پس تحقیق کہا گیا پہر حکم کیا جاویگا اوسکو پس کہینچا جاویگا اوپر منہ اپنی کی یہانتک کہ ڈالا جاویگا بیچ آگ کی اور ایک وہ شخص ہی کہ کشادہ کیا اللہ نی اوپر اوسکی روزی کو اور دیا اوسکو مال ہر قسم کا پس لایا جاویگا وہ پس معلوم کراویگا اوسکو نعمتین اپنی پس معلوم کریگا اونکو فرماویگا اللہ کیا عمل کیا تونی بیچ اوسکی کہیگا نہین چہوڑی مین نی کوئی راہ کہ دوست رکہتا ہو تو یہ کہ خرچ کیا جاوی بیچ اوسکی مگر کہ خرچ کیا مین نی بیچ اوسکی واسطی تیری فرماویگا اللہ تعالی جہوٹا ہی تو ولیکن کیا تونی تاکہ کہا جاوی کہ وہ سخی ہی پس کہا گیا پہر حکم کیا جاویگا اوسکو پس کہینچا جاویگا اوپر منہ اپنی کی پہر ڈالا جاویگا بیچ آگ کی روایت کی یہ مسلم نی **وَعَنْ** عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ اللّٰهَ لَا يَقْبِضُ الْعِلْمَ اِنْتِزَاعًا يَنْتَزِعُهٗ مِنَ الْعِبَادِ وَلٰكِنْ يَقْبِضُ الْعِلْمَ بِقَبْضِ الْعُلَمَاءِ حَتّٰى اِذَا لَمْ يُبْقِ عَالِمًا اِتَّخَذَ النَّاسُ رُءُوْسًا جُهَّالًا فَسُئِلُوْا فَاَفْتَوْا بِغَيْرِ عِلْمٍ فَضَلُّوْا وَاَضَلُّوْا مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ

اور روایت ہی عبد اللہ بن عمرو سی کہا فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی تحقیق اللہ تعالی نہین اوٹہاویگا علم کو یعنی آخری زمانہ مین کہ کہالی کہینچ نکالنی کہ یعنی دور کری اوسکو بندون سی ولیکن اوٹہاویگا علم کو ساتہ اوٹہانی علما کی یہانتک کہ جب نہین باقی رکہیگا کسی عالم کو پکڑینگی لوگ سردار جاہل پس پوچہی جاوینگی مسئلہ پس فتوی دینگی بی علم پس گمراہ ہونگی اور گمراہ کرینگی لوگونکو روایت کی یہ بخاری اور مسلم نی **وَعَنْ** شَقِيْقٍ قَالَ كَانَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مَسْعُوْدٍ يُذَكِّرُ النَّاسَ فِيْ كُلِّ خَمِيْسٍ فَقَالَ لَهٗ رَجُلٌ يَا اَبَا عَبْدِ الرَّحْمٰنِ لَوَدِدْتُ اَنَّكَ ذَكَّرْتَنَا فِيْ كُلِّ يَوْمٍ قَالَ اَمَا اِنَّهٗ يَمْنَعُنِيْ مِنْ ذٰلِكَ اَنِّيْ اَكْرَهُ اَنْ اُمِلَّكُمْ وَاِنِّيْ اَتَخَوَّلُكُمْ بِالْمَوْعِظَةِ كَمَا كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَتَخَوَّلُنَا بِهَا مَخَافَةَ السَّاٰمَةِ عَلَيْنَا مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہی شقیق سی کہا تہی عبد اللہ بن مسعود نصیحت کرتی لوگونکو بیچ ہر جمعرات کی پس کہا اونکو ایک شخص نی ای ابو عبد الرحمن البتہ دوست رکہتا ہون مین یہ کہ نصیحت کیا کرو ہمکو بیچ ہر روز کی کہا اونہون نی خبردار ہو تحقیق منع کرتا ہی مجکو اس سی یہ کہ تحقیق مین مکروہ رکہتا ہون کہ تنگ کرون مین تمکو اور مین خبرگیری کرتا ہون تمہاری ساتہ نصیحت کی جیسا کہ تہی پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم خبرگیری کرتی ہماری ساتہ نصیحت کرنی کی واسطی خوف اکتانی کی اوپر ہماری روایت کی یہ بخاری اور مسلم نی **وَعَنْ** اَنَسٍ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا تَكَلَّمَ

أَعَادَهَا ثَلَاثًا حَتّٰى تُفْهَمَ عَنْهُ وَإِذَا أَتٰى عَلٰى قَوْمٍ فَسَلَّمَ عَلَيْهِمْ سَلَّمَ عَلَيْهِمْ ثَلَاثًا رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ

اور روایت ہی انس سی کہا تھی حضرت نبی صلی اللہ علیہ وسلم جب کلام فرماتی کوئی کلام پہیرتی اوسکو تین بار فرماتی یہانتک کہ خوب سمجھ لیتی لوگ اوسی اور جب کہ آتی اوپر کسی قوم کی پس ارادہ سلام کا کرتی سلام کرتی اوپر تین بار روایت کی بخاری نی ف یعنی جس بات کا اہتمام بہت منظور ہوتا اور گمان ہوتا کہ لوگوں نی سنی نہ ہوگی اوسمین اکثر ایسا اتفاق ہوتا ہوگا کہ تین بار فرماتی ہوں گی واللہ اعلم اور تین سلام ایک وقت اون چاہنی کی اندر آنی کی لیی اور دوسرا سلام تحیۃ کا یعنی جو کہ وقت ملاقات کی کرتی ہیں اور تیسرا رخصت کی وقت ۱۲ شیخ سیدہ

وعن أَبِي مَسْعُودٍ الْأَنْصَارِيِّ قَالَ جَاءَ رَجُلٌ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ إِنَّهُ أُبْدِعَ بِي فَاحْمِلْنِي فَقَالَ مَا عِنْدِي فَقَالَ رَجُلٌ يَا رَسُولَ اللّٰهِ أَنَا أَدُلُّهُ عَلٰى مَنْ يَحْمِلُهُ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ دَلَّ عَلٰى خَيْرٍ فَلَهُ مِثْلُ أَجْرِ فَاعِلِهِ رَوَاهُ مُسْلِمٌ

اور روایت ہی ابی مسعود انصاری سی کہا آیا ایک شخص طرف نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی پس کہا یہ کہ نہیں چل سکتی سواری میری پس سواری دو مجکو پس فرمایا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نی نہیں میری پاس سواری پس کہا ایک شخص نی کہ ای رسول خدا کی مین بتاؤن اوسکو ایسی شخص کو کہ وہ سواری دی اوسکو پہر فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی جو شخص کہ آگاہ کر دی اوپر بہلائی کی پس واسطی اوسکی ہی مانند ثواب کرنیوالی اوس بہلائی کی روایت کی یہ مسلم نی

وعن جَرِيرٍ قَالَ كُنَّا فِي صَدْرِ النَّهَارِ عِنْدَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَجَاءَهُ قَوْمٌ عُرَاةٌ مُجْتَابِي النِّمَارِ أَوِ الْعَبَاءِ مُتَقَلِّدِي السُّيُوفِ عَامَّتُهُمْ مِنْ مُضَرَ بَلْ كُلُّهُمْ مِنْ مُضَرَ فَتَمَعَّرَ وَجْهُ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِمَا رَأٰى بِهِمْ مِنَ الْفَاقَةِ فَدَخَلَ ثُمَّ خَرَجَ فَأَمَرَ بِلَالًا فَأَذَّنَ وَأَقَامَ فَصَلّٰى ثُمَّ خَطَبَ فَقَالَ يَا أَيُّهَا النَّاسُ اتَّقُوا رَبَّكُمُ الَّذِي خَلَقَكُمْ مِنْ نَفْسٍ وَاحِدَةٍ إِلٰى آخِرِ الْآيَةِ إِنَّ اللّٰهَ كَانَ عَلَيْكُمْ رَقِيبًا وَالْآيَةَ الَّتِي فِي الْحَشْرِ اتَّقُوا اللّٰهَ وَلْتَنْظُرْ نَفْسٌ مَا قَدَّمَتْ لِغَدٍ تَصَدَّقَ رَجُلٌ مِنْ دِينَارِهِ مِنْ دِرْهَمِهِ مِنْ ثَوْبِهِ مِنْ صَاعِ بُرِّهِ مِنْ صَاعِ تَمْرِهِ حَتّٰى قَالَ وَلَوْ بِشِقِّ تَمْرَةٍ قَالَ فَجَاءَ رَجُلٌ مِنَ الْأَنْصَارِ بِصُرَّةٍ كَادَتْ كَفُّهُ تَعْجِزُ عَنْهَا بَلْ قَدْ عَجَزَتْ ثُمَّ تَتَابَعَ النَّاسُ حَتّٰى رَأَيْتُ كَوْمَيْنِ مِنْ طَعَامٍ وَثِيَابٍ حَتّٰى رَأَيْتُ وَجْهَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَتَهَلَّلُ كَأَنَّهُ مُذْهَبَةٌ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ سَنَّ فِي الْإِسْلَامِ سُنَّةً حَسَنَةً فَلَهُ أَجْرُهَا وَأَجْرُ مَنْ عَمِلَ بِهَا مِنْ بَعْدِهِ مِنْ غَيْرِ أَنْ يَنْقُصَ مِنْ أُجُورِهِمْ شَيْءٌ وَمَنْ سَنَّ فِي الْإِسْلَامِ سُنَّةً سَيِّئَةً كَانَ عَلَيْهِ وِزْرُهَا وَوِزْرُ مَنْ عَمِلَ بِهَا مِنْ بَعْدِهِ مِنْ غَيْرِ أَنْ يَنْقُصَ مِنْ أَوْزَارِهِمْ شَيْءٌ رَوَاهُ مُسْلِمٌ

اور روایت ہی جریر سے کہا تھی ہم بیچ اول روز کی نزدیک پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی پس آئی اونکی پاس ایک قوم ننگی بدن والی لپیٹی کمل یا عبا اور ڈالی ہوئی تہی تلوارین گلی مین اکثر اونکی قوم مضر کی تہی بلکہ سب اونکی مضر مین سی پس متغیر ہوا چہرہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کا بسبب اسکی کہ دیکھا اوپر اونکی فاقہ کا پس اندر گئی گہر مین یعنی اور واسطی اونکی لیی کچھ تلاش کیا کچھ نہ پایا پہر نکلی پس حکم کیا حضرت بلال کو پس اذان کہی اور تکبیر کہی پس نماز پڑہی یعنی ظہر کی یا جمعہ کی پہر خطبہ فرمایا پس پڑہی خطبہ مین یہ آیت ای لوگو ڈرو پروردگار اپنی سی جسنی پیدا کیا تمکو ایک جان سی یعنی حضرت آدم علیہ السلام سے آخر آیت تک کہ خبر اوسکا یہ ہے تحقیق اللہ ہے اوپر تمہاری نگہبان اور پڑہی وہ آیت کہ بیچ سورہ حشر کی ہی ڈرو اللہ سی

اور دیکھی پھر نظر کی آدمی اوس چیز کو کہ آئی بیچ ہی اوسکی کل آنی والی کی فرمایا حضرت نے خیرات کری شخص دینار اپنی مین سی درہم اپنی
کپڑی اپنی مین سی اور اپنی پیمانہ گیہون مین سی اور اپنی پیمانہ کہجوردن مین سی یہانتک کہ فرمایا خیرات کری اگرچہ ٹکڑا کھجور کا ہو کہا راوی نی پھر لایا
ایک شخص انصار مین سی ایک تھیلی بھری ہوئی دینار کی یا درم کی ہاتھ اوسکا قریب تہا کہ تھک جاوی اوس سی بلکہ تحقیق تھک گیا پھر شروع کیا
لوگون نی یہانتک کہ دیکھی مین نی دو تودی غلہ کی اور کپڑی کی یہانتک کہ دیکھا مین نی چہرہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کا چمکتا گویا کہ
سونا بھرا ہوا تھا یعنی بسبب خوشی کی پھر فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی جو شخص کہ رواج دی بیچ اسلام کی طریق نیک کو پس واسطی اوسکی ہی
ثواب اوسکا اور ثواب اوس شخص کا کہ عمل کیا ساتہ اوسکی پیچھی اوسکی بغیر ناقص ہونی اجر اونکی سی کچھ اور جسنی رواج دیا بیچ اسلام کی طریقہ برا کو ہوگا
اوپر اوسکی گناہ اوسکا اور گناہ اونکا کہ عمل کی اوس پر پیچھی اوسکی بغیر اسکی کہ نقصان ہو گناہون اونکی سی کچھ روایت کی یہ مسلم نی **ف** مراد
انصار کہ جو اول حدیث مین آیا ہی کسی راوی کو شک ہوا ہی کہ اوپر کی راوی نی مجتابی النمار کہا یا مجتابی العبار دونون کپڑی کی قسم سی ہین
اور پہلی آیۃ سورۂ نسا مین ہی اوسمین ذکر خیرات کرنیکا اور ناتی دارون سی سلوک کرنیکا ہی حضرت نی یہ آیتین پڑھ کر رغبت دلائی خیرات کی
وعن ابن مسعود قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم لا تقتل نفس ظلما الا كان على ابن ادم الاول
كفل من دمها لانه اول من سن القتل متفق عليه اور روایت ہی ابن مسعود سی کہا فرمایا
صلی اللہ علیہ وسلم نی نہین خون کیا جاتا کوئی از روی ظلم کی مگر کہ ہوتا ہی اوپر پہلی بیٹی آدم کی ایک حصہ خون اوسکی سی واسطی کہ اوسنی اول
طریقہ قتل کا اختراع کرنیکا روایت کی یہ بخاری اور مسلم نی **ف** یعنی جو کوئی کسیکو قتل کرتا ہی جتنا گناہ اوسپر لکھا جاتا ہی اوتنا ہی پہلی
بیٹی حضرت آدم علیہ السلام کا بھی لکھا جاتا ہی کیونکہ پہلی اوسنی اپنی بھائی ہابیل کو مارا تھا وسنذکر حديث معاوية
لا يزال من امتي في باب ثواب هذه الامة ان شاء الله تعالى اور ذکر کرین گی ہم حدیث معاویہ کی کہ لا یزال
من امتی بیچ باب ثواب اس امت کی اگر چاہی اللہ تعالی یعنی مصابیح والی نی یہان ذکر کی ہی اور ہمنی وہان **الفصل الثانی**
فصل دوسری **عن** كثير بن قيس قال كنت جالسا مع ابي الدرداء في مسجد دمشق فجاءه رجل فقال
يا ابا الدرداء اني جئتك من مدينة الرسول صلى الله عليه وسلم لحديث بلغني انك تحدثه عن
رسول الله صلى الله عليه وسلم ما جئت لحاجة قال فاني سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول
من سلك طريقا يطلب فيه علما سلك الله به طريقا من طرق الجنة وان الملائكة لتضع اجنحتها رضا لطالب العلم وان العالم
ليستغفر له من في السموات ومن في الارض والحيتان في جوف الماء وان فضل العالم على العابد كفضل القمر
ليلة البدر على سائر الكواكب وان العلماء ورثة الانبياء وان الانبياء لم يورثوا دينارا ولا درهما
وانما ورثوا العلم فمن اخذه اخذ بحظ وافر رواه احمد والترمذي وابو داود وابن ماجه
وسماه الترمذي قيس بن كثير روایت ہی کثیر بن قیس سی کہا تھا مین بیٹھا ہوا ساتہ ابی درداء کی بیچ مسجد
دمشق کی یعنی شام کی پس آیا اون پاس ایک شخص پس کہا ای ابی درداء تحقیق مین آیا ہون تمہاری پاس شہر حضرت پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کی واسطی
ایک حدیث کی کہ پہونچی ہی مجکو یہ کہ تم نقل کرتی ہو اوسکو پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم سی نہین آیا مین واسطی اور کام کی کہا ابو درداء نی پس
سنا مین نی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سی فرماتی تھی جو شخص کہ چلی ایک راہ مین یعنی قریب ہو یا دور ہو کہ طلب کرتا ہی بیچ اوسکی علم یعنی علم دین کا تو

چلاتا ہی اوسکو راہون مین راہون بہشت کی سی اور تحقیق فرشتی رکہتی ہین بازو اپنی واسطی رضامندی طالب علم کی اور تحقیق عالم البتہ استغفار کرتی ہین واسطی اوسکی جو کہ بیچ آسمان کی ہین یعنی ملائکہ اور جو کہ بیچ زمین کی ہین یعنی جن وانس وغیرہ اور مچہلیان درمیان مین پانی کی اور تحقیق فضیلت عالم کی اوپر عابد کی مانند بزرگی چاند چودہوین رات کی ہی اوپر سب تارون کی اور تحقیق عالم وارث ہین پیغمبرون کی اور تحقیق نبی نہین ورثہ چہوڑ گئی دینار اور نہ درہم اور سوای اسکی نہین کہ ورثہ چہوڑا ہی علم پس جسنی حاصل کیا علم کو لیا اوسنی حصہ کامل روایت کی یہ احمد اور ترمذی اور ابو داؤد اور ابن ماجہ اور دارمی نی اور نام لیا راوی کا ترمذی نی قیس بن کثیر لیکن صحیح کثیر بن قیس ہی جیسی کہ مصنف نی کہا قسم نہین آیا واسطی اور کام کی یعنی سوای سننی حدیث کی اور کچہ غرض میری نہین اونہون نی اجمالا وہ حدیث سنی ہوگی جابا کہ ساتہ تفصیل کی سنین یا احتمال ہی کہ اونہون نی سنی ہوگی اب جانا کہ بلا واسطہ سنین ایسی ہیرا ابو درداء نی جوا گی حدیث بیان کی احتمال ہی کہ یہی حدیث اونسی پوچہی ہو یا وجہ شفقت اوسہا کہ آیا تہا اسلیی اوسکا ثواب بیان کیا اور وہ حدیث جو مطلوب تہی بیان نہ مذکور ہوا اور رکہتی ہین بازو یا تو بازو حقیقۃ بچہاتی ہین یا یہ کنایہ ہی تواضع اور رجوع برحمت سی اور زمین والون مین مچہلیان بہی داخل تہین لیکن پہر جو ذکر فرمایا تو اشارہ ہی اسپر کہ مینہ برسنا اور حاصل ہونا خیر اور ارزانی کا بسبب برکت علما کی ہی یہانتک کہ مچہلیان وغیرہ بہی اندر پانی کی زندہ ہین انہین کی برکت سی اور فائدہ عالم کا پہیلتا ہی یعنی اورونکو بہی پہونچتا ہی اور فائدہ عابد کا لازمی یعنی اوسی کی ذات کو ہی اسلیی عالم کو مشابہ چاند کی کیا کہ روشنی اوسکی بہی ساری دنیا پہونچتی ہی اور عابد کو مشابہ ستارہ کی کہ اوسکی روشنی اور جای نہین پہیلتی اگر کوئی کہی کہ عالم خالی عبادت سی نہوگا کہ علم بی عمل کو فضیلت نہین اور اسیطرح عبادت بی علم کی صحیح نہین ہوتی پس دونون عالم بہی ہونگی اور عابد بہی پس فرق عالم اور عابد مین کیا ہی جواب یہ کہ مراد عالم سی وہ ہی کہ بعد تحصیل علم کی اکتفا ساتہ عبادت ضروری کی یعنی فرائض اور واجبات اور سنتون موکدہ کی کرکی صرف اوقات اپنی ساتہ شغل علم کی کرتا ہی اور کام اوسکا پہیلانا علم اور ترویج دین کا ہی اور مراد ساتہ عابد کی یہ ہی کہ بعد تحصیل علم کی مشغول عبادت مین رہتا ہی از بسکہ فائدہ ورواج دینی علم کا بہت ہی فضیلت اوسکی بہی عبادت پر بہت ہوئی اکثر حدیثون سی یہی معلوم ہوتا ہی شرح السنہ مین امام ثوری رح سی منقول ہی کہ کہا نہین جانتا مین آجکی دن کوئی چیز افضل طلب علم سی لوگون نی کہا اونکو کہ نہین ہی واسطی لوگون کی نیت یعنی خلوص نیت مین اونکی نہین کہا اونہون نی کہ طلب کرنا اونکا علم کو سبب ہی نیت کا یعنی نیت اس سی آپ ہی درست ہوجاتی ہی اور اسلیی کہا ہی بعضی عالمون نی کہ طلب کیا ہمنی علم واسطی غیر خدا کی پہر ہوگیا اللہ ہی کی لیی اور امام شافعی رح کہتی ہین کہ طلب کرنا علم کا افضل ہی نماز نفل سی کیونکہ یا تو وہ فرض عین ہوگا یا فرض کفایہ اور دونون افضل ہین نفل سی + سید حق علی + **وعن** ابی امامۃ الباہلی قال ذکر لرسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم رجلان احدہما عابد والآخر عالم فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فضل العالم علی العابد کفضلی علی ادناکم ثم قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان اللہ وملئکتہ واہل السموات والارض حتی النملۃ فی جحرہا وحتی الحوت لیصلون علی معلم الناس الخیر رواہ الترمذی ورواہ الدارمی عن مکحول مرسلا ولم یذکر رجلان وقال فضل العالم علی العابد کفضلی علی ادناکم ثم تلا ہذہ الآیۃ انما یخشی اللہ من عبادہ العلماء وسرد الحدیث الی اخرہ + اور روایت ہی ابی امامہ باہلی سی کہا ذکر ہوا روبرو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی دو شخصون کا ایک اونمین سی عابد اور دوسرا عالم یعنی حضرت سی پوچہا کہ فضل دونون مین سی کون ہی پس فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی بزرگی عالم کی اوپر عابد کی مانند بزرگی میری کی اوپر ادنی تمہاری کی پہر فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی تحقیق اللہ تعالی اور فرشتی اوسکی اور اہل آسمان

اور زمین والے یہانتک کہ چیونٹیاں بیچ بلوں اپنے کی اور یہانتک کہ مچھلیاں دعا خیر کرتی ہیں اوپر تعلیم کرنیوالے لوگوں کی خیر کو یعنی علم دین کو روایت
ترمذی نے اور روایت کی یہ دارمی نے مکحول سے بطریق ارسال کے اور نہیں ذکر کیا دو شخصوں کا فرمایا بزرگی عالم کی اوپر عابد کی مانند
اوپر ادنی تمہارے کی پھر پڑھی یہ آیت سوا اسکے نہیں کہ ڈرتے ہیں اللہ سے بندے اوسکے جو کہ عالم ہیں اور بیان کی حدیث آخر تک ف مانند
بزرگی میری کی اوپر ادنی تمہارے کی خیال کیا چاہیے کہ حضرت کی فضیلت تمہارے اوپر کسقدر ہے اور نہیں ذکر کیا دو شخصوں کا یعنی پہلی حدیث
جو مذکور ہے کہ حضرت کے روبرو دو شخصونکا ذکر ہوا یعنی عالم و عابد کا وہ دارمی کی روایت میں نہیں ہے وعن ابی سعید الخدری
قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان الناس لکم تبع وان رجالا یاتونکم من اقطار الارض
یتفقہون فی الدین فاذا اتوکم فاستوصوا بہم خیرا رواہ الترمذی اور روایت ہے ابی سعید
خدری سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے تحقیق لوگ تمہارے تابع ہیں یعنی صحابہ کو فرمایا اور تحقیق کتنے آدمی آوینگے تمہارے پاس
طرفوں زمین سے طلب کرینگے سمجھ بیچ دین کی پس جبکہ آویں تمہارے پاس پس قبول کرو وصیت بیچ حق اونکی کی بھلائی کی یعنی اونسے بھلائی
تعلیم کرنا اونکو علم دین روایت کی یہ ترمذی نے وعن ابی ہریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
الکلمۃ الحکمۃ ضالۃ الحکیم فحیث وجدہا فہو احق بہا رواہ الترمذی وابن ماجۃ وقال الترمذی
ہذا حدیث غریب وابراہیم بن الفضل الراوی یضعف فی الحدیث اور روایت ہے ابی ہریرہ
سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کلمہ فائدہ دینے والا وہ جو چیز مطلوب ہے حکیم کا یعنی دانا کا پس جہاں پاوے اوسکو پس وہ لائق
اوسکی روایت کی یہ ترمذی نے اور ابن ماجہ نے اور کہا ترمذی نے یہ حدیث غریب ہے اور ابراہیم بن فضل روایت کرنیوالا اس حدیث میں ضعیف
گنا جاتا ہے یعنی بیچ بیان کرنے حدیث کی ف یعنی جیسے کوئی گم ہوئی چیز اپنی کسی کے پاس پاتا ہے لے لیتا ہے ایسے ہی دانشمند کو چاہیے کہ نفع
کی بات فائدہ مند جس کسی سے سنے قبول کرلے اوسکو اور عمل کرے اوسپر کہ یہ مستحق اوسکا ہے خیال یہہ نہ کرے کہ فقیر حقیر کی بات کیا قبول کروں
یہ گویا نے کہا ہے کہ اگر کوئی ایک بات حق بایزید بسطامی سے سنے اور وہی اپنی لونڈی سے سنے اور قبول نہ کرے تو متکبر ہوگا شعر
مرد باید کہ گیرد اندر گوش * ور نوشت است پند بر دیوار * وعن ابن عباس قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
فقیہ واحد اشد علی الشیطان من الف عابد رواہ الترمذی وابن ماجۃ اور روایت ہے ابن عباس سے کہا فرمایا رسول خدا صلعم
ایک فقیہ سخت تر ہے اوپر شیطان کی ہزار عابدوں سے روایت کی یہ ترمذی اور ابن ماجہ نے ف کیونکہ شیطان جب لوگوں پر دروازہ
خواہش نفسانی کی کھولتا ہے عالم پہچان لیتا ہے اور اونکو تدبیر اوسکی دفع کی بتا دیتا ہے بخلاف نرے عابد کی اسلیے کہ وہ اکثر مشغول
ہوتا ہے اور شیطان کی جال میں پھنسا ہوتا ہے لیکن جانتا نہیں * سید * وعن انس قال قال رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم طلب العلم فریضۃ علی کل مسلم ومسلمۃ وواضع العلم عند غیر اہلہ کمقلد الخنازیر الجوہر
واللؤلؤ والذہب رواہ ابن ماجۃ وروی البیہقی فی شعب الایمان الی قولہ مسلم
قال ہذا حدیث متنہ مشہور واسنادہ ضعیف وقد روی من اوجہ کلہا ضعیف
اور روایت ہے انس سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے طلب کرنا علم کا فرض ہے اوپر ہر مرد و عورت مسلمان کی اور سکھانا علم
نااہل کو مانند ہار پہنانیوالے سور کی ہے جواہر اور موتیوں اور سونیکا روایت کی یہ ابن ماجہ نے اور روایت کی بیہقی نے بیچ شعب الایمان کے

قول حضرت کی سلم تک اور کہا یہ حدیث متن اسکا مشہور ہی اور اسناد اسکی ضعیف اور روایت کی گئی کئی طرح سی اور سب ضعیف ہین ف
لیکن کئی طرحین ضعیف جہان جمع ہوتی ہین تو بعض کو بعض سی قوت پیدا ہوتی ہی اور درجہ حدیث قوی ہو جاتی ہی اور طلب کرنا علم کا فرض
ہی مراد علم سی وہ علم ہی کہ جسکی ضرورت پڑتی ہی مثلاً جب آدمی مسلمان ہوا تو واجب ہوئی اوسپر معرفت صانع کی اور اوسکی صفات کی اور
جاننا نبوت رسول کا اور سوای انکی اون چیزونکا کہ ایمان بدون اونکی صحیح نہین اور جب وقت نماز کا آیا تو واجب ہوا علم احکام نماز کا سیکھنا
جب رمضان آیا تو واجب ہوا علم احکام روزون کا اور جب مالک نصاب کا ہوا تو واجب ہوا علم احکام زکوة کا اور جب بی بی کی تو علم حیض ونفاس کا
اور طلاق وغیرہ کا کہ جو تعلق ساتھ خاوند جورو کی ہی سیکھنا واجب ہوا اسیطرح بیع شرا کرنی لگی تو مسائل اوسکی سیکھنی واجب ہونگی اسی پر
اور چیزون کو سمجھ لی غرضکہ جو بات پیش آوی گی اوسکا علم حاصل کرنا بھی فرض ہوگا اگر نہ کریگا تو اشد گنہگار ہوگا اور بعضون کی نزدیک مراد
علم سی علم اخلاص اور معرفت آفات نفس کی ہی یعنی حسد کینہ وغیرہا اور جو چیز کہ اعمال کو فاسد کردی اور حاصل اخیر حدیث کا یہ کہ جسکا جتنی استعداد
ہو اوتنا ہی علم اوسکو سکھاوی مثلاً عوام کی آگی اگر باریکیان تصوف وغیرہ کی بیان کریگا گمراہ ہونگی تحمل علم تا نا ظلم ہی + حق سید + وعن
أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَصْلَتَانِ لَا تَجْتَمِعَانِ فِي مُنَافِقٍ حُسْنُ سَمْتٍ وَلَا فِقْهٌ
فِي الدِّينِ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ اور روایت ہی ابی ہریرہ سی کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی دو خصلتین ہین نہین جمع ہوتین
بیچ منافق کی ایک تو خلق نیک اور دوسری سمجھ بیچ دین کی روایت کی یہ ترمذی نی ف اس حدیث مین رغبت دلائی اسپر کہ آدمی کو
چاہیی کہ یہ دونون نعمتین اپنی مین حاصل کری اور کہا توربشتی نی کہ حقیقت فقہ فی الدین کی یہ ہی کہ دل مین سمجھ دین کی واقع ہو بہ زبان جاری ہو
اور بموجب اوسکی عمل کری اور حاصل ہو اوسکی سبب خوف خدا اور تقوی + علی وعن أَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ خَرَجَ فِي طَلَبِ الْعِلْمِ فَهُوَ فِي سَبِيلِ اللهِ حَتَّى يَرْجِعَ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَالدَّارِمِيُّ
اور روایت ہی انس سی کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی جو شخص کہ نکلی بیچ طلب علم کی پس وہ بیچ راہ خدا کی ہی جب تک پھری
روایت کی یہ ترمذی اور دارمی نی ف یعنی جو کوئی نکلی گھر سی یا اپنی شہر سی طلب کرنی علم شرعی کی لیی خواہ فرض عین ہو یا فرض کفایہ
یعنی زائد حاجت سی تو جہاد کرنی والی کا سا ثواب پاتا ہی اسلیی کہ یہ بھی در پی رواج دینی دین کی اور ذلیل کرنی شیطان کی اور کسر نفس کی
ہی پس یہ ثواب پاتا ہی جب تک پھری طرف گھر اپنی کی اور اسمین اشارہ ہی اسپر کہ بعد پھرنی کی اس سی بھی زیادہ درجہ پاتا ہی کیونکہ
وارث انبیا کا ہوتا ہی بیچ تعلیم کرنی اور کامل کرنی ناقصون کی + علی وعن سَخْبَرَةَ الْأَزْدِيِّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ
صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ طَلَبَ الْعِلْمَ كَانَ كَفَّارَةً لِمَا مَضَى رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَالدَّارِمِيُّ وَقَالَ
التِّرْمِذِيُّ هٰذَا حَدِيثٌ ضَعِيفُ الْإِسْنَادِ وَأَبُو دَاوُدَ الرَّاوِي يُضَعَّفُ اور روایت ہی سخبرہ ازدی سی کہا
فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی جو شخص کہ طلب کری علم کو ہوتا ہی کفارہ اون گناہون کا کہ گذر گئی یعنی صغیرہ گناہ روایت کی یہ
ترمذی اور دارمی نی اور کہا ترمذی نی یہ حدیث ضعیف الاسناد ہی یعنی ابو داود راوی ضعیف گنا جاتا ہی وعن أَبِي سَعِيدٍ
الْخُدْرِيِّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَنْ يَشْبَعَ الْمُؤْمِنُ مِنْ خَيْرٍ يَسْمَعُهُ حَتَّى يَكُونَ مُنْتَهَاهُ الْجَنَّةُ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ
اور روایت ہی ابی سعید خدری سی کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی ہرگز نہین سیر ہوتا مومن خیر سی یعنی علم سی کہ سنتا ہی اوسکو
یہانتک کہ ہوتی ہی نہایت اوسکی بہشت روایت کی یہ ترمذی نی ف یعنی اخیر عمر تک طلب علم مین رہتا ہی اور اوسکی برکت سی

بہشت میں جاتا ہی اس حدیث میں خوشخبری ہی طالب علم کو کہ دنیا سی باایمان جاتا ہی انشاء اللہ تعالی اور اس درجہ کی حاصل کرنیکی لیی بعض
اخیر عمر تک تحصیل علم میں مشغول رہی ہین باوجود حاصل کرنی بہت سی علم کی اور دائرہ علم کا وسیع ہی جو کہ مشغول ہو ساتہ علم کی اگرچہ ساتہ تعلیم تصنیف
کی ہو حقیقت میں ثواب طلب علم اور تکمیل اوسکی کا ہی ہی اوسکو ۰ حق وعن ابی ھریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم من سئل عن علم علمہ ثم کتمہ الجم یوم القیمۃ بلجام من نار رواہ احمد وابو داود والترمذی
ورواہ ابن ماجۃ عن انس اور روایت ہی ابی ہریرہ سی کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی جو شخص کہ پوچہا گیا
بات علم کی کہ جانتا ہی اوسکو پہر چہپایا اوسکو دیا جاویگا دن قیامت کی لگام آگ کی روایۃ کی یہ احمد اور ابو داود اور ترمذی نی اور روایت
ابن ماجہ نی انس سی ف یہ اوس علم کی حق میں ہی کہ تعلیم اوسکی ضرور ہی جیسی کہ کوئی ارادہ کرتا ہی اسلام لانیکا اور کہتا ہی کہ تعلیم کر مجکو کہ
اسلام کیا چیز ہی یا ارادہ کرتا ہی نماز کا اور وقت نماز کا آیا وہ کہتا ہی تعلیم کر مجکو نماز یا کوئی فتوی پوچہتا ہی بیچ حلال کی یا حرام کی
جواب انکا اور امور نوافل میں داخل نہیں ۰ سید ۰ وعن کعب بن مالک قال قال رسول اللہ صلی
من طلب العلم لیجاری بہ العلماء او لیماری بہ السفہاء او یصرف بہ وجوہ الناس الیہ ادخلہ اللہ
النار رواہ الترمذی ورواہ ابن ماجۃ عن ابن عمر اور روایت ہی کعب بن مالک سی کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی جو شخص
کہ طلب کری علم کو اسواسطی کہ فخر کری بسبب اوسکی علما سی یا جہگڑی بسبب اوسکی بیوقوفوں سی یا پہیری بسبب اوسکی منہ آدمیوں کی طرف اپنی
اوسکو اللہ آگ میں روایت کی یہ ترمذی نی اور روایت کی ابن ماجہ نی ابن عمر سی ف پہیری منہ آدمیوں کی طرف اپنی اور حاصل کری اوس سی
جاہ اور صرف کری اوسکو کار دنیا اور خواہشوں نفس میں یعنی جو کوئی فقط واسطی غرض دنیا کی طلب کری علم حال اوسکا یہ ہی اور جسکو پہلی
اور پیچہی حکم جبلت کچہ آمیزش ریا کی ہوگئی اس حکم میں داخل نہیں کیونکہ معذور ہی ۰ حق وعن ابی ھریرۃ قال قال رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم من تعلم علما مما یبتغی بہ وجہ اللہ لا یتعلمہ الا لیصیب بہ عرضا من الدنیا
لم یجد عرف الجنۃ یوم القیمۃ یعنی ریحہا رواہ احمد وابو داود وابن ماجۃ اور روایت ہی ابی ہریرہ سی کہا
فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی جو شخص کہ سیکہی علم کو او سطرح کا علم کہ طلب کیجاتی ہی ساتہ اوسکی رضا اللہ کی نہیں سیکہتا
کہ ہو مگر بسبب اوسکی متاع دنیا کو نہ پاویگا عرف بہشت کی دن قیامت کی یعنی بو اوسکی روایت کی یہ احمد اور ابو داود اور ابن ماجہ نی
یعنی جو کوئی علم دین کو وسیلہ حصول دنیا کا کری حال اوسکا یہ ہی اور اگر علم دین کا نہو اور اوسکو وسیلہ دنیا کا کری برا نہیں لیکن شرط یہ
یہی ہی کہ وہ علم پڑہنا درست بہی ہو یعنی مثل نجوم وغیرہ کی نہو اور بو جنت کی نہیں پانیکا یہ مبالغہ ہی یعنی کمال محروم ہی بہشت کی داخل ہونی
یہ ہی کہ مخلصون مقربون کی ساتہ بدون عذاب کی نہیں داخل ہونیکا ۰ حق ۰ وعن ابن مسعود قال قال رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم نضر اللہ عبدا سمع مقالتی فحفظہا ووعاہا واداہا فرب حامل فقہ غیر فقیہ ورب
حامل فقہ الی من ھو افقہ منہ ثلث لا یغل علیہن قلب مسلم اخلاص العمل للہ والنصیحۃ للمسلمین
ولزوم جماعتہم فان دعوتہم تحیط من ورائہم رواہ الشافعی والبیہقی فی المدخل ورواہ احمد
والترمذی وابو داود وابن ماجۃ والدارمی عن زید بن ثابت الا ان الترمذی وابا داود
لم یذکرا ثلث لا یغل علیہن الی اخرہ اور روایت ہی ابن مسعود سی کہا فرمایا

صلی اللہ علیہ وسلم نی تازہ کری اللہ اوس بندی کو کہ سنا کہنا میرا پس یاد رکہا اوسکو اور ہمیشہ یاد رکہا اوسکو اور پہونچایا اوسکو یعنی لوگون کو جیسا
کہ سنا پس بعضی اوٹہانیوالی فقہ کی نہین ہوتی فقیہ اور بعضی اوٹہانیوالی فقہ کی پہونچاتی ہین طرف اوس شخص کی کہ وہ زیادہ ہی فقیہ اوس سی تین
چیزین ہین کہ نہین خیانت کرتا اونپر دل مسلمان کا خالص کرنا عمل کا واسطی اللہ کی اور خیر خواہی واسطی مسلمانونکی اور لازم پکڑنا جماعت مسلمانونکی
اسواسطی کہ تحقیق دعا اونکی گہیری ہوئی ہی آگی پیچہی اونکی سی روایت کی یہ شافعی نی اور بیہقی نی بیچ کتاب مدخل کی اور روایت کی یہ احمد نی اور
ترمذی اور ابوداود اور ابن ماجہ اور دارمی نی زید بن ثابت سی مگر ترمذی نی اور ابوداود نی نہین ذکر کیا ان لفظون کا ثلث لایغل علیہن آخر
اوسکی تک **ف** تازہ کری اللہ یعنی قدر و منزلت اوسکی بڑی ہو اور بہت خوشی ہو اوسکو دنیا اور آخرت مین اور لفظ افقہ منہ تک کا مطلب
یہ ہی کہ بعضی یاد رکہنی والی حدیث کی خود نہین سمجہہ رکہتی ہین اور بعضی سمجہہ رکہتی ہین لیکن جسکی آگی بیان کی وہ زیادہ سمجہہ رکہتا ہی پس چاہیی کہ
جیسی سنی ہی ویسی ہی پہونچا دی تا کہ جسکو پہونچائی ہی وہ مطلب سمجہہ لی یہ حدیث دلالت کرتی ہی اسپر کہ لفظ حدیث کی بعینہ نقل کردی اور لفظ
لایغل ساتہ زبر حرف ی کی اور زیر حرف غین کی معنی حقد یعنی کینہ کی ہی اور ساتہ پیش ی کی اور زیر غین کی اور ساتہ زبر حرف ی کی اور پیش
غین کی معنی خیانت کی پس معنی یہ ہین کہ مومن خیانت نہین کرتا ہی ان تین چیزون مین یعنی یہ باتین مومن مین ضرور پائی جاتی ہین اور نہین
داخل ہوتا مومن کی اندر کینہ کہ پہیر دی اوسکو حق سی جبکہ کرتا ہی یہ تین چیزین اور معنی اخلاص عمل کی یہ ہین کہ عمل کرنی مین محض رضامندی
اللہ ہی کی منظور ہو اور کچہ غرض دنیوی یا اخروی نہ منظور ہو پس پہلا اخلاص عام لوگون کا ہی اور دوسرا خواص کا اور لازم پکڑنا جماعت کا
یعنی موافقت کری مسلمانون کی بیچ اعتقاد کی اور عمل صالح کی یعنی نماز جمعہ اور جماعت وغیرہ کی اور لفظ من ورائہم اکثر نسخون مین ساتہ زیر
میم کی ہی اور بعضی نسخون مین ساتہ زبر میم کی معنی یہ کہ دعا مسلمانون کی گہیری ہوئی ہی اونکو پس بچاتی ہی اونکو مکر شیطان کی سی اور
گمراہی سی اسمین تنبیہ ہی کہ جو کوئی نکلتا ہی جماعت اونکی سی نہین پہونچتی اوسکو برکت اونکی اور برکت اونکے دعا کی + حق + علے +
وعن ابنِ مسعودٍ قال سمعتُ رسولَ اللهِ صلّى اللهُ عليهِ وسلّم يقولُ نضّرَ اللهُ امرأً سمعَ منّا شيئًا فبلّغهُ
كما سمعهُ فرُبَّ مُبلَّغٍ أوعى لهُ من سامعٍ رواهُ الترمذيُّ وابنُ ماجةَ ورواهُ الدارميُّ
عن أبي الدرداءِ اور روایت ہی ابن مسعود سی کہا سنا مین نی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سی فرماتی تہی تازہ کری
اللہ اوس شخص کو کہ سنا ہمسی کچہ پس پہونچایا اوسکو جیسا کہ سنا اوسکو پس اکثر پہونچائی گئی بہت یاد رکہنی والی ہوتی ہین واسطی اوسکی سننی والی سی
روایت کی یہ ترمذی اور ابن ماجہ نی اور روایت کی دارمی نی ابی درداء سی **ف** لکہا ہی علمانی کہ اگر فرضا طلب کرنی حدیث مین اور اوسکی
یاد کرنی مین اور پہونچانی مین کچہ فائدہ نہوتا سوای امیدواری برکت اس دعا کی حضرت رسالت پناہ صلی اللہ علیہ وسلم سی کافی تہا دنیا اور
آخرت مین + حق + **وعن** ابنِ عبّاسٍ قال قال رسولُ اللهِ صلّى اللهُ عليهِ وسلّم اتّقوا الحديثَ عنّي إلّا ما علمتُم
فمن كذبَ عليَّ متعمّدًا فليتبوّأ مقعدَهُ من النارِ رواهُ الترمذيُّ ورواهُ ابنُ ماجةَ عن ابنِ
مسعودٍ وجابرٍ ولم يذكرِ اتّقوا الحديثَ عنّي إلّا ما علمتُم اور روایت ہی ابن عباس سی کہا فرمایا
رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی بچو حدیث کرنی میری سی مگر اوس چیز کو کہ جانو پس جسنی جہوٹ بولا اوپر میری جانکر پس چاہیی کہ ڈہونڈہی
ٹہکانا اپنا دوزخ مین روایت کی یہ ترمذی نی اور روایت کی ابن ماجہ نی ابن مسعود اور جابر سی اور نہین ذکر کیا ان لفظون کو بچو حدیث
کرنی میرے سے مگر اوس چیز کو کہ جانو **ف** مگر اوس چیز کو کہ جانو یعنی ساتہ یقین کے یا ساتہ ظن غالب کے جانو کہ یہ حدیث

میری ہی اور روایت کرتا ہے ورطہ مین دروغ گوئی کی بھیر نہ پڑو + وعن ابن عباس قال قال رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم من قال فی القرآن برأیہ فلیتبوأ مقعدہ من النار وفی روایۃ من قال فی القرآن بغیر
علم فلیتبوأ مقعدہ من النار رواہ الترمذی ۔ اور روایت ہی ابن عباس سی کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ
علیہ وسلم نی جسنی کہا بیچ قرآن کی ساتہ عقل اپنی کی پس چاہیی کہ ٹہکانا کری اپنا آگ مین اور بیچ ایک روایت کی جسنی کہا بیچ قرآن کی بغیر جانی پس چاہیی کہ
ٹہکانا اپنا دوزخ مین روایت کی یہ ترمذی نی ف کہا بیچ قرآن کی یعنی تفسیر قرآن کی اپنی عقل سی بغیر اسکی کہ سند رکھتا ہو نقل کی بحال
جو مذکور ہوا + وعن جندب قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من قال فی القرآن برأیہ
فاصاب فقد اخطأ رواہ الترمذی وابو داود اور روایت ہی جندب سی کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ سلم نی جسنی کہا بیچ قرآن کی اپنی
رای سے پس ٹہیک گیا موافق واقع کی پس تحقیق خطا کی روایت کی یہ ترمذی اور ابو داود نی ف یعنی واقع مین اگرچہ حق اور صواب اتفاق پڑا لیکن از بسکہ
اپنی رای کی اور طریق اوسکی کی خطا کی حکم خطا کا رکہتا ہی یہ برعکس حال مجتہد کی ہی کہ وہ اگرچہ اجتہاد مین خطا کری لیکن ثواب پاتا ہی جاننا چاہیی کہ
تفسیر ہی اور دوسری تاویل تفسیر یہ کہ یقین کری کہ مراد حق یہی ہی یہ بات سوای نقل کی اہل تفسیر سی کہ سند اوسکی آنحضرت صلعم تک پہونچی
اور تاویل یہ کہ بطریق احتمال کی کہی کہ ہو سکتا ہی کہ مراد یون ہووے درست ہی بشرطیکہ موافق قواعد عربی کی اور شرع کی ہو + وعن
ابی ہریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم المراء فی القرآن کفر رواہ احمد وابو داود
اور روایت ہی ابی ہریرہ سی کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ سلم نی جہگڑنا بیچ قرآن کی کفر ہی روایت کی یہ احمد اور ابو داود نی ف جہگڑنا یہ
کہ قصد کری جہٹلانی قرآن کا ساتہ قرآن کی یعنی دفع کری بعض اوسکی کو ساتہ بعض کی یہ نہ چاہیی بلکہ یون چاہیی کہ کوشش کری بیچ موافق کرنی
ساتہ بعض کی بقدر امکان کی پس اگر مشکل ہووے اسپر تو اعتقاد کری کہ یہ بدفہمی میری ہی اور سوجہنی علم اوسکا اللہ اور رسول پر اور مثال اسکی
کہ اہل سنت جماعت مثلاً کہتی ہین کہ خیر و شر اللہ ہی کیطرف سی ہی اور سند لاتی ہین اس آیہ کو قل کل من عند اللہ یعنی کہہ کہ سب کچہ اللہ ہی کیطرف سی
پس یہ بات تو حق ہی اوسکو قوم قدریہ جہٹلاتی ہین ساتہ اس آیہ کی ما اصابک من حسنۃ فمن اللہ وما اصابک من سیئۃ فمن نفسک یعنی جو کچہ
پہونچتی ہی تجہی قسم نیکی سی پس اللہ کیطرف سی ہی اور جو کچہ پہونچتی ہی تجکو قسم برائی سی پس تیری نفس کیطرف سی ہی پس اسطرحکا اختلاف نہ
چاہیی یون کہ بیچ مثل ایسی آیتون کی حمل کری اوس آیہ پر کہ اوسپر اجماع مسلمانون کا ہو اور دوسری آیہ مین تاویل کری یعنی پہلی آیہ
اجماع ہی مسلمانون کا کہ سب کچہ اللہ ہی کی تقدیر سی ہوتا ہی اور دوسری آیہ اپنی قبل سی لگتی ہی یعنی کیا ہوا ان منافقون کو کہ جو بات
وہ نہین سمجہتی اور یون کہتی ہین ما اصابک آخر تک پس گویا منافقونکا عقیدہ بیان فرمایا ہی پس اسیطرح تاویل کری اور آیتونمین تطبیق دی
وعن عمرو بن شعیب عن ابیہ عن جدہ قال سمع النبی صلی اللہ علیہ وسلم قوما یتدارؤن
فقال انما ہلک من کان قبلکم بہذا ضربوا کتاب اللہ بعضہ ببعض وانما نزل کتاب اللہ یصدق
بعضہ بعضا فلا تکذبوا بعضہ ببعض فما علمتم منہ فقولوا وما جہلتم فکلوہ الی عالمہ رواہ
احمد وابن ماجۃ اور روایت ہی عمرو بن شعیب سی اونہی نقل کی باپ اپنی سی اونہی دادا اپنی سی کہا سنا پیغمبر خدا صلی اللہ
علیہ وسلم نی ایک لوگون کو کہ آپسمین ایک دوسری کو دفع کرتی ہین اور خلاف ثابت کرتی ہین اور جہگڑتی ہین بیچ قرآن کی پس فرمایا
سوای اسکی نہین کہ ہلاک ہوئی وہ لوگ کہ تہی پہلے تمسے ساتہ اسی کی مارا اونہون نی اللہ کی کتاب کو بعض کو اوپر بعض کی یعنی تناقض

آیات مین ثابت کیا کہ یہ آیت مخالف اوس آیة کی ہی اور وہ مخالف اسکی اور سوای اسکی نہین کہ نازل ہوئی کتاب اللہ کی سچا کرتی ہی بعض اوسکی
بعض کو پس مت جھٹلاؤ بعض اوسکی کو بعض سی پس جو جانو تم اوس سی پس کہو اور جو نجانو پس سونپو اوسکو طرف جاننی والی اوسکی کی روایت کی
یہ احمد اور ابن ماجہ نی **ف** طرف جاننی والی یعنی طرف اللہ اور رسول اوسکی کی سونپو یا مراد جاننی والی سی وہ ہی کہ تم سی علم زیادہ رکہتا
علما مین سی اور مثال اس جہگڑنی کی اوپر گذر چکی ہی + ح **وعن** ابن مسعود قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
أُنزِلَ القرآنُ على سبعةِ أحرفٍ لكلِّ آيةٍ منها ظهرٌ وبطنٌ ولكلِّ حدٍّ مطلعٌ رواه في شرح السنة
اور روایت ہی ابن مسعود سی کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی نازل کیا گیا قرآن اوپر سات طرح کی واسطی ہر آیة کی اونمین سی ظاہر ہی اور
باطن ہی اور واسطی ہر حد کی جگہ خبردار ہونیکی روایت کی یہ شرح السنة مین **ف** مراد سات طرح سی سات لغت ہین جو مشہور تہی عرب مین ساتہ
فصاحت کی کہ وہ یہ ہین لغت قریش اور طی اور ہوازن اور اہل یمن اور ثقیف اور ہذیل اور بنی تمیم پہلی قرآن نازل ہوا بیچ لغت قریش کی
کہ لغت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا ہی جب تمام عرب پر پڑہنا اوسکا دشوار ہوا تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نی جناب باری تعالی سی التماس کیا
کہ اس امر مین فراخی ہو پس حکم ہوا کہ ہر کوئی اپنی لغت مین پڑہی حضرت عثمان رض کی زمانہ تک اسیطرح پڑہتی تہی جب اونہون نی کتنی ہی کلام اللہ
لکہوا کر اسلام کی شہرون مین بہیجی تو فرمایا اوپر اوسی لغت کی کہ زید بن ثابت نی ساتہ حکم حضرت ابو بکر کی اور صلاح حضرت عمر رضی اللہ عنہما
کی جمع کیا تہا اور حکم کیا ساتہ مٹا ڈالنی اور لغات کی اسلیے کہ دیکہا اونہون نی کہ لوگ اختلاف کرتی ہین اور بعضی بعضون کو کافر کہتی ہین پس
نرہا اون لغات سی مگر کچہ اور متفق ہوی اوسپر صحابہ اور باقی رہا بعد اونکی یہانتک کہ قراء سبعہ کو پہونچا ساتہ سند درست کی، رہا تو رہا
یہ اختلاف کہ اس لغت مین مکرر تہا یعنی ادغام اور امالہ وغیرہا کہ ان قراء مین جاری ہی اور بعضون کی نزدیک مراد سات طرح سی سات قرأتین
ہین جو کہ قراء سبعہ پڑہتی ہین کہا ہی علما نی کہ قرأتین اگرچہ زیادہ ہین سات سی لیکن وہ رجوع کرتی ہین طرف سات وجہون کی اختلاف
سی ایک تو اختلاف کلمہ کا بیچ ذات اوسکی کی زیادتی کر یا نقصان کر اور دوسری اختلاف جمع اور مفرد کا اور تیسری اختلاف مذکر اور
مؤنث کا چوتہی اختلاف صرفی مانند تخفیف اور تشدید کی اور فتح اور کسرہ کی مانند میتت اور میّت اور یقنطوا اور یقنطوا کی پانچوین اختلاف
اعراب کا چہٹی اختلاف حرفون کا جیسی کہ لکن الشیاطین ساتہ تشدید نون کی اور تخفیف اوسکی کی ساتوین اختلاف لغات کا ادا کرنی مین
مانند تفخیم اور امالہ کی ہماری اوستادون رحمہم اللہ نی یہی تقریر پسند کی ہی اور مراد ساتہ ظاہر کی یہ کہ سب اہل زبان اوسکو سمجہتی ہین
اور باطن وہ کہ بندگان خاص حق تعالی کی اوسپر مطلع ہین اور حد معنی طرف اور نہایت کی ہی یعنی ہر ایک ظاہر اور باطن کی ایک حد
اور نہایت ہی اور ہر حد اور نہایت کی لیی ایک مطلع ہی یعنی مقام ہی کہ اوسپر چڑہنی سی یعنی اوسکی حاصل کرنی سی آدمی مطلع ہوتا ہی
اوس حد اور نہایت پر پس مطلع ظاہر کا سیکہنا عربیت کا ہی اور اون علوم کا کہ ظاہر معنی قرآن کی ساتہ اوسکی متعلق ہین اور معرفت
اسباب نزول کی اور ناسخ منسوخ کی اور مانند اونکی کی اور مطلع باطن کا ریاضت ہی اور اتباع ظاہر کا اور عمل کرنا اوسپر اور پاک کرنا نفس کا
اور صاف کرنا دل کا وغیر ذلک کہ بعد حصول اوسکی کی اوپر باطن قرآن کی مطلع ہوتا ہی اور امام محی السنة نی معالم التنزیل مین لکہا ہے کہ
ظہر لفظ قرآن کی اور بطن تاویل اوسکی اور مطلع فہم یعنی سمجہ اوسکی کہ فکر کرنیوالی پر تاویل اور معانی اوسکی جیسی کہلتی ہین اوسکے
غیر پر نہین کہلتے + ح سید علی + **وعن** عبد اللہ بن عمرو قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
العلم ثلاثة آية محكمة أو سنة قائمة أو فريضة عادلة وما كان سوى ذلك فهو فضل رواه

أَبُوْ دَاؤُدَ وَابْنُ مَاجَةَ اور روایت ہی عبد اللہ بن عمرو سی کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ علم تین ہین آیۃ محکمۃ
قائم یا فریضۃ عادلۃ اور جو چیز کہ سوای اونکی ہی پس وہ فضل ہی روایت کی یہ ابو داؤد اور ابن ماجہ نی ف یعنی علم دین کی تین قسمین ہین
محکمہ سی اشارہ ہی طرف کتاب اللہ کی آیۃ محکمۃ اصل کتاب کی ہی یعنی وہی ذکر کی اور جو علوم کہ وسیلہ اونکی ہین متعلق اوسی کی ہی اور
سنت قائمہ یعنی حدیثین کہ ثابت ہین ساتھ موافقت متنون اور سندون کی اور فریضہ عادلہ اشارہ ہی اجماع اور قیاس پر کہ نکلا گیا
سنت سی اور ہسکو فریضہ سلیے فرمایا کہ عمل واجب ہی جیسی کہ کتاب و سنت پر چنانچہ معنی عادلہ کی یہی ہین کہ مثل اور عدیل کتاب و سنت کی ہی پس یہ
معنی حدیث کی یہ ہوئی کہ اصول دین کی چار ہین کتاب اور سنت اور اجماع اور قیاس اور جو علم سوا اونکی ہین پس فضل ہین یعنی زائد ہین وَعَنْ
عَوْفِ بْنِ مَالِكٍ الْأَشْجَعِيِّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَقُصُّ إِلَّا أَمِيْرٌ أَوْ مَأْمُوْرٌ أَوْ
مُخْتَالٌ رَوَاهُ أَبُوْ دَاوُدَ وَرَوَاهُ الدَّارِمِيُّ عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ أَبِيْهِ عَنْ جَدِّهٖ وَفِيْ رِوَايَتِهٖ أَوْ مُرَاءٍ بَدَلَ أَوْ
اور روایت ہی عوف بن مالک اشجعی سی کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی نہ قصہ بیان کریگا مگر حاکم یا محکوم یا تکبر کرنیوالا روایت کی یہ
نی اور روایت کی دارمی نی عمرو بن شعیب سی اونسی باپ اپنی سی اونسی دادا اپنی سی اور بیچ روایت دارمی کی لفظ او مراء یعنی ریاکار ہی
بدلی او مختال کی ف مراد قصہ سی بیان کرنا وعظ اور نصیحت اور قصص اور اخبار کا ہی معنی یہ ہین کہ یہ فعل نہین صادر ہوتا مگر تین شخصون
اونمین سی دو تو حق پر ہین یعنی امیر اور مامور چاہیئی اونکو کہ وہ وعظ بیان کرین اور ایک یعنی متکبر اوسکو نہ کہنا چاہیئی پس حق
اول تو حاکم کا ہی کیونکہ وہ مہربان ہوتا ہی رعیت پر امور صلاح اونکی کی خوب جانتا ہی اگر آپ نہ کہیگا علماء مین سی جو کوئی تقوی اور زہد
رکھتا ہوگا اوسکو مقرر کریگا پس مراد مامور سی ایک تو یہ ہوا کہ حاکم نی اوسکو حکم کر دیا اور دوسرا وہ شخص ہی کہ اللہ تعالی کیطرف سی حکم کیا گیا ہو
بعض علماء اور اولیاء وعظ کہتی ہین پس اسمین زجر ہی کہ انکی سوا کوئی وعظ نہ کہی جو کہیگا تو از راہ فخر اور طلب ریاست اور تکبر کی کہیگا + علی
أَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ أُفْتِيَ بِغَيْرِ عِلْمٍ كَانَ إِثْمُهٗ عَلٰى مَنْ أَفْتَاهُ وَمَنْ أَشَارَ
عَلٰى أَخِيْهِ بِأَمْرٍ يَعْلَمُ أَنَّ الرُّشْدَ فِيْ غَيْرِهٖ فَقَدْ خَانَهٗ رَوَاهُ أَبُوْ دَاوُدَ اور روایت ہی ابو ہریرہ سی کہا فرمایا رسول خدا
صلی اللہ علیہ وسلم نی جو کوئی فتوی بی علم دیا گیا ہوگا گناہ اوسکا اوسپر کہ جسنی فتوی دیا اوسکو اور جسنی مشورہ دیا بھائی اپنی کو اور
جانتا ہی کہ بھلائی بیچ سوای اسکی کی ہی پس تحقیق خیانت کی اوسکی روایت کی یہ ابو داؤد نی ف یعنی ایک جاہل نی عالم سی مسئلہ پوچھا
پس عالم نی مسئلہ غلط بتا دیا اور پوچھنی والی نی اوسپر عمل کیا اور نہ جانا کہ یہ غلط ہی تو گناہ عالم ہی پر ہوگا بشرطیکہ عالم نی اپنی اجتہاد
کیا ہوگا اور جسنی مشورہ بدخواہی کا دیا اوسنی خیانت کی + علی وَعَنْ مُعَاوِيَةَ قَالَ إِنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ
نَهٰى عَنِ الْأُغْلُوْطَاتِ رَوَاهُ أَبُوْ دَاوُدَ اور روایت ہی معاویہ سی کہا تحقیق حضرت نبی صلی اللہ علیہ وسلم نی منع کیا مغالطہ دینی سی
یہ ابو داؤد نی ف یعنی وہ مسائل کہ اونسی علماء کو مغالطہ مین ڈالی بسبب مشکل ہونی اونکی کی پس اگر ابتداءً پوچھی تو حرام ہی کیونکہ
ہوتی ہی مسلمان کو اور باعث فتنہ اور عداوت کا ہی اور اظہار اپنی فضیلت کا ہی اور یہ حرام ہین اور اگر پہلی کسی اور نی ایسا
پوچھا اور اسنی اوسکی جواب اور بدلی مین ویسا ہی پوچھا تو نہین حرام + علی وَعَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ
اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَعَلَّمُوا الْفَرَائِضَ وَالْقُرْآنَ وَعَلِّمُوا النَّاسَ فَإِنِّيْ مَقْبُوْضٌ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ اور روایت
ابی ہریرہ سی کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی سیکھو تم فرائض یعنی جو چیزین کہ اللہ نی فرض کی ہین یا علم فرائض اور سیکھو تم

اور

اوریکہ اوسکو کوئی جاننی والا اونمین سی نہین ملیگا اور یہ نہی ہوگا کہ علم سی بالکل انتقال کرجائیگا بلکہ مراد ہی ہی روایت کی یہ ترمذی نی **وعن** اَبِي الدَّرْدَاءِ قَالَ كُنَّا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَشَخَصَ بِبَصَرِهٖ اِلَى السَّمَاءِ ثُمَّ قَالَ هٰذَا اَوَانٌ يُخْتَلَسُ فِيْهِ الْعِلْمُ مِنَ النَّاسِ حَتّٰى لَا يَقْدِرُوْا مِنْهُ عَلٰى شَيْءٍ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ اور روایت ہی ابی درداسی کہا تھی ہم ساتھ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی پس اوٹھائی نگاہ اپنی طرف آسمان کی پھر فرمایا یہی وقت جاتا رہیگا علم آدمیون سی یہانتک کہ نہین طاقت رکھینگے علم سی اوپر کسی چیز کی روایت کی یہ ترمذی نی **ف** اوٹھائی نگاہ گویا کہ منتظر وحی کی تھی پس وحی آئی کہ اجل تمہاری نزدیک ہو چکی اور سبب فرمایا کہ اب علم وحی منقطع ہوتا ہی + حق ہی **وعن** اَبِي هُرَيْرَةَ رِوَايَةً يُوْشِكُ اَنْ يَضْرِبَ النَّاسُ اَكْبَادَ الْاِبِلِ يَطْلُبُوْنَ الْعِلْمَ فَلَا يَجِدُوْنَ اَحَدًا اَعْلَمَ مِنْ عَالِمِ الْمَدِيْنَةِ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَفِيْ جَامِعِهٖ قَالَ ابْنُ عُيَيْنَةَ اِنَّهٗ مَالِكُ بْنُ اَنَسٍ وَمِثْلُهٗ عَنْ عَبْدِ الرَّزَّاقِ قَالَ اِسْحٰقُ بْنُ مُوْسٰى وَسَمِعْتُ ابْنَ عُيَيْنَةَ اَنَّهٗ قَالَ هُوَ الْعُمَرِيُّ الزَّاهِدُ وَاسْمُهٗ عَبْدُ الْعَزِيْزِ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ اور نقل ہی ابی ہریرہ سی روایۃ قریب ہی یہ کہ مارینگی لوگ جگر اونٹون کی طلب کرینگی علم پس نہ پاوینگی کسی کو عالم تر عالم مدینہ کی سی روایت کی یہ ترمذی نی اور بیچ جامع ترمذی کی ہی کہ کہا ابن عیینہ نی تحقیق عالم مدینہ کا مالک بن انس اور مانند اس کلام ابن عیینہ کی منقول ہی عبدالرزاق سی کہی کہا اسحق بن موسی نی سنا مین نی ابن عیینہ کو کہ کہا وہ عالم مدینہ کا عمری زاہد ہی اور نام عمری کا عبدالعزیز بن عبد اللہ **ف** روایۃ یعنی ابوہریرہ نی یہ حدیث مرفوعًا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سی روایت کی ہی مگر راوی ابوہریرہ کو لفظ ابوہریرہ کی یاد نہین رہی اسلیے اسطرح بیان کیا اور جگر اونٹون کی مارینگی یعنی جلدی چلینگی اور سفر دور دراز کرینگی علم کی حاصل کرنیکی لیے اور عمری اولاد حضرت عمر بن الخطاب سی ہین بڑے عالم زاہد نام اونکا عبدالعزیز نسب اونکا یون ہی عبدالعزیز بن عبد اللہ بن عمر و بن حفص بن عاصم بن عمر بن الخطاب پس نقل ابن عیینہ سی مختلف ہوئی ترمذی نی بواسطہ یحیی کی ابن عیینہ سی نقل کیا کہ عالم مدینہ کا امام مالک ہین اور اسحق بن موسی نی اونسی نقل کیا کہ عمری زاہد ہین اور جاننا چاہیی کہ ہر ایک نی باعتبار ظن کی کہا ہی یقین ہونی مین شک تھا اور یہ بات باعتبار زمانہ صحابہ اور تابعین کی فرمائی ہی کہ مدینہ کی عالم سی زیادہ کسی کو نہین پاوینگی اور بعد اونکی تو بڑے بڑے عالم پیدا ہوئی بیچ ہر شہر کی شہرون اسلام سی زیادہ تر علماء مدینہ سی اور ظاہر یہ ہی واللہ اعلم کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نی یہ خبر دی ہی حال اخیر زمانی کی کہ علم دین منحصر مدینہ منورہ مین ہوگا چنانچہ بعضی حدیثون سی بھی یہی معلوم ہوتا ہی + حق ہی **وعنه** قَالَ فِيْمَا اَعْلَمُ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنَّ اللّٰهَ عَزَّ وَجَلَّ يَبْعَثُ لِهٰذِهِ الْاُمَّةِ عَلٰى رَأْسِ كُلِّ مِائَةِ سَنَةٍ مَنْ يُّجَدِّدُ لَهَا دِيْنَهَا رَوَاهُ اَبُوْ دَاؤُدَ اور روایت ہی اونہین ابوہریرہ سی کہا بیچ اوس چیز کی کہ جانتا ہون مین حضرت پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم سی یہ ہی کہ فرمایا تحقیق اللہ عز وجل بھیجتا ہی واسطی نفع اس امت کی اوپر سر ہر سو برس کی اوس شخص کو کہ نیا کرتا ہی واسطی اوسکی دین اوسکا روایت کی یہ ابوداود نی **ف** اکثر علماء نی اس حدیث سی ایسا سمجھا ہے کہ مراد یہ ہے کہ ایک شخص مستثنی ممتاز ہوتا ہی اپنی اہل زمانہ مین کہ مدد اور ترویج دین کی کرتا ہی اور بدعت کو دفع کرتا ہی یہانتک کہ تعین کی ہی کہ پہلے سو برس مین فلانا تھا اور دوسری مین فلانا اور بعضی علماء نی حمل عموم پر کیا ہی خواہ ایک ہو خواہ جماعت + حق **وعن** اِبْرَاهِيْمَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الْعُذْرِيِّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَحْمِلُ هٰذَا الْعِلْمَ مِنْ كُلِّ خَلَفٍ عُدُوْلُهٗ يَنْفُوْنَ عَنْهُ تَحْرِيْفَ الْغَالِيْنَ وَانْتِحَالَ الْمُبْطِلِيْنَ وَتَأْوِيْلَ الْجَاهِلِيْنَ رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ فِيْ كِتَابِ

الْمُدْخَلِ مِنْ حَدِيْثِ بَقِيَّةَ بْنِ الْوَلِيْدِ عَنْ مَعَانِ بْنِ رِفَاعَةَ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الْعُذْرِيِّ
اور روایت ہی ابراہیم بن عبدالرحمن عذری سی کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی لیوین گی اس علم کو یعنی علم کتاب وسنت کو ہر
جماعت آیندہ سی نیک اوسکی یعنی ثقہ معتمد کہ دور کرین گی اوس علم سی تغیر کرنا حد سی بڑہنی والون کا اور جہوٹ باندہنا باطلون کا اور
تاویل کرنی جاہلون کی یعنی آیات اور احادیث مین روایت کی یہ بیہقی نی بیچ کتاب اپنی کی کہ نام اوسکا مدخل ہی حدیث بقیہ بن الولید سی
اوسنی معان بن رفاعہ سی اوسنی ابراہیم بن عبدالرحمن عذری سی **ف** لفظ رواہ البیہقی سی لفظ العذری تک یہ عبارت پیچھے
لگائی گئی ہی اصل نسخہ مین نہین یہان سفیدی چہوٹی ہوئی ہی وَسَنَذْكُرُ حَدِيْثَ جَابِرٍ فَاِنَّمَا شِفَاءُ الْعِيِّ السُّؤَالُ فِيْ بَابِ
التَّيَمُّمِ اِنْ شَاءَ اللّٰهُ تَعَالٰى اور ذکر کرین گی ہم حدیث جابر کی کہ سرا اوسکا یہ ہی فانما شفاء العی السوال بیچ باب تیمم کی اگر چاہی
اللہ تعالی

الفصل الثالث

عن الْحَسَنِ مُرْسَلًا قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ جَاءَهُ الْمَوْتُ وَهُوَ يَطْلُبُ الْعِلْمَ لِيُحْيِيَ بِهِ الْاِسْلَامَ فَبَيْنَهُ وَبَيْنَ النَّبِيِّيْنَ دَرَجَةٌ
وَاحِدَةٌ فِي الْجَنَّةِ رَوَاهُ الدَّارِمِيُّ اور روایت ہی حسن سی بطریق ارسال کی کہا فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے
وہ شخص کہ آوی اوسکو موت اور وہ طلب کرتا ہو علم کو واسطی کہ رواج دی ساتہ اوسکی اسلام کو پس درمیان اوسکے اور درمیان
نبیون کی فرق ایک درجہ کا ہوگا بیچ بہشت کی کہ وہ مرتبہ نبوت ہی روایت کی یہ دارمی نی **وعنه** مُرْسَلًا قَالَ سُئِلَ
رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ رَجُلَيْنِ كَانَا فِيْ بَنِيْ اِسْرَائِيْلَ اَحَدُهُمَا كَانَ عَالِمًا يُصَلِّي الْمَكْتُوْبَةَ
ثُمَّ يَجْلِسُ فَيُعَلِّمُ النَّاسَ الْخَيْرَ وَالْاٰخَرُ يَصُوْمُ النَّهَارَ وَيَقُوْمُ اللَّيْلَ اَيُّهُمَا اَفْضَلُ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَضْلُ هٰذَا الْعَالِمِ الَّذِيْ يُصَلِّي الْمَكْتُوْبَةَ ثُمَّ يَجْلِسُ فَيُعَلِّمُ النَّاسَ
الْخَيْرَ عَلَى الْعَابِدِ الَّذِيْ يَصُوْمُ النَّهَارَ وَيَقُوْمُ اللَّيْلَ كَفَضْلِيْ عَلٰى اَدْنَاكُمْ رَوَاهُ الدَّارِمِيُّ
اور روایت ہی اونہین سی بطریق ارسال کی کہ کہا پوچہی گئی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم حال دو شخصون کی سی کہ تہی بیچ بنی اسرائیل کی
ایک اون مین سی تہا عالم پڑہتا تہا نماز فرض پہر بیٹہتا تہا پس سکہلاتا تہا آدمیون کو علم اور دوسرا شخص روزہ رکہتا دن کو اور نماز پڑہتا
تمام رات کونسا اون دونون مین سی بہتر ہی فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی بزرگی اس عالم کی کہ پڑہتا ہی نماز فرض پہر بیٹہتا ہی پس
سکہاتا ہی آدمیون کو علم اوپر بندگی کرنیوالی کی کہ روزہ رکہتا ہی دن کو اور کہڑا رہتا ہی رات کو مانند بزرگی میری کی اوپر ادنی تمہاری کی
روایت کی یہ دارمی نی **ف** دوسرا شخص بہی عالم تہا مگر پہلے سے یا برابر لیکن صرف اوقات عبادت مین کرتا تہا ☆ حق **وعن**
عَلِيٍّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نِعْمَ الرَّجُلُ الْفَقِيْهُ فِي الدِّيْنِ اِنِ احْتِيْجَ اِلَيْهِ نَفَعَ
وَاِنِ اسْتُغْنِيَ عَنْهُ اَغْنٰى نَفْسَهُ رَوَاهُ رَزِيْنٌ اور روایت ہی حضرت علی رضی اللہ عنہ سی
فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی اچہا شخص ہی وہ کہ سمجہ رکہتا ہو بیچ دین کی اگر احتیاج لائی گئی طرف اوسکی نفع دیا اور اگر بے پروائی
کی گئی اوس سی بے پروا کیا نفس اپنی کو روایت کی یہ رزین نی **ف** حاصل معنی حدیث کی یہ ہین کہ لائق حال عالم کی یہ ہی کہ محتاج نہ کری
اپنی کو طرف خلق کی اور میل نہ کری ساتہ مصاحبت خلق کی اور طمع نہ کری بیچ منافع اونکے کی اور مطلق انقطاع بہی نہ کرے
اور فائدہ پہونچانا ساتہ علم کی ترک نہ کرے بلکہ اگر لوگ محتاج ہون اوسکے کہ کوئی اور عالم نہو کہ علم سی فائدہ دی واسطی اوس ضرورت کے

دیتا ہی لوگون میں اور نفع پہنچاتا ہی اونکو اور اگر محتاج نہون ہمکی او طلب فائدہ کی نکرین بلکہ برابر ہو وی اوسی او مشغول ہو وی بیچ عبادت مولیٰ کی او خدمت علم کی یعنی مطالعہ کری دین کی کتابون کا اور تصنیف کری علم ہمیلا دی ✤ **وعن** عِكْرِمَةَ اَنَّ ابْنَ عَبَّاسٍ قَالَ حَدِّثِ النَّاسَ كُلَّ جُمُعَةٍ مَرَّةً فَاِنْ اَبَيْتَ فَمَرَّتَيْنِ فَاِنْ اَكْثَرْتَ فَثَلٰثَ مَرَّاتٍ وَلَا تُمِلَّ النَّاسَ هٰذَا الْقُرْاٰنَ وَلَا اُلْفِيَنَّكَ تَاْتِي الْقَوْمَ وَهُمْ فِيْ حَدِيْثٍ مِّنْ حَدِيْثِهِمْ فَتَقُصُّ عَلَيْهِمْ فَتَقْطَعُ عَلَيْهِمْ حَدِيْثَهُمْ فَتُمِلُّهُمْ وَلٰكِنْ اَنْصِتْ فَاِذَا اَمَرُوْكَ فَحَدِّثْهُمْ وَهُمْ يَشْتَهُوْنَهُ وَانْظُرِ السَّجْعَ مِنَ الدُّعَاءِ فَاجْتَنِبْهُ فَاِنِّيْ عَهِدْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاَصْحَابَهُ لَا يَفْعَلُوْنَ ذٰلِكَ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ اور روایت ہی عکرمہ سی یہ کہ ابن عباس نی کہا عکرمہ کو حدیث بیان کر لوگون کی روبرو ہر جمعہ مین ایکبار اور اگر یہ قبول نکری پس دو بار یعنی اگر ہفتہ مین ایک بار وعظ کہنا کم جانی خیر دو بار کہہ پس اگر بہت کری تو تو تین بار اور نہ تنگ کر تو لوگونکو اس قرآن سی یعنی تین بار سی زیادہ بیان کرنی مین ملول ہون گی اور نہ پاؤن مین تجکو اس حالت مین کہ آوی تو قوم کی پاس اور وہ ہون بیچ باتون کسی اپنی سی پس بیان کری تو اونپر وعظ پس موقوف کری اونکی باتین اونکی پس تنگ کرے اونکو ولیکن چپ رہ پس جسوقت فرمایش کرین تجکو پس حدیث بیان کر اونکو اور وہ رغبت کرتی ہون اوسکی اور موقوف کر تو عبارت مقفی کو دعا سی پس بچ تو اوس سی پس تحقیق مین نی معلوم کیا حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سی اور یارون اونکی سی نہین کرتی تہی یہ دعاؤن مین روایت کی بخاری نی **ف** وہ ہون بیچ باتون کی خواہ باتین دنیا کی کرتی ہون یا دین کی اگر باتین دین کی ہین قطع اونکا مناسب نہین اور اگر باتین دنیا کی ہین شاید ساتہ حکم بشریت کی اونکو چہوڑنا اچہا نہ جانین اور وعظ اور سننی قرآن کو ناخوش رکہین اور گنہگار ہون اور ہیبت دین کی نرہی مگر مصلحت اگر قطع کلام اونکی مین ہو اہی تقریب سی اوس کلام سی اونکو باز رکہی غرضکہ نظر مصلحت وقت پر رکہی اور ابن عباس نی جو فرمایا ہی باعتبار اکثر کی فرمایا ہی کہ اوسوقت مین لوگ اکثر کلام دین کی مین مشغول ہوتی تہی اور موقوف کر عبارت مقفی کو یعنی قافیہ بندی دعامین بتکلف کر اور حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی دعاؤن مین قافیہ بندی جو ثابت ہوئی ہی تو بی تکلف از خود ہوتی تہی نہ بتکلف ✤ **وعن** وَاثِلَةَ ابْنِ الْاَسْقَعِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ طَلَبَ الْعِلْمَ فَاَدْرَكَهٗ كَانَ لَهٗ كِفْلَانِ مِنَ الْاَجْرِ فَاِنْ لَّمْ يُدْرِكْهُ كَانَ لَهٗ كِفْلٌ مِّنَ الْاَجْرِ رَوَاهُ الدَّارِمِيُّ اور روایت ہی واثلہ بن اسقع سی کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی جس شخص نی کہ طلب کیا علم اور حاصل ہوا اوسکو ہوگا واسطی اوسکی دوہرا ثواب اور اگر نہ حاصل ہوا اوسکو علم تو ہوگا واسطی اوسکی ایک حصہ ثواب سی روایت کی یہ دارمی نی **ف** دوہرا ثواب ایک ثواب طلب کا اور مشقت کا کہ تحصیل علم مین کہینچی ہی دوسرا ثواب حاصل ہونی علم کا اور پڑہانیکا اور دونکو یا ثواب عمل کا کہ علم پر کیا ہی اور دوسری کو ایک ثواب مشقت ہی کا ہوگا بہر تقدیر طلب علم مین رہنا چاہیی اگر حاصل ہوا نور علی نور ورنہ طلب علم مین مرنا بہی سعادت ہی **بیت** گرچہ نتوان بدوست رہ بردن ✤ شرط یاریست در طلب مردن ✤ **وعن** اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ مِمَّا يَلْحَقُ الْمُؤْمِنَ مِنْ عَمَلِهٖ وَحَسَنَاتِهٖ بَعْدَ مَوْتِهٖ عِلْمًا عَلَّمَهٗ وَنَشَرَهٗ وَوَلَدًا صَالِحًا تَرَكَهٗ اَوْ مُصْحَفًا وَرَّثَهٗ اَوْ مَسْجِدًا بَنَاهُ اَوْ بَيْتًا لِابْنِ السَّبِيْلِ بَنَاهُ اَوْ نَهْرًا اَجْرَاهُ اَوْ صَدَقَةً اَخْرَجَهَا مِنْ مَّالِهٖ فِيْ صِحَّتِهٖ وَحَيٰوتِهٖ تَلْحَقُهٗ مِنْ بَعْدِ مَوْتِهٖ رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ وَالْبَيْهَقِيُّ فِيْ شُعَبِ الْاِيْمَانِ

اور روایت ہی ابی ہریرہ سی کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی تحقیق اوس قسم سی کہ پہونچتا ہی مسلمان کو عمل اوسکی سی اور نیکیون اوسکی سی بعد مرنی اوسکی کی علم ہی کہ سیکہا تہا اوسکو اور رواج دیا تہا اوسکو اور اولاد نیکبخت چھوڑ گیا یا قرآن چھوڑ گیا وارثونکو یا مسجد بنا گیا یا سرای واسطی مسافرون کی بنائی یا نہر کہ جاری کر گیا اوسکو یا خیرات کہ نکالا اوسکو اپنی مال مین سی بیچ تندرستی کی اور زندگی کی پہونچتا ہی اوسکو پیچھی مرنی اوسکی کی یعنی ثواب ان چیزون کا روایت کی یہ ابن ماجہ نی اور بیہقی نی بیچ شعب الایمان کی **ف** کلام اللہ کی حکم مین داخل ہین کتابین علوم شرعیہ کی اور مسجد کی حکم مین داخل ہین مدرسی علمار کی اور خانقاہین کہ ذکر اللہ کی لیی ہوتی یعنی انکا بہی ثواب پہونچتا رہتا ہی بعد موت کی + علی **وعن** عَائِشَةَ اَنَّهَا قَالَتْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ اِنَّ اللّٰهَ عَزَّ وَجَلَّ اَوْحٰى اِلَيَّ اَنَّهُ مَنْ سَلَكَ مَسْلَكًا فِيْ طَلَبِ الْعِلْمِ سَهَّلْتُ لَهٗ طَرِيْقَ الْجَنَّةِ وَمَنْ سَلَبْتُ كَرِيْمَتَيْهِ اَثَبْتُهٗ عَلَيْهِمَا الْجَنَّةَ وَفَضْلٌ فِيْ عِلْمٍ خَيْرٌ مِنْ فَضْلٍ فِيْ عِبَادَةٍ وَمِلَاكُ الدِّيْنِ الْوَرَعُ رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ فِيْ شُعَبِ الْاِيْمَانِ اور روایت ہی حضرت عائشہ سی تحقیق اونہون نی کہا سنا مین نی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سی کہ فرماتی تہی تحقیق اللہ عزوجل نی وحی یعنی وحی خفی بہیجی طرف میری یہ کہ جو شخص چلی ایک راہ مین بیچ طلب کرنی علم کی آسان کرونگا واسطی اوسکی راہ بہشت کی اور جسکی کہ چھین لین مین نی دونون آنکہین بدلہ دونگا مین اوسکو اون دونون پر یعنی اونکی جاتی رہنی پر اور صبر کرنی پر بہشت اور زیادتی بیچ علم کی بہتر ہی زیادتی سی عبادت مین اور جڑ دین کی پرہیزگاری کرنی ہی روایت کی بیہقی نی بیچ شعب الایمان کی **ف** آسان کرونگا راہ بہشت کی یعنی معرفت اور عبادت دنیا مین نصیب کرونگا تا اوسکی سبب سی داخل جنت مین ہووی یا تنی یہ ہین کہ آسان کرونگا بیچ عقبی مین راہ طرف دروازی کی دروازون جنت سی اور مراد طرف محل جنت کی جو محل خاص علم والون کی لیی ہی اور اسمین اشارہ ہی کہ جو راہ ہی راہون علم سی وہ راہ ہی راہون جنت سی اور راہین جنت کی بند ہین سوای دروازون علوم کی یعنی بغیر علم کی جنت نصیب ہونی مشکل ہی لیکن شرط یہی ہی کہ خلوص نیت اور عمل بہی نصیب ہو اور نہین تو وہی بات ہی ع چارپایہ بر و کتابی چند + اور مراد ساتہ ورع کی یہ ہی کہ بچی حرام سی اور شبہات سی اور طمع سی کہ باعث ریا اور سمعہ کی ہو عبادات مین + علی **وعن** ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ تَدَارُسُ الْعِلْمِ سَاعَةً مِنَ اللَّيْلِ خَيْرٌ مِنْ اِحْيَائِهَا رَوَاهُ الدَّارِمِيُّ اور روایت ہی ابن عباس سی کہ کہا درس کہنا علم کا تہوڑی سی دیر رات کو بہتر ہی زندہ رکہنی رات کی سی روایت کی یہ دارمی نی **ف** یعنی تمام رات نماز پڑہنی اور عبادت کرنیسی تہوڑی دیر کا پڑہنا پڑہانا علم کا اسمین بہتر ہی اور داخل ہی اسی حکم مین لکہنا علم کا اور مطالعہ کرنا اوسکو واسطی حصول مقصود کی + علی **وعن** عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَرَّ بِمَجْلِسَيْنِ فِيْ مَسْجِدِهٖ فَقَالَ كِلَاهُمَا عَلٰى خَيْرٍ وَاَحَدُهُمَا اَفْضَلُ مِنْ صَاحِبِهٖ اَمَّا هٰؤُلَاءِ فَيَدْعُوْنَ اللّٰهَ وَيَرْغَبُوْنَ اِلَيْهِ فَاِنْ شَاءَ اَعْطَاهُمْ وَاِنْ شَاءَ مَنَعَهُمْ وَاَمَّا هٰؤُلَاءِ فَيَتَعَلَّمُوْنَ الْفِقْهَ اَوِ الْعِلْمَ وَيُعَلِّمُوْنَ الْجَاهِلَ فَهُمْ اَفْضَلُ وَاِنَّمَا بُعِثْتُ مُعَلِّمًا ثُمَّ جَلَسَ فِيْهِمْ رَوَاهُ الدَّارِمِيُّ اور روایت ہی عبد اللہ بن عمرو سی تحقیق رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم گذری دو مجلسون مین کہ تہین بیچ مسجد اونکی کی فرمایا کہ دونون اوپر بہلائی کی ہین ولیکن ایک اونمین سی بہتر ہی نیکی مین دوسری سی ایک جماعت عبادت کرتی ہین اور دعا کرتی ہین اللہ سی اور رغبت کرتی ہین طرف اوسکی اور امیدوار ہین اوس سی حصول مقصود کی اور حصول مقصود خواہش الہی پر موقوف ہی پس اگر چاہی دی اونکو اور اگر چاہی نہ دی اونکو اور جماعت دوسری سیکہتی ہین فقہ کو یا فرمایا علم کو اور سکہاتی ہین جاہل کو پس یہ بہتر ہین اونسی سوای اسکی نہین کہ بہیجا گیا ہون مین معلم پھر بیٹہ گئی اونمین

روایت

روایت کی یہ دارمی نے **ف** الذی وہ مجلسوں میں یعنی صحابہ دو مجلس بناکر بیٹھے تھے ایک جماعت تو دعا میں مشغول تھی اور دوسری مذاکرہ علم میں پھر بیٹھ گئے اونمیں یعنی جو کہ مذاکرہ علم کا کرتی تھی پس اس سے زیادہ کیا فضیلت ہوگی کہ سردار انبیا کی صلی اللہ علیہ وسلم اونکی ساتھ بیٹھے الہی تمیں اونمیں سے گنا ہیت گدا یا نزا زین معنی خبر نیست + کہ سلطان جہان با ماست امروز + **وَعَنْ** اَبِی الدَّرْدَاءِ قَالَ سُئِلَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَا حَدُّ الْعِلْمِ الَّذِیْ اِذَا بَلَغَہُ الرَّجُلُ کَانَ فَقِیْہًا فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَنْ حَفِظَ عَلٰی اُمَّتِیْ اَرْبَعِیْنَ حَدِیْثًا فِیْ اَمْرِ دِیْنِہَا بَعَثَہُ اللّٰہُ فَقِیْہًا وَکُنْتُ لَہٗ یَوْمَ الْقِیٰمَۃِ شَافِعًا وَّشَہِیْدًا

اور روایت ہی ابی درداسے کہا سوال کیے گئے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کیا ہی مقدار علم کی کہ جب وقت پہونچے اوسکو آدمی ہو فقیہ یعنی اوٹھایا جاوے عالم بیچ زمرۂ علما کی آخرت میں پس فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جو شخص یاد کرے واسطے نفع امت میری کی چالیس حدیثیں بیچ امر دین اونکی کی اوٹھاویگا اوسکو اللہ قیامت کو فقیہ اور ہونگا میں اوسکا دن قیامت کی شفاعت کرنیوالا اور گواہ یعنی اوسکی طاعت پر **ف** کہا ہی علما نے کہ مقصود پہونچانا چالیس حدیثوں کا ہی لوگوں کو اگرچہ یاد رکھتا ہو بسبب اس حدیث کی اکثر علما چہل حدیثیں تصنیف کرکی امید وار شفاعت اور گواہی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی ہوئی ہیں + حق **وَعَنْ** اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ ہَلْ تَدْرُوْنَ مَنْ اَجْوَدُ جُوْدًا قَالُوا اللّٰہُ وَرَسُوْلُہٗ اَعْلَمُ قَالَ اللّٰہُ اَجْوَدُ جُوْدًا ثُمَّ اَنَا اَجْوَدُ بَنِیْ اٰدَمَ وَاَجْوَدُہُمْ مِنْ بَعْدِیْ رَجُلٌ عَلِمَ عِلْمًا فَنَشَرَہٗ یَاْتِیْ یَوْمَ الْقِیٰمَۃِ اَمِیْرًا وَّحْدَہٗ اَوْ قَالَ اُمَّۃً وَّاحِدَۃً

اور روایت ہی انس بن مالک سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کیا جانتے ہو تم کون ہی بہت سخی سخاوت کرنے میں عرض کیا صحابہ نے اللہ اور رسول اوسکا دانا تر ہی فرمایا اللہ بڑا سخی ہی سخاوت میں بعد اسکی میں بنی آدم میں ہی اور بڑا سخی لوگوں میں پیچھے میری وہ شخص ہی کہ جانا علم پس پھیلایا اوسکو آویگا دن قیامت کی منزلہ ایک امیر کی یا فرمایا منزلہ ایک گروہ کی **ف** منزلہ ایک امیر کی یعنی قیامت کو تنہا مانند امیر کی آویگا کہ وہ تابع کسیکا نہیں ہووے گا اور اوسکی ساتھ تابع اور خادم ہونگے اور راوی کو شک ہوا ہی کہ امیرا وحدہ فرمایا ہی یا بجای اوسکی امۃ واحدۃ فرمایا یعنی تن تنہا مانند ایک گروہ کی ہوگا مقصود یہ کہ معزز اور مکرم ہوویگا درمیان خلائق کی اور باشوکت و حشمت آویگا اوس دن + حق **وَعَنْہُ** اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْہُوْمَانِ لَا یَشْبَعَانِ مَنْہُوْمٌ فِی الْعِلْمِ لَا یَشْبَعُ مِنْہُ وَمَنْہُوْمٌ فِی الدُّنْیَا لَا یَشْبَعُ مِنْہَا رَوَی الْبَیْہَقِیُّ الْاَحَادِیْثَ الثَّلٰثَۃَ فِیْ شُعَبِ الْاِیْمَانِ وَقَالَ الْاِمَامُ اَحْمَدُ فِیْ حَدِیْثِ اَبِی الدَّرْدَاءِ ہٰذَا مَتْنٌ مَشْہُوْرٌ فِیْمَا بَیْنَ النَّاسِ وَلَیْسَ لَہٗ اِسْنَادٌ صَحِیْحٌ

اور اوسیں سے روایت ہی کہ تحقیق حضرت نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا دو میں حرص کرنیوالے نہیں پیٹ بھرتا اونکا ایک تو حرص کرنیوالا بیچ علم کی نہیں پیٹ بھرتا اوس سے اور ایک حرص کرنیوالا بیچ دنیا کی نہیں پیٹ بھرتا اوس سے روایت کیں بیہقی نے حدیثیں تینوں شعب الایمان میں اور کہا کہ کہا امام احمد نے بیچ حدیث ابی درداکی یہ متن مشہور ہی درمیان لوگوں کی اور نہیں سند اوسکی صحیح **ف** کہا امام نووی نے کہ یہ حدیث ضعیف ہی لیکن طرق اسکی متعدد ہیں کہ بعضوں نے بسبب بعضوں کی قوت پکڑی ہی اور اتفاق کیتی ہیں علما اسپر کہ حدیث ضعیف پر فضائل اعمال میں عمل کرنا جائز ہی + مش **وَعَنْ** عَوْنٍ قَالَ قَالَ عَبْدُ اللّٰہِ بْنُ مَسْعُوْدٍ مَنْہُوْمَانِ لَا یَشْبَعَانِ صَاحِبُ الْعِلْمِ وَصَاحِبُ الدُّنْیَا وَلَا یَسْتَوِیَانِ اَمَّا صَاحِبُ الْعِلْمِ فَیَزْدَادُ رِضًا لِلرَّحْمٰنِ وَاَمَّا صَاحِبُ الدُّنْیَا فَیَتَمَادٰی فِی الطُّغْیَانِ ثُمَّ قَرَاَ عَبْدُ اللّٰہِ کَلَّا

إِنَّ الْإِنْسَانَ لَيَطْغَىٰ أَنْ رَآهُ اسْتَغْنَىٰ قَالَ وَقَالَ الْآخَرُ إِنَّمَا يَخْشَى اللّٰهَ مِنْ عِبَادِهِ الْعُلَمَاءُ رَوَاهُ الدَّارِمِيُّ
اور روایت ہے حسن سے کہ کہا عبد اللہ بن مسعود نے دو حریص ہیں نہیں سیر ہوتے ایک صاحب علم اور دوسرا صاحب دنیا اور نہیں برابر
ہوتے ہیں یعنی صاحب علم بہت زیادہ کرتا ہے رضا خدا کی اور صاحب دنیا بہت زیادتی کرتا ہے بیچ سرکشی کی پھر پڑھی عبد اللہ نے یعنی ابن مسعود نے
یہ آیت ہرگز نہیں یوں تحقیق آدمی البتہ سرکشی کرتا ہے اس لیے کہ دیکھا اپنے تئیں بے پروا یعنی لوگوں سے بسبب کثرت مال کی کہا عون نے
اور پڑھی عبد اللہ نے دوسرے شخص کی حق میں یعنی فضیلت علما میں یہ آیہ سوا اسکے نہیں کہ ڈرتے ہیں اللہ سے بندوں اوسکے سے عالم
روایت کیا یہ دارمی نے وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ أُنَاسًا مِنْ
أُمَّتِي سَيَتَفَقَّهُونَ فِي الدِّينِ وَيَقْرَؤُونَ الْقُرْآنَ يَقُولُونَ نَأْتِي الْأُمَرَاءَ فَنُصِيبُ مِنْ دُنْيَاهُمْ وَنَعْتَزِلُهُمْ
بِدِينِنَا وَلَا يَكُونُ ذٰلِكَ كَمَا لَا يُجْتَنَىٰ مِنَ الْقَتَادِ إِلَّا الشَّوْكُ كَذٰلِكَ لَا يُجْتَنَىٰ مِنْ قُرْبِهِمْ إِلَّا قَالَ مُحَمَّدُ بْنُ
الصَّبَّاحِ كَأَنَّهُ يَعْنِي الْخَطَايَا رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ اور روایت ہے ابن عباس سے کہا فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے تحقیق کتنے
لوگ امت میری سے سمجھ حاصل کرینگے بیچ دین کی اور پڑھینگے قرآن کہینگے جائیں ہم سرداروں کی پاس پس پہونچیں ہم دنیا ونکی سے
اور یکسو رکھیں گے اونسے دین اپنے کو اور نہیں ہوتا یہ یعنی دین و دنیا جمع نہیں ہو سکتے امرا کی صحبت میں نہیں ہوتا مگر نقصان جیسا کہ نہیں
چنا جاتا درخت خار دار سے مگر کانٹا اسیطرح نہیں چنی جاتی نزدیکی اونکی سے مگر کہا محمد بن صباح نے گویا کہ وہ مراد رکھتے تھے خطا یا روایت کیا
یہ ابن ماجہ نے ف پڑھیں گے قرآن اور ساوینگے امیروں کی پاس واسطے اظہار فضیلت اور طمع مال اور جاہ کی نہ واسطے حاجت ضروری کی
پس جب کہا جاویگا اونسے کہ کیونکر جمع کرو گے تم درمیان اسکے اور قرب اونکی کی تو کہیں گے جائیں ہم سرداروں کی پاس آخر تک اور محمد بن صباح
استاد بخاری اور مسلم وغیرہما کی ہیں وہ کہتے ہیں کہ مراد حضرت کی بعد لفظ الا کی لفظ خطایا کا ہے وہ حذف کر دیا ہے یعنی حاصل نہیں ہوتا
اونکی نزدیکی سے مگر گناہ اور لفظ خطایا کی حذف کرنے میں اشارہ ہے اسپر کہ زیان امرا کی صحبت کا ایسا ہے کہ بیان نہیں ہو سکتا روایت ہے
محمد بن مسلمہ سے کہ کہا اونھوں نے کہ کسی نجاست پر کی بیٹھ اوس قاری سے کہ ان امرا ظالمین کی دروازے پر جاوے اور میرا باپ
کہتا تھا مجھکو کہ نہیں جانتا ہوں کہ ہووے تو عالم واسطے خوف اسکی کہ کہڑا ہووے تو دروازہ امرا پر ☆ وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ
بْنِ مَسْعُودٍ قَالَ لَوْ أَنَّ أَهْلَ الْعِلْمِ صَانُوا الْعِلْمَ وَوَضَعُوهُ عِنْدَ أَهْلِهِ لَسَادُوا بِهِ أَهْلَ زَمَانِهِمْ وَلٰكِنَّهُمْ
بَذَلُوهُ لِأَهْلِ الدُّنْيَا لِيَنَالُوا بِهِ مِنْ دُنْيَاهُمْ فَهَانُوا عَلَيْهِمْ سَمِعْتُ نَبِيَّكُمْ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
يَقُولُ مَنْ جَعَلَ الْهُمُومَ هَمًّا وَاحِدًا هَمَّ آخِرَتِهِ كَفَاهُ اللّٰهُ هَمَّ دُنْيَاهُ وَمَنْ تَشَعَّبَتْ بِهِ الْهُمُومُ
أَحْوَالُ الدُّنْيَا لَمْ يُبَالِ اللّٰهُ فِي أَيِّ أَوْدِيَتِهَا هَلَكَ رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ وَرَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ
فِي شُعَبِ الْإِيمَانِ عَنِ ابْنِ عُمَرَ مِنْ قَوْلِهِ مَنْ جَعَلَ الْهُمُومَ إِلَى آخِرِهِ
اور روایت ہے عبد اللہ بن مسعود سے کہ کہا اگر اہل علم محافظت کرتے علم کی اور رکھیں اوسکو نزدیک اہل اوسکی کی یعنی
قدردانوں علم کی البتہ سردار ہوتے بسبب علم کی اہل زمانہ اپنے کی ولیکن اونھوں نے خرچ کیا اوسکو واسطے اہل دنیا کی تاکہ
بسبب اوسکے دنیا اونکی سے یعنی نہ واسطے نصیحت اونکی کی اور نہ واسطے سفارش کسیکے پس ذلیل ہوے دنیا داروں
نبی تمہارے صلی اللہ علیہ وسلم سے فرماتے تھے جسنے کہ کردیا ہمتوں کو ہمت ایک یعنی ہمت آخرت کی کفایت کرتا ہے اوسکو مقصود

اونکی کواور جو کوئی کہ پراگندہ کرے اوسکو قصد اوسکی کہ حالات دنیا کی ہین نہین پروا کرتا اللہ بیچ کسی جنگل دنیا کی ہلاک ہو یعنی کسی مت دنیا
مین ہلاک ہو روایت کی یہ ابن ماجہ نے اور روایت کی بیہقی نے شعب الایمان مین ابن عمر سے قول اونکی سے من جعل الہموم آخر تک
ف مخالطت کرین علم کی یعنی ظالمون اور دنیا دارون کی صحبت مین طمع مال و جاہ کی لیے جاکر علم کو ذلیل نہ کرین سردار ہون اہل زمانہ کی
یعنی باعتبار کمال اور بزرگی کی سردار ہون کیونکہ اہل علم کی شان سے یہ نہیں ہے کہ بادشاہ ہوا کرین پس حوکہ سوای اوکی ہین زیر قدم
اور زیر قلم اور تابعدار عقل اور حکمون اونکی کی ہین اللہ تعالی فرماتا ہے یرفع اللہ الذین امنوا منکم والذین اوتوا العلم درجات یعنے
بلند کرتا ہے اللہ تعالی درجے مومنون کی تم مین سے اور اونکی کہ دی گئی ہین علم اور ہمت آخرت کی یعنی سب قصد اونکو ایک قصد کیا
کہ وہ قصد آخرت ہے اور سوای آخرت کی کچہ مقصود نہ رکہا اور پراگندہ کرین قصد یعنی کبھی کسی فکر مین اور کبھی کسی مین اور نہین پروا
کرتا اللہ بیچ کسی جنگل کی ہلاک ہو یعنی نظر رحمت نہین کرتا طرف اوسکی اور نہین کفایت کرتا فکر دنیا اور نہ فکر آخرت کو بس ہوتا ہے خسر الدنیا والاخرۃ
مین سے + ملی **وعن** الاعمش قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم آفۃ العلم النسیان واضاعتہ ان
تحدث بہ غیر اہلہ رواہ الدارمی مرسلا اور روایت ہے اعمش سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے آفت علم کی بہولنا ہے اور
ضایع کرنا اوسکا یہ ہے کہ بیان کرے اوسکو روبرو نا اہل کی روایت کی یہ دارمی نے بطریق ارسال کی **ف** یعنی بعد حاصل ہونے علم کی نسیان
آفت ہے اور پہلی حاصل ہونی سے تو بہتیری ہے آفتین ہین لکل شیء آفۃ وللعلم آفات پس حقیقت مین یہ تنبیہ ہے اسپر کہ جو چیزین سبب نسیان کی ہین
اونسے بچے یعنی گناہون سے بچے اور دل نہ لگاوے اون چیزون کہ نافل کرین جیسے اچھی چیزین دنیا کی کہ نفس خواہش کرتی ہین اونکی چنانچہ
امام شافعی رحمہ اللہ نے شعر اسی مضمون کا لکہا ہے **رباعی** شکوت الی وکیع سوء حفظی + فاوصانی الی ترک المعاصی + فان العلم فضل من اللہ
وفضل اللہ لا یعطی لعاصی + یعنی شکوہ کیا مین نے اپنے اوستاد سے کہ نام اونکا وکیع ہے برائی حافظہ اپنی کا پس نصیحت کی مجکو چھوڑنے گناہون کی کیونکہ تحقیق
علم فضل اللہ کا ہے اور فضل اللہ کا نہین دیا جاتا گنہگار کو اور غیر اہل وہ ہے جو علم سمجھے نہین یا عمل نہ کرے + حق ملی **وعن** سفیان ان
عمر بن الخطاب قال لکعب من ارباب العلم قال الذین یعملون بما یعلمون قال فما اخرج العلم من
قلوب العلماء قال الطمع رواہ الدارمی اور روایت ہے سفیان سے کہ تحقیق حضرت عمر بن الخطاب نے فرمایا واسطے کعب کی کون صاحب علم
کی یعنی تمہاری نزدیک کہا کعب نے وہ لوگ کہ عمل کرین موافق اوس چیز کی کہ جانین کہا حضرت عمر نے پس کیا چیز نکالتی ہے علم کو دلون عالمون
کی سے یعنی برکت اور ہیبت اور نور علم کو کونسی چیز علماء باعمل کی دلونسے نکال دیتی ہے کہا کہ طمع روایت کی یہ دارمی نے **ف** یعنی طمع کرنی مال
جاہ مین اور رغبت کرنی بیچ اسباب دنیا اور دنیا کی + حق **وعن** الاحوص بن حکیم عن ابیہ قال سال رجل
النبی صلی اللہ علیہ وسلم عن الشر فقال لا تسئلونی عن الشر وسلونی عن الخیر یقولہا
ثلاثا ثم قال الا ان شر الشر شرار العلماء وان خیر الخیر خیار العلماء رواہ الدارمی
اور روایت ہے احوص بن حکیم سے کہ نقل کی اپنی باپ سے کہا پوچھا ایک شخص نے حضرت نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے برائی سے فرمایا کہ نہ سوال کرو تم
مجھسے برائی سے اور سوال کرو مجھسے بھلائی سے فرمایا اسکو تین بار پھر فرمایا خبردار ہو تحقیق بدترین بدون کی برے علماء کی ہین اور تحقیق بہترین
بہلون کی بہلے علماء کی روایت کی یہ دارمی نے **ف** اسلیے کہ لوگ علماء کی تابعدار ہوتی ہین پس بدی اور نیکی اونکی خلق مین بہت سرایت
کرتی ہے اور معنی لفظ عن الشر کی ایک تو یہی ہین جو مذکور ہوی اور دوسری معنی یہ ہین کہ بدترین آدمیون کا پوچھا کہ کون ہے اور

یعنی موافق ترمذی ساتھ جواب کی اور اسطرح کی سوال سی منع بھی فرمایا کہ میں نبی الرحمۃ ہوں حال نری بدی کا کیا پوچھتی ہو پھر نیک و
بد دونوں بیان فرمائی + حدیث وعن ابی الدرداء قال ان من اشر الناس عند اللہ منزلۃ یوم القیمۃ
عالم لا ینتفع بعلمہ رواہ الدارمی اور روایت ہی ابی درداء سی کہا تحقیق بدترین لوگوں کا نزدیک اللہ کی مرتبہ میں دن قیامت
وہ عالم ہی کہ نہ نفع لیا اوسنی ساتھ علم اپنی کی روایت کی یہ دارمی نی ف یعنی ایسا علم سیکھا کہ نفع نہ دی یعنی خلاف شرع علم سیکھا یا یہ معنی کہ شرع
سیکھا لیکن اوسپر عمل نہ کیا پس یہ برا ہی جاہل سی اور عذاب اسکا سخت تر ہی عذاب اونکی سی جیسیکہ منقول ہی ویل للجاہل مرۃ وویل للعالم
سبع مرات یعنی واہی ہی جاہل کی لیی ایکبار اور واہی ہی عالم کی لیی سات بار اور وارد ہوا ہی کہ اشد لوگوں کا عذاب میں دن قیامت
وہ عالم ہوگا کہ اوسکو فائدہ (شدنہ کیا اللہ نی اوسکی علم سی + ملا وعن زیاد بن حدیر قال قال لی عمر ہل تعرف ما یھدم
الاسلام قلت لا قال یھدمہ زلۃ العالم وجدال المنافق بالکتب وحکم الائمۃ المضلین رواہ الدارمی اور روایت ہی زیاد بن حدیر
کہا کہ کہا واسطی میرے عمر نی کیا جانتا ہی تو کیا چیز گرا دیتی ہی بنای اسلام کو کہا میں نی نہیں جانتا میں فرمایا گرا دیتا ہی بنای اسلام کو پھسلنا
عالم کا یعنی خطا کسی مسئلہ میں کرنی اور گناہ کرنا اوسکا اور جھگڑنا منافق کا ساتھ کتاب اللہ کی اور حکم کرنا سرداروں گمراہ کا روایت کی یہ دارمی
ف مراد ساتھ گرنی بنای اسلام کی بیکار ہونا پانچوں رکنوں کا ہی یعنی کلمہ توحید اور حج اور زکوۃ اور نماز اور روزہ کا کیونکہ جب عالم
امر بالمعروف اور نہی عن المنکر چھوڑ دیتا ہی بسبب خواہش نفسانی کی تو ان چیزوں میں سستی اور فساد واقع ہوتا ہی اور جھگڑنا منافق کا
یعنی اوس شخص کا کہ اظہار اسلام کری اور کفر اور بدعت دلمیں پوشیدہ رکھی پس جھگڑنا اوسکا ساتھ کتاب اللہ کی یعنی رد کرنا اوسکا شرع کو
ساتھ تاویلات باطلہ کی قرآن سی باعث سستی ارکان اسلام اور فساد دین کا ہوتا ہی اسمیں داخل ہی جھگڑنا روافض اور خوارج اور سب
بد مذہبوں کا کہ ٹیڑھی ٹیڑھی تاویلیں کرکر دین میں شک ڈالتی ہیں + ملا وعن الحسن قال العلم علمان فعلم فی
القلب فذاک العلم النافع وعلم علی اللسان فذاک حجۃ اللہ عز وجل علی ابن ادم رواہ الدارمی
اور روایت ہی حسن بصری سی کہ کہا علم دو علم ہیں ایک علم تو بیچ دل کی ہی پس یہ علم نفع دیتا ہی اور ایک علم اوپر زبان کی ہی پس یہ حجت
ہی اللہ عز وجل کی اوپر بیٹی آدم کی روایت کی یہ دارمی نی ف اول کو علم باطن کہتی ہیں اور دوسری کو علم ظاہر لیکن کچھ علم
باطن میں سی نہیں حاصل ہوتا جب تلک کہ اصلاح ظاہر کی نہ کری اور اسیطرح علم ظاہر نہیں تمام ہوتا بدون اصلاح باطن کی کہا ہی اولیاء
نی کہ یہ دونوں علم اصل ہیں اور نہیں بی پروا ہوتا ایک دوسری سی جیسی اسلام اور ایمان کہ ایک انمیں سی بغیر دوسری کی
صحیح نہیں اور مانند جسم اور دل کی ہیں کہ ایک دوسری سی جدا نہیں ہوتا یہ ملا علی قاری نی لکھا ہی اور حضرت شیخ عبد الحق رحمہ اللہ
لکھا ہی کہ علم نافع وہ ہی کہ روشنی اوسکی دل میں پھیلتی ہی اور اوس سی پردی دلکی اوٹھتی ہیں یعنی پردی جو مانع ہیں فہم اور دریافت
اشیا سی اور علم نافع دو قسم پر ہی ایک علم معاملہ کہ باعث ہوتا ہی عمل پر اور دوسرا علم مکاشفہ کہ اثر اور نتیجہ عمل کا ہی اللہ تعالی اپنی
بندوں میں سی جسکو چاہتا ہی اوسکی دل میں یہ نور ڈالتا ہی اور علم زبان پر وہ ہی کہ تاثیر نہ کری اور نورانی نہ کری دلکو بیت
علم چون بردل زند یاری شود + علم چون برتن زند ماری شود + پس علم زبان کا حجت ہی خدا کی آدمیوں پر کہ الزام دیگا اونکو یاد کی
علم پایا تھا میں نی اوسپر کیوں نہ عمل کیا ہی لیی کہا گیا ہی کہ واہی جاہل پر ایکبار اور عالم پر ستر بار کہ دیدہ و دانستہ گمراہ ہوا وعن ابی ھریرۃ
قال حفظت من رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وعائین فاما احدھما فبثثتہ فیکم واما الاخر

فَلَوْ تُنْتِنْهُ كُطِعْمَ هٰذَا الْمَعْلُوْمَ يَعْنِيْ بِحَرْمِ الطَّعَامِ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ اور روایت ہی ابو ہریرہ سی کہا یاد رکھی مین نی حضرت رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم سی دو باسن یعنی دو طرحکی علم ایک اون مین سی پس پہیلایا اوسکو بیچ تمہاری اور دوسرا پس اگر پہیلاؤن مین اوسکو تو کاٹا جاوی یہ گلا
یعنی جگہ جاری ہونی طعام کی روایت کی یہ بخاری نی ف مراد اول سی علم ظاہری ہی یعنی احکام واخلاق کا اور دوسری سی علم باطن کہ عوام سے
پوشیدہ ہی بسبب نہ فہم پہونچنی اونکی کی ساتھ اوسکی اور مخصوص ہی ساتھ خواص کی علما اور عارفین سی یا دوسرا علم یہ تہا کہ حضرت سی معلوم ہوا تہا
کہ مثلہ ایک قوم سی اونہی کا بعد سے اور بدعات اونہین سی شروع ہونگی اوس قوم کا نام اور اون لوگون کی بھی معلوم تہی حضرت ابو ہریرہ کو
علی حق وعن عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ يَا اَيُّهَا النَّاسُ مَنْ عَلِمَ شَيْئًا فَلْيَقُلْ بِهٖ وَمَنْ لَمْ يَعْلَمْ فَلْيَقُلِ اللّٰهُ اَعْلَمُ فَاِنَّ
مِنَ الْعِلْمِ اَنْ تَقُوْلَ لِمَا لَا تَعْلَمُ اللّٰهُ اَعْلَمُ قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى لِنَبِيِّهٖ قُلْ مَا اَسْئَلُكُمْ عَلَيْهِ مِنْ اَجْرٍ وَّمَا اَنَا مِنَ
الْمُتَكَلِّفِيْنَ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہی عبد اللہ بن مسعود سی کہا کہ ای لوگو جو شخص کہ جانی کچہ پس کہی اوسکو اور جو شخص کہ
نجانی پس چاہی کہ کہی اللہ تعالی زیادہ جانتا ہی پس تحقیق علم یعنی ہی کہنا واسطی اوس چیز کی کہ نجانی کہ اللہ زیادہ جانتا ہی یعنی تمیز کرنا معلوم کا
غیر معلوم سی ایک قسم ہی علم سی فرمایا اللہ تعالی نی واسطی نبی اپنی کی کہہ نہین مانگتا مین تم سی اوپر اس قرآن کی کچہ بدلا اور نہین مین تکلف کرنیوالون سی
روایت کی یہ بخاری اور مسلم نی ف یعنی جو کچہ مجہی معلوم کروادیا اور امر اوسکی پہونچانی کا کیا کہتا ہون اور پہونچاتا ہون اور کسی چیز کا
اپنی طرف سی دعوی نہیں کرتا اور جیز دن مشکل سی کہ فہم اوسکو نہ ہووی بحث نہین کرتا کہ داخل تکلف کی ہی + حق وعن ابْنِ سِيْرِيْنَ
قَالَ اِنَّ هٰذَا الْعِلْمَ دِيْنٌ فَانْظُرُوْا عَمَّنْ تَأْخُذُوْنَ دِيْنَكُمْ رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہی ابن سیرین
سی کہا کہ تحقیق یہ علم یعنی علم کتاب وسنت کا دین ہی دیکہو پس کس شخص سی لیتی ہو دین اپنا روایت کی یہ مسلم نی ف اس مین اشارہ اسپر ہے
کہ احتیاط کرو اور خوب طرح حال راوی کا معلوم کرو کہ دیندار پرہیزگار حافظہ والا ہو ہر کسی سی خصوصًا اہل بدعت ہووی کہ دیندار نہو روایت
نکرنی لگو + حق وعن حُذَيْفَةَ قَالَ يَا مَعْشَرَ الْقُرَّاءِ اسْتَقِيْمُوْا فَقَدْ سَبَقْتُمْ سَبْقًا بَعِيْدًا وَاِنْ اَخَذْتُمْ
يَمِيْنًا وَّشِمَالًا لَقَدْ ضَلَلْتُمْ ضَلَالًا بَعِيْدًا رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ اور روایت ہی حذیفہ سی کہ کہا ای گروہ قاریون کی سیدہی رہو پس تحقیق
تم بیش دستی لی گئی ہو بیش دستی دور اور اگر ہو جاوگی تم داہنی یا بائین البتہ گمراہ ہوگی تم گمراہ ہونا دور روایت کی یہ بخاری نی ف
یہ خطاب ہی صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کو کہ اوائل مین اسلام لائی جب تمسک کیا ساتہ کتاب وسنت کی تو پیش دستی لی گئی اونپر کہ بعد اونکی ہونگی اگرچہ وہ
عمل انکی سی اکثر کرینگی لیکن انکی درجہ کو نہیں پہونچینگی بسبب سبقت اسلام کی پس اونکو فرمایا کہ راہ شریعت وطریقت وحقیقت پر مستقیم رہو کہ
استقامت بہتر ہی ہزار کرامت سی اور معنی استقامت کی یہ ہین کہ ثابت رہی اچہی عقیدہ پر اور مداومت کری علم نفع دینی والی پر اور عمل صالح پر
اور اخلاص خالص کہی اور حضور ساتہ اللہ کی رکہی اور غائب ہو ماسوی اللہ سی + علی حق وعن اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ
اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَعَوَّذُوْا بِاللّٰهِ مِنْ جُبِّ الْحُزْنِ قَالُوْا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ وَمَا جُبُّ الْحُزْنِ قَالَ وَادٍ فِيْ جَهَنَّمَ
يَتَعَوَّذُ مِنْهُ جَهَنَّمُ كُلَّ يَوْمٍ اَرْبَعَ مِائَةِ مَرَّةٍ قِيْلَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ وَمَنْ يَدْخُلُهَا قَالَ الْقُرَّاءُ الْمُرَاؤُوْنَ بِاَعْمَالِهِمْ
رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَكَذَا ابْنُ مَاجَةَ وَزَادَ فِيْهِ وَاِنَّ مِنْ اَبْغَضِ الْقُرَّاءِ اِلَى اللّٰهِ تَعَالٰى الَّذِيْنَ يَزُوْرُوْنَ
الْاُمَرَاءَ قَالَ الْمُحَارِبِيُّ يَعْنِي الْجَوَرَةَ اور روایت ہی ابی ہریرہ سی کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے
پناہ پکڑو تم ساتہ اللہ کی جب الحزن سی یعنی کنوین غم کیسی عرض کی صحابہ نی یا رسول اللہ اور کیا ہی جب الحزن فرمایا کہ ایک نالہ ہی بیچ دوزخ کے

وعن ابن مسعود قال قال لی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تعلموا العلم وعلموہ الناس تعلموا الفرائض وعلموھا الناس تعلموا القرآن وعلموہ الناس فانی امرؤ مقبوض والعلم سینتقص ویظہر الفتن حتی یختلف اثنان فی فریضۃ لا یجدان احدا یفصل بینھما رواہ الدارمی والدارقطنی

اور روایت ہی ابن مسعود سی کہا فرمایا واسطی میری رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی سیکھو علم اور سکھاؤ اوسکو لوگونکو سیکھو علم فرائض یعنی احکام کہ فرض ہین اور سکھاؤ اوسکو آدمیون کو سیکھو قرآن اور سکھاؤ اوسکو لوگون کو تحقیق مین ایک شخص ہون کہ قبض کیا جاؤنگا اور علم بھی کم ہوگا اور ظاہر ہونگی فتنے یہانتک کہ اختلاف کرینگی دو شخص بیچ چیز فرض کی نہ پاوینگی کسی کو کہ فیصلہ کری درمیان دونون کی یعنی بسبب قلت علم کی یا کثرت فتنون کی یہ حال ہوگا روایت کی یہ دارمی نی اور دارقطنی نی **وعن** ابی ھریرۃ

قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مثل علم لا ینتفع بہ کمثل کنز لا ینفق منہ فی سبیل اللہ رواہ احمد والدارمی اور روایت ہی ابی ہریرہ سی کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی مثل علم کی کہ نہ نفع لیا جاوی ساتھ اوسکی یعنی نہ پڑہاوی کسی کو اور نہ عمل کری اوسپر مثل گنج کی کہ نہ خرچ کیا جاوی اوسمین سی بیچ راہ خدا کی روایت کی یہ احمد اور دارمی نی

کتاب الطہارۃ

کتاب ہے بیچ بیان کرنی پاکی کی

الفصل الاول

فصل پہلی **عن** ابی مالک الاشعری قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الطہور شطر الایمان والحمد للہ تملأ المیزان وسبحان اللہ والحمد للہ تملآن او تملأ ما بین السموات والارض والصلوۃ نور والصدقۃ برہان والصبر ضیاء والقرآن حجۃ لک او علیک کل الناس یغدو فبایع نفسہ فمعتقھا او موبقھا رواہ مسلم وفی روایۃ لا الہ الا اللہ واللہ اکبر تملآن ما بین السماء والارض لم اجد ھذہ الروایۃ فی الصحیحین ولا فی کتاب الحمیدی ولا فی الجامع ولکن ذکرھا الدارمی بدل سبحان اللہ والحمد للہ روایت ہی ابی مالک اشعری سی کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی پاک رہنا آدہا ایمان ہی اور الحمد للہ کہنا بہر دیتا ہی ترازو کو یعنی ترازوی اعمال کو اور سبحان اللہ و الحمد للہ بہر دیتی ہین یا فرمایا بہر دیتا ہی ہر ایک کلمہ اوس چیز کو کہ درمیان آسمانون اور زمین کی ہی اور نماز نور ہی اور صدقہ دینا دلیل ہی اور صبر کرنا روشنی ہی اور قرآن دلیل ہی واسطی تیری یا اوپر تیری ہر ایک شخص صبح کرتا ہی پس بیچتا ہی اپنی جان کو پس آزاد کرتا ہی اوسکو یا ہلاک کرتا ہی اوسکو روایت کی یہ مسلم نی اور بیچ ایک روایت کی لا الہ الا اللہ اور اللہ اکبر بہر دیتی ہین اوس چیز کو کہ درمیان آسمان اور زمین کی ہی نہین پائی مین نی یہ روایت بخاری اور مسلم مین اور نہ کتاب حمیدی مین اور نہ کتاب جامع الاصول مین ولیکن ذکر کیا اسکو دارمی نی بدلی سبحان اللہ و الحمد للہ کی **ف** پس ذکر کرنا مصابیح والی کا پہلی فصل مین درست نہوا اور پاک رہنا آدہا ایمان ہی اسلیے کہ ایمان سی بڑی اور چھوٹی گناہ بخشی جاتی ہین اور وضو سی چھوٹی ہی گناہ بخشی جاتی ہین پس اس باعتبار طہارت بیچ مرتبہ آدہی ایمان کی ہوئی اور لفظ او تملأ شک راوی کا ہی کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نی لفظ تملآن کا تثنیہ فرمایا ہی یا تملأ مفرد اور معنی اس جملہ کی یہ ہین کہ اگر انکی ثواب کا جسم فرض کیا جاوی تو تمام ہو تا بہر دی اوس چیز کو کہ درمیان آسمان اور زمین کی ہی اور نماز نور ہی یعنی باعث روشنی کی ہی قبر مین اور ظلمت قیامت مین یا یہ باز رکہتی ہی گناہون سی اور بری باتون سی اور راہ دکہاتی ہی طرف ثواب کی مانند روشنی کی یا نماز روشن کرنیوالی دل اور منہ کی ہی

اور صدقہ دلیل ہی یعنی دلیل ہی اوپر صدق دعوی ایمان کی اور حجت ہی پر و کلام تعالی کی یا حجت یہ ہی کہ جب بندہ سوال کیا جاویگا دن
قیامت کی مصرف مال اپنی سی تو صدقہ دلیل ہوگی جواب میں اور صبر یعنی باز رہنا گناہوں سی اور مستعد رہنا طاعات پر اور جزع فزع
نہ کرنا مصیبتوں پر سبب روشنی کامل کا ہی کہ صابر ہمیشہ نورانی اور راہ یاب رہتا ہی اور قرآن دلیل ہی واسطے تیری یا اوپر تیری یعنی اگر عمل کیا
قرآن پر واسطے تیری نفع کریگا اور اگر نہ عمل کیا باعث ضرر کا ہوگا اوپر تیری کہ جھگڑیگا اور پس بیچتا ہی اپنی جان کو یعنی صرف کرنیوالا ہی ذات
اپنی کو اوس کام میں کہ متوجہ ہی اوس پس آزاد کرتا ہی یا ہلاک کرتا ہی یعنی جب دن ہوا آدمی ایک کام پر متوجہ ہوتا ہی اگر اوس کام میں
آخرت کو ساتھ دنیا کی خریدا اور ترجیح دی آخرت کو چھڑایا نفس اپنی کو عذاب آخرت سی اور اگر دنیا کو ساتھ آخرت کی خریدا اور ترجیح دی دنیا کو
ہلاک ہوا اور اپنی تئین عذاب میں ڈالا بیت دنیا توانی کہ عقبی خری + بخر جان من ورنہ حسرت بری + ع ح وعن ابی ھریرۃ
قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الا ادلکم علی ما یمحو اللہ بہ الخطایا ویرفع بہ الدرجات
قالوا بلی یا رسول اللہ قال اسباغ الوضوء علی المکارہ وکثرۃ الخطی الی المساجد وانتظار الصلوۃ
بعد الصلوۃ فذلکم الرباط وفی حدیث مالک بن انس فذلکم الرباط فذلکم الرباط ردد
مرتین رواہ مسلم وفی روایۃ الترمذی ثلثا اور روایت ہی ابی ہریرہ سی کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی
کیا نہ بتلاؤن میں تمکو اوس چیز کو کہ دور کری اللہ سبب اوسکی گناہ اور بلند کری بسبب اوسکی درجی یعنی مراتب جنتوں میں کہا اصحاب نی
ہان یا رسول اللہ فرمایا پورا کرنا وضو کا وقت مشقت کی جیسی بیماری میں یا سخت جاڑی میں اور کثرت سی رکھنا قدموں کا طرف مسجدوں کی
یعنی بسبب دوری مسجد کی گھر سی اور انتظار کرنا نماز کا بعد نماز کی پس یہی رباط اور بیچ حدیث مالک بن انس کی ہی یہی رباط ہی یہی
رباط دو بار روایت کی یہ مسلم نی اور بیچ روایت ترمذی کی تین بار **ف** پورا وضو کرنا یہ ہی کہ اعضای وضو پر پانی اچھی طرح پہونچاوی اور
تین تین بار دہووی اور انتظار نماز کا بعد نماز کی یہ ہی کہ مسجد میں بعد نماز کی دوسری نماز کا منتظر بیٹھا رہی یا اگر نکلی تو دل وہین لگا رہی اور
رباط اسکو کہتی ہین کہ سرحد اسلام پر دشمنان دین کی مقابلہ پر نگہبانی کی لیی بیٹھی تا وہ نہ آوین اسکا بڑا ثواب آیا ہی اور اللہ تعالی نی بھی حکم
اسکا اس آیۃ میں یا ایہا الذین آمنوا اصبروا وصابروا ورابطوا پس فرمایا کہ منتظر بیٹھنا نماز کی لیی اصل رباط ہی کہ جیسی وہان کفار کی مقابلہ میں
بیٹھتی ہین یہان شیطان کی مقابلہ میں بیٹھنا ہی کہ بڑا دشمن دین کا ہی اور فرض وضو کی چار ہین دہونا تمام منہ کا اور دہونا ہاتھوں کا کہنیوں تک
اور مسح چوتھائی سر کا کرنا اور دہونا پانوں کا ٹخنی تک اور مسح کرنا بالوں ڈاڑھی کا جو کہ ملی ہوئی ہین حلقہ منہ کی سی فرض ہی متنوں میں
یون ہی لکھا ہی اور فتاوی عالمگیری اور در مختار میں روایت صحیح اور مفتی بہ یہ لکھی ہی کہ دہونا ساری ڈاڑھی کا کہ متصل حلقہ کی ہی
فرض ہے اور لٹکی ہوئی کا دہونا فرض نہیں سنت ہی اور سنتین وضو کی یہ ہین دہونا ہاتھوں کا پہونچوں تک اور بسم اللہ کہنی ابتدای
وضو میں اور مسواک کرنی اور کلی کرنی اور ناک میں پانی دینا اور خلال کرنا ڈاڑہی اور انگلیوں کا اور تین تین بار دہونا ہر عضو کا
اور نیت کرنی اور ترتیب سی وضو کرنا جسطرح قرآن میں مذکور ہی اور ساری سر پر مسح کرنا اور پی در پی اعضای وضو کو دہونا اور
مسح کانوں کا کرنا ساتھ پانی سر کی اور مستحبات اوسکی یہ ہین داہنی طرف سی شروع کرنا دہونا اعضا کا اور مسح گردن کا کرنا اور قبلہ رخ
وضو کی لیی بیٹھنا اور ملنا اعضا کا پہلی بار اور پہلی وقت سی وضو کرنا بغیر عذر کی اور پھیرنا انگوٹھی ڈھیلی کا اور اسی طرح
قرط کہ جسے بالی و نتھ کہتے ہین غسل میں پس اگر جانتا ہی کہ پانی اوسکی نیچی پہنچتا ہے تو مستحب ہی اور اگر جانے کہ پانی نہیں

نہین پہونچتا تو اوسکا ہلا لینا فرض ہی اور مستحب ہی کہ آپ ہی وضو کری اور کسی سی نہ کرواوی اور کلام دنیا نہ کری اگر کوئی حاجت فوت ہوتی ہو
بغیر کلام کی تو خیر کری اور بسم اللہ پڑہی نزدیک دہونی ہر عضو کی اور مسح کرنیکی اور دعائین جو وقت دہونی ہر عضو کی منقول ہین پڑھی چنانچہ
شرح ہندی حصن حصین کی ہین تفصیل لکہی گئی ہین دیکہ لی اور درود اور سلام نبی صلی اللہ علیہ وسلم پر بھیجی بعد تمام کرنی وضو کی اور زیلعی مین
بعد دہونی ہر عضو کی درود اور سلام بھیجنا مستحب لکہا ہی اور بعد تمام کی شہادتین اور دعائین کہ حدیث مین پہنچی آئی ہین پڑھی اور بقیہ
پانی وضو کا قبلہ رخ کھڑی ہوکر یا بیٹھی ہوئی پیوی اور تعاہد یعنی خبرگیری کری پانی پہونچانی کی نیچی بہوون کی اور موجون کی اور گوشہ چشم کی
اور کونچون پانون پر کہ خشک رہ جاوین اور مکروہات وضو کی یہ ہین منہ پر پانی زور سی مارنا اور اسراف کرنا یعنی پانی زیادہ بہانا اور
تین بار سی زیادہ دہونا اور تین بار مسح کرنا ساتھ پانی نئی کی اور منہیات وضو کی یہ ہین کہ وضو بقیہ پانی وضو عورت کی سی نہ کرے اور
نجس جگہہ وضو نہ کری کہ پانی وضو کی حرمت کرنی چاہیی اور مسجد مین وضو نہ کری مگر برتن مین کری یا اوس جگہ کری کہ وضو کی لیی مقرر
رکھی ہی تو جائز ہی اور تھوک اور رینٹھ پانی وضو مین نہ ڈالی + ع ح ملتقی در مختار **وعن** عُثْمَانَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ
صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَنْ تَوَضَّأَ فَاَحْسَنَ الْوُضُوْءَ خَرَجَتْ خَطَایَاہُ مِنْ جَسَدِہٖ حَتّٰی تَخْرُجَ
مِنْ تَحْتِ اَظْفَارِہٖ مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ اور روایت ہی حضرت عثمان سی کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی جو شخص کہ وضو کری
پس اچہا وضو کری یعنی ساتھ رعایت سنتونکی اور مستحبات کی نکلتی ہین گناہ اوسکی یعنی صغیرہ گناہ بدن اوسکی سی یہانتک کہ نکلتی ہین نیچی ناخونون
اوسکی سی روایت کی یہ بخاری اور مسلم نی **ف** نکلتی ہین نیچی ناخونون اوسکی سی یہ مبالغہ ہی حاصل ہونی طہارت مین یعنی خوب پاک ہوجاتا ہے
گناہون سی مثل اس مضمون کی بیان بہی بولا کرتی ہین کہ شیخی ناک کی راہ نکالدین گی + س **وعن** اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ قَالَ قَالَ
رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِذَا تَوَضَّأَ الْعَبْدُ الْمُسْلِمُ اَوِ الْمُؤْمِنُ فَغَسَلَ وَجْھَہٗ خَرَجَ مِنْ
وَجْھِہٖ کُلُّ خَطِیْئَۃٍ نَظَرَ اِلَیْھَا بِعَیْنَیْہِ مَعَ الْمَاءِ اَوْ مَعَ اٰخِرِ قَطْرِ الْمَاءِ فَاِذَا غَسَلَ یَدَیْہِ خَرَجَ مِنْ یَدَیْہِ
کُلُّ خَطِیْئَۃٍ کَانَ بَطَشَتْھَا یَدَاہُ مَعَ الْمَاءِ اَوْ مَعَ اٰخِرِ قَطْرِ الْمَاءِ فَاِذَا غَسَلَ رِجْلَیْہِ خَرَجَ کُلُّ خَطِیْئَۃٍ
مَشَتْھَا رِجْلَاہُ مَعَ الْمَاءِ اَوْ مَعَ اٰخِرِ قَطْرِ الْمَاءِ حَتّٰی یَخْرُجَ نَقِیًّا مِّنَ الذُّنُوْبِ رَوَاہُ مُسْلِمٌ اور روایت ہی ابی ہریرہ سی کہا فرمایا
رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی جسوقت کہ ارادہ وضو کا کرتا ہی بندہ مسلمان یا فرمایا مومن پس دہوتا منہ اپنا نکلتا ہی منہ اوسکی سی ہر گناہ
کہ دیکہا تہا طرف اوسکی ساتھ آنکھون اپنی کی ساتھ پانی کی یا فرمایا ساتھ آخر قطرہ پانی کی یعنی جو گناہ آنکھون سی ہوی ہین جہڑ جاتی ہین پس
جسوقت کہ دہوتا ہی اپنی ہاتھ نکلتا ہی ہاتھون اوسکی سی ہر گناہ کہ پکڑا تہا اوسکو ہاتھون اوسکی نی ساتھ پانی کی یا فرمایا ساتھ آخر قطرہ پانی کی
یعنی جو گناہ ہاتہ سی ہوئی ہین جہڑ جاتی ہین پس جب دہوتا ہی پانون اپنی نکلتا ہی ہر گناہ کہ چلی تہی اوسکی طرف پانون اوسکی ساتھ پانی کے
یا فرمایا ساتھ آخر قطرہ پانی کی یہانتک کہ نکل آتا ہی پاک گناہون سی روایت کی یہ مسلم نی **وعن** عُثْمَانَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ
صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَا مِنِ امْرِئٍ مُّسْلِمٍ تَحْضُرُہٗ صَلٰوۃٌ مَّکْتُوْبَۃٌ فَیُحْسِنُ وُضُوْءَھَا وَخُشُوْعَھَا وَرُکُوْعَھَا اِلَّا کَانَتْ کَفَّارَۃً
لِّمَا قَبْلَھَا مِنَ الذُّنُوْبِ مَا لَمْ یُؤْتِ کَبِیْرَۃً وَّذٰلِکَ الدَّھْرَ کُلَّہٗ رَوَاہُ مُسْلِمٌ اور روایت ہے
حضرت عثمان رضی اللہ عنہ سی کہا فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نی نہین کوئی شخص مسلمان کہ آوی اوسکو نماز فرض پس اچہا کری وضو
اوسکا اور حضور اوسکا اور رکوع اوسکا مگر ہوتی ہی یہ نماز کفارہ اون گناہون کا کہ پہلے کیی تہی اس سی جب تک کہ نہین کیا کبیرہ اور یہ

ہمیشہ ہوتا رہتا ہی یعنی نماز کفارہ گناہوں کا ہی مخصوص کسی زمانہ پر نہین ہمیشہ ہی روایت کی یہ مسلم نی **ف** خشوع نماز کا یہ ہی کہ ظاہر وباطن کی آداب بجا لاوے کہ دل تہ ساں ہو اور نظر سجدہ کی جگہہ پر رکھے اور سوائے نماز کی کسی اور چیز مین مشغول نہووی اور ہر پا دہیان رکھی اور بدن اور کپڑے اور ڈاڑہی سی کہیلے نہین اور دائین اور بائین طرف منہ نہ پہیری اور آنکہہ بند نہ کری اور رکوع کو ذکر کیا اور سجدہ کا نہ کیا اسلئی کہ رکوع خاص مسلمانوں کی نماز مین ہی یہود اور نصاری کی نماز مین علی العموم نہین اور جب تک کہ نہین کیا اوسی کبیرہ مقصود یہ ہی کہ اسطرحکی نماز گناہوں صغیرہ کو دور کرتی ہی نہ کبیرہ کو + ح + **وَعَنْهُ** اَنَّهُ تَوَضَّأَ فَاَفْرَغَ عَلٰى يَدَيْهِ ثَلٰثًا ثُمَّ تَمَضْمَضَ وَاسْتَنْثَرَ ثُمَّ غَسَلَ وَجْهَهٗ ثَلٰثًا ثُمَّ غَسَلَ يَدَهُ الْيُمْنٰى اِلَى الْمِرْفَقِ ثَلٰثًا ثُمَّ غَسَلَ يَدَهُ الْيُسْرٰى اِلَى الْمِرْفَقِ ثَلٰثًا ثُمَّ مَسَحَ بِرَاْسِهٖ ثُمَّ غَسَلَ رِجْلَهُ الْيُمْنٰى ثَلٰثًا ثُمَّ الْيُسْرٰى ثَلٰثًا ثُمَّ قَالَ رَاَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَوَضَّاَ نَحْوَ وُضُوْئِيْ هٰذَا ثُمَّ قَالَ مَنْ تَوَضَّاَ وُضُوْئِيْ هٰذَا ثُمَّ يُصَلِّيْ رَكْعَتَيْنِ لَا يُحَدِّثُ نَفْسَهٗ فِيْهِمَا بِشَيْءٍ غُفِرَ لَهٗ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهٖ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَلَفْظُهٗ لِلْبُخَارِيِّ اور اونہین سی روایت ہی کہ وضو کیا اونہوں نی پس ڈالا یعنی پانی اوپر ہاتہ اپنی کی تین بار پہر کلی کی اور ناک جہاڑی تین بار یعنی ناک سنکنے کے بعد دینی پانی کی ناک مین پہر دہویا منہ اپنا تین بار پہر دہویا داہنا ہاتہ اپنا کہنی تک یعنی کہنی سمیت تین بار پہر دہویا بایان ہاتہ اپنا کہنی تک تین بار پہر مسح کیا اپنی سر پر پہر دہویا پاؤن داہنا اپنا تین بار پہر بایان پاؤن تین بار پہر کہا حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نی دیکہا مین نی پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو کہ وضو کیا مانند اس وضو میری کی پہر فرمایا جو وضو کری وضو میرا سا کہ یہ ہی یعنی برعایت فرائض اور سنتوں کے پہر نماز پڑہی دو رکعت نہ بات کری دل اپنی سی بیچ اس نماز کی کچہ بخشا جاتا ہی واسطی اوسکی جو پہلی کیا گناہ سی روایت کی یہ بخاری اور مسلم نی اور لفظ اسکی بخاری کی ہین **ف** تین بار سی زیادہ دہونا اعضای وضو کا مکروہ ہی سب علما کی نزدیک اور مراد یہ ہی کہ اگر پورا عضو تین بار دہو چکا ہے تو اب زیادہ نہ کری اسپر اور اگر ایک چلو سی آدہا عضو دہویا اور دوسری آدہ تو یہ ایکبار ہی ہوا ایسا اسیطرح شمار چند چلو دسی تین بار کو پورا کیا تو یہ زیادتی نہوئی اور پہر نماز پڑہی دو رکعت دو رکعت ادنی درجہ ہی اگر زیادہ بہی پڑہی تو افضل ہی یہ حدیث دلالت کرتی اسپر کہ بعد وضو کی نماز پڑہنی مستحب ہی اگر فرض یا سنتین موکدہ بہی پڑہی کافی ہین اور نہ بات کری دل اپنی سے یعنی دل سی باتین دنیا کی اور جو کہ متعلق ساتہ نماز کی نہین ہین نہ کری خیال اللہ ہی کیطرف لگائی رکہی اور اگر خطری آوین اور اونکو دفع کری اور حضور سی باز رکہین کچہ مضر نہین + ع م + **وَعَنْ** عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا مِنْ مُسْلِمٍ يَتَوَضَّأُ فَيُحْسِنُ وُضُوْءَهٗ ثُمَّ يَقُوْمُ فَيُصَلِّيْ رَكْعَتَيْنِ مُقْبِلٌ عَلَيْهِمَا بِقَلْبِهٖ وَوَجْهِهٖ اِلَّا وَجَبَتْ لَهُ الْجَنَّةُ رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہی عقبہ بن عامر سی کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی نہیں کوئی مسلمان کہ وضو کرے پس اچہا وضو کری پہر کہڑا ہو پہر نماز پڑہی دو رکعت متوجہ ہوکر اون دونون مین ساتہ دل اور منہ اپنی کی یعنی ساتہ باطن اور ظاہر کی مگر واجب ہوتی ہی واسطی اوسکی بہشت روایت کی یہ مسلم نی **ف** پہر کہڑا ہو یعنی حقیقۃ یا حکما یعنی مثلا بیٹہ کر پڑہی خصوصا جبکہ عذر رکہتا

+ ع + **وَعَنْ** عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا مِنْكُمْ مِنْ اَحَدٍ يَتَوَضَّأُ فَيُبْلِغُ اَوْ فَيُسْبِغُ الْوُضُوْءَ ثُمَّ يَقُوْلُ اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ وَفِيْ رِوَايَةٍ اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ وَاَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ اِلَّا فُتِحَتْ لَهٗ اَبْوَابُ الْجَنَّةِ

الثمانية يدخل من ايها شاء هكذا رواه مسلم في صحيحه والحميدي في افراد مسلم
وكذا ابن الاثير في جامع الاصول وذكر الشيخ محي الدين النووي في اخر حديث مسلم
على ما رويناه وزاد الترمذي اللهم اجعلني من التوابين واجعلني من المتطهرين والحديث
الذي رواه محي السنة رحمة الله في الصحاح من توضأ فاحسن الوضوء الى اخره رواه
الترمذي في جامعه بعينه الا كلمة اشهد قبل ان محمدا اور روایت ہی حضرت عمر بن الخطاب رض
سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی نہین کوئی تم مین سی کہ وضو کری پس نہایت کو پہونچا دی یا فرمایا پس پورا کری وضو پھر کہے
اشہد ان لا الہ الا اللہ وان محمدا عبدہ ورسولہ اور بیچ ایک روایت مسلم کی اشہد ان لا الہ الا اللہ وحدہ لا شریک لہ واشہد ان محمدا عبدہ ورسولہ
مگر کہولی جاتی ہین واسطی اوسکی دروازی بہشت کی آٹھون داخل ہو جس سی چاہی اسیطرح روایت کیا اسکو مسلم نی بیچ صحیح اپنی کے اور
حمیدی نی بیچ افراد مسلم کی اور اسیطرح ابن اثیر نی بیچ جامع الاصول کی اور ذکر کیا شیخ محی الدین نووی نی بیچ آخر حدیث مسلم کے
کو جسطرح روایت کیا ہمنی اوسکو اس عبارت کو اور زیادہ کیا ترمذی نی یعنی شہادتین پر اس دعا کو ای بار خدایا کر مجہی توبہ کرنیوالون سی
اور کر مجہی پاکیزگی کرنیوالون سی اور وہ حدیث کہ روایت کی امام محی السنہ نی بیچ صحاح کی جسنی وضو کیا پس اچہا وضو کیا آخر تک روایت
کی وہ ترمذی نی بیچ جامع اپنی کی بعینہ مگر کلمہ اشہد کا پہلی ان محمدا سی **ف** دروازی بہشت کی آٹھون یہان سب بہشتون کو
ایک اعتبار کیا اور ہر ایک کو دروازہ کہا اور کبہی ہر ایک کو بہشت کہتی ہین اوس حساب سی ہشت بہشت بولتی ہین اور ذکر کیا شیخ محی الدین
نووی نی الخ یعنی جسطرح روایت مسلم کی ہمنی بیان کی وہی روایت محی الدین نی بہی شرح مسلم مین نقل کی ہی اور اوسکی اخیر یہ عبارت بڑہادی
ہی وزاد الترمذی آخر تک اور کر مجہی توبہ کرنیوالون سی یعنی توبہ کرین گناہون سی اور رجوع کرین عیبون سی اور اس سی مراد یہ نہین ہے
کہ ہمسی گناہ بہت واقع ہوا کرین بلکہ مراد یہ ہی کہ جب گناہ واقع ہو دی تو توبہ الہام کر اگرچہ گناہ بہت ہون تا مضمون اس آیہ مین
داخل ہوئین ان اللہ یحب التوابین یعنی اللہ دوست رکہتا ہی توبہ کرنیوالون کو یعنی اونکو کہ نہین پہرتی ہین دروازہ مولی اپنی کسی
اور نہین نا امید ہوتی رحمت اوسکی سی اور کر مجہکو پاکیزگی کرنیوالون سی یعنی پاک ہو وین بری اخلاق سی پس ہمین اشارہ ہے
اسپر کہ طہارت اعضای ظاہر کی کہ ہماری اختیار مین تہی بجالائی اور طہارت احوال باطن کی تیری ہاتہ ہی پس نصیب کر اپنی فضل سی یا عیبی
ای در خم چوگان تو دل ہمچون گوی + بیرون نہ ز فرمان تو جان یکسر موی + ظاہر کہ بدست ماست کردیم تمام + باطن کہ بدست تست آنرا تو بشوی
اور پس اچہا وضو کیا آخر تک بعد فاحسن الوضوء کی عبارت اس روایت مین یون ہی ثم قال اشہد ان لا الہ الا اللہ وحدہ لا شریک لہ واشہد
ان محمدا عبدہ ورسولہ اللہم اجعلنی من التوابین واجعلنی من المتطہرین فتحت لہ ثمانیۃ ابواب الجنۃ یدخل من ایہا شاء اور مگر کلمہ اشہد کا پہلی ان محمدا سی
یعنی کلمہ اشہد کا کہ پہلی لفظ ان محمدا کی مصابیح والی نی ذکر کیا ہی ترمذی نی نہین ذکر کیا پس یہ اعتراض ہی مصنف کا مصابیح والی پر کہ یہ حدیث
جو صحاح مین لایا بخاری اور مسلم مین نہین ہی بلکہ جامع ترمذی مین ہی پس اسکو حسان مین لانا چاہیی تہا اور معلوم کیا چاہیی کہ جزری نی حصن حصین
مین ساتہ رمز ابن ماجہ اور ابن ابی شیبہ اور ابن سنی کی بیچ شہادتین کی لفظ ثلاث مرات کا بہی ذکر کیا ہی یعنی کلمہ تین بار پڑہی اور نسائی اور حاکم کی
روایت مین بعد اللہم اجعلنی آخر تک کی یہ بہی پڑہنا آیا ہی سبحانک اللہم وبحمدک اشہد ان لا الہ الا انت استغفرک واتوب الیک پس اولی یہ ہی کہ سب
ملاکر پڑہی اور مستحب ہین یہ اذکار نہانی والی کی لیی بہی + ح ع و **وعن** ابي هريرة قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم

إِنَّ أُمَّتِي يُدْعَوْنَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ غُرًّا مُحَجَّلِينَ مِنْ آثَارِ الْوُضُوءِ فَمَنِ اسْتَطَاعَ مِنْكُمْ أَنْ يُطِيلَ غُرَّتَهُ فَلْيَفْعَلْ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ

اور روایت ہی ابی ہریرہ سی کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی تحقیق امت میری پکاری جاویگی دن قیامت کی روشن پیشانی سفید اعضا اثر وضو کے سے پس جو کہ چاہے تم مین سی یہ کہ دراز کری روشنی اپنی پیشانی کی پس چاہیی کہ کری روایت کیا بخاری اور مسلم نی **ف** غر جمع اغر کی ہی یعنی سفید چہرہ اور محجل جسکی ہاتہ پانون سفید ہون یعنی بسبب وضو کی یہ اعضا روشن ہون گی معنی یہ ہین کہ جب پکاری جاوینگی نماز کی لوگو نمین سی محشر مین یا طرف جنت کی تو اس صفت پر ہونگی اور دراز کری روشنی پیشانی کی یعنی پیشانی کی اوپر سی ٹھوڑی کی نیچی تک اور ایک کان سی دوسری کان تلک خوب دہووی اور درازگی تحجیل کی یہ ہی کہ کہنی کی اوپر تلک پانو دہووی اور ذکر درازگی تحجیل کا کیا اسلیئی کہ دونون آپس مین لازم ایک دوسری کی ہین یعنی ایک کی درازگی کو فرمایا تو دوسری کی آپسی سمجہی جاویگی ع ح

وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَبْلُغُ الْحِلْيَةُ مِنَ الْمُؤْمِنِ حَيْثُ يَبْلُغُ الْوُضُوْءُ رَوَاهُ مُسْلِمٌ

اور اونہین سی روایت ہی کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی پہونچیگا زیور مومن کو یعنی جنت مین جہانتک کہ پہونچیگا پانی وضو کا روایت کی مسلم نی

الفصل الثانی

فصل دوسری **عن** ثَوْبَانَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اسْتَقِيمُوا وَلَنْ تُحْصُوا وَاعْلَمُوا أَنَّ خَيْرَ أَعْمَالِكُمُ الصَّلٰوةُ وَلَا يُحَافِظُ عَلَى الْوُضُوءِ إِلَّا مُؤْمِنٌ رَوَاهُ مَالِكٌ وَأَحْمَدُ وَابْنُ مَاجَةَ وَالدَّارِمِيُّ اور روایت ہی ثوبان سی کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ سیدہی رہو اور ہرگز نہ طاقت رکہسکوگی سیدھی رہنی کی اور جانو کہ بہترین چلون تمہاری سی نماز ہی اور نہین محافظت کرتا وضو پر مگر مومن روایت کی یہ مالک اور احمد اور ابن ماجہ اور دارمی نی **ف** سیدہی رہو یعنی مستقیم رہو احوال پر اور ہمیشہ سیدہی راہ چلو داہنی بائین میل نہ کرو اور مسکہ یہ امر بہت مشکل فرمایا لن تحصوا یعنی اوسطرح تمام وکمال کی استقامت نہین کرسکنی کی تم اور جب حکم کیا ساتہ نہ طاقت پانیکی استقامت پر اور نہ ادا کر نی حقوق اوسکی کو تمام افعال و احوال مین تو آگاہ کیا اوپر عمدہ اور خلاصہ عبادت کی کہ اگر اوسمین استقامت کروگی تو تدارک سب ہو جاویگا کہ وہ نماز ہی پس نگاہ رکہو شرائط اور آداب اوسکی اور اوکر حقوق بعد اوسکی اشارہ فرمایا ساتہ مقدمہ اوسکی کی کہ جسکو ایمان فرمایا ہی وہ وضو اور طہارت ہی فرمایا کہ نہین محافظت کرتا اوسکی یعنی سنن اور آداب اوسکی نہین بجالاتا مگر مومن کامل ہمیشہ حاضر رہتا ہی ساتہ دل اور بدن اپنی کی بیچ درگاہ رب اپنی کی اسلیئی کہ حاضر ہوتا اوسکی درگاہ پاک مین بدون طہارت کی بعید ہی ادب سی ع ح

وَعَنْ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ تَوَضَّأَ عَلَى طُهْرٍ كُتِبَ لَهُ عَشْرُ حَسَنَاتٍ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ اور روایت ہی ابن عمر سی کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی جو شخص کہ وضو کرے اوپر وضو کی لکہی جاتی ہین واسطی اوسکی دس نیکیان روایت کی یہ ترمذی نی **ف** یعنی ثواب جو وضو کا مقرر ہی زیادہ اوس سی دس لکہی جاتی ہین اور لکہا ہی علمانی کہ یہ ثواب جب ہوتا ہی کہ بعد وضو اول کی نماز فرض یا نفل پڑہ چکا ہو اور پہر وضو کری اور بعضی مین لکہا ہی کہ تجدید وضو کی مستحب ہی جسوقت کہ پہلے وضو سی نماز پڑہ چکا ہی اور بعضون کے نزدیک مکروہ ہے وضو پر وضو کرنا جسوقت کہ پہلے وضو کی بعد نماز نہ پڑہی ہو ع ح

الفصل الثالث

فصل تیسری **عن** جَابِرٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِفْتَاحُ الْجَنَّةِ الصَّلٰوةُ وَمِفْتَاحُ الصَّلٰوةِ الطُّهُورُ رَوَاهُ أَحْمَدُ روایت ہے جابر سے کہا فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نی کنجی بہشت کی نماز ہی اور کنجی نماز کی وضو ہے روایت کی احمد نی

احمد نے **ف** یعنی جیسے کہ دروازہ بغیر کنجی کے نہیں کھلتا ایسے ہی آدمی بغیر نماز کے بہشت میں نہیں جاتا آہین مبالغہ ہے محافظت کرنے نماز پر گویا نماز بحکم ایمان میں ہے کہ بغیر اوسکے بہشت میں جانا میسر نہیں ہوتا پس خوب طرح اسکو ادا کرے اور کبھی چھوڑے نہیں کہ یہ سبب ہے دخول جنت کا + ع غ + **وعن** شَبِيبِ بْنِ أَبِي رَوْحٍ عَنْ رَجُلٍ مِنْ أَصْحَابِ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلَّى صَلٰوةَ الصُّبْحِ فَقَرَأَ الرُّوْمَ فَالْتَبَسَ عَلَيْهِ فَلَمَّا صَلّٰى قَالَ مَا بَالُ أَقْوَامٍ يُصَلُّوْنَ مَعَنَا لَا يُحْسِنُوْنَ الطُّهُوْرَ وَإِنَّمَا يَلْبِسُ عَلَيْنَا الْقُرْاٰنَ أُولٰئِكَ رَوَاهُ النَّسَائِيُّ

اور روایت ہے شبیب بن ابی روح سے اونے روایت کی ایک شخص سے صحابیوں رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے سے یہ کہ تحقیق رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے پڑہی نماز صبح کی پس پڑہی سورۂ روم پس متشابہ ہوا حضرت صلعم پر پس جب نماز پڑہ چکے فرمایا کیا حال ہے لوگوں کا نماز پڑہتے ہیں ساتھ ہمارے اور نہیں اچھا وضو کرتے اور سوا اسکے نہیں ہے کہ ہم پر شتباہ ڈالتے ہیں قرآن کو یہ لوگ روایت کی یہ نسائی نے **ف** یہین اشارہ ہے طرف اسکی کہ سنن اور آداب کامل کرنیوالی ہیں واجب کو اور سبب برکت کی ہیں اور برکت اونکی سرایت کرتی ہے غیر میں جیسے کہ قصور کرنا انہیں باعث ضرر غیر کا ہوتا ہے اور انکے نہ ادا کرنے میں دروازہ فتوحات غیبیہ کا بند ہوتا ہے اور یہ حدیث باعث عبرت کی ہے اون لوگوں کے لیے کہ تاثیر صحبت سے غافل ہیں نہیں دیکھتے کہ سید الرسل صلی اللہ علیہ وسلم کو باوجود اس رتبہ کی حالت پڑہنے نماز میں کہ بہت وقت نزدیکی کا ہے صحبت ایک ادنی امتی کی نے کہ کوئی آداب یا سنت وضو کی اوس سے رہ گئی ہوگی تاثیر کی کہ قراۃ میں تشابہ لگا پس کیا حال ہوگا اونکا کہ صحابت اہل فسق اور اہل بدعت کی میں گرفتار ہیں شب روز عیاذًا باللہ منہ اور نام شخص روایت کرنیوالے کا میرک شاہ نے اغر غفاری لکھا ہے + ح ح + **وعن** رَجُلٍ مِنْ بَنِي سُلَيْمٍ قَالَ عَدَّهُنَّ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ يَدِيْ أَوْ فِيْ يَدِهٖ قَالَ التَّسْبِيْحُ نِصْفُ الْمِيْزَانِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ يَمْلَأُهٗ وَالتَّكْبِيْرُ يَمْلَأُ مَا بَيْنَ السَّمَاءِ وَالْأَرْضِ وَالصَّوْمُ نِصْفُ الصَّبْرِ وَالطُّهُوْرُ نِصْفُ الْإِيْمَانِ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ

اور روایت کی ایک شخص نے بنی سلیم میں سے کہ کہا گنا ان باتوں کو یعنی جو آگے مذکور ہیں پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے بیچ ہاتہ میری کے یا بیچ ہاتہ اپنے کے فرمایا سبحان اللہ کہنا یعنی ثواب اسکا بھر دیتا ہے آدہی ترازو اور الحمد للہ بھر دیتا ہے اوسکو یعنی الحمد للہ کہنا ساتہ سبحان اللہ کی ملکر بھر دیتا ہے یا الحمد للہ ہی فقط اور اللہ اکبر کہنا بھر دیتا ہے اوس چیز کو کہ درمیان آسمان و زمین کی ہے اور روزہ آدہا صبر ہے اور پاک رہنا آدہا ایمان ہے روایت کی یہ ترمذی نے اور کہا یہ حدیث حسن ہے **ف** یا بیچ ہاتہ میری کے یہ شک راوی ہے یعنی کہ پہنا حضرت نے اونگلیاں میری یا اونگلیاں اپنی اور ہتیلی پر بند کر کے پانچ باتیں گنیں اور روزہ آدہا صبر ہے یعنی پورا صبر تو یہ ہے کہ نفس کو طاعت پر روکے رکہے یعنی بجا لاوے اور گناہ سے روکے یعنی نہ کرے پس روزہ میں نفس کو طاعت پر روکے رکہنا ہوتا ہے اس باعتبار آدہا صبر ہے + ع + **وعن** عَبْدِ اللهِ الصُّنَابِحِيِّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا تَوَضَّأَ الْعَبْدُ الْمُؤْمِنُ فَمَضْمَضَ خَرَجَتِ الْخَطَايَا مِنْ فِيْهِ وَإِذَا اسْتَنْثَرَ خَرَجَتِ الْخَطَايَا مِنْ أَنْفِهٖ فَإِذَا غَسَلَ وَجْهَهٗ خَرَجَتِ الْخَطَايَا مِنْ وَجْهِهٖ حَتّٰى تَخْرُجَ مِنْ تَحْتِ أَشْفَارِ عَيْنَيْهِ فَإِذَا غَسَلَ يَدَيْهِ خَرَجَتِ الْخَطَايَا مِنْ يَدَيْهِ حَتّٰى تَخْرُجَ مِنْ تَحْتِ أَظْفَارِ يَدَيْهِ فَإِذَا مَسَحَ بِرَأْسِهٖ خَرَجَتِ الْخَطَايَا مِنْ رَأْسِهٖ حَتّٰى تَخْرُجَ مِنْ أُذُنَيْهِ فَإِذَا غَسَلَ رِجْلَيْهِ خَرَجَتِ الْخَطَايَا مِنْ رِجْلَيْهِ حَتّٰى تَخْرُجَ مِنْ تَحْتِ أَظْفَارِ رِجْلَيْهِ ثُمَّ كَانَ مَشْيُهٗ إِلَى الْمَسْجِدِ وَصَلٰوتُهٗ نَافِلَةً لَهٗ رَوَاهُ مَالِكٌ وَالنَّسَائِيُّ

اور روایت ہی عبداللہ صنابحی سی کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی جسوقت کہ وضو کرتا ہی بندہ مومن یعنی ارادہ کرتا ہی وضو کا پس کلا کرتا ہی نکلتی ہین گناہ منہ اوسکی سی اور جسوقت کہ ناک سنکتا ہی نکلتی ہین گناہ ناک اوسکی سی پس جسوقت دہوتا ہی منہ اپنا نکلتی ہین گناہ منہ سی یہانتک کہ نکلتی ہین نیچی پلکون آنکہون اوسکی سی پس جبکہ دہوتا ہی دونون ہاتہ اپنی نکلتی ہین گناہ ہاتہون اوسکی سی یہانتک کہ نکلتی ہین نیچی ناخونون دونون ہاتہون اوسکی سی پس جبکہ مسح کرتا ہی سر اپنی کو نکلتی ہین گناہ سر اوسکی سی یہانتک کہ نکلتی ہین دونون کانون اوسکی سی پس جب دہوتا ہی دونون پانون اپنی نکلتی ہین گناہ پانون اوسکی سی یہانتک کہ نکلتی ہین نیچی ناخونون پانون اوسکی سی پھر ہوتا ہی چلنا اوسکا طرف مسجد کی اور نماز پڑہنی اوسکی زیادتی واسطی اوسکی روایت کی یہ مالک اور نسائی نی ف یہانتک کہ نکلتی ہین دونون کانون اوسکی سی اس عبارت سی معلوم ہوتا ہی کہ کان داخل سر کے ہین جیسی کہ مذہب حنفی ہی اسلیے کانون کی مسح کی لیے نیا پانی نہ لیوی بلکہ جو پانی کہ مسح سر کی لیے لیا ہی اوس سی مسح کانون کا بہی کرلیتی ہین اور نماز پڑہنی اوسکی زیادتی واسطی اوسکی یعنی گناہون سی وضو کی پاک ہوچکا اب نماز زیادہ ہوتی ہی یعنی سبب بلندی درجات کی ہوتی ہی ✦ ع وعن ابی ہریرۃ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اتی المقبرۃ فقال السلام علیکم دار قوم مؤمنین وانا ان شاء اللہ بکم لاحقون وددت انا قد راینا اخواننا قالوا اولسنا اخوانک یا رسول اللہ قال انتم اصحابی واخواننا الذین لم یاتوا بعد فقالوا کیف تعرف من لم یات بعد من امتک یا رسول اللہ فقال ارایت لو ان رجلا لہ خیل غر محجلۃ بین ظہری خیل دہم بہم الا یعرف خیلہ قالوا بلی یا رسول اللہ قال فانہم یاتون غرا محجلین من الوضوء وانا فرطہم علی الحوض رواہ مسلم اور روایت ہی ابی ہریرہ رض سی تحقیق پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم آئی مقبرہ مین یعنی جنت البقیع مین دعای مغفرت کی لیے پہر کہا سلام ہی تمپر ای جماعت قوم مومنین کی اور تحقیق ہم اگر چاہی گا اللہ ملنے والی ہین اور آرزو رکہتا ہون مین یہ کہ دیکہون بہائیون اپنی کو کہا صحابہ نی کیا نہین ہم بہائی آپ کی ای رسول خدا کہا تم یار میری ہو اور بہائی میری وہ ہین کہ نہین آئی ابہی پس عرض کیا صحابہ نی کسطرح پہچانوگے تم یعنی قیامت مین اونکو کہ نہین آئی امت تمہاری مین سی ای رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم پس فرمایا خبر دو مجہکو اگر ہو ایک شخص کہ ہون واسطی اوسکی گہوڑی سفید پیشانی اور پانون درمیان گہوڑون نہایت سیاہ کی کیا نہین پہچانیگا گہوڑی اپنی کو عرض کی صحابہ رض نی کہ ہان ضرور پہچانیگا ای رسول خدا کی فرمایا تحقیق وہ آوینگی یعنی قیامت کو سفید پیشانی سفید ہاتہ پانون اثر وضو کی سی یعنی پس اس علامت سی اونکو پہچانون اور مین ہونگا سیرسامان اونکا اوپر حوض کوثر کی روایت کی یہ مسلم نی ف تم ہو یار میری یعنی تم بہائی بہی ہو اور رفیق تمام اور ابہی نہین پیدا ہوئی ہین اور بعد میری پیدا ہونگی یعنی تابعین وغیرہ دونرا بہائی چارہ ہی اسلام کا رکہتی ہین اور مین ہونگا میر سامان یعنی کار دار مغفرت اور رفعت درجات انکی کا درگاہ صمدیت مین پہلے جاکر درست کرتا ہون ✦ ع وعن ابی الدرداء قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم انا اول من یؤذن لہ بالسجود یوم القیامۃ وانا اول من یؤذن لہ ان یرفع راسہ فانظر الی ما بین یدی فاعرف امتی من بین الامم ومن خلفی مثل ذلک وعن یمینی مثل ذلک وعن شمالی مثل ذلک فقال رجل یا رسول اللہ کیف تعرف امتک من بین الامم فیما بین نوح الی امتک قال ہم غر محجلون من اثر الوضوء لیس احد کذلک غیرہم

وَأَعْرِفُهُمْ أَنَّهُمْ يُؤْتَوْنَ كُتُبَهُمْ بِأَيْمَانِهِمْ وَأَعْرِفُهُمْ تَسْعَى بَيْنَ أَيْدِيهِمْ ذُرِّيَّتُهُمْ رَوَاهُ أَحْمَدُ اور روایت ہی ابی درداسی کہا
فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی مین ہون اول اون شخصون کا کہ اذن دیا جاویگا واسطی اونکی ساتھ سجدی کی دن قیامت کی اور مین
ہون اول اون شخصون کا کہ اذن دیا جاویگا اونکو کہ اوٹھاوین سر اپنا پس دیکھونگا مین طرف اوس چیز کی کہ آگی میری ہی پس پہچانونگا
مین امت اپنی کو درمیان امتون کی اور دیکھونگا پیچھی اپنی مانند اسی کی یعنی ازدحام خلق کا پس پہچانونگا امت اپنی کو اور داہنی اپنی مانند
اسی کی اور بائین اپنی مانند اسی کی پس کہا ایک شخص نی یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کیونکر پہچانوگی تم امت اپنی کو درمیان امتون کی درمیان حضرت
نوح کی امت تمہاری تک فرمایا وہ یعنی امت میری سفید پیشانی اور سفید ہاتھ پانون ہونگی بسبب نشان وضو کی نہین ہوگا کوئی اسطرح سی
سیوای اونکی اور پہچانونگا اونکو یہ کہ دیئی جاوینگی وہ عملنامہ اپنی داہنی ہاتھون مین اور پہچانونگا اونکو یہ کہ دوڑتی ہونگی آگی اونکی اولاد
اونکی یعنی خرد سال روایت کی یہ احمد نی **ف** اوٹھاوین سر اپنا یعنی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم قیامت کو درگاہ صمدیت مین جب جانبر
ہونگی تو شفاعت کی لیی سجدہ مین جاوینگی مقدار ایک ہفتہ کی سجدہ ہی مین رہینگی پھر حکم ہوگا کہ سر اوٹھا اے محمد اور جو چاہ
ای محبوب میری جو کچھ چاہتا ہی تو دیا جاویگا تجکو پس حضرت سر اوٹھاوینگی اور زبان ساتھ شفاعت خلق کی کھولینگی اور دروازہ شفاعت کا
کھلوا دینگی اور یہ جو فرمایا کہ آگی پیچھی اور داہنی بائین مانند اسی کی مراد یہ ہی کہ ہر طرف امت کو دیکھونگا اسمین اشارہ ہی طرف کثرت اونکی کی
اور تفاوت مراتب اونکی کی اور درمیان نوح کی امت تمہاری تک یعنی حضرت نوح علیہ السلام کی زمانہ سی اتبک کہ مدت مدید ہی اسمین بہت سی
امتین گذری ہین اونمین سی اپنی امت کو کیونکر پہچانوگی اور نوح علیہ السلام کا نام لیا اور نبی کا نہ لیا اسلیے کہ مشہور ہین

باب ما یوجب الوضوء

باب اوس چیز کا کہ موجب ہو وضو کی **ف** یعنی اس مین بیان اون چیزون کا ہی کہ وضو کو توڑتی ہین بموجب مذہب حضرت امام اعظم رح
کی وضو ٹوٹتا ہی ان چیزون سی پاخانہ یا پیشاب کی رستہ سی جو چیز نکلی یعنی پاخانہ پیشاب بائی وغیرہ مگر ہوا جو مرد یا عورت کی آگی کی ستر سی نکلتی ہی اوس سی
وضو نہین جاتا اور ٹوٹتا ہی وضو اوس چیز سی کہ نجس ہو یعنی خون پیپ وغیرہ اور بدن مین سی آپ سی نکلکر اوس جگہہ پہونچی کہ اوسکو دھونا
وضو یا غسل مین لازم ہی یعنی اگر ناک کی بانسی تک یا آنکھ کی اندر رہے تو نہین ٹوٹیگا اسلیے کہ اونکا دھونا لازم نہیں اور ٹوٹتا ہے قی کرنی سی
منہ بھر قی مین خواہ اناج نکلی یا پانی یا پتہ یا خون جما ہوا یعنی سودا اور بلغم سی نہین ٹوٹتا اور پتلا خون یا پیپ اگر قی کری تو اوسمین بھرا
منہ کا شرط نہین بلکہ برابر تہوک کی یا غالب ہوگا تہوک پر تو وضو ٹوٹ جاویگا اور اگر کم ہوگا تو نہین اور اگر تہوڑی تہوڑی قی
ایک ہی متلی مین کئی بار ہوئی اور اتنی ہی کہ جمع کرین تو منہ بھر جاوی اوس سی وضو جاتا رہتا ہی اور جس چیز سی وضو نہین ٹوٹتا
وہ نجس بھی نہین ہی مثلاً تہوڑی سی قی کی یا خون کہ نہ بہا نجس نہین اور ٹوٹتا ہی وضو دیوانہ ہونی سی اور نشی سی اور بیہوش
ہو جانی سی اور قہقہہ بالغ کی سی اوس نماز مین کہ رکوع سجدہ والی ہو اور مباشرت فاحشہ سی اور مباشرت فاحشہ یہ ہی کہ ستر مرد اور عورت کی
ملجاوین یا دو عورتون کی یا دو مردون کی ساتھ انتشار کی یعنی کھڑی ہونی کی اور ٹوٹتا ہی سونی سی لیٹ کر یا تکیہ لگا کر اپنی بدن پر یا دیوار وغیرہ
لیکن اسطرح سو جاوی کہ اگر تکیہ کی چیز ہٹا لیوی تو گر پڑی اور اگر اسطرح سو جاوی کہ مقعد زمین سی اوٹھہ جاوی یعنی پہلو پہ یا کوہون پر یا چت
یا منہ کی بل یا کولی کو دیوار وغیرہ سی لگا کر یا پیٹ پانون پر لگا کر جھکا ہوا سو جاوی تو وضو ٹوٹ جاتا ہی اور اگر کھڑا کھڑا سو جاوی یا بیٹھکر سو جاوی
قسمون مذکورہ کی یا رکوع کی حالت مین یا سجدی کی حالت مین تو نہین ٹوٹتا مگر شرط یہ ہی کہ رکوع سجود بطور سنت کی ہون اور اگر کیڑی زخم مین سی
نکلین یا گوشت کٹ کر گر پڑی تو نہین ٹوٹتا اور اگر جونک لگائی اور وہ لہو پیکر بھر گئی یا بڑی چچڑی نی پیٹ بھر کر لہو پیا تو بھی ٹوٹ جاویگا اور نہین تو نہین

اور اگر ایک شخص کی آنکھ دکھتی ہے اور آنسو نکلتے ہیں اوس سے بھی وضو جاتا رہتا ہے لیکن اگر ہمیشہ جاری رہیں تو صاحب عذر ہو جاتا ہے اگر کوئی
اس مسئلے میں نقل ہے اسطرح اگر کان دکھتا ہے اور اوس سے پیپ یا کچھ نکلا وضو ٹوٹ جاویگا اور اگر بغیر درد کان کی پیپ وغیرہ کان سے نکلی
تو نہیں جاتی کا یہ چیزیں توڑنے والی وضو کی کہ بیان ہوئیں انہیں سے دو چیزوں پر تو اتفاق ہے سب علما کا کہ اوس سے وضو جاتا رہتا ہے دو چیز
کہ نکلی آگے پیچھے سے اور نیند اور باقی چیزیں مختلف فیہ ہیں + منتقی درمختار + **الفصل الاول** فصل پہلی **عن** ابی ہریرۃ قال
قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا تقبل صلوۃ من احدث حتی یتوضأ متفق علیہ روایت ہے ابی ہریرہ سے کہا فرمایا رسول اللہ صلعم
نے نہیں قبول کیجاتی نماز اوس شخص کی کہ بے وضو ہے جب تلک کہ وضو نہ کرے روایت کی یہ بخاری اور مسلم نے **ف** یہ اوسکے حق میں ہے کہ پانی رکھتا ہو اور
قدرت بھی رکھتا ہو اوسکے استعمال کی اور اگر پانی نہو یا ہو لیکن قدرت نہ رکھتا ہو اوسکے استعمال کی تو تیمم کرے ساتھ خاک کے اور اگر نہ پانی پاوے اور نہ خاک
اور قدرت اوس پر نہ رکھتا ہو کہ اوسکو فاقد الطہورین کہتے ہیں وہ نماز نہ پڑھے جب پانی وغیرہ پاوے تو قضا پڑھے اور امام شافعی کے نزدیک یہ ہے کہ بسبب
حرمت وقت کے پڑھ لے اور جب پانی یا خاک ملے تو قضا کرے ہمارے علمانے لکھا ہے کہ اگر کوئی بغیر طہارت کے قصداً نماز پڑھے اور حرمت وقت کا بھی
اوسے یاد نہووے تو وہ کافر ہو جاتا ہے اور اگر بغیر طہارت کے نماز پڑھے لوگوں کی شرم کر کے تو بھی کافر ہوتا ہے کیونکہ دونوں صورتوں
میں اسنے شرع کو حقیر جانا + غ ح **وعن** ابن عمر قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا تقبل صلوۃ بغیر طہور
ولا صدقۃ من غلول رواہ مسلم اور روایت ہے ابن عمر سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے نہیں قبول کیجاتی
نماز بغیر طہارت کے اور نہیں قبول ہوتی خیرات مال حرام میں سے روایت کی یہ مسلم نے **ف** کہا ہے بعض علما ہمارے نے کہ جو شخص
دیتا ہے مال حرام سے اور امید رکھتا ہے ثواب کی کافر ہو جاتا ہے + ع + **وعن** علی قال کنت رجلا مذاء
فاستحییت ان اسال النبی صلی اللہ علیہ وسلم لمکان ابنتہ فامرت المقداد فسالہ
فقال یغسل ذکرہ ویتوضأ متفق علیہ اور روایت ہے حضرت علی کرم اللہ وجہہ سے کہا تھا میں ایک شخص
مذی ڈالنے والا پس تھا میں حیا کرتا یہ کہ پوچھوں نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے یعنی حکم اوسکا کہ آیا غسل لازم آتا ہے یا وضو واسطے ہونے بیٹی آنحضرت کی
یعنی نکاح میری میں پس امر کیا میں نے مقداد کو یعنی پوچھنے کا حضرت سے پس پوچھا اونسے یعنی اسطرح کہ ایک شخص ایسا ہے اوسکا کیا حکم ہے پس فرمایا
کہ دھو ڈالے ستر اپنے کو اور وضو کرے روایت کی یہ بخاری اور مسلم نے **ف** اسمیں تنبیہ ہے اسپر کہ داماد کو ذکر کرنا شہوت کا اور اوس
متعلق ساتھ مباشرت عورتوں کے ہے روبرو خسر کے مناسب نہیں + ح + **وعن** ابی ہریرۃ قال سمعت رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم یقول توضأوا مما مست النار رواہ مسلم قال الشیخ الامام الاجل محی
السنۃ رحمۃ اللہ علیہ ھذا منسوخ بحدیث ابن عباس قال ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
اکل کتف شاۃ ثم صلی ولم یتوضأ متفق علیہ اور روایت ہے ابو ہریرہ رض سے کہا سنا میں
رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم سے کہ فرماتے تھے وضو کرو کھانے اوس چیز کے سے کہ پہونچی اوسکو آگ یعنی جو چیز آگ سے
پکی ہو روایت کی یہ مسلم نے کہا شیخ امام بزرگ محی السنہ نے رحمت ہووے اللہ کی اونپر یہ حکم منسوخ ہے ساتھ حدیث ابن عباس
کے کہا تحقیق پیغمبر خدا نے درود ہو ویں اللہ کا اونپر اور سلام کھایا شانہ بکری کا پھر نماز پڑھی اور نہیں وضو کیا روایت کی یہ
بخاری اور مسلم نے **ف** دوسری تاویل اس حدیث میں یہ کرتے ہیں کہ مراد وضو سے یہاں دھونا ہاتھ اور منہ کا ہے واسطے دور کرنے

کہ سنت ہی اور اسکو وضوء طعام کہتی ہین اس صورت مین منسوخ کہنی کی حاجت نہین + ح + وَعَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ اَنَّ رَجُلًا سَاَلَ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَتَوَضَّأُ مِنْ لُحُوْمِ الْغَنَمِ قَالَ اِنْ شِئْتَ فَتَوَضَّأْ وَاِنْ شِئْتَ فَلَا تَتَوَضَّأْ قَالَ اَنَتَوَضَّأُ مِنْ لُحُوْمِ الْاِبِلِ قَالَ نَعَمْ فَتَوَضَّأْ مِنْ لُحُوْمِ الْاِبِلِ قَالَ اُصَلِّيْ فِيْ مَرَابِضِ الْغَنَمِ قَالَ نَعَمْ قَالَ اُصَلِّيْ فِيْ مَبَارِكِ الْاِبِلِ قَالَ لَا رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہی جابر بن سمرہ سی تحقیق ایک شخص نی پوچہا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سی کیا وضو کرون مین گوشت بکری کی سی یعنی اسکی کہانی سی اگر وضو جاتا رہتا ہی تو پہر کرون فرمایا اگر چاہی تو پس وضو کر اور اگر چاہی تو نکر وضو کہا اوسنی کیا وضو کرون مین کہانی گوشت اونٹ کی سی فرمایا کہ ہان وضو کر کہانی گوشت اونٹ کی سی کہا اوسنی کہ نماز پڑہون مین بیچ جگہ رہنی بکریون کی کہا کہ ہان کہا اوس شخص نی نماز پڑہون مین بیچ جگہ بندہنی اونٹو کی فرمایا کہ نہین روایت کی یہ مسلم نی **ف** نزدیک امام احمد بن حنبل کی کہانی گوشت اونٹ کی سی وضو کرنا آتا ہی اسلیے کہ وہ ظاہر حدیث پر عمل کرتی ہین اور حضرت امام اعظم اور حضرت امام شافعی اور حضرت امام مالک رحمہم اللہ کی نزدیک وضو نہین جاتا اسواسطی کہ انکی نزدیک محمل حدیث کا اوپر وضو لغوی کی ہی یعنی ہاتہ منہ دہو ڈالنا کیونکہ اسکی گوشت مین بساندہ اور چکنائی زیادہ ہوتی ہی بکری کی گوشت سی یا یہ حدیث منسوخ ہی اور اونٹون کی بندہنی کی جگہ جو نماز پڑہنی کو منع فرمایا ہی تو یہ نہی تنزیہی ہی اور منع اسلیے فرمایا کہ نماز مین خاطر جمعی نہین رہتی خوف رہتا ہے اوسکی بہاگنی کا اور لات مارنی کا بخلاف بکریون کی کہ غریب ہوتی ہین اور یہ جائز ہونا اور منع ہونا اوس صورت مین ہی کہ مرابض اور مبارک خالی ہون نجاست سی اور اگر نجاست ہوگی تو مرابض مین بہی پڑہنی مکروہ ہوگی + ع + وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا وَجَدَ اَحَدُكُمْ فِيْ بَطْنِهٖ شَيْئًا فَاَشْكَلَ عَلَيْهِ اَخَرَجَ مِنْهُ شَيْءٌ اَمْ لَا فَلَا يَخْرُجَنَّ مِنَ الْمَسْجِدِ حَتّٰى يَسْمَعَ صَوْتًا اَوْ يَجِدَ رِيْحًا رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہی ابو ہریرہ سے کہا فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نی جسوقت کہ پاوی ایک تمہارا بیچ پیٹ اپنی کی کچہ چیز یعنی قراقر بسبب ریاح کی پس مشتبہ ہووی اوپر اوسکی کہ آیا نکلی ہی اوس سی کچہ چیز یا نہین پس نہ نکلی مسجد مین سی یعنی وضو کی لیے یہانتک کہ سنی آواز یا معلوم کری بو روایت کی یہ مسلم نی **ف** یہانتک کہ سنی آواز یا معلوم کری بو یہ باعتبار غالب کی ہی غرض اس حدیث سی یہ ہی کہ یقینًا معلوم ہووی نکلنا ریح کا اگرچہ آواز نہ سنی اور بو نہ پاوی جب وضو ٹوٹا سمجہے + ح + وَعَنْ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ عَبَّاسٍ قَالَ اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شَرِبَ لَبَنًا فَمَضْمَضَ وَقَالَ اِنَّ لَهٗ دَسَمًا مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہی عبد اللہ بن عباس سی کہ کہا تحقیق رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی پیا دودہ پس کلی کی اور فرمایا تحقیق واسطی اسکی چکنائی ہی روایت کی یہ بخاری اور مسلم نی **ف** اس حدیث سی معلوم ہوا کہ بعد کہانی چکنی چیز کی کلی کرنی مستحب ہی اسلیے کہ منہ مین بقیہ اوسکا کچہ رہتا ہی مبادا حالت نماز مین پیٹ مین پہونچی اور اسی پر قیاس کی جاتی ہی جو چیز کہ منہ مین لگ رہی ہی اور خوف ہو پیٹ مین پہونچنی کا اوس سی بہی کلی کری کہ مستحب ہے اور اس سی علمانی استنباط کیا ہی دہونا دونون ہاتہون کا پہلی کہانا کہانی سی ستہرائی کی لیی مگر یقین ہو ستہرائی ہاتہو نکا نجاست اور میل سی تو نہ دہووی اور اسیطرح بعد فارغ ہونی کی کہانی سی بہی دہووی مگر ہاتہونکو اگر کچہ نہ لگا ہو بسبب اسکی کہ کہانا خشک تہا یا چمچی وغیرہ سی کہایا ہی تو خیر دہووی اور مناسبت اس حدیث کو ساتہ باب کی یہ ہی کہ کلی مذکورہ متممات وضو سی ہی + ع + وَعَنْ بُرَيْدَةَ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلَّى الصَّلَوَاتِ يَوْمَ الْفَتْحِ بِوُضُوْءٍ وَاحِدٍ وَمَسَحَ عَلٰى خُفَّيْهِ فَقَالَ لَهٗ عُمَرُ لَقَدْ صَنَعْتَ الْيَوْمَ شَيْئًا لَمْ تَكُنْ

تَصْنَعُهٗ فَقَالَ عَمْدًا صَنَعْتُهٗ يَا عُمَرُ رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہی بریدہ سی کہ تحقیق نبی صلی اللہ علیہ وسلم نی پڑہین کو نماز دن فتح مکہ کی ساتہ ایک وضو کی یعنی ایک وضو سی پانچون نمازین پڑہین اور مسح کیا اوپر موزون کی پس کہا واسطی اونکی حضرت عمر نی تحقیق کیا آجکی دن ایک چیز کہ نہ تہی کرتی اوسکو پس فرمایا قصداً کیا مین نی اسکو ای عمر روایت کی یہ مسلم نی **ف** ایک چیز کہ نہ تہی کرتی یعنی کئی نمازین ایک وضو سی پڑہین اور موزہ پر مسح کیا یہ معمول پہلی سی اس طرح پر نہ تہا بلکہ ہر نماز کی لیی وضو تازہ کرتی تہی اسکی جواب مین فرمایا کہ قصداً مین نی کیا یعنی تا لوگ اسکا جائز ہونا معلوم کر لین + ح +

وَعَنْ سُوَيْدِ بْنِ النُّعْمَانِ اَنَّهٗ خَرَجَ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَامَ خَيْبَرَ حَتّٰى اِذَا كَانُوْا بِالصَّهْبَاءِ وَهِيَ مِنْ اَدْنٰى خَيْبَرَ صَلَّى الْعَصْرَ ثُمَّ دَعَا بِالْاَزْوَادِ فَلَمْ يُؤْتَ اِلَّا بِالسَّوِيْقِ فَاَمَرَ بِهٖ فَثُرِّيَ فَاَكَلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاَكَلْنَا ثُمَّ قَامَ اِلَى الْمَغْرِبِ فَمَضْمَضَ وَمَضْمَضْنَا ثُمَّ صَلّٰى وَلَمْ يَتَوَضَّاْ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ

اور روایت ہی سوید بن نعمان سی یہ کہ وہ نکلی ساتہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی اوس سال کہ خیبر فتح کیا یہانتک کہ جسوقت پہونچی کہ نام شہر کا ہی وہ ہی نزدیک خیبر کی نماز پڑہی عصر کی پہر منگوایا توشہ پس نہ حاضر کیا گیا مگر ستو پس حکم کیا اوسکو پس گہولی گئی پس کہایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نی اور کہایا ہمنی پہر کہڑی ہوی طرف نماز مغرب کی پس کلی کی اور کلی کی ہمنی پہر نماز پڑہی اور نہ کیا وضو روایت کی یہ بخاری نی **ف** اس حدیث سی معلوم ہوا کہ اگر آگ کی پکی چیز کہاوی تو اوس سی وضو نہین ٹوٹتا + ح +

الفصل الثانی

فصل دوسری

عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا وُضُوْءَ اِلَّا مِنْ صَوْتٍ اَوْ رِيْحٍ رَوَاهُ اَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِيُّ

روایت ہی ابی ہریرہ سی کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی نہین وضو کرنا آتا مگر آواز سی یا بو سی روایت کی یہ احمد اور ترمذی نی **ف** یعنی شک سی وضو نہین جاتا جبتک یقین نہو یعنی فقط قراقر سی وضو نہین جاتا جب یقین ہو نکلنی باد کا ٹوٹ جاتی + ع +

وَعَنْ عَلِيٍّ قَالَ سَاَلْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الْمَذْيِ فَقَالَ مِنَ الْمَذْيِ الْوُضُوْءُ وَمِنَ الْمَنِيِّ الْغُسْلُ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ

اور روایت ہی حضرت علی سی کہا پوچہا مین نی یعنی بواسطہ مقداد کی حضرت نبی صلی اللہ علیہ وسلم سی حال مذی کا پس فرمایا نکلنی مذی کی سی وضو آتا ہی اور نکلنی منی کی سی غسل روایت کی یہ ترمذی نی

وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِفْتَاحُ الصَّلٰوةِ الطُّهُوْرُ وَتَحْرِيْمُهَا التَّكْبِيْرُ وَتَحْلِيْلُهَا التَّسْلِيْمُ رَوَاهُ اَبُوْ دَاوٗدَ وَالتِّرْمِذِيُّ وَالدَّارِمِيُّ وَرَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ عَنْهُ وَعَنْ اَبِيْ سَعِيْدٍ

اور انہین سی روایت ہی کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کنجی نماز کی وضو ہی اور تحریم اوسکی تکبیر اور تحلیل اوسکی سلام پہیرنا روایت کی ابو داود اور ترمذی اور دارمی نی اور روایت کی ابن ماجہ نی حضرت علی سی اور ابی سعید سی **ف** یعنی تکبیر کہی سی نماز شروع ہو جاتی ہی اور سب چیزین حلال یعنی کہانا پینا اور سب کام منافی نماز کی اوسپر حرام ہوتی ہین اور سلام پہیرتی ہی وہی چیزین حلال ہو جاتی ہین + س +

وَعَنْ عَلِيِّ بْنِ طَلْقٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا فَسَا اَحَدُكُمْ فَلْيَتَوَضَّاْ وَلَا تَاْتُوا النِّسَاءَ فِيْ اَعْجَازِهِنَّ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَاَبُوْ دَاوٗدَ

اور روایت ہی علی بن طلق سی کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی جسوقت حدث کری ایک تمہارا یعنی باد بغیر آواز کی نکلی پس چاہیی کہ وضو کری اور نہ آوٴ تم عورتون کی پاس بیچ مقعدون اونکی کی روایت کی ترمذی اور ابو داود نی

وَعَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ اَبِيْ سُفْيَانَ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنَّمَا الْعَيْنَانِ وِكَاءُ السَّهِ فَاِذَا نَامَتِ الْعَيْنُ اسْتَطْلَقَ الْوِكَاءُ رَوَاهُ الدَّارِمِيُّ

اور روایت ہی معاویہ بن ابی سفیان سی تحقیق نبی صلی اللہ علیہ وسلم نی فرمایا سوای اسکی نہین کہ آنکہین سربند ہین سرین کی پس جسوقت سو جاتی ہین آنکہین کہل جاتا ہی سربند روایت کی یہ دارمی نی

ف يعنی جب آدمی جاگتا ہی تو گویا بند بندھا ہی اوسکی مقعد پر رکا رہتا ہی ہوا اور جب سویا تو اختیار جاتا رہتا ہی اور جوڑ ڈھیلی پڑجاتی ہین اور گمان ہوتا ہی نکلنی ہوا کا پس اسی گمان کی لیی نیند سی وضو ٹوٹتا ہی + ع وَعَنْ عَلِيٍّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وِكَاءُ السَّهِ الْعَيْنَانِ فَمَنْ نَامَ فَلْيَتَوَضَّأْ رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ وَقَالَ الشَّيْخُ الْإِمَامُ مُحْيِي السُّنَّةِ رَحِمَهُ اللّٰهُ هٰذَا فِي غَيْرِ الْقَاعِدِ لِمَا صَحَّ عَنْ أَنَسٍ قَالَ كَانَ أَصْحَابُ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَنْتَظِرُونَ الْعِشَاءَ حَتّٰى تَخْفِقَ رُؤُسُهُمْ ثُمَّ يُصَلُّونَ وَلَا يَتَوَضَّؤُنَ رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ وَالتِّرْمِذِيُّ إِلَّا أَنَّهُ ذَكَرَ فِيهِ يَنَامُونَ بَدَلَ يَنْتَظِرُونَ الْعِشَاءَ حَتّٰى تَخْفِقَ رُؤُسُهُمْ

اور روایت ہی حضرت علی کرم اللہ وجہہ سی کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی سربند سرین کی دونون آنکھین ہین پس جو شخص کہ سوگیا پس چاہیی کہ وضو کری روایت کی یہ ابو داؤد نی اور کہا شیخ امام محی السنہ نی رحمت کری اونکو اللہ یہ حکم جو ہی سوای بیٹھنی والی کی ہی اسواسطی کہ صحیح ہوا ہی انس سی کہ کہا تھی اصحاب رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی انتظار کرتی تھی نماز عشا کا یہانتک کہ جھک جاتی تھی سر اونکی پہر نماز پڑہتی تھی اور نہ وضو کرتی تھی روایت کی یہ ابو داؤد اور ترمذی نی مگر یہ کہ ذکر کیا ترمذی نی لفظ ینامون کا بدلی ينتظرون العشاء حتى تخفق رؤسهم کی

ف سوا بیٹھنی والی کی یعنی یہ حکم اوس شخص کی حق مین ہی کہ سوجاوی لیٹ کر پس جو سووی بیٹھی ہوئے اسطرح کہ ٹھہری رہی مقعد اوسکی زمین پر پھر جاگی اور مقعد اوسکی اوسیطرح ٹھہری ہو زمین پر پس نہین ٹوٹتا وضو اوسکا اگرچہ بہت سورہا ہو چنانچہ حدیث انس سی کہ مذکور ہوئی معلوم ہوا کہ بیٹھی ہوئی سونی سی وضو نہین ٹوٹتا اور ہیئت بیٹھنی کی کہ فقہ مین مذکور ہین قیاس سی یا اور حدیثون سی ثابت کی ہین + ح ع

وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ الْوُضُوءَ عَلٰى مَنْ نَامَ مُضْطَجِعًا فَإِنَّهُ إِذَا اضْطَجَعَ اسْتَرْخَتْ مَفَاصِلُهُ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَأَبُو دَاوُدَ اور روایت ہی ابن عباس سی کہا فرمایا رسول خدا صلعم نی تحقیق وضو لازم ہی اوپر اوس شخص کی کہ سوجاوی لیٹ کر پس تحقیق جسوقت کہ لیٹتا ہی ڈھیلی ہوجاتی ہین جوڑ اوسکی یعنی پھر خوف ہی ہوا نکلنی کا روایت کی یہ ترمذی اور ابو داؤد نی ف کہا میرک شاہ نی یہ منکر ہی راوی اسمین یزید دالانی ہی وہ کثیر الخطا اور فحش الوہم اور مخالف ثقات کی ہی + ع

وَعَنْ بُسْرَةَ قَالَتْ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا مَسَّ أَحَدُكُمْ ذَكَرَهُ فَلْيَتَوَضَّأْ رَوَاهُ مَالِكٌ وَأَحْمَدُ وَأَبُو دَاوُدَ وَالتِّرْمِذِيُّ وَالنَّسَائِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ وَالدَّارِمِيُّ اور روایت ہی بسرہ سی کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی جبکہ ہاتھ لگاوی ایک تمہارا ذکر اپنی کو پس چاہیی کہ وضو کری روایت کی یہ مالک اور احمد اور ابو داؤد اور ترمذی اور نسائی اور ابن ماجہ و دارمی نی

ف ستر کی چھونی سی وضو کی ٹوٹنی مین اختلاف کیا ہی علما نی بلکہ صحابہ کرام رض مین بھی اختلاف تھا امام شافعی رح کی نزدیک اگر ستر کو ننگی ہتھیلی سی چھوئی وضو جاتا رہتا ہی اور امام اعظم رح کی نزدیک نہین ٹوٹتا دلیل انکی ہی حدیث مابعد کی کہ ساتھ روایت قیس بن طلق کی کہ اوسنی اپنی باپ سی روایت کی سند ابی حنیفہ مین مذکور ہی اور بہت سی حدیثین روایت کی ہین جسکو شبہہ ہو شرح ملا علی قاری اور ترجمہ حضرت شیخ رح کو دیکھی اطمینان ہوجاویگی اور ابن ہمام نی لکھا ہی حق یہ ہی کہ دونون حدیثین درجہ حسن سی باہر نہین پر ترجیح ہی حدیث طلق کو یعنی جو آگی مذکور ہوتی ہی اسلیئی کہ حدیث مرد کی قوی ہوتی ہی کیونکہ وہ علم کو خوب یاد رکہتی ہین بہ نسبت عورتون کی اسی گواہی دو عورتونکی بمنزلہ گواہی ایک مرد کی ہوتی ہی + ح ع

وَعَنْ طَلْقِ بْنِ عَلِيٍّ قَالَ سُئِلَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ مَسِّ الرَّجُلِ ذَكَرَهُ بَعْدَ مَا يَتَوَضَّأُ قَالَ وَهَلْ هُوَ إِلَّا بَضْعَةٌ مِنْهُ رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ وَالتِّرْمِذِيُّ وَالنَّسَائِيُّ وَرَوَى ابْنُ مَاجَةَ نَحْوَهُ وَقَالَ الشَّيْخُ الْإِمَامُ مُحْيِي السُّنَّةِ رَحِمَهُ

كَتِفًا ثُمَّ مَسَحَ يَدَهُ بِمِسْحٍ كَانَ تَحْتَهُ ثُمَّ قَامَ فَصَلّٰى رَوَاهُ اَبُوْدَاوٗدَ وَابْنُ مَاجَةَ اور روایت ہی
ابن عباس سی کہ کہا کہا یا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی شانہ بکر کا یعنی گوشت شانہ بکری بریانکا پھر پونچھ لیا ہاتھ اپنا ساتھ ٹاٹ کی کہ تہا بچہا ا
نیچی حضرت کی پھر کھڑی ہوگئی پس نماز پڑھی روایت کی یہ ابو داؤد اور ابن ماجہ نی **ف** پس نماز پڑہی یعنی وضو نکیا آمین دلیل ہی اس پر
کہ آگ کی پکی ہوئی چیز کی کھانی سی وضو نہین ٹوٹتا اور یہ بھی اس سی معلوم ہوا کہ اگر چکنائی وغیرہ ہاتھ منہ کو نہ لگی تو دہونا ہاتھ منہ کا کچہ
ضرور نہین ٭ ع ح **وَعَنْ** اُمِّ سَلَمَةَ اَنَّهَا قَالَتْ قَرَّبْتُ اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَنْبًا مَشْوِيًّا
فَاَكَلَ مِنْهُ ثُمَّ قَامَ اِلَى الصَّلٰوةِ وَلَمْ يَتَوَضَّأْ رَوَاهُ اَحْمَدُ اور روایت ہی امّ سلمہ سی یہ کہ اونہون نی کہا لی گئی مین طرف نبی
صلی اللہ علیہ وسلم کی ایک پہلو بھنا ہوا پس کھایا اوسمین سی پھر کھڑی ہوی طرف نماز کی اور نہ وضو کیا یعنی نہ وضو کیا اور نہ ہاتھ منہ ہوی یا روایت
کی یہ احمد نی **الفصل الثالث** فصل تیسری **عَنْ** اَبِيْ رَافِعٍ قَالَ اَشْهَدُ لَقَدْ كُنْتُ اَشْوِيْ لِرَسُوْلِ
اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَطْنَ الشَّاةِ ثُمَّ صَلّٰى وَلَمْ يَتَوَضَّأْ رَوَاهُ مُسْلِمٌ روایت ہی ابی رافع سی کہ کہا قسم کہاتا ہون مین تحقیق تہا مین
بھونتا واسطی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی پیٹ بکری کا یعنی جو چیز پیٹ مین ہوتی ہی دل اور کلیجی وغیرہ پس کہاتی تہی پھر نماز پڑہتی اور
وضو نہین کرتی روایت کی یہ مسلم نی **وَعَنْهُ** قَالَ اُهْدِيَتْ لَهُ شَاةٌ فَجَعَلَهَا فِي الْقِدْرِ فَدَخَلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ مَا هٰذَا يَا اَبَا رَافِعٍ فَقَالَ شَاةٌ اُهْدِيَتْ لَنَا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ فَطَبَخْتُهَا فِي الْقِدْرِ قَالَ نَاوِلْنِي الذِّرَاعَ
يَا اَبَا رَافِعٍ فَنَاوَلْتُهُ الذِّرَاعَ ثُمَّ قَالَ نَاوِلْنِي الذِّرَاعَ الْاٰخَرَ فَنَاوَلْتُهُ الذِّرَاعَ الْاٰخَرَ ثُمَّ قَالَ نَاوِلْنِي الذِّرَاعَ الْاٰخَرَ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ
اللّٰهِ اِنَّمَا لِلشَّاةِ ذِرَاعَانِ فَقَالَ لَهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَمَا اِنَّكَ لَوْ سَكَتَّ لَنَاوَلْتَنِيْ
ذِرَاعًا فَذِرَاعًا مَا سَكَتَّ ثُمَّ دَعَا بِمَاءٍ فَتَمَضْمَضَ فَاهُ وَغَسَلَ اَطْرَافَ اَصَابِعِهٖ ثُمَّ قَامَ
فَصَلّٰى ثُمَّ عَادَ اِلَيْهِمْ فَوَجَدَ عِنْدَهُمْ لَحْمًا بَارِدًا فَاَكَلَ ثُمَّ دَخَلَ الْمَسْجِدَ فَصَلّٰى وَلَمْ يَمَسَّ مَاءً
رَوَاهُ اَحْمَدُ وَرَوَاهُ الدَّارِمِيُّ عَنْ اَبِيْ عُبَيْدٍ اِلَّا اَنَّهٗ لَمْ يَذْكُرْ ثُمَّ دَعَا بِمَاءٍ اِلٰى اٰخِرِهٖ اور روایت ہی ابو رافع سی کہا تحفہ
بھیجی گئی واسطی اونکی بکری پس ڈالا اوسکو ہانڈی مین یعنی پکانی کی لیی پس آئی حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم اور فرمایا کیا ہی یہ ای
ابو رافع کہا کہ بکری تحفہ بھیجی گئی ہی واسطی میری ای رسول خدا کی پس پکایا مین نی اوسکو ہانڈی مین فرمایا حضرت نی دی مجکو دست ای
ابو رافع پس دیا مین نی اونکو دست پھر فرمایا دی مجکو دست اور پس دیا مین نی دست اور پھر فرمایا دی مجکو دست اور پس کہا ای رسول خدا کی
نہین ہوتی واسطی بکری کی مگر دو دست یعنی شور و نو دسپی چکا اور کہان سی لاؤن پس فرمایا واسطی اونکی حضرت نی درود ہو خدا اللہ کا اوپر اونکی
سلام خبردار ہو تحقیق تو اگر چپکا رہتا دیتا مجکو دست پھر دست جبتک کہ چپکا رہتا پھر منگوایا پانی پس دہویا منہ اپنا یعنی کلی کی اور دہوئیں پوریں
اونگلیون کی پھر کھڑی ہوی پس نماز پڑہی پھر گئی طرف اونکی یعنی ابو رافع اور اہل اونکی کی پس پایا نزدیک اونکی گوشت ٹھنڈا پس کھایا پھر
داخل ہوی مسجد مین اور نماز پڑہی یعنی ادای شکرانہ کی لیی اور نہ استعمال کیا پانی یعنی نہ وضو کیا اور دکلی روایت کی یہ احمد نی اور روایت کی دارمی نی
ابی عبید سی مگر یہ کہ نہین ذکر کیا ثم دعا بماء آخر تک **ف** جناب سالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم کو بہت بہاتا تہا دست تا قوت بدن حاصل ہو اور عبادت
مولی بخوبی ادا ہو اور یہ جو فرمایا کہ اگر تو چپکا رہتا دیتا مجکو دست پھر دست یعنی اگر تو چپکا رہتا تو اللہ تعالی از راہ معجزہ میری کی بی نہایت دست
پیدا کرتا جاتا از بسکہ تو نی یہ جواب دیا بند ہوگئی اور شاید اونکی جواب سی ایسی نظر گئی کہ حضرت کو توجہ اور حضور کہ طرف جناب باری تعالی کی ہتا

اوسکی جواب سی اوسمین کچہ فرق آگیا ہو بسبب متوجہ ہونی کی طرف رد جواب اوسکی کی + ح **وعن** انس بن مالک قال کنت انا و ابی و ابو طلحۃ جلوسا فاکلنا لحما و خبزا ثم دعوت بوضوء فقالا لم تتوضأ فقلت لهذا الطعام الذی اکلنا فقالا اتتوضأ من الطیبات لم یتوضأ منه من هو خیر منک رواہ احمد اور روایت ہی انس بن مالک سے کہا تہا مین اور ابی بن کعب اور ابو طلحہ بیٹھی ہوی پس کہایا ہمنی گوشت اور روٹی پہر منگوایا مین نی پانی وضو کو پس کہا ابی اور ابو طلحہ نے کیون وضو کرتی ہو پس کہا مین نی واسطی اس کہانی کی کہ کہایا ہم نی پس کہا ان دونون نی کیا وضو کرتی ہو کہانی پاکیزہ چیز کی سی نہین وضو کیا اوس سی اوس شخص نی کہ وہ بہتر ہی تجہسی یعنی نبی صلی اللہ علیہ وسلم روایت کی یہ احمد نی **وعن** ابن عمر کان یقول قبلۃ الرجل امرأتہ وجسہا بیدہ من الملامسۃ ومن قبل امرأتہ او جسہا بیدہ فعلیہ الوضوء رواہ مالک والشافعی اور روایت ہی ابن عمر سی کہ تہی کہتی بوسہ لینا ایک شخص کا اپنی عورت کا اور چہونا اوسکو اپنی ہاتہہ سی یہ بہی ملامسہ سی ہی اور جو شخص کہ بوسہ لی اپنی عورت کا یا چہوئی اوسکو اپنی ہاتہہ سی پس اوسپر ہی وضو روایت کی یہ مالک اور شافعی نی **ف** ملامستہ سی ہی یعنی کلام اللہ مین جو مذکور ہی کہ ان ان چیزون سی وضو لازم آتا ہی اوسمین یہ بہی ہی او لامستم النساء یعنی یا ملامستہ کرو عورت کو پس ابن عمر نی کہا کہ بوسہ لینا عورت کا یا ہاتہہ لگانا اوسکو داخل ہی ملامستہ مین جو کہ کلام اللہ مین مذکور ہی مذہب شافعی بہی یہی ہی وہ معنی ملامستہ کی لیتی ہین ہاتہہ لگانا اور امام اعظم صاحب معنی ملامستہ کی جماع کرنی کی لیتی ہین اور خوب دلیلین سپر لای ہین فقہ کی کتابون مین مذکور ہین **وعن** ابن مسعود کان یقول من قبلۃ الرجل امرأتہ الوضوء رواہ مالک اور روایت ہی ابن مسعود سی کہ تہی کہتی بوسہ لینی ایک شخص کی سی اپنی عورت کو وضو آتا ہی روایت کی یہ مالک نی **وعن** ابن عمر ان عمر بن الخطاب قال ان القبلۃ من اللمس فتوضؤا منہا اور روایت ہی ابن عمر سی تحقیق عمر بن الخطاب نی کہا تحقیق بوسہ لینا لمس سی ہی یعنی داخل ہی لمس مین جو کلام اللہ مین مذکور ہی پس وضو کرو اوس سی **ف** ان قولون صحابہ رض کی سی معلوم ہوتا ہی کہ عورت کی چہونی سی وضو جاتا رہتا ہی جیسی کہ مذہب شافعی ہی اور امام اعظم صاحب کہتی ہین کہ اول تو یہ روایتین سب موقوف صحابیون پر ہین حکم انکا مرفوع کا سا نہین اور دوسری انکی نزدیک درجہ صحت کو بہی یہ روایتین نہین پہونچتین اور قطع نظر اسکی پہلی جو مذکور ہوئی حدیث حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی حضرت عایشہ رض سی اوس سی بہی معلوم ہوتا ہی کہ عورت کی چہونی سی وضو نہین جاتا اور مسند ابی حنیفہ مین روایت ہی ابن عباس سی کہا کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی لیس فی القبلۃ الوضوء یعنی بوسہ لینی سی وضو نہین آتا پس شاید یہ حدیث ناسخ اور حدیثون کی ہو واللہ اعلم ح ح **وعن** عمر بن عبد العزیز عن تمیم الداری قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الوضوء من کل دم سائل رواہما الدارقطنی وقال عمر بن عبد العزیز لم یسمع من تمیم الداری ولا رآہ ویزید بن خالد ویزید بن محمد مجہولان اور روایت ہی عمر بن عبد العزیز سی اونہون نی نقل کی تمیم داری سی کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی وضو لازم آتا ہی ہر خون بہنی والی سی روایت کی یہ دونون دارقطنی نی اور کہا دارقطنی نی کہ عمر بن عبد العزیز نی نہین سنا تمیم داری سی اور نہ دیکہا اوسکو اور یزید بن خالد اور یزید بن محمد یہ دونون راوی مجہول ہین **ف** عمر بن عبد العزیز بیٹی ہین مروان کی نہایت عابد زاہد متقی نیک سیرت تہی خصوصا ایام حکومت مین چنانچہ عقبہ بن نافع نی فاطمہ بنت عبد الملک کہ بی بی انکی تہی پوچہا کہ کچہ احوال اپنی میان کا بیان کرو اونہون نی کہا کہ لوگ بہت نماز پڑہنی والی اور روزہ رکہنی والی تو ہوتی ہین لیکن اللہ رب سی ڈر نیوالا اوسکی برابر مین نی کسی کو نہین دیکہا جب گہر مین آتا تو مصلی پر سامنے کو ڈالدیتا اور روتا رہتا اور ... یہانتک کہ

غالب آتی پہر جاگتا اور اسیطرح کرتا تمام رات اور مناقب انکی بہت ہین اور تسیم صحابی ہین کلام اللہ ختم کرتی تہی ایک رکعت مین اور کبھی ایک آیۃ بار بار پڑہتی تمام رات اور ایک رات یہ سو رہی تہجد کو نہ اوٹھی پس ایک برس تک سوئی نہین تمام شب عبادت کرتی رہتی انفس نہرا باری اوسی فعل کی اور یہ جو فرمایا کہ لازم آتا ہی وضو ہر خون بہنے والی سی یہ بعین خاص مذہب امام اعظم صاحب رح کا ہی اور اوراسون کی نزدیک اگر سوا پیشاب اور پاخانہ کی رستی سی نکلی تو وضو ٹوٹتا ہی اور اور جاہ سی نکلی تو نہین ٹوٹتا اور دلیل ہماری یہ حدیث ہی اگرچہ دارقطنی نے اسمین کلام کیا ہی لیکن ابن عدی نے بیچ کتاب کامل کی زید بن ثابت سی روایت کی ہی یعنی یہ حدیث اور طریق بہی رکہتی ہی اور دارقطنی جو اسمین کلام کیا ہی اوسکا جواب یہ ہی کہ حدیث مرسل ہماری نزدیک اور نزدیک جمہور علما کی حجت ہی اور یزید بن خالد اور یزید بن محمد کی مجہول ہونی مین اختلاف ہی اور قطع نظر اسکی دلیل ہماری مذہب کی یہ حدیث آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی ہی من قاء او رعف او امذی فی صلوتہ فلینصرف ولیتوضا ولیبن علی صلوتہ مالم یتکلم یعنی جسنی قی کی یا جسکی نکسیر ہو ٹی یا مذی نکلی نماز اوسکی مین پس پہری اور وضو کری اور بنا کری نماز اپنی جب تلک کہ نہ کلام کری کذافی الہدایۃ اور ابو داود مین بہی اس مضمون کی حدیث آئی ہی پس معلوم ہوا کہ خون سوای سبیلین کی اور جاہ سی نکلی تو بہی وضو ٹوٹتا ہی ٭ ع ح

باب آداب الخلاء

باب ہی بیچ بیان ادب پاخانہ کی ف ادب اسکو کہتی ہین کہ کرنا اوسکا اچہا ہو خواہ وہ چیز بولنی کی ہو خواہ کرنیکی

الفصل الاول

فصل پہلی عن ابی ایوب الانصاری قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا اتیتم الغائط فلا تستقبلوا القبلۃ ولا تستدبروھا ولکن شرقوا او غربوا متفق علیہ قال الشیخ الامام محی السنۃ رحمہ اللہ ھذا الحدیث فی الصحراء اما فی البنیان فلا باس لما روی عن عبد اللہ بن عمر قال ارتقیت فوق بیت حفصۃ لبعض حاجتی فرایت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقضی حاجتہ مستدبر القبلۃ مستقبل الشام متفق علیہ اور روایت ہی ابی ایوب انصاری سی کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی جب جاؤ تم پاخانہ مین پس نہ منہ کرو قبلہ کیطرف اور نہ پیٹھہ دو اوسکو ولیکن مشرق کیطرف یا مغرب کی روایت کی یہ بخاری مسلم نی کہا شیخ امام محی السنۃ شافعی نی رحمت کری اونکو اللہ یہ حدیث یعنی حکم اسکا بیچ جنگل کی ہی ای پر بیچ عمارتون کی مضائقہ نہین اسواسطی کہ روایت کی گئی ہی عبد اللہ بن عمر سی کہ کہا چڑہا مین اوپر گہر حفصہ کی واسطی بعض کام اپنی کی پس دیکہا مین نی حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو پاخانہ پہرتی تہی یعنی پاخانہ مین بیٹہہ رہی ہوی قبلہ کو ساتہی شام کی روایت کی یہ بخاری نی ف یعنی پس اس حدیث سی معلوم ہوا کہ پشت بقبلہ پاخانہ کی لیی گہر مین بیٹہنا درست ہی ولیکن مشرق کیطرف یا مغرب کیطرف یہ بات خاص مدینہ والونکی لیی اور جو کہ اوس سمت پر رہتی ہین فرمائی اسلیی کہ قبلہ مدینہ کا جنوب ہی پس جب منہ اور پیٹہہ قبلہ کیطرف نہ کرینگی تو البتہ مشرق اور مغرب ہی کیطرف ہوگی اور جسطرف کی شہر والون کو مشرق اور مغرب کیطرف منہ اور پیٹہہ نکرنی چاہیی کہ قبلہ اودہر ہی پڑیگا اور اس مسئلہ مین اختلاف ہی علما کا مذہب امام اعظم صاحب کا یہ ہی کہ قبلہ کیطرف پشت و رو نہ کری پیشاب اور پاخانہ پہرنی مین خواہ جنگل مین ہو خواہ گہر مین اگر کریگا تو مرتکب حرام کا ہوگا اور امام شافعی رح کی نزدیک جنگل مین حرام ہی اور گہر مین نہین دلیل امام اعظم رح کی ایک تو یہ حدیث ہی کہ اس سی مطلق منع معلوم ہوتا ہی جنگل ہو خواہ گہر اور یہ حدیث منع کی اکثر صحابہ نی روایت کی ہی اور دوسری دلیل انکی یہ ہی کہ حضرت نی بسبب تعظیم قبلہ کی منع فرمایا ہی پس اس بات مین جنگل اور گہر برابر ہی جیسا کہ تہوکنا اور پانون لنبی کرنی قبلہ کیطرف ہر جاہ منع ہین اور محی السنۃ نی جو حدیث عبد اللہ بن عمر سی نقل کی اوسکا جواب یہ ہی کہ شاید وہ پہلی منع کرنیکی ہو یا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم جانب قبلہ سی کچہہ پہر کر بیٹہی ہون انہون نے

تمیز کیا ہوا اور وہ مقام بہی مقتضی ایسا ہی کہ انہوں نی تامل نہ کیا ہوگا واللہ اعلم ع ع **وعن** سلمان قال نھانا یعنی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان نستقبل القبلۃ لغائط او بول او ان نستنجی بالیمین او ان نستنجی باقل من ثلثۃ احجار او ان نستنجی برجیع او بعظم رواہ مسلم اور روایت ہی سلمان سی کہا منع کیا ہکو یعنی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی یہ کہ منہ کرین قبلہ کیطرف وقت پاخانہ کی یا پیشاب کی اور یہ کہ استنجا کرین ہم داہنی ہاتہہ سی اور یہ کہ استنجا کرین ہم کم تین پتہرون سی اور یہ کہ استنجا کرین ہم نجاست سی یعنی خواہ آدمی کی ہو یا جانور کی یا ہڈی سی روایت کی یہ مسلم نی **ف** کہا ہی علماء ہماری نی کہ قبلہ کیطرف منہ کرنا بیچ حالت پاخانہ کی اور پیشاب کرنیکی مکروہ تحریمی ہی اور استنجا کرنا داہنی ہاتہہ سی مکروہ تنزیہی اور پہلی نہی تحریمی ہی اور دوسری مین تنزیہی اور بیچ حالت استنجا کرنی پیشاب کی ستر کو داہنا ہاتہہ لگادی بہی نہین بلکہ بائین ہاتہہ مین پہلا لیکر ستر اوسپر رکہہ لی داہنی ہاتہہ سی پکڑکر نرکہی کہ یہ بہی مکروہ ہی اور استنجا تین ڈہیلون سی کرنا واجب ہی امام شافعی کی نزدیک اور اعظم رحم کی نزدیک تین ڈہیلی لینی شرط نہین ہین اگر کم مین بہی پاکی حاصل ہوجاوی کافی ہی دلیل انکی حدیث صحیح بخاری کی ہی عبداللہ ابن مسعود کہ کہا اونہون نی پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم پاخانہ کو تشریف لیگئی اور مجہکو فرمایا کہ تین پتہر لا پس دو تو پتہر پائی مین نی اور ایک گوبر کا ٹکڑا اوسکی ساتہہ لی آیا حضرت نی دونون پتہر تو لی لیی اور گوبر پہینک دیا پس معلوم ہوا کہ دو بہی کافی ہین تین ہی واجب نہین لیکن تین ڈہیلی مستحب ہی ع ع • **وعن** انس قال کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا دخل الخلاء یقول اللھم انی اعوذ بک من الخبث والخبائث متفق علیہ اور روایت ہی انس سی کہا تہی رسول خدا صلعم جسوقت کہ داخل ہوتی پاخانہ مین یعنی ارادہ کرتی داخل ہونیکا فرماتی یا الٰہی تحقیق مین پناہ مانگتا ہون ساتہہ تیری ناپاک جنون سی اور ناپاک جنیون سی روایت کی یہ بخاری مسلم نی **ف** اگر پاخانہ مین پاخانہ کی لیی جاوی تو پہلی داخل ہونی سی یہ دعا پڑہ لی اور اگر جنگل مین پاخانہ پہری مین وقت ارادہ کی یعنی جسوقت دامن وغیرہ سمیٹ کر بیٹہنی لگی اوسوقت پڑہی ع • **وعن** ابن عباس قال مر النبی صلی اللہ علیہ وسلم بقبرین فقال انھما لیعذبان وما یعذبان فی کبیر اما احدھما فکان لا یستتر من البول وفی روایۃ لمسلم لا یستنزہ من البول اما الاخر فکان یمشی بالنمیمۃ ثم اخذ جریدۃ رطبۃ فشقھا بنصفین ثم غرز فی کل قبر واحدۃ قالوا یا رسول اللہ لم صنعت ھذا فقال لعلہ ان یخفف عنھما ما لم ییبسا متفق علیہ

اور روایت ہی ابن عباس سی کہا گذری نبی صلی اللہ علیہ وسلم دو قبرون پرپس فرمایا تحقیق صاحب ان دونوکی عذاب کیی جاتی ہین اور نہین عذاب کیی جاتی بیچ بڑی چیز کی کہ بچنا اوس سی مشکل ہو ایک اونمین سی تہا کہ نہین بچتا تہا پیشاب سی اور مسلم کی روایت مین یہ ہی کہ نہین احتیاط کرتا تہا پیشاب سی اور دوسرا پس تہا چلتا ساتہہ چغلی کی پہر لی حضرت نی ایک شاخ تر یعنی کہجور کی پس چیرا اوسکو آدہون آدہ پہر گاڑ دی ہر قبر پر ایک ایک عرض کی صحابہ نی ای رسول خدا کی کیون کیا تمنی یہ پس فرمایا شاید کہ تخفیف ہو اونسی عذاب کی جبتک کہ نہ خشک ہون روایت کی یہ بخاری مسلم نی **ف** نہین بچتا تہا پیشاب سی یعنی احتیاط نکرتا تہا کہ چہینٹین پیشاب کی نہ پڑین یہ معنی مناسب ترہین ساتہہ روایت مسلم کے کہ آگی مذکور ہی اور ایک روایت مین لا یستبرئ بہی آیا ہی اوسکی معنی بہی یہی ہین کہ طلب پاکی نہین کرتا تہا پیشاب سی اور ایک روایت مین لا یستتر آیا ہی کہ دو تینون کی درمیان نون ہی استتار یعنی جہاڑنی اور کہینچنی سی ترکی ہی ساتہہ زور کی تا قطرہ پیشاب کا کہ اندر رہگیا ہو بالکل نکل جاوی یعنی قطرہ اچہی طرح جہاڑکر نہ نکالتا تہا پس پاکی پیشاب سی نہ کرنی کبیرہ گناہون سی ہی اور سبب بطلان نماز کی ہوتی ہی اور یہی

لوگونکو جو وہم پیدا ہوتا ہی کہ ڈہیلی سی پیشاب خشک کرنا حضرت سی ثابت نہین ہوا ہی پس ہرکسیکو چاہیی کہ ڈہیلا بعد پیشاب کی نہ لیا کری یہ بات گمراہی کی
ہی جسکا مزاج قوی ہو اور یقین ہو قطرہ نہ آئیگا البتہ اوسکو تو پانی کافی ہوگا اور جسکو قطرہ دیر تک آتا رہتا ہوگا چنانچہ اکثر لوگونکو ایسا ہی اتفاق
ہوتا ہی وہ ڈہیلا نہ لیگا تو ضرور پاجامہ گندہ ہوگا اگر حضرت سی نہین ثابت ہوا تو باعث یہ ہی کہ مزاج مبارک قوی تہا حاجت نہتی آپ حضرت نے
مثلاً فصد نہ لی ہو اب جسکو حاجت پڑی وہ بہی کہی کہ ہم نہین لیتی یہ کہنا اوسکا ضرر کریگا غرض شارع کی دریافت کرنی چاہیی کہ ہمین تاکید ہمارے
کی ہی ہر نوع طہارت حاصل کرنی چاہیی ایسی حیلہ کرکی گندی کپڑون سی نماز پڑہنی محض خطا ہی فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ اکثر عذاب
قبر پیشاب سی ہوتا ہی پاکی کیا کرو پیشاب سی اور فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نی پرہیز کرو پیشاب سی پس تحقیق وہ اول اوس چیز کا ہی کہ
حساب مین گرفتار ہوگا بندہ بسبب اوسکی قبر مین روایت کی یہ طبرانی نی اور سوای اسکی عمر رض سی ڈہیلا لینا بعد پیشاب کی آیا ہی ہی فعل صحابی کا
حجت ہی کہ حضرت نی فرمایا ہی لازم پکڑو میری سنت اور سنت خلفای راشدین مہدیین کی چنانچہ وہ روایت مصنف بن ابی شیبہ مین منقول ہی وہ
یہ ہی ابو بکر عن یسار بن نمیر کان عمر اذا بال مسح ذکرہ بحائط او بحجر ولم یمسہ ماء یعنی تہی حضرت عمر رض کہ جب پیشاب کرتی پہرتی ستر اپنا دیوار پر یا پتہر پر اور
نہ لگاتی اوسکو پانی اور حضرت شاہ ولی اللہ محدث دہلوی رح نی ازالۃ الخفا مین لکہا ہی کہ اسپر اجماع اہل سنت کا ہی اور معنی نمیمہ کی ہین سخن چینی
بیچ دو شخصون مین دشمنی ہو ایک کی بات دوسری کو پہونچا دی فساد ڈالنی کی لیی یا آپسمین دشمنی ڈلوا دیوی اسطرح کی کہ نقل کری ایک کی بات دوسری کی
آگی قسم گالی وغیرہ سی کہا نووی نی معنی نمیمہ کی ہین نقل کرنا کلام غیر کا کسیکے آگی بقصد ضرر پہونچانی کی پس یہ بدترین برائی ہی کیونکی صحیحین مین آیا ہی کہ جنت مین نہین
داخل ہونیکا سخن چین اور حضرت عمر رض نی کعب احبار سی پوچہا کہ کونسا گناہ توریت مین بڑا پڑہا تونی کہا اونہون نی سخن چینی کرنی فرمایا کہ آیا قتل سی بہی
اسکا گناہ زیادہ ہی اونہون نی کہا کہ سخن چینی سی قتل بہی واقع ہوتا ہی اور اور برائیان اس سی پیدا ہوتی ہین اور یہ جو فرمایا کہ شاید تخفیف ہو اونسی اب
جبتک کہ نہ خشک ہوون سبب تخفیف عذاب کا علما نی یہ لکہا ہی کہ حضرت نی اونکی لیی شفاعت مانگی تہی پس مقبول ہوئی کہ تخفیف ہوگئی عذاب مین تا کہ ٹہنیان
کہ دونون ٹہنیان خشک ہون چنانچہ یہ بات صحیح مسلم کی خبر سی معلوم ہوتی ہی کہ فرمایا حضرت نی مقبول ہوئی شفاعت میری یہ کہ دور کیا اللہ تعالی نی
عذاب اون دونون سی جبتک ٹہنیان تر رہین گی پس ظاہر تو یہ معلوم ہوتا ہی اور سوای اسکی علما نی اور بہی بہت وجہیں لکہی ہین جو چاہی اور
شرحون مین دیکہہ لی اور کرمانی نی کہا ہی کہ ٹہنی مین خاصیت تہی دفع عذاب کی مگر یہ بات بسبب برکت دست مبارک آنحضرت صلعم کی حاصل ہوئی تہی اس سے
یہی معلوم ہوا کہ زیارت کرنی صلحا کی قبور کو باعث تخفیف عذاب ہی مردون کی لیی + ح ح وتقریر مؤلف **وعن** ابی ہریرۃ قال قال
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اتقوا اللاعنین قالوا وما اللاعنان یا رسول اللہ قال الذی یتخلی فی
طریق الناس او فی ظلہم رواہ مسلم اور روایت ہی ابو ہریرہ سی کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی بچو تم دو چیزون سی
کہ سبب ہین لعنت کی کہا صحابہ نی اور کیا ہین وہ ای رسول خدا کی فرمایا ایک تو وہ شخص کہ پاخانہ پہری بیچ راہ لوگون کی یا بیچ سایہ لوگونکی روایت کی
مسلم نی ف بیچ راہ لوگون کی لکہا ہی علما نی کہ مراد راہ سی وہ ہی کہ چلتی ہو یعنی اکثر لوگ وہان گذرتی ہون وہ راہ نہین مراد ہی کہ جسپر لوگ کبہی
گذرتی ہون اور مراد سایہ اونکی سی یہ ہی کہ ایک درخت کی نیچی لوگ سایہ مین بیٹہا کرتی ہون پس وہان پاخانہ نہ پہری + ح **وعن**
ابی قتادۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا شرب احدکم فلا یتنفس فی الاناء واذا اتی الخلاء
فلا یمس ذکرہ بیمینہ متفق علیہ اور روایت ہی ابی قتادہ سی کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی جسوقت کہ پیوی پانی تم مین سی کوئی
پس نہ دم لی پانی مین اور جسوقت آوی پاخانہ مین پس نہ لگاوی ستر اپنی کو دہنا ہاتہ اور نہ استنجا کری ساتہ دہنی ہاتہ اپنی کی روایت کی یہ بخاری مسلم نی

وعن ابی ہریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم انما انا لکم مثل الوالد لولدہ اعلمکم اذا اتیتم الغائط فلا تستقبلوا القبلۃ ولا تستدبروھا وامر بثلثۃ احجار ونھی عن الروث والرمۃ ونھی ان یستطیب الرجل بیمینہ رواہ ابن ماجۃ والدارمی اور روایت ہی ابی ہریرہ سی کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی سوا اسکی نہین کہ مین واسطی تمہاری مانند باپ کی ہون واسطی بیٹی اپنی کی یعنی نصیحت اور تعلیم کرتی ہین سکھلاتا ہون مین تمکو جس وقت آو تم پاخانہ مین پس نہ سامنی کرو منہ قبلہ کی اور نہ پیٹھ کرو قبلہ کیطرف اور حکم فرمایا ساتھ تین پتھرون کی یعنی تین ڈھیلون سی استنجا کری اور منع کیا استنجا کرنا لید سی یعنی سب نجاستون سی اور ہڈی سی اور منع کیا یہ کہ استنجا کری آدمی ساتھ دہنی ہاتھ اپنی کی روایت کی یہ ابن ماجہ اور دارمی نی **ف** سری حدیث کی سی یہ معلوم ہوا کہ اولاد کو اطاعت کرنی باپ کی واجب ہی اور باپ پر واجب ہی اولاد کو اوسکانا اور سکھانا اون چیزون کا کہ ضرور ہیں دین مین ع

وعن عائشۃ قالت کانت ید رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الیمنی لطھورہ وطعامہ وکانت یدہ الیسری لخلائہ وما کان من اذی رواہ ابو داؤد اور روایت ہی عائشہ سی کہ کہا تہا داہنا ہاتھ حضرت نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا واسطی وضو کرنی اور کہانی کی اور تہا بایان ہاتھ واسطی استنجا کرنیکی اور واسطی چیز کی کہ ہو مکروہ روایت کی ابو داود نی **ف** واسطی وضو کرنی اور کہانی کی یعنی داہنی ہاتھ سی وضو کرتی اور کہاتی پیتی اوسی سی اور اسیطرح اور جتنی اچہی کام ہین جیسی کوئی چیز دینی لینی وغیرہ ذلک وہ بہی داہنی ہاتھ سی کرتی اور واسطی چیز کی کہ مکروہ ہو یعنی جن چیزون کو نفس پاک مکروہ رکہتی ہین جیسی ناک چہنکنی وغیرہ ذلک اونکو بائین ہاتھ سی کرتی اور ظاہر یہ معلوم ہوتا ہی کہ پانی ناک مین داہنی ہاتھ سی دیتی ہون اور ناک بائین ہاتھ سی چہنکتی ہون پس معمول شریف تو یون تہا اور اب عجب طور اکثر لوگون نی اختیار کیا ہی کہ کتاب بائین ہاتھ مین لیتی ہین اور جوتی داہنی ہاتھ مین یا تو آداب شریعت سی واقف ہی نہین یا غفلت کرتی ہین ایسا نہ چاہیی بلکہ رعایت آداب کی کرین اور بیدار ہون خواب غفلت سی ع

وعنھا قالت قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا ذھب احدکم الی الغائط فلیذھب معہ بثلثۃ احجار یستطیب بھن فانھا تجزئ عنہ رواہ احمد وابو داؤد والنسائی والدارمی اور روایت ہی حضرت عائشہ سی کہا فرمایا رسول خدا صلعم نی جب جاوی ایک تمہارا طرف پاخانہ کی پس لیجاوی اپنی ساتھ تین پتہر استنجا کری ساتھ اونکی پس تحقیق یہ پتہر کفایت کرینگی پانی سی روایت کی یہ احمد ابو داؤد نسائی دارمی نی **ف** یعنی جب تین ڈہیلون سی اصل نجاست پاک کی حاجت پانی سی استنجا کرنیکی نہ رہی یعنی اصل طہارت حاصل ہو گئی اور نماز پڑہنی جائز ہوئی لیکن پانی سی استنجا کرنا مستحب ہی ع

وعن ابن مسعود قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا تستنجوا بالروث ولا بالعظام فانھا زاد اخوانکم من الجن رواہ الترمذی والنسائی الا انہ لم یذکر زاد اخوانکم من الجن اور روایت ہی ابن مسعود سی کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی نہ استنجا کرو ساتھ لید کی اور نہ ساتھ ہڈی کی کیونکہ تحقیق وہ ہڈی توشہ ہی تمہاری بہائیونکا جنون مین سی روایت کی یہ ترمذی اور نسائی نی مگر نسائی نی نہین ذکر کیا زاد اخوانکم من الجن **ف** ہڈی خوراک جنون کی ہی اور لید خوراک اونکی جانورون کی ع

وعن رویفع بن ثابت قال قال لی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یا رویفع لعل الحیوۃ ستطول بک بعدی فاخبر الناس ان من عقد لحیتہ او تقلد وترا او استنجی برجیع دابۃ او عظم فان محمدا منہ بریئ رواہ ابو داؤد اور روایت کی رویفع بن ثابت سی کہا فرمایا واسطی میری رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی ای رویفع شاید زندگی دراز ہو تیری پیچہی میری پس خبر دی لوگونکو یہ کہ جسنی گرہ لگائی ڈاڑہی اپنی مین یا ڈالا تانت کا یا استنجا کیا ساتھ نجاست جانور کی یا ہڈی کی پس تحقیق محمد اوس سی بیزار ہین روایت کی یہ ابو داؤد نی **ف** شاید زندگی دراز ہو تیری یعنی شاید تیری زندگانی دراز ہو بعد انتقال میری کی اور دیکہی لوگون کو کہ کرتے ہین گناہ

اور رسوم جاہلیت کی تو خبر دینا اونکوان باتوں کی اور گرہ دینی ڈاڑہی کی کئی معنی ہین اکثر علما تو یہ کہتی ہین کہ ساتھ تدبیر اور تکلف کی اینٹھنی ساتھ اور لگانی وغیرہ کی بالونکو گھونگروالی کریں پس یہ منع ہی کہ مخالفت سنت کی لازم آتی ہی کیونکہ ڈاڑہی کی سید ہی بال چھوڑنا کہتی ہین سنت اپنی اپر بعضوں نے یہ معنی کہی ہین کہ عادت اہل جاہلیت کی تہی کہ وقت لڑائی کی ڈاڑہی مین گرہ دیتی تہی پس حکم کیا اوسکو چھوڑ دینی کا ایسی کرنا بہت غرور کی ساتھ ہوتی ہی اور بعضوں نے کہا ہی کہ یہ عادت اہل عجم کی ہی تہی پس منع کیا اس سی کیونکہ تغیر خلقت اللہ کی لازم آتی ہی اور لفظ وتر کی معنی مین یا تو ڈوری کی ہین کہ عادت اہل جاہلیت تعویذ اور رسکی دفع نظر اور محافظت کی لیی آفات سی باندہ کر کہوڑون اور گہوڑون کی گلی مین ڈالتی تہا اس سی منع فرمایا اور بعضون نے یہ معنی کہی ہین کہ اوس ڈوری مین گہنٹی یا گھونگرو باندہ کر لٹکاتی تہی اپنی یہ ہین کہ چلّی کمان کی گہوڑون کی گردن مین ڈالتی تہی تہ نظر نہ لگی پس ان رسموں سی منع فرمایا اسلیی کہ مشابہت ہوتی ہی کافروں سی اور حضرت اوس سی بیزار ہوتی ہین اس سی معلوم ہوا کہ اوتی امر کفار کی کرنی سی اگرچہ کبائر گناہوں سی تہو حضرت بیزار ہوتی ہین اب جس صورت مین کہ بڑی بڑی رسمین کفر کی کہ درجہ کبائر کو پہونچین برتین تو کیا حال ہوگا

وعن ابی ہریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من اکتحل فلیوتر من فعل فقد احسن ومن لا فلا حرج ومن استجمر فلیوتر من فعل فقد احسن ومن لا فلا حرج ومن اکل فما تخلل فلیلفظ وما لاک بلسانہ فلیبتلع من فعل فقد احسن ومن لا فلا حرج ومن اتی الغائط فلیستتر فان لم یجد الا ان یجمع کثیبا من رمل فلیستدبرہ فان الشیطان یلعب بمقاعد بنی آدم من فعل فقد احسن ومن لا فلا حرج رواہ ابوداود وابن ماجۃ والدارمی اور روایت ہی ابی ہریرہ سی کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جو شخص کہ سرمہ لگاوی پس چاہیی کہ طاق سلائیان لگاوی جسنی کیا پس تحقیق اچہا کیا اور جسنی نہ کیا تو گناہ نہین اور جو شخص کہ استنجا کری پس چاہیی کہ لیوی ڈہیلی طاق یعنی تین یا پانچ یا سات جسنی یہ کیا پس تحقیق اچہا کیا اور جسنی نہین کیا پس نہین گناہ اور جو شخص کہ کہاوی کچہہ پس جو چیز کہ نکالا خلال سی پس چاہیی کہ پہینکدی اوسکو اور جو نکالی ساتھ زبان اپنی کی پس چاہیی کہ نگل جاوی جسنی کیا پس تحقیق اچہا کیا اور جسنی نہ کیا پس نہین گناہ اور جو آوی پاخانہ مین پس چاہیی کہ پردہ کری پس اگر نہ پاوی مگر یہ کہ جمع کری تو دہ ریت کا پس چاہیی کہ کری پیچہی اپنی اوس تودہ کو پس تحقیق شیطان کہیلتا ہی ساتھ سرینون بنی آدم کی سی جسنی کیا پس تحقیق اچہا کیا اور جسنی نہ کیا پس نہین گناہ روایت کی یہ ابوداود اور ابن ماجہ دارمی نے

ف طاق سلائیان لگاوی یعنی تین داہنی آنکہہ مین اور تین بائین آنکہہ مین صحیح تر یہی قول ہی اور حضرت سی بہی یہ طور ثابت ہوا ہی کہ حضرت کی ایک سرمہ دانی تہی اوس مین سی سرمہ لگاتی تہی تین ایک مین اور تین ایک مین اور بعضون نے کہا ہی کہ تین داہنی مین لگاوی اور دو بائین مین اور بعضون نے کہا ہی کہ دو دو ہین مین لگاوی اور دو دو بائین مین اور پہر ایک داہنی مین تا شروع بہی داہنی سی ہو وی اور تمام ہی اوسی پر پس جو طاق لگے دیکہا اچہا کریگا اور جو نہ کریگا کچہہ گناہ نہین کیونکہ مستحب ہی اور ڈہیلونکی مقدمہ مین جو فرمایا کہ جسنی یہ کیا اچہا کیا اور جسنی نہ کیا تو گناہ نہین اسمین تائید ہی مذہب کی مین ہی ڈہیلی لینی طاق لینی واجب نہین کم زیادتی مین اختیار رکہتا ہی لیکن طاق لینی البتہ مستحب ہین اور یہ جو فرمایا کہ جو خلال سی نکالی تو پہینکدے کیونکہ اکثر تنکی سی خون نکل آتا ہی احتیاطاً پہینکدے اور زبان سی جو نکلتا ہی اوسمین یہ احتمال نہین اور اسمین جو فرمایا کہ نہین گناہ تو یہ حکم اوسی صورت مین ہی کہ یقین نہو نکلنی خون کا احتمال ہوا اور جس صورت مین یقین ہوگا خون کی نکلنی کا پس ہر طرح نگلا ہوا کہانا حرام ہوگا اور واجب ہوگا اوسکا پہینک دینا اور پاخانہ کی وقت پردہ کرکی بیٹہی پر دی لیی کچہہ نپاوی تو تودہ ریت کا جمع کری اور پیٹہہ اوسطرف کرکی بیٹہی کیونکہ جب پردہ نہین کرتا تو شیطان شرمگاہ سی کہیلتا ہی یعنی لوگون کی دلون مین وسوسی ڈالتا ہی کہ اوسکا ستر کہلا ہوا دیکہتی ہی اور اس سی جن نہین ... [illegible]

پہنچتی ہیں پس یہ پردہ کرنا بہتر ہی اگر نکری تو گناہ نہیں یعنی جب کوئی دیکھی نہیں تو گناہ نہیں احتیاط کرنا اسکا اچھا ہی اور جہان یقین ہو کہ لوگ دیکھینگی تو ضرور ہی پردہ کرنا نہ کریگا تو گنہگار ہوگا اور ضرورت مین اگر پاخانہ پہری تو دیکھنی والون پر گناہ ہی ضرورت سی یہ مراد ہی کہ پردہ نہ بہم پہونچی اور اسکو حاجت شدید ہو تو اس صورت مین مجبور ہی اور تو دہ پشت کیطرف کرنیکو اسلیی فرمایا کہ آگی کی ستر کا پردہ دامن وغیرہ سی بہی کرسکتا ہی بخلاف پیچہی کی کہ ادہر پردہ کرنا مشکل ہی ✦ ع وعن عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مُغَفَّلٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَبُولَنَّ اَحَدُكُمْ فِي مُسْتَحَمِّهٖ ثُمَّ يَغْتَسِلُ فِيهِ اَوْ يَتَوَضَّأُ فِيهِ فَاِنَّ عَامَّةَ الْوَسْوَاسِ مِنْهُ رَوَاهُ اَبُوْ دَاوٗدَ وَالتِّرْمِذِيُّ وَالنَّسَائِيُّ اِلَّا اَنَّهُمَا لَمْ يَذْكُرَا ثُمَّ يَغْتَسِلُ فِيهِ اَوْ يَتَوَضَّأُ فِيهِ اور روایت ہی عبد اللہ بن مغفل سی کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی نہ پیشاب کری ایک تمہارا بیچ غسل خانہ اپنی کی پہر نہاوی اوسمین یا وضو کری اوسمین یعنی عاقل سی بعید ہی کہ نہانی کی جگہ پیشاب کری پہر وہین نہاوی یا وضو کری اسلیی کہ اکثر وسواس پیدا ہوتی ہین اس سی روایت کی یہ ابو داؤد و ترمذی و نسائی نی مگر ترمذی نسائی نی نہین ذکر کیا ثم یغتسل فیہ او یتوضا فیہ ف اکثر وسواس اسلیی پیدا ہوتی ہین کہ وہ جا نجس ہوجاتی ہی اور اوسپر پڑتا ہی پانی پس اب دلمین پیدا ہوتا ہی کہ آیا اوسکی چھینٹین پڑی ہین یا نہین اور رفتہ رفتہ وہ دلمین جم جاتا ہی پس اگر زمین غسل خانہ کی ایسی ہو کہ چھینٹین اوسپر سی اوچہلکی پڑتی ہون یعنی ریتل ہو یا اوسمین بدرر رو ہو کہ ذرہ سا پیشاب بہی نہ ٹہرکر بہتا ہو سب نکل جاتا ہو تو نہین مکروہ ہی اوسمین پیشاب کرنا اور نہی اس صورت مین تنزیہی ہی نہ تحریمی ✦ ع وعن عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ سَرْجِسَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَبُولَنَّ اَحَدُكُمْ فِي جُحْرٍ رَوَاهُ اَبُوْ دَاوٗدَ وَالنَّسَائِيُّ اور روایت ہی عبد اللہ بن سرجس سی کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی نہ پیشاب کری ایک تمہارا سوراخ مین روایت کی یہ ابو داود اور نسائی نی ف اسلیی کہ سانپ بچہو وغیرہ نکلکر ایذا نہ پہونچاوے یا اگر اوسمین ضعیف جانور ہوگا تو وہ ایذا پاویگا اور بعضون نی کہا ہی کہ وہان جنات رہتی ہین چنانچہ منقول ہی کہ سعد بن عبادہ خزرجی صحابی نی پیشاب کیا تہا بیچ زمین حوران کی ایک سوراخ مین اونکو جنون نی مار ڈالا اور اوسمین یہ شعر پڑہتی تہی شعر نحن قتلنا سید الخزرج سعد بن عبادۃ ✦ ورمیناہ بسہمین فلم نخط فؤادہ ✦ اور بعضون نی کہا ہی کہ اگر ایک سوراخ پیشاب ہی کی لیی مقرر ہو تو مکروہ نہین اوسمین پیشاب کرنا ✦ ع وعن مُعَاذٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اتَّقُوا الْمَلَاعِنَ الثَّلَاثَةَ الْبَرَازَ فِي الْمَوَارِدِ وَقَارِعَةِ الطَّرِيقِ وَالظِّلِّ رَوَاهُ اَبُوْ دَاوٗدَ وَابْنُ مَاجَةَ اور روایت ہی معاذ سی کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی بچو تم سببون لعنت کی سی کہ تین چیزین ہین ایک یہ کہ ہتہنجا کرنا یعنی پاخانہ پہرنا اور پیشاب کرنا گہاٹون پر اور راہ مین اور بیچ سایہ کی روایت کی یہ ابو داود اور ابن ماجہ نی ف سببون لعنت کی سی یعنی سبب اس فعل بد کی گذرنی والی لعنت کرتی ہین یا لوگون کی منفعت اسنی فاسد کی پس یہ ظلم ہوا اور ظالم ملعون ہوتا ہی اور مراد گہاٹون سی اون مکانون کو کہ لوگ جمع ہوتی ہین باتین وتہین کرنیکو اور بعضون نی کہا ہی گہاٹ اونکو کہتی ہین اور سایہ خواہ درخت کا ہو یا کسی اور چیز کا کہ لوگ وہان سوتی بیٹہتی ہون اور اپنی جانور بٹہاتی ہون ✦ ح وعن اَبِي سَعِيدٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَخْرُجِ الرَّجُلَانِ يَضْرِبَانِ الْغَائِطَ كَاشِفَيْنِ عَنْ عَوْرَتِهِمَا يَتَحَدَّثَانِ فَاِنَّ اللّٰهَ يَمْقُتُ عَلٰى ذٰلِكَ رَوَاهُ اَحْمَدُ وَاَبُوْ دَاوٗدَ وَابْنُ مَاجَةَ اور روایت ہی ابی سعید سی کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی نہ نکلین دو آدمی کہ جاوین طرف پاخانہ کی کہ کہولنی والی ہون ستر گاہ اپنی دونون اور باتین کرتی ہون پس تحقیق اللہ تعالی غضب مین آتا ہی اس سی روایت کی یہ احمد اور ابو داود اور ابن ماجہ نی ف مردون اور عورتون کو حرام ہے کہ آپسمین پاخانہ پہرنے اسطرح بیٹہین کہ ایک کا ستر دوسرا دیکہی اور باتین

کرتی ہیں ایسی حالت میں مکروہ ہیں یہ دونوں باتیں باعث غضب الٰہی کی ہوتی ہیں ایسا کی عورتیں بہت آپس میں ایسا کرتی ہیں
حدیث میں کہ اللہ کا غضب کیا امر عظیم ہے اور شرح السنہ میں لکھا ہے کہ پاخانہ پھرنے میں اور جماع کرنے میں ذکر اللہ زبان سے
بات کرنی مکروہ ہے ع وعن زید بن ارقم قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان هذه الحشوش
محتضرة فاذا اتى احدكم الخلاء فليقل اعوذ بالله من الخبث والخبائث رواه ابو داود وابن ماجه اور روایت ہے زید بن ارقم سے
کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے تحقیق یہ پاخانے کی جگہ حاضر ہونے شیاطین اور جن کی ہیں پس جس وقت کہ جاوے ایک تمہارا پاخانہ کو
چاہیے کہ کہے پناہ پکڑتا ہوں میں ساتھ اللہ کے ناپاک جنوں سے اور ناپاک جنیوں سے روایت کی یہ ابوداؤد اور ابن ماجہ نے ف شیاطین اکثر
پاخانہ میں حاضر ہوتے ہیں اور منتظر رہتے ہیں آدمی کے لیے ایذا پہنچانے کی اور فساد کے کیونکہ وہاں ستر کھولکر بیٹھتا ہے اور ذکر اللہ نہیں کر سکتا
اسکی روایت جو بیان ہوئی اوسمیں ہے اللهم انی اعوذ بك من الخبث والخبائث پس اختیار رکھتا ہے چاہے وہ پڑھے چاہے یہ اور اولی یہ کہ کبھی یہ پڑھے
اور کبھی وہ پڑھے یا دونوں جمع کرلے ع وعن علی قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ستر ما بين اعين
الجن وعورات بنی آدم اذا دخل احدهم الخلاء ان يقول بسم الله رواه الترمذي وقال
هذا حديث غريب واسناده ليس بالقوي اور روایت ہے حضرت علی سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے پردہ درمیان آنکھوں
جن کی اور ستر گاہ بنی آدم کی جس وقت کہ داخل ہو ایک اونمیں کا پاخانہ میں یہ ہے کہ کہے بسم اللہ روایت کی یہ ترمذی نے اور کہا یہ حدیث غریب ہے
اور اسناد اسکی نہیں ہے قوی ف یعنی جس وقت جاوے کوئی پاخانہ میں تو بسم اللہ کہکر جاوے اس سے شیاطین اسکا ستر نہیں دیکھ سکتے ابن حجر نے
لکھا ہے کہ سنت یہ ہے کہ بسم اللہ پہلے پڑھے اعوذ بعد کو اور اگر دونوں میں سے ایک چیز ہی پڑھے گا تو اصل سنت ادا ہو جاویگی لیکن افضل یہ ہے
کہ دونوں پڑھے اور یہ حدیث اگرچہ ضعیف ہے لیکن فضائل اعمال میں ضعیف حدیث پر عمل کرنا جائز ہے ع وعن عائشة قالت
كان النبي صلى الله عليه وسلم اذا خرج من الخلاء قال غفرانك رواه الترمذي وابن ماجه والدارمي
اور حضرت عائشہ سے روایت ہے کہا تھے نبی صلی اللہ علیہ وسلم جب نکلتے پاخانہ سے فرماتے غفرانک یعنی یا الٰہی تیری بخشش چاہتا ہوں روایت کی
یہ ترمذی نے اور ابن ماجہ اور دارمی نے ف اس وقت میں بخشش چاہنے کی دو وجہ لکھی ہیں یا تو یہ کہ حضرت ذکر زبان کا نہ کرسکے جب کہ تھے
نزدیک حاجت کے یعنی استنجے وغیرہ کے پس اس وقت جو وہ قضا ہوا اوس سے بخشش چاہی یا یہ جو اللہ تعالی نے بندہ پر انعام کیا ہے کہ غذا کھائی
اوس میں سے خالص غذا باعث قوت ہوتی ہے اور فضلہ نکل جاتا ہے اگر خیال کرے تو بڑی نعمت ہے شکر اسکا بندہ سے نہیں ادا ہوسکتا پس جو
بخشش چاہتے تھے کہ اے اللہ مجھسے تیری اس نعمت کا شکر نہیں ادا ہوا بخش اسکو اور بعضے مشائخ نے لکھا ہے کہ ذکر مناسب اس وقت کی یہ ہے کہ
کرے اپنی احتیاج کا اور اسکا کہ کیا معدہ میں نجاست بھری ہے اور اللہ تعالی کی پاکی اور تقدس کا خیال کرے اور افضل یہ ہے کہ
کہے یہ دعا پڑھے الحمد للہ الذی اذهب عنی الاذی وعافانی ع ح وعن ابی هريرة قال كان النبي صلى الله
اذا اتى الخلاء اتيته بماء في تور او ركوة فاستنجى ثم مسح يده على الارض ثم اتيته باناء آخر
رواه ابو داود وروى الدارمي والنسائي معناه اور روایت ہے ابی ہریرہ سے کہا تھے نبی صلی اللہ علیہ وسلم جب جاتے پاخانہ
میں لاتا میں انکے پاس پانی بیچ پیالہ کے یا چھاگل چمڑے کی پس استنجا کرتے پھر ملتے ہاتھ اپنا زمین پر پھر لاتا میں انکے پاس باسن اور پس
کرتے روایت کی یہ ابوداؤد نے اور روایت کی دارمی اور نسائی نے معنی اسکے ف تور عرب میں ایک باسن ہوتا ہے پیتل یا پتھر کا چھوٹا سا

اوسمین کہا کہاتی ہین اور وضو بہی کرلیتی ہین اوس سے اور لفظ او کا شک راوی کی لیے ہے ابی ہریرہ سے یعنی کی راوی کو شک ہوگیا ہے کہ لفظ
تور کا کہا ابوہریرہ نے یا رکوۃ کا یا تنویع کی لیے ہے یعنی کبہی تور مین لاتا کبہی رکوۃ مین اور پہلی ہاتہ زمین پر یعنی زمین پر ملکر دہوتی تا بو بالکل جاتی رہے
اور تو بپاک ہوجاوین یا پاخانہ سے اگر استنجا کرنا ہوتا تہون کا سنت ہے اور اور برتن مین پانی واسطی وضو کی لاتی تہی کہ وضو بقیہ پانی سی
کیجیی حدیث تہایا اوس برتن سی نہ درست تہا بلکہ بقدر وضو کی پانی اوسمین رہتا ہوگا اسلیی اور برتن مین بہر لاتی اور بعضون نے اس حدیث سی
ایسا سمجہا ہے کہ اگر وضو کی لیی اور برتن ہو اور استنجی کی لیی اور تو مستحب ہے + ع ع ح وعن الحکم بن سفیان قال کان النبی
صلی اللہ علیہ وسلم اذا بال توضأ ونضح فرجہ رواہ ابوداود والنسائی اور روایت ہے حکم بن سفیان سے کہا تہی نبی صلی اللہ
علیہ وسلم جب کہ پیشاب کرچکتی وضو کرتی اور چہینٹا دیتی شرمگاہ اپنی کو روایت کی یہ ابو داود اور نسائی نی ف یعنی تہوڑا سا پانی ستر کی جگہ ازار پر
چہڑک لیتی تہی دفع وسوسہ کی لیی یعنی تا قطرہ کا وہم نہ باقی رہے حضرت پاک تہی وسوسہ سی یہ بات تعلیم امت کی لیی تہی کہ اگر پانی نہ چہڑکینگے
اور تری پاوینگی تو وسوسہ قطرہ کا کرینگی اور پانی چہڑک لینگی اور تری پاوینگی تو قطرہ کا وہم نہ کرینگی بلکہ یہی جانینگی کہ وہی پانی چہڑکا ہوا ہے
اس سی راہ وسوسہ کی رک جاتی ہے اور ابن ملک نے لکہا ہے کہ ستر پر چہڑکتی تہی تا قطرہ رک جاوی یا دفع وسوسہ کی لیی + ع وعن
امیمۃ بنت رقیقۃ قالت کان للنبی صلی اللہ علیہ وسلم قدح من عیدان تحت سریرہ یبول فیہ باللیل رواہ ابوداود والنسائی
اور روایت ہے امیمہ بیٹی رقیقہ کی سے کہا کہ تہا واسطی حضرت نبی صلعم کی پیالہ لکڑی کا نیچی چارپائی اونکی کی پیشاب کرتی تہی اوسمین راتکو روایت کی یہ ابوداود اور
نسائی نی ف راتکو بسبب سردی وغیرہ کی اوٹہنی مین حرج ہوتا تہا آرام کی لیی یہ پیالہ رہتا تہا یہ بہی تعلیم امت کی لیی تہا کہ اگر اسطرح کرینگی تو سردی مین آرام
پاوینگی اور رات کو پاخانہ مین جانے سے بچینگی وہ جگہ شیاطین کی ہے اور ضرر اونکا رات کو نسبت دن کی زیادہ ہوتا ہے اور بسکہ حضرت صلعم اپنی امت پر بہت
شفقت کرتی تہی اسلیی یہ بات سکہائی اور آیا ہے کہ ایک شخص نادانستہ پیشاب حضرت کا اس پیالہ مین سے پیگیا جب تلک کہ زندہ تہا اوسکی بدن سی خوشبو
آتی تہی اور بعد اوسکی کئی پیڑہیون تک اوسکی اولاد مین بہی آتی رہی + ع ع ح وعن عمر قال رآنی النبی صلی اللہ علیہ وسلم
وانا ابول قائما فقال یا عمر لا تبل قائما فما بلت قائما بعد رواہ الترمذی وابن ماجۃ قال الشیخ الامام
محی السنۃ رحمہ اللہ قد صح عن حذیفۃ قال اتی النبی صلی اللہ علیہ وسلم سباطۃ قوم فبال قائما متفق
علیہ قیل کان ذلک لعذر اور روایت ہے عمر رض سی کہا دیکہا مجکو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نی اور مین پیشاب کرتا تہا کہڑا ہوا پس فرمایا اے عمر
نہ پیشاب کر کہڑی ہوکر پس نہ پیشاب کیا مین نی کہڑی ہوکر پیچہی اسکی روایت کی یہ ترمذی اور ابن ماجہ نی کہا شیخ امام محی السنہ نی رحمت کری اللہ اونکو
تحقیق صحیح ہوا ہے حذیفہ سے کہ کہا آئی نبی صلی اللہ علیہ وسلم کوڑی ایک قوم کی پاس پس پیشاب کیا کہڑی روایت کی یہ بخاری مسلم نی کہا گیا تہا یہ سبب
عذر کی ف اتفاق رکہتی ہین علما کہ کہڑی ہوکر پیشاب کرنا مکروہ ہے بعضی تحریمی کہتی ہین بعضی تنزیہی اور یہ عادت ایام جاہلیت کی تہی بسبب اوسی
عادت کی حضرت عمر رض نی بہی کیا ہو یا اونکو کچہ عذر ہو اور حضرت نی جو کہڑی ہوکر کیا عذر تہا آپکو بعضی کہتی ہین جگہ بیٹہنی کی نہ پائی بسبب نجاست کی
یا گندگی کہتی ہین یا تو نہین درد تہا بعضی کہتی ہین پیٹہ مین درد تہا اس سبب سی بیٹہہ سکی کہڑی کہڑی کیا + ع ح

الفصل الثالث فصل تیسری

عن عائشۃ رض قالت من حدثکم ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم کان یبول قائما فلا تصدقوہ ما کان یبول
الا قاعدا رواہ احمد والترمذی والنسائی روایت ہے حضرت عائشہ رض سے کہا جو حدیث کری تمکو یہ کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم
پیشاب کرتی تہی کہڑی ہوکر پس نہ سچا جانو اوسکو نہی کہ پیشاب کرتی مگر بیٹہی روایت کی یہ احمد اور ترمذی اور نسائی نی ف تطبیق اس حدیث کی

ساتھ حدیث حذیفہ کی یہی کہ حضرت عائشہ رضی نے خبر اپنے علم کی دی کہ حضرت کو گھر میں کبھی کھڑے ہو کر پیشاب کرتے نہ دیکھا تھا اور حذیفہ نے جو بیان کیا وہ وہاں باہر کا تھا اور وہ بھی نادر تھا بسبب عذر کے اور نادر مانند معدوم کے ہے اور جو کہ بسبب عذر کے ہوتا ہے اوس پر تشنیع نہیں ہے ۔ ع ح

وعن زيد بن حارثة عن النبي صلى الله عليه وسلم ان جبرئيل اتاه في اول ما اوحي اليه فعلمه الوضوء والصلوة فلما فرغ من الوضوء اخذ غرفة من الماء فنضح بها فرجه رواه احمد والدارقطني

اور روایت ہے زید بن حارثہ سے کہ نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے تحقیق جبرئیل آئے اونکے پاس بیچ اول اوس چیز کے کہ وحی کی گئی طرف حضرت کی پھر سکھایا اونکو وضو اور نماز پھر جب فارغ ہوئے وضو سے لیا ایک چلو پانی کا پھر چھڑکا اوسکو شرمگاہ اپنی پر روایت کی یہ احمد و دارقطنی نے ف جبرئیل آدمی کی صورت بنکر آئے تھے حضرت کے سامنے وضو کیا اور نماز پڑھی تا حضرت سیکھیں اور بعد وضو کے چھڑکنا پانی کا بھی دکھایا اور چھینٹا شرم پر دیا ازار پر شرم کی جگہ ۔ ع ح

وعن ابي هريرة قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم جاءني جبرئيل فقال يا محمد اذا توضأت فانتضح رواه الترمذي وقال هذا حديث غريب وسمعت محمدا يعني البخاري يقول الحسن بن علي الهاشمي الراوي منكر الحديث

اور روایت ہے ابی ہریرہ سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے آئے میرے پاس جبرئیل پس کہا اے محمد جس وقت کہ وضو کرے تو پس چھڑک لے پانی یعنی شرمگاہ پر دفع وسوسہ کے لیے روایت کی یہ ترمذی نے اور کہا یہ حدیث غریب ہے اور سنا میں نے محمد کو یعنی بخاری کو کہتے تھے حسن بن علی ہاشمی روایت کرنے والا اس حدیث کا منکر الحدیث ہے

وعن عائشة قالت بال رسول الله صلى الله عليه وسلم فقام عمر خلفه بكوز من ماء فقال ما هذا يا عمر فقال ماء تتوضأ به قال ما امرت كلما بلت ان اتوضأ ولو فعلت لكانت سنة رواه ابو داود وابن ماجة

اور روایت ہے حضرت عائشہ رضی سے کہا پیشاب کیا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے پس کھڑے ہوئے حضرت عمر رض پیچھے حضرت کے لوٹا لیکر پانی کا پس فرمایا کیا ہے یہ اے عمر رض پس کہا پانی ہے کہ وضو کرو ساتھ اسکے کہا کہ نہیں حکم کیا گیا میں جبکہ پیشاب کروں میں یہ کہ وضو بھی کروں اور اگر کرتا میں البتہ ہوتا سنت روایت کی ابو داود اور ابن ماجہ نے ف یعنی حکم بطریق وجوب کے نہیں کیا گیا ہوں کہ ہر دفعہ بعد پیشاب کے وضو کیا کروں اور اگر ہر دفعہ یہی کام کیا کروں تو ہو جاوے یہ کام سنت موکدہ پس سنت سے یہاں سنت موکدہ مراد ہے اور نہ ہمیشہ کرنا ساتھ پانی کے اور ہمیشہ باوضو رہنا مستحب ہے بلاخلاف یہ حدیث دلالت کرتی ہے اسپر کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم جو کام کرتے تھے اور جو کلام بولتے تھے اللہ ہی کے حکم سے کرتے تھے اور بولتے تھے اور یہ بھی معلوم ہوا کہ سنت بھی حضرت کا امور مباح یعنی حکم ہے اوسکی کرینگا اگرچہ نہو فرض اور یہ بھی معلوم ہوا کہ آنحضرت اولیٰ چیز کو واسطے تخفیف اور آسانی امت کی کبھی ترک کر دیتے تھے ۔ ع ح

وعن ابي ايوب وجابر وانس ان هذه الاية لما نزلت فيه رجال يحبون ان يتطهروا والله يحب المطهرين قال رسول الله صلى الله عليه وسلم يا معشر الانصار ان الله قد اثنى عليكم في الطهور فما طهوركم قالوا نتوضأ للصلوة ونغتسل من الجنابة ونستنجي بالماء قال فهو ذاك فعليكموه رواه ابن ماجة

اور روایت ہے ابی ایوب اور جابر اور انس سے تحقیق یہ آیت جب نازل ہوئی بیچ اونکے یعنی مسجد قبا کے مردوں میں یعنی انصار میں سے دوست رکھتے ہیں یہ کہ خوب پاک کریں اور اللہ دوست رکھتا ہے خوب پاکی کرنیوالوں کو فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے اے گروہ انصار کے تحقیق اللہ تعالیٰ نے تعریف کی ہے تمہاری بیچ طہارت کے پس کیا ہے طہارت تمہاری سو عرض کیا اونہوں نے وضو کرتے ہیں ہم واسطے نماز کے اور غسل کرتے ہیں ہم جنابت سے یعنی جیسی کہ اور مسلمان کرتے ہیں اور استنجا کرتے ہیں ہم ساتھ پانی کے یعنی بعد ڈھیلوں کے فرمایا پس وہ یہی ہے پس لازم پکڑو اوسکو روایت کی یہ ابن ماجہ نے ف یعنی انصار ڈھیلوں

اور پانی سی استنجا کیا کرتی تہی انہی سبب سی انکی فضیلت مین یہ آیہ اوتری حضرت نی سبب اوسکا پوچہہ کر فرمایا وہی ہی یعنی اللہ تعالی نی تماری تعریف اسی سبب سی کی ہی پس لازم پکڑو اوسکو ۔ ت **وعن** سَلْمَانَ قَالَ قَالَ لَنَا بَعْضُ الْمُشْرِكِيْنَ وَهُوَ يَسْتَهْزِئُ اِنِّیْ لَاَرٰى صَاحِبَكُمْ يُعَلِّمُكُمْ حَتَّى الْخِرَاءَةَ قُلْتُ اَجَلْ اَمَرَنَا اَنْ لَا نَسْتَقْبِلَ الْقِبْلَةَ وَلَا نَسْتَنْجِیَ بِاَيْمَانِنَا وَلَا نَكْتَفِیَ بِدُوْنِ ثَلٰثَةِ اَحْجَارٍ لَيْسَ فِيْهَا رَجِيْعٌ وَلَا عَظْمٌ رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَاَحْمَدُ وَاللَّفْظُ لَهٗ
اور روایت ہی سلمان سی کہا کہ کہا ایک شخص نی مشرکون مین سی اور وہ ہنستا تہا یعنی مسلمانون سی تحقیق مین دیکہتا ہون صاحب تمہارے کو یعنی حضرت کو کہ سکہلاتی ہین تمکو ہر چیز یہانتک کہ طرح پاخانہ کی بیٹہنی کی کہا مین نی ہان یعنی یہ جاننی کی نہین ہی حضرت از بسکہ مہربان شفیق ہین از راہ عنایت کے ہمین راہ حق بتاتی ہین یہ کہا سلمان نی احکام پاخانہ جانی کی بیان کیی کہ حکم کیا ہی ہمکو یہ کہ نہ قبلہ کیطرف منہ کر کی بیٹہین ہم یعنی استنجی کی لیی اور نہ استنجا کرین ہم ساتہ داہنی ہاتہون اپنی کی اور نہ کفایت کرین ہم تین پتہرون سی کم پر نہو اونمین نجاست یعنی جانور کی یا آدمی کی اور نہ ہڈی روایت کی مسلم نی اور احمد نی اور لفظ واسطی احمد کی ہین **وعن** عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ حَسَنَةَ قَالَ خَرَجَ عَلَيْنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَفِیْ يَدِهِ الدَّرَقَةُ فَوَضَعَهَا ثُمَّ جَلَسَ فَبَالَ اِلَيْهَا فَقَالَ بَعْضُهُمْ اُنْظُرُوْا اِلَيْهِ يَبُوْلُ كَمَا تَبُوْلُ الْمَرْاَةُ فَسَمِعَهُ النَّبِیُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ وَيْحَكَ اَمَا عَلِمْتَ مَا اَصَابَ صَاحِبَ بَنِیْ اِسْرَائِيْلَ كَانُوْا اِذَا اَصَابَهُمُ الْبَوْلُ قَرَضُوْهُ بِالْمَقَارِيْضِ فَنَهَاهُمْ فَعُذِّبَ فِیْ قَبْرِهٖ رَوَاهُ اَبُوْ دَاوٗدَ وَابْنُ مَاجَةَ وَرَوَاهُ النَّسَائِیُّ عَنْهُ عَنْ اَبِیْ مُوْسٰى
اور روایت ہی عبد الرحمن بن حسنہ صحابی سی کہا نکلی ہمپر حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ سلم اور بیچ انکی ہاتہہ مین ڈہال تہی پس رکہا اوسکو یعنی سامنی اپنی پہر بیٹہی پس پیشاب کیا طرف اوسکی پس کہا بعضی مشرکین نی دیکہو طرف انکی کہ پیشاب کرتی ہین جیسی پیشاب کرتی ہی عورت پس سنا یہ حضرت نبی صلعم نی پس فرمایا وای ہی تجکو کیا نہین جانتا تو اوس چیز کو کہ پہونچی تہا اسرائیل کی یار کو یعنی ایک شخص کو اونمین سی عذاب پہونچا بسبب منع کرنیکی اچہی بات سی تہی بنی اسرائیل جسوقت پہونچتا اونکو پیشاب کاٹ ڈالتی تہی اوسکو قینچی سی پس منع کیا اونکو یار اونکی نی پس عذاب کیا گیا بیچ قبر اپنی کی روایت کی یہ ابو داؤد اور ابن ماجہ نی اور روایت کی یہ نسائی نی عبد الرحمن سی اونہون نی ابو موسی سی **ف** بنی اسرائیل کی شریعت مین یہ تہا کہ اگر نجاست بدن کو لگتی تو اوتنا گوشت چہیل ڈالتی اور اگر کپڑی کو لگتی تو اوتنا کپڑا کتر ڈالتی پس یہ بات اونکی شریعت مین اگرچہ پسندیدہ تہی لیکن ظاہر مین خلاف عقل کی معلوم ہوتی تہی کیونکہ اسمین ضرر جان و مال کا ہی پس فرمایا کہ جب ایسی بات کی منع کرنی پر وہ عذاب کیا گیا تو یہ حیا کی منع کرنی مین بطریق اولی لائق عذاب کی ہین کیونکہ پردہ اور حیا کرنی از راہ شریعت اور عقل کی دونون کی اچہی ہی ۔ ح **وعن** مَرْوَانَ الْاَصْفَرِ قَالَ رَاَيْتُ ابْنَ عُمَرَ اَنَاخَ رَاحِلَتَهٗ مُسْتَقْبِلَ الْقِبْلَةِ ثُمَّ جَلَسَ يَبُوْلُ اِلَيْهَا فَقُلْتُ اَبَا عَبْدِ الرَّحْمٰنِ اَلَيْسَ قَدْ نُهِیَ عَنْ هٰذَا قَالَ بَلْ اِنَّمَا نُهِیَ عَنْ ذٰلِكَ فِی الْفَضَاءِ فَاِذَا كَانَ بَيْنَكَ وَبَيْنَ الْقِبْلَةِ شَیْءٌ يَسْتُرُكَ فَلَا بَاْسَ رَوَاهُ اَبُوْ دَاوٗدَ اور روایت ہی مروان اصفر سی کہا دیکہا مین نی عبد اللہ بن عمر کو کہ بٹہایا اونہون نی اونٹ اپنا سامنی قبلہ کی پہر بیٹہی پیشاب کیا طرف اوسکی پس کہا مین نی ای ابا عبد الرحمن کہ کنیت عبد اللہ بن عمر کی ہی کیا نہین منع کیا گیا اس سی کہا نہین بلکہ سوای اسکی نہین کہ منع کیا گیا اس سی بیچ جنگل کی پس جسوقت ہو درمیان تیری اور درمیان قبلہ کی کوئی چیز پردہ کری تجکو پس کچہہ نہین مضائقہ روایت کی یہ ابو داؤد نی **ف** یہ قول عبد اللہ بن عمر کا اس مقدمہ مین دلیل نہین ہو سکتا کیونکہ پہلی گذر ہی چکا ہی کہ یہ دلیل پکڑتی تہی حضرت کی فعل سی کہ حضرت کو قبلہ کیطرف پیٹہہ کیی ہوئی پاخانہ پہرتی دیکہا تہا پس وہ محتمل ہی احتمالات کو جنکا بیان اوسکا اوپر ہو چکا ہی پس جو فعل محتمل احتمالات کا ہوتا ہی اوسکو دلیل پکڑنا صحیح نہین اور علاوہ اسکی حضرت کی اکثر حدیثون سی بہی معلوم ہوا کہ یہ

حکم عام ہی تخصیص مجلس کی نہین پہلی امام اعظم صاحب کی نزدیک جنگل اور گہر برابر ہین اس بات مین ٭ ع **وعن انس** قال کان النبی صلی الله علیه وسلم اذا خرج من الخلاء قال الحمد لله الذی اذهب عنی الاذی وعافانی رواه ابن ماجة
اور روایت انس سی کہا تہی نبی صلی اللہ علیہ وسلم جب وقت نکلتی پاخانہ سی کہتی سب تعریف واسطے اللہ کی کہ جسنی دور کی مجہسی ایذا دینی والی چیز اور
عافیت دی مجکو روایت کی یہ ابن ماجہ نی **ف** اور بعضی روایتین یہ دعا پڑہنی آئی ہی الحمد لله الذی اذهب عنی ما یوذینی وابقی علی ما ینفعنی
پس خیال کری ہر شخص کہ یہ دو نعمتین کیا عجب ہین لیکن اکثر لوگون کی دل مین خیال بہی انکا نہین گذرتا ٭ ع **وعن ابن مسعود** قال قدم
وفد الجن علی النبی صلی الله علیه وسلم قالوا یا رسول الله انه امتك ان یستنجوا بعظم او روثة او حممة فان الله
جعل لنا فیها رزقا قال فنهی رسول الله صلعم عن ذلك رواه ابو داود اور روایت ہی ابن مسعود سی کہا جب آئی جماعت جنون کی حضرت نبی صلعم کی پاس
کہا انہون نی ای رسول خدا کی منع کر دیجئے امت کو یہ کہ استنجا کرین ساتہ ہڈی کی یا لید کی یا کوئلی کی پس تحقیق اللہ تعالی نی پیدا کیا ہی واسطی ہمارے بیچ
ان چیزون کی رزق پس منع کیا ہمکو رسول خدا صلعم نی اس بات سی روایت کی یہ ابو داود نی **ف** ہڈی خوراک جنون کی ہی اور لید خوراک انکی
جانورونکی اور کوئلی سی بہی فائدہ اوٹہاتی ہین یعنی پکاتی ہین اور سینکتی ہین اور روشنی کرتی ہین پہلی اسکو بہی رزق انکا کہا ٭ ح

باب السواك

باب ہی بیچ بیان مسواک کرنیکے **ف** مسواک کرنی سنت ہی ساتہ اتفاق علما کی خصوصا نزدیک متغیر ہونی بو کی منہ کی
اور وقت وضو اور نماز کی نزدیک شافعی کی اور پہلی نماز فجر اور ظہر کی بہت تاکید ہی اسکی آور لکہا ہی علما نی کہ چالیس حدیثین مسواک کی فضیلت مین وارد ہوئی ہیں
اور فائدی مسواک کی بڑنکی لیی اور منہ کی لیی بہت ہین اور مسواک نی مجلس مین مکروہ کرال ٹپکتی جاوی مکروہ ہی خصوصا نزدیک علما اور بزرگونکی اور مسواک کرنی
ہر حال مین مستحب اور لازم ہی اور نزدیک وضو اور پڑہنی قرآن کی اور نزدیک سونی اور زرد ہونی دانتونکی اور مزہ بگڑنی منہ کی سبب نی کہانی یا بہوک کی یا سبب کسی چیز بدبو کی
اور مانند انکی زیادہ مستحب ہی اور مسواک چاہیی کہ درخت کڑوی کی ہو وی اور پیلو کی درخت کی بہتر ہی چنانچہ حدیث مین بہی آئی ہی اور بہتر کاری مسواک کی اونچا ہونا
کی چاہیی اور بیچ درازگی کی مقدار ایک بالشت کی ہو وی اور چاہیی اور پہ چوڑان دانتون کی مسواک کری نہ لمبان پر کہ اس سی مسوڑہی چہلتی ہین اور چاہیی کہ
کلی کری اکثر علما یہی کہتی ہین اور بعضون نی کہا ہی کہ پہلی وضو کری اور اگر نہ ہو وی کسی کی پاس مسواک یا دانت ٹوٹی ہو وین تو دہنی ہاتہ کی انگلی
اور کہا امام نووی نی مستحب ہی یہ کہ مسواک کری ساتہ پیلو کی لکڑی کی اور اگر مسواک کی نرم کرنیکو عطر وغیرہ میں تر کری تو صاف کری دانت ساتہ اوس چیز کی کہ دور کری
میل منہ کی شکل موٹی کپڑی کی اور انگلی کی اور مستحب ہی یہ کہ شروع کری داہنی طرف سی ٭ ح ع

الفصل الاول

فصل پہلی **عن ابی هریرة** قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم لولا ان اشق علی امتی لامرتهم بتاخیر العشاء وبالسواك عند
کل صلوة **متفق علیه** روایت ہی ابی ہریرہ سی کہا فرمایا رسول خدا صلعم نی اگر مشکل نہ جانتا مین اپنی امت پر البتہ
حکم کرتا انکو ساتہ تاخیر کرنی عشا کی اور ساتہ مسواک کرنیکی نزدیک ہر نماز کی روایت کی یہ بخاری مسلم نی **ف** یعنی اگر مجہی یہ ڈر نہوتا کہ میری امت پر دشوار ہو جاویگی
تو فرض کرتا مین اوپر تاخیر کرنا عشا کا یعنی تہائی رات تک یا آدہی رات تک پس اتنی تاخیر مستحب ہی نزدیک جمہور کی سوای امام شافعی کی اور فرض کرتا مسواک
کرنی نزدیک ہر نماز کی یعنی نزدیک وضو ہر نماز کی پس مقصد حضرت کا اس سی یہ ہی کہ یہ دونون باتین بہت مستحب ہین اور بڑی فضیلت رکہتی ہین ٭ ت
وعن شريح بن هانئ قال سالت عائشة بای شیء کان یبدا رسول الله صلعم اذا دخل بیته قالت بالسواك رواه مسلم
اور روایت ہی شریح بن ہانی سی کہا پوچہا مین نی حضرت عائشہ سی کہ ساتہ کس چیز کی تہی شروع کرتی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم جب وقت داخل ہوتی اپنی
گہر مین کہا حضرت عائشہ نی شروع کرتی مسواک کرنی روایت کی یہ مسلم نی **ف** اپنی گہر مین جب حضرت تشریف لاتی تو پہلی مسواک کرتی یہ بات بسبب تعلیم

مزاج اشرف کی تھی کہ شاید اگر سبب بہت چپ رہنے کی مجلس میں اور کلام کرنے کی لوگونسی منہ میں کچھ تغیر آگیا ہو تو دور ہو جاوے اور حقیقت میں تعلیم ہی امت
کی ہی کہ اپنی گھر کی لوگونسی اچھی طرح صحبت کریں ساتھ نہایت پاکیزگی کی حتی کہ کلام کرنے کی اور ملنے جلنے کی بھی مسواک کر ڈالا کریں تاکہ کوئی سبب بو کی انکی
ایذا نپاوی اور کہا گیا ہی کہ صحیح مسواک کرنے کی ستر فائدہ میں ادنی اونکا یہ ہی کہ یاد رکھی گا کلمہ شہادت کو نزدیک موت کی اور افیون کھانی میں ستر طرح کے
ضرر ہیں ادنی اونکا یہ ہی کہ بھول جاویگا کلمہ شہادت کو یعنی وقت موت کی یا اللہ بچائیو اس سی آور کہا ابن حجر نی کہ تاکید ہی ہر شخص کو کہ داخل ہووی گھر
اپنی میں یہ کہ ابتدا کری ساتھ مسواک کی پس اس سی منہ میں خوشبو خوب آتی ہی اور بہت سلوک ہوتا ہی گھر والونسی + ع **وعن** حذیفة قال
کان النبی صلی اللہ علیہ وسلم اذا قام للتہجد من اللیل یشوص فاہ بالسواک متفق علیہ اور روایت ہی حذیفہ سی کہا تھی
نبی صلعم جسوقت کھڑی ہوتی نماز تہجد کی لیی رات کو ملتی اور دہوتی منہ اپنا ساتھ مسواک کی روایت کی یہ بخاری اور مسلم نی **وعن** عائشة قالت
قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عشر من الفطرة قص الشارب واعفاء اللحیة والسواک والاستنشاق
الماء وقص الاظفار وغسل البراجم ونتف الابط وحلق العانة وانتقاص الماء یعنی الاستنجاء قال
الراوی ونسیت العاشرة الا ان تکون المضمضة رواہ مسلم وفی روایة الختان بدل اعفاء اللحیة لم اجد
هذه الروایة فی الصحیحین ولا فی کتاب الحمیدی ولکن ذکرها صاحب الجامع وکذا الخطابی فی معالم السنن عن ابی داود بروایة عمار بن یاسر
اور روایت ہی حضرت عائشہ سی کہا فرمایا رسول خدا صلعم نی دس چیزیں ہیں فطرت سی یعنی دین کی باتیں ایک تو کم کرنا لبونکا اور بڑہا دینا ڈاڑہی کا
اور مسواک کرنی اور ناک میں پانی دینا اور ترشوانا ناخنوں کا اور دہونا جگہ جوڑوں کیکو اور دور کرنی بال بغلوں کی اور مونڈنی بال زیر ناف کی اور کم کرنا
پانی کا یعنی استنجا کرنا ساتھ پانی کی کہا روایت کرنیوالی نی یعنی مصعب نی یاد رکھیں اور بھول گیا میں دسویں چیز نہیں گمان کرتا میں مگر یہ کہ ہو کلی کرنی روایت کی
مسلم نی اور بیچ ایک روایت کی ختنہ کرنا بدلے بڑہانی ڈاڑہی کی یعنی یہ بات مصابیح والی نی کہی آور مشکوۃ والا یہ کہتا ہی کہ نہیں پایا میں نی اس روایت کو
صحیحین میں یعنی بخاری و مسلم میں اور نہ بیچ کتاب حمیدی کی کہ جامع ہی صحیحین کو ولیکن ذکر کیا اوسکو صاحب جامع الاصول نی یعنی اپنی کتاب میں اور اسیطرح
خطابی نی معالم السنن میں ابی داود سی ساتھ روایت عمار بن یاسر کی **ف** دس چیزیں ہیں فطرت سی یعنی یہ دس چیزیں سب انبیا صلوات اللہ وسلامہ علیہم
کی شریعت میں سنت تہیں اکثر علما کی نزدیک معنی فطرت کی یہی ہیں اور سوا اسکی اور اقوال ہیں شرح میں نقل ہوئی ہیں واسطی خوف درازگی کی اسی جگہ
نقل نکیا اور کم کرنا لبونکا روایت مختار میں یہی ہی کہ لبیں کتروایا ہی کری اسطرح کتروادی کہ کنارہ اوپر کا ہونٹ کا معلوم ہونی لگی آور ایک روایت
امام اعظم رحمہ سی آئی ہی کہ لبیں مقدار ابرو ون کی چاہیئیں اور غازیونکو زیادہ بہی رکہنی جائز ہیں کہ باعث وحشت کی ہیں دشمنونکی نظر میں اور اسطرح کتروانا
کہ اونکا نشان بہی نہ باقی رہی اور مونڈوانا اونکا مکروہ ہی اور بعضوں نی حرام کہا ہی اور بعضوں نی اسکو بہی سنت لکھا ہی آور ڈاڑہی بقدر ایک مٹھی کی
درازی چاہیئے کم اس سی نہو اور اگر اس سی زیادہ بہی رکہی جائز ہی بشرطیکہ حد اعتدال سی نہ گذر جاوی اور منڈوانا اور پست کرنا ڈاڑہی کا حرام ہی اور وضع اکثر
مشرکونکی ہی مانند انگریز اور ہنود کی اور وضع ہی اونکی کہ جنکو دین میں سی حصہ نہیں کہ وہ گروہ قلندری ہیں آور چہوڑنا ڈاڑہی کا بقدر قبضہ کی واجب ہی
سنت اسکو اسلئے کہتے ہیں کہ ثابت سنت سی ہوا ہی جیسی نماز عید کو سنت کہتی ہیں اور بال ڈاڑہی کی لمبان میں سی یا چوڑان میں سی کترواکر برابر کرنی جائز ہی
لیکن مختار یہی کہ نہ کتروادی اونمیں سی کچھ آور عورت کی اگر ڈاڑہی نکل آوی اوسکو منڈوا ڈالنا مستحب ہی اور مسواک کرنی سنت ہی بالاتفاق اور داود رحمہ
نی کہا ہی واجب ہی اور اسحاق نی یہ بہی زیادہ کیا ہی کہ اگر اسکو قصدا چھوڑیگا تو باطل ہوگی نماز اوسکی اور ناک میں پانی دینا وضو میں سنت ہی اور غسل میں فرض
اور یہی حکم کلی کا ہی جو آگی مذکور ہوگی اور ناخن کسیطرح کتروادی اصل سنت ادا ہو جاویگی لیکن اولی یہ ہی کہ اسطرح کتروادی اول داہنی ہاتہ کی اونگلی شہادت کا

پھر بیچ کی انگلی کا پھر اوسکی پاس کی انگلی کا پھر چھنگلیا کا پھر انگوٹھی کا پھر بائیں ہاتھ کی چھنگلیا کا پھر اوسکی پاس کی انگلی کا پھر بیچ کی انگلی کا پھر
انگلی شہادت کا پھر انگوٹھی کا اور بعضون نے کہا ہے کہ داہنے ہاتھ کی شہادت انگلی سے شروع کرے چھنگلیا تک پہونچے پھر بائیں ہاتھ کی چھنگلیا سے شروع کرے
اوسکی انگوٹھی تک پہونچکر داہنے ہاتھ کی انگوٹھی پر ختم کرے اور پاؤن کی بیان کتروادے کہ داہنے پانوکی چھنگلیا سے شروع کرے اور بائین پانوکی چھنگلیا پر ختم کرے
اور لکھا ہے سلفی (?) کہ ناخن کتروانے بدھ کو مستحب ہین اور بعضون نے دفن کرنا ناخنونکا مستحب کہا ہے اور اگر پھینک بھی دیوے تو کچھ مضائقہ نہین اور پھینکدینا
اونکا پائخانہ مین اور غسل کی جگہ مکروہ ہے اور براجم کہتے ہین انگلیونکی گانٹھونکو اور اونکی اوپر کی پوست کو جو شکنت دار ہوتا ہے اور اوسمین میل اکثر جمع ہوجاتی ہے
خصوصا جو لوگ کہ کاریگر ہین اونکی انگلیان جب ترہوکر میل بہت جم جاتی ہے پس اونکی دہونیکی تاکید فرمائی اور نہین اور استنثار کہ اونمین گمان ہے میل جمع ہونیکا
اونکی دہونی کا بھی یہی حکم ہے مانند کان اور بغل اور ناف اور رانند (?) انکیکی اور نتف کہتے ہین بال اوکھیڑنی کو اس سے یہ معلوم ہوا کہ بغلونکی بالونکا منڈانا
سنت نہین ہے یعنی ہاتھ سے اوکھیڑنی سنت ہین اور بعضون نے کہا ہے کہ اوکھیڑنا اونکا افضل ہے اوسکی لیے کہ قوی ہووے اسپر یعنی متحمل اوسکی تکلیف کا ہو
اور منڈانا اور نوری سے دورکرنا اونکا بھی جائز ہے لیکن افضل وہی ہے جو بیان ہوا اور بال زیر ناف کی مونڈنی سنت ہین اور اوکھیڑنی اور نوری سی
کرنی بھی حکم رکھتی ہین اور قینچی سے کترنی مین سنت نہین ادا ہوتی اور پائخانہ کی جگہ کی گرد جو بال ہوتی ہین اونکا دورکرنا بھی مستحب ہے اور بعضی روایت مین
آیا ہے کہ بال زیر ناف کی حضرت نوری سے دورکرتے تھے واللہ اعلم اور عورت کو اوکھیڑنا اونکا اولی ہے کیونکہ خاوند کو رغبت زیادہ ہوتی ہے اور شہوت
عورت کو ننانوی حصہ ہوتی ہے اور مرد کو ایک حصہ پس اوکھیڑنی سی شہوت ضعیف ہوجاتی ہے اور منڈانی سی قوی پس مناسب حال عورت کی وہ ہے اور
مناسب حال مرد کی یہ اور بال زیر ناف کی مونڈنی اور بغلونکی بال اوکھیڑنی اور لبین لینی اور ناخن کتروانی چالیس دن کی اندر اندر ہی کرلیا کرے اس سی زیادہ
نہین کرے مکروہ ہے اور معنی انتقاص الماء کی دو ہین ایک تو یہی جو راوی نے بیان کیے کہ استنجا کرنا پانی سے کہ اوسمین پانی خرچ ہوتا ہے اور کم ہوجاتا ہے اور
دوسری یہ کہ کم کرنا پیشاب کا ساتھ استعمال پانی کی یعنی استنجا کرنی سے قطرہ پیشاب کا رک جاتا ہے اور ایک روایت مین بجای انتقاص کی انتفاص آیا ہے ساتھ فا
کی اور صاد معجمہ اور صاد مہملہ کی معنی اوسکی یہ ہین کہ چھڑکنا پانی کا ستر پر جیسا کہ اوپر حدیثون مین گذرا پس یہ بھی دونون چیزین سنت ہین اور ختنہ کرنا واجب
امام شافعی کی نزدیک اور اکثر علما کی نزدیک مرد اور عورت پر اور امام اعظم رحمہ اللہ کی نزدیک مرد کو ختنہ کرنا سنت ہے اور عورت کو مکرمت یعنی اولی اور وہ
علامتوں (?) سی ہے یا اگر ایک شہر کی لوگ سب کی سب اسکو چھوڑ دین تو امام لڑے اونکی ساتھ جیسے کہ حکم ہے اذان وغیرہ مین اور وقت ختنہ کرنیکا بعضی کہتی ہین ساتوان دن
ہے جیسے کہ عقیقہ کا اور بعضونکی نزدیک سات برس اور بعضونکی نزدیک نو برس اور بعضونکی نزدیک جب چاہے حاصل یہ کہ پہلی بالغ ہونیسے جب چاہے کرلے خصوصا
ہماری نزدیک کیونکہ ختنہ کرنا سنت ہے اگر ستر کا ڈھکنا واجب ہے سنت کی ادا کرنیکی لیے ترک کرنا واجب کا جائز نہین یعنی بعد بالغ ہونیکی ستر کا ڈھکنا واجب
ہوجاتا ہے اب کرے گا تو واجب ترک ہوجائیگا ٭ ع ح

الفصل الثانی فصل دوسری **عن** عائشۃ قالت قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم السواک مطہرۃ للفم مرضاۃ للرب رواہ الشافعی واحمد والدارمی والنسائی ورواہ البخاری فی صحیحہ بلا اسناد
روایت ہے حضرت عائشہ سے کہا فرمایا رسول خدا صلعم نے سواک سبب پاکی کا ہے واسطے منہ کی اور سبب خوشنودی کا ہے واسطے پروردگار کی روایت کیا
شافعی اور احمد اور دارمی اور نسائی نے اور روایت کی بخاری نے بیچ صحیح اپنی کی بغیر سند کی **وعن** ابی ایوب قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم اربع من سنن المرسلین الحیاء ویروی الختان والتعطر والسواک والنکاح رواہ الترمذی
اور روایت ہے ابی ایوب سے کہا فرمایا رسول خدا صلعم نے چار چیزین ہین طریقہ رسولون کی سے حیا کرنی اور روایت کیا گیا ہے ختنہ کرنا بھی یعنی روایت مین بجائی الحیاء
الختان آیا ہے اور خوشبو لگانی اور سواک کرنی اور نکاح کرنا روایت کی یہ ترمذی نے ف چار چیزین طریقے رسولون کی سے ہین یہ بات باعتبار اکثر کی ہے

کیونکہ بعضی چیزین ہی بعضی نبیانی سنین ہی کی ہیں کہ نکاح حضرت یحیی علیہ السلام نی نہین کیا اور مراد حیا سی یہ ہی کہ باز رکہی نفس کو بری باتون سے اور بعضی روایت مین آیا ہی کہ حضرت آدم اور حضرت شیث اور حضرت نوح اور حضرت ہود اور حضرت صالح اور حضرت لوط اور حضرت شعیب اور حضرت یوسف اور حضرت موسی اور حضرت سلیمان اور حضرت زکریا اور حضرت عیسی اور حضرت حنظلہ بن صفوان جو نبی تہی اصحاب الرس کی اور حضرت محمد صلوات اللہ وسلامہ علیہم اجمعین ختنہ کیے ہوئی ہی پیدا ہوئی تہی اور بعضون نی حضرت کی ختنہ مین اختلاف بہی کیا ہی کہ بعد پیدا ہونیکی آپکا ختنہ ہوا ہی اور حضرت نی تو ہو یکا تہی ساتہ شک کی اور ابن حجر نی لکہا ہی کہ بین نی جمع کی ہین حدیثین جو فضائل نکاح مین وارد ہوئی ہین پس وہ سوسی زیادہ ہین ۱۲ ح ت

وعن عائشۃ قالت کان النبی صلی اللہ علیہ وسلم لا یرقد من لیل ولا نہار فیستیقظ الا یتسوک قبل ان یتوضأ رواہ احمد وابو داؤد اور روایت ہی عائشہ رض سی کہا تہی حضرت نبی صلی اللہ علیہ وسلم نہین سوتی رات کو اور نہ دنکو پس جاگتی مگر کہ مسواک کرتی پہلی وضو سی روایت کی یا احمد اور ابو داود نی **ف** اس حدیث سی معلوم ہوا کہ حضرت دنکو بہی آرام فرماتی تہی وقت قیلولہ کی پس یہ سنت ہی شب بیداری کا اسکی سبب سی آسان ہوتی ہی جیسی کہ سحر کہانی سی روزہ آسان ہوتا ہی اور یہ بہی معلوم ہوا کہ سونی سی اوٹہ کر مسواک کرنی سنت موکدہ ہی بسبب اسکی کہ منہ مین تغیر آجاتا ہے اس سی منہ صاف ہوجاتا ہی پہر احتمال ہی کہ حضرت وضو کی لیی دوبارہ مسواک نہ کرتی ہون اسی پر اکتفا کرتی ہون اور یہ بہی احتمال ہی کہ وضو کے لیی دوبارہ مسواک کرتی ہون وقت ارادہ وضو کی یا نزدیک کلی کرنی کی واللہ اعلم ۱۲ ع وعنہا قالت کان النبی صلی اللہ علیہ وسلم یستاک فیعطینی السواک لاغسلہ فابدأ بہ فاستاک ثم اغسلہ وادفعہ الیہ رواہ ابو داؤد اور روایت ہی حضرت عائشہ سی کہا تہی نبی صلی اللہ علیہ وسلم مسواک کرتی پس دیتی مجکو مسواک تاکہ دہوؤن اوسی پس اوسکو شروع کرتی مین ساتہ اوسکی پس مسواک کرتی مین پہر دہوتی مین اوسکو اور دیتی مسواک حضرت کو روایت کی یہ ابو داود نی **ف** یہ دلیل ہی اسپر کہ بعد مسواک کرنیکی دہو لینا اوسکا مستحب ہی اور کہا ابن ہمام نی کہ مستحب ہی یہ کہ تین بار مسواک کری اور ہر بار پانی سی دہو دی اور مسواک نرم ہو اور حضرت عائشہ مسواک کو دہونی سی پہلی منہ مین اپنی پہیر لیتی تہین کہ لعاب مبارک کی برکت انکو پہونچی اور کبہی اپنی حضرت کو دیتی تہین کہ مسواک کرنی جیدبا باقی رہی ہو اوسکو پورا کرلین اور یہین دلیل ہی اسپر کہ کسی کی مسواک کرنی اوسکی خوشی سی مکروہ نہین اور یہ بہی معلوم ہوا کہ صالحین کی لعاب وغیرہ سی برکت حاصل کرنی اچہی ہی ۱۲ ح ع

الفصل الثالث

عن ابن عمر ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال ارانی فی المنام اتسوک بسواک فجاءنی رجلان احدہما اکبر من الآخر فناولت السواک الاصغر منہما فقیل لی کبر فدفعتہ الی الاکبر منہما متفق علیہ اور روایت ہی ابن عمر سی کہ تحقیق نبی صلی اللہ علیہ وسلم نی فرمایا کہ دیکہا مین نی اپنی تئین خواب بیچ کہ کرتا ہون مسواک پس آئی میری پاس دو شخص ایک اونمین بڑا تہا دوسری سی پس ارادہ کیا مین نی دینی مسواک کا چہوٹی کو اونمین سی پس کہا گیا واسطی میری مقدم کر بڑی کو پس دی مین نی مسواک بڑی کو اون دونون مین سی روایت کی یہ بخاری اور مسلم نی **ف** اس سی بزرگی مسواک کی معلوم ہوئی کہ ایسی چیز ہی کہ حکم ہوا بڑی کی دینی کو کہ افضل ہی چہوٹی سی اور یہین اشارہ ہی اسپر کہ کہانا اور خوشبو وغیرہ ذالک کے دینی مین بہی پہلی بڑی ہی سی کری ۱۲ ح وعن ابی امامۃ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال ما جاءنی جبریل علیہ السلام قط الا امرنی بالسواک لقد خشیت ان احفی مقدم فی رواہ احمد اور روایت ہی ابی امامہ سی تحقیق رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نی فرمایا نہین آئی میری پاس جبرئیل علیہ السلام کبہی مگر حکم کیا مجکو ساتہ مسواک کی تحقیق ڈرا مین اس سی کہ چہیل ڈالون مین اگلی جانب منہ اپنی کی روایت کی یہ احمد نی **ف** یہی سبب تاکید کرنی جبرئیل کی کہ استعمال مسواک کا بہت کرتا ہون خوف ہوتا ہی مجہی منہ چہل جانیکا وعن انس قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لقد اکثرت علیکم فی السواک رواہ البخاری اور روایت ہی انس سی کہا فرمایا رسول خدا صلعم نی تحقیق بہت

بیان کیا مین نی تمیز بیچ مقدمہ مسواک کی روایت کی بخاری نی ف غرض اس کلام سی فضیلت بیان کرنی مسواک کی اور تاکید کرنی اوسپر معلوم ہوتی ہی + ع وعن عائشۃ رض قالت کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یستن وعندہ رجلان احدھما اکبر من الاخر فاوحی الیہ فی فضل السواک ان کبر اعط السواک اکبرھما رواہ ابوداؤد اور روایت ہی عائشہ رض سی کہا تھی رسول صلی اللہ علیہ وسلم مسواک کرتی اور نزدیک اونکی دو شخص تھی ایک اون دونون مین بڑا تہا دوسری سی پس وحی کی گئی طرف حضرت کی بیچ بزرگی مسواک کی یہ کہ مقدم کر تو بڑی کو دی تو مسواک بڑی کو اون دونون مین سی روایت کی یہ ابوداودنی وعنھا قالت قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تفضل الصلوۃ التی یستاک لھا علی الصلوۃ التی لا یستاک لھا سبعین ضعفا رواہ البیہقی فی شعب الایمان اور روایت ہی عائشہ رض سی کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی بزرگی اوس نماز کی کہ مسواک کی گئی واسطی اوسکی یعنی نزدیک وضو کی اوپر اوس نماز کی کہ نہین مسواک کی گئی واسطی اوسکی ستر درجی روایت کی یہ بیہقی نی شعب الایمان مین ف یعنی فضیلت مین اور زیادتی ثواب مین وہ نماز ستر حصہ زیادہ ہوتی ہی اس نماز پر + ع وعن ابی سلمۃ عن زید بن خالد الجھنی قال سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول لولا ان اشق علی امتی لامرتھم بالسواک عند کل صلوۃ ولاخرت صلوۃ العشاء الی ثلث اللیل قال فکان زید بن خالد یشھد الصلوات فی المسجد وسواکہ علی اذنہ موضع القلم من اذن الکاتب لا یقوم الی الصلوۃ الا استن ثم ردہ الی موضعہ رواہ الترمذی وابوداؤد الا انہ لم یذکر ولاخرت صلوۃ العشاء الی ثلث اللیل وقال الترمذی ھذا حدیث حسن صحیح اور روایت ہی ابی سلمہ سی کہ نقل کی زید بن خالد جہنی سی کہا سنا مین نی پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم فرماتی تہی اگر مشکل جانتا مین اوپر امت اپنی کی البتہ حکم کرتا مین اونکو ساتھ مسواک کرنیکی نزدیک ہر نماز کی یعنی حکم کرتا کہ مسواک کرنی واجب ہی اور البتہ تاخیر کرتا مین نماز عشا کو تہائی رات تک کہا پس تہی زید بن خالد حاضر ہوتی نمازون کی لیی مسجد مین اور مسواک اونکی اوپر کان اونکی کی ہوتی جگہ قلم کی کان لکہنی والی کی سی نہ کہڑی ہوتی طرف نماز کی مگر مسواک کرتی پہر رکھ لیتی اوسکو طرف جگہ اوسکی کی روایت کی یہ ترمذی اور ابوداودنی مگر تحقیق ابوداودنی نہین ذکر کیا ان لفظونکا ولاخرت صلوۃ العشاء الی ثلث اللیل اور کہا ترمذی نی یہ حدیث حسن صحیح ہی

باب سنن الوضوء

باب ہی بیچ بیان سنتون وضو کی ف مراد سنن وضو سی بیان افعال اور اقوال پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی ہین جو کہ وضو مین کرتی تہی خواہ فرض ہون خواہ سنت خواہ آداب: ح

الفصل الاول

فصل ہی عن ابی ھریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا استیقظ احدکم من نومہ فلا یغمس یدہ فی الاناء حتی یغسلھا ثلثا فانہ لا یدری این باتت یدہ متفق علیہ روایت ہی ابی ہریرہ سی کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی جب جاگی ایک تمہارا نیند اپنی سی پس نہ ڈبو دی ہاتھ اپنا باسن مین یہانتک کہ دہو ڈالی اوسکو یعنی دہوئی تک تین بار پس تحقیق وہ نہیں جانتا کہ کہاں رات گذاری ہی ہاتھ اوسکی نی روایت کی یہ بخاری اور مسلم نی ف دہونا ہاتہونکا پہلی برتن کی سنت ہی اس حدیث سی ثابت ہوا ہی اور یہ خوب قید لگائی جو سوتی سی اوٹہنی کی وقت کی سبب اوسکا یہ ہی کہ اکثر لوگ اون شہرونمین پانی کم ہونی کی ڈہیلی سی کرتی ہین پس جب سوتی ہین تو بسبب گرمی ہوا کی استنجی کی جگہ مین پسینا آجاتا ہی اور احتمال ہوتا ہی کہ ہاتھ وہان پہونچا ہو اور پلید ہو گیا ہو جیسی کہ فرمایا کہ وہ نہین جانتا کہ کہان رات گذری ہی ہاتھ اوسکی نی یعنی جانتا نہین کہ کہان ہاتھ پڑا ہو پس فرمایا کہ پہلی ہاتھ اپنی تین بار دہو لیوی تا پاک ہو جاوین بعد اوسکی پانی باسن سی لیوی اور وضو کری پس یہ قید نیند کی اسلیی ہی کہ اوسمین احتمال نجاست کا اکثر ہوتا ہی والا ہر کسی نیند سی اٹہی ہو کر نہانی سی پہلی دہولی اسلیی جاری علمانی کہا ہی کہ یہ ہاتہہ دہونی سنت ہین غیر جاگنی والیکو بہی کیونکہ سبب ہاتہ دہونیکا کہ وہ احتمال ہاتہ پہونچنی کا نجاست اور میل پر

وہ جاگتی مین بھی موجود ہی اور یہ حکم مسنون اور مستحب ہی کہ بطریق احتیاط کی ساتھ اوسکی حکم کیا ہی فرض اور واجب نہین اگر نہ دہوی تو بھی ہاتھ پاک ہی اگر پانی مین بغیر دہوئی ہاتھ ڈالدی تو وہ بھی نجس نہین ہوتا کیونکہ پلید ہونا ہاتھ کا نیند کی وقت یقینی نہین ہی فقط احتمال ہی مگر امام احمد رحمۃ اللہ سوتی سی اوٹھکر واجب کہتی ہین اگر بغیر دہوئی پانی مین ڈالدیگا پانی نجس ہوجاویگا ۰ ح ع **وعنہ** قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا استیقظ احدکم من منامہ فتوضأ فلیستنثر ثلثا فان الشیطان یبیت علی خیشومہ متفق علیہ اور روایت ہی ابوہریرہ سی کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی جبکہ جاگی ایک تمہارا نیند اپنی سی پس ارادہ وضو کا کری پس چاہئی کہ ناک جہاڑی یعنی بعد پانی دینی کی تین بار پس تحقیق شیطان رات گذارتا ہی اوپر بانسی ناک اوسکی کی روایت کی یہ بخاری اور مسلم نی **ف** رات گذارنا شیطان کا اور جگہ پکڑنی اوسکے بانسی پر حقیقت او کیفیت اسکی اللہ اور رسول ہی جانتا ہی عقلین ہماری دریافت کرنی ان امور کی سی قاصر ہین سالم تر اور اولی طریقہ بیچ مثال ایسی امور کی کہ شارع نی اوسکی خبر دی ہی یہ ہی کہ ایمان انپر لاوی اور بیان کیفیت اوکی سی سکوت کری اور بعضی امین یہ تاویل کرتی ہین کہ آدمی جب سوجاتا ہی تو بخارات اور رینٹہ اور غبار ناک مین کہ قریب دماغ کی ہی جمع ہوتی ہین اوس سی دماغ کہ جگہ حواس وغیرہ کا ہی مکدر ہوتا ہی پس یہ مانع ہوتا ہی ادای حق تلاوت کو اور سمجہنی معانی اوسکی کو اور باعث ہوتا ہی کسل کا عبادات مین اور یہ سب امور باعث خوشی شیطان کی ہوتی ہین پس گویا کہ شیطان وہان بیٹہا ہی پس یہ احتمالات ہین اور طریقہ سالم تر اور مضبوط وہی ہی جو اول کہا

وقیل لعبد اللہ بن زید بن عاصم کیف کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یتوضأ فدعا بوضوء فافرغ علی یدیہ فغسل یدیہ مرتین مرتین ثم مضمض واستنثر ثلثا ثم غسل وجہہ ثلثا ثم غسل یدیہ مرتین مرتین الی المرفقین ثم مسح رأسہ بیدیہ فاقبل بہما وادبر بدأ بمقدم رأسہ ثم ذہب بہما الی قفاہ ثم ردہما حتی رجع الی المکان الذی بدأ منہ ثم غسل رجلیہ رواہ مالک والنسائی ولابی داود نحوہ ذکرہ صاحب الجامع اور کہا گیا واسطی عبد اللہ بن زید بن عاصم کی کسطرح تہی رسول خدا صلعم وضو کرتی پس منگوایا عبد اللہ نی پانی وضو کا پس ڈالا اپنی دونون ہاتہون پر پس دہوئی دونون ہاتہ یعنی پہونچون تک دو دو بار پھر کلی کی اور ناک جہاڑی تین بار یعنی بعد پانی دینی کی پھر دہویا اپنا منہ تین بار پھر دہوئی دونون ہاتہ اپنی دو دو بار کہنیون تک پھر مسح کیا سر اپنی پر دونون ہاتہون سی پس آگی سی لیگئی پیچہی تک اور پیچہی سی لائی آگی کو بیان اسکا یون ہی کہ شروع کیا اگلی جانب سر اپنی کی سی پھر لیگئی دونون ہاتہون کو گدی تک پھر پہیرا اونکو یہانتک کہ پھر آئی طرف اوس مکان کی کہ شروع کیا تہا اوس سی پھر دہوئی دونون پانون اپنی روایت کی یہ مالک اور نسائی نی اور واسطی ابوداود کی مانند اسی کی ذکر کیا اسکو جامع الاصول والی نی **ف** دو دو بار ہاتہ دہوئی بیان جواز کی لیے یعنی جائز یون بھی ہی ورنہ ثابت ہوا ہی حضرت سی اور روایت مین کہ تین بار ہاتہ دہوتی تہی اور لفظ مرتین دوبارہ اسلیی لائی کہ ایکبار ذکر کرنی مین وہم جاتا تہا کہ دونون ہاتہ متفرق دہوئی ہون یعنی ایک ہاتہ ایکبار دہویا ہو اور ایک ایک بار پس دوبارہ ذکر کیا تا سمجہا جاوی کہ دونون ہاتہ ملاکر دو بار دہوی اور کیفیت مسح سر کی بطور مستحب کی یہ ہی کہ دونون ہاتہون کی تین تین اونگلیان سر کی آگی کی جانب رکہی اور دونون ہاتہون کی انگوٹہون کو اور شہادت کی اونگلیونکو اور ہتیلیون کو جدا رکہی اور اون تینون اونگلیونکو گدی کی طرف لیجاوی پھر دونون ہتیلیان پیچہی سر کی کی آگی کی طرف لی آوی پھر مسح کری کانون کی اوپر کی سرخ پر دونون انگوٹہون سی اور کانون کی سوراخون مین دونون شہادت کی انگلیان اور آخیر عبارت سی مراد مصنف کی یہ ہی کہ مصابیح والا اس حدیث کو صحاح مین لایا باوجودیکہ بخاری مسلم مین یہ حدیث نہین آئی بلکہ اونمین

[illegible] وَفِي الْمُتَّفَقِ عَلَيْهِ قِيلَ لِعَبْدِ اللّٰهِ بْنِ زَيْدِ بْنِ عَاصِمٍ تَوَضَّأْ لَنَا وُضُوْءَ
رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَدَعَا بِإِنَاءٍ فَأَكْفَأَ مِنْهُ عَلَى يَدَيْهِ فَغَسَلَهُمَا ثَلٰثًا ثُمَّ أَدْخَلَ يَدَهُ فَاسْتَخْرَجَهَا
فَمَضْمَضَ وَاسْتَنْشَقَ مِنْ كَفٍّ وَاحِدَةٍ فَفَعَلَ ذٰلِكَ ثَلٰثًا ثُمَّ أَدْخَلَ يَدَهُ فَاسْتَخْرَجَهَا فَغَسَلَ وَجْهَهُ ثَلٰثًا ثُمَّ أَدْخَلَ
يَدَهُ فَاسْتَخْرَجَهَا فَغَسَلَ يَدَيْهِ إِلَى الْمِرْفَقَيْنِ مَرَّتَيْنِ مَرَّتَيْنِ ثُمَّ أَدْخَلَ يَدَهُ فَاسْتَخْرَجَهَا فَمَسَحَ بِرَأْسِهِ فَأَقْبَلَ بِيَدَيْهِ
وَأَدْبَرَ ثُمَّ غَسَلَ رِجْلَيْهِ إِلَى الْكَعْبَيْنِ ثُمَّ قَالَ هٰكَذَا كَانَ وُضُوْءُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَفِي
رِوَايَةٍ فَأَقْبَلَ بِهِمَا وَأَدْبَرَ بَدَأَ بِمُقَدَّمِ رَأْسِهِ ثُمَّ ذَهَبَ بِهِمَا إِلَى قَفَاهُ ثُمَّ رَدَّهُمَا حَتّٰى رَجَعَ إِلَى الْمَكَانِ
الَّذِي بَدَأَ مِنْهُ ثُمَّ غَسَلَ رِجْلَيْهِ وَفِي رِوَايَةٍ فَمَضْمَضَ وَاسْتَنْشَقَ وَاسْتَنْثَرَ ثَلٰثًا بِثَلٰثِ غَرَفَاتٍ
مِنْ مَاءٍ وَفِي أُخْرٰى فَمَضْمَضَ وَاسْتَنْشَقَ مِنْ كَفَّةٍ وَاحِدَةٍ فَفَعَلَ ذٰلِكَ ثَلٰثًا وَفِي رِوَايَةٍ
لِلْبُخَارِيِّ فَمَسَحَ رَأْسَهُ فَأَقْبَلَ بِهِمَا وَأَدْبَرَ مَرَّةً وَاحِدَةً ثُمَّ غَسَلَ رِجْلَيْهِ
إِلَى الْكَعْبَيْنِ وَفِي أُخْرٰى لَهُ فَمَضْمَضَ وَاسْتَنْثَرَ ثَلٰثَ مَرَّاتٍ مِنْ غُرْفَةٍ وَاحِدَةٍ

اور بیچ حدیث بخاری اور مسلم کی ہی کہ کہا گیا واسطی عبداللہ بن زید بن عاصم کی وضو کرو واسطی ہماری وضو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کا
پس منگوایا باسن جس جھکایا اور ڈالا اوس سی پانی اپنی دونون ہاتھون پر پس دھویا انکو تین بار پھر داخل کیا ہاتھ اپنا یعنی باسن مین پھر نکالا
یعنی پانی نکالا اوس سی پھر کلی کی اور ناک مین پانی دیا ایک چلو سی پس کیا تین بار پھر داخل کیا ہاتھ اپنا پھر نکالا اوسکو پھر دھویا منہ اپنا تین بار
پھر ڈالا ہاتھ اپنا باسن مین پھر نکالا اوسکو پھر دھوئی دونون ہاتھ اپنی کہنیون تک دو دو بار پھر ڈالا ہاتھ اپنا پھر نکالا اوسکو پھر مسح کیا سر کو آگی
پیچھی لیگئی دونون ہاتھ اور پیچھی سی آگی لی آئی پھر دھوئی دونون پانون ٹخنون تک پھر کہا اسیطرح تھا وضو رسول خدا صلعم کا اور ایک روایت بخاری
اور مسلم کی مین ہی آگی سی لیگئی دونون ہاتھ اپنی پیچھی کو اور پیچھی سی لائی آگی کو شروع کیا ساتھ اگلی جانب سر اپنی کی پھر لیگئی اونکو طرف گدی کی پھر لائی
اونکو یہانتک کہ پھیر لائی طرف اوسی مکان کی کہ شروع کیا تھا اوس سی پھر دھوئی پانون اپنی اور ایک روایت صحیحین کی مین ہی پس کلی کی
پانی دیا اور ناک جھاڑی تین بار ساتھ تین چلوون کی پانی سی اور بیچ روایت اور کی پس کلی کی اور ناک مین پانی دیا ایک چلو سی پس یہ کیا تین بار
بخاری کی روایت مین ہی پس مسح کیا سر اپنی کا آگی سی لیگئی دونون ہاتھ پیچھی اور پیچھی سی لی آگی ایکبار پھر دھوئی دونون پانون ٹخنون تک اور
بیچ اور روایت بخاری کی ہی پس کلی کی اور ناک جھاڑی تین بار ایک چلو سی ف یعنی ہر ایک کو تینون بار مین سی ایک ایک چلو سی کیا اور یہ معنی
نہین ہین کہ تینون ایک ہی چلو مین کیے جانا چاہیی کہ حدیثین کلی کرنی کی اور ناک مین پانی دینی کی مختلف آئی ہین یعنی بعض مین ساتھ تین چلو کی اور بعض
ایک چلو سی ساتھ فصل اور وصل کی یعنی ہر ایک کی لیی علٰحدہ علٰحدہ چلو مین بھی آئی ہین اور دونون ایک چلو سی بھی کرنی آئی ہین پس کئی صورتین
ہوئی ہین مذہب شافعی بقول صحیح کی یہ ہی کہ دونون تین چلو مین کرنی اسطرح کہ ایک چلو لیکر اول تھوڑی سی کلی کری پھر اوسکا بقیہ ناک مین دیکر
تینون بار یون ہی کری اور مذہب حنفی مین یہ ہی کہ ہر ایک تین تین چلو سی کری اور انہون نی اس طریق کو ترجیح ایسی دی ہی کہ موافق ہی
کہ منہ اور ناک ہر ایک عضو علاحدہ ہی اس جمع نکیا جاوی انمین جیسی کہ سب اعضا مین جمع نہین کرتی پس جو حدیث کہ موافق قیاس کی ہوگی اوس
ترجیح ہوگی چنانچہ یہی قاعدہ ہی اصول فقہ کا اور شمنی نی فتاوی ظہیریہ مین سی نقل کیا ہی کہ وصل بھی جائز ہی امام ابوحنیفہ کی نزدیک اور فصل بھی
جائز ہے امام شافعی کی نزدیک اور ترمذی نی شافعی سی روایت کی ہی کہ کہا اونہون نی جمع کرنا کلی اور ناک مین پانی دینی کا جائز

اور جدا جدا کرنا ہر ایک کا ساتھ نئی پانی کی درست نہ رکہتے ہین پس کچہ خلاف نہین وَعَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَبَّاسٍ قَالَ تَوَضَّأَ
رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَرَّةً مَرَّةً لَمْ يَزِدْ عَلٰى هٰذَا رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ اور روایت ہی عبد اللہ بن عباس سی کہا وضو کیا رسول
خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی ایک ایک بار نہین زیادہ کیا اسپر یعنی اس وضو مین روایت کی یہ بخاری نی وَعَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ زَيْدٍ اَنَّ النَّبِيَّ
صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَوَضَّأَ مَرَّتَيْنِ مَرَّتَيْنِ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ اور روایت ہی عبد اللہ بن زید سی کہ تحقیق نبی صلی اللہ
علیہ وسلم نی وضو کیا دو دو بار روایت کی یہ بخاری نی وَعَنْ عُثْمَانَ اَنَّهُ تَوَضَّأَ بِالْمَقَاعِدِ فَقَالَ اَلَا اُرِيْكُمْ وُضُوْءَ
رَسُوْلِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَتَوَضَّأَ ثَلٰثًا ثَلٰثًا رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہی عثمان رض سی تحقیق اونہون نی وضو کیا بیچ مقاعد کی کہ نام
ایک جگہ کا ہی پس کہا کیا نہ دکہلاؤن تمہین تمکو وضو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کا پس وضو کیا تین تین بار روایت کی یہ مسلم نے **ف**
ان حدیثون سی معلوم ہوا کہ اعضاء وضو کی کبہی ایک ایک بار دہوتی اور کبہی دو دو بار اور کبہی تین تین بار اور اکثر تین ہی تین بار دہوتی تہی
پس ایک ایک بار تو بیان جواز کی لیے دہوتی کہ یہ ادنی درجہ ہی اور فرض ہی اسقدر اصل وضو اسمین ہو جاتا ہی اور اسیطرح دو دو بار بہی بیان
جواز کی لیے دہوتی کہ وضو اسمین بہی ہو جاتا ہی اور تین تین بار نہایت مرتبہ طہارت کا ہی اب زیادتی اسپر منع ہی اور بعضی حدیثون مین ہونا
بعضی اعضا کا تین بار اور بعضی کا دو بار اور بعضی کا ایکبار بہی آیا ہی یہ سب بیان جواز کی لیے ہی اور بعضون کی نزدیک ایکبار دہونا اعضاء وضو کا
گناہ ہی واسطی ترک کرنی سنت مشہورہ کی لیکن صحیح یہ ہی کہ گناہ نہین کیونکہ یہ بہی حدیث مین آیا ہی اور یہ جو کہا کہ وضو کیا تین تین بار یعنی ہر ایک
عضو اعضاء وضو سی تین تین بار دہویا پس ظاہر مین اس سی یہ معلوم ہوا کہ سر پر مسح بہی تین بار کیا لیکن اور روایتین کہ اونمین تفصیل اعضاء وضو کی
دہونی کی نقل کیی ہین چنانچہ روایات صحیحین گذری وہ دلالت کرتی ہین اسپر کہ مسح سر کا ایکبار ہی کیا ۱۲ ع وَعَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَمْرٍو
قَالَ رَجَعْنَا مَعَ رَسُوْلِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ مَكَّةَ اِلَى الْمَدِيْنَةِ حَتّٰى اِذَا كُنَّا بِمَاءٍ بِالطَّرِيْقِ تَعَجَّلَ قَوْمٌ عِنْدَ
الْعَصْرِ فَتَوَضَّئُوْا وَهُمْ عِجَالٌ فَانْتَهَيْنَا اِلَيْهِمْ وَاَعْقَابُهُمْ تَلُوْحُ لَمْ يَمَسَّهَا الْمَاءُ فَقَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ وَيْلٌ لِلْاَعْقَابِ مِنَ النَّارِ اَسْبِغُوا الْوُضُوْءَ رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہی عبد اللہ بن عمرو سی کہ کہا پہرے ہم
ساتھ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی مکہ سی طرف مدینہ کی یہانتک کہ جسوقت پہونچے ہم ایک پانی پر کہ تہا راہ مین جلدی کی ایک جماعت نی وضو کرنی مین
نزدیک نماز عصر کی پس وضو کیا اور وہ لوگ تہی جلدی کرنیوالی پہر پہونچے ہم طرف اونکی اور ایڑیان اونکی چمکتی تہین نہین پہونچا تہا اونکو پانی پس فرمایا
رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی وای واسطی ایڑیون کی آگ سی پورا کرو وضو روایت کی یہ مسلم نی **ف** جلدی کی معنی اس جگہ کی یہ ہین کہ طلب جلدی کی
لی چلنی مین اور ہم سی آگی بڑہ گئی نزدیک داخل ہونی وقت عصر کی پہلی وضو کرنیکی لیی پس وضو کیا جلدی جلدی بسبب تنگی وقت کی اور معنی لفظ
ویل کی علمانی کئی طرح پر لکہی ہین کہا ابہری رح نی صحیح تر قول بیچ معنی اسکی کی وہ ہی جو روایت کیا ہی ابن حبان نی حدیث ابی سعید سی کہ ویل
ایک نالہ ہی دوزخ مین اور بعضون نی اسکی معنی شدت عذاب کی کہی ہین اور بعضون نی کہا کہ وہ ایک پہاڑ ہی پیپ کا اور لہو کا دوزخ مین اور
بعضون نی کہا کہ یہ ایک کلمہ ہی کہ رنج رسیدہ بولتا ہی اور اصل اسکی معنی ہلاک اور عذاب کی ہین اور ظاہر تر یہ ہی کہ حمل کری اسکو اصل پر یعنی ہلاک
عظیم اور عقاب الیم ہی واسطی ایڑیون کی ایڑیون کی لیی خاص عذاب اسلیی فرمایا کہ وہ دہوئی نہ گئی تہین اور بعضون نی یہ معنی لکہی ہین کہ ایڑیون سی
صاحب ایڑیون کی مراد ہین یعنی جنکی ایڑیان خشک رہ گئی تہین اونکو یہ فرمایا اور پورا کرو وضو یعنی فرائض اور سنن اوسکی ادا کرو اور ایک حدیث
مین آیا ہی کہ اگر مقدار ایک ناخن کی خشک رہ جاوی تو وضو درست نہین ہوتا اور یہ حدیث دلیل ہی اسپر کہ دہونا پانون کا وضو مین فرض ہی

اور اوسکی ترک پر وعید یعنی ڈر کا فرمایا مسح کافی نہین اور یہی مذہب اور عقیدہ ہی تمام فقہا کا ہر وقت مین اور خلاف اسکا کسی عالم سی کہ لائق اعتبار
کی ہو ثابت نہین ہوا اور جسنی کہ بیان کیا ہی وضو پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم کا صحابہ کرام مین سی مانند حضرت علی کرم اللہ وجہہ اور حضرت عثمان رضو
اور عبد اللہ بن زید کی کہ اونکو حاکی یعنی بیان کرنیوالا وضو پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کا کہتی ہین اور مانند جابر اور ابو ہریرہ اور عبد اللہ بن عمر اور سوا
اونکی کی رضی اللہ عنہم سب متفق ہین اسپر کہ آنحضرت صلعم دہویا ہی کرتی تہی پای مبارک وقت وضو کی اگر موزہ نہ پہنی ہوتی تہی اور حدیثین ان کہ نوبت
کہ مرتبہ تواتر کو پہونچتی ہین اس باب مین وارد ہوئی ہین اور یہ وعید اوپر ترک اوسکی کی حدیثون بیشمار مین وارد ہوا ہی اور عبد اللہ بن عمر رضو سی منقول
ہی کہ صحابہ مسح پانون پر کیا کرتی تہی یہانتک کہ حکم کیا رسول خدا صلی اللہ علیہ سلم نی ساتہ پورا کرنی وضو کی اور وعید فرمائی اوسکی ترک پر پس چہوڑ دیا
اونہون نی مسح کو اور وہ منسوخ ہوا اور طحاوی نی عبد الملک بن سلیمان سی روایت کی ہی کہ کہا اونہون نی کہا مین نی عطار خراسانی کو کہ شخص ہی تابعین سی ہین
آیا خبر پہونچی ہی تجکو کسی اصحاب رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سی کہ مسح کرتی تہی قدمون اپنی پر کہا اونہون نی نہ قسم اللہ کی خلاصہ کلام اس باب مین
یہ ہی کہ کتاب اللہ مین یہ حکم محل اور مشتبہ واقع ہوا ہی اور سنت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی نی کہ حد شہرت اور تواتر کو پہونچی ہی اوسکو
بیان کیا اور واضح کر دیا کہ مراد اللہ کی یہ ہی پس شیعون کی مذہب مین کہ پانون کو مسح کرتی ہین محض غلطی اور برا کرتی ہین + ع ع ❊ **وعن**
المغیرۃ بن شعبۃ قال ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم توضأ فمسح بناصیتہ وعلی العمامۃ وعلی الخفین رواہ مسلم
اور روایت ہی مغیرہ بن شعبہ سی کہا کہ تحقیق نبی صلے اللہ علیہ وسلم نی وضو کیا پھر مسح کیا اوپر بالون پیشانی اپنی کی اور پگڑی پر اور موزون پر
روایت کی یہ مسلم نی **ف** مسح مقدار مسح سر کی اختلاف واقع ہوا ہی علما مین امام مالک کی مذہب مین ساری سر کا مسح فرض ہے
اور امام شافعی کی نزدیک مسح بعض سر کا کافی ہی اگرچہ دو تین بال ہون اور امام ابو حنیفہ کی مذہب مین مسح چوتہائی حصہ سر کا فرض ہی اور دلیل
اونکی یہی ناصیہ کی حدیث ہی کہ ناصیہ کہتی ہین چوتہائی حصہ سر کو آگی کی جانب سی اگر مسح تمام سر کا فرض ہوتا تو حضرت صلعم اوپر مسح ناصیہ کی کفایت نہ کرتی
اور اگر اس سی کم کا فرض ہوتا تو کبہی بیان جواز کی لیے وہ بہی کرتی پس معلوم ہوا کہ فرض اسیقدر ہی اور پگڑی پر مسح کرنی کی یہ معنی شارحین نی بیان
کیے ہین کہ جب حضرت صلعم چوتہائی سر کا مسح کہ فرض تہا ادا کر چکی تو سنت کی کامل کرنیکی اور ادای سنت کی کہ وہ مسح ساری سر کا ہی بجای مسح بقیہ
سر کی پگڑی پر مسح کر لیا اور بعضون نی یہ معنی کہی ہین کہ احتمال کہتا ہی کہ حضرت صلعم نی مسح ناصیہ پر کر کی پگڑی درست کی ہوگی راوی نی گمان کیا
مسح کا واللہ اعلم اور مسح کرنا فقط پگڑی پر بغیر مسح سر کی جیسی کہ موزی پر کرتی ہین درست نہین تینون اماموں کی نزدیک مطلق مگر امام احمد کی نزدیک
درست ہی بشرطیکہ پگڑی طہارت پر پہنی ہو اور تمام سر کو پگڑی نی ڈہانک لیا ہو جیسے کہ حکم موزہ کا ہی + ع ع ❊ **وعن عائشۃ قالت**
کان النبی صلی اللہ علیہ وسلم یحب التیمن ما استطاع فی شانہ کلہ فی طہورہ وترجلہ وتنعلہ متفق علیہ
اور روایت ہی حضرت عائشہ رضو سی کہا تہی نبی صلی اللہ علیہ وسلم دوست رکہتی شروع کرنا داہنی طرف سی جب تک ہو سکتا بیچ ساری کامون
اپنی کی بیچ طہارت اپنی کی اور کنگہی کرنی اپنی کی اور پاپوش پہننی اپنی کی روایت کی یہ بخاری اور مسلم نی **ف** لفظ ما استطاع مین اشارہ ہی اوپر کمال
اور محافظت اس کام کی اور طہارت کرنی مین داہنی طرف سی شروع کرنا دوست رکہتی تہی یعنی وضو مین داہنا ہاتہ اور داہنا پانون پہلی
اور بایان پیچہی اور نہانی مین داہنی جانب پہلی دہوتی پہر بائین اور یہ تین چیزین بطریق تمثیل کی بیان کین اور جو چیزین کہ قبیلہ بزرگی کی ہین زینت
کی سی ہین سب آمین . جل ہین یعنی اونکو بہی داہنی طرف سی شروع کرتی جیسی کپڑا پہننا اور ازار پہننی اور موزہ پہننا اور مسجد مین داخل ہونا اور مسواک
کرنی اور پاخانہ سی نکلنا اور سرمہ لگانا اور ناخن کتروانی اور بال بغلون اور لبون کی لوانی اور سر منڈوانا اور سلام پر نماز کی یعنی

اور پینا اور لینا اور دینا کسی چیز کا اور جو چیزین کہ لائق بزرگی کرنی کی نہین ہین اونکو بائین طرف سی شروع کرنا مستحب ہی جیسی کہ پاخانہ مین جانا
اور بازار مین جانا اور گناہ کی جگہہ مین جانا اور نکلنا مسجد سی اور ناک چنکنی اور تہوکنا اور استنجا کرنا اور کپڑی اوتارنی اور جوتی اوتارنی اور مانند
اونکی کی اور حقیقت مین ان چیزون کی بائین طرف سی شروع کرنی مین تکریم داہنی طرف ہی کی لازم آتی ہی مثلاً مسجد سی بایان پانون پہلی نکالا تو تکریم
داہنی پانون کی کی اوسکو بزرگ جگہہ مین باقی رکہا اسپر اور چیزون کو قیاس کرلی پس یہ سب بسبب شرف اور بزرگی داہنی طرف کی ہی اسلیی فرشتہ داہنی
ہاتہہ کا شرف رکہتا ہی بائین ہاتہہ والی پر اور ہمسایہ داہنی طرف کا مقدم ہی بائین طرف کی ہمسایہ پر ۱۲ ح ع **الفصل الثانی** فصل دوسری

عَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِذَا لَبِسْتُمْ وَاِذَا تَوَضَّأْتُمْ فَابْدَءُوْا بِاَیَامِنِکُمْ رَوَاہُ اَحْمَدُ وَاَبُوْدَاؤٗدَ
اور روایت ہی ابی ہریرہ سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی جب کہ پہنو تم یعنی کوئی چیز اور جب
وضو کرو تم پس شروع کرو ساتہ داہنی طرف اپنی کی روایت کی یہ احمد اور ابو داود نی **وَعَنْ سَعِیْدِ بْنِ زَیْدٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَا وُضُوْءَ لِمَنْ لَمْ یَذْکُرِ اسْمَ اللّٰہِ عَلَیْہِ رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ وَابْنُ مَاجَۃَ وَرَوَاہُ اَحْمَدُ وَاَبُوْدَاؤٗدَ عَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ وَالدَّارِمِیُّ عَنْ اَبِیْ سَعِیْدِ الْخُدْرِیِّ عَنْ اَبِیْہِ وَزَادُوْا فِیْ اَوَّلِہٖ لَا صَلٰوۃَ لِمَنْ لَا وُضُوْءَ لَہٗ**
اور روایت ہی سعید بن زید سی کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی نہین وضو واسطی اوس شخص کی کہ نہین یاد کیا نام اللہ کا وضو پر یعنی جسنی ابتدا
وضو مین اللہ تعالی کا نام نہ لیا اوسکا وضو پورا نہوا کہ جسپر ثواب ملی روایت کی یہ ترمذی اور ابن ماجہ نی اور روایت کی احمد اور ابو داود نی ابی ہریرہ سے
اور دارمی نی ابی سعید خدری سی اونسی اپنی باپ سی اور زیادہ کیا احمد وغیرہ نی بیچ اول اس حدیث کی کہ نہین نماز واسطی اوس شخص کی کہ نہین ہی وضو واسطی
اوسکی **ف** امام احمد کی نزدیک بسم اللہ کہنی ابتدای وضو مین واجب ہی اور جمہور علما کی نزدیک سنت ہی یا مستحب اور سلف سی یہ الفاظ کہنی منقول ہین
سبحان اللہ العظیم وبحمدہ اور بعضون نی کہا ہی کہ افضل ہی بسم اللہ الرحمن الرحیم بعد اعوذ پڑہنی کی اور مشہور یہ الفاظ ہین بسم اللہ والحمد للہ علی دین الاسلام
اور عن ابی سعید عن ابیہ کہنا سہو ہی صواب یون ہی عن ابی سعید عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم ۱۲ ح ع **وَعَنْ لَقِیْطِ بْنِ صَبِرَۃَ قَالَ قُلْتُ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ اَخْبِرْنِیْ عَنِ الْوُضُوْءِ قَالَ اَسْبِغِ الْوُضُوْءَ وَخَلِّلْ بَیْنَ الْاَصَابِعِ وَبَالِغْ فِی الْاِسْتِنْشَاقِ اِلَّا اَنْ تَکُوْنَ صَائِمًا رَوَاہُ اَبُوْدَاؤٗدَ وَالتِّرْمِذِیُّ وَالنَّسَائِیُّ وَرَوَی ابْنُ مَاجَۃَ وَالدَّارِمِیُّ اِلٰی قَوْلِہٖ بَیْنَ الْاَصَابِعِ**
اور روایت ہی لقیط بن صبرہ سی کہا کہ کہا مین نی ای رسول خدا کی خبر دو مجکو وضو سی فرمایا پورا کر وضو کو اور خلال کر درمیان اونگلیون کی
اور خوب پہونچا پانی ناک مین مگر یہ کہ ہو تو روزہ دار روایت کی ابو داود اور ترمذی اور نسائی نی اور روایت کی ابن ماجہ اور دارمی نی تا قول اونکی بین الاصابع
ف خبر دو وضو سی یعنی کمال وضو کا تعلیم فرمائی کہ جس سی مستحق ثواب کی ہون فرمایا پورا کر وضو یعنی فرائض اور سنتین اوسکی اچہی طرح ادا کر اور خلال
کرنا ہاتہہ اور پانون کی اونگلیون کا سنت ہی امام اعظم صاحب اور امام شافعی رح کی نزدیک اور یہ حکم اوس صورت مین ہی کہ اونگلیان بسبب کشادگی کے
آپس سی جدا اور کشادہ ہون اور اگر آپس مین ملی ہون اسطرح کہ پانی بی تکلف اونمین نہین پہونچ سکتا تو خلال کرنا واجب ہی اور ہماری نزدیک خلال اسطرح
کری کہ داہنی ہاتہہ کی ہتیلی بائین ہاتہہ کی پشت پر رکہہ کر اونگلیان داہنی ہاتہہ کی اونگلیون بائین ہاتہہ کی مین ڈالی کہ اولی یون ہی ہی اور پانون کی
اونگلیون کا خلال بائین ہاتہہ کی چہنگلیا سی کری اسطرح کہ اوسکو داہنی پانون کی چہنگلیا کی نیچی سی داخل کر کی خلال شروع کری ہر اونگلی مین یون ہی
کرتا جاوی حتی کہ دوسری پانون کی چہنگلیا تک پہونچی اور حد ناک مین پانی دینی کی یہ ہی کہ پانی نرمہ ناک تک پہونچی اور مبالغہ اوسکا یہ ہی کہ اوپر اوس سی گذر جاوی پس یہ مبالغہ اگر روزہ سی نہووی تو کری اور روزہ دار کو مکروہ ہی اور کلی کرنی اور ناک مین پانی دینا امام اعظم رح کی نزدیک وضو مین سنت ہی

اور حنبل مین فرض اور امام شافعی کی نزدیک دونون مین سنت ہے **وعن** ابن عباس قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا توضأت فخلل اصابع یدیک ورجلیک رواہ الترمذی وروی ابن ماجۃ نحوہ وقال الترمذی ہذا حدیث غریب اور روایت ہی ابن عباس سی کہا کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی جسوقت کہ وضو کری تو پس خلال کر درمیان انگلیون ہاتھون اپنی کی اور پانون اپنی کی روایت کی یہ ترمذی نی اور روایت کی ابن ماجہ نی مانند اسکی کہا ترمذی نی یہ حدیث غریب ہی **ف** خلال ہاتھونکا بعد دہونی ہاتھونکی کری اور خلال پانونکا بعد دہونی اونکی کی اسی طرح ہی ہی **م ع** **وعن** المستورد بن شداد قال رأیت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا توضأ یدلک اصابع رجلیہ بخنصرہ رواہ الترمذی وابوداؤد وابن ماجۃ اور روایت ہی مستورد بن شداد سی کہا دیکہا مین نی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو جسوقت کہ وضو کرتی ملتی یعنی خلال کرتی انگلیان پانون اپنی کی ساتہ چہنگلیا اپنی کی یعنی بائین چہنگلیا سی روایت کی یہ ترمذی اور ابوداود اور ابن ماجہ نی **ف** معنی یدلک کی یہ ہین کہ خلال کرتی تہی جیسی کہ روایت احمد مین لفظ تخلیل کا آیا ہی پس یہ دلیل ہی اسکی کہ بائین چہنگلیا سی خلال پانونکا مستحب ہی یعنی یدلک کی یہ ہین کہ پہیرتی تہی چہنگلیا انگلیون پانون کی پر اس صورت مین یہ دلیل ہووی اسکی کہ ملنا اعضا کا مستحب ہی **ع** **وعن** انس قال کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا توضأ اخذ کفا من ماء فادخلہ تحت حنکہ فخلل بہ لحیتہ وقال ہکذا امرنی ربی رواہ ابوداؤد اور روایت ہی انس سی کہا تہی رسول خدا صلعم جسوقت کہ وضو کرتی لیتی ایک چلو پانی سی پہر داخل کرتی اوسکو نیچی ٹہوڑی اپنی کی پس خلال کرتی ساتہ اوسکی ڈاڑہی اپنی کو اور فرمایا اسیطرحسی حکم کیا مجکو پروردگار میری نی یعنی ساتہ وحی خفی کی روایت کی یہ ابوداؤد نی **ف** یہ خلال مستحب ہی بعد دہونی منہ کی کری اور طور اوسکا یہ ہی کہ انگلیان ڈاڑہی کی نیچی داخل کری اور اوپر کو نکالی **ع ع** **وعن** عثمان ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم کان یخلل لحیتہ رواہ الترمذی والدارمی اور روایت ہی عثمان سی کہ تحقیق نبی صلی اللہ علیہ وسلم تہی خلال کرتی ڈاڑہی اپنی کی روایت کی یہ ترمذی اور دارمی نی **وعن** ابی حیۃ قال رأیت علیا توضأ فغسل کفیہ حتی انقاہما ثم مضمض ثلثا واستنشق ثلثا وغسل وجہہ ثلثا وذراعیہ ثلثا ومسح برأسہ مرۃ ثم غسل قدمیہ الی الکعبین ثم قام فاخذ فضل طہورہ فشربہ وہو قائم ثم قال احببت ان اریکم کیف کان طہور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم رواہ الترمذی والنسائی اور روایت ہی ابی حیہ سی کہا دیکہا مین نی حضرت علی رضی اللہ عنہ کو کہ وضو کیا پس دہوئی دونون ہاتہ اپنی یہانتک کہ پاک کیا اونکو پہر کلی کی تین بار اور ناک مین پانی دیا تین بار اور دہویا منہ اپنا تین بار اور دونون ہاتہ کہنیون تک تین بار اور مسح کیا سر اپنی کو ایکبار پہر دہوئی دونون پانون اپنی ٹخنی تک پہر کہڑی ہوی پس لیا بچا ہوا پانی وضو اپنی کا اور پیا اوسکو کہڑی کہڑی پہر کہا حضرت علی نی دوست رکہا مین نی یہ کہ دکہلاؤن مین تمکو کسطرح تہا وضو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کا روایت کی یہ ترمذی اور نسائی نی **ف** وضو کی پانی مین برکت آجاتی ہی اسلیے اوسکو پیا اور یہ پانی کہڑی ہوکر پینا بہی جائز ہی **ع ع** **وعن** عبد خیر قال نحن جلوس ننظر الی علی حین توضأ فادخل یدہ الیمنی فملأ فمہ فمضمض واستنشق ونثر بیدہ الیسری فعل ہذا ثلث مرات ثم قال من سرہ ان ینظر الی طہور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فہذا طہورہ رواہ الدارمی اور روایت ہی عبد خیر سی کہا ہم تہی بیٹہی ہوئی دیکہتی طرف حضرت علی کی جسوقت کہ وضو کرتی تہی پس داخل کیا ہاتہ اپنا داہنا پانی مین پس بہرا منہ اپنا پس کلی کی اور ناک مین پانی دیا اور جہنکی ناک ساتہ بائین ہاتہ اپنی کی کیا یہ تین بار پہر کہا جو شخص کہ خوش لگی اوسکو یہ کہ دیکہی طرف وضو حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی پس یہ ہی وضو حضرت کا یعنی مانند وضو اونکے

حدیث کی یہ دارمی نے ف مقصود راوی کو بیان یہ تھا کیفیت کلی اور ناک میں پانی دینے اور ناک جھنکنے کی بیان کرے اور باقی وضو معلوم تھا
انہوں نے بیان کیا ۱۲ ع وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ زَيْدٍ قَالَ رَأَيْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَضْمَضَ وَاسْتَنْشَقَ مِنْ
كَفٍّ وَاحِدٍ فَعَلَ ذٰلِكَ ثَلٰثًا رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ وَالتِّرْمِذِيُّ اور روایت ہے عبداللہ بن زید سے کہا دیکھا میں نے رسول خدا صلعم کو کہ کلی کی اور ناک میں
پانی دیا ایک چلو سے کیا یہ تین بار روایت کی یہ ابوداؤد اور ترمذی نے ف کیا یعنی مجموع یا ہر ایک تین بار یعنی اسمیں دو احتمال ہیں یا یہ کہ کلی کی اور ناک میں
پانی دیا ایک چلو سے تین بار اسیطرح کیا یا یہ کہ تین کلیاں تین چلو سے کیں پھر اسیطرح ناک میں پانی دیا تین بار اور اخیر معنی مناسب تر اور مطابق اکثر روایات
کی ہیں اور ایک احتمال اسمیں اور بھی ہوسکتا ہے کہ یہ دونوں چیزیں ایک ہی ایک ہاتھ سے کیں دوسرا ہاتھ نہ لگایا اور اسیطرح یہ احتمالات اور بھی کی حدیثوں میں
بھی ہیں ۱۲ ع وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَسَحَ بِرَأْسِهِ وَأُذُنَيْهِ بَاطِنِهِمَا بِالسَّبَّاحَتَيْنِ وَ
ظَاهِرِهِمَا بِإِبْهَامَيْهِ رَوَاهُ النَّسَائِيُّ اور روایت ہے ابن عباس سے تحقیق نبی صلعم نے مسح کیا سر کا اور دونوں کانوں اپنے کا اندر اونکی ساتھ دونوں
انگلیوں شہادت کی اور اوپر اونکی ساتھ انگوٹھوں اپنے کی روایت کی یہ نسائی نے وَعَنِ الرُّبَيِّعِ بِنْتِ مُعَوِّذٍ أَنَّهَا رَأَتِ النَّبِيَّ صَلَّى
اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَتَوَضَّأُ قَالَتْ فَمَسَحَ رَأْسَهُ مَا أَقْبَلَ مِنْهُ وَمَا أَدْبَرَ وَصُدْغَيْهِ وَأُذُنَيْهِ مَرَّةً وَاحِدَةً وَفِي
رِوَايَةٍ أَنَّهُ تَوَضَّأَ فَأَدْخَلَ إِصْبَعَيْهِ فِي جُحْرَيْ أُذُنَيْهِ رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ وَرَوَى التِّرْمِذِيُّ الرِّوَايَةَ الْأُولَى وَابْنُ مَاجَةَ الثَّانِيَةَ
اور روایت ہے ربیع بنت معوذ سے یہ کہ اونسے دیکھا حضرت نبی صلعم کو وضو کرتے کہا پس مسح کیا حضرت صلعم نے سر اپنے کا جو کچھ کہ اگلی جانب ہے اوس سے اور
جو پچھلی جانب ہے اور کنپٹیوں اپنی کو اور کانوں اپنے کو ایک بار اور ایک روایت میں ہے کہ تحقیق انہوں نے وضو کیا پس داخل کیں دونوں انگلیاں اپنی بیچ
بیچ دونوں سوراخوں کانوں اپنے کی روایت کی یہ ابوداؤد نے اور روایت کی ترمذی نے روایت پہلی اور احمد اور ابن ماجہ نے دوسری ف لفظ صدغیہ
اور اذنیہ عطف کیے گئے ہیں لفظ راسہ پر اسکو عطف خاص علی عام کہتے ہیں یعنی مسح کیا ساتھ پانی سر کے یعنی جو پانی کہ مسح سر کا لیا تھا اوس سے انکو بھی مسح کیا چنانچہ
مذہب امام اعظم صاحب کا بھی ہے اور صدغ کہتے ہیں اوس جگہ کو کہ درمیان کان اور آنکھ کی ہے اور جو بال کہ اس جگہ پر لٹکتے رہتے ہیں اونکو بھی صدغ کہتے ہیں
کذا فی القاموس اور ابن ملک نے کہا ہے کہ صدغ اون بالونکو کہتے ہیں کہ درمیان کانوں اور ناصیہ کی ہیں دونوں طرف سر کی پس یہی معنی مناسب ہیں مذہب
حنفی کی اور شرح السنہ میں لکھا ہے کہ اختلاف کیا ہے علما نے بیچ تین بار مسح کرنیکی کہ آیا سنت ہے یا نہیں پس اکثر علماء تو یہی کہتے ہیں کہ ایک بار ہی مسح کرے
چنانچہ تینوں اماموں کا مذہب یہی ہے اور مشہور مذہب شافعی میں یہ ہے کہ مسح تین بار کرنا کہ ہر بار نیا پانی لیا جاوے سنت ہے اور اکثر علما بھی اسپر ہیں مگر شافعی کہ
تین بار مسح کرنا مستحب کہتے ہیں اور ابوداؤد نے کہا ہے کہ حدیثیں حضرت عثمان رضی سے کہ سب صحیح ہیں وہ دلالت کرتی ہیں کہ مسح ایکبار ہے اور شمنی نے کہا ہے کہ
تین بار مسح کرنا ساتھ نئے پانیوں کے بدعت ہے لیکن ہدایہ میں کہا ہے کہ تین بار مسح کرنا ایک ہی پانی سے مشروع ہے اور روایت کیا گیا ہے امام اعظم سے ۱۲ ع
وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ زَيْدٍ أَنَّهُ رَأَى النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَوَضَّأَ وَأَنَّهُ مَسَحَ رَأْسَهُ بِمَاءٍ غَيْرِ فَضْلِ يَدَيْهِ
رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَرَوَاهُ مُسْلِمٌ مَعَ زَوَائِدَ اور روایت ہے عبداللہ بن زید سے تحقیق اونسے دیکھا نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو کہ وضو کیا اور مسح کیا سر اپنے کا
ساتھ پانی کی کہ نہ تھا بچا ہوا ہاتھوں سے یعنی اور نیا پانی لیکر مسح کیا روایت کی یہ ترمذی نے اور روایت کی یہ مسلم نے لیکن ساتھ زیادتی کی کہ اوسمیں اور
اعضای وضو کی دھونے کا بھی ذکر ہے ف حنفیہ کی کتابوں میں مذکور ہے کہ اگر کوئی ہاتھ دھو چکا اور تری اوسکی جو باقی رہی اوس سے اگر مسح کر لیا
تو مسح ہو جاتا ہے اور اگر کسی عضو پر مسح کیا تھا اور اوسکی تری باقی رہی تو اوس تراوت سے مسح درست نہیں اور ایک حدیث بھی اس باب میں نقل
کرتے ہیں ابن مسعود سے اور اس حدیث میں بھی ساتھ روایت ابن لہیعہ کی نقل کیا ہے بماء غبر من فضل یدیہ کہ لفظ غبر ساتھ ب کی ہے یعنی مسح کیا ساتھ

پانی کی کہ باقی رہتا ہاتہ مین بعد دہونی کی لیکن صحیح روایت یہی ہی جو متن مین مذکور ہوئی پس اولی تو یہی ہوا کہ نیا پانی لی اور جائز ہے
کی باقی رہی ہوئے پانی سی مسح کرلی * ح وعن ابی امامۃ ذکر وضوء رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال وکان یمسح
الماقین وقال الاذنان من الراس رواہ ابن ماجۃ وابوداود والترمذی وذکرا قال حماد لا ادری الاذنان من
الراس من قول ابی امامۃ ام من قول رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور روایت ہی ابی امامہ سی کہ ذکر کیا وضو حضرت رسول خدا کا
کہ حضرت صلعم ملتی آنکھون کی کویون کو اور کہا کہ کان بہی سر مین سی ہین روایت کی یہ ابن ماجہ اور ابوداود اور ترمذی نی اور ذکر کیا ابوداود اور ترمذی نی
کہ کہا حماد نی نہین جانتا ہون کہ الاذنان من الراس قول ابی امامہ کا ہی یا فرمایا ہوا رسول خدا کا ہی صلی اللہ علیہ وسلم ف ماق کہتی ہین اوس گوشہ چشم کو
کہ ناک کی طرف ہوتا ہی کذا فی القاموس اور جوہری نی لکہا ہی کہ دونون طرف کی گوشہ چشم کو کہتی ہین پس اولی یہی ہی کہ دونون کو یونکو ملی تشدد ہونا
اکو ملنا مستحب ہی تا چیپڑ وغیرہ چھوٹ جاوی اور یہ جو کہا کہ کان بہی سر مین سی ہین اس سی دو حکم نکلتی ہین ایک تو یہ کہ کانونکو سر کی ساتہ مسح کری اور
دوسری یہ کہ سر کی مسح کی لیی کہ پانی لیا ہی اوس سی کانون کو بہی مسح کری نیا پانی نہ لی پس اول حکم مین تو چارون امام متفق ہین اور دوسرا حکم
مسح کانون کا سر کی پانی بچی ہوئی سی کری مذہب امام اعظم ہے اور امام مالک اور امام احمد کا ہی اور یہ حکم اکثر حدیثون سی ثابت ہوتا ہی اور شافعی
نزدیک نئی پانی سی مسح کری چنانچہ ایک حدیث اس بات مین وارد ہوئی ہی معلوم ایسا ہوتا ہی کہ اکثر ایک ہی پانی سی سر اور کانون کو حضرت صلعم
مسح کرتی ہونگی اور کبہی کہ ہاتہ مین تری نہ باقی رہتی ہوگی نیا پانی لیتی ہون گی واللہ اعلم * ح ح وعن عمرو بن شعیب عن ابیہ عن
جدہ قال جاء اعرابی الی النبی صلی اللہ علیہ وسلم یسالہ عن الوضوء فاراہ ثلثا ثلثا ثم قال ھکذا الوضوء
فمن زاد علی ھذا فقد اساء وتعدی وظلم رواہ النسائی وابن ماجۃ وروی ابوداود معناہ
اور روایت ہی عمرو بن شعیب سی کہ نقل کی اپنی باپ سی اونی اپنی دادا سی کہا کہ آیا ایک گنوار طرف نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی پوچہتا تہا وضو کو
پس دکہلایا اوسکو دہونا اعضای وضو کا تین بار پہیر فرمایا اسطرح سی ہی وضو یعنی وضو کامل پہیر جو شخص کہ زیادہ کری اسپر پس تحقیق برا کیا اور تعدی
اور ظلم کیا روایت کی یہ نسائی اور ابن ماجہ نی اور روایت کی ابوداود نی معنی اسکی ف برا کیا کیونکہ سنت کو چہوڑ دیا اور تعدی کی یعنی سنت کی
حد سی بڑہ گیا بسبب بی ادبی کی اور ظلم کیا اپنی نفس پر بسبب مخالفت نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی * ع وعن عبد اللہ بن مغفل
انہ سمع ابنہ یقول اللھم انی اسئلک القصر الابیض عن یمین الجنۃ قال ای بنی سل اللہ الجنۃ وتعوذ بہ من النار
فانی سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول انہ سیکون فی ھذہ الامۃ قوم یعتدون
فی الطھور والدعاء رواہ احمد وابوداود وابن ماجۃ اور روایت ہی عبد اللہ بن مغفل سی یہ کہ اونہون نی سنا بیٹی اپنی کو کہ
یا الہی تحقیق مین مانگتا ہون تجہسی محل سفید داہنی طرف جنت کی کہا ای بیٹی میری مانگ اللہ سی بہشت اور پناہ پکڑ ساتہ اوسکی آگ سی یعنی یہ کلام او
کلام کیا ہی کہ حاجی حسین اور صفت خاص کی بہشت سی مانگتا ہی بلکہ یون مانگ جسطرح کہ بیان کی پس تحقیق مین نی سنا ہی رسول خدا صلی اللہ
علیہ وسلم کو کہ فرماتی تہی تحقیق ہوگی اس امت مین ایک قوم کہ زیادتی کرین گی طہارت مین اور دعا مین روایت کی یہ احمد اور ابوداود اور ابن ماجہ
ف زیادتی طہارت مین یہ ہی کہ تین بار سی زیادہ اعضا دہووی اور پانی زیادہ خرچ کری اور دہونی مین اتنا مبالغہ کری کہ حد سی گذر جاوی
اور زیادتی دعا مین یہ ہی کہ بی ادبی کری اور قیدین لگاوی مطلب مانگنی مین یا ایک چیز خارج احاطہ امکان اور عادت سی سوال کری * ع
وعن ابی بن کعب عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال ان للوضوء شیطانا یقال لہ الولھان فاتقوا وسواس الماء

الْمَاءِ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ وَلَيْسَ اِسْنَادُهٗ بِالْقَوِيِّ عِنْدَ اَهْلِ الْحَدِيْثِ لِاَنَّا لَا نَعْلَمُ اَحَدًا اَسْنَدَهٗ غَيْرَ خَارِجَةَ وَهُوَ لَيْسَ بِالْقَوِيِّ عِنْدَ اَصْحَابِنَا اور روایت ہی ابی بن کعب سی کہ نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سی کہا کہ تحقیق واسطی وضو کی ہی شیطان کہا جاتا ہی اوسکو ولہان پس بچو وسوسہ پانی کی سی روایت کی یہ ترمذی اور ابن ماجہ نی اور کہا ترمذی نی یہ حدیث غریب ہی اور نہین اسناد اسکی قوی نزدیک محدثین کی اسواسطی کہ ہم نہین جانتی کسی کو کہ مسند بیان کیا ہو اسکو سوای خارجہ کی کہ نام ہی ایک عالم کا اور وہ نہین قوی نزدیک یاروں ہماری کی یعنی محدثین کی **ف** ولہان کی معنی ہین جاتا رہنا عقل کا اور تحیر ہونا یہ نام اس شیطان کا اسلیے ہی کہ لوگون کی دلون مین وسوسی ڈالکر حیرت ناک اور بی عقل کر دیتا ہی ایسی وہم مین رہتی ہین کہ اس عضو پر پانی پہونچا ہی یا نہین ایکبار دھویا یا دوبار پس بچو وسواس پانی کی سی یعنی اسطرحکی وسواس پانی کی استعمال کرنی مین آوین تو دفع کرو تا سنت کی حد سی نہ نکلو ۲ + ع **وَعَنْ** مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ قَالَ رَاَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا تَوَضَّاَ مَسَحَ وَجْهَهٗ بِطَرَفِ ثَوْبِهٖ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ اور روایت ہی معاذ بن جبل سی کہا کہ دیکہا مین نی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو جسوقت کہ وضو کرتی پونچہتی منہ اپنا ساتہ کونی کپڑی اپنی کی روایت کی یہ ترمذی نی **ف** ساتہ کپڑی اپنی کی یعنی چادر وغیرہ سی اور زیلعی نی شرح کنز مین لکہا ہی کہ جائز ہی رومال سی پوچہنا بعد وضو کی چنانچہ روایت کیا گیا ہی عثمان اور انس اور حسن بن علی رضی اللہ عنہم سی اور حدیث مالعبکہ بہی دلالت کرتی ہی اسکی جواز پر اور مستحب لکہا ہی پونچہنا اعضای وضو کا منیہ والی نی اور بعضی کتابون حنفیہ مین لکہا ہی اگر بقصد تکبر کی نہو مکروہ نہین اور اگر بقصد تکبر کی ہو مکروہ ہی اور مذہب شافعی مین نہ پونچہنا سنت ہی وضو والی کو بہی اور غسل والی کو بہی دلیل اونکی یہ ہی کہ حضرت میمونہ لائین حضرت پاس رومال بعد وضو حضرت کی آپ نی اوسکو رد کر دیا اور شروع کیا کہ ٹپکاتی تہی پانی ساتہ ہاتہ اپنی کی اوسکا جواب ہماری علما دیتی ہین کہ ممکن ہی کہ یہ بات بسبب کسی عذر کی ہوئی ہو ۲ ع ح **وَعَنْ** عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خِرْقَةٌ يُنَشِّفُ بِهَا اَعْضَاءَهٗ بَعْدَ الْوُضُوْءِ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ هٰذَا حَدِيْثٌ لَيْسَ بِالْقَائِمِ وَاَبُوْ مُعَاذٍ الرَّاوِيُّ ضَعِيْفٌ عِنْدَ اَهْلِ الْحَدِيْثِ اور روایت ہی حضرت عائشہ رضی سی کہا تہا واسطی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی ایک کپڑا پونچہتی تہی ساتہ اوسکی اعضا اپنی پیچہی وضو کی روایت کی یہ ترمذی نی اور کہا یہ حدیث نہین قوی اور ابو معاذ راوی ضعیف ہی نزدیک محدثین کی **ف** اور کہا ترمذی نی کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سی اس مقدمہ مین کوئی حدیث صحیح نہین آئی ہی اور اجازت دی ہی بعضی پونچہنی بعد وضو کی ایک قوم نی اصحاب نبی صلی اللہ علیہ وسلم سی اور اور نہون نی کہ بعد اونکی ہین اور یہ بات اونہون نی اپنی دل سی نکالی ہی بس یہ مضمون سید جمال الدین شافعی نی نقل کیا ہی اب ہماری علما نی اسکا یہ جواب دیا ہی کہ یہ کہنا تمہارا کہ اونہون نی اپنی دل سی یہ بات نکالی ہی صحیح نہین تہی یہ کہنا اپنی دل سی نکالا ہی کیونکہ نہیں ہو سکتا کہ نقل عثمان اور انس اور حسن بن علی رضی اللہ عنہم کی اپنی دل سی کچہ نکالین بلکہ فعل اونکا دلالت کرتا ہی کہ اس حدیث کی کچہ اصل ہی اور علاوہ اسکی عمل کرنا ساتہ حدیث کی اگرچہ ضعیف ہو اولی ہی عمل کرنی سی ساتہ رای کی اگرچہ قوی ہو واللہ اعلم

الفصل الثالث تیسری فصل

عن ثَابِتِ بْنِ اَبِيْ صَفِيَّةَ قَالَ قُلْتُ لِاَبِيْ جَعْفَرٍ هُوَ مُحَمَّدٌ الْبَاقِرُ حَدَّثَكَ جَابِرٌ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَوَضَّاَ مَرَّةً مَرَّةً وَمَرَّتَيْنِ مَرَّتَيْنِ وَثَلَاثًا ثَلَاثًا قَالَ نَعَمْ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ اور روایت ہی ثابت بن صفیہ سی کہا کہا مین نی واسطی ابی جعفر صادق کی کہ وہ محمد باقر ہین کیا حدیث کی تمکو جابر نی یہ کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نی وضو کیا ایک ایک بار یعنی کبہی اور دو دو بار کبہی اور تین تین بار یعنی کبہی فرمایا ہان روایت کی یہ ترمذی اور ابن ماجہ نی **ف** حضرت امام محمد باقر رضی بڑی فقہای مدینہ مطہرہ سے ہین اور بڑی محدث تہی روایت رکہتی ہین اپنی والد ماجد حضرت امام زین العابدین رضی اللہ عنہ سی اور اور صحابہ سی اور جابر بن عبد اللہ انصاری

پاس آمد و رفت بہت رکھتی اور اونسی بہت حدیثیں سنتی اور منقول ہی کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نی جابر کو اشارہ کیا تہا انکی تعلیم کی لیی کہ ایک شخص اولاد میری سی تیری پاس آنکر علم سیکہی گا چنانچہ یہ جابر پاس تشریف لاتی تو جابر اندہی تہی بسبب کبر سن کی پوچہتی کہ تو کون ہی یہ فرماتی کہ میں ہون محمد بن علی پس جابر کہتی مرحبا یا ابن رسول اللہ و ولد سبطیہ و ریحانیہ پھر ہاتھ اپنا امام باقر کی گریبان میں ڈالتی اور گردن اور بغل اور سینہ پہ پہیرتی اور بوی اخلاص و عقیدت کی بیچ دماغ انس و محبت کی سونگہتی اور کہتی کہ بوجہہ مجہسی ای بہتیجی ہو جاوے حدیثون رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی ہی کہ ہر باب میں اونسی بہت حدیثیں یاد رکہتا ہون پس ثابت نی امام محمد باقر سی پوچہا کہ کیا تمکو حدیث کی ہی جابر نی یہ عادت محدثین کی ہی کہ قاری شیخ کی آگی کہتا ہی حدثک فلان عن فلان اپنی استاد کو پہونچاتا ہی حضرت صلعم تک اور شیخ چپکا رہتا ہی اخیر کو اقرار کرتا ہی کہتا ہی نعم پس یہ ایک طرق روایت سی ہی اور ہی یہ ہی کہ کہی شیخ کی حدثنی فلان آخر تک اور شاگرد سنتا رہتا ہی + ح ع **وعن** عبد اللہ بن زید قال ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم توضأ مرتین مرتین وقال هو نور علی نور اور روایت ہی عبد اللہ بن زید سی کہا تحقیق رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی وضو کیا دو دو بار یعنی اعضاء وضو کی دو دو بار دہوئی اور فرمایا یہ نور ہی اوپر نور کی **ف** یعنی ایکبار دہونی سی فرض ادا ہوا وہ ایک نور ہوا دوسری بار دہونی سی سنت ادا ہوئی یہ نور پر نور ہوا + ع **وعن** عثمان قال ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم توضأ ثلثا ثلثا وقال هذا وضوئی ووضوء الانبیاء قبلی ووضوء ابراهیم رواهما رزین والنووی ضعف الثانی فی شرح مسلم اور روایت ہی عثمان رض سی کہا کہ تحقیق رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی وضو کیا تین تین بار اور فرمایا یہ ہی وضو میرا اور وضو نبیون کا پہلی مجہسی اور وضو ابراہیم کا روایت کی یہ دونون حدیثیں رزین نی اور نووی نی ضعیف کہا ہی دوسری کو شرح مسلم میں **ف** حضرت ابراہیم کا ذکر بعد ذکر کرنی انبیا کی جو کیا اسکو تخصیص بعد تعمیم کہتی ہیں یعنی عام کی بعد خاص انکا ذکر کیا اسلیی کہ یہ طہارت نظافت بہت کرتی تہی + ع

وعن انس قال كان رسول الله صلى الله عليه وسلم يتوضأ لكل صلوٰة وكان احدنا يكفيه الوضوء ما لم يحدث رواه الدارمی اور روایت ہی انس سی کہا تہی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم وضو کرتی تہی واسطی ہر نماز کی یعنی فرض کی اور ہمارا ایک ہم میں سی کفایت کرتا اوسکو ایک وضو جب تک کہ نہ ٹوٹتا وضو روایت کی یہ دارمی نی **ف** حضرت صلعم کو ہر نماز کی لیی نیا وضو کرنا پہلی واجب تہا پہر منسوخ ہوا جیسی کہ حدیث مابعد سی معلوم ہوتا ہی اور بعضی کہتی ہیں کہ حضرت صلعم اولی اور عزیمت سمجہکر ہر نماز کی لیی نیا وضو کرتی تہی + ع **وعن** محمد بن يحيى بن حبان قال قلت لعبيد الله بن عبد الله بن عمر ارايت وضوء عبد الله بن عمر لكل صلوٰة طاهرا كان او غير طاهر عمن اخذه فقال حدثته اسماء بنت زيد بن الخطاب ان عبد الله بن حنظلة بن ابی عامر الغسيل حدثها ان رسول الله صلى الله عليه وسلم كان امر بالوضوء لكل صلوٰة طاهرا كان او غير طاهر فلما شق ذلك على رسول الله صلى الله عليه وسلم امر بالسواك عند كل صلوٰة ووضع عنه الوضوء الا من حدث قال فكان عبد الله يرى ان به قوة على ذلك ففعله حتى مات رواه احمد اور روایت ہی محمد بن یحیی بن حبان سی کہا کہ کہا میں نی واسطی عبید اللہ بیٹی عبد اللہ بیٹی عمر کی کہ خبر دی وضو عبد اللہ بیٹی عمر کی سی واسطی ہر نماز کی باوضو ہون یا بی وضو کس سے لیا ہی پس کہا عبید اللہ نی کہ حدیث کی عبد اللہ کو اسماء بیٹی زید بیٹی خطاب کی نی یہ کہ عبد اللہ نی کہ بیٹی حنظلہ ابن ابی عامر غسیل کی ہین حدیث کی اسکو کہ تہی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم حکم کیی گئی ساتہ وضو کی واسطی ہر نماز کی باوضو ہون یا بی وضو ہون پس جبکہ مشکل ہوا یہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم پر حکم کیی گئی ساتہ مسواک کی نزدیک ہر نماز کی اور موقوف کیا گیا اونسی وضو کرنا یعنی واجب نرہا ہر نماز کی لیی مگر بوقت بی وضو۔

کہا بیٹا اللہ نے پس تہے عبداللہ گمان کرتے یہ کہ مجکو ہے قوت اسپر پس کیا اسکو یہانتک کہ وفات ہوئی روایت کی یہ احمد نے ف لفظ غسیل کے
معنی ہین نہلایا گیا یہ صفت ہے حنظلہ کی حنظلہ کو غسیل اسلیے کہتے ہین کہ ملائکہ نے اونکو بعد انتقال کے نہلایا تہا غزوہ و روایت کرتے ہین کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم
نے حنظلہ کی بیوی سے پوچھا کہ کیا تہا حال اوسکا یعنی جسوقت گھر سے نکلا تو کیا کام کر رہا تہا گہر مین کہا اوسنے کہ وہ جنبی تہا اور ایک جانب سر اپنے کی دہوئی
تہی یعنی نہانے مین تہا پس جب سنی اوسنے آواز یعنی جہاد کی لیے بلانے کی نکلا پس مارا گیا یعنی دن احد کے پس فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ دیکہا مین نے
ملائکہ کو کہ نہلاتے تہے اوسکو کذا ذکرہ الطیبی اور کہا طیبی نے کہ اس حدیث مین تنبیہ ہے اوپر بزرگی مسواک کی کہ یہ ایسی چیز ہے کہ قائم مقام وضو واجب کے
کی گئی آور پس تہے عبداللہ گمان کرتے یہ کہ مجکو ہے قوت یعنی اونہون نے اجتہاد کیا کہ وجوب اسکا منسوخ ہوا لیکن فضیلت باقی ہے اوسکی لیے کہ قوت
اوسکی رکہی اور وہ قوت اسکی رکہتے تہے پس سلیے اس امر کو چہوڑا نہین تا دم مرگ + ع ح **وعن** عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ اَنَّ
النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَرَّ بِسَعْدٍ وَهُوَ يَتَوَضَّأُ فَقَالَ مَا هٰذَا السَّرَفُ يَا سَعْدُ قَالَ اَفِي الْوُضُوْءِ سَرَفٌ قَالَ نَعَمْ وَاِنْ كُنْتَ
عَلٰى نَهْرٍ جَارٍ رَوَاهُ اَحْمَدُ وَابْنُ مَاجَةَ اور روایت ہے عبداللہ بن عمرو بن العاص سے کہ تحقیق نبی صلعم گذرے سعد پر اور وہ وضو کرتے
تہے یعنی اور اسراف کرتے تہے اوسمین پس فرمایا کہ کیا ہے یہ اسراف اے سعد کہا سعد نے کیا وضو مین ہے اسراف بہی فرمایا کہ ہان اگرچہ ہو تو نہر جاری کے
روایت کی یہ احمد و ابن ماجہ نے ف نہر جاری پر اسراف اسلیے ہوتا ہے کہ حد شرعی سے تجاوز کرنے مین وقت اور عمر یون ہی ضائع ہوتی ہین وما اسراف ہا
اور طیبی نے یعنی کہی ہین کہ اسمین مبالغہ منظور ہے کہ جس چیز مین اسراف نہین متصور ہے اوسمین اسراف ہوا تو اور جاہے اسراف کا کیا حال ہے + ع
وعن اَبِيْ هُرَيْرَةَ وَابْنِ مَسْعُوْدٍ وَابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ تَوَضَّأَ وَذَكَرَ اسْمَ اللّٰهِ فَاِنَّهُ يُطَهِّرُ جَسَدَهُ كُلَّهُ
وَمَنْ تَوَضَّأَ وَلَمْ يَذْكُرِ اسْمَ اللّٰهِ لَمْ يُطَهِّرْ اِلَّا مَوْضِعَ الْوُضُوْءِ اور روایت ہے ابی ہریرہ اور ابن مسعود اور ابن عمر سے کہ نقل کیا اونہون نے نبی صلعم سے فرمایا
جسنے وضو کیا اور یاد کیا نام اللہ کا پس تحقیق پاک کیا بدن اپنا تمام یعنی گناہون سے اور جسنے وضو کیا اور نہ یاد کیا نام اللہ کا نہ پاک کیا مگر اعضای وضو کو ف
یعنی جو اعضا دہوئے اونکی گناہ صغیرہ دور ہوئے اور باقی اعضا کی یون ہی رہے اور اس حدیث سے معلوم ہوا کہ وضو مین بسم اللہ کہنی مستحب ہے نہ
واجب + ع ح **وعن** اَبِيْ رَافِعٍ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا تَوَضَّأَ وُضُوْءَ الصَّلٰوةِ حَرَّكَ خَاتَمَهُ فِيْ اِصْبَعِهِ رَوَاهُمَا
الدَّارَقُطْنِيُّ وَرَوَى ابْنُ مَاجَةَ الْاَخِيْرَ اور روایت ہے ابی رافع سے کہا تہے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم جبکہ وضو کرتے وضو نماز کا ہلاتے انگوٹھی اپنی بیچ اوسکی
انگلی کی روایت کین یہ دونون حدیثین دارقطنی نے اور روایت کی ابن ماجہ نے فقط دوسری ف جب انگوٹھی ڈہیلی ہو اور گمان ہووے پانی
پہونچنے کا نیچے اوسکی تو ہلا لینا اوسکا سنت ہے اور اگر جانے کہ انگوٹھی تنگ ہے بغیر ہلانے کی پانی اوسکی نیچے نہین پہونچیگا تو واجب ہے ہلا لینا اوسکا + ع

باب الغسل

باب ہے بیچ بیان غسل کی **الفصل الاول** فصل پہلی **عن** اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ اِذَا جَلَسَ اَحَدُكُمْ بَيْنَ شُعَبِهَا الْاَرْبَعِ ثُمَّ جَهَدَهَا فَقَدْ وَجَبَ الْغُسْلُ وَاِنْ لَمْ يُنْزِلْ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ
روایت ہے ابی ہریرہ سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جسوقت کہ بیٹہے ایک تمہارا درمیان عورت کی چار شاخونکی پہر کوشش کرے یعنی صحبت کرے
پس تحقیق واجب ہوا غسل اگرچہ منی نہ نکلی روایت کی یہ بخاری اور مسلم نے ف مراد چار شاخون سے دو ہاتہہ اور دونون پانون عورت کی ہین یا مراد چار شاخ فرج
سے ہین دونون پانون اوسکی اور دونون طرفین فرج کی حاصل یہ کہ جماع کی لیے بیٹہا اور جماع کیا تو غسل لازم آتا ہے مجرد داخل کرنے سر ذکر کی انزال
ہووے یا نہ ہووے یہی مذہب ہے خلفای راشدین اور اکثر صحابہ رضی اللہ تعالی عنہم کا اور چارون اماموں کا + ح ع **وعن**
اَبِيْ سَعِيْدٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّمَا الْمَاءُ مِنَ الْمَاءِ رَوَاهُ مُسْلِمٌ قَالَ الشَّيْخُ الْاِمَامُ

وفی روایۃ لمسلم یبدأ فیغسل یدیہ قبل ان یدخلہما الاناء ثم یفرغ بیمینہ علی شمالہ فیغسل فرجہ ثم یتوضأ

اور روایت ہی عائشہ رضی کی کہا تہی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم جبکہ ارادہ کیا کرتی نہانی کا جنابت سی یعنی واسطی رفع جنابت کی شروع کرتی پہلی دہوتی دونون ہاتہ اپنی یعنی پہونچون تک پہر وضو کرتی جیسی کہ وضو کرتی ہین نماز کی لیی پہر داخل کرتی انگلیان اپنی پانی مین یعنی ہاتہ بہگو دین پہر نکالتی اونکو پس خلال کرتی ساتہ اونکی یعنی ساتہ تری انگلیون کی جڑون بالون اپنی کی تین پہر ڈالتی سر اپنی پر تین چلو ساتہ دونون ہاتہون اپنی کی پہر بہاتی پانی تمام بدن اپنی پر روایت کی یہ بخاری اور مسلم نی اور ایک روایت مسلم کی مین ہی کہ شروع کرتی تہین ہوتی دونون ہاتہ اپنی پہلی اس سی کہ داخل کرتی اونکو باسن مین پہر ڈالتی ساتہ داہنی ہاتہ اپنی کی بائین ہاتہ اپنی پر پہر دہوتی ستر اپنا پہر وضو کرتی ف جیسی کہ وضو کرتی ہین نماز کی لیی یعنی اگر ایسی جای نہاتی کہ پانون رکہنی کی جگہ پانی نہ جمع ہوتا یعنی پتہر یا تختہ پر نہاتی تو پورا وضو کرلیتی اور اگر وہان گڑہا ہوتا تو پانون پیچہی کی دہوتی جیسی کہ میمونہ کی حدیث مین مذکور ہی اور ہدایہ مین بہی لکہا ہی اسیطرح کیا کری اور حمیدی نی روایت کیا ہی کہ آنحضرت کو احتلام کبہی نہین ہوا اور نہ اور انبیا علیہم السلام کو ہوتا تہا ۲ ع وعن ابن عباس قال قالت میمونۃ وضعت للنبی صلی اللہ علیہ وسلم غسلا فسترتہ بثوب وصب علی یدیہ فغسلہما ثم صب علی یدیہ فغسلہما ثم صب بیمینہ علی شمالہ فغسل فرجہ فضرب بیدہ الارض فمسحہا ثم غسلہا فمضمض واستنشق وغسل وجہہ وذراعیہ ثم صب علی راسہ وافاض علی جسدہ ثم تنحی فغسل قدمیہ فناولتہ ثوبا فلم یاخذہ فانطلق وہو ینفض یدیہ متفق علیہ ولفظہ للبخاری

اور روایت ہی ابن عباس سی کہا کہ کہا میمونہ رضی نی کہ بیوی حضرت کی ہین کہ رکہا مین نی واسطی نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی پانی واسطی غسل کی پہر پردہ کیا مین نی اونکا ساتہ کپڑی کی اور ڈالا حضرت صلعم نی پانی اوپر دونون ہاتہون اپنی کی پس دہویا اونکو پہر ڈالا ساتہ داہنی ہاتہ اپنی کی بائین ہاتہ اپنی پر پہر دہویا ستر اپنا پہر مارا ہاتہ اپنا زمین پر یعنی بایان ہاتہ کہ جس سی ستر دہویا تہا پہر ملا اوسکو پہر دہویا اوسکو پہر کلی کی اور ناک مین پانی دیا اور دہویا منہ اپنا اور دونون ہاتہ اپنی پہر ڈالا سر اپنی پر اور بہایا بدن اپنی پر پہر ایکطرف ہوی پہر دہوی دونون پانون اپنی پس دیا مین نی اونکو کپڑا یعنی بدن پونچہنی کی لیی پس نہ لیا اوسکو پس چلی اور وہ جہاڑتی تہی دونون ہاتہ اپنی روایت کی یہ بخاری اور مسلم نی اور لفظ اسکی بخاری کی ہین ف دہوی دونون قدم اپنی نہ وضو کی وقت نہ دہوی تہی کیونکہ تختہ پر یا پتہر پر یا بلند جگہ پر نہائی ہونگی بلکہ وہان پانی ٹہرتا ہوگا اور کپڑا حضرت میمونہ سی جو نہ لیا تو اسکی کئی احتمال علمانی بیان کیی ہین یا تو اسلیی نہ لیا کہ بدن کا نہ پونچہنا ہی افضل تہا یا جلدی کی لیی یا وقت گرمی کا تہا اور وقت اوسوقت ایہی معلوم ہوتی تہی یا کپڑی مین کچہ شبہہ ہوگا نجاست کا پس گویا عذر کی سبب سی نہ لیا اس سی یہ نکلا کہ بدن کا نہ پونچہنا سنت ہی یا پونچہنا مکروہ ہی اور مراد ہاتہ جہاڑنی سی یہ ہی کہ خشکی مین ملاتی جاتی تہی اونکو جیسیکہ عادت قوت والون کی ہی ۳ وعن عائشۃ قالت ان امرأۃ من الانصار سألت النبی صلی اللہ علیہ وسلم عن غسلہا من المحیض فامرہا کیف تغتسل ثم قال خذی فرصۃ من مسک فتطہری بہا قالت کیف اتطہر بہا فقال تطہری بہا قالت کیف اتطہر بہا قال سبحان اللہ تطہری بہا فاجتذبتہا الی فقلت تتبعی بہا اثر الدم متفق علیہ اور روایت ہی حضرت عائشہ رضی سی کہا کہ تحقیق ایک عورت نی انصار مین سی پوچہا نبی صلی اللہ علیہ وسلم سی غسل اپنا حیض سی پس حکم کیا اوسکو کہ کیونکر نہاوی یعنی کیفیت نہانی کی کہہ دی کی بیان فرمائی پہر فرمایا لی تو ٹکڑا مشک مین کا پہر پاکی حاصل کر تو ساتہ اوسکی کہا اونی کسطرح پاکی حاصل کرون مین ساتہ اوسکی پس فرمایا پاکی حاصل کر تو ساتہ اوسکی کہا کسطرح پاکی حاصل کرون مین ساتہ اوسکی فرمایا سبحان اللہ پاکی حاصل کر تو ساتہ اوسکی پس کہینچ لیا

[illegible] حضرت نے ساتھ اس کے اور مشک کی خوشبو سے ایک تری روایت کی یہ بخاری اور مسلم نے **ف** تو گزر چکا ہے [illegible]
حدیث میں ہے کہ مشک لگا ہوا ایک ٹکڑا مشک کا یا ایک ٹکڑا کپڑے کا مشک سے رنگا ہوا اور ایک روایت میں ہے کہ
چمڑے کے سبب سے بدبو دور ہو جاتی ہے تھوڑی تھوڑی یعنی تم کی زیادہ مشک کی اور عیاض نے کہا ہے کہ مستحب ہے عورت کو ایک ٹکڑا
ہو کہ اس میں خوشبو لگی ہوئی رنگی ہوئی اور سے اور کبھی ستر تک جو خون کی جگہ ہے اور کلمہ سبحان اللہ کا تعجب
کے واسطے ظاہر ہے ان کی حیا کے سبب سے۔ **وعن** أم سلمة قالت قلت يا رسول الله إني امرأة أشد ضفر
رأسي أفأنقضه لغسل الجنابة فقال لا إنما يكفيك أن تحثي على رأسك ثلاث حثيات ثم تفيضين عليك الماء فتطهرين رواه مسلم
اور روایت ہے ام سلمہ سے کہا کہ میں نے اے رسول خدا کی تحقیق میں عورت ہوں خوب مضبوط گوندھتی ہوں بال سر اپنے کے کیا کھولوں میں ان کو واسطے غسل
کی جنابت کے فرمایا نہیں مت کھول مگر یہی کافی ہے تجھ کو یہ کہ ڈالے اپنے سر پر تین لپیں بھر پانی کی اور پھر بہا دے اوپر اپنے پانی پس
پاک ہو جائے گی تو روایت کی یہ مسلم نے **ف** صحیح روایت یہ ہے کہ یہ حکم عورتوں کے لیے ہے کہ اگر بال گوندھے رہیں اور پانی سر پر اس طرح ڈالیں کہ بالوں کی
جڑوں تک پہنچ جائے تو کافی ہے اور اگر پانی بغیر کھولے جڑوں تک نہ پہنچے تو کھولنا اوس کا فرض ہے اور مرد کو بہر حال کھولنا چاہیے۔
وعن أنس قال كان النبي صلى الله عليه وسلم يتوضأ بالمد ويغتسل بالصاع إلى خمسة أمداد متفق عليه
اور روایت ہے انس سے کہا کہ تھے نبی صلی اللہ علیہ وسلم وضو کرتے ساتھ مد کے اور نہاتے ساتھ صاع کے پانچ مد تک روایت کی یہ بخاری اور مسلم نے **ف**
جاننا چاہیے کہ مد میں اناج قریب سیر بھر کے آتا ہے اور صاع میں چار مد اناج آتا ہے یعنی قریب چار سیر کے اور مراد ساتھ مد اور صاع کے بیان وزن ہے
یعنی قریب سیر بھر پانی سے وضو کرتے اور قریب چار سیر کے نہاتے اور یہ وزن وضو اور غسل کے لیے واجب نہیں لیکن سنت یہ ہے کہ کم اس سے نہ
اور بعضی روایت میں دو تہائی مد کی سے اور بعضی میں آدھے مد سے وضو کرنا حضرت کا ثابت ہوا ہے پس محل اس حدیث متفق علیہ کا یہ ہے کہ اکثر
ایسے کرتے تھے اور کبھی کم سے بھی جیسے کہ اون روایتوں میں آیا۔ **وعن** معاذة قالت قالت عائشة كنت أغتسل أنا ورسول
الله صلى الله عليه وسلم من إناء واحد بيني وبينه فيبادرني حتى أقول دع لي دع لي قالت وهما جنبان
متفق عليه اور روایت ہے معاذہ سے کہا کہ کہا حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہ نہاتی میں اور رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم ایک برتن
کہ ہوتا درمیان میری اور درمیان اون کے پس جلدی کرتے یعنی پانی لینے میں یہاں تک کہ کہتی میں چھوڑ دو واسطے میرے چھوڑ دو واسطے میرے کہا
معاذہ نے اور وہ دونوں یعنی حضرت اور حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا ہوتے جنبی روایت کی یہ بخاری اور مسلم نے **ف** ایک باسن سے کہ وہ باسن ایک بڑا تھا
کہ تین صاع اوس میں پانی سماتا تھا یہ ہاتھ اوس میں ڈالتے تھے اور پانی لیتے تھے نہانے کے لیے اور جلدی لیتے تھے پانی اس کے یہ معنی نہیں ہیں کہ حضرت
صلی اللہ علیہ وسلم حضرت عائشہ کی نہانے سے پہلے تھوڑا سا پانی سے نہا لیتے تھے اور باقی اون کے لیے چھوڑ دیتے تھے اور اس سے یہ نہا لیتی تھیں بلکہ یہ معنی ہیں
کہ دونوں صاحب اکٹھے اوس سے نہاتے تھے اور وہ دونوں ہوتے جنبی کہا ابن ملک نے کہ یہ حدیث دلالت کرتی ہے اس پر کہ جب پانی میں جنبی ہاتھ ڈالے
وہ پانی طاہر ہے برابر ہے کہ جنبی مرد ہو یا عورت اور کہا ابن ہمام نے کہ کہا ہے ہمارے سب علمانے اگر محدث یا جنبی یا حائضہ ہاتھ پاک کئے ہوئے اور [illegible]
بہر نکالے باسن میں ڈال ہاتھ تو پانی مستعمل نہیں ہوتا کیونکہ حاجت رکھتے ہیں اور دلیل پکڑتے ہیں اونہوں نے ساتھ اس حدیث کے اور اگر ہاتھ [illegible]
کر ڈالے جنبی یا پانوں یا سر ڈالے یعنی اس سے پانی خراب ہو جاتا ہے کیونکہ اس صورت میں کچھ ضرور نہیں۔

الفصل الثاني

عن عائشة قالت سئل رسول الله صلى الله عليه وسلم عن الرجل يجد البلل ولا يذكر احتلاما [illegible]

وَعَنِ الرَّجُلِ الَّذِیْ یَرٰی اَنَّهٗ قَدِ احْتَلَمَ وَلَا یَجِدُ بَلَلًا قَالَ لَا غُسْلَ عَلَیْهِ قَالَتْ اُمُّ سُلَیْمٍ هَلْ عَلَی الْمَرْاَۃِ تَرٰی ذٰلِكَ غُسْلٌ قَالَ نَعَمْ اِنَّ النِّسَاۤءَ شَقَائِقُ الرِّجَالِ رَوَاهُ التِّرْمِذِیُّ وَاَبُوْدَاوٗدَ وَرَوَی الدَّارِمِیُّ وَابْنُ مَاجَةَ اِلٰی قَوْلِهٖ لَا غُسْلَ عَلَیْهِ

روایت ہی حضرت عائشہ رضی سی کہا پوچھی گئی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم حال ایک شخص کی سی کہ یاد ہی تراوت اور نہ یاد رکھتا ہو خواب فرمایا غسل کری اور پوچھی گئی حال اوس شخص کی سی کہ گمان رکھتا ہی کہ خواب دیکھتا ہی اور نہیں پاتا تراوت فرمایا کہ نہیں غسل اوسپر کہا ام سلیم نی کیا ہی عورت پر بھی غسل کہ دیکھی یعنی تراوت کو فرمایا کہ ہان عورتین بھی مانند مردون کی ہین روایت کی یہ ترمذی اور ابو داود نی اور روایت کی دارمی اور ابن ماجہ نی تا قول اونکی لا غسل علیہ **ف** یاد ہی تراوت یعنی جاگ کر منی دیکھی یا مذی اور خواب نہ یاد رکھتا ہو کہ کسی سی جماع کیا ہی نیند مین اوسکو فرمایا کہ غسل واجب ہی اوسپر یعنی مدار تری پانی پر ہی خواب یاد رکھتا ہو یا نہ اور عورتین مانند مردون کی ہین پیدائش اور طبائع مین یعنی پس عورتون پر بھی غسل واجب ہوتا ہی ساتھ دیکھنی تری کی بعد جاگنی کی مانند مردون کی اور اس حدیث سی معلوم ہوا کہ مجرد دیکھنی تری کی غسل واجب ہوتا ہی اگرچہ یقین رکھتا ہو کہ یہ کود کر نکلی ہی یہی کہا ہی ایک جماعت تابعین نی اور امام اعظم رح نی بھی اور اکثر علما نی کہا ہی کہ غسل واجب نہین آتا یہانتک کہ جانی کہ یہ کود کر نکلی ہی یعنی اگر جانتا ہی کہ کود کر نکلی ہی تو واجب ہوگا ورنہ مستحب واسطی احتیاط کی اور اگر کوئی پوچھی کہ مرد و عورت اکٹھی ایک بچھونی پر سوئی اور جاگ کر تری بچھونی پر دیکھی اور نجانا کہ کسکی ہی غسل دونون مین سی کسپر واجب ہوگا جواب یہ کہ اگر منی سفید ہی مرد کی ہی اوسپر غسل واجب ہوگا اور اگر زرد ہی عورت کی ہی اوسپر غسل واجب ہوگا اور احتیاط اسمین ہی کہ دونون غسل کرین + ع ح

وعنہا قَالَتْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اِذَا جَاوَزَ الْخِتَانُ الْخِتَانَ وَجَبَ الْغُسْلُ فَعَلْتُهٗ اَنَا وَرَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَاغْتَسَلْنَا رَوَاهُ التِّرْمِذِیُّ وَابْنُ مَاجَةَ

اور روایت ہی حضرت عائشہ رض سی کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی جب تجاوز کری محل ختنہ مرد کا محل ختنہ عورت کی سی واجب ہوگا غسل یہ کیا مین نی اور رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی پس نہائی ہم دونون روایت کی یہ ترمذی اور ابن ماجہ نی **ف** ختان اوس جگہ کو کہتی ہین کہ ختنہ کرتی مین اوسکو کاٹتی مین کہ وہ مرد کی چمڑا ہوتا ہی سر ذکر پر اور عورت کی ایک گوشت ہوتا ہی ملند مانند تاج مرغ کی پس فرمایا کہ جب یہ دونون ملین اور سر ذکر عورت کی ستر مین داخل ہو غسل واجب ہوتا ہی منزل ہونا شرط نہین + ح

وعن اَبِیْ هُرَیْرَۃَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ تَحْتَ كُلِّ شَعْرَۃٍ جَنَابَةٌ فَاغْسِلُوا الشَّعْرَ وَاَنْقُوا الْبَشَرَۃَ رَوَاهُ اَبُوْدَاوٗدَ وَالتِّرْمِذِیُّ وَابْنُ مَاجَةَ وَقَالَ التِّرْمِذِیُّ هٰذَا حَدِیْثٌ غَرِیْبٌ وَالْحَارِثُ ابْنُ وَجِیْهٍ الرَّاوِیْ هُوَ شَیْخٌ لَیْسَ بِذَاكَ اور روایت ہی ابی ہریرہ سی کہا کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی نیچی ہر بال کی جنابت ہی پس دہوؤ بالونکو اور پاک کرو بدنکو روایت کی یہ ابو داود اور ترمذی اور ابن ماجہ نی اور کہا ترمذی نی یہ حدیث غریب ہی اور حارث بن وجیہ راوی اس حدیث کا وہ ایک بڈہا ہی کہ نہین معتبر یعنی بسبب بڑہاپی اور غلبہ نسیان کی لائق اعتماد کی نہین یعنی روایت اوسکی قوی نہین ضعیف ہی **ف** دہوؤ بال یعنی خوب طرح دہوؤ کہ اونکی نیچی پانی پہونچی اگر ایک بال کی نیچی بھی پانی نہ پہونچیگا تو پاک نہین ہوئیگا اور پاک کرو بدن کو یعنی خوب طرح میل وغیرہ چھٹاؤ اگر کہین خشک مٹی یا آٹا یا موم لگا رہا اور اوسکی نیچی پانی نہ پہونچا تو جنابت نہین اوترنی کی + ع

وعن عَلِیٍّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مَنْ تَرَكَ مَوْضِعَ شَعْرَۃٍ مِّنْ جَنَابَةٍ لَمْ یَغْسِلْهَا فُعِلَ بِهَا كَذَا وَكَذَا مِنَ النَّارِ قَالَ عَلِیٌّ فَمِنْ ثَمَّ عَادَیْتُ رَاْسِیْ فَمِنْ ثَمَّ عَادَیْتُ رَاْسِیْ ثَلٰثًا رَوَاهُ اَبُوْدَاوٗدَ وَاَحْمَدُ وَالدَّارِمِیُّ اِلَّا اَنَّهُمَا لَمْ یُكَرِّرَا فَمِنْ ثَمَّ عَادَیْتُ رَاْسِیْ اور روایت ہی حضرت علی رض سی کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی جس نی کہ چھوڑ دی جگہ بال کی غسل جنابت سی کہ نہ دہویا اوسکو کیا جاویگا بسبب اوسکی ایسا اور ایسا عذاب آگ کی سی کہا حضرت علی رض نی پس اسی سبب سی دشمنی کی مین نی

سر تین تین بار فرمایا روایت کی یہ ابو داؤد اور احمد اور دارمی نے اور احمد اور دارمی نے نہیں تکرار کی کلمہ من ثم عادیت راسی ف یہ ایسا کنایہ ہی مدد سی یعنی کی حصہ اور بہت عذاب ہوگا اور دشمنی کی مین نے سر اپنے سی یعنی جب یہ تہدید اور وعید مین نے سنا تو بسبب خوف اپنے ی بالون کی نہیں سر نپے سی معاملہ دشمنون کا سا کیا یعنی دشمن دشمن کو مٹاتا ہی ویسی ہی مین نے سر کی بال منڈا ڈالی پس اس حدیث سی کہ ہمیشہ بال منڈانی سر کی جائز مین اگرچہ سنت کہنی ہی مین ہی کیونکہ آنحضرت صلعم اور اور خلفاء رضی اللہ تعالیٰ عنہم منڈاتی تہی سوا حج کی اور حضرت علی کی اس کہنی سی یہ معلوم ہوتی ہی کہ تہمنی سر پر مین نی کسی اور غرض کی لیی یعنی زینت اور تنعم کی لیی نہین کی اکہ یہ سبب ہی جو مین نے بیان کیا آمین گویا ایک طرح کا عذر کیا ترک مداومت سی کہ حضرت جو سنت ثابت ہوتی تہی اور اس حدیث سی قوت حاصل ہوگئی اور پر کی حدیث کو بہی **وعن** عائشۃ قالت کان النبی صلی اللہ علیہ وسلم لا یتوضأ بعد الغسل رواہ الترمذی وابو داؤد والنسائی وابن ماجۃ اور روایت ہی عائشہ رض سی کہا تہی نبی صلی اللہ علیہ وسلم نہین وضو کرتی تہی غسل کی یعنی غسل کی پہلی جو وضو کرتی اوسی پر اکتفا کرتی پہر بعد غسل کی نہ کرتی روایت کی ترمذی اور ابو داؤد اور نسائی اور ابن ماجہ نی **وعنہا** قالت کان النبی صلی اللہ علیہ وسلم یغسل رأسہ بالخطمی وھو جنب یجتزئ بذالک ولا یصب علیہ الماء رواہ ابو داؤد اور روایت ہی عائشہ رض سی کہا تہی نبی صلی اللہ علیہ وسلم دہوتی سر اپنا ساتہ خطمی کی اور وہ ہوتی جنابت سی کفایت کرتی اسپر اور نہ ڈالتی سر پر پانی یعنی خالص روایت کی یہ ابو داؤد نی ف جیسی یہاں آنولون وغیرہ سی سر دہوتی ہین اسیطرح عرب مین خطمی سی دہوتی ہین پس حضرت عائشہ رض کہتی ہین کہ حضرت کفایت کرتی تہی ساتہ آب پانی کی سر پر ڈالتی تہی خطمی دہونی کی لیی اور اور پانی نہاتی وقت سر پر نہین ڈالتی تہی یعنی جیسی کہ لوگ پہلی سر دہوتی ہین بعد اوسکی غسل کرتی ہین اور اور پانی سر پر ڈالتی ہین یون نہ کرتی تہی اور معلوم ایسا ہوتا ہی کہ جس پانی سی سر کو دہوتی تہی اوسمین خطمی کم ہوتی ہوگی کہ پانی کی طبیعت نہ ہوتی ہوگی یعنی سیلان باقی رہتا ہوگا ع **وعن** یعلی قال ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم رأی رجلا یغتسل بالبراز فصعد المنبر فحمد اللہ واثنی علیہ ثم قال ان اللہ حیی ستیر یحب الحیاء والستر فاذا اغتسل احدکم فلیستتر رواہ ابو داؤد والنسائی وفی روایتہ قال ان اللہ ستیر فاذا اراد احدکم ان یغتسل فلیتوار بشیء اور روایت ہی یعلی سی کہا کہ تحقیق رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی دیکہا ایک شخص کو کہ نہاتا ہی میدان یعنی کہلی جگہ پس چڑہی ممبر پر یعنی وعظ کی لیی پس حمد کی اللہ کی پہر فرمایا کہ تحقیق اللہ بہت حیا والا ہی یعنی معاملہ کرتا ہی بندون سی حیامند والا کا یا کہ عفو کرتا ہی بہت پردہ پوش ہی یعنی گناہ اور عیب بندون کی ڈہانکتا ہی دوست رکہتا ہی حیا اور پردہ کرنیکو پس جسوقت کہ نہاوی ایک تمہارا یعنی میدان میں پس چاہیی کہ پردہ کرلی روایت کی یہ ابو داؤد اور نسائی نی اور بیچ ایک روایت نسائی کی کہا تحقیق اللہ بہت پردہ پوش ہی پس جسوقت ارادہ کری ایک تمہارا یہ کہ نہاوی پس چاہیی کہ پردہ کری ساتہ کسی چیز کی ف عادت شریف حضرت صلعم کی یہی کہ کسی بری بات کا بیان کرنا تو ممبر پر چڑہ کر حمد کرتی اور اوسکو بیان فرماتی پس بیان جو بیان فرمایا حاصل اوسکا یہ ہی کہ حیا اور پردہ کرنا صفات الٰہی سی ہین اپنی بندون کی لیی دوست رکہتا ہی کہ حتی الامکان وہی صفات اپنی مین حاصل کرین یعنی حیا اور پردہ کیا کرین ع

الفصل الثالث

فصل تیسری **عن** ابی بن کعب قال انما کان الماء من الماء رخصۃ فی اول الاسلام ثم نھی عنھا رواہ الترمذی وابو داؤد والدارمی روایت ہی ابی بن کعب سی کہا سوای اسکی نہین کہ تہا نہانا منی کی نکلنی سی رخصت ابتداء اسلام مین پہر منع کیا گیا اس سی روایت کی یہ ترمذی اور ابو داؤد اور دارمی نی ف یعنی پہلی یہ حکم تہا کہ غسل جب ہی واجب ہوتا ہی کہ منی نکلی اگر جماع کیا اور منی نہ نکلی تو

غسل ہی لازم ہوتا تہا اب یہ حکم منسوخ ہوا اور یہ حکم ہوا کہ بمجرد جماع کرنے کی غسل لازم ہوجاتا ہی خواہ منی نکلی یا نہ نکلی ۔۔ ع وعن علیؓ قال
جاء رجل الی النبی صلی اللہ علیہ وسلم فقال انی اغتسلت من الجنابۃ وصلیت الفجر فرایت قدر موضع
الظفر لم یصبہ الماء فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لو کنت مسحت علیہ بیدک اجزاک رواہ ابن ماجۃ
اور روایت ہی حضرت علی رضؓ سی کہا آیا ایک شخص طرف نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی پس کہا تحقیق مین نی غسل کیا جنابت سی اور نماز پڑہی فجر کی پس دیکہا مینی
قدر ناخن کی نہین پہونچا اوسکو پانی پس فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی اگر ہوتا تو کہ مسح کرتا اوسپر ساتہ ہاتہ اپنی کی کفایت کرتا تجکو روایت کیا
یہ ابن ماجہ نی ف مسح کرتا یعنی دہو ڈالتا اوسکو دہونا خفیف یا ہاتہ بہیگا ہوا پہیر لیتا وقت غسل کی تو کافی تہا تجکو کہ غسل پورا ہوجاتا اور بعد مدت
کی دیکہا تو دہونا چاہیی تہا اگرچہ دہونا خفیف ہوتا اور نماز کہ پڑہی تہی اوسکی قضا کرتا ۔۔ وعن ابن عمرؓ قال کانت الصلوٰۃ
خمسین والغسل من الجنابۃ سبع مرات وغسل البول من الثوب سبع مرات فلم یزل رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم یسأل حتی جعلت الصلوٰۃ خمسا وغسل الجنابۃ مرۃ وغسل البول من الثوب مرۃ رواہ ابوداود
اور روایت ہی ابن عمرؓ سی کہا تہین نمازین فرض پچاس اور نہانا جنابت سی سات بار اور دہونا پیشاب کا کپڑی سی سات بار پس ہمیشہ رہی رسول خدا
صلی اللہ علیہ وسلم مانگتی یعنی اللہ تعالی سی تخفیف او ہمین یہانتک کہ ٹہرائی گئین نمازین پانچ اور غسل جنابت کا ایکبار اور دہونا پیشاب کا کپڑی سی ایکبار روایت
کی یہ ابوداود نی ف جب حضرت صلعم شب معراج مین تشریف لیگئی تو پچاس نمازین فرض ہوئین ازبسکہ حضرت شفیق تہی امت کی دیکہا کہ نہی ادا
نہین ہوسکتی کیونکر تخفیف چاہی کئی بار اور ہربار پانچ پانچ نمازین کم ہوتی گئین یہانتک کہ پانچ رہگئین اور غسل جنابت سی سات بار تہا صحیحین مین لفظ
ذکر نماز کا ہی غسل اور کپڑی دہونیکا نہین ابوداود کی روایت مین ہی اور یہ روایت ضعیف ہی اور غسل جنابت کا ایکبار ٹہرا یعنی فرض ایکبار مین ادا
ہوجاتا ہی اور تین بار سنت ہی اور پیشاب کا دہونا کپڑی سی ایکبار ظاہر اس حدیث کا موافق قول شافعی کی ہی کہ اونکی نزدیک ایکبار مین پاک ہوجاتا ہی
اور علمای حنفیہ نی یہ کہا ہی کہ اتنا دہووی کہ دہونیوالیکو ظن غالب اوسکی طہارت کا حاصل ہوجاوی پہر اوسکی حد یہ مقرر کی ہی کہ تین بار دہووی اور ہربار
نچوڑتا جاوی کہ یہین اکثر ظن غالب طہارت کا حاصل ہوتا ہی ۔۔ ع ح ف فرض ہوتا ہی غسل بسبب نکلنی منی کی کہ جو کود کر نکلی اور شہوت سی ہو وقت
منفصل ہونیکی ریڑہ سی اگرچہ باہر نکلتی وقت شہوت نہوا اور فرض ہوتا ہی بسبب اسکی کہ جاگ کر تری پاوی اگرچہ مذی ہو اور اگرچہ خواب یاد رکہتا ہو
اور فرض ہوتا ہی بسبب داخل کرنی سر ذکر کی عورت کی ستر مین آگی کیطرف یا پیچہی اور اسیطرح لڑکی کی پیچہی کی جانب داخل کرنیسی اور اگر جیتی آدمی کی داخل
ہی بمجرد داخل کرنیکی غسل لازم ہوتا ہی اگرچہ منزل نہو دونون پر یعنی فاعل اور مفعول پر اور فرض ہی بعد منقطع ہونی حیض اور نفاس کی اور نہین لازم آتا
بسبب نکلنی مذی اور ودی کی اور نہ خواب دیکہنی سی بغیر تری پانی کی اور اگر چارپائی اور مردہ کی آگی یا پیچہی داخل کری تو منزل ہونی سی لازم آتا ہی اور
ن تو نہین اور سنت ہی غسل جمعہ کا اور عیدین کا اور احرام کا اور عرفہ کا اور واجب کفایہ ہی میت کی لیی یعنی اگر بعضی نہلا دیوین تو سبکی ذمہ سی ادا
جاتا ہی ورنہ سب گنہگار رہتی ہین اور جو جنبی مسلمان ہو تو اوسکو نہانا واجب ہی اور اگر جنبی نہین ہی تو مستحب ہی اور نہین جائز ہی محدث کو چہونا
ن کا مگر جزدان یا کپڑا اوسپر ہو تو درست ہی اور اگر تری جلد ہی چڑہی ہو تو نہین درست اور مکروہ ہی چہونا اوسکا ساتہ آستین کی یا ساتہ کپڑی کی
جو بدن سی لگا ہی مثلاً چادر اوڑہی ہو تو اوس سی نہ پکڑی اور اگر اوسکو بدن سی الگ کرلی تو درست ہی اور مکروہ ہی بی وضو چہونا تفسیر کو اور کتابون
ث اور فقہ کی کو لیکن آستین سی اونکو چہونا جائز ہی بلا خلاف اور نہین جائز ہی چہونا اوس درہم کا کہ اوسپر سورۃ لکہی ہو مگر ساتہ تہیلی کی جائز ہی نہین جائز ہی جنبی کو
جانا مسجد کا مگر بضرورت اور نہ پڑہنا قرآن کا اگرچہ آیۃ سی کم ہو مگر بطور دعا اور ثنا کی جائز ہی اور جائز ہی اوسکو ذکر کرنا اور تسبیح پڑہنی اور دعا کرنی

باب مخالطة الجنب وما يباح له

یہ باب ہی بیچ بیان اختلاط جنبی کی اور اوس چیز کی کہ جائز ہی اوسکو **ف** مراد اختلاط جنبی سی بیان بیٹھنا اور کلام کرنا اور مصافحہ کرنا اور مانند اوسکی اور معاشرت کرنی ساتھ اوسکی + اور حائض اور نفاس والی ان سب باتون مین مثل جنبی کی ہی + ح

الفصل الاول

فصل پہلی **عن** أبي هريرة قال لقيني رسول الله صلى الله عليه وسلم وأنا جنب فأخذ بيدي فمشيت معه حتى قعد فانسللت فأتيت الرحل فاغتسلت ثم جئت وهو قاعد فقال أين كنت يا أبا هر فقلت له فقال سبحان الله إن المؤمن لا ينجس هذا لفظ البخاري ولمسلم معناه وزاد بعد قوله فقلت له لقيتني وأنا جنب فكرهت أن أجالسك حتى أغتسل وكذا البخاري في رواية أخرى

روایت ہی ابی ہریرہ سی کہا کہ ملاقات کی مین نی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سی اور تہا مین جنبی پس پکڑا حضرتؐ نی ہاتہ میرا پس چلا مین ساتہ اونکی یہانتک کہ بیٹھی پس چپکی سی نکل گیا مین پہر آیا مین مکان پر پس نہایا مین پہر آیا مین اور حضرت بیٹھی ہوئی تہی پس فرمایا کہان تہا تو اے ابو ہریرہ پس ذکر کیا مین نی واسطی اونکی یعنی حال اپنا پس فرمایا سبحان اللہ تحقیق مسلمان نہین ناپاک ہوتا یہ لفظ بخاری کی ہین اور مسلم مین معنی اوسکی اور زیادہ کی بعد قول اونکی کی یہ لفظ پس کہا مین نی اونکو ملاقات کی تمنی مجہسی اور مین تہا جنبی پس مکروہ جانا مین نی یہ کہ بیٹہون مین تمہاری پاس یہانتک کہ غسل کرون اور اسیطرحسی زیادہ کیا بخاری نی بیچ اور روایت کی **ف** یعنی جنابت نجاست حکمی ہی کہ شارع نی ساتہ اوسکی حکم کیا ہی اور غسل اوسکا سبب اوس سی حقیقۃً آدمی نجس نہین ہوجاتا ایسی پسینا اور جہوٹا جنبی کا پاک ہی اور مخالطت ساتہ اوسکی یعنی مصافحہ اور بیٹہنا اور اوٹہنا وغیر ذلک ساتہ اوسکی جائز ہی + ح **وعن** ابن عمر قال ذكر عمر بن الخطاب لرسول الله صلى الله عليه وسلم أنه تصيبه الجنابة من الليل فقال له رسول الله صلى الله عليه وسلم توضأ واغسل ذكرك ثم نم متفق عليه

اور روایت ہی ابن عمر سی کہا ذکر کیا عمر بن الخطاب رضؓ نی واسطی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی تحقیق یہ کہ پہونچتی ہی اونکو جنابت رات کو پس فرمایا واسطی اونکی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی وضو کر اور دہو ڈال ستر اپنا پہر سو رہ روایت کی یہ بخاری اور مسلم نی **ف** جنبی کی لیے یہ طہارت واسطی سونیکی یعنی جب یہ کیا تو پاک سویا اور اس سی معلوم ہوا کہ جنبی کو سنت ہی وضو کر لینا جبکہ ارادہ کری سونیکا یا تاخیر کری غسل مین بسبب کسی ضرورت کے یا بغیر ضرورت کی اور دہونا ستر کا پہلی ہی اور وضو بعد لیکن بیان کرنی مین وضو پہلی ذکر کیا واسطی تعظیم اوسکی کی + ح ع **وعن** عائشة قالت كان النبي صلى الله عليه وسلم إذا كان جنبا فأراد أن يأكل أو ينام توضأ وضوءه للصلوة متفق عليه

اور روایت ہی حضرت عائشہ رضؓ سی کہا تہی نبی صلی اللہ علیہ وسلم جب ہوتی جنبی پس ارادہ کرتی یہ کہ کہا دین یا سو وین وضو کرتی وضو نماز کا سا روایت کی یہ بخاری اور مسلم نی **وعن** أبي سعيد الخدري قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم إذا أتى أحدكم أهله ثم أراد أن يعود فليتوضأ بينهما وضوءا رواه

اور روایت ہی ابی سعید خدری سی کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی جب آوی ایک تمہارا اپنی عورت کی پاس پہر ارادہ کری یہ کہ پہر جاوے یعنی دوبارہ جماع کا ارادہ کری پس چاہیے کہ کرلی درمیان دونون کی وضو روایت کی یہ مسلم نی **ف** کہا ابن ملک نی کہ اس بات مین نہایت پاکی حاصل ہوتی ہی اور نشاط اور لذت خوب آتی ہی اور اس حدیث مین اور حدیث عمرؓ مین اور حدیث عائشہؓ مین اشارہ ہی اسپر کہ مستحب ہی جنبی کو یہ کہ دہووی ستر اپنا اور وضو کری نماز کا سا جبکہ ارادہ کری کہانی کا یا پینی کا یا دوبارہ جماع کرنیکا یا سونی کا اور بعضون نی کہا ہی کہ مراد وضو سی کہانی پینی کی حق مین یہان دہونا ہاتہون کا ہی اور اسپر جمہور علما ہین کیونکہ حدیث نسائی مین صریح بیان اسکا کیا گیا ہی + ع لیکن اس حد

صریح یہی معلوم ہوتا ہی کہ وضو نماز کا سا کرتی پس تطبیق روایتوں مین یہی کہ گاہی اختصار کرتی تہی اوپر ہاتہہ دہونیکی فقط اور اکثر اوقات
تمام وضو کرتی + انتہی مولانا وعن انس قال کان النبی صلی اللہ علیہ وسلم یطوف علی نسائہ بغسل واحد رواہ مسلم
اور روایت ہی انس سی کہا تہی نبی صلی اللہ علیہ وسلم آتی اپنی عورتوں کی پاس ساتہ ایک غسل کی روایت کی یہ مسلم نی ف یعنی کبہی حضرت ایک شب مین
سب بی بیون سی صحبت کرتی اور غسل اخیر ہی کو کرتی درمیان مین نکرتی اگر کوئی کہی کہ اقل درجہ قسم کا یعنی باری مقرر کرنیکا واسطی ہر عورت کی ایک
رات ہی پس کیونکر دورہ کرتی تہی سب پر جواب یہ کہ واجب ہونا باری کا حضرت پر مختلف فیہ ہی کہا ابو سعید نی کہ حضرت پر واجب نہین تہی بلکہ ازراہ احسان
کی باری باندہ رکہی تہی اور اکثر علما کہتی ہین کہ حضرت پر بہی مقرر کرنا باری کا واجب تہا اور یہ دورہ کرنا اونکی رضا سی تہا اور غسل جو ایک ہی اخیر مین
کرتی تہی پس احتمال ہی اسکا کہ درمیان مین وضو کر لیتی ہونگی یا ترک کیا ہو وضو واسطی بیان جواز کی وعن عائشۃ قالت کان النبی
صلی اللہ علیہ وسلم یذکر اللہ علی کل احیانہ رواہ مسلم اور روایت ہی حضرت عائشہ رض سی کہا تہی نبی صلی اللہ علیہ وسلم یاد کرتی اللہ کو
ہر وقت روایت کی یہ مسلم نی ف یعنی خواہ حضرت جنبی ہوتی یا بیوضو ہوتی اور سوا اسکی ہر حال مین اللہ کی یاد سی غافل نہوتی مگر قرآن کہ حالت
جنابت مین نہ پڑہتی اور ذکر پائخانہ اور غسل خانہ مین نہ کرتی اور بعضون نی کہا ہی کہ مراد ساتہ ذکر کی یہان ذکر قلبی ہی اور فکر کرنا اوسکی قدرتون مین
کہ کسی حالت مین نہ چہوڑتی تہی + ح وحدیث ابن عباس سنذکرہ فی کتاب الاطعمۃ ان شاء اللہ تعالی
اور حدیث ابن عباس کی ذکر کرینگی ہم اوسکو کتاب الاطعمہ مین انشاء اللہ تعالی

الفصل الثانی

فصل دوسری عن
ابن عباس قال اغتسل بعض ازواج النبی صلی اللہ علیہ وسلم فی جفنۃ فاراد رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم ان یتوضا منہ فقالت یا رسول اللہ انی کنت جنبا فقال ان الماء لا یجنب رواہ الترمذی وابو داود
وابن ماجۃ وروی الدارمی نحوہ وفی شرح السنۃ عنہ عن میمونۃ بلفظ المصابیح
اور روایت ہی ابن عباس سے کہا غسل کیا بعض بی بیوں حضرت نبی کے نے درود ہو جیو اللہ کا اونپر اور سلام لگن سی یعنی چلو لیکر
نہائین پس ارادہ کیا حضرت رسول خدا صلعم نی یہ کہ وضو کرین اوس سی یعنی باقی رہی ہوئی پانی سی پس کہا ای رسول خدا صلعم تحقیق تہی مین جنبی یعنی
اور مین اس سی نہائی ہون یہ بقیہ اوسکا ہی پس فرمایا تحقیق پانی نہین ہوتا جنبی یعنی نجس نہین ہوتا ساتہ نہانی جنبی کی اور ساتہ پڑنی اعضا اوسکی کے
روایت کی یہ ترمذی و ابو داود و ابن ماجہ نی اور روایت کی دارمی نی مانند اسکی اور شرح السنۃ مین ابن عباس نی نقل کی میمونہ سی ساتہ لفظ مصابیح
کی ف اگر کوئی کہی کہ یہ حدیث مخالف ہی اوسکی کہ تیسری فصل مین آویگی کہ منع کیا رسول خدا صلعم نی اس سی کہ وضو کری مرد بقیہ پانی طہارت
عورت کی سی جواب یہ کہ حدیث دلالت کرتی ہی جواز پر اور وہ ترک اولی پر پس نہی تنزیہی ہی نہ تحریمی + ع وعن عائشۃ
قالت کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یغتسل من الجنابۃ ثم یستدفئ بی قبل ان اغتسل رواہ ابن ماجۃ
وروی الترمذی نحوہ وفی شرح السنۃ بلفظ المصابیح اور روایت ہی حضرت عائشہ رض سی کہا تہی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نہاتی
جنابت سی پہر گرمی طلب کرتی ساتہ میری پہلی نہانی میری سی روایت کی یہ ابن ماجہ نی اور روایت کی ترمذی نی مانند اسکی شرح السنۃ مین ساتہ
لفظ مصابیح کی ف یعنی اعضای شریف مجہسی چپٹاتی تا گرم ہو وین اس سی معلوم ہوا کہ بدن جنبی کا پاک ہی + خ وعن
علی قال کان النبی صلی اللہ علیہ وسلم یخرج من الخلاء فیقرئنا القرآن ویاکل معنا اللحم ولم یکن یحجبہ او یحجزہ
عن القرآن شیء لیس الجنابۃ رواہ ابو داود والنسائی وروی ابن ماجۃ نحوہ اور روایت ہی حضرت علی رض سی کہا تہی نبی صلعم

نکلتی پاخانہ سی پس پڑہاتی ہمکو قرآن اور کہاتی ساتھ ہمارے گوشت یعنی پہلے وضو سی اور نہ تہی کہ منع کری اونکو یا باز رکہی اونکو پڑہنی قرآن کی
کوئی چیز سوی جنابت کی روایت کی یہ ابوداود اور نسائی نی اور روایت کی ابن ماجہ نی مانند اسکی **وعن** ابن عمر قال قال رسول
الله صلى الله عليه وسلم لا تقرأ الحائض ولا الجنب شيئا من القرآن رواه الترمذي اور روایت ہی ابن عمر سی کہا فرمایا رسول خدا
صلی اللہ علیہ وسلم نی نہ پڑہی حائضہ اور جنبی کچھ قرآن سی روایت کی یہ ترمذی نی **ف** نہ پڑہی کچھ یعنی تہوڑا نہ بہت صحیح روایت امام اعظم
رحمۃ اللہ سی یہی منقول ہی اور بعضونکی نزدیک تمام آیۃ نہ پڑہی یعنی حرام ہی اور کم آیۃ سی نہیں حرام ہی اور اگر ساتھ ارادہ شکر کی بغیر قصد تلاوت کی پڑہی
مثلا تمام شکر میں کہی الحمد رب العالمین ۱۲ع **وعن** عائشة قالت قال رسول الله صلى الله عليه وسلم وجهوا هذه البيوت
عن المسجد فاني لا احل المسجد لحائض ولا جنب رواه ابو داود اور روایت ہی حضرت عائشہ رض سی کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ
نی پہیر دو منہ ان دروازی گہرون کی مسجد سی پس تحقیق میں نہیں حلال کرتا داخل ہونا مسجد مین واسطی حائض کی اور نہ جنبی کی یعنی خواہ بطریق گذرنی کی ہو
خواہ بطریق ٹہرنی کی روایت کی یہ ابوداود نی **ف** یعنی دروازی گہرون کی کہ مسجد کیطرف بنی ہوئی ہین رخ اونکی اور طرف پہیر لو جنبی اور حائض
مسجد مین سی نہ گذرین امام شافعی اور امام مالک رحمہ اللہ کی نزدیک گذرجانا مسجد مین سی جنبی اور حائض کو جائز ہی اور ٹہرنا نہیں جائز اور امام اعظم
کی نزدیک گذرنا بہی حرام ہی چنانچہ اس حدیث سی بہی مطلق جانا مسجد مین جنبی اور حائض کو منع معلوم ہوتا ہی یہ مؤید ہی مذہب ہمارے کی ۱۲ع
وعن علي قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم لا تدخل الملائكة بيتا فيه صورة ولا كلب ولا جنب
رواه ابو داود والنسائي اور روایت ہی حضرت علی رضی اللہ عنہ سی کہا فرمایا رسول خدا صلعم نی نہیں داخل ہوتی فرشتی گہر مین کہ جسمین ہو
تصویر یا کتا یا جنبی روایت کی یہ ابوداود اور نسائی نی **ف** مراد فرشتون سی وہ فرشتہ ہین کہ رحمت اور برکت لاتی ہین اور نہ ذکر سننی کو اوترتی ہین
یعنی تصویر جاندار کی بلند جگہ پر ہو مثل دیوار اور چہت اور پردی کی اور بچہونی پر اور قدم رکہنی کی جگہ تو جائز ہی اور تصویر درخت وغیرہ کی کہ
تصویر جائز ہی اور ایسی ہی تصویر کا سر کٹا ہو تو جائز ہی اسیطرح جو تصویر روندی جاوی یا تکیہ پر ہو وہ بہی مانع دخول ملائکہ کو نہیں اور جہان درہم تصویر دار
ہوتی مین اوس سی بہی فرشتی نہین آتی اگرچہ رکہنا اوسکا حلال ہی بلکہ اگر ساتھ بہی رکہی اوسکو اگرچہ دستار مین ہو تو بہی جائز ہی کیونکہ اگلی جہل علماء
قدیم کی ساتھ رہتی رہی ہین اور لین دین اسکا کرتی تہی اور کسی نی انکار نہیں کیا لیکن الفاظ حدیث سی نہ داخل ہونا فرشتونکا ثابت ہوا البتہ اور کتا
کتیون نابالغ کی لیی گہر مین رکہنی جائز ہین اور کتی شکار سے کہیتی اور مویشی کی محافظت کی لیی پالنی جائز ہین اور سوای اونکی منع اور مراد جنبی سی
وہ ہی کہ عادت کری ترک غسل کی از راہ سستی کی یہانتک کہ وقت نماز کا بہی گذر جاوی اور وہ جنبی ہی رہی پس ہر جنبی نہیں مراد ہی یا مراد وہ جنبی ہو
کہ وضو نکرلی ۱۲ع **وعن** عمار بن ياسر قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم ثلاثة لا تقربهم الملائكة جيفة الكافر
والمتضمخ بالخلوق والجنب الا ان يتوضأ رواه ابو داود اور روایت ہی عمار بن یاسر سی کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی تین شخص ہین
نہیں نزدیک ہوتی اونکی فرشتی یعنی فرشتی رحمت کی بدن کافر کا اور رنگ کہ آلودہ ہو ساتھ خلوق کی اور جنبی مگر یہ کہ وضو کری روایت کی یہ ابوداود نی
ف مراد جیفہ سی بدن کافر کا ہی خواہ زندہ ہو خواہ مردہ جیفہ اصل مین مردار کو کہتی ہین اور کافر بہی بمنزلہ مردار ہی کی ہوتا ہی کیونکہ نجس ہوتا ہی پرہیز
نہیں کرتا نجاست سی مثل شراب اور سور وغیرہ کی اور خلوق ایک خوشبو ہوتی ہی کہ زعفران وغیرہ سی بنتی ہی اور استعمال اوسکا منع ہی مردونکو
اور فرشتی اسلیی نہیں نزدیک ہوتی کہ اسمین رعونت پائی جاتی ہی اور مشابہت ہوتی ہی عورتون کی ساتھ اور اسمین اشارہ ہی اسپر کہ جو مخالفت
کری سنت کی اگرچہ بظاہر مین زینت والا اور خوشبو لگائی ہوئی اور عزت والا لوگون مین ہو لیکن حقیقت مین نجس ہی اور کتی سی زیادہ نجس ہی ۱۲

جنبی کی حق مین جو فرمایا ہی تہدید اور زجر شدید ہی تاخیر غسل پر اگر عادت نہ کرین جنبی رہنی کی +ع **وعن** عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِي بَكْرِ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرِو بْنِ حَزْمٍ اَنَّ فِي الْكِتَابِ الَّذِي كَتَبَهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِعَمْرِو بْنِ حَزْمٍ اَنْ لَا يَمَسَّ الْقُرْاٰنَ اِلَّا طَاهِرٌ رَوَاهُ مَالِكٌ وَالدَّارَقُطْنِيُّ اور روایت ہی عبداللہ بن ابی بکر بن محمد بن عمرو بن حزم سی کہ تحقیق اوس خط مین کہ لکہا اوسکو حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی واسطی عمرو بن حزم کی یہ تہا کہ نہ ہاتہہ لگاوی قرآن کو مگر پاک یعنی باوضو روایت کی یہ مالک اور دارقطنی نی **ف** آنحضرت صلعم نی انکو نواح یمن مین سی کسی شہر کا عامل کرکی بہیجا تہا اور ایک کاغذ لکہکر انکی ساتہ کر دیا تہا اوسمین بیان فرائض اور سنن اور صدقات اور دیات وغیرہا لکہا تہا از انجملہ اوس کتاب مین یہ بہی لکہا تہا جو مذکور ہوا +ع **وعن** نَافِعٍ قَالَ انْطَلَقْتُ مَعَ ابْنِ عُمَرَ فِي حَاجَةٍ فَقَضَى ابْنُ عُمَرَ حَاجَتَهُ وَكَانَ مِنْ حَدِيْثِهِ يَوْمَئِذٍ اَنْ قَالَ مَرَّ رَجُلٌ فِي سِكَّةٍ مِنَ السِّكَكِ فَلَقِيَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَدْ خَرَجَ مِنْ غَائِطٍ اَوْ بَوْلٍ فَسَلَّمَ عَلَيْهِ فَلَمْ يَرُدَّ عَلَيْهِ حَتّٰى اِذَا كَادَ الرَّجُلُ اَنْ يَتَوَارٰى فِي السِّكَّةِ ضَرَبَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِيَدَيْهِ عَلَى الْحَائِطِ وَمَسَحَ بِهِمَا وَجْهَهُ ثُمَّ ضَرَبَ ضَرْبَةً اُخْرٰى فَمَسَحَ ذِرَاعَيْهِ ثُمَّ رَدَّ عَلَى الرَّجُلِ السَّلَامَ وَقَالَ اِنَّهُ لَمْ يَمْنَعْنِي اَنْ اَرُدَّ عَلَيْكَ السَّلَامَ اِلَّا اَنِّي لَمْ اَكُنْ عَلٰى طُهْرٍ رَوَاهُ اَبُوْ دَاوُدَ اور روایت ہی نافع سی کہا کہ چلا مین ساتہ ابن عمرؓ کی واسطی استنجا کرنیکی پس فراغت حاصل کی ابن عمر نی استنجی سی اور تہی حدیث انکی اوسدن یہ کہ کہا گذرا ایک شخص بیچ کوچہ کی کوچون سی پس ملاقات کی حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سی اور تحقیق فارغ ہوئی تہی وہ پاخانہ سی یا پیشاب سی پس سلام کیا اونی اونپر پس نہ جواب دیا اوسکو حضرت صلعم نی یہانتک کہ جب قریب ہوا وہ شخص یہ کہ چہپ جاوی کوچی مین ماری رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی دونون ہاتہہ اپنی دیوار پر اور پہیرا اون دونون ہاتہون کو منہ اپنی پر پہر ایک بار مارنا اور پہر پہیری ہاتہہ دونون ہاتہون پر یعنی تیمم کیا پہر جواب دیا اوس شخص کو سلام کا اور فرمایا تحقیق نہین منع کیا مجکو یہ کہ جواب دون تجہی سلام کا مگر یہ کہ نہ تہا مین پاکی پر روایت کی یہ ابوداود نی **ف** جواب سلام کا اسلیی نہ دیا کہ سلام نام اللہ تعالیٰ کا ہی اصل مین اگرچہ یہان معنی سلامتی کی ہین لیکن اعتبار اصل کا کیا اور ذکر اللہ بغیر وضو کی مناسب نجانا اور یہ جو آیا ہی کہ صحابہ نی کہا کہ حضرت صلعم پاخانہ سی نکلتی تہی اور ہمین قرآن پڑہاتی تہی اور اور بعضی حدیثون سی ذکر کرنا بغیر وضو کی ثابت ہوا ہی ظاہر مین آپسمین تعارض معلوم ہوتا ہی جواب اسکا یہ ہی کہ بیوضو ذکر کرتی تہی عمل رخصت پر کرتی تہی اور بیان عمل عزیمت پر کیا واسطی تعلیم امت کی یعنی جائز بیوضو بہی ہی لیکن افضل باوضو ہی اور اس حدیث مین دلیل ہی اسپر کہ جو کوئی بسبب عذر کی جواب سلام سی قاصر ہو تو مستحب ہی اوسکو کہ بعد ازان عذر بیان کر دی تا نسبت تکبر کی طرف نہ کیا جاوی اور یہ بہی معلوم ہوا کہ جواب سلام کا واجب ہی +ع **وعن** الْمُهَاجِرِ بْنِ قُنْفُذٍ اَنَّهُ اَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ يَبُوْلُ فَسَلَّمَ عَلَيْهِ فَلَمْ يَرُدَّ عَلَيْهِ حَتّٰى تَوَضَّاَ ثُمَّ اعْتَذَرَ اِلَيْهِ فَقَالَ اِنِّي كَرِهْتُ اَنْ اَذْكُرَ اللّٰهَ اِلَّا عَلٰى طُهْرٍ رَوَاهُ اَبُوْ دَاوُدَ وَرَوَى النَّسَائِيُّ اِلٰى قَوْلِهِ حَتّٰى تَوَضَّاَ وَقَالَ فَلَمَّا تَوَضَّاَ رَدَّ عَلَيْهِ اور روایت ہی مہاجر بن قنفذ سی یہ کہ وہ آیا حضرت کی پاس بحالت مین کہ وہ پیشاب کرتی تہی پس سلام کیا حضرت پر پس نہ جواب دیا حضرت نی اوسپر یہانتک کہ وضو کیا پہر عذر کیا طرف اوسکی اور کہا تحقیق مین کروہ جانتا ہون یہ کہ ذکر کرون اللہ کا مگر پاکی پر روایت کی یہ ابوداود نی اور روایت کی نسائی نی قول حتی توضا تک اور کہا جبکہ وضو کیا جواب دیا اوسکا

الفصل الثالث

تیسری فصل **عن** اُمِّ سَلَمَةَ رض قَالَتْ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُجْنِبُ ثُمَّ يَنَامُ ثُمَّ يَنْتَبِهُ ثُمَّ يَنَامُ رَوَاهُ اَحْمَدُ روایت ہی ام سلمہ رض سی کہا تہی رسول خدا صلعم جنبی ہوتی پہر سوتی پہر جاگتی پہر سوتی روایت کی یہ احمد نی

حِمْيَرِيٍّ رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ وَالنَّسَائِيُّ وَزَادَ أَحْمَدُ فِي أَوَّلِهِ نَهَى أَنْ يَمْتَشِطَ أَحَدُنَا كُلَّ يَوْمٍ أَوْ يَبُولَ فِي مُغْتَسَلِهِ رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ سَرْجِسَ

اور روایت ہی حمید حمیری سی کہا ملاقات کی مین نی ایک شخص سی کہ صحبت رکہی تہی حضرت نبی صلی اللہ علیہ وسلم سی چار برس جیسی صحبت رکہی ابوہریرہ نی کہا اوسنی کہ منع کیا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی یہ کہ نہاوی عورت ساتہ بچی ہوی پانی غسل مرد کی یا نہاوی مرد ساتہ بچی ہوئی پانی غسل عورت کی زیادہ کیا مسدد نی اور چاہیی کہ چلوین دونون اکٹھی روایت کی ابوداود اور نسائی نی اور زیادہ کیا احمد نی اول اس حدیث مین منع کیا حضرت نی یہ کہ کنگھی کری ایک ہمارا ہر روز یا پیشاب کری غسل کی جگہہ مین اور روایت کی ابن ماجہ نی عبداللہ بن سرجس سی ف ہر روز کنگھی کرنی منع فرمائی اسلیی کہ یہ طریقہ بناؤ سنوار والونکا ہی سنت یہ ہی کہ ایک روز درمیان کنگھی کیا کری اور غسل کی جگہہ پیشاب کرنا منع اسلیے ہی کہ اس سی وسواس پیدا ہوتا ہی ٭ ع

باب احکام المیاہ

باب ہی بیچ احکام پانی کی

الفصل الاول

فصل پہلی عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَبُولَنَّ أَحَدُكُمْ فِي الْمَاءِ الدَّائِمِ الَّذِي لَا يَجْرِي ثُمَّ يَغْتَسِلُ فِيهِ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَفِي رِوَايَةٍ لِمُسْلِمٍ قَالَ لَا يَغْتَسِلْ أَحَدُكُمْ فِي الْمَاءِ الدَّائِمِ وَهُوَ جُنُبٌ قَالُوا كَيْفَ يَفْعَلُ يَا أَبَا هُرَيْرَةَ قَالَ يَتَنَاوَلُهُ تَنَاوُلًا

روایت ہی ابی ہریرہ سی کہا فرمایا رسول خدا صلعم نی کہ نہ پیشاب کری ایک تمہارا بیچ پانی ٹہری ہوی کی ایسا کہ نہین جاری ہوتا پہر غسل کری یعنی ذوہی عاقل سی کہ پیشاب کری پانی مین اور پہر اوسی سی نہاوی روایت کی یہ بخاری اور مسلم نی اور ایک روایت مسلم کی مین ہی فرمایا کہ نہ نہاوی ایک تمہارا پانی ٹہری ہوئی مین اس حالت مین کہ وہ جنبی ہو کہا لوگون نی کسطرح کری ای ابوہریرہ کہا لیوی اوسمین سی لینی کر یعنی چلو لیکر باہر نہاوی ف مراد پانی سی یہان پانی قلیل ہی اگر کثیر ہو حکم جاری کا رکہتا ہی اور نجس نہین ہوتا پیشاب وغیرہ سی اور نہانا اوسمین جائز ہی اور بعضون نے کہا ہی کہ اگر کثیر ہو اگرچہ وہ نجس نہین ہوتا لیکن اوسمین پیشاب کرنا خوب نہین شاید کہ اوسکی دیکہا دیکہی اور بہی پیشاب کرین اور عادت اسکی پکڑین اور رفتہ رفتہ پانی متغیر ہو جاوی یعنی رنگ اور مزہ اور بو بدل جاوی پس اوپر تقدیر اول کی یعنی جس صورت مین کہ پانی کم ہووی نہی حرمت کی لیی ہی اسلیی کہ پانی نجس ہو جاتا ہی اور اوپر تقدیر ثانی کی یعنی جبکہ پانی بہت ہو دی نہی کراہت کی لیی ہی اور حد قلیل اور کثیر کی آگی بیان کرین گی انشاء اللہ تعالی اور قید جاری ہونیکی اسلیی لگائی کہ جاری نجاست کی پڑنی سی نجس نہین ہوتا اور لکہا ہی علما نی کہ یہ تمام تفصیل دن مین ہی اور رات کو قضای حاجت پانی مین مطلق مکروہ اور ممنوع ہی واسطی خوف جنات کی کہ کہتی ہین وہ اکثر وہین رہتی ہین جہان پانی ہوتا ہی کذا قال الشیخ ابن حجر المکی اور آخر حدیث سی معلوم ہوا کہ اگر جنبی پانی مین ہاتہ ڈالی پانی لینی کی لیی مستعمل نہین ہوتا اور اگر ہاتہ ڈالی اوسمین تاکہ دہووی اوسکو جنابت سی مستعمل ہو جاتا ہی ٭ ع

وَعَنْ جَابِرٍ قَالَ نَهَى رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ يُبَالَ فِي الْمَاءِ الرَّاكِدِ رَوَاهُ مُسْلِمٌ

اور روایت ہی جابر سی کہا منع کیا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی یہ کہ پیشاب کری پانی ٹہری ہوی مین روایت کی یہ مسلم نی وَعَنِ السَّائِبِ بْنِ يَزِيدَ قَالَ ذَهَبَتْ بِي خَالَتِي إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ يَا رَسُولَ اللهِ إِنَّ ابْنَ أُخْتِي وَجِعٌ فَمَسَحَ رَأْسِي وَدَعَا لِي بِالْبَرَكَةِ ثُمَّ تَوَضَّأَ فَشَرِبْتُ مِنْ وَضُوئِهِ ثُمَّ قُمْتُ خَلْفَ ظَهْرِهِ فَنَظَرْتُ إِلَى خَاتَمِ النُّبُوَّةِ بَيْنَ كَتِفَيْهِ مِثْلَ زِرِّ الْحَجَلَةِ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ

اور روایت ہی سائب بن یزید سی کہا لیگئی مجکو خالا میری طرف نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی پس کہا ای رسول خدا کی تحقیق بہانجا میرا بیمار ہی پس ہاتہ پہیرا میری سر پر اور دعا کی میری لیی ساتہ برکت کی پہر وضو کیا پس پیا مین نی پانی وضو حضرت کا پہر کہڑا ہوا مین پیچہی پشت حضرت کی پس دیکہا مین نی طرف مہر نبوت کی درمیان مونڈہون اونکی کی مانند گھنڈی چہپرکہٹ کی روایت کی یہ بخاری و مسلم نی ف پانی وضو کی سی مراد ہی جو وضو کی بعد برتن مین بچ رہا یا جو کہ اعضای وضو سی گرتا جاتا تہا اور مہر نبوت مثل چہپرکہٹ کی گھنڈی کی تہی ہیئت اور مقدار مین اور مہر نبوت اوسکو اسلیی

کہتی ہین کہ پہلی کتابون مین علامت حضرت صلعم کی مذکور تہی کہ مہر نبوت انکی مونڈھون مین ہووےگی پس جب حضرت صلعم پیدا ہوئی تو اوس سے پہچانی گئی
کہ نبی آخرالزمان یہی ہین پس علامت ہوئی حضرت کی نبوت کی اور اور بہت وجہ تسمیہ کی لکھی ہین بخوف درازگی کی نہین ذکر کین اور اوسکی باطن مین کہا ہے
وحدہ لا شریک لہ اور ظاہر مین لکھا تہا توجہ حیث ما کنت فانک منصور اور اوسکی پیدا ہونیکا وقت بعضون نی تو یہ کہا ہی کہ جب سینہ مبارک چاک کر
سیا گیا تو بعد اوسکی یہ نمودار ہوئی اور بعضون نی کہا ہی کہ حضرت صلعم کی پیدا ہوتی ہی یہ مہر پیدا ہوئی اور بعضون نی کہا کہ مہر ساتھ حضرت صلعم پیدا ہوئے
واللہ اعلم ٭ ح ع **الفصل الثانی** فصل دوسری **عن** ابن عمر قال سئل رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم عن الماء یکون فی الفلاۃ من الارض وما ینوبہ من الدواب والسباع فقال اذا کان الماء قلتین
لم یحمل الخبث رواہ احمد وابوداود والترمذی والنسائی والدارمی وابن ماجۃ وفی اخری لابی داود فانہ لا ینجس
روایت ہی ابن عمر سی کہا سوال کیا گیا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم حال پانی کی سی کہ ہوتا ہی بیچ جنگل زمین کی اور حال اوس چیز کی سی کہ
نوبت بہ نوبت آتی ہین اوسپر قسم چارپایون اور درندون سی یعنی وہ آنکر اوسمین سی پیتی ہین اور پیشاب وغیرہ کرتی ہین حال اوسکا کیا ہی
پس فرمایا جسوقت کہ ہووی پانی دو قلہ نہین اوٹہاتا ناپاکی کو یعنی پلید نہین ہوتا پلیدی پڑنی سی روایت کی یہ احمد وابوداود و ترمذی و نسائی
ودارمی وابن ماجہ نی اور بیچ روایت ابوداود کی یہ ہی کہ تحقیق وہ نہین ناپاک ہوتا **ف** قلہ بڑی مشک کو کہتی ہین کہ جسمین اڑہائی مشک پانی آتا ہی
اور قلتین ہین یعنی دو مٹکون مین پانچ مشک پانی اور وزن قلتین کی پانیکا یہان کی حساب سوا چہ من علما نی لکھا ہی مذہب امام شافعی رح کا یہ
ہی کہ جب پانی مقدار قلتین کی ہو نجس نہین ہوتا نجاست کی پڑنی سی جب تک کہ رنگ اور مزہ اور بو نہ متغیر ہو لیکن جاننا چاہئی کہ اس حدیث کی سند مین
اختلاف ہی درمیان محدثون کی سفر السعادۃ کی مصنف نی کہ بڑی محدث ہین لکھا ہی کہ ایک جماعت علما کی کہتی ہی کہ یہ حدیث صحیح نہین اور ایک
جماعت کہتی ہی کہ صحیح ہی اور علی بن مدینی کہ امام ہین ائمہ حدیث کی اور استاد ہین بخاری کی اونہون نی کہا ہی کہ یہ حدیث ثابت نہین ہوتی
رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم سی اور لکہا ہی علما نی کہ یہ مخالف ہی اجماع صحابہ کی کہ ایک زنگی چاہ زمزم مین گر پڑا تہا پس ابن عباس اور ابن زبیر نی
حکم کیا ساری پانی نکالنی کا اور یہ بات اکثر صحابہ کی سامنی ہوئی اور کسی نی اسکا انکار نہین کیا واللہ اعلم اور لکہا ہی علما نی کہ دونون فرقون یعنی
حنفی شافعی کو بیچ اندازہ اور حد ٹہرا دینی پانی کی کوئی حدیث صحیح آنحضرت سی ثابت نہین ہوئی ہی کہ اتنا ہووی تو نجس ہوتا ہی اور اتنا ہووی تو نہین
نجس ہوتا اور طحاوی کہ ائمہ مذہب حنفی سی ہین اونہون نی کہا ہی کہ حدیث قلتین کی اگرچہ صحیح ہی لیکن ہم جو اوسپر عمل نہین کرتی سبب اوسکا یہ ہی کہ قلہ کی
کئی معنی آئی ہین مٹکی کو بہی کہتی ہین اور مشک کو بہی اور چوٹی پہاڑ کو بہی پس ساتہ یقین کی نہین معلوم ہوتا کہ یہان مراد اوس سی کیا ہی اور تفصیل اس
مسئلہ کی یہ ہی کہ جو علما ظاہر حدیث پر عمل کرتی ہین مذہب اونکا یہ ہی کہ پانی پلید نہین ہوتا نجاست کی پڑنی سی کسی حال مین خواہ جاری ہو خواہ
کم ہو یا بہت ہو خواہ رنگ اور مزہ اور بو متغیر ہو یا نہو اور تمام علما اور محدثین کا مذہب یہ ہی کہ اگر بہت ہو پلید نہین ہوتا اور اگر تہوڑا ہو پلید ہو
اور یہ جو حدیث بیر بضاعہ کی مین آیا ہی کہ الماء طہور لا ینجسہ شئی یعنی پانی پاک ہی نہین نجس کرتی اوسکو کوئی چیز اور اوسکو دلیل اپنی ٹہراتی ہین یہان بہی
مراد ساتہ اوسکی پانی کثیر سی ہی پس آگی اختلاف کیا ہی ائمہ اربعہ نی بیچ مقدار قلیل و کثیر کی امام مالک تو کہتی ہین کہ جس پانیکا رنگ مزہ بو متغیر نہو نجاست
کی پڑنی سی وہ کثیر ہی اور جو متغیر ہو جاوی وہ قلیل ہی اور امام شافعی اور احمد رح کہتی ہین کہ جو مقدار قلتین کی ہو کثیر ہی اور اگر کم ہو قلیل ہی اور
امام اعظم رح اور اونکی مذہب والی کہتی ہین کہ اگر پانی اسقدر ہو کہ ایک طرف کی ہلانی سی دوسری طرف نہ ہلی وہ کثیر ہی ورنہ قلیل اور بعضی متاخرین نی
دہ در دہ کو کثیر کہا ہی ٭ ح **وعن** ابی سعید الخدری قال قیل یا رسول اللہ انتوضأ من بئر بضاعۃ وہی بئر یلقی فیہا

توحدیث ذکر کی گئی کہ دلالت اوسکی ہمراہی پر کرتی ہی صحیح نہ ہوئی اور نبیذ تمر اسکو کہتی ہین کہ خرما پانی مین ڈال رکھتی ہین اور چند روز رہنی دیتی
اوسکا شربت سا بن جاتا ہی اور ایک نوع کی تیزی اوسمین آجاتی ہی جب تلک تیز مند نہ ہووی حلال ہی چنانچہ آنحضرت صلعم کی لیی بہی بنتا تہا
وضو اوس سی کرنا مختلف فیہ ہی امام اعظم رحمہ اللہ کی نزدیک یہ ہی کہ اگر پانی خالص نہ ہووی جائز ہی اوس سی وضو اور اوسکی ہوتی ہوئی تیمم جائز نہین
اور یہی حدیث ابوزید کی دلیل اونکی ہی اور شافعیہ اس حدیث مین اسی سبب سی کہ مذکور ہوا طعن کرتی ہین اور اس حدیث کو ضعیف کہتی ہین اور بعد
تحقیق کی معلوم ہوا کہ حق ساتہ امام ابوحنیفہ کی ہی اور جہالت راویون حدیث کی دفع ہی اور رہنا ابن مسعود کا رات جن کی ثابت ہوا ہی کہ جب
آنحضرت صلعم دعوت جنات مین مشغول ہوئی ابن مسعود کو ایک جا بٹہا گئی اور دائرہ اونکی گرد کہینچ دیا تا اوس دائرہ سی نہ باہر نکلین اور یہ جو کہا کہ اوس شب
آنحضرت صلعم کی ساتہ نتہا مراد یہ ہی کہ وقت ہمکلام ہونیکی جنات سی حاضر نتہا یا وقت باہر نکلنی آنحضرت صلعم کی ہمراہ نتہا مین آخر شب کو ملا ۱۲ ح

وعن كَبْشَةَ بِنْتِ كَعْبِ بْنِ مَالِكٍ وَكَانَتْ تَحْتَ ابْنِ اَبِي قَتَادَةَ اَنَّ اَبَا قَتَادَةَ دَخَلَ عَلَيْهَا فَسَكَبَتْ لَهُ وَضُوْءًا فَجَاءَتْ
هِرَّةٌ تَشْرَبُ مِنْهُ فَاَصْغٰى لَهَا الْاِنَاءَ حَتّٰى شَرِبَتْ قَالَتْ كَبْشَةُ فَرَاٰنِيْ اَنْظُرُ اِلَيْهِ فَقَالَ اَتَعْجَبِيْنَ يَا ابْنَةَ
اَخِيْ قَالَتْ فَقُلْتُ نَعَمْ فَقَالَ اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنَّهَا لَيْسَتْ بِنَجَسٍ اِنَّهَا مِنَ
الطَّوَّافِيْنَ عَلَيْكُمْ اَوِ الطَّوَّافَاتِ رَوَاهُ مَالِكٌ وَاَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِيُّ وَاَبُوْ دَاؤُدَ وَالنَّسَائِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ وَالدَّارِمِيُّ

اور روایت ہی کبشہ بنت کعب بن مالک سی اور تہی وہ نیچی بیٹی ابی قتادہ کی یعنی اونکی جورو تہی تحقیق آیا قتادہ یعنی سسر اوسکا آیا اوسکی پاس پس
ڈالا کبشہ نی واسطی اونکی پانی وضو کا یعنی باسن مین پس آئی بلی پینی لگی اوس سی پانی پس ٹیڑہا کیا ابو قتادہ نی واسطی اوسکی باسن یعنی آبا نہانی
پی لیوی یہانتک کہ پیا اوسنی کہا کبشہ نی پس دیکہا ابو قتادہ نی مجہکو کہ دیکہتی ہون مین طرف اونکی پس کہا کیا تعجب کرتی ہی تو ای بہتیجی میری
کہا کبشہ نی پس کہا مین نی ہان پس کہا ابو قتادہ نی تحقیق رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی فرمایا تحقیق بلی نہین پلید تحقیق وہ پہرنیوالی ہی تمپر
یا لفظ طوافات کہا روایت کی یہ مالک اور احمد اور ترمذی اور ابو داود اور نسائی اور ابن ماجہ اور دارمی نی **ف** ابو قتادہ نی کبشہ کو بہتیجی کہا
اسلیی کہ عادت بعضی عرب کی ہی کہ بعضی مخاطب کو بہتیجا یا چچا کا بیٹا کہتی ہین اگرچہ حقیقت مین نہو کیونکہ آپسمین بہائی چارہ اسلام کا رکہتی ہین
اور یہ جو فرمایا کہ بلیان طوافین ہین تمپر یا طوافات یعنی اگر نر ہین تو طوافین ہین اور اگر مادہ ہین تو طوافات ہین اور طواف معنی خادم کی آیا
بلیونکو خادم فرمایا اسلیی کہ یہ بہی خدمت کرتی ہین کہ موذی جانورون کو مارتی ہین یا اونکی خبرگیری مین بہی ثواب ہوتا ہی مانند ثواب خبرگیری خادمون
کی یا مانند خادمون کی پہرتی ہین پس حاصل حدیث کا یہ ہی کہ بلیان گرد تمہاری بہت پہرتی رہتی ہین مانند خادمون کی اگر حکم ساتہ نجاست جہوٹہ
اونکی کی کرون تو تمپر بہت دشواری پڑی پس اسلیی اجازت دی کہ جہوٹا اونکا نجس نہین ہی یہ حدیث دلالت کرتی ہی کہ جہوٹا اونکا پاک ہی مذہب
شافعی بہی یہی ہی اور ابوحنیفہ رح کی نزدیک مکروہ تنزیہی ہی اگر اور پانی سوای بلی کی جہوٹی کی نملی اوس سی وضو کری اور تیمم نہ کری اور اگر
پانی موجود ہو اور بلی کی جہوٹی سی وضو کری جائز تو ہوگا لیکن مکروہ اور یہ مکروہ اسلیی کہتی ہین کہ اور حدیث مین بلی کو درندہ فرمایا ہی اور درندہ
نجس ہوتا ہی لیکن یہ حدیث انہا من الطوافین معارض اوسکی پڑی پس یہ نجاست سی کراہت کیطرف آئی ۱۲ ح **وعن** دَاوُدَ بْنِ
صَالِحِ بْنِ دِيْنَارٍ عَنْ اُمِّهٖ اَنَّ مَوْلَاتَهَا اَرْسَلَتْهَا بِهَرِيْسَةٍ اِلٰى عَائِشَةَ قَالَتْ فَوَجَدْتُهَا تُصَلِّيْ فَاَشَارَتْ اِلَيَّ اَنْ ضَعِيْهَا
فَجَاءَتْ هِرَّةٌ فَاَكَلَتْ مِنْهَا فَلَمَّا انْصَرَفَتْ عَائِشَةُ مِنْ صَلٰوتِهَا اَكَلَتْ مِنْ حَيْثُ اَكَلَتِ الْهِرَّةُ فَقَالَتْ اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنَّهَا لَيْسَتْ بِنَجَسٍ اِنَّهَا مِنَ الطَّوَّافِيْنَ عَلَيْكُمْ وَاِنِّيْ رَاَيْتُ رَسُوْلَ

اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَتَوَضَّأُ بِفَضْلِہَا رَوَاہُ اَبُوْدَاوٗدَ اور روایت ہی داود بن صالح بن دینار سی وہ نقل کی اپنی ماں سی کہ تحقیق آزاد کرنیوالی اوسکی نی بہیجا اوسکو ساتہ ہریسہ کی طرف حضرت عائشہؓ کی کہا ماں اوسکی نی پس پایا مین انکو کہ نماز پڑہتی ہیں پس اشارہ کیا طرف میری کہ رکہہ دی اسکو پس آئی بلی پس کہا یا اوسمین سی پس جبکہ فارغ ہوئین حضرت عائشہ نماز اپنی سی کہایا اوس جگہ سی کہ کہا یا تہا بلی نی پہر فرمایا کہ تحقیق رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی فرمایا تحقیق بلی نہین پلید تحقیق وہ ہی پہرنیوالون مین سی تیر اور تحقیق دیکہا مین نی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو وضو کرتی تہی ساتہ بچی ہوئی پانی بلی کی روایت کی یہ ابوداود نی **ف** اشارہ کیا حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نی ساتہ ہاتہہ کی یا سر کی اس سی معلوم ہوا کہ اسطرح کا اشارہ نماز مین جائز ہی کیونکہ یہ عمل کثیر نہین ہی اور مفسد نماز کا یا کلام ہی یا عمل کثیر اور حضرت وضو کرتی تہی ساتہ بچی ہوئی پانی بلی کی جو اوسکو مکروہ تنزیہی کہتی ہین پس اونکی نزدیک یہ حدیث محمول اوپر شمس کرنیکی ساتہ رخصت کی ہی اور بیان جواز کی اور جو کہ پاک کہتی ہین اونکو حاجت تاویل کی کچہ نہین اور کہا ہی علما نی کہ مستحب معلوم ہوتا ہی پالنا بلی کا حدیثون سی ع ح

وَعَنْ جَابِرٍ قَالَ سُئِلَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَنَتَوَضَّأُ بِمَا اَفْضَلَتِ الْحُمُرُ قَالَ نَعَمْ وَبِمَا اَفْضَلَتِ السِّبَاعُ کُلُّہَا رَوَاہُ فِیْ شَرْحِ السُّنَّۃِ اور روایت ہی جابر سی کہا سوال کیے گئی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کیا وضو کرین ہم ساتہ اوس پانی کی کہ جہوٹا کیا ہو گدہون نی فرمایا کہ ہان اور ساتہ اوس پانی کی کہ جہوٹا کیا ہو سب درندون نی روایت کی شرح السنہ مین **ف** اس سی معلوم ہوا کہ جہوٹا درندون کا پاک ہی جیسا کہ مذہب امام شافعی کا ہی اور ہماری نزدیک جہوٹا درندون کا نجس ہی کیونکہ لعاب اونکا جس مین پڑتا ہی اور وہ اونکی گوشت سی پیدا ہوتا ہی کہ وہ نجس ہی اور حدیثین کہ اسکی طہارت مین وارد ہوئی ہین اونکی صحت مین کلام ہی اور اگر صحت کو بہی پہونچین تو مراد پانی سے پانی بڑی حوضون کا ہی کہ جنگل مین ہوتا ہی چنانچہ حدیث یحیی اور ابوسعید سی کہ آگی آویگی یہ بات معلوم ہوتی ہی اور اگر پانی اور درندی علی العموم مراد ہون تو لازم آتا ہی کہ جہوٹا کتی کا بہی پاک ہو باوجودیکہ کسی نی نہین کہا ہی پس معلوم ہوا کہ یہ بڑی ہی حوضون کی حق مین فرمایا ہوگا **مسئلہ** اگر کتا عضو انسان کا یا کپڑا اوسکا پکڑ لی اگر غصہ کی حالت مین پکڑی تو پلید نہین ہوتا اور اگر بطریق کہیلنی کی پکڑی پلید ہوتا ہی اسلیی کہ غصہ کی حالت مین فقط دانتونسی پکڑتا ہی اور دانتون مین رطوبت نہین ہوتی اور کہیلنی کی حالت مین ہونٹونسی پکڑتا ہی وہ تر ہوتی ہین کذا فی المیدا اور جہوٹا گدہون کا اور خچرون کا مشکوک ہی سبب شک کا یہ ہی کہ تعارض ہی حدیثون مین بعضی سی حرمت معلوم ہوتی ہی اور بعضی سی اباحت چنانچہ مرقاۃ مین دونون روایتین مذکور ہین اور صحابہ مین بہی اختلاف تہا حضرت ابن عمرؓ نجس کہتی تہی اور ابن عباس طاہر کہتی تہی ع ح

وَعَنْ اُمِّ ہَانِیٍٔ قَالَتْ اِغْتَسَلَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ ہُوَ وَمَیْمُوْنَۃُ فِیْ قَصْعَۃٍ فِیْہَا اَثَرُ الْعَجِیْنِ رَوَاہُ النَّسَائِیُّ وَابْنُ مَاجَۃَ اور روایت ہی ام ہانی سی کہا نہائی رسول خدا صلعم اور میمونہ ایک کٹہری مین کہ اوسمین تہا نشان آٹی گندہی ہوئی کا روایت کی یہ نسائی اور ابن ماجہ نی **ف** میمونہ نام حضرت کی ایک بیوی کا تہا اور اثر آٹی کا کٹہری مین بہت نہ تہا کہ پانی متغیر ہوجاتا یہ کہا شافعیہ نی اور ہماری نزدیک اگرچہ پاک چیز سی پانی متغیر بہی ہوجاوی وضو اوس سی جائز ہوتا ہی مگر پانی اوس سی گاڑہا ہوجاوی تو نہین درست ہوتا ع ح

الفصل الثالث

فصل تیسری **عَنْ** یَحْیَی بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ قَالَ اِنَّ عُمَرَ خَرَجَ فِیْ رَکْبٍ فِیْہِمْ عَمْرُو بْنُ الْعَاصِ حَتّٰی وَرَدُوْا حَوْضًا فَقَالَ عَمْرٌو یَا صَاحِبَ الْحَوْضِ ہَلْ تَرِدُ حَوْضَکَ السِّبَاعُ فَقَالَ عُمَرُ ابْنُ الْخَطَّابِ یَا صَاحِبَ الْحَوْضِ لَا تُخْبِرْنَا فَاِنَّا نَرِدُ عَلَی السِّبَاعِ وَتَرِدُ عَلَیْنَا رَوَاہُ مَالِکٌ وَزَادَ رَزِیْنٌ قَالَ زَادَ بَعْضُ الرُّوَاۃِ فِیْ قَوْلِ عُمَرَ وَاِنِّیْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ لَہَا مَا اَخَذَتْ فِیْ بُطُوْنِہَا

وَمَا بَقِيَ فَهُوَ لَنَا طَهُوْرٌ وَّشَرَابٌ روایت ہی یحیی بن عبد الرحمن سی کہا تحقیق عمر نکلی ایک قافلہ مین کہ اونمین تہی عمرو بیٹو

کی یہانتک کہ آئی ایک حوض پر پس کہا عمرو نی ای صاحب حوض کی کیا آتی ہین حوض تیری پر درندی پس کہا حضرت عمر بن الخطاب نی

حوض کی نہ خبر دی ہمکو یعنی خبر دینا تیرا اور نہ دینا برابر ہی ہماری نزدیک اسلیی کہ تحقیق ہم آتی ہین درندون پر اور آتی ہین درندی ہم پر یعنی کچھ

ضرر نہین پانی بہت ہی کبہی ہم آتی ہین اوسپر کبہی وہ روایت کی یہ مالک نی اور زیادہ کیا رزین نی کہا زیادہ کیا بعضی راویون نی قول

حضرت عمر کی مین یہ کہ کہا اور تحقیق سنا مین نی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو کہ فرماتی تہی واسطی درندون کی ہی وہ چیز کہ لی ہین بیچ پیٹون اپنی کی

اور جو باقی رہی پس وہ واسطی ہماری پاک کرنیوالا ہی اور قابل پینی کی ہی **وَعَنْ** اَبِیْ سَعِیْدِنِ الْخُدْرِیِّ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ

صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ سُئِلَ عَنِ الْحِیَاضِ الَّتِیْ بَیْنَ مَکَّةَ وَالْمَدِیْنَةِ تَرِدُهَا السِّبَاعُ وَالْکِلَابُ وَالْحُمُرُ عَنِ الطُّهْرِ

مِنْهَا فَقَالَ لَهَا مَا حَمَلَتْ فِیْ بُطُوْنِهَا وَلَنَا مَا غَبَرَ طَهُوْرٌ رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ اور روایت ہی ابو سعید خدری

سی یہ کہ تحقیق رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سوال کیی گئی حوضون سی کہ درمیان مکہ اور مدینہ کی ہین کہ وارد ہوتی ہین اونپر درندی اور کتی

اور گدہی طہارت کرنی سی اونسی یعنی اونکی پانی کا حال پوچہا آیا طہارت حاصل ہوجاتی ہی اوس سی یا نہین پس فرمایا واسطی درندون کی ہی

وہ چیز کہ اوٹھایا اونھون نی پیٹون اپنی مین اور ہماری لیی ہی وہ چیز کہ چہوڑی پاک کرنیوالی روایت کی یہ ابن ماجہ نی **ف** اور یہ کی حدیث

اور یہ حدیث بیچ حق حوضون کی فرمائی کہ پانی اونمین بہت ہوتا تہا اور تہوڑی پانی کا یہ حکم نہین ۱۲ع **وَعَنْ** عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ قَالَ

لَا تَغْتَسِلُوْا بِالْمَاءِ الْمُشَمَّسِ فَاِنَّهٗ یُوْرِثُ الْبَرَصَ رَوَاهُ الدَّارَقُطْنِیُّ اور روایت ہی عمر بن الخطاب سی فرمایا کہ نہ غسل کرو ساتہ پانی گرم کی

آفتاب کی پس تحقیق وہ موجب ہوتا ہی بیماری برص کی کو یعنی سفیدی کو روایت کی یہ دارقطنی نی **ف** پانی گرم کیی ہوئی آفتاب سی

نی تو یہ مراد لی ہی کہ دہوپ مین رکہہ کر گرم کرین اور ظاہر یہ ہی کہ مطلق مراد ہی یعنی رکہہ کر گرم کرین خواہ پہلی سی رکہا ہوا ور دہوپ کی گرمی سی

گرم ہوجاوی اور کہا میرک شاہ نی کہ یہ حدیث یعنی قول حضرت عمر رض کا ضعیف ہی اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سی اس باب مین کوئی حدیث

ثابت نہین ہوئی لیکن شافعی قول حضرت عمر رض کا اوس سند سی لائی ہین کہ راوی اوسکی ثقہ ہین پس اوپر تقدیر صحت اوسکی کی مراد یہ ہی کہ عادت

اور دوام اوسپر مکروہ ہی اور تینون اماموں کی نزدیک استعمال کرنا اوس پانی کا مکروہ نہین لیکن امام شافعی کی یہان اختلاف ہی صحیح قول تو یہ ہی

کہ اونکی نزدیک مکروہ ہی اور اونکی علمای متاخرین نی یہ اختیار کیا ہی کہ مکروہ نہین ۱۲ع ح

بَابُ تَطْهِیْرِ النَّجَاسَاتِ

باب ہی بیچ بیان پاک کرنی نجاستون کی **اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ** فصل پہلی **عَنْ** اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ

عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اِذَا شَرِبَ الْکَلْبُ فِیْ اِنَاءِ اَحَدِکُمْ فَلْیَغْسِلْهُ سَبْعَ مَرَّاتٍ مُتَّفَقٌ عَلَیْهِ وَفِیْ رِوَایَةٍ لِمُسْلِمٍ قَالَ طُهُوْرُ اِنَاءِ اَحَدِکُمْ

اِذَا وَلَغَ فِیْهِ الْکَلْبُ اَنْ یَغْسِلَهٗ سَبْعَ مَرَّاتٍ اُوْلٰهُنَّ بِالتُّرَابِ روایت ہی ابی ہریرہ سی کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ

علیہ وسلم نی جبکہ پیوی کتا بیچ باسن ایک تمہاری کی پس چاہیی کہ دہوی اوسکو سات بار روایت کی یہ بخاری اور مسلم نی اور مسلم کی ایک روایت

پاکی باسن ایک تمہاری کی جسوقت کہ پیجاوی اوسمین کتا یہ ہی کہ دہووی اوسکو سات بار پہلا اونکا ساتہ مٹی کی یعنی سات بارین پہلی بار

مٹی سی دہووی **ف** کتا جس باسن مین کہاوی یا پیوی اوسکو سات بار دہونا مذہب اکثر محدثین کا ہی اور مذہب تینون اماموں کا بہی یہی ہی

مگر امام ابو حنیفہ کی نزدیک حکم اسکا اور نجاستوں کا سا ہی کہ تین بار دہووی اور تعبیر مٹی کی وہ کہتی ہین کہ حدیث مین جو سات بار دہونا آیا ہی بنابر

احتیاط کی ہی نہ وجوب کی یا یہ حکم ابتدای اسلام مین تہا بعد اوس کی منسوخ ہوا واللہ اعلم ۱۲ع **وَعَنْهُ** قَالَ قَامَ اَعْرَابِیٌّ فَبَالَ فِی الْمَسْجِدِ

فَتَنَاوَلَهُ النَّاسُ فَقَالَ لَهُمُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَعُوْهُ وَهَرِيْقُوْا عَلٰى بَوْلِهٖ سَجْلًا مِّنْ مَّاءٍ اَوْ ذَنُوْبًا مِّنْ مَّاءٍ فَاِنَّمَا بُعِثْتُمْ مُيَسِّرِيْنَ وَلَمْ تُبْعَثُوْا مُعَسِّرِيْنَ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ اور روایت ہی ابو ہریرہ سی کہا کھڑا ہوا ایک گنوار پس پیشاب کیا مسجد مین پس پہیچہی پڑی اوسکی لوگ پس کہا واسطی اونکی نبی صلی اللہ علیہ وسلم نی چہوڑ دو اوسکو اور ڈالو اوسکی پیشاب پر ڈول پانی کا یا فرمایا ڈول پانی کا پس سوای اسکی نہین کہ بہیجی گئی ہو تم آسانی کرنیوالی اور نہین بہیجی گئی تم مشکل کرنیوالی روایت کی یہ بخاری نی **ف** راوی کو شک ہوا ہی کہ حضرت نی لفظ سجلا کا فرمایا یا ذنوبا کا سجل اوس ڈول کو کہتی ہین کہ اوسمین پانی ہو خواہ تہوڑا ہو یا بہت اور ذنوب بہری ہوی ڈول کو کہتی ہین اور از بسکہ حضرت لوگون پر نہایت شفقت او محبت فرماتی تہی صحابہ کو منع فرمایا کہ اعرابی کو کچہ کہو نہین اسمین تعلیم ہی امت کو کہ کسی پر دشواری نہ ڈالا کرین اور یہ حدیث دلالت کرتی ہی اسپر کہ زمین پاک ہو جاتی ہی ساتہ ڈالنی پانی کی نجاست پر بکثرت اور دلالت کرتی ہی اسپر کہ دہوون نجاست کا اگر متغیر نہو پاک ہی اور اگر اور جای کپڑی پر یا بدن پر یا زمین پر یا بوریہ سی زمین پر پڑی نجس نہین ہوتی اور علما کو اسمین اختلاف ہی مختار یہ ہی کہ اگر بعد از پاک ہونی جگہہ کی وہان سی جدا ہو وی پاک ہی اور اگر پہلی پاک ہونی جگہ کی سی جدا ہو وی پلید ہی اور اگر جدا ہو وی اور رنگ اور بو اوسکی متغیر ہو بالاتفاق پلید ہوتا ہی کذا فی مجمع البحار اور طیبی شافعی نی کہا کہ یہ حدیث دلالت کرتی ہی اسپر کہ جو زمین نجس ہو جاوی خشک ہونی سی پاک نہین ہوتی اور کہر چنا زمین کا اور خاک کا اوٹہانا اوس سی واجب نہین اور امام ابو حنیفہ رح کی نزدیک زمین خشک ہونی سی پاک ہو جاتی ہی اور پہلی خشک ہونی سی اوسی پاک کیا چاہین تو مٹی وہان سی کہر چکر اوٹہا ڈالین تا پاک ہو وی ہماری علما یہ جواب دیتی ہین کہ اس حدیث سی یہ نہین معلوم ہوا کہ لوگون نی وہان نماز پڑہی ہو پہلی خشک ہونی سی شاید کہ بالفعل پانی اسلیی ڈالا ہو کہ نجاست سبک ہو جاوی اور بو اور رنگ پیشاب کا بسبب پانی کی جاتا رہی اور پاک ساتہ خشک ہونیکی ہوئی ہو اور حدیث اس سی ساکت ہی اور بہت سی دلیلین مرقاۃ مین ملا علی قاری نی لکہی ہین جسکی شبہہ ہو اوسمین دیکہہ لی ✦ ح **وعن** اَنَسٍ قَالَ بَيْنَمَا نَحْنُ فِي الْمَسْجِدِ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذْ جَاءَ اَعْرَابِيٌّ فَقَامَ يَبُوْلُ فِي الْمَسْجِدِ فَقَالَ اَصْحَابُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَهْ مَهْ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تُزْرِمُوْهُ دَعُوْهُ فَتَرَكُوْهُ حَتّٰى بَالَ ثُمَّ اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَعَاهُ فَقَالَ لَهٗ اِنَّ هٰذِهِ الْمَسَاجِدَ لَا تَصْلُحُ لِشَيْءٍ مِّنْ هٰذَا الْبَوْلِ وَالْقَذَرِ اِنَّمَا هِيَ لِذِكْرِ اللّٰهِ وَالصَّلٰوةِ وَقِرَاءَةِ الْقُرْاٰنِ اَوْ كَمَا قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ وَاَمَرَ رَجُلًا مِّنَ الْقَوْمِ فَجَاءَ بِدَلْوٍ مِّنْ مَّاءٍ فَسَنَّهٗ عَلَيْهِ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہی انس سی کہا اوس وقت کہ تہی ہم مسجد مین ساتہ رسول خدا صلعم کی کہ ناگاہ آیا ایک گنوار پس کہڑا ہو کر پیشاب کرنی لگا مسجد مین پس کہا اصحاب رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی نی باز رہ باز رہ پس فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی نہ بند کرو تم پیشاب اوسکا چہوڑ دو اوسکو یعنی بند کرنا اوسکو ضرر کریگا یا نجاست کتنی جگہہ پہیلی گی اب تو ایک ہی جگہہ ہے پس چہوڑ دیا اوسکو یہانتک کہ پیشاب کیا پہر تحقیق رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی بلایا اوسکو پہر فرمایا اوسکو تحقیق یہ مسجدین نہین لائق واسطی کسی چیز کی اس پیشاب سی اور گندگی سی اور سوای اسکی نہین کہ یہ مسجدین واسطی ذکر اللہ کی ہین اور واسطی نماز کی اور پڑہنی قرآن کی یا مانند اسکی کہا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی یعنی راوی کو شک ہوا ہی کہ یہی الفاظ فرمائی یا مانند اسکی کہا انس نی حکم کیا حضرت نی ایک شخص کو قوم مین سے پس لایا ڈول پانی کا پس ڈالا اوسکو پیشاب پر روایت کی یہ بخاری اور مسلم نی **وعن** اَسْمَاءَ بِنْتِ اَبِيْ بَكْرٍ قَالَتْ سَاَلَتِ امْرَاَةٌ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَرَاَيْتَ اِحْدٰنَا اِذَا اَصَابَ ثَوْبَهَا الدَّمُ مِنَ الْحَيْضَةِ كَيْفَ تَصْنَعُ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا اَصَابَ ثَوْبَ اِحْدٰىكُنَّ الدَّمُ مِنَ الْحَيْضَةِ فَلْتَقْرُصْهُ ثُمَّ لْتَنْضَحْهُ بِمَاءٍ ثُمَّ لْتُصَلِّ فِيْهِ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ

بغیر آفتاب کی خشک ہو تو دباغت نہین ہوتی پس دباغت چارون اماموں کی نزدیک ثابت ہی امام اعظم رح کی نزدیک ہر طرح کا چمڑا پاک ہوتا ہی سوای چمڑہ سور اور آدمی کی اور امام شافعی کی نزدیک چمڑہ کتی کا بہی نہین پاک ہوتا اور حدیث سی عام معلوم ہوتا ہی کہ ہر طرح کا چمڑا دباغت سی پاک ہو جاتا ہی لیکن سور اور آدمی کا مستثنی ہی سور کا بسبب نجس عین ہونیکی نہین پاک ہوتا اور آدمی کا بسبب بزرگی اوسکی کی ع

وعنہ قَالَ تُصُدِّقَ عَلٰى مَوْلَاةٍ لِمَيْمُوْنَةَ بِشَاةٍ فَمَاتَتْ فَمَرَّ بِهَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ هَلَّا اَخَذْتُمْ اِهَابَهَا فَدَبَغْتُمُوْهُ فَانْتَفَعْتُمْ بِهٖ فَقَالُوْا اِنَّهَا مَيْتَةٌ فَقَالَ اِنَّمَا حَرُمَ اَكْلُهَا مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ

اور روایت ہی اونہین سی کہا خیرات دی گئی بکری اوپر ایک لونڈی آزاد کی کہ میمونہ کی تہی پس مرگئی وہ بکری پس گذری اوپر رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم پس فرمایا کیون نہ لیا تمنی چمڑا اوسکا پس دباغت دی ہوتی اوسکو پہر منتفع ہوتی ساتہ اوسکی پس عرض کیا لوگون نی تحقیق یہ مردار ہی پس فرمایا سوای اسکی نہین کہ حرام کیا گیا ہی کہانا اوسکا روایت کی یہ بخاری اور مسلم نی **ف** اس حدیث سی یہ معلوم ہوا کہ مردار کی جو اجزا کہ کہایا کرتی ہین جیتی جی وہ تو بعد مرنیکی حرام ہوئی اور سوای اونکی اور چیزونسی مانند چمڑی دباغت کیی ہوئی اور دانت اور بال اور سینگ اور مانند انکی کی فائدہ اوٹہانا یعنی سوداگری کرنی اور کام مین لانا جائز ہی ع

وعن سَوْدَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَتْ مَاتَتْ لَنَا شَاةٌ فَدَبَغْنَا مَسْكَهَا ثُمَّ مَا زِلْنَا نَنْبِذُ فِيْهِ حَتّٰى صَارَ شَنًّا رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ اور روایت ہی سودہ بیوی نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی سی کہا کہ مرگئی بکری ہماری پس دباغت دی ہمنی چمڑی اوسکی کو پہر ہمیشہ رہی ہم کہ نبیذ بنتی کہجور اور پانی ڈالتی تہی اوسمین یہانتک کہ ہوگئی مشک پرانی روایت کی یہ بخاری نی

الفصل الثانی

فصل دوسری **عن** لُبَابَةَ بِنْتِ الْحَارِثِ قَالَتْ كَانَ الْحُسَيْنُ بْنُ عَلِيٍّ فِيْ حِجْرِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَبَالَ عَلٰى ثَوْبِهٖ فَقُلْتُ اِلْبَسْ ثَوْبًا وَاَعْطِنِيْ اِزَارَكَ حَتّٰى اَغْسِلَهٗ قَالَ اِنَّمَا يُغْسَلُ مِنْ بَوْلِ الْاُنْثٰى وَيُنْضَحُ مِنْ بَوْلِ الذَّكَرِ رَوَاهُ اَحْمَدُ وَاَبُوْ دَاوٗدَ وَابْنُ مَاجَةَ وَفِيْ رِوَايَةٍ لِاَبِيْ دَاوٗدَ وَالنَّسَائِيِّ عَنْ اَبِي السَّمْحِ قَالَ يُغْسَلُ مِنْ بَوْلِ الْجَارِيَةِ وَيُرَشُّ مِنْ بَوْلِ الْغُلَامِ

روایت ہی لبابہ بنت حارث سی کہا تہی حضرت حسین بن علی بیچ گود رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی پس پیشاب کیا اونکی کپڑی پر پس کہا مین نی پہنیی کپڑا اور دیجیی مجکو تہبند اپنا تاکہ دہوؤن مین اوسکو فرمایا سوای اسکی نہین کہ دہویا جاتا ہی پیشاب لڑکی کی سی اور چہینٹا دیا جاتا ہی پیشاب لڑکی کی سی روایت کی یہ احمد اور ابو داود اور ابن ماجہ نی اور بیچ ایک روایت ابی داود اور نسائی کی ابی سمح سی منقول ہی کہ کہا دہویا جاتا ہی پیشاب لڑکی کی سی اور چہینٹا ڈالا جاتا ہی پیشاب لڑکی کی سی **ف** کہا طحاوی نی چہینٹا ڈالنی سی مراد تریڑا دینا ہی اور دہونی سی دہونا ساتہ مبالغہ کی مراد ہی حضرت عائشہ رض سی روایت ہی کہ لایا گیا ایک لڑکا حضرت صلعم پاس پس پیشاب کیا حضرت صلعم پر فرمایا تریڑا دو اوپر پانی کا پس معلوم ہوا اس سی کہ حکم پیشاب لڑکی کا دہونا ہی مگر کافی اسمین تریڑا دینا بہی ہی یعنی احتیاج نچوڑنی کی نہین اسلیے کہ لڑکی کا پیشاب بسبب تنگی سوراخ کی بہت پہیلتا نہین اور لڑکی کا بسبب فراخی سوراخ کی بہت پہیلتا ہی اوسکو خوب طرح دہونا چاہیے

وعن اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا وَطِئَ اَحَدُكُمْ بِنَعْلِهِ الْاَذٰى فَاِنَّ التُّرَابَ لَهٗ طَهُوْرٌ رَوَاهُ اَبُوْ دَاوٗدَ وَلِابْنِ مَاجَةَ مَعْنَاهُ اور روایت ہی ابو ہریرہ سی کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی جبکہ چلی ایک تمہارا ساتہ پاپوشون اپنی کی گندگی پر پس تحقیق مٹی واسطی اوسکی پاک کردینی والی ہی روایت کی یہ ابو داود نی اور واسطی ابن ماجہ کی معنی اسکی ہین **ف** نزدیک امام اعظم اور امام محمد رحمۃ اللہ علیہما کی مراد گندگی سی گندگی تند اور خشک ہی کہ اگر وہ جوتہ کو یا موزہ کو لگ جاوی پس رگڑوی

زمین سی تو پاک ہو جاتا ہی اور تری پلیدی کی رگڑنی سی نہین زائل ہوتی نزد ابو یوسف اور امام شافعی رحمہ کی نزدیک بیچ قول قدیم کی اور امام محمد کی نزدیک
یا تر رگڑنی زمین کی سی پاک ہو جاتا ہی اور فتوی مذہب حنفی مین اوپر قول ابی یوسف رح کی ہی کہ تندار نجاست جوتہ اور موزہ کی اگرچہ تر ہو خوب
رگڑنی تو پاک ہو جاتی ہی اور قول جدید امام شافعی کا یہ ہی کہ دھونا ہی چاہیی پانی سی اور یہ اختلاف نجاست متدار مین ہی یعنی کہ بیر وغیرہ اور غیر متدار
مثل پیشاب شراب وغیرہ کی دھونا ہی واجب ہی بالاتفاق *م ح* وَعَنْ اُمِّ سَلَمَةَ قَالَتْ لَهَا امْرَاَةٌ اِنِّيْ اُطِيْلُ ذَيْلِيْ وَاَمْشِيْ
فِي الْمَكَانِ الْقَذِرِ قَالَتْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُطَهِّرُهٗ مَا بَعْدَهٗ رَوَاهُ اَحْمَدُ وَمَالِكٌ
وَالتِّرْمِذِيُّ وَاَبُوْ دَاوٗدَ وَالدَّارِمِيُّ وَقَالَا الْمَرْاَةُ اُمُّ وَلَدٍ لِاِبْرَاهِيْمَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَوْفٍ اور روایت ہی ام سلمہ سی کہا ام سلمہ سی
ایک عورت نی تحقیق مین دراز کرتی ہون دامن اپنا اور چلتی ہون بیچ مکان ناپاک کی کہا ام سلمہ نی فرمایا رسول خدا صلعم نی یعنی بیچ جواب مثل اس سوال کی کہ پاک
کرتی ہی اوسکو وہ چیز کہ بعد اوسکی ہی روایت کی یہ احمد اور مالک اور ترمذی اور ابو داود اور دارمی نی اور کہا ابو داود اور دارمی نی وہ عورت پوچھنی والی
ام ولد ابراہیم بن عبدالرحمن بن عوف کی *ف* پاک کرتی ہی وہ چیز کہ بعد اوسکی ہی یعنی بعد اوسکی کہ جگہ پاک مین راہ چلی اور خاک اوسکو پہنچی یہ
یہ حکم نجاست خشک کی حق مین ہی کہ خشک نجاست کپڑی کو لگ جاوی اور پاک زمین مین پھر چلی تو زمین مین لگ کر چھٹ جاتی ہی اور پاک ہو جاتا ہی
یہ حکم خشک نجاست کی حق مین اسلیی کہتی ہین کہ اجماع ہی علما کا اسپر کہ کپڑا پلید ہو جاوی تو پاک نہین ہوتا بغیر دھونی کی بخلاف جوتہ موزہ کی کہ ایک
جماعت تابعین کی اودہر گئی ہی کہ پاک ہو جاتی ہین ساتھ رگڑنی کی اگرچہ نجاست تر ہو وی جیسا کہ قول امام شافعی اور ابو یوسف کا معلوم ہوا
اور نام عورت پوچھنی والی کا حمیدہ ہی *ح ع* وَعَنِ الْمِقْدَامِ بْنِ مَعْدِيْكَرِبَ قَالَ نَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ
لُبْسِ جُلُوْدِ السِّبَاعِ وَالرُّكُوْبِ عَلَيْهَا رَوَاهُ اَبُوْ دَاوٗدَ وَالنَّسَائِيُّ اور روایت ہی مقدام بن معدیکرب سی کہا منع کیا
رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی پہننی چمڑی درندون کی سی اور سوار ہونی سی اوپر روایت کی یہ ابو داود اور نسائی نی *ف* درندی مثل
شیر اور چیتہ وغیرہ کی اور سوار ہونی سی اوپر مراد ہی بچھا کر بیٹھنا اوپر یا زین پر ڈالکر سوار ہونا اوپر اور سبب اسکی منع کا یہ ہی کہ یہ عادت
متکبرون کی ہی پس یہ نہی تنزیہی ہی اور جو کہتی ہین کہ بال مردار کی نجس ہین دباغت سی پاک نہین ہوتی اونکی نزدیک یہ نہی تحریمی ہی *ح*
وَعَنْ اَبِي الْمَلِيْحِ بْنِ اُسَامَةَ عَنْ اَبِيْهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهٰى عَنْ جُلُوْدِ السِّبَاعِ رَوَاهُ اَحْمَدُ
وَاَبُوْ دَاوٗدَ وَالنَّسَائِيُّ وَزَادَ التِّرْمِذِيُّ وَالدَّارِمِيُّ اَنْ تُفْتَرَشَ اور روایت ہی ابی الملیح بن اسامہ سی اونسی نقل کی اپنی باپ سی اونسی نبی صلعم
سی کہ منع کیا حضرت صلعم نی استعمال چمڑی درندون کی سی روایت کی یہ احمد اور ابو داود اور نسائی نی اور زیادہ کیا ترمذی اور دارمی
نی یہ کہ بچھائی جاوین چمڑی یعنی اس سی بھی منع کیا وَعَنْ اَبِي الْمَلِيْحِ اَنَّهٗ كَرِهَ ثَمَنَ جُلُوْدِ السِّبَاعِ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ
اور روایت ہی ابی الملیح سی کہ مکروہ رکھا اونسی مول چمڑی درندون کا روایت کی یہ ترمذی نی *ف* مول چمڑی درندون کا یعنی بیچنا
اونکا مکروہ ہی کہا یہ ابن ملک نی اور یہی مذہب ابی الملیح کا ہی اور فتاوی قاضی خان مین یہ ہی کہ بیع جلدون مردار کی باطل ہی پہلی دباغت
اور بعد لفظ رواہ کی اصل مشکوۃ مین سفیدی چھوٹی ہوئی ہی عبارت مذکورہ پیچھی لاحق کی گئی ہی *ع* وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُكَيْمٍ
قَالَ اَتَانَا كِتَابُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْ لَا تَنْتَفِعُوْا مِنَ الْمَيْتَةِ بِاِهَابٍ وَلَا عَصَبٍ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ
وَاَبُوْ دَاوٗدَ وَالنَّسَائِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ اور روایت ہی عبداللہ بن عکیم سی کہا آیا ہماری پاس خط رسول خدا
صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ کہ نہ نفع لو تم مردار سی ساتھ چمڑی کی اور نہ پٹھی کی روایت کی یہ ترمذی اور ابو داود اور نسائی اور ابن

ف یعنی ساتھ چمڑی اونٹ کی مردار کی پہلی دباغت کرنی سی نفع نہ لو اور بعد دباغت کرنیکی جائز ہی اگرچہ حدیثون سی یہ بات معلوم ہوتی ہی اور اکثر علما کا بھی مذہب یہی ہی +ع **وعن** عائشۃ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم امر ان یستمتع بجلود المیتۃ اذا دبغت رواہ مالک وابو داؤد اور روایت ہی حضرت عائشہ رضی سی کہ تحقیق رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی یہ حکم فرمایا کہ نفع اوٹھایا جاوی ساتھ چمڑی مردار کی جبکہ دباغت کیا جاوی روایت کی یہ مالک اور ابو داود نی **ف** چمڑی مردار کی حق مین امام مالک سی دو روایتین ہین ظاہر تر روایت یہ ہی کہ بعد دباغت کی پاک ہو جاتا ہی لیکن استعمال نکیا جاوی مگر بیچ چیزون خشک کی اور پانی کی بسوای اسکی اور بتلی چیزون تر نہ استعمال کیا جاوی +ع **وعن** میمونۃ قالت مر علی النبی صلی اللہ علیہ وسلم رجال من قریش یجرون شاۃ لہم مثل الحمار فقال لہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لو اخذتم اہابہا قالوا انہا میتۃ فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یطہرہا الماء والقرظ رواہ احمد وابو داؤد اور روایت ہی میمونہ سی کہا کہ گذری نبی صلی اللہ علیہ وسلم پر کتنی شخص قریش سی کہ کھینچتی تہی ایک بکری موٹی کو مانند گدھی کی پس فرمایا واسطی اونکی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کاش کی لیتی تم چمڑا اسکا عرض کیا اونھون نی تحقیق یہ مردار ہی یعنی ذبح کی ہوئی نہین ہی پس فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی پاک کرتا ہی اسکو پانی اور پتی کیکر کی یعنی دباغت نہی ہو جاتی ہی روایت کی یہ احمد اور ابو داود نی **ف** یعنی اس سی طہارت کاملہ حاصل ہو جاتی ہی پس طہارت منحصر اسپر نہ ہوئی بلکہ دہوپ وغیرہ سی بھی ہو جاتی ہی لیکن مستحب یون ہی جیسی کہ بیان فرمائی +ع **وعن** سلمۃ بن المحبق قال ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جاء فی غزوۃ تبوک علی اہل بیت فاذا قربۃ معلقۃ فسال الماء فقالوا لہ یا رسول اللہ انہا میتۃ فقال دباغہا طہورہا رواہ احمد وابو داؤد اور روایت ہی سلمہ بن محبق سی کہا کہ تحقیق رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم آئی غزوہ تبوک مین اوپر گھر ایک شخص کی پس نہ ناگہان مشک تھی لٹکی ہوئی پس مانگا پانی پس کہا اونھون نی واسطی حضرت صلعم کی یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تحقیق یہ مردار ہی یعنی چمڑہ دباغت کیا ہوا مردار کا ہی پس فرمایا دباغت اسکی پاک کرنیوالی اسکی ہی روایت کی یہ احمد اور ابو داود نی

الفصل الثالث

عن امرأۃ من بنی عبد الاشہل قالت قلت یا رسول اللہ ان لنا طریقا الی المسجد منتنۃ فکیف نفعل اذا مطرنا قالت فقال الیس بعدہا طریق ہی اطیب منہا قلت بلی قال فہذہ بہذہ رواہ ابو داؤد روایت ہی ایک عورت سی کہ اولاد عبد الاشہل کی سی تھی کہا کہ کہا مین نی ای رسول خدا کی تحقیق واسطی ہمارے ہی راہ طرف مسجد کی گندی پس کسطرح کرین ہم جسوقت کہ مینہ برسائی جاوین کہا اوس عورت نی پس فرمایا حضرت صلعم نی کیا نہین پیچھی اوسکی کوئی راہ کہ وہ پاک ہو اوس سی کہا مین نی ہان فرمایا کہ پس یہ ہی بدلی اوسکی روایت کی یہ ابو داود نی **ف** یعنی گندی راہ سی جو نجاست لگتی ہی اور پھر راہ پاک مین آتی ہی اوس نجاست سی پاک ہو جاتی ہی بسبب گڑی جانی کی زمین پاک پر یعنی اس حدیث کی اور حدیث ام سلمہ کی کہ دوسری فصل مین گذری قریب قریب ہین پس شاید یہ تھوڑی نجاست کی حق مین فرمائی ہو کہ جوتہ اور موزہ کو لگی تو یون پاک ہو جاتی ہین اور پیشاب اور مثل اوسکی جوتہ اور کپڑی کو یا بعض بدن وغیرہ کو لگی تو بغیر دہونی کی نہین پاک ہوتی اور اسیطرح کپڑی مین سی نجاست تھوڑی بھی بغیر دہونی کی نہین پاک ہوتی +ع ج **وعن** عبد اللہ بن مسعود قال کنا نصلی مع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ولا نتوضأ من الموطئ رواہ الترمذی اور روایت ہی عبد اللہ بن مسعود سی کہا نماز پڑھتی

ہم ساتھ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی اور نہ وضو کرتی تھی ہم یعنی نہ دھوتی تھی پانون زمین پر چلنی سی روایت کی یہ ترمذی نی و
یعنی پانون اور جوتہ وغیرہ جو نجاست مین بہر جاتا بسبب چلنی راہ کی تو پھر دھوتی نہ اوسکو یہ خشک نجاست کی حق مین کہا کہ وہ اگر لگ جاتی تھی
زمین پر چلنی سی پاک ہو جاتی حاجت دھونی کی نہین تھی اور تر نجاست جو لگ جاوی سب علما کی نزدیک دھونا ہی چاہیی یا مراد یہ ہی کہ
لگی تا تو دھوتی نہین ٭ ع ح وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ كَانَتِ الْكِلَابُ تُقْبِلُ وَتُدْبِرُ فِي الْمَسْجِدِ فِي زَمَانِ رَسُولِ
اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمْ يَكُونُوا يَرُشُّونَ شَيْئًا مِنْ ذٰلِكَ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ اور روایت ہی ابن عمر سی کہا کہ تھی کتی آتی جاتی مسجد مین بیچ زمانہ رسول خدا
کی پس نہتی صحابہ کہ دھوتی ہون کچہ بسبب اسکی روایت کی یہ بخاری نی ف یعنی ابتدای اسلام مین کہ دروازہ مسجد مین نہتا کبھی کبھی کتی جنگل
چلی آتی تھی پس دھونا اوسکا ضرور نجانتی تھی جب دروازہ لگا احتیاط ہوئی اسکی ٭ ع ح وَعَنِ الْبَرَاءِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا بَأْسَ بِبَوْلِ مَا يُؤْكَلُ لَحْمُهُ وَفِي رِوَايَةِ جَابِرٍ قَالَ مَا أُكِلَ لَحْمُهُ فَلَا بَأْسَ بِبَوْلِهِ رَوَاهُ أَحْمَدُ وَالدَّارَقُطْنِيُّ
اور روایت ہی براء سی کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی نہین مضائقہ ساتھ پیشاب اوس چیز کی کہ کھایا جاوی گوشت اوسکا اور بیچ روایت
یون ہی کہ کھاوہ جانور کہ کھایا جاوی گوشت اوسکا پس نہین مضائقہ ساتھ پیشاب اوسکی کی روایت کی یہ احمد اور دارقطنی نی ف ساتھ اسکی
تمسک کیا ہی امام مالک اور امام احمد اور محمد اور بعضی شافعیہ نی کہ پیشاب اون جانورون کا کہ کھائی جاتی مین پاک ہی اور امام اعظم اور ابو یوسف
اور سب علما کی نزدیک نجاست مخففہ ہی وہ کہتی ہین کہ اسکی مقابلہ مین یہ حدیث عام واقع ہوئی ہی اِسْتَنْزِهُوا مِنَ الْبَوْلِ فَإِنَّ عَامَّةَ عَذَابِ
یعنی پاکی حاصل کرو پیشاب سی اسلیی کہ اکثر عذاب قبر اسی سی ہوتا ہی پہ جب اسکی ہر پیشاب نجس معلوم ہوتا ہی پس احتیاط یہی چاہتی ہی کہ

بَابُ الْمَسْحِ عَلَى الْخُفَّيْنِ

باب ہی بیچ بیان مسح کرنی کی موزون پر ف مسح موزون کا جائز ہی ساتھ سنت اور تواتر
اور تصریح کی ہی ایک جماعت نی حافظون حدیث کی سی کہ حدیث مسح موزہ کی متواتر ہی اور جمع کیی ہین بعضی محدثون نی راوی اوسکی اسی سی
زیادہ ہوتی ہین کہ عشرہ مبشرہ بھی اونمین ہین اور ابن عبد البر نی کہا کہ نہین جانا مین علمای سلف سی کسی کو کہ اوسنی انکار اسکا کیا ہو
نی کہا کہ ستر صحابہ رضی اللہ عنہم کو پایا مین نی کہ سب اعتقاد اسکا کرتی تھی اور کرخی نی کہا کہ خوف کفر کا ہی مجھی اوسپر کہ قبول نکری مسح موزہ کی
حدیثین کہ اس باب مین وارد ہوئی ہین بیچ معنی تواتر کی ہین اور امام ابو حنیفہ نی کہا کہ قائل نہوا مین ساتھ مسح موزہ کی یہانتک کہ ہوگیا
مجھی مانند روشنی آفتاب کی بعد اسکی جانا چاہیی کہ مسح کرنا موزہ پر رخصت ہی اور دھونا پانون کا عزیمت یعنی اولی اور ہدایہ مین ہی کہ جو کہ
ترک کری مسح موزہ کا وہ مبتدع ہی لیکن جو کوئی اعتقاد رکھی اور مسح نکری بسبب عزیمت کی وہ ثواب دیا جاتا ہی اور مواہب لدنیہ مین
اختلاف ہی اسمین کہ مسح کرنا موزہ پر افضل ہی یا اوسکو اوتار کر پانون دھونی افضل ہین بعضون نی تو کہا ہی کہ مسح کرنا افضل ہی کیونکہ اسمین
یعنی روافض و خوارج کا کہ وہ طعن کرتی ہین اسپر چنانچہ مختار مذہب امام احمد کا یہی ہی اور امام نووی نی کہا کہ مذہب ہمارا یہ ہی کہ
پانون کا دھونا افضل ہی اسلیی کہ یہ اصل ہی لیکن شرط یہ ہی کہ ترک نکری مسح کو اور صاحب سفر السعادت نی کہا کہ آنحضرت صلعم کو تکلف نتہا دونون مین
اگر موزہ پہنی ہوتی نہ اوتارتی پانون دہوتی لیی اور اگر نہ پہنی ہوتی موزہ نہ پہنتی مسح کی لیی اور علما کو اختلاف ہی اسمین لیکن اچھی بات یہ ہی
سنت کی ہو یعنی بی تکلفی رکھی اس باب مین ٭ ع ح

الْفَصْلُ الْأَوَّلُ

فصل پہلی عَنْ شُرَيْحِ بْنِ هَانِئٍ قَالَ سَأَلْتُ
عَلِيَّ بْنَ أَبِي طَالِبٍ عَنِ الْمَسْحِ عَلَى الْخُفَّيْنِ فَقَالَ جَعَلَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثَلَاثَةَ أَيَّامٍ وَلَيَالِيَهُنَّ
لِلْمُسَافِرِ وَيَوْمًا وَلَيْلَةً لِلْمُقِيمِ رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہی شریح بن ہانی سی کہا کہ پوچھا مین نی حضرت علی

یعنی مسح کرنی کی سی موزون پر پس کہا حضرت علی کرم اللہ وجہہ نی مدت ٹہرائی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی تین دن اور تین رات مسافر کی لیی اور ایک دن اور ایک رات مقیم کی لیی روایت کی یہ مسلم نی **ف** یعنی مسافر تین دن اور تین رات تلک مسح کیا کری اور مقیم ایک رات دن اور ابتدا اس مدت کی جمہور علما کی نزدیک اوس وقت سی ہی کہ جب وضو ٹوٹی مثلاً ایک شخص نی دوپہر کو وضو کر کی موزہ پہنا اور وضو ٹوٹا شام کو تو شام سی ایک دن ایک رات گنی گا ٭ع **وعن** الْمُغِيرَةِ بْنِ شُعْبَةَ أَنَّهُ غَزَا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ غَزْوَةَ تَبُوكَ قَالَ الْمُغِيرَةُ فَتَبَرَّزَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قِبَلَ الْغَائِطِ فَحَمَلْتُ مَعَهُ إِدَاوَةً قَبْلَ الْفَجْرِ فَلَمَّا رَجَعَ أَخَذْتُ أُهَرِيقُ عَلَى يَدَيْهِ مِنَ الْإِدَاوَةِ فَغَسَلَ يَدَيْهِ وَوَجْهَهُ وَعَلَيْهِ جُبَّةٌ مِنْ صُوفٍ ذَهَبَ يَحْسُرُ عَنْ ذِرَاعَيْهِ فَضَاقَ كُمُّ الْجُبَّةِ فَأَخْرَجَ يَدَيْهِ مِنْ تَحْتِ الْجُبَّةِ وَأَلْقَى الْجُبَّةَ عَلَى مَنْكِبَيْهِ وَغَسَلَ ذِرَاعَيْهِ ثُمَّ مَسَحَ بِنَاصِيَتِهِ وَعَلَى الْعِمَامَةِ ثُمَّ أَهْوَيْتُ لِأَنْزِعَ خُفَّيْهِ فَقَالَ دَعْهُمَا فَإِنِّي أَدْخَلْتُهُمَا طَاهِرَتَيْنِ فَمَسَحَ عَلَيْهِمَا ثُمَّ رَكِبَ وَرَكِبْتُ فَانْتَهَيْنَا إِلَى الْقَوْمِ وَقَدْ قَامُوا إِلَى الصَّلَاةِ وَيُصَلِّي بِهِمْ عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ عَوْفٍ وَقَدْ رَكَعَ بِهِمْ رَكْعَةً فَلَمَّا أَحَسَّ بِالنَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَهَبَ يَتَأَخَّرُ فَأَوْمَأَ إِلَيْهِ فَأَدْرَكَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِحْدَى الرَّكْعَتَيْنِ مَعَهُ فَلَمَّا سَلَّمَ قَامَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقُمْتُ مَعَهُ فَرَكَعْنَا الرَّكْعَةَ الَّتِي سَبَقَتْنَا رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہی مغیرہ بن شعبہ سی کہ تحقیق اونہون نی جہاد کیا ساتہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی جہاد تبوک کا کہا مغیرہ نی پس نکلی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم طرف پاخانہ کی پہلی فجر کی پس اوٹہائی مین نی ساتہ اونکی چہاگل پس جب پہری شروع کیا مین نی پانی ڈالنا ہاتہون اونکی پر چہاگل سی پس دہوئی دونون ہاتہ اپنی اور منہ اپنا اور تہا اونپر جبہ صوف کا شروع کیا کہولنا ہاتہون اپنی سی پس تنگ ہوئین آستینین جبہ کی پس نکال لیی دونون ہاتہ اپنی نیچی جبہ کی سی اور ڈالدیا جبہ کو اپنی مونڈہون پر اور دہوئی دونون ہاتہ پہر مسح کیا اپنی پیشانی پر یعنی چوتہائی حصہ سر پر اور پگڑی پر پہر قصد کیا مین نی تا نکالون مین دونون موزی اونکی پس فرمایا چہوڑ دی انکو پس تحقیق مین نی پہنا تہا انکو اوس حالت مین کہ پاک تہی یعنی پانوں پس مسح کیا اونپر پہر سوار ہوئی اور سوار ہوا مین پس پہونچی ہم طرف قوم کی اور تحقیق قوم کہڑی ہوئی تہی طرف نماز کی یعنی نماز صبح کی اور نماز پڑہواتی تہی اونکو عبدالرحمن بن عوف اور تحقیق پڑہوائی تہی اونکو ایک رکعت پہر جبکہ معلوم کیا آنا حضرت پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کا ارادہ کیا پیچہی ہٹنی کا یعنی تا حضرت صلعم امامت کرین پس اشارہ کیا حضرت صلعم نی طرف اونکی کہ یون ہی کہڑا رہ پس پائی نبی صلی اللہ علیہ وسلم نی ایک دو رکعتون مین سی ساتہ اونکی یعنی دوسری رکعت مین اقتدا کیا اونکا پس جب سلام پہیرا عبدالرحمن نی کہڑی ہوئی نبی صلی اللہ علیہ وسلم اور کہڑا ہوا مین ساتہ اونکی پس پڑہی ہم نی وہ رکعت کہ رہ گئی تہی ہمسی روایت کی یہ مسلم نی **ف** حضرت صلعم پہلی فجر کی پاخانہ تشریف لیگئی اسمین دلیل ہی اسپر کہ مستحب ہی کہ پہلی داخل ہونی وقت عبادت کی سی سامان عبادت کا درست کری اور اس حدیث سی یہ بہی معلوم ہوا کہ اگر کوئی وضو کروادی تو جائز ہی اور راوی نی بعد ذکر کرنی ہاتہونکی دہونی کی دہونا منہ کا ذکر کیا کلی اور ناک مین پانی دینا نہ ذکر کیا اختصار کی لیی یا از راہ نسیان کی یا اسلیی کہ وہ داخل ہین منہ کی حد مین اور پگڑی پر مسح کرنی کی یہ معنی ہین کہ چوتہائی سر پر مسح کر کی ادای سنت کی لیی بجای مسح تمام سر کی پگڑی پر کرلیا تحقیق اسکی باب الوضو مین ہو چکی ہی اور دوسری رکعت مین اقتدا کیا اس سی معلوم ہوا کہ ایک شخص افضل اپنی سی کم درجہ والی کا اقتدا کری تو جائز ہی اور یہ بہی معلوم ہوا کہ معصوم ہونا امام کا شرط نہین اسمین رد ہی امامیہ کا کہ وہ کہتی ہین شرط ہی اور اخیر حدیث سی یہ معلوم ہوا کہ جسکی کوئی رکعت امام کی ساتہ پڑہنی رہ جاوی تو وہ اوسکی ادا کی لیی تب اوٹہے کہ

اور جب سلام پھیر چکے یہ جو کہا امام شافعی رح کے نزدیک تو پہلے سلام امام کے سے اوٹھنا جائز ہے نہیں اور ہمارے علما کے نزدیک مکروہ تحریمہ
جس صورت میں جانتا ہے کہ اگر نہ اوٹھوں گا تو نماز فاسد ہو جاوے گی مثلاً اگر صبح کی نماز میں انتظار امام کی سلام کا کرتا ہے تو خوف ہے طلوع
اس صورت میں جائز ہے کھڑا ہونا پہلے سلام امام کے اور اس مسئلہ کی تفصیل فقہ میں لکھی ہے وہاں دیکھا چاہیے اور یہ بھی اس حدیث سے معلوم ہوا
کہ آنے کو یہ لوگ اور معلوم ہو کہ امام کب آویگا تو مستحب ہے کہ امام کا انتظار نہ کریں لیکن جس صورت میں جانتے ہوں آنا امام کا تو مستحب ہے انتظار کرنا
امام کہ مکان قریب ہو مسجد سے تو مستحب ہے نماز کی خبر کر دینی اوسکو وقت نماز کے ۞

الفصل الثانی فصل دوسری

عن ابی بکرۃ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم انہ رخص للمسافر ثلثۃ ایام ولیالیہن وللمقیم یوما ولیلۃ اذا تطہر فلبس خفیہ ان یمسح علیہما رواہ الاثرم فی سننہ وابن خزیمۃ والدارقطنی وقال الخطابی ہو صحیح الاسناد وہکذا فی المنتقی
روایت ہے ابی بکرہ سے کہ نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ کہ رخصت دی اونہوں نے مسافر کو تین دن اور تین رات اور مقیم کو ایک دن اور ایک رات جب
وضو کیا ہو پس پہنے موزے یہ کہ مسح کرے اوپر اون کے روایت کی یہ اثرم نے اپنی سنن میں اور ابن خزیمہ نے اور دارقطنی نے اور کہا خطابی نے یہ حدیث صحیح ہے
اسیطرح ہے منتقی میں کہ کتاب ہے ابن تیمیہ حنبلی کی ۞ **وعن** صفوان بن عسال قال کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یامرنا اذا کنا سفرا ان لا ننزع خفافنا ثلثۃ ایام ولیالیہن الا من جنابۃ ولکن من غائط وبول ونوم رواہ الترمذی والنسائی ۞ اور روایت ہے صفوان بن عسال سے کہا تھے نبی صلی اللہ علیہ وسلم حکم فرماتے ہم کو جس وقت کہ ہوتے ہم مسافر
یہ کہ نہ نکالیں ہم موزے اپنے تین دن اور تین رات مگر جنابت سے ولیکن نہ نکالیں ہم پاخانہ سے یا پیشاب سے یا سونے سے روایت کی یہ ترمذی نے اور نسائی نے
ف یعنی غسل جنابت کے لیے موزے اوتارنے کو فرماتے کہ اس حالت میں مسح درست نہیں اور پاخانہ یا پیشاب یا سونے کے بعد جب وضو کرتے تو موزے
اوتارتے نہیں اور مدت مذکورہ تک مسح کیا کرتے ۞ **وعن** المغیرۃ بن شعبۃ قال وضأت النبی صلی اللہ علیہ وسلم فی غزوۃ تبوک فمسح اعلی الخف واسفلہ رواہ ابو داود والترمذی وابن ماجۃ وقال الترمذی ہذا حدیث معلول وسألت ابا زرعۃ ومحمدا یعنی البخاری عن ہذا الحدیث فقالا لیس بصحیح وکذا ضعفہ ابو داود
اور روایت ہے مغیرہ بن شعبہ سے کہا کہ وضو کروایا میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو غزوہ تبوک میں پس مسح کیا اوپر موزے کے اور نیچے اوسکے روایت کی
ابو داود اور ترمذی اور ابن ماجہ نے اور کہا ترمذی نے یہ حدیث معلول ہے اور پوچھا میں نے ابا زرعہ اور محمد یعنی بخاری سے حال اس حدیث کا پس کہا دونوں نے صحیح نہیں
اسیطرح ضعیف کہا ہے اسکو ابو داود نے ۞ ف امام مالک اور امام شافعی کے نزدیک پشت قدم پر مسح کرنا واجب ہے اور نیچے یعنی تلوے پر سنت ہے اور
امام ابو حنیفہ رح کے نزدیک پشت قدم پر فقط کرے دلیل اونکی یہ ہے کہ اس حدیث میں علما نے کلام کیا ہے اور اوسکے مقابلہ میں اور حدیثیں قوی وارد
ہوئی ہیں پس اونپر عمل کرنا چاہیے اور حدیث معلول محدثین کے نزدیک وہ ہے کہ اوس میں ایک سبب پوشیدہ ہو کہ تقاضا کرتا ہو اسپر کہ موافق اوسکے عمل
نہ کریں اور وجہ ضعف اس حدیث کی یہ ہے کہ متصل ہونا اس حدیث کا ساتھ مغیرہ کے ثابت نہیں ہوا ہے بلکہ وراد جو مولی اور کاتب مغیرہ کا
ہے منقطع ہے اور دوسری وجہ یہ ہے کہ روایت کیا ہے اسکو ثور بن یزید نے اونسے رجاء بن حیوہ سے اونسے کاتب مغیرہ سے اور ثور کو سماع نہیں
اور یہ اکثر طرق حدیث مغیرہ کی مطلق واقع ہوا ہے کہ مسح کیا موزوں پر بلا ذکر اعلیٰ اور اسفل کے اور حدیث آئندہ میں آیا ہے کہ مسح کیا اوپر کی طرف پس یہ
ہے اور یہ اسباب عدم صحت اوسکی کے ہیں ۞ **وعنہ** انہ قال رأیت النبی صلی اللہ علیہ وسلم یمسح علی الخفین علی ظاہرہما
رواہ الترمذی وابو داود اور روایت ہے اونہیں سے کہا دیکھا میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو مسح کرتے تھے موزوں پر اوپر

ترمذی اور ابوداود نی ف طور مسح موزہ کا یہ ہی کہ داہنی ہاتھ کی انگلیان داہنی پانون کی پنجہ پر رکھی اور بائین ہاتھ کی بائین پانون کی پنجہ پر
کھینچ لاوی انکو ٹخنون کی اوپر تک اور انگلیان چہدری رکھی پس مسنون تو یہ طور ہی اور اگر مسح کیا ساتھ ایک انگلی کی تین بار کہ ہر بار نیا پانی
لیا گیا اور ہر بار نئی جگہ پھیری تو جائز ہو جاویگا اور نہین تو نہین اور اور بہت سی طور مسح کی فقہ مین لکھی ہین جو چاہی اوسمین دیکھ لی ح وعنہ
قَالَ تَوَضَّأَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمَسَحَ عَلَى الْجَوْرَبَيْنِ وَالنَّعْلَيْنِ رَوَاهُ أَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِيُّ وَأَبُو دَاوُدَ وَابْنُ مَاجَةَ
اور روایت ہی اونہین سی کہا کہ وضو کیا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نی اور مسح کیا اوپر جوربین کی ساتھ نعلین کی روایت کی یہ احمد اور ترمذی اور ابوداود
اور ابن ماجہ نی ف قاموس مین لکھا ہی کہ جورب کہتی ہین لفافہ پانون کو یعنی جسکو سپاہی جراب کہتی ہین اور اوسکی کئی قسمین ہین چلپی مین تفصیل اوسکی خوب
لکھی ہی بعض احکام اوسکی بیان ذکر ہوتی ہین کہ مذہب حنفی مین مسح درست ہی جوربین پر اگر جوربین مجلد ہون یعنی اوپر تلی اونکی چمڑا لگا ہو یا منعل ہون
یعنی فقط نیچی ہی چمڑا ہو یا ثخینین ہون اور تفسیر ثخین کی یہ ہی کہ اوس سی چل سکی ایک فرسخ اور ٹھہری رہی پنڈلی پر بغیر باندہی اور نہ دکھلائی دی
اندر کا رخ اوسکا اور پانی اوسمین پہنچی نہین اور چلپی کی عبارت سی معلوم ہوتا ہی کہ اگر جوربین منعلین غیر ثخینین ہون تو اوسپر مسح جائز نہین
پس منعلین پر جب درست ہوگا کہ ثخینین بہی ہون اور امام شافعی کی نزدیک جورب پر جائز نہین اگرچہ منعل ہو پس یہ حدیث حجت ہی اوپر اون اور اوپر
مسح کرنا روایت کیا گیا ہی حضرت علی اور ابن مسعود اور انس بن مالک اور حضرت عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہم سی اور مراد نعلین سی دو احتمال ہین
ایک یہ ہی کہ مراد پاپوشین ہین یعنی مسح کیا جوربین پر ساتھ پاپوشون کی کیونکہ پیچ عرب کی پاپوش مین فقط تسمہ ہی لگا ہوتا ہی مانع مسح کا نہین اور دوسرے
مراد یہ ہی کہ مسح کیا اون جوربین پر کہ اونکی نیچی چمڑا لگا تہا ۱۲ ع در مختار رد المحتار **الفصل الثالث** فصل تیسری **عن المغیرۃ**
قَالَ مَسَحَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى الْخُفَّيْنِ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللهِ نَسِيتَ قَالَ بَلْ أَنْتَ نَسِيتَ بِهٰذَا أَمَرَنِي
رَبِّي عَزَّ وَجَلَّ رَوَاهُ أَحْمَدُ وَأَبُو دَاوُدَ روایت ہی مغیرہ سی کہا مسح کیا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی موزون پر پس کہا مین نی
ای رسول خدا کی بہول گئی تم یعنی موزی اوتار کر پانون نہ دہوئی فرمایا نہین بلکہ تو بہول گیا یعنی خطا کی بیچ نسبت کرنی نسیان کی ہمکو ساتھ اسی کی
حکم کیا ہی مجکو رب میری عزت والی اور بزرگی والی نی روایت کی یہ احمد اور ابوداود نی **وعن علی** أَنَّهُ قَالَ لَوْ كَانَ الدِّينُ بِالرَّأْيِ
لَكَانَ أَسْفَلُ الْخُفِّ أَوْلٰى بِالْمَسْحِ مِنْ أَعْلَاهُ وَقَدْ رَأَيْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَمْسَحُ عَلَى
ظَاهِرِ خُفَّيْهِ رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ وَلِلدَّارِمِيِّ مَعْنَاهُ اور روایت ہی علی رضی اللہ عنہ سی یہ کہ کہا اگر ہوتا دین ساتھ عقل کی
البتہ ہوتی نیچی کی جانب موزی کی بہتر ساتھ مسح کرنیکی اوپر کی جانب اوسکی سی اور تحقیق دیکھا مین نی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو کہ
مسح کرتی تہی اوپر کی جانب موزی اپنی کی پر روایت کی یہ ابوداود نی اور دارمی نی معنی اسکی ف اور ہوتی نیچی کی جانب موزی کی بہتر
ساتھ مسح کی لیکن کہ نیچی کی جانب نجاست وغیرہ پڑتی ہی پس پاکی اور ستھرائی اوسکی اولی اور انسب معلوم ہوتی ہی از راہ عقل کی لیکن
شرع مین عقل کو دخل نہ دینا چاہیی بلکہ عقل کامل تابع ہوتی ہی شرع کی کیونکہ عاجز جاتی ہی اپنی کو دریافت کرنی حکمتون الہیہ سی پس لازم
چاہیی کہ مجبور تابع شریعت کا رہی تابع عقل کا نہووی کہ جو گمراہ ہوئی ہین قسم کفار سی اور حکما سی اور اہل اہوا سی سب بسبب متابعت عقل ہی
کی گمراہ ہوئی ہین ۱۲ ع ف موزہ اگر بقدر چھوٹی تین انگلیون پانون کی پہٹ جاوی تو اوسپر مسح کرنا درست نہین ہوتا اور اگر ایک جگہ تہوڑا
تہوڑا ہی جا بجا سی پہٹا کہ اگر اوسکو جمع کرین تو تین انگشت کی قدر ہو جاتا ہی اوسپر بہی درست نہین اور اگر دو تین تہوڑی تہوڑی پہٹی مین کہ
اگر دونو کو جمع کری تو اسقدر ہو جاتا ہی تو اوسکا اعتبار نہین مسح اوسپر درست ہوگا اور توڑتی ہی مسح کو وہ چیز کہ توڑتی ہی وضو کو اور

توڑتا ہی اوسکو اوتارنا موزی کا بعد حدث کی اور توڑتا ہی اوسکو گذرنا مدت مسح کا اگر خوف نہو تلف پانون کا بسبب سردی کی یعنی اگر ایسا
خوف ہی تلف پانون کا تو مسح نہین ٹوٹتی کا جبتک خوف باقی ہی مسح بھی باقی ہی لیکن اگر حدث ہوا تو بعد مدت مسح کی گذر گئی اور یہ با وضو ہی تو فقط پانون ہی دہوڈ
ڈالے نہ وضو کرنا ضرور نہین اور اگر آدہی سی زیادہ قدم پنڈلی موزہ مین نکل آوے تو بہی مسح ٹوٹ جاتا ہی اور اگر مقیم نی مسح کیا اور پہلی گذرنی
ایک رات دن کی یہ مسافر ہوا تو مدت سفر کی پوری کرے یعنی تین رات دن تلک کیا کرے اور اسیطرح اگر مسح کیا مسافر نی اور پھر مقیم ہو گیا ایک رات
کی بعد تو اوتار ڈالی موزہ کہ مدت اوسکی ہو چکی اور معذور مثلاً ظہر کی وقت وضو کرکی موزہ پہنی اور سوای عذر کی چیز کی کسی اور چیز سی وضو
ٹوٹ جاوی تو مسح اوسکو جائز ہی جب تلک وقت اوسکا ہی اور بعد تمام ہونی وقت کی مسح ٹوٹ جاویگا + ملتقی **باب التیمم**
باب ہی بیچ بیان تیمم کی **ف** تیمم لغت مین بمعنی قصد کی ہی اور شرع مین مراد ہی قصد کرنا خاک پاک کا یا اوس چیز کا کہ قائم مقام خاک کی ہی
یعنی پتھر چونہ وغیرہ اور ملنا منہ اور ہاتھ پر اوسکو ساتھ نیت طہارت کی اور علما کو اختلاف ہی اسمین کہ تیمم کی دو ضربہ ہین ایک منہ کی لیے دوسرا
دونون ہاتھون کی لیے کہنیون تلک یا ایک ضربہ ہی واسطی منہ اور ہتیلیون کی پس اول یعنی دو ضربہ تو قول ابو حنیفہ اور ابو یوسف اور محمد کا
ہی اور مختار مذہب شافعی کا بھی یہی ہی اور بعضی حنبلیون کا بھی اور یہی قول حضرت علی اور ابن عمر اور حسن بصری اور شعبی اور سالم بن عبد اللہ وغیرہ
تابعین اور اکثر علما کا ہی اور دوسرا یعنی ایک ضربہ مشہور امام احمد کا اور قول قدیم امام شافعی رح کا ہی اور یہی منقول ہی عطا اور مکحول اور اوزاعی وغیرہ
سی اور دونون جانب مین حدیثین بہی واقع ہوئی ہین چنانچہ آگی آوینگی + ع ح **الفصل الاول** فصل پہلی **عن حذیفۃ**
قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فُضِّلْنَا عَلَی النَّاسِ بِثَلٰثٍ جُعِلَتْ صُفُوْفُنَا کَصُفُوْفِ الْمَلٰٓئِکَۃِ
وَجُعِلَتْ لَنَا الْاَرْضُ کُلُّھَا مَسْجِدًا وَجُعِلَتْ تُرْبَتُھَا لَنَا طَھُوْرًا اِذَا لَمْ نَجِدِ الْمَاۗءَ رَوَاہُ مُسْلِمٌ روایت ہی حذیفہ سی کہا فرمایا رسول صلعم
نی بزرگی دیی گئے ہم لوگون پر یعنی پہلی امتون پر ساتھ تین چیزون کی گردانی گئین صفین ہماری یعنی نماز مین یا جہاد مین مانند صفون فرشتون کی
یعنی جیسی اونکو صف باندہ کر عبادت کرنی مین قرب و بزرگی حاصل ہوتی ہی ویسی ہی ہمکو اور گردانی گئی واسطی ہماری زمین تمام نماز گاہ اور گردانی گئی
مٹی اوسکی واسطی ہماری پاک کرنیوالی جسوقت کہ نپاوین پانی روایت کی یہ مسلم نی **ف** اگلی امت مین قید جماعت کی نتہی جسطرح چاہتی اوسطرح نماز
پڑہ لیتی اور نماز نہ جائز ہوتی تہی اونکی سوا کنائس اور بیع کی کہ یہ نام اونکی عبادت خانونکی ہین اور تیمم بہی اونکو کرنا درست نتہا پس فرمایا کہ ان تینون
باتون مین ہمین بزرگی ہی اوپر کہ ہمین جماعت سی نماز پڑہنی کا حکم ہوا اور وعدہ بہی ثواب کا ہوا اور ساری زمین مسجد ہوئی یعنی جہان نماز پڑہین ہمکو
جائز ہو جاوی گی اور جہان پانی نملی مٹی سی تیمم کرلین اور اس حدیث سی معلوم ہوتا ہی کہ خاص مٹی ہی سی تیمم کری اور چیز سی نہ کری جیسا کہ مذہب
شافعی وغیرہ کا ہی اور امام ابو حنیفہ اور مالک اور محمد رح کی نزدیک درست ہی ہر چیز سی کہ جنس از زمین سی ہو اور جنس زمین سی وہ چیز ہی کہ آگ سی
نگہلی اور نہ نرم ہو وی اور جلانی سی راکہ نہو جاوی دلیل انکی حدیث جابر کی ہی کہ صحیح بخاری مین منقول ہی وہ یہ ہی جعلت لی الارض مسجدا و طہورا
یعنی گردانی گئی میری لیی زمین مسجد اور پاک کرنیوالی پس لفظ ارض شامل ہی ہر چیز کو کہ وہ جنس زمین سی ہو + ع ح **وعن عمران قال کنا**
فِیْ سَفَرٍ مَعَ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَصَلّٰی بِالنَّاسِ فَلَمَّا انْفَتَلَ مِنْ صَلٰوتِہٖ اِذَا ھُوَ بِرَجُلٍ مُعْتَزِلٍ لَمْ یُصَلِّ مَعَ الْقَوْمِ
یَا فُلَانُ اَنْ تُصَلِّیَ مَعَ الْقَوْمِ قَالَ اَصَابَتْنِیْ جَنَابَۃٌ وَّلَا مَاۗءَ قَالَ عَلَیْکَ بِالصَّعِیْدِ فَاِنَّہٗ یَکْفِیْکَ مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ
اور روایت ہی عمران سی کہا تہی ہم سفر مین ساتہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی پس نماز پڑہائی لوگون کو پس جبکہ پہیری نماز اپنی سی ناگہان دیکہا ایک
شخص کو کہ الگ بیٹہا ہی قوم سی کہ نہ نماز پڑہی تہی ساتہ قوم کی پس فرمایا حضرت صلعم نی کس چیز نی منع کیا تجکو اے فلانی یہ کہ نماز پڑہی تو ساتہ

سے مٹی تجھکو جنابت اونہیں پانی فرمایا لازم ہی تجھکو مٹی یعنی تیمم اوس سی پس تحقیق وہ کافی ہی تجھکو روایت کی یہ بخاری اور مسلم نی **وعن** عَمَّارٍ قَالَ جَاءَ رَجُلٌ اِلٰی عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ فَقَالَ اِنِّیْ اَجْنَبْتُ فَلَمْ اُصِبِ الْمَاءَ فَقَالَ عَمَّارٌ لِعُمَرَ اَمَا تَذْکُرُ اِنَّا کُنَّا فِیْ سَفَرٍ اَنَا وَاَنْتَ فَاَمَّا اَنْتَ فَلَمْ تُصَلِّ وَاَمَّا اَنَا فَتَمَعَّکْتُ فَصَلَّیْتُ فَذَکَرْتُ ذٰلِکَ لِلنَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اِنَّمَا کَانَ یَکْفِیْکَ ھٰکَذَا فَضَرَبَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ بِکَفَّیْہِ الْاَرْضَ وَنَفَخَ فِیْہِمَا ثُمَّ مَسَحَ بِہِمَا وَجْہَہٗ وَکَفَّیْہِ رَوَاہُ الْبُخَارِیُّ وَلِمُسْلِمٍ نَحْوُہٗ وَفِیْہِ قَالَ اِنَّمَا یَکْفِیْکَ اَنْ تَضْرِبَ بِیَدَیْکَ الْاَرْضَ ثُمَّ تَنْفُخَ ثُمَّ تَمْسَحَ بِہِمَا وَجْہَکَ وَکَفَّیْکَ

اور روایت ہی عمار سی کہا آیا ایک شخص طرف حضرت عمر رض بیٹی خطاب کی پس کہا تحقیق ہوا مین جنبی اور نہین پایا مین نی پانی یعنی آیا تیمم کرون یا کیا کرون پس کہا عمار نی واسطی عمر کی کیا نہین یاد کرتی تم تحقیق تہی ہم بیچ سفر کی مین اور تم یعنی اور ہم دونون جنبی ہوئی پس آپنی نماز نہین پڑہی تہا اور مین لوٹا خاک مین اور نماز پڑہی پہر ذکر کیا یعنی سارا حال روبرو حضرت نبی صلعم کی فرمایا سوای اسکی نہین کفایت کرتا ہی تجکو اسطرحسی پس ماری نبی صلی اللہ علیہ وسلم نی دونون ہاتہ اپنی زمین پر اور پہونک ماری اونمین پہر مسح کیا ساتہ اونکی منہ اپنی پر اور ہاتہون اپنی پر روایت کی یہ بخاری نی اور مسلم مین مانند اسکے اور بیچ اوسکے یہ ہی کہ کہا سوای اسکی نہین کفایت کرتا ہی تجکو یہ کہ ماری دونون ہاتہ اپنی زمین پر پہر پہونکی پہر مسح کری ساتہ ان دونون کی منہ اپنی پر اور ہاتہون اپنی پر **ف** اس حدیث مین جواب حضرت عمر کا مذکور نہین لیکن آیا ہی بیچ بعضی طرق حدیث کی کہ حضرت عمر رض نی اوس شخص کو جواب دیا لاتصل یعنی نماز نہ پڑہ جب تلک کہ نپاوی پانی مذہب عمر رض کا یہی تہا کہ جنبی کی لیے تیمم نہین اور ممکن ہی کہ حضرت عمر رض نی جو سکوت کیا ہو انکو حکم تیمم کا جنبی کی لیے پس عمار نی سارا قصہ بیان کیا تا اوس سی یاد آجاوی کہ جنابت کی لیے بہی تیمم جائز ہی اور سبب تہی نماز نہین پڑہی یعنی آمید تہی کہ پانی ملجاوی گا پہلی جانی وقت کی یا اس اعتقاد پر کہ تیمم قائم مقام وضو کی ہی نہ غسل کی اور یہی بات ظاہر تر ہی سبب اس اعتقاد انکی کا یہ تہا کہ انکو یہ مسئلہ اچہی طرح معلوم نتہا اتفاق نہوا تہا حضرت صلعم سی سوال کرنیکا پس یہ اعتقاد اور ان کا نتہا بلکہ نزدیک تیمم قائم مقام غسل کی بہی ہی اور مین لوٹا خاک مین یعنی اونہون نی جانا کہ جیسی پانی غسل مین تمام اعضا پر پہونچتا ہی ویسی ہی خاک پہونچانی چاہیی اور ہاتہ جہاڑی پہونکی کہ مٹی منہ کو لگ کر منہ نہ بگڑ جاوی کرے حکم مثلہ مین ہی مثلہ کہتی ہین اللہ کی پیدایش کی بگاڑنی کو پس بعضی فرقہ جو بہبوت وغیرہ منہ کو ملتی ہین منع ہی یہ حدیث دلالت کرتی ہی اسپر کہ تیمم مین ایک ضربہ کافی ہی جیساکہ مذہب بعضون کا ہی اور امام اعظم اور امام مالک اور امام شافعی کی نزدیک دو ضربہ چاہیی ایک منہ کی لیے اور ایک ہاتہونکی لیے کہنیون تک پس توجیہ اس حدیث کی شیخ محی الدین نووی نی یون کی ہی کہ مقصود حضرت صلعم کو فقط بیان تہا کہ صورت ضربہ کی دکہلا دین عمار کو کہ اسطرح کرنا کہ جنابت کی لیے لوٹنا خاک مین ضرور نہین پس کیفیت ساری تیمم کی بیان کرنی منظور نہی اسیطرح عمار نی تعلیم ضربہ کی روایت کی اہلیی اور روایتین جو عمار سی بیچ حق تیمم کی آئی ہین اونمین صریح دو ضربین مذکور ہین اور مراد کفین سی بیان ذراعین یعنی ہاتہ کہنیون تک ہین ۔ ع ح **وعن** اَبِی الْجُہَیْمِ بْنِ الْحَارِثِ بْنِ الصِّمَّۃِ قَالَ مَرَرْتُ عَلَی النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَھُوَ یَبُوْلُ فَسَلَّمْتُ عَلَیْہِ فَلَمْ یَرُدَّ عَلَیَّ حَتّٰی قَامَ اِلٰی جِدَارٍ فَحَتَّہٗ بِعَصًا کَانَتْ مَعَہٗ ثُمَّ وَضَعَ یَدَیْہِ عَلَی الْجِدَارِ فَمَسَحَ وَجْہَہٗ وَذِرَاعَیْہِ ثُمَّ رَدَّ عَلَیَّ وَلَمْ اَجِدْ ھٰذِہِ الرِّوَایَۃَ فِی الصَّحِیْحَیْنِ وَلَا فِیْ کِتَابِ الْحُمَیْدِیِّ وَلٰکِنْ ذَکَرَہٗ فِیْ شَرْحِ السُّنَّۃِ وَقَالَ ھٰذَا حَدِیْثٌ حَسَنٌ اور روایت ہی ابی الجہیم بن حارث بن صمہ سی کہا گذرا مین حضرت نبی صلی اللہ علیہ وسلم پر اور وہ پیشاب کرتی تہی پس سلام کیا مین نی اونپر پس نہ جواب دیا مجکو سلام کا یہانتک کہ کہڑی ہوئی طرف دیوار کی پس کہرچا اوسکو ساتہ لاٹہی کی کہ تہی ساتہ اونکی پہر رکہی دونون ہاتہ اپنی دیوار پر پہر مسح کیا اپنی منہ پر اور ہاتہون پر پہر جواب دیا مجکو کہا صاحب مشکوۃ نی نہین پائی مین نی یہ روایت صحیحین مین اور نہ کتاب

حمیدی کی ہین لیکن ذکر کیا محی السنۃ نی ہکو شرح السنہ مین اور کہا یہ حدیث حسن ہی نہی پس اسکو اس فصل مین مصابیح والیکو نہ لانا تماف متی بیا کی
ایسی گہری کہ اوسمین سی غبار اوڑنی لگی کہ اوس پر تیمم کرنا افضل ہی اور باعث زیادتی ثواب کا ہی اور یہ حدیث دلالت کرتی ہی اسپر کہ مستحب ہی ہمارا کرنا
ذکر اللہ کی لیے اور اوسپر دلالت کرتی ہی کہ مستحب ہی ہمیشہ طاہر رہنا ؏ **الفصل الثانی** فصل دوسری **عن** اَبِی ذَرٍّ قَالَ قَالَ
رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِنَّ الصَّعِیْدَ الطَّیِّبَ وَضُوْءُ الْمُسْلِمِ وَاِنْ لَّمْ یَجِدِ الْمَاءَ عَشْرَ سِنِیْنَ فَاِذَا وَجَدَ الْمَاءَ
فَلْیَمَسَّہٗ بَشَرَہٗ فَاِنَّ ذٰلِکَ خَیْرٌ رَوَاہُ اَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِیُّ وَاَبُوْدَاؤدَ وَرَوَی النَّسَائِیُّ نَحْوَہٗ اِلٰی قَوْلِہٖ عَشْرَ سِنِیْنَ
روایت ہی ابی ذر سی کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی تحقیق مٹی پاک کرنیوالی ہی مسلمان کی اگرچہ نپاوی پانی دس برس پس جبکہ پاوی
پانی لگاوی اوسکو بدن اپنی پر پس تحقیق یہ بہتر ہی روایت کی یہ احمد اور ترمذی اور ابوداود نی اور روایت کی نسائی نی مانند اسکی تا قول عشر سنین
ف مراد دس برس سی کثرت ہی نہ یہی مدت ہمین دلالت ہی اسپر کہ جانا وقت نماز کا تیمم کو نہین توڑتا بلکہ حکم اوسکا مانند حکم وضو کی ہی کہ ایک تیمم سی
جتنی فرض یا نفل چاہی پڑہی جیسا کہ مذہب ہمارا ہی اور امام شافعی کی نزدیک تیمم مانند وضو معذور کی ہی کہ بعد جانی وقت کی تیمم ٹوٹ جاتا ہی
پس جبکہ پاوی پانی یعنی اتنا کہ کفایت کری غسل کو یا وضو کو اور زیادہ ہو حاجت پینی کی سی اور قادر بہی ہو اوسکی استعمال پر پس لگاوی اوسکو
بدن پر یعنی وضو کری یا غسل کری پس یہ بہتر ہی یعنی اب وضو واجب ہوا تیمم نہین درست ہونیکا ؏ **وعن** جَابِرٍ قَالَ خَرَجْنَا فِیْ سَفَرٍ
فَاَصَابَ رَجُلًا مِّنَّا حَجَرٌ فَشَجَّہٗ فِیْ رَاْسِہٖ فَاحْتَلَمَ فَسَاَلَ اَصْحَابَہٗ ھَلْ تَجِدُوْنَ لِیْ رُخْصَۃً فِی التَّیَمُّمِ قَالُوْا مَا نَجِدُ
لَکَ رُخْصَۃً وَّاَنْتَ تَقْدِرُ عَلَی الْمَاءِ فَاغْتَسَلَ فَمَاتَ فَلَمَّا قَدِمْنَا عَلَی النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اُخْبِرَ بِذٰلِکَ قَالَ قَتَلُوْہُ
قَتَلَھُمُ اللّٰہُ اَلَا سَاَلُوْا اِذْ لَمْ یَعْلَمُوْا فَاِنَّمَا شِفَاءُ الْعِیِّ السُّؤَالُ اِنَّمَا کَانَ یَکْفِیْہِ اَنْ یَّتَیَمَّمَ وَیَعْصِبَ عَلٰی جُرْحِہٖ خِرْقَۃً
ثُمَّ یَمْسَحَ عَلَیْھَا وَیَغْسِلَ سَائِرَ جَسَدِہٖ رَوَاہُ اَبُوْدَاؤدَ وَرَوَاہُ ابْنُ مَاجَۃَ عَنْ عَطَاءِ بْنِ اَبِیْ رَبَاحٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ
اور روایت ہی جابر سی کہا نکلی ہم سفر مین پس لگا ایک شخص کی ہم مین سی پتہر پس زخم ہوا اوسکی سر مین پس حاجت نہانی کی ہوئی اوسکو
پس پوچہا اوسنی اپنی یاروں سی کیا پاتی ہو واسطی میری رخصت بیچ تیمم کرنی کی کہا اونہون نی نہین پاتی ہم واسطی تیری رخصت اور تو قادر ہی پانی پر
پس نہایا وہ پہر مر گیا پس جب پہر آئی ہم حضرت کی پاس خبر دی گئی ساتہ اس امر کی فرمایا مارا لوگون نی اوسکو مارے اونکو اللہ کیون نہ پوچہا جبکہ
نہ جانا پس سوای اسکی نہین کہ شفا بیماری نادانی کی پوچہنا ہی سوای اسکی نہین ہی کہ کفایت کرتا اوسکو یہ کہ تیمم کرتا اور باندہتا اوپر زخم اپنی کی
کپڑا پہر مسح کرتا اوسپر اور دہوتا تمام بدن اپنا روایت کی یہ ابوداود نی اور روایت کی ابن ماجہ نی عطاء بن ابی رباح سی اونہون نی ابن عباس سی **ف** اور تو قادر ہی پانی پر
یعنی وہ لوگ اس آیۃ فلم تجدوا ماءً سی یہ سمجہی کہ پانی کی ہوتی ہوئی تیمم جائز نہین اور یہ نہ سمجہی کہ باوجود ہونی پانی کی قادر بہی ہو اوسپر اور ضرر پاوی
نہ کری جب تیمم جائز ہوگا اور یہ حدیث دلالت کرتی ہی اسپر کہ جمع کری درمیان تیمم اور دہونی ساری بدن کی جیسا کہ مذہب شافعی ہی اور مذہب
حنفی مین ایک ہی چیز کری پس حنفی شافعی کو یہ جواب دیتی ہین کہ یہ حدیث ضعیف ہی اور مخالف قیاس کی ہی کہ لازم آتا ہی جمع ہونا بدل اور مبدل منہ
اور خلاصہ اس مسئلہ کا یہ ہی کہ جو کوئی خوف رکہتا ہو تلف کا بسبب استعمال پانی کی تو جائز ہی اوسکو تیمم بلا خلاف اور جو کوئی ڈرتا زیادتی مرض
یا دیر کر اچہی ہونی سی تو جائز ہی نزدیک ابی حنیفہ اور مالک کی کی یہ کہ تیمم کری اور نماز پڑہی اور اوسکو پہیرنا نماز کا پہر نہین ضرور اور مذہب شافعی
مین بہی یہی بات غالب ہی اور جسکی کسی عضو مین زخم یا پہوڑا ہو اور اوسپر پٹی بندہی ہو اور خوف ہو اوسکی دور کرنی مین تلف کا نزدیک شافعی کی مسح کری
پٹی پر اور تیمم کری اور ابو حنیفہ اور مالک نی کہا کہ جب ہو بعض بدن اوسکا زخمی اور بعض اچہا تو دیکہیں گی کہ اکثر بدن اچہا ہی تو اوسکو دہو دینگا

اور زخم پر مسح کریں گی اور اگر ہوا اکثر زخمی تو تیمم کریں گی اور دھونا ساقط ہوگا اور کہا امام احمد نے دھووین اچھی کو اور تیمم کریں زخم کی لیے ۔ع

وعن أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ خَرَجَ رَجُلَانِ فِي سَفَرٍ فَحَضَرَتِ الصَّلَاةُ وَلَيْسَ مَعَهُمَا مَاءٌ فَتَيَمَّمَا صَعِيدًا طَيِّبًا
فَصَلَّيَا ثُمَّ وَجَدَا الْمَاءَ فِي الْوَقْتِ فَأَعَادَ أَحَدُهُمَا الصَّلَاةَ بِوُضُوءٍ وَلَمْ يُعِدِ الْآخَرُ ثُمَّ أَتَيَا رَسُولَ اللّٰهِ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرَا ذٰلِكَ فَقَالَ لِلَّذِي لَمْ يُعِدْ أَصَبْتَ السُّنَّةَ وَأَجْزَأَتْكَ صَلَاتُكَ وَقَالَ لِلَّذِي تَوَضَّأَ
وَأَعَادَ لَكَ الْأَجْرُ مَرَّتَيْنِ رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ وَالدَّارِمِيُّ وَرَوَى النَّسَائِيُّ نَحْوَهُ وَقَدْ رَوَى هُوَ وَأَبُو دَاوُدَ
أَيْضًا عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ مُرْسَلًا اور روایت ہے ابی سعید خدری سے کہا نکلے دو شخص سفر میں پس آیا وقت نماز کا اور نہ تھا ساتھ
اونکے پانی پھر تیمم کیا دونوں نے مٹی پاک سے اور نماز پڑھی پھر پایا پانی بیچ وقت کے پس پھیری ایک نے اون دونوں میں سے نماز ساتھ وضو کے اور نہ
پھیری دوسرے نے پھر آئے دونوں حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس پھر ذکر کیا پس فرمایا حضرت نے واسطے اوسکے کہ نہ پھیری تھی نماز پہونچا
تو سنت کو اور کافی ہے تجھکو نماز تیری اور کہا واسطے اوس شخص کے کہ وضو کیا تھا اور پھیری نماز واسطے تیرے ہے ثواب دو بار روایت کی یہ ابوداود اور
دارمی نے اور روایت کی نسائی نے مانند اسکی اور تحقیق روایت کی نسائی اور ابوداود نے بھی عطا بن یسار سے بطریق ارسال کے **ف** پہونچا تو سنت کو
یعنی حکم شریعت یوں ہی تھا جسطرح تو نے کیا کہ بسبب نہ پانی پانی کے تیمم کرکے نماز پڑھ لی اور پھر اوسکو نہ پھیرا اور دوسرے کو دوہرا ثواب فرمایا ایک
بسبب ادای فرض کے ہوا اور دوسرا بسبب ادای نفل کے اتفاق کرتے ہیں علما اسپر کہ جب پانی دیکھے تیمم کرنیوالا بعد فارغ ہونیکے نماز سے تو اوسپر پڑھنا
نماز کا لازم نہیں اگرچہ وقت باقی ہو اور اختلاف کیا ہے اسمیں کہ جب پانی پاوے بعد داخل ہونیکے نماز میں پس جمہور یعنی اکثر علما تو کہتے ہیں کہ اوس نماز کو
توڑے نہیں اور وہ نماز صحیح ہے اور کہا ہے امام ابوحنیفہ نے اور احمد نے ایک روایت میں کہ باطل ہو جاتا ہے تیمم اوسکا اور جب تیمم کرے اور پانی پاوے
پہلے داخل ہونے کی نماز میں پس اجماع ہے علما کا اسپر کہ تیمم اوسکا باطل ہوا +ع

الفصل الثالث فصل تیسری

عن أَبِي الْجُهَيْمِ بْنِ الْحَارِثِ بْنِ الصِّمَّةِ قَالَ أَقْبَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ نَحْوِ بِئْرِ جَمَلٍ فَلَقِيَهُ رَجُلٌ فَسَلَّمَ
عَلَيْهِ فَلَمْ يَرُدَّ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتّٰى أَقْبَلَ عَلَى الْجِدَارِ فَمَسَحَ بِوَجْهِهِ وَيَدَيْهِ ثُمَّ رَدَّ عَلَيْهِ السَّلَامَ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ
روایت ہے ابی جہیم بن حارث بن صمہ سے کہا آئے حضرت نبی صلے اللہ علیہ وسلم طرف کوین جمل کی سے کہ مدینہ میں ہے پس ملا واسطے
ایک شخص یعنی یہی ابوجہیم پس سلام کیا اونپر پس نہ جواب دیا نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے یہانتک کہ آئے دیوار پاس پس مسح کیا منہ
اپنے کو اور ہاتھوں اپنے کو یعنی تیمم کیا پھر جواب دیا اوسکے سلام کا روایت کی یہ بخاری اور مسلم نے **وعن** عَمَّارِ بْنِ يَاسِرٍ أَنَّهُ كَانَ
يُحَدِّثُ أَنَّهُمْ تَمَسَّحُوا وَهُمْ مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالصَّعِيدِ لِصَلَاةِ الْفَجْرِ فَضَرَبُوا بِأَكُفِّهِمُ الصَّعِيدَ
ثُمَّ مَسَحُوا بِوُجُوهِهِمْ مَسْحَةً وَاحِدَةً ثُمَّ عَادُوا فَضَرَبُوا بِأَكُفِّهِمُ الصَّعِيدَ مَرَّةً أُخْرٰى فَمَسَحُوا بِأَيْدِيهِمْ
كُلِّهَا إِلَى الْمَنَاكِبِ وَالْآبَاطِ مِنْ بُطُونِ أَيْدِيهِمْ رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ اور روایت ہے عمار بن یاسر
سے کہ وہ تھے حدیث کرتے یہ کہ صحابہ نے تیمم کیا مٹی سے کہ اوس حال میں کہ وہ تھے ساتھ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے واسطے نماز فجر کے پس مارے
ہاتھ اپنے مٹی پر پھر پھیرے مونھوں اپنے پر پھیرنا ایکبار پھر عود کیا پس مارے ہاتھ اپنے مٹی پر ایکبار پھر پھیرے ہاتھوں اپنے پر سب پر یعنے
مونڈھوں تلک اور بغلوں تلک اندر کی جانب ہاتھوں اپنے کی سے روایت کی یہ ابوداود نے **ف** من بطون ایدیہم میں لفظ من کا ابتدا کے
لیے ہے یعنی پہلے ہاتھوں کی اندر کی رخ پر ہاتھ پھیرے نہ ہاتھوں کی اوپر کی رخ پر جیسے کہ ذکر کیا ہے اوسکو فقہا نے بیچ باب استحباب کے یا معنی ہیں

درست ہو گیا تیمم کرنا ہتھیلیون سی یعنی شاہ صاحب ہین اس مقام کی اور صحابہ نی جو سطرح تیمم کیا سبب اوسکا یہ تھا کہ اونہون نی دیکھا کہ لفظ ید کا جو
تیمم کی مین مطلق آیا ہی پس ہاتھ کا اطلاق سب پر ہو سکتا ہی آور تمہید علمانی نظر کی کہ تیمم فرع ہی وضو کا پس جاننا چاہئے کہ وضو مین ہاتھ دہوتی ہین
دہنیون تک تیمم مین بہی ہاتھ پہیرا چاہئے اور سوای اسکی حضرت کی تیمم مین جو آیا ہی کہ مسح کیا ذراعین پر اوس سی بہی یہی معلوم ہوتا ہی ع ف
تیمم کری مسافر اور جو کہ دور ہو پانی سی ایک کوس مسافر ہو یا مقیم خواہ شہر مین خواہ باہر شہر کی یا بسبب بیماری کی کہ ڈرتا ہو زیادتی اوسکی کا
یا ڈر ہو دیر کر اچہی ہونی بیماری کا یا ڈر ہو دشمن کا یا درندی کا یا پیاس کا یا ڈول وغیرہ نہم پہونچی تو ان سب صورتون مین تیمم کری اوس چیز سی کہ
جنس زمین سی ہو مانند مٹی کی اور ریت کی اور چونہ کی اور قلعی کی اور سرمہ کی اور ہرتال کی اور پتہر کی اور سب جواہرات کی سوای موتی اور مونگی کا
اگرچہ ان چیزون پر غبار نہو اور جو چیز جنس زمین سی نہو اوس سی تیمم جب درست ہوگا کہ غبار ہو اوس پر اور شرط تیمم کی یہ ہی کہ عاجز ہو استعمال پانی سی حقیقۃً
یا حکماً اور طہارت خاک کی بہی شرط ہی اور استیعاب بہی یعنی اعضای تیمم پر سب پر ہاتھ پہیری کہین خالی نرہی اور نیت اوسکی سبب ضرور ہی نیت کرنا
اوس عبادت مقصود کی کہ جو صحیح نہوتی ہو بدون طہارت کی یعنی نماز پڑہنی کی نیت کری پس اگر تیمم کری کافر اسلام کی لیی یا کوئی تیمم کری مسجد مین
جانی کی لیی تو اوس سی نماز جائز نہین ہونیکی اور نہین شرط ہی تعین حدث کی یا جنابت کی آور طور تیمم کا یہ ہی کہ دونون ہاتھ زمین پر مارے انگلیان
جہاڑ کر منہ پر پہیری پہر دوسری دفعہ اسیطرح مار کر جہاڑے اور پہیری ہتیلی داہنی ہاتھ کی اوپر کی رخ بائین ہاتھ کی اور اندر کی رخ پر کہنی تک پہر
اسیطرح داہنی ہاتھ پر بایان ہاتھ پہیری اور برابر ہی اسمین جنبی اور محدث اور حائض اور نفاس والی آور جائز ہی تیمم پہلی آنی وقت نماز کی اور پڑہنا
اوس سی جو چاہی فرض اور نفل مانند وضو کی اور جائز ہی واسطی خوف فوت ہونی نماز جنازہ کی یا عید کی ابتدا میں یا بنا یعنی پہلی سی اور درمیان مین
واسطی خوف فوت ہونی جمعہ کی اور نماز وقتیہ کی آور نہین توڑتا ہی اوسکو مرتد ہو جانا بلکہ توڑتی ہی اوسکو وہ چیز کہ وضو کو توڑتی ہی آور توڑتا
اوسکو قادر ہونا پانی پر کہ کافی ہو طہارت کی لیی آور توڑتا ہی قادر ہونا پانی کی استعمال پر آور اگر مسافر پانی اپنی اسباب مین رکہکر بہول گیا اور نماز
پڑہ لی تیمم سی تو پہر جب پانی یاد آوی تو نماز کو پہیری نہین آور مستحب ہی اوسکو کہ توقع رکہتا ہی پانی ہاتھ لگنی کی کہ تاخیر کری نماز کو آخر وقت تک
یعنی جب تلک کہ وقت مکروہ نہ آجاوی اور واجب ہی طلب کرنا پانی کا تین سو چار سو ہاتھ تک اگر گمان رکہتا ہی نزدیکی اوسکی کا اور نہین تو نہین اور
واجب ہی خریدنا پانی کا اگر اوسکی پاس قیمت ہی اور وہ بیچا جاتا ہی ثمن مثل کو یعنی اتنی بہاو نہین تو نہین آور اگر اوسکی رفیق کی پاس پانی ہی تو مانگے
پس اگر وہ نہ دی تو تیمم کری آور اگر تیمم کری مانگنی سی پہلی جنبی تیمم کری شہر مین واسطی خوف جاڑی کی تو جائز ہی ملتقی **باب الغسل المسنون**
باب ہی بیچ بیان غسل مسنون کی **الفصل الاول** فصل پہلی عن ابن عمر رضـ قال قال رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیہ
اذا جاء احدکم الجمعۃ فلیغتسل متفق علیہ روایت ہی ابن عمر سی کہا فرمایا رسول خدا صلعم نی جبکہ آوی ایک تمہارا نماز جمعہ کو
پس چاہی کہ نہاوی روایت کی یہ بخاری اور مسلم نی **ف** مختار یہ ہی کہ غسل نماز جمعہ کی لیی ہی کہ اوسی طہارت سی جمعہ ادا کری اور بعضی کہتی ہین کہ
غسل واسطی تعظیم و تکریم دن جمعہ کی ہی اور غسل جمعہ کا مستحب مؤکد ہی نزدیک جمہور کی اور امام مالک کی نزدیک واجب ہی بسبب ایک روایت کی
وعن ابی سعید الخدری قال قال رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیہ وسلم غسل یوم الجمعۃ واجب علی کل محتلم متفق علیہ
اور روایت ہی ابی سعید خدری سی کہا کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ نہانا دن جمعہ کا واجب ہی ہر بالغ پر روایت کی یہ
بخاری اور مسلم نی **ف** واجب ہی یعنی ثابت ہی کہ نہین لائق ہی چہوڑنا اوسکا اور یہ معنی نہین ہین کہ واجب ہی تارک اوسکا گنہگار ہو بسبب
کہا ہی علمائی کہ یہ امر تشدید اوسکی واسطی تاکید استحباب کی ہی جیسی کہ کہتی ہین کہ رعایت فلانی کی ہم پر واجب ہی ابتدای اسلام مین تہبند ہوتی تہی

صوف پہنتی تھی اور محنتیں بہت کرتی تھی پس جب اونکو پسینا آیا تو لوگ ایذا پاتی تھی سبب بو کی اسلیے لفظ واجب کا فرمایا تاکہ لوگ حکم نہانی کو
انکار کرین + ع وعن أبي هريرة قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم حق على كل مسلم أن يغتسل في كل سبعة
أيام يوما يغسل فيه رأسه وجسده متفق عليه اور روایت ہی ابی ہریرہ رض سی کہا فرمایا رسول خدا صلعم نی حق ہی یعنی ثابت اور لازم ہی اوپر ہر
مسلمان کی یعنی عاقل بالغ پر یہ کہ نہاوی ہر ہفتہ مین ایک دن یعنی جمعہ کو کہ دہووی اوسمین سر اپنا اور بدن اپنا روایت کی یہ بخاری اور مسلم نی + + ٭

الفصل الثاني

فصل دوسری عن سمرة بن جندب قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم من توضأ يوم الجمعة فبها
ونعمت ومن اغتسل فالغسل أفضل رواه أحمد وأبو داود والترمذي والنسائي والدارمي روایت ہی سمرہ بن جندب سی کہا فرمایا رسول خدا صلعم نی
جسنی وضو کیا دن جمعہ کی پس فرض ادا کیا اور خوب فرض ہی وہ اور جسنی کہ غسل کیا یعنی واسطے جمعہ کی پس غسل بہتر ہی روایت کی یہ احمد اور ابو داود اور
ترمذی اور دارمی نی ف لفظ فبها ونعمت کی معنی یہ ہین فبالفريضة أخذ ونعمت الفريضة ہی یعنی فرض ادا کیا اور کیا خوب فرض ہی وہ اور یہ حدیث
صریح دلالت کرتی ہی اسپر کہ غسل دن جمعہ کا سنت ہی واجب نہین + ع وعن أبي هريرة قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم من
غسل ميتا فليغتسل رواه ابن ماجة وزاد أحمد والترمذي وأبو داود ومن حمله فليتوضأ اور روایت ہی ابی ہریرہ سی کہا
فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی جو نہلاوی مردہ کو پس چاہیے کہ آپ بھی نہاوی روایت کی یہ ابن ماجہ نی اور زیادہ کیا احمد اور ترمذی اور ابو داود نی اور
جو کوئی اوٹھاوی مردی کو یعنی ارادہ کری اوٹھانیکا پس چاہیے کہ وضو کری ف نہاوی ستھرائی کی لیے کہ شاید چھینٹین غیرہ اوسکی پڑی ہوون اور یہ امر استحباب
کی لیے ہی اکثر علما کی نزدیک کیونکہ حدیث صحیح مین آچکا ہی کہ لازم نہین تمپر مقدمہ میت مین غسل جب نہلاؤ تم اوسکو اور جو کوئی ارادہ مردہ کی اوٹھانیکا کری
وضو بھی کرلی کہ وقت اوٹھانی جنازی کی باوضو رہی گا جب جنازہ رکھا جاوی گا نماز ہاتھ سی نہین جاتی کی یہ امر بھی استحباب کی لیے ہی سبکی نزدیک + ع
وعن عائشة أن النبي صلى الله عليه وسلم كان يغتسل من أربع من الجنابة ويوم الجمعة ومن
الحجامة ومن غسل الميت رواه أبو داود اور روایت ہی حضرت عائشہ رض سی تحقیق نبی صلی اللہ علیہ وسلم حکم فرماتی تھی ساتھ نہانی کی چار چیزون سی
جنابت سی اور دن جمعہ کی اور سینگی کھچوانی سی اور غسل دینی میت کی سی روایت کی یہ ابو داود نی ف ثابت نہین ہوا کہ حضرت نی غسل میت کو
دیا ہو کبھی اسلیے معنی یغتسل کی یہ لیتی ہین کہ حکم فرماتی نہانی کا اور ان چار غسلون مین سی جنابت کا فرض ہی باقی مستحب اور جو چھینی لگواوے
وہ ستھرائی کی لیے نہاوی تا خون وغیرہ سی پاک ہو جاوی + ع وعن قيس بن عاصم أنه أسلم فأمره النبي صلى الله عليه وسلم
أن يغتسل بماء وسدر رواه الترمذي وأبو داود والنسائي اور روایت ہی قیس بن عاصم سی کہ تحقیق یہ مسلمان ہوئی پس
حکم کیا اونکو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نی یہ کہ نہاوین ساتھ پانی اور بیری کی پتون کی روایت کی یہ ترمذی اور ابو داود اور نسائی نی ف کافر جو
مسلمان ہو اگر جنبی ہی تو غسل کرنا اوسی واجب ہی ورنہ مستحب اور صحیح تر یہ ہی کہ کلمہ شہادت کا پہلی پڑھی پھر نہاوی بعد اور سنت ہی اوسکو
کہ پہلی نہانی کی سر بھی منڈاوی اور بیری کی پتون سی نہانیکو فرمایا تا خوب پاکی اور ستھرائی حاصل ہو + ع

الفصل الثالث

فصل تیسری عن عكرمة قال إن ناسا من أهل العراق جاؤوا فقالوا يا ابن عباس أترى الغسل يوم الجمعة واجبا قال لا
ولكنه أطهر وخير لمن اغتسل ومن لم يغتسل فليس عليه بواجب وسأخبركم كيف بدء الغسل كان الناس
مجهودين يلبسون الصوف ويعملون على ظهورهم وكان مسجدهم ضيقا مقارب السقف إنما هو
عريش فخرج رسول الله صلى الله عليه وسلم في يوم حار وعرق الناس في ذلك الصوف

حتی ثارت منہم ریاح اذی بذلک بعضہم بعضا فلما وجد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تلک الریاح قال یا ایہا الناس اذا کان ہذا الیوم فاغتسلوا ولیمس احدکم افضل ما یجد من دہنہ وطیبہ قال ابن عباس ثم جاء اللہ بالخیر ولبسوا غیر الصوف وکفوا العمل ووسع مسجدہم وذہب بعض الذی کان یؤذی بعضہم بعضا من العرق رواہ ابوداؤد

روایت ہی عکرمہ سی کہ تحقیق کتنی آدمی اہل عراق سی آئی پس کہا انہون نی ابن عباس سی کیا اعتقاد رکھتی ہو تم کہ نہانا دن جمعہ کا واجب کیا کہ نہین ولیکن بہت پاک کرنیوالا ہی اور بہتر ہی واسطی اوس شخص کی کہ نہا دے اور جو شخص کہ نہ نہادے پس نہین اوسپر واجب اور مین خبر دیتا ہون تمکو کسطرح تہا شروع حال کا یعنی سبب اسکی شروع ہونیکا پہلی کیا ہوا ہی لوگ یعنی صحابہ فقیر تہی پہنتی تہی صوف اور کام کرتی تہی اپنی پیٹہون پر اور تہی مسجد اونکی تنگ نیچی چہت کی اور نہ تہا مگر چہپر یعنی شنیون کہجور کا پس نکلی پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم بیچ دن گرمی کی کہ وہ دن جمعہ کا تہا اور تر ہوگئی لوگ پسینی مین بیچ اس صوف کی یہانتک کہ پہیلی اونسی بو ایذا دی بسبب اسکی بعضون نی بعضون کو پس جبکہ پائی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی یہ بو فرمایا کہ ای لوگو جب ہو وے یہ دن پس نہاؤ اور چاہیی کہ لگاوے ایک تم مین سی بہتر اوس چیز کا کہ پاوے تیل اپنی سی اور خوشبو اپنی سی یعنی تیل بالونکو لگاوے اور خوشبو بدنکو کہا ابن عباس نی پہر دیا اللہ نی مال اور پہنی پوشاک سوای صوف کی اور کفایت کیی گئی محنت سی اور کشادہ کی گئی مسجد اونکی اور جاتی رہی بعض اوس چیز کی کہ ایذا دیتی تہی بسبب اوسکی بعض اونکی بعض کو پسینی سی روایت کی یہ ابوداؤد نی ٭ مترجم کہتا ہی کفوا العمل کا معنی یہ کہ کفایت کیی گئی محنت سی یعنی کفایت کیا اونکو اللہ نی بسبب غنی کردینی کی کہ فراغ ہوئی وجہ معیشت کی بغیر مشقت کی اور لفظ من العرق بیان ہی لفظ بعض کا اور بعض سی یہاں مراد اکثر پسینی لوگون کی کہ ایذا دیتی تہی بسبب حاصل ہوتی فراغت کی رفع ہوئی پس حاصل ساری کلام ابن عباس کا یہ ہی کہ غسل تہا واجب ابتدای اسلام مین بسبب کثرت بدبو پسینی کی پہر جب وہ کم ہوا تو منسوخ ہوا وجوب غسل کا اور سنیت باقی رہی یعنی اب غسل جمعہ کا سنت ہے ٭ ع

باب الحیض

اب ہی بیچ بیان حیض کی ٭ ف حیض کی معنی لغت مین ہین جاری ہونی کی اور شرع مین مراد ہی اوس خون سی کہ بالغ عورت کی ہی بغیر بیماری کی عادۃ نکلتی ہی اور جو خون کہ بسبب بیماری کی نکلتا ہی اوسکو استحاضہ کہتی ہین اور جو کہ بعد جننی کی جاری ہوتا ہی اوسکو نفاس کہتی ہین اور مدت حیض کی کم سی کم تین دن ہین اور زیادہ دس دن پس اس مدت مین جس رنگ کا خون آوے سوای سفیدی خالص کا وہ خون حیض کا ہی یعنی خون حیض کا سرخ بہی ہوتا ہی اور سیاہ بہی اور سبز اور زرد بہی اور مٹی کی رنگ کا اور مانند اونکی اور حکم اوسکا یہ ہی کہ نماز روزہ وغیرہ اوسمین نہ کری اور بعد منقطع ہونی اوسکی کی روزی کی قضا ہی اور نماز کی نہین ٭ ع

الفصل الاول

عن انس قال ان الیہود کانوا اذا حاضت المراۃ فیہم لم یؤاکلوہا ولم یجامعوہن فی البیوت فسال اصحاب النبی صلی اللہ علیہ وسلم النبی فانزل اللہ تعالی ویسئلونک عن المحیض الایۃ فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اصنعوا کل شیء الا النکاح فبلغ ذلک الیہود فقالوا ما یرید ہذا الرجل ان یدع من امرنا شیئا الا خالفنا فیہ فجاء اسید بن حضیر وعباد بن بشر فقالا یا رسول اللہ ان الیہود تقول کذا وکذا افلا نجامعہن فتغیر وجہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حتی ظننا ان قد وجد علیہما فخرجا فاستقبلہما ہدیۃ من لبن الی النبی صلی اللہ علیہ وسلم فارسل فی آثارہما فسقاہما فعرفا ان لم یجد علیہما رواہ مسلم

روایت ہی انس سی کہ تحقیق یہود تہی کہ جب حائض ہوتین عورتین اونمین تو نہ کہاتی ساتہ اونکی اور نہ جمع کرتی اونکو گہر وتمین پس پوچہا صحابیون حضرت نبی صلعم کی نی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سی یعنی حکم

نہ کہانا کہانا اونکی ساتہ حالت حیض مین تہی کہ یہود کرتی تہی پس نازل کی اللہ تعالی نی یہ آیۃ اور سوال کرتی ہین تجہسی حیض سی آخر آیۃ تک پس فرمایا
نبی صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ کرو تم سب کچہ سوای جماع کی پس پہونچی یہ خبر یہود کو پس کہا اونہون نی نہین ارادہ کرتا یہ شخص یعنی آنحضرت صلی اللہ
علیہ وسلم یہ کہ چہوڑی امور دین ہماری سی کچہ مگر کہ مخالفت کری ہماری اوسمین پس آئی اسید بن حضیر اور عباد بن بشر صحابی پس کہا اون دونون نے
ای رسول خدا کی تحقیق یہود کہتی ہین ایسا اور ایسا یعنی یہی مذکور کلام اونکا نقل کیا پس کیا نہ ہمنشینی کرین ہم اوسی پس متغیر ہوا چہرہ رسول خدا صلی اللہ
علیہ وسلم کا یہانتک کہ گمان کیا ہمنی کہ خفا ہوئی اوپر دونون کی پس نکلی وہ دونون صاحب پس سامنی آیا اونکی تحفہ دودہ کا طرف نبی صلی اللہ علیہ وسلم
کی یعنی جب نکلی تو دیکہا کہ کوئی شخص دودہ بطریق تحفہ کی حضرت کی لیی لاتا ہی پس بہیجا حضرت صلعم نی پیچہی اونکی یعنی بلانی کی لیی ایک شخص کو پس دودہ
پلایا اونکو پس پلایا اونکو دودہ یعنی تا عنایت حضرت کی معلوم کرین پس جانا اونہون نی کہ نہین خفا حضرت ہم پر روایت کی یہ مسلم نی ف ساتہ
یون ہی ویسالونک عن المحیض قل ہو اذی فاعتزلوا النساء فی المحیض ولا تقربوہن حتی یطہرن یعنی پوچہتی ہین صحابہ تجہسی حکم حیض کا کہ وہ پلیدی
ہی پس الگ رہو عورتون سی حالت حیض مین اور نہ نزدیک ہو اونکی یہانتک کہ پاک ہو وین وہ پس جب یہ آیۃ اوتری تو حضرت نی اسکی تفسیر مین
فرمایا کہ مراد الگ ہونی اور نہ نزدیک ہونی سی یہ ہی کہ اوسکی فرج مین جماع نہ کرو اور سب کچہ کرو یعنی ساتہ کہانا اور بیٹہنا اور مخالطت کرنی اور ساتہ سونا اور بدن کو
ہاتہ لگانا ازار سی اوپر اور نیچی پس اس آیت سی معلوم ہوا کہ حیض کی حالت مین جو کوئی جماع کریگا تو گنہگار ہوگا کہ حرام ہی اور جو حلال جانکر کریگا
کافر ہوگا کیونکہ قرآن سی یہ حرام ہی اور کیا نہ ہمنشینی کرین ہم یعنی کیا عورتون کی ساتہ بیٹہنا اور اوٹہنا اور کہانا پینا نہ کیا کرین ہم غرض اونکی
اس سوال سی یہی تہی کہ یہود ہم پر طعن کرتی ہین اگر فرماوی تو ہم یہ باتین ترک کرین تا اونسین الفت رہی اور کوئی طعن نہ کری ٭ م ع ٭ وعن
عَائِشَةَ قَالَتْ كُنْتُ أَغْتَسِلُ أَنَا وَالنَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ إِنَاءٍ وَاحِدٍ وَكِلَانَا جُنُبٌ وَكَانَ يَأْمُرُنِي
فَأَتَّزِرُ فَيُبَاشِرُنِي وَأَنَا حَائِضٌ وَكَانَ يُخْرِجُ رَأْسَهُ إِلَيَّ وَهُوَ مُعْتَكِفٌ فَأَغْسِلُهُ وَأَنَا حَائِضٌ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ
اور روایت ہی عائشہ رض سی کہا تہی مین اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم نہاتی ایک باسن سی اور ہوتی ہم دونون جنبی اور تہی حضرت حکم فرماتی مجہکو پس باندہتی مین
تہبند پس لگاتی بدن اپنا جسم یعنی ازار کی اوپر اوپر اور مین ہوتی حائض اور تہی نکالتی سر اپنا طرف میری اور وہ ہوتی اعتکاف مین پس دہوتی
مین سر اونکا اور ہوتی مین حائض روایت کی یہ بخاری اور مسلم نی ف بموجب عادت عرب کی بڑا باسن بہرا ہوا درمیان مین رکہا ہوتا تہا اور سی
دونون صاحب چلو بہر بہر کر نہاتی جاتی تہی اور اس حدیث سی معلوم ہوا کہ حرام ہی فائدہ اوٹہانا عورت حائضہ کی زیر ناف سی زانو تک یعنی وہان
ہاتہ نہ لگاوی اور جماع نہ کری اور یہ مطلب اور حدیثون سی بہی ثابت ہوتا ہی اور یہی مذہب امام ابوحنیفہ اور ابو یوسف اور شافعی اور مالک کا ہی
اور امام احمد اور امام محمد اور بعضی شافعیہ کا یہ مذہب ہی کہ عورت حائضہ سی فائدہ اوٹہانا سوای جماع کی جائز ہی اور نکالتی سر اپنا طرف میری یعنی دروازہ
حجری کا مسجد کیطرف کہلا ہوا ہوتا تہا اوسمین سی سر مبارک حجری کی طرف نکالدیتی وہان حضرت عائشہ رض بیٹہکر سر مبارک دہو دیتین اس سی معلوم ہوا
کہ اعتکاف والا اگر بعض اعضا اپنا مسجد سی نکالی تو اعتکاف باطل نہین ہوتا ٭ ع ح ٭ وعنہا قَالَتْ كُنْتُ أَشْرَبُ وَأَنَا حَائِضٌ ثُمَّ
أُنَاوِلُهُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَيَضَعُ فَاهُ عَلَى مَوْضِعِ فِيَّ فَيَشْرَبُ وَأَتَعَرَّقُ الْعَرْقَ وَأَنَا حَائِضٌ
ثُمَّ أُنَاوِلُهُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَيَضَعُ فَاهُ عَلَى مَوْضِعِ فِيَّ رَوَاهُ مُسْلِمٌ
اور روایت ہی اونہین سی کہا کہ تہی مین پیتی پانی اور ہوتی مین حائض پہر دیتی مین پانی نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو پس رکہتی وہ منہ اپنا اوس جگہ کہ رکہتی مین
منہ اپنا پس پیتی حضرت صلعم پانی اور چوستی مین ہڈی گوشت کی اور ہوتی مین حائض پہر دیتی مین ہڈی نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو پس

ف حلال ہی نہ ویسے کہ ہو اوپر تہ بند کی یعنی تہ بند کی اوپر اوپر ہاتھ لگانا حلال ہی اور نیچا تہ بند کی اوپر سی اختلاف ہی اسلی کہ بہار اوٹی
بیٹھیں اور حضرت صلعم سی جو ثابت ہوا ہی کہ حضرت عائشہ رضی کی تہ بند کی اوپر اوپر ہاتھ وغیرہ لگاتی تھی تو باعث یہ تھا کہ حضرت قادر تھی اپنی
نفس پر اور دوسرا نہین ہو سکتا یہ حدیث بھی مؤید ہی مذہب حنفی کی ۔ ص ح **وعن** ابن عباس قال قال رسول الله صلى الله عليه
وسلم إذا وقع الرجل بأهله وهي حائض فليتصدق بنصف دينار رواه الترمذي وأبو داود والنسائي والدارمي وابن ماجه
اور روایت ہی ابن عباس سی کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی جو شخص کہ صحبت کری ساتھ عورت اپنی کی حالت حیض مین پس چاہی کہ
صدقہ دی آدھا دینار روایت کی یہ ترمذی اور ابو داود اور نسائی اور دارمی اور ابن ماجہ نی ف دینار ساڑھی چار ماشہ سونیکا ہوتا ہی اگر سونا پندرہ
روپی تولہ ہو تو ایک دینار چھ روپی کا ہوا اور آدھا دینار تین روپی کا کہا ہی خطابی نی کہ اکثر علما اسپر ہین کہ کفارہ اوسکا استغفار ہی اور یہی مذہب
شافعی اور ابو حنیفہ کا بھی یہی ہی لیکن مستحب ہی نزدیک شافعی کی یہ کہ صدقہ دی ایک دینار اگر صحبت کی ہی آغاز خون مین اور نصف دینار اگر عادت
انقطاع خون کی مین اسیطرح ابن ہمام حنفی نی بھی کہا ہی کہ جو کوئی اپنی بی بی سی حلال جانکر اس حالت مین وطی کری تو کافر ہوتا ہی اور حرام جانکر
کری تو کبیرہ گناہ کیا اور واجب ہی اوسپر توبہ اور صدقہ دی ایک دینار یا آدھا دینار از روی استحباب کی اور محدثین نی کہا ہی کہ یہ حدیث مرسل ہی یا
موقوف ہی ابن عباس پر اور نہین صحیح ہوئی مرفوع متصل حضرت تک ۔ ص ع **وعنه** عن النبي صلى الله عليه وسلم قال إذا كان
دما أحمر فدينار وإذا كان دما أصفر فنصف دينار رواه الترمذي اور روایت ہی اونہین سی نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم
نی کہا جسوقت کہ ہو خون حیض سرخ پس ایک دینار اور جسوقت کہ ہو خون زرد پس آدھا دینار روایت کی یہ ترمذی نی ف شاید جو علما کہتی ہین کہ صحبت کری
ابتدای خون مین ایک دینار اور انقطاع مین نصف دینار دینا مستحب ہی وہ اسی سی نکالتی ہین کیونکہ ابتدا مین خون سرخ ہوتا ہی اور آخر کو زرد ہو جاتا ہی

الفصل الثالث

ص ع **عن** زيد بن أسلم قال إن رجلا سأل رسول الله صلى الله عليه وسلم
فقال ما يحل لي من امرأتي وهي حائض فقال له رسول الله صلى الله عليه وسلم لتشد عليها إزارها ثم
شأنك بأعلاها رواه مالك والدارمي مرسلا روایت ہی زید بن اسلم سی کہا تحقیق ایک شخص نی پوچھا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم
سی کہا کیا چیز حلال ہی میری لیی عورت میری سی اوس حالت مین کہ ہو وہ حائض پس فرمایا واسطی اوسکی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی خوب مضبوط کر
باندھ اوسپر تہ بند اوسکا پھر کام تیرا اوپر اوسکی ہی یعنی تکلف کی اوپر سی فائدہ اوٹھانا مباح ہی اور نیچی سی حرام روایت کی یہ مالک اور دارمی نی
طریق ارسال کی **وعن** عائشة قالت كنت إذا حضت نزلت عن المثال على الحصير فلم نقرب رسول الله صلى الله
عليه وسلم ولم ندن منه حتى نطهر رواه أبو داود اور روایت ہی عائشہ رضی سی کہا تھی مین جسوقت کہ حائض ہوتی اوترتی بچھونی اوپر بوریی
پس نہ نزدیک ہوتی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم عائشہ کی اور نہ نزدیک ہوتی مین عائشہ حضرت صلعم کی یہانتک کہ پاک ہوتی مین روایت کی یہ ابو داود نی
ف ظاہر مین یہ حدیث مخالف ہی اوپر کی حدیثون کی جو کہ دلالت کرتی ہین اسپر کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم بیبیون کی ساتھ حالت حیض مین
ہمنشینی وغیرہ کرتی تھی جواب اوسکا یہ ہی کہ یہ حدیث منسوخ ہی ساتھ اون حدیثون مباشرت کی یا اس حدیث مین نزدیک ہونی سی مراد ہے
جماع کرنا یعنی اس حالت مین جماع نکرتی تھی جیسی کہ کلام اللہ مین آیا ہی ولا تقربوهن حتى يطهرن یعنی صحبت نہ کرو عورتون سی یہانتک کہ پاک ہو وین
اور اس حدیث مین لفظ فلم نقرب کا ساتھ زبر حرف نی کی اور پیش حرف ر کی اور لم تدن اور حتی تطہر دونون ساتھ حرف ت کی ہین اکثر صحیح
نسخون مشکوۃ کی مین تو یون ہی ہین اور تصحیح حاشیہ نسخہ سید جمال الدین کی لکھا ہی کہ صحیح یون ہی کہ فلم نقرب ساتھ زبر نون اور حرف ر کی

اور رسول اللہ کی آگاہ کو زبر ہی اور لام بدون ساتھ زبر پہلی نون کی اور پیش دوسری کی اور لفظ تطہر نون سی آور میرک نی لکھا ہی کہ اسطرح ہی اصل ابوداود مین *

باب المستحاضۃ

یہ باب ہی بیچ بیان مستحاضہ کی ف مستحاضہ اوس عورت کو کہتی مین کہ جسکی رحم مین سی خون جاری ہوتا ہی بغیر ایام حیض اور نفاس کی رحم مین ایک رگ ہی کہ نام اوسکا عاذل ہی اوسمین سی خون جاری رہتا ہی اور حکم اوسکا یہ ہی کہ اوسمین نماز اور روزہ اور اور عبادتین اور صحبت کرنی منع نہین *

الفصل الاول

فصل پہلی عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ جَاءَتْ فَاطِمَةُ بِنْتُ أَبِي حُبَيْشٍ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ يَا رَسُولَ اللّٰهِ إِنِّي امْرَأَةٌ أُسْتَحَاضُ فَلَا أَطْهُرُ أَفَأَدَعُ الصَّلٰوةَ فَقَالَ لَا إِنَّمَا ذٰلِكِ عِرْقٌ وَلَيْسَ بِحَيْضٍ فَإِذَا أَقْبَلَتْ حَيْضَتُكِ فَدَعِي الصَّلٰوةَ وَإِذَا أَدْبَرَتْ فَاغْسِلِي عَنْكِ الدَّمَ ثُمَّ صَلِّي مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ روایت ہی حضرت عائشہ رض سی کہا آئی فاطمہ بیٹی ابی حبیش کی طرف نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی پس کہا ای رسول خدا کی تحقیق مین ایک عورت ہون کہ استحاضہ کیجاتی ہون پس نہین پاک ہوتی پس کیا چھوڑ دون نماز فرمایا نہین سوای اسکی نہین کہ یہ خون ایک رگ کا ہی اور نہین ہی خون حیض کا پس جسوقت کہ آوی حیض تجکو پس چھوڑ دی نماز اور جسوقت جاتا رہی وہ پس دہو ڈال خون کو بدنی اور پھر نہا پھر نماز پڑہ روایت کی یہ بخاری اور مسلم نی ف اسمین امام اعظم رح کا مذہب یہ ہی کہ اگر ایک عورت معتادہ تھی یعنی اوسکو عادت تھی کہ شلا چند روز یا پانچ روز خون آتا تھا اب جب مستحاضہ ہوئی تو ان عادۃ کی کو اسمین ایام حیض کی ٹھہراوی اور اون دنون مین نماز وغیرہ چھوڑ دی اور جب وہ دن تمام ہو وین تو خون دہو کر نہاوی اور نماز وغیرہ شروع کری اور اگر عورت مبتدیہ تھی یعنی پہلا ہی حیض آیا تھا کہ مستحاضہ ہوگئی یعنی خون جاری رہا ہمیشہ کو تو وہ اوسمین اکثر دن حیض کی کہ دس دن ہین اوسکو ایام حیض کی ٹھہراوی اور اماموں کی نزدیک عمل تمیز پر کری یعنی اگر خون سیاہ غلیظ ہی حیض کا ہی اور اگر ایسا نہین ہی تو استحاضہ کا ہی جیسا کہ حدیث آیندہ مین مذکور ہی آور امام اعظم رح کہتی ہین کہ حدیث عروہ کی یعنی جو کہ آگی آتی ہی روایت کی گئی ہی دو طریق سی ایک تو اوسمین سی ہی مرسل اور دوسری مضطرب اور نہین ذکر کیا ہی رنگ خون کا مگر حدیث عروہ کی مین سوحال اوسکا یہ ہی جو مذکور ہوا اور یہ حدیث کہ جسمین اعتبار دنون کا ہی اور وہ سند مین اسکی صحیح ہی پس عمل کرنا اسپر اولی ہی اور ظاہر یہ ہی کہ یہ عورت معتادہ تھی آور کہا ہی شافعی نی کہ مستحاضہ ہر نماز فرض کی لیی اپنی شرمگاہ دہو یا کری اور امام ابوحنیفہ نی کہا ہی کہ جب وقت آوی جیسی دہو دی پھر نہ دہو دی اور لنگوٹ باندہی اور وضو کری جلد ہی جلد ہی پھر خون جو جاری رہے اوسمین معذور ہی جو چاہی پڑہی آخر وقت تک *

الفصل الثانی

فصل دوسری عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ عَنْ فَاطِمَةَ بِنْتِ أَبِي حُبَيْشٍ أَنَّهَا كَانَتْ تُسْتَحَاضُ فَقَالَ لَهَا النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا كَانَ دَمُ الْحَيْضِ فَإِنَّهُ دَمٌ أَسْوَدُ يُعْرَفُ فَإِذَا كَانَ ذٰلِكِ فَأَمْسِكِي عَنِ الصَّلٰوةِ فَإِذَا كَانَ الْآخَرُ فَتَوَضَّئِي وَصَلِّي فَإِنَّمَا هُوَ عِرْقٌ رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ وَالنَّسَائِيُّ روایت ہی عروہ بن زبیر سی اونہون نی نقل کی فاطمہ بیٹی ابی حبیش سی ہی یہ کہ وہ تھی استحاضہ کیجاتی پس کہا واسطی اوسکی نبی صلی اللہ علیہ وسلم نی جسوقت کہ ہو خون حیض کا پس تحقیق وہ خون سیاہ ہی پہچانا جاتا ہی پس جسوقت کہ ہو یہ پس منع رہ نماز سی اپنا جبکہ ہو استحاضہ کا یعنی سوای سیاہ کی اور رنگ کا ہو پس وضو کر اور نماز پڑہ پس سوای اسکی نہین کہ وہ خون رگ کا ہی روایت کی یہ ابوداود اور نسائی نی ف یہ رنگ خون کی اعتبار اکثر کی فرمائی ہین کیونکہ کبھی خون حیض کا سرخ وغیرہ بھی ہوتا ہی اور رہا ہی بنا بر تقدیر صحت اس حدیث کی یہ محمول ہی اسپر کہ جب تمیز موافق ہو عادت کی یعنی جس صورت کو استحاضہ لاحق ہوا اور ایام حیض کی ہو بجائی تو مدت حیض کی اسکی حق مین عادت اوسکی ہی موافق عادت کی دن حیض کی تمام ہوئی اور اونہین دنون مین رنگ خون کا سیاہ ہی بطور

ہوگی اُس سی معلوم ہوا کہ یہ خون حیض مین نہین محسوب ہوئیگا بسبب تمیز کے خون کی موافق عادت اوسکی کی ہوئی ہو ع ومولانا

وعن ام سلمة قالت ان امرأة كانت تهراق الدم على عهد رسول الله صلى الله عليه وسلم فاستفتت لها ام سلمة النبي صلى الله عليه وسلم فقال لتنظر عدد الليالي والايام التي كانت تحيضهن من الشهر قبل ان يصيبها الذي اصابها فلتترك الصلوة قدر ذلك من الشهر فاذا خلفت ذلك فلتغتسل ثم لتستثفر بثوب ثم لتصل رواه مالك وابو داود والدارمي وروى النسائي معناه اور روایت ہی ام سلمہ سی کہا تحقیق ایک عورت والتی تہی خون زمانہ حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی مین یعنی اوسکو خون استحاضہ کا آتا تہا اور تہی وہ معتادہ پس پوچہا فتوی واسطی اوس عورت کی ام سلمہ رضی نی پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم سی پس فرمایا چاہیی کہ دیکہی گنتی راتون اور دنون کی کہ ہوتی تہی حائض اون دنون مین مہینی سی پہلی اس سی کہ پہونچی اوسکو بیماری خون کی کہ پہونچی دیکو پس چاہیی کہ چہوڑدی نماز موافق اون دنون کی مہینی مین سی پس جسوقت کہ گذری یعنی وہ دن جب ہوچکین پس چاہیی کہ نہا ڈالی پہر چاہیی کہ باندہی لنگوٹ ساتہ کپڑی کی پہر نماز پڑہی روایت کی یہ مالک اور ابو داود اور دارمی نی اور روایت کی نسائی نی ہم معنی

ف مستحاضہ عورت کو چاہیی کہ حتی المقدور خون کو لنگوٹ سی روکی بعد اسکی اگر خون آوی گا تو نماز صحیح ہو جاوی گی حاجت پہر پہیرنی کی نہین اور یہی حکم سلس البول کا ہی ع

وعن عدي بن ثابت عن ابيه عن جده قال يحيى بن معين جد عدي اسمه دينار عن النبي صلى الله عليه وسلم انه قال في المستحاضة تدع الصلوة ايام اقرائها التي كانت تحيض فيها ثم تغتسل وتتوضأ عند كل صلوة وتصوم وتصلي رواه الترمذي وابو داود اور روایت ہی عدی بن ثابت سی اونہی نقل کی اپنی باپ سی اونہی عدی کی دادا سی کہا یحیی بن معین نی دادا عدی کا نام اوسکا دینار ہی اونہی روایت کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سی یہ کہ اونہون نی فرمایا مستحاضہ کی حق مین چہوڑدے نماز دنون حیض اپنی مین کہ ہوتی تہی حائض اونمین پہر نہاوی یعنی ایکبار اور وضو کری نزدیک ہر نماز کی اور روزی رکہی اور نماز پڑہی روایت کی یہ ترمذی اور ابو داود نی **ف** یہ حدیث ضعیف ہی اور ایک روایت مین آیا ہی تتوضأ لوقت كل صلوة یعنی وضو کری ہر نماز کی وقت ع

وعن حمنة بنت جحش قالت كنت استحاض حيضة كثيرة شديدة فاتيت النبي صلى الله عليه وسلم استفتيه واخبره فوجدته في بيت اختي زينب بنت جحش فقلت يا رسول الله اني استحاض حيضة كثيرة شديدة فما تأمرني فيها قد منعتني الصلوة والصيام قال انعت لك الكرسف فانه يذهب الدم قالت هو اكثر من ذلك قال فتلجمي قالت هو اكثر من ذلك قال فاتخذي ثوبا قالت هو اكثر من ذلك انما اثج ثجا فقال النبي صلى الله عليه وسلم سآمرك بامرين ايهما صنعت اجزأ عنك من الآخر وان قويت عليهما فانت اعلم قال لها انما هذه ركضة من ركضات الشيطان فتحيضي ستة ايام او سبعة ايام في علم الله ثم اغتسلي حتى اذا رأيت انك قد طهرت واستنقأت فصلي ثلثا وعشرين ليلة او اربعا وعشرين ليلة وايامها وصومي فان ذلك يجزئك وكذلك فافعلي كل شهر كما تحيض النساء وكما يطهرن ميقات حيضهن وطهرهن وان قويت على ان تؤخرين الظهر وتعجلين العصر فتغتسلين وتجمعين بين الصلوتين الظهر والعصر وتؤخرين المغرب وتعجلين العشاء ثم تغتسلين وتجمعين بين الصلوتين فافعلي وتغتسلين مع الفجر فافعلي وصومي ان قدرت على ذلك قال رسول الله صلى الله عليه وسلم وهذا اعجب الامرين الي رواه احمد وابو داود والترمذي

اور روایت ہی حمنہ بنت جحش سی کہا تہی مین استحاضہ کیجاتی تہی نہایت سخت پس آئی مین پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی پاس کہ پوچہون مین
اور خبر دون مین انکو پس پایا مین نی انکو بیچ گہر بہن اپنی کی کہ زینب بنت جحش تہی ایس کہا مین نی ای رسول خدا کی تحقیق مین استحاضہ کیجاتی ہون
استحاضہ بہت سخت پس کیا حکم کرتی ہو مجہکو اوسمین تحقیق باز رکہا ہی مجکو نماز اور روزی سی فرمایا حضرت نی بیان کرتا ہون مین واسطی تیری کرسف یعنی
تحقیق دور لیجاتی ہی خون کو یعنی خون نکلنی کی جگہہ روئی رکہدی تاوہ باہر نہ نکلی کہا اوسنی کہ وہ زیادہ ہی اس سی یعنی روئی سی نہین رک سکتا
فرمایا مانند لجام کی کپڑا باندہ یعنی لنگوٹ کرلی روئی رکہکر کہا اوسنی وہ زیادہ ہی اس سی فرمایا حضرت صلعم نی پس رکہہ تو کپڑا یعنی تہی اور لنگوٹ
کی کہا اوسنی وہ زیادہ ہی اس سی سوای اسکی نہین کہ بہتی ہون مین خون کو ڈالنا بہت مانند مینہ کی فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نی امر
کرتا ہون مین تجہکو ساتہ دو حکمون کی ایک جونسا اونمین سی کری تو کفایت کری تجکو دوسری سی اور اگر قوت رکہتی ہی دونون پر پس تو دانا
ہی یعنی حال اپنا تو خوب جانتی ہی جو چاہ سو اختیار کر فرمایا واسطی اوسکی کہ نہین یہ استحاضہ مگر ایک لات مارنا ہی لاتون شیطان کی سی
پس حیض ٹہرا تو چہ دن یا سات دن بیچ علم خدا کی پہر نہا ڈال یعنی بعد گذرنی مدت مذکورہ کی یہانتک کہ جسوقت دیکہی تو کہ پاک ہوگئی اور
صاف ہوئی پس نماز پڑہ تئیس دن رات یعنی جس صورت مین کہ ایام حیض کی سات ٹہرائی یا چوبیس دن رات یعنی جس صورت مین کہ حیض کی چہ دن
ٹہرائی اور روزی رکہہ یعنی رمضان وغیرہ کی ہر مہینی مین اسیطرح پس تحقیق یہ کفایت کرتا ہی تجکو اور اسیطرح سی کرتی جا ہر مہینی مین جیسی کہ حیض آتی
ہین عورتین اور جیسی کہ پاک ہوتی ہین عورتین وقت حیض اپنی کی اور پاک ہونی اپنی کی اور اگر قدرت رکہتی ہی اسپر کہ تاخیر کری نماز ظہر کو اور
جلدی کری نماز عصر کو پس نہا اور جمع کر درمیان ان دونمازون کی کہ ظہر اور عصر ہی اور تاخیر کری تو مغرب کو اور جلدی کری تو عشا کو
پہر نہاوی تو اور جمع کری تو درمیان دونمازون کی پس کرتو اور نہا تو ساتہ فجر کی یعنی فجر کی نماز کی لیی پس کرتو اور روزی رکہہ یعنی اور دن مین
کہ نماز پڑہتی ہی خواہ روزی فرض ہون یا نفل اگر طاقت رکہتی ہی اسپر فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی اور یہ بہت پسندیدہ ہی دونون
حکمون مین طرف میری روایت کی یہ احمد اور ابو داود اور ترمذی نی ف لاتون شیطان کی سی یعنی اسکی سبب سی شیطان تیری طہارت
اور نماز وغیرہ مین فساد ڈالتا ہی اور ضرر پہونچاتا ہی اسمین اور سبب شیطان کی لیی راہ بہکانی اور خراب کرنی عبادت کی بہت کہلتی ہی سو
اوسکی طرف نسبت کیا کہ لات اوسکی ہی پس حضرت نی حقیقت استحاضہ کی بیان فرما کر بیان دو حکمون کا کرنا شروع کیا ایک اونمین کا یہ ہی تحقیق تیرا
حیض ٹہرا مراد یہ ہی کہ احکام حیض کی اپنی پر جاری کر چہ دن یا سات دن موافق عادت کی ظاہر یہ ہی کہ وہ عورت معتادہ تہی عادت اپنی بہول گئی
بہول گئی تہی کہ چہ دن تہی یا سات دن پس حکم کیا حضرت نی اوسکو کہ اٹکل کی اور سوچکر یقین پر بنا کر ان دونون عددون مین سی فی علم اللہ
یعنی یہ داخل ہی اوس چیز مین کہ جانا اللہ تعالی نی امر تیری سی اور اگر اوسکو شک کی لیی ہو دی تو یہ قول راوی کا ہوگا یعنی واللہ اعلم کہ پیغمبر
نی ستۃ ایام فرمایا یا سبعۃ ایام اور اسیطرح کر ہر مہینی سی یعنی ہر مہینی مین چہ دن یا سات دن حیض کی ٹہرا باقی طہر کی اور جیسی کہ حائض ہوتی
ہین عورتین یعنی جیسی کہ حیض کی دن ٹہراتی ہین وہ عورتین کہ مانند تیری عادت کی دن بہول گئی ہین اوسیطرح تو ٹہرا اور وقت حیض اپنی
اور پاک ہونی اپنی کی یعنی اگر وقت حیض اونکی کا اول مہینی مین ہی پس تو بہی اول مہینی کو وقت حیض کا ٹہرا اور اگر درمیان مہینی کی
وقت ہو دی تو بہی یون ہی ٹہرا اور اگر آخر مہینی مین ہو دی آخر مین ٹہرا ایسا حاصل اس حکم اول کا یہ ہوا کہ چہ یا سات دن کی بعد نہا اگر اور
کی لیی غسل کیا کر اب آگی جاننا چاہئے کہ ان قوت آخر تک ہی بیان دوسری حکم کا شروع ہوا اور تاخیر ظہر اور مغرب کی وقت ہی کہ کبہی وہ احتمال رکہتی ہی
کہ بعد گذرنی وقت کی پڑہیگا یعنی ظہر کو عصر کی وقت مین پڑہی اور مغرب کو عشا مین جیسا کہ مسافر جمع کرتا ہی سو جیب مذہب شافعی کی اور دوسرا

احتمال یہی کہ ظہر اخیر وقت مین پڑہی اور عصر کو اول وقت مین اسیطرح مغرب کو آخر وقت مین اور عشا کو اول وقت مین جیسی کہ مذہب حنفی
نی نہایا ہی کرتی ہین جمع کرنی مسافر کی کو اسکو جمع صوری کہتی ہین چنانچہ حدیث آیندہ بہی اسپر دلالت کرتی ہی پس حاصل اس حکم دوسری کا یہ ہوا
کہ ہر روز غسل کری ایک ظہر اور عصر کی لیے اور ایک مغرب اور عشا کی لیے اور ایک غسل فجر کی لیے اور پہلا حکم یعنی ہر نماز کی لیے غسل کرنا صریح نہین مذکور ہوا
لیکن سمجھا جاتا ہی جملہ ان قویت علی ان تو خرین آخر تک مین اشارہ ہی طرف اوسکی کیونکہ اس عبارت سی عاجز ہونا اوسکا غسل ہر نماز کی سی سمجہا جاتا ہی
یہ مذہب امیر المومنین علی اور عبد اللہ بن مسعود اور ابن زبیر وغیرہ کا ہی اور مذہب ابن عباس کا جمع کرنا ہی درمیان دو نمازون کی ساتہ ایک غسل کی
اور یہ مشابہ تر ہی ساتہ اس حدیث کی کہ اسمین آسانی ہی بہ نسبت اوسکی کہ ہر نماز کی لیے نہاوی چنانچہ اسکی طرف حضرت نی اشارہ فرمایا ہی کہ ہذا اعجب
الامرین الی یعنی غسل کرنا دو نمازون کی لیے بہت خوش آیندہ ہی نزدیک میری دوسری امر سی کہ وہ نہانا ہی ہر نماز کی لیے عادت شریفہ یہی تہی
کہ جو کام امت پر آسان ہوتا تہا اوسکو پسند فرماتی تہی اسلیے اسکو پسند فرمایا اور ہماری نزدیک یہ منسوخ ہی یا حکم کرنا ساتہ غسل کی دونون صورتون مین
محمول ہی اوپر معالجہ کی واسطی دور کرنی قوت خون کی اور کثرت اوسکی کی +ع ح

الفصل الثالث فصل تیسری

عن اسماء بنت عميس قالت قلت يا رسول الله ان فاطمة بنت ابي حبيش استحيضت منذ كذا وكذا فلم تصل فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم سبحان الله ان هذا من الشيطان لتجلس في مركن فاذا رأت صفارة فوق الماء فلتغتسل للظهر والعصر غسلا واحدا وتغتسل للمغرب والعشاء غسلا واحدا وتغتسل للفجر غسلا واحدا وتوضأ فيما بين ذلك رواه ابو داود وقال روى مجاهد عن ابن عباس لما اشتد عليها الغسل امرها ان تجمع بين الصلوتين روایت ہی اسماء بنت عمیس سی کہا کہ کہا مین نی ای رسول خدا کی تحقیق فاطمہ بیٹی ابی حبیش کی مستحاضہ
ہوئی ہی ابتدا اتنی اتنی مدت سی پس نہین نماز پڑہتی یعنی اس گمان پر کہ حکم اسکا بہی حیض کا سا ہو پس فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی سبحان اللہ
تحقیق یہ چہوڑ دینا نماز کا شیطان کی طرف سی ہی چاہیے کہ بیٹہی لگن مین پس جبکہ دیکہی زردی پانی پر پس البتہ نہاوی واسطی ظہر اور عصر کی ایک نہانا
اور نہاوی واسطی مغرب اور عشا کی ایک نہانا اور نہاوی واسطی فجر کی ایک نہانا اور وضو کری درمیان انکی یعنی جب احتیاج پڑی وضو کی تو وضو کری
روایت کی یہ ابو داود نی اور کہا کہ روایت کی مجاہد نی ابن عباس سی جبکہ دشوار ہوا اوسپر نہانا یعنی ہر نماز کی لیے حکم فرمایا اوسکو جمع
کرنیکا درمیان دو نمازونکی یعنی ساتہ ایک غسل کی ف جب وقت ظہر کا اخیر کو پہونچتا ہی تو آفتاب پر قدری زردی آجاتی ہی بلکہ بعد زوال سی تغیر ہونا
شروع ہوتا ہی پس لگن مین دیکہنی کی لیے اسواسطی فرمایا کہ پانی پر وہ زردی معلوم ہو جاتی ہی اور زردی پڑہتی جاتی ہی پوری ہوتی ہی قریب
مغرب کی کہ اوسوقت نماز پڑہنی مکروہ ہی اور یہ زردی غیر اوس زردی کی ہی کہ بعد عصر کی ہوتی ہی اور وقت کراہیت نماز کا ہوتا ہی +ع

کتاب الصلوۃ

کتاب ہی بیچ بیان نماز کی ف عوارف مین آیا ہی کہ صلوۃ مشتق ہی صلی سی معنی اسکی یہ ہین کہ ٹیڑہی لکڑی کو آگ سی
سینک کر سیدہا کرنا پس نماز کو صلوۃ اسلیے کہا کہ آدمی مین بسبب نفس امارہ کی ٹیڑہا پن ہی اور مصلی کو ہیبت اور عظمت ربانیہ کی گرمی پہونچتی ہی اور اسکی
ٹیڑہی پن کو دفع کر دیتی ہی پس یہ مانند سینکنی والی آگ کی ہوا اور جو کوئی سینکا ساتہ حرارت نماز کی اور اس سی ٹیڑہا پن اسکا نکلا تو وہ نہین داخل ہوتا
دوزخ کی آگ مین مگر وہ سی پورا کرنی قسم کی ان منکم الا واردہا +ع

الفصل الاول فصل پہلی

عن ابي هريرة قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم الصلوات الخمس والجمعة الى الجمعة ورمضان الى رمضان مكفرات لما بينهن اذا اجتنب الكبائر
روایت ہی ابو ہریرہ سی کہا فرمایا رسول خدا صلعم نی نمازین پانچ اور جمعہ تا جمعہ اور رمضان تا رمضان مٹا دیتی ہین گناہونکو جو کہ درمیان انکی ہوئی ہین جبکہ گناہ کبیرہ

نہ کبھی ہون روایت کی یہ مسلم نی ف یعنی سب گناہ درمیان کی بخشی جاتی ہین مگر کبیرہ نہین بخشی جاتی بدون فضل الٰہی کی اور اگر کوئی کہی کہ جب صغائر کو
کی نمازون نی مٹا دیا تو جمعہ وغیرہ کسکو مٹا ویگا جواب اسکا یہ ہی کہ یہ ہر ایک صلاحیت مٹانی کی رکھتی ہین پس اگر صغیرہ گناہ ہوتی ہین تو اونکو مٹا دیتی ہین اور
کسی جاتی ہین واسطی اوسکی سبب انکی نیکیان اور بلند کیی جاتی ہین درجی اوسکی یہ ملا علی قاری نی لکھا ہی اور حضرت شیخ رح نی یہ جواب لکھا ہی کہ کفارہ
کرنیوالی ہین اور صلاحیت اوسکی رکھتی ہین اگر ایک نہو اور دوسرا ہوتا ہی مثلاً اگر ایک نی تقصیر نماز مین کی اور وہ لائق کفارہ کی نہوئی جمعہ اوسکو مٹا دیگی
اور اگر جمعہ مین یا دونون مین تقصیر کی رمضان اوسکو مٹاتا ہی اور اگر جمع ہو دین یعنی سب لائق کفارہ کی ہوں تو سب ملکر خوب مٹا دینگی اور
باعث زیادتی تکفیر کی ہونگی مانند کئی چراغون کی کہ کافی ایک بھی ہی لیکن کئی ہوتی ہین تو روشنی اور زیادہ ہوتی ہی **وعنہ**
قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَرَأَيْتُمْ لَوْ أَنَّ نَهَرًا بِبَابِ أَحَدِكُمْ يَغْتَسِلُ فِيهِ كُلَّ يَوْمٍ خَمْسًا هَلْ يَبْقَى مِنْ
دَرَنِهِ شَيْءٌ قَالُوا لَا يَبْقَى مِنْ دَرَنِهِ شَيْءٌ قَالَ فَذٰلِكَ مَثَلُ الصَّلَوَاتِ الْخَمْسِ يَمْحُو اللّٰهُ بِهِنَّ الْخَطَايَا مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ
اور روایت ہی اونہین سی کہا کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی خبر دو مجھکو اگر ہووی نہر ابہر دروازی ایک تمہاری کی کہ نہاتا ہی بیچ اوسکی
پانچ بار کیا باقی رہتا ہی میل اوسکی سی کچھ کہا صحابہ نی نہین باقی رہتا میل اوسکی سی کچھ فرمایا پس یہ مثال ہی پانچون نمازون کی معاف کرتا ہی اللہ
سبب اونکی گناہ یعنی صغیرہ روایت کی یہ بخاری اور مسلم نی **وعن** ابْنِ مَسْعُودٍ قَالَ إِنَّ رَجُلًا أَصَابَ مِنَ امْرَأَةٍ قُبْلَةً
فَأَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَخْبَرَهُ فَأَنْزَلَ اللّٰهُ تَعَالَى وَأَقِمِ الصَّلٰوةَ طَرَفَيِ النَّهَارِ وَزُلَفًا مِّنَ اللَّيْلِ
إِنَّ الْحَسَنَاتِ يُذْهِبْنَ السَّيِّئَاتِ فَقَالَ الرَّجُلُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ أَلِي هٰذَا قَالَ لِجَمِيعِ أُمَّتِي كُلِّهِمْ وَفِي رِوَايَةٍ
لِمَنْ عَمِلَ بِهَا مِنْ أُمَّتِي مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہی ابن مسعود سی کہا کہ تحقیق ایک شخص نی ایک عورت کا بوسہ
لیا پھر آیا وہ حضرت نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی پاس پس خبر کی اونکو یعنی پس حضرت نی اونکو کچھ جواب ندیا منتظر حکم الٰہی کی رہی بعد اوسکی وہ شخص
نماز پڑھ چکا پس بھیجی اللہ تعالیٰ نی یہ آیت اور قائم رکھ نماز کو بیچ دونون طرفون دن کی اور چند ساعات رات کی تحقیق نیکیان مٹاتی ہین برائیان
یعنی گناہ صغیرہ پس کہا اوسنی یا رسول اللہ یہ واسطی میری ہی یہ بات خاص فرمایا واسطی تمام امت میری کی سبکی اور ایک روایت مین ہی
کہ یہ بات واسطی اوس شخص کی ہی کہ عمل کیا ساتھ اس آیۃ کی امت میری سی یعنی جو حسنہ برائی کی بہلائی کریگا یہی بات اوسکی لیی حاصل ہوگی روایت کیا
یہ بخاری اور مسلم نی ف نام اوس شخص بوسہ لینی والی کا ابو الیسر تھا ترمذی نی اوس سی روایت کی ہی کہ اوسنی کہا کہ آئی میری پاس ایک
عورت کھجورین مول لینی کو پس کہا مین نی اوسکو کہ میری گھر مین کھجورین اس سی زیادہ اچھی ہین پس وہ میری ساتھ گھر مین آئی پس بوسہ
کیا مین نی اوسکو پس کہا اوسنی ڈر اللہ سی پس شرمندہ ہوا اور آیا حضرت پاس جیسی کہ بیان مذکور ہی اور دونون طرفون دن سی مراد ہی ابتدا
اور آخر روز اول روز مین نماز صبح کی ہی اور آخر روز مین ظہر اور عصر اور قائم رکھ نماز چند ساعات رات مین یعنی نماز مغرب اور عشا کی پڑھ
وعن أَنَسٍ قَالَ جَاءَ رَجُلٌ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ إِنِّي أَصَبْتُ حَدًّا فَأَقِمْهُ عَلَيَّ قَالَ وَلَمْ يَسْأَلْهُ عَنْهُ وَحَضَرَتِ
الصَّلٰوةُ فَصَلَّى مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمَّا قَضَى النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الصَّلٰوةَ قَامَ
الرَّجُلُ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ إِنِّي أَصَبْتُ حَدًّا فَأَقِمْ فِيَّ كِتَابَ اللّٰهِ قَالَ أَلَيْسَ قَدْ صَلَّيْتَ مَعَنَا قَالَ نَعَمْ قَالَ فَإِنَّ اللّٰهَ قَدْ
غَفَرَ لَكَ ذَنْبَكَ أَوْ حَدَّكَ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہی انس سی کہا آیا ایک شخص پس کہا یا رسول اللہ تحقیق پہنچا ہون مین حد کو پس قائم کر اوسکو مجھ پر کہا
راوی نی اور نہ پوچھا حضرت نی اوس سی حال حد کی سی اور وقت آیا نماز کا پس نماز پڑھی اوسنی ساتھ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی پس جبکہ پڑھ چکی

صلی اللہ علیہ وسلم نماز کو کھڑا ہوا وہ شخص پس کہا اوسنے یا رسول اللہ تحقیق پہونچا ہون مین حد کو یعنی ایک کام لائق حد کی کیا ہی مین نے پس قائم کر مجھ پر
اللہ کا حکم کہا کیا نہین نماز پڑہی تونے ساتہ ہمارے کہا اوسنے کہ ہان پڑہی ہی فرمایا حضرت نے پس تحقیق اللہ نے بخشی واسطی تیری گناہ تیرے یا فرمایا
تیری حد یہ روایت کی بخاری اور مسلم نے **ف** اگر کوئی کہی کہ لفظ حد سی یہ معلوم ہوتا ہی کہ اوسنے کبیرہ گناہ کیا ہو مثل چوری وغیرہ کی کہ اوس پر
حد وارد ہوتی ہو اور حضرت نے اوسکی بخشش کا حکم فرمایا بسبب نماز کی پس تو معلوم ہوا کہ کبیرہ گناہ بھی نماز سی بخشی جاتی ہین جواب اسکا
یہ ہی کہ اوس شخص نے اپنی گمان کی موجب کہا تہا کہ مین حد کو پہونچا ہون اور در واقع مین وہ ایسا نہ تہا یعنی حد کو نہ پہونچا تہا بسبب صغیرہ گناہ کرنیکی
حد سی مراد اوسنے تعزیر رکہی اور حضرت نے جو اوس سی حال گناہ کا نہ پوچہا اور حکم بخشش کا فرمایا سبب یہ تہا کہ حضرت کو حال اوسکی گناہ کا
اور بخشش اوسکی کا وحی سی معلوم ہوگیا تہا ⊙ ع ح **وعن** ابن مسعود قال سألت النبي صلى الله عليه وسلم أي
الأعمال أحب إلى الله تعالى قال الصلاة لوقتها قلت ثم أي قال بر الوالدين قلت ثم أي قال الجهاد في سبيل الله قال
حدثني بهن ولو استزدته لزادني متفق عليه اور روایت ہی ابن مسعود سی کہا پوچہا مین نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم
سی کونسا کام ہی بہت اچہا نزدیک اللہ تعالی کی فرمایا نماز بیچ وقت اوسکی کی یعنی وقت مکروہ مین نہو کہا مین نے پہر کونسا عمل بہتر ہی فرمایا نیکی کرنی ماں باپ سی
کہا مین نے پہر کونسا فرمایا جہاد خدا کی راہ مین کہا عبد اللہ نے بیان کین مجہسی حضرت نے یہ حدیثین اور اگر مین زیادہ پوچہتا البتہ زیادہ بتلاتی مجکو روایت
کی بخاری اور مسلم نے **ف** جاننا چاہیے کہ حدیثین بیچ بیان افضل اعمال کی مختلف ہین بعضی مین ان اعمال کو افضل فرمایا اور بعضی حدیثون مین آیا ہی کہ بہتر
اعمال اسلام کی کہانا کہلانا اور سلام پہیلانا ہی اور نماز پڑہنی رات مین جسوقت کہ لوگ سوتی ہون اور بعضی مین آیا ہی کہ افضل اعمال وہ ہین کہ لوگ اوسکی ہاتہ اور
زبان سی بچی رہین سلامت رہین اور کہین مین آیا ہی کہ افضل اعمال ذکر خدا کا ہی اسیطرح اور اعمال کو فرمایا ہی پس وجہ تطبیق ان حدیثون کی یہ ہی کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم
نے جواب دیا ہی ہر ایک کو موافق رضا اور رغبت اوسکی کی یا جواب دیا موافق اس چیز کی کہ جو حال اوسکا اور لائق اوسکی حال کی جانا یا تہا ایسا ہی جیسی
کہتی ہین کہ یہ چیز بہتر ہی چیزون کی ہی اور نہین ... اوسکی یہ ... کہ یہ چیز ہر وقت مین ... کرتی بلکہ ارادہ رکہتی ہین کہ یہ بہتر ہی چیز کسی
ایک وقت مین ... مناسب ہوتی ہی تو کوئی ... کی برابر کوئی چیز فضیلت مین نہین غرضکہ ہر ایک چیز کو مناسب حال اور
مقام کی افضل فرمایا ہی مثلاً جہاد کو ابتدای اسلام مین ... بہتر اعمال ... کہ اوسوقت کی لوگون کی حال کی مناسب یہی افضل تہا یا ایک قوم کو محتاج
دیکہا ذکی ... صدقہ پر رغبت دلائی اور اوسکو افضل فرمایا اسیطرح نماز کو باعتبار قرب باری تعالی کی افضل فرمایا پس وجوہ اور حیثیات مختلف ہین ایک
... اور حیثیت کی ... ⊙ ع ح **وعن** جابر قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم بين العبد
وبين الكفر ترك الصلاة رواه مسلم اور روایت ہی جابر سی کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ درمیان بندہ کی اور درمیان کفر کی تہوڑدینا نماز کا ہی
روایت کی یہ مسلم نے **ف** متعلق لفظ بین کا یہان محذوف ہی تقدیر اسکی شارح نے یون کی ہی کہ ترک الصلوة وصلة بين العبد المسلم وبين الكفر یعنی نماز درمیان مین
نہ ہونی اور کفر کی ملجانی ... کیونکہ سبب سی کفر تک ... پہونچ سکتا جب نماز چہوڑدی تو گویا دیوار درمیان مین سی اٹہگئی اور ترک نماز
... سبب ... کی ہوئی کہ اوسکی سبب سی بندہ مسلمان کفر کو پہونچ جاتا ہی یہ تغلیظا اور تشدیدا ہی اور ترک نماز کی اوپر اشارہ ہی اسپر کہ نماز
... کہ کافر ہو جاتا ہی ... ظاہر ... کافر ہو جاتا ہی اور نزدیک مالک اور شافعی وغیرہما کی واجب ہی قتل تارک صلوة کا اگرچہ
کافر نہو اور نزدیک ابوحنیفہ کی مارنا اور قید کرنا اوسکا واجب ہی جبتک کہ نماز نہ پڑہی ⊙ ع ح **الفصل الثاني** فصل دوسری ⊙ **عن**
عبادة بن الصامت قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم خمس صلوات افترضهن الله تعالى من أحسن وضوءهن

وَصَلَّاهُنَّ لِوَقْتِهِنَّ وَاَتَمَّ رُكُوْعَهُنَّ وَخُشُوْعَهُنَّ كَانَ لَهٗ عَلَى اللّٰهِ عَهْدٌ اَنْ يَّغْفِرَ لَهٗ وَمَنْ لَّمْ يَفْعَلْ فَلَيْسَ لَهٗ
عَلَى اللّٰهِ عَهْدٌ اِنْ شَاءَ غَفَرَ لَهٗ وَاِنْ شَاءَ عَذَّبَهٗ رَوَاهُ اَحْمَدُ وَاَبُوْ دَاوٗدَ وَرَوٰى مَالِكٌ وَالنَّسَائِيُّ نَحْوَهٗ
روایت ہی عبادۃ بن الصامت سی کہا فرمایا رسول خدا صلعم نی پانچ نمازین کہ فرض کیا اونکو اللہ تعالیٰ نی جسنی اچہا کیا وضو اون نمازون کا یعنی باتمام
فرض اور سنتون کی کیا اور پڑہا اونکو وقت پر اور پورا کیا رکوع اونکا اور خشوع اونکا یعنی حضور قلب ہی واسطی اوسکی اللہ پر عہد یعنی وعدہ یہ کہ بخشدی
واسطی اوسکی یعنی گناہ صغائر اوسکی اور جو کوئی نکری یعنی نماز اوس طرح مذکور کی نہ پڑہی یا مطلق نہ پڑہی پس نہین ہی واسطی اوسکی اللہ پر عہد اگر چاہی بخشدی
واسطی اوسکی اگر چاہی عذاب کری اوسکو روایت کی یہ احمد اور ابو داود نی اور روایت کی مالک اور نسائی نی مانند اوسکی **ف** اسمین اشارہ ہی کہ تارک
نماز کا کافر نہین اور مرتکب کبیرہ کی لیی وجوب نہین ہی عذاب کا اور ہمیشہ دوزخ مین نہین رہیگا مذہب سنت جماعت کا یہی ہی ع **وعن**
اَبِيْ اُمَامَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلُّوْا خَمْسَكُمْ وَصُوْمُوْا شَهْرَكُمْ وَاَدُّوْا زَكٰوةَ اَمْوَالِكُمْ وَاَطِيْعُوْا اِذَا اَمَرَكُمْ تَدْخُلُوْا جَنَّةَ
رَبِّكُمْ رَوَاهُ اَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِيُّ اور روایت ہی ابی امامہ سی کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ سلم نی پڑہو اپنی نمازین پانچ اور روزی رکہو مہینی اپنی کا
یعنی رمضان کی اور ادا کرو زکوۃ مال اپنی کی اور تابعداری کرو صاحب حکم اپنی کی یعنی اگر خلاف شرع حکم نکری جاؤگی بہشت رب اپنی کی مین یعنی درجات اوسکی
مین گی روایت کی یہ احمد اور ترمذی نی **ف** مراد صاحب حکم سی بادشاہ اور امیر ہین یا مراد ہین علماء یا عام ہی کہ جو کار ساز تمہاری کسی کام کی ہو
وعن عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ جَدِّهٖ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُرُوْا اَوْلَادَكُمْ بِالصَّلٰوةِ وَهُمْ اَبْنَاءُ سَبْعِ سِنِيْنَ
وَاضْرِبُوْهُمْ عَلَيْهَا وَهُمْ اَبْنَاءُ عَشْرِ سِنِيْنَ وَفَرِّقُوْا بَيْنَهُمْ فِي الْمَضَاجِعِ رَوَاهُ اَبُوْ دَاوٗدَ وَكَذَا رَوَاهُ فِيْ شَرْحِ السُّنَّةِ عَنْهُ وَفِي
الْمَصَابِيْحِ عَنْ سَبْرَةَ بْنِ مَعْبَدٍ اور روایت ہی عمرو بن شعیب سی اونسی نقل کی اپنی باپ سی اونسی اپنی دادہ سی کہا فرمایا رسول خدا
صلی اللہ علیہ سلم نی امر کرو اپنی اولاد کو ساتہ نماز کی جب وہ ہون سات برس کی اور مارو اونکو نماز چہوڑنی پر جب وہ ہون دس برس کی اور جدا کرو انکو
بیچ خوابگاہون کی روایت کی یہ ابو داود نی اور اسیطرح سی روایت کیا اوسکو شرح السنہ مین عمرو سی اور مصابیح مین سبرہ بن معبد سی **ف** لڑکو ہی
برس کی عمر سی حکم کرنا شروع کری تا عادت نماز کی پڑی اور دس برس کی عمر مین قریب بالغ ہونیکی پہونچتی ہین پس تاکید مارا چاہیی اور حکم نماز کا یہ
عمر مذکور مین اور جو کہ متعلق ہین نماز کی شرائط وغیرہ اوسکی وہ بہی سکہلادی اور جدا کرو خوابگاہون مین یعنی مثلاً بہن بہائی ایک بستر مین سوویں
اسیطرح اور ناجائز ہی اجنبی مرد عورت اکٹہی لپیٹ سووین ۰ ع **وعن** بُرَيْدَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
اَلْعَهْدُ الَّذِيْ بَيْنَنَا وَبَيْنَهُمُ الصَّلٰوةُ فَمَنْ تَرَكَهَا فَقَدْ كَفَرَ رَوَاهُ اَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِيُّ وَالنَّسَائِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ اور روایت ہی بریدہ سی
کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ سلم نی عہد کہ درمیان ہماری اور درمیان منافقون کی ہی نماز ہی پس جسنی چہوڑدی وہ پس تحقیق کافر ہوا روایت
کی یہ احمد اور ترمذی اور نسائی اور ابن ماجہ نی **ف** یعنی ہمنی جو منافقونکو مہلت دی رکہا ہی کہ قتل نہین کرتی اور احکام اسلام کی اونپر جاری کرتی ہین
سبب اوسکا یہی کہ یہ مشابہت رکہتی ہین ساتہ مسلمانونکی بسبب نماز پڑہنی کی اور جماعت مین حاضر ہونی کی اور تابعداری کرنیکی اور احکام ظاہری یعنی
نماز چہوڑی کہ وہ عمدہ عبادتونکی ہی پس وہ اور کافر برابر ہوا اور معنی فقد کفر کی یہ ہین کہ اوسنی کفر کو ظاہر کر دیا ع

الفصل الثالث

فصل تیسری **عن** عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ جَاءَ رَجُلٌ اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنِّيْ
عَالَجْتُ امْرَاَةً فِيْ اَقْصَى الْمَدِيْنَةِ وَاِنِّيْ اَصَبْتُ مِنْهَا مَا دُوْنَ اَنْ اَمَسَّهَا فَاَنَا هٰذَا فَاقْضِ فِيَّ مَا شِئْتَ فَقَالَ لَهٗ عُمَرُ
لَقَدْ سَتَرَكَ اللّٰهُ لَوْ سَتَرْتَ عَلٰى نَفْسِكَ قَالَ وَلَمْ يَرُدَّ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَيْهِ شَيْئًا فَقَامَ الرَّجُلُ

فانطلق فاتبعه النبي صلى الله عليه وسلم رجلا فدعاه وتلا عليه هذه الآية واقم الصلوة طرفي النهار
وزلفا من الليل ان الحسنات يذهبن السيئات ذلك ذكرى للذاكرين فقال رجل من القوم يا نبي الله
هذا له خاصة فقال بل للناس كافة رواه مسلم روایت ہی عبداللہ بن مسعود سی کہا کہ آیا ایک شخص طرف نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی
پس کہا اوسنی ای رسول خدا کی تحقیق مین نی کھیلی لگایا ایک عورت کو بیچ کناری مدینہ کی اور تحقیق مین پہونچا ہون اوس سی اوس چیز کو کہ کم ہو مسّت کا
یعنی صحبت کا اتفاق نہین ہوا اور سوای اسکی بوس و کنار سب کچھ ہوا پس حکم فرمائیی بیچ حق میری کی جو مزاج مین آوی پس کہا واسطی اوسکی حضرت عمر نی تحقیق
ڈھانکا تھا تجھکو اللہ نی اگر پردہ پوشی رکھتا تو اوپر ذات اپنی کی یعنی اچھا ہوتا کہا عبداللہ نی اور نہ جواب دیا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نی اوسکو کچھ یعنی واسطی
انتظار حکم الٰہی کی اور کھڑا ہوا وہ شخص اور چلا پس پیچھی بھیجی اوسکی نبی صلی اللہ علیہ وسلم نی ایک شخص کو پس بلایا اوسکو اور پڑہی اوسپر یہ آیة اور قائم کر
نماز بیچ دونون طرفون دن کی اور چند ساعات رات کی تحقیق نیکیان لیجاتی ہین برائیان یہ ہی نصیحت واسطی نصیحت ماننی والون کی پس کہا ایک شخص نی
قوم مین سی یعنی حضرت عمر نی یا معاذ نی ای نبی اللہ کیا یہ واسطی اسکی خاص یعنی یا سبھون کی بھی فرمایا بلکہ واسطی سب لوگون کی روایت کی یہ مسلم نی **ف**
بیچ دونون طرفون دن کی یعنی نماز فجر کی اول طرف دن مین ہی اور ظہر اور عصر طرف آخر مین اور چند ساعات رات کی یعنی مغرب اور عشا لکہا ہی
ابن حجر نی کہ پہلی فصل مین جو حدیث اسطرحکی گذری ہی تو وہ قصہ شاید اور شخص کا ہی اور یہ اوسکا اور یہ آیة بھی مکرر اسکی لیے اوتری ہو مگر محققین نی
لکہا ہی کہ تعدد قصہ سی یہ نہین لازم آتا کہ آیة بھی مکرر اوتری ہو اور نہ یہ حدیث اسپر دلالت کرتی ہی بلکہ حضرت صلعم نی وہی آیة کہ پہلی کی تھی اوتری
تھی واسطی سند کی اسکی بھی پڑہ دی + ع **وعن** ابي ذر ان النبي صلى الله عليه وسلم خرج زمن الشتاء والورق
يتهافت فاخذ بغصنين من شجرة قال فجعل ذلك الورق يتهافت قال فقال يا اباذر قلت لبيك يا رسول الله
قال ان العبد المسلم ليصلي الصلوة يريد بها وجه الله فتهافت عنه ذنوبه كما تهافت هذا
الورق عن هذه الشجرة رواه احمد اور روایت ہی ابی ذر سی یہ کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نکلی جاڑی کی موسم مین اور پتی
درخت کی جھڑ ہوتی تھی پس لین حضرت نی دو شاخین درخت مین سی کہا راوی نی پس پتی اون مین سی جھڑنی لگی یعنی زیادہ گرنی لگی جیسی کہ معمول ہوتا ہی
کہ بلانی سی بہت جھڑتی ہین کہا پس فرمایا حضرت صلعم نی ای اباذر کہا مین نی حاضر ہون یا رسول اللہ فرمایا تحقیق بندہ مسلمان البتہ پڑہتا ہی نماز
ارادہ کرتا ہی ساتھ اوسکی خاص اللہ تعالی کو پس گرتی ہین اوس سی گناہ اوسکی جیسی کہ جھڑتی ہین یہ پتی اس درخت سی روایت کی یہ احمد نی **ف**
ارادہ کرتا ہی خاص اللہ تعالی کو یعنی اوسکی پڑہنی مین خیال کسی کی دکھانی سنانی کا یا غرض دینی یا دنیوی کی نہین رکھتا ہی بلکہ محض اوسی کی طلب رضا
اور فرمان برداری کا لحاظ ہی **وعن** زيد بن خالد الجهني قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم من صلى
سجدتين لا يسهو فيهما غفر الله له ما تقدم من ذنبه رواه احمد اور روایت ہی زید بن خالد جہنی سی کہا فرمایا
رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی جسنی کہ پڑہین دو رکعت نماز کی نہ سہو کیا اونمین یعنی غافل نہوا بلکہ حضور دل سی پڑہین بخشی گا اللہ واسطی اوسکی
وہ چیز کہ پہلی کی تھی گناہون سی روایت کی یہ احمد نی **وعن** عبد الله بن عمرو بن العاص عن النبي صلى الله عليه وسلم
انه ذكر الصلوة يوما فقال من حافظ عليها كانت له نورا وبرهانا ونجاة يوم القيمة ومن لم يحافظ
عليها لم تكن له نورا ولا برهانا ولا نجاة وكان يوم القيمة مع قارون وفرعون
وهامان وابي بن خلف رواه احمد والدارمي والبيهقي في شعب الايمان اور روایت ہی عبداللہ

بن عمرو بن العاص سے کہ نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ کہ اونہوں نے ذکر کیا نماز کا ایکدن یعنی ارادہ کیا اوسکی فضیلت کی ذکر کرنیکا پس فرمایا جو
کوئی محافظت کرتا ہے نماز پر ہوگی واسطے اوسکی سبب نورانیت کی یعنی نور ایمان زیادہ ہوتا ہے اور دلیل یعنی دلیل واضح ہوتی ہے اوپر کمال ایمان
اوسکی کی اور سبب مغفرت کی دن قیامت کی اور جو کوئی نہیں محافظت کرتا اوسپر نہ ہوگی وہ واسطے اوسکی نور اور نہ دلیل اور نہ بخشش اور ہوگا
وہ دن قیامت کی ساتھ قارون اور فرعون اور ہامان اور ابی بن خلف کی روایت کی یہ احمد اور دارمی نے اور بیہقی نے شعب الایمان میں
ف محافظت نماز کی یہ ہے کہ ہمیشہ پڑہے اوسکو کبھی ناغہ نہ کرے اور فرائض اور واجبات اور سنتیں اور مستحبات اوسکی ادا کرے جب نماز اسطرح پڑہیگے
تو محافظت نماز کی حاصل ہوتی ہے اور ثواب مذکور ہا ہے اور اوسکی ترک سے مستحق عذاب مذکور کا ہوتا ہے خیال تو کرو اے بہائیو کسقدر تاکید ہے
محافظت نماز کی آمین تصور کبھی نکیا کرو اور دیکہا چاہیے کہ جب اوسکی محافظت نہ کرنی پر وعید فرمایا ایسی کافرونکی ساتھ عذاب کیے جاینگا تو جو کوئی
بالکل اسکو چہوڑیگا اوسکا کیا حال ہوگا اور قارون اور فرعون کا فر تو مشہور ہیں اور ہامان وزیر تہا فرعون کا اور ابی بن خلف مشرک تہا
دشمن حضرت نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا کہ اوسکو حضرت نے جنگ احد میں دست مبارک سے قتل کیا تہا اور وہ اشقیا امت سے کہلاتا ہے اور اس حدیث میں
کنایہ ہے اسپر کہ جو کوئی محافظت نماز کی کرتا ہے ہوگا ساتھ نبیوں اور صدیقوں اور شہدا اور صالحین کی ❊ع **وعن** عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ شَقِيقٍ
قَالَ كَانَ اَصْحَابُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَرَوْنَ شَيْئًا مِّنَ الْاَعْمَالِ تَرْكُهٗ كُفْرٌ غَيْرَ الصَّلٰوةِ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ
اور روایت ہے عبد اللہ بن شقیق سے کہا کہ تہے اصحاب رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے نہیں دیکہتے تہے کسی چیز کو اعمال میں سے چہوڑنا اوسکا کفر سوای نماز کی
روایت کی یہ ترمذی نے **ف** اسمین جو حصر کیا کہ صحابہ سوای نماز کی کسی عمل کی چہوڑنی کو کفر نہ جانتی تہی تو یہ حصر اسپر دلالت کرتا ہے کہ چہوڑنا نماز کا اونکی
نزدیک بڑی گناہوں سے ہے اور بہت قریب ہے طرف کفر کی ❊ع **وعن** اَبِي الدَّرْدَاءِ قَالَ اَوْصَانِيْ خَلِيْلِيْ اَنْ لَا تُشْرِكْ بِاللّٰهِ
شَيْئًا وَّاِنْ قُطِّعْتَ وَحُرِّقْتَ وَلَا تَتْرُكْ صَلٰوةً مَّكْتُوْبَةً مُّتَعَمِّدًا فَمَنْ تَرَكَهَا مُتَعَمِّدًا فَقَدْ بَرِئَتْ مِنْهُ الذِّمَّةُ وَلَا تَشْرَبِ
الْخَمْرَ فَاِنَّهَا مِفْتَاحُ كُلِّ شَرٍّ رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ اور روایت ہے ابی درداء سے کہ کہا وصیت کی مجکو دوست میری نے
یعنی آنحضرت صلعم نے یہ کہ نہ شریک کر تو ساتھ اللہ کی کسی کو اگرچہ ٹکڑی ٹکڑی کیا جاوے تو اور جلایا جاوے تو اور مت چہوڑ نماز فرض کو جان بوجہکر پس جو کوئی ترک کرے
اوسکو جان بوجہ کر تحقیق بری ہوا اوس سے ذمہ اور نہ پی شراب پس تحقیق وہ کنجی ہے ہر برائی کی روایت کی یہ ابن ماجہ نے **ف** حضرت صلعم نے
یہ ابو درداء کو بطور تعلیمات تعلیم فرمائی کہ اگر جلایا جاوے تو تو بہی شرک نہ کر ورنہ اکراہ یعنی جبر کی حالت میں زبان پر اگر کلمہ کفر کا جاری کرے اور دل اوسکا
برا جانتا ہووے تو جائز ہے اور بری ہوا ذمہ یعنی بری ہوا اوس سے عہد اسلام کا اور خارج ہوا دائرہ اسلام سے یہ ازراہ تغلیظ کی فرمایا یہ مراد
کو قتل در تعزیر سے جو ہمین تہا وہ امن اوسکو نہ رہا اور شراب کنجی ہر برائی کی اسلیے ہے کہ جب عقل جاتی رہتی ہے جہان کی برائیاں سرزد ہوتی ہیں
اسلیے اسکو ام الخبائث کہا ہے ❊ع **باب المواقیت** باب ہے بیچ بیان کی وقتوں نماز کی **الفصل الاول**
عن عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقْتُ الظُّهْرِ اِذَا زَالَتِ الشَّمْسُ وَكَانَ
ظِلُّ الرَّجُلِ كَطُوْلِهٖ مَا لَمْ يَحْضُرِ الْعَصْرُ وَوَقْتُ الْعَصْرِ مَا لَمْ تَصْفَرَّ الشَّمْسُ وَوَقْتُ صَلٰوةِ الْمَغْرِبِ مَا لَمْ يَغِبِ
الشَّفَقُ وَوَقْتُ صَلٰوةِ الْعِشَاءِ اِلٰى نِصْفِ اللَّيْلِ الْاَوْسَطِ وَوَقْتُ صَلٰوةِ الصُّبْحِ مِنْ طُلُوْعِ الْفَجْرِ مَا لَمْ
تَطْلُعِ الشَّمْسُ فَاِذَا طَلَعَتِ الشَّمْسُ فَاَمْسِكْ عَنِ الصَّلٰوةِ فَاِنَّهَا تَطْلُعُ بَيْنَ قَرْنَيِ الشَّيْطَانِ رَوَاهُ مُسْلِمٌ
روایت ہے عبد اللہ بن عمرو سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے وقت ظہر کا جبوقت ڈہلی دوپہر اور ہووے سایہ مرد کا مانند طول

جبتک کہ نہ آدہی وقت عصر کا اور وقت عصر کا جبتک کہ نہ زرد ہو سورج اور وقت نماز مغرب کا جبتک کہ نہ غائب ہو شفق اور وقت نماز عشا کا ٹھیک آدہی رات تک اور وقت نماز صبح کا ظاہر ہونی فجر سی جبتلک کہ نکلی آفتاب پس جسوقت کہ نکلی پس بند رہو تو نماز سی پس تحقیق وہ نکلتا ہی درمیان دو سینگون شیطان کی روایت کی یہ مسلم نی قت پہلی وقت ظہر کا بیان فرمایا پہلی کہ پہلی حضرت جبرئیل نی آکر آنحضرت صلعم کو یہی نماز پڑہائی تہی واسطی تعلیم وقت نماز کی پہلی اسکو نماز پیشین کہتی ہین پس اول وقت اسکا جبسی شروع ہوتا ہی کہ آفتاب تہوڑا سا میل کرتا ہی بیچ آسمان کی جانب مغرب کی کہ اوسکو زوال کہتی ہین اور آخر وقت اوسکا یہ ہی کہ ہو سایہ ایک شخص کا مقدار درازی قد اوسکی کی سوای سایہ اصلی کی کہ وہ مراد ہی اوس سایہ سی کہ وقت زوال کی ہوتا ہی یعنی اکثر شہرون ہین کہ آفتاب سمت الراس کو نہین پہونچتا وہان ہر چیز کا ٹھیک دوپہر کیوقت تہوڑا سا سایہ ہوتا ہی پس سوای اوس سایہ کی جب سایہ برابر اوس چیز کی ہو جبتلک وقت ظہر کا ہی اور جبتک کہ نہ آدہی وقت عصر کا یہ تاکید ہی پہلی جملہ کی کیونکہ جب ایک مثل تک سایہ پہونچا وقت ظہر کا تمام ہوا اور وقت عصر کا شروع ہوا پس اسکا مطلب پہلی جملہ مین آچکا تہا اسکو تاکید کی لیی پہر فرمایا اور اسمین دلیل ہی اسپر کہ درمیان ظہر اور عصر کی وقت مشترک نہین ہی جیسی کہ امام مالک کہتی ہین پس ابتدای وقت عصر کی تو معلوم ہوئی اور جبتلک کہ آفتاب زرد نہین ہوتا جبتلک وقت عصر کا بلا کراہت باقی رہتا ہی چنانچہ اس حدیث مین اشارہ اوسی کی طرف ہی بعد اوسکی وقت جواز رہتا ہی غروب آفتاب تلک اور مراد زرد ہونی آفتاب سی بعضونکی نزدیک یہی کہ ٹکیہ آفتاب کی متغیر ہو جاوی کہ دیکہتی اوسکی مین نظر خیرگی نہ کری اور بعضون کی نزدیک یہ ہی کہ شعاع جو دیوار پر پڑتی ہی اوسمین تغیر آجاوی اور جاننا چاہیی کہ مذہب تینون امامون کا اور صاحبین کا اور زفر کا اور سوای انکی کا یہ ہی کہ آخر وقت ظہر کا ایک مثل تک ہی اور بعد اوسکی وقت عصر کا آتا ہی اور یہ حدیث دلیل اونکی ہی اور ایک روایت امام اعظم رح سی بہی اسیطرح آئی ہی بلکہ بعضون نی لکہا ہی کہ فتوی اسی پر ہی چنانچہ درمختار مین لکہا اور نہی ترجیح اسی روایت کو دی ہی اور مشہور روایت انکی مذہب کی یہ ہی کہ وقت ظہر کا دو مثل تک باقی رہتا ہی دلیلین انکی ہدایہ وغیرہ مین مذکور ہین جو چاہی دیکہہ لی پس علمانی لکہا ہی کہ مختار یہ ہی کہ ظہر ایک مثل کی اندر اندر پڑہ لی اور عصر بعد دو مثل کی پڑہی تا بلا اختلاف درست ہون اور وقت نماز مغرب کا بعد غروب ہونی آفتاب کی سی شروع ہوتا ہی اور تمام ہوتا ہی وقت چہپنی شفق کی اور شفق نزدیک اکثر امامون کی نام ہی سرخی کا کہ بعد چہپنی آفتاب کی ظاہر ہوتی ہی اور سب اہل لغت بہی یہی کہتی ہین اور نزدیک ابو حنیفہ اور ایک جماعت علما کی نام سفیدی کا ہی کہ بعد سرخی کی پیدا ہوتی ہی اور ایک روایت ابو حنیفہ سی بہی یہی ہی کہ نام سرخی کا ہی چنانچہ شرح وقایہ مین فتوی اسی پر لکہا ہی پس احتیاط یہ چاہتی ہی کہ مغرب تو سرخی چہپنی کی اندر اندر پڑہ لی اور عشا بعد چہپنی سفیدی کی تا نماز بلا اختلاف ادا ہو اور وقت عشا بعد چہپنی شفق کی سی شروع ہوتا ہی اور ٹہیک آدہی رات تک وقت مختار یعنی بلا کراہت باقی رہتا ہی اور وقت جواز پہلی طلوع فجر تک ہی اور بعد طلوع صبح صادق کی وقت فجر کا شروع ہوتا ہی اور طلوع آفتاب پر تمام ہوتا ہی اور ظاہر حدیث سی یہ معلوم ہوتا ہی کہ تمام وقت صبح کا مختار ہی اور بعضون نی لکہا ہی کہ وقت مختار اسفار تک ہی اور بعد اوسکی وقت جواز کا بیان اوقات نماز کا تمام ہوا آگی جو فرمایا کہ آفتاب نکلتا ہی درمیان دو شاخون شیطان کی یعنی دو جانب سر اوسکی کی جیسی کہ آیا ہی کہ شیطان سامنی آفتاب کی کہڑا ہوتا ہی وقت طلوع اوسکی کی اور نزدیک کرتا ہی سر اپنا اوس سی اور ایسی ہی وقت غروب کی پس سامنی ہوتا ہی اونکی کہ آفتاب کو پوجتی ہین اور واقع ہوتا ہی سجدہ کفار کا طرف اوسکی پس اتراتا ہی اپنی خیال مین اور تابعدارون اپنی کی مین کہ یہ عبادت اوسکو کرتی ہین اور اوسکی طرف سجدہ کرتی ہین پس آنحضرت صلعم نی منع فرمایا اپنی امت کو اوسوقت کی نماز پڑہنی سی تا عبادت خدا پرستون کی بیچ غیر وقت شیطان کی پوجنی والون کی ہووی + ع وعن بُرَیْدَۃَ قَالَ اِنَّ رَجُلًا سَاَلَ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ عَنْ وَقْتِ الصَّلٰوۃِ فَقَالَ لَہٗ صَلِّ مَعَنَا ھٰذَیْنِ یَعْنِی الْیَوْمَیْنِ فَلَمَّا زَالَتِ الشَّمْسُ اَمَرَ بِلَالًا فَاَذَّنَ ثُمَّ اَمَرَہٗ فَاَقَامَ الظُّھْرَ ثُمَّ اَمَرَہٗ فَاَقَامَ الْعَصْرَ

وَالشَّمْسُ مُرْتَفِعَةٌ بَيْضَاءُ نَقِيَّةٌ ثُمَّ أَمَرَهُ فَأَقَامَ الْمَغْرِبَ حِيْنَ غَابَتِ الشَّمْسُ ثُمَّ أَمَرَهُ فَأَقَامَ الْعِشَاءَ حِيْنَ غَابَ الشَّفَقُ ثُمَّ أَمَرَهُ فَأَقَامَ الْفَجْرَ حِيْنَ طَلَعَ الْفَجْرُ فَلَمَّا أَنْ كَانَ الْيَوْمُ الثَّانِيْ أَمَرَهُ فَأَبْرَدَ بِالظُّهْرِ فَأَبْرَدَ بِهَا فَأَنْعَمَ أَنْ يُبْرِدَ بِهَا وَصَلَّى الْعَصْرَ وَالشَّمْسُ مُرْتَفِعَةٌ أَخَّرَهَا فَوْقَ الَّذِيْ كَانَ وَصَلَّى الْمَغْرِبَ قَبْلَ أَنْ يَّغِيْبَ الشَّفَقُ وَصَلَّى الْعِشَاءَ بَعْدَ مَا ذَهَبَ ثُلُثُ اللَّيْلِ وَصَلَّى الْفَجْرَ فَأَسْفَرَ بِهَا ثُمَّ قَالَ أَيْنَ السَّائِلُ عَنْ وَقْتِ الصَّلٰوةِ فَقَالَ الرَّجُلُ أَنَا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ وَقْتُ صَلٰوتِكُمْ بَيْنَ مَا رَأَيْتُمْ رَوَاهُ مُسْلِمٌ

اور روایت ہی بریدہ سی کہا کہ تحقیق ایک شخص نی پوچہا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سی حال وقت نماز کا کہ اول اور آخر وقت نماز کا کیا ہی پس فرمایا واسطی اوسکی نماز پڑہ تو ساتہ ہماری ان دونوں میں یعنی تا دکہا دون تجہی اوقات نماز کی پس جبکہ ڈہلا آفتاب حکم کیا بلال کو یعنی اذان کا پس اذان دی پہر حکم کیا اوسکو یعنی تکبیر کا پس تکبیر کہی نماز ظہر کی پہر حکم کیا اوسکو پس قائم کی نماز عصر کی اور آفتاب تہا بلند سفید صاف یعنی آلایش زردی کی پہر حکم کیا اوسکو پس قائم کی مغرب جسوقت کہ غائب ہوا سورج یعنی مجرد ڈوب چکنی کی پہر حکم کیا اوسکو پس قائم کی عشا جسوقت کہ غائب ہوئی شفق پہر حکم کیا اوسکو پس قائم کی نماز فجر کی اوسوقت کہ نمودار ہوئی فجر یعنی اس دن میں سب نمازیں اول وقت پڑہ کر دکہا دین کہ اول وقت یہ ہی پس جب ہوا دوسرا دن حکم کیا بلال کو کہ ڈہیل کری نماز ظہر کو پس ڈہیل کی ساتہ اوسکی پس بہت ڈہیل کی اور نماز پڑہی عصر کی اور آفتاب بلند تہا تاخیر کیا اوسکو زیادہ اوس تاخیر سی کہ تہی اور نماز پڑہی مغرب کی پہلی چہپنی شفق کی یعنی متصل چہپنی شفق کی اور نماز پڑہی عشا کی پیچہی جانی تہائی رات کی اور نماز پڑہی فجر کی وقت روشن ہونی فجر کی پہر فرمایا کہاں ہی پوچہنی والا وقت نماز سی پس کہا اوس شخص نی کہ میں حاضر ہوں ای رسول خدا فرمایا وقت نماز کا درمیان اوس چیز کی ہی کہ دیکہا تمنی روایت کی یہ مسلم نی ف پہر حکم کیا اوسکو پس قائم کی عصر یہاں ذکر وقت نماز کا نہ کیا اور ایسی ہی ذکر اذان کا نہ بیان کیا اور نہ اوسکی بعد میں ایسلیے کہ ظاہر تہا اور پس بہت ڈہیل کیا یعنی بہ نسبت پہلی دن کی آج اتنی ڈہیل کی کہ جوش گرمی کا جاتا رہا اور عصر کو زیادہ اوس تاخیر سی کہ تہی یعنی پہلی دن جو تاخیر کی تہی بہ نسبت اوسکی دوسری روز زیادہ تاخیر کی کہ بعد مثلین کی نماز پڑہی اور پہلی دن کی یعنی میں کرو دہ تاخیر کی گئی تہی ظہر سی نہ یہ کہ تاخیر کی گئی تہی وقت اپنی سی اور عشا کو آخر وقت تک تاخیر نکیا ایسلیے کہ لوگونکو جاگتی میں لی آئی ہو اور اگر پہلی عشا کی سو رہین گی تو سونا مکروہ ہوگا اور اخیر حدیث کی یہ معنی ہیں کہ اول اور آخر وقت پہچان لیا تمنی پس یہاں سی وقتونکا وقت ہی اول اور اوسط بہی اور آخر بہی اور مراد آخر وقت سی وقت مختار ہی نہ وقت جواز ایسلیے کہ بعد ان وقتونکی کہ بیان فرمائی اور بہی وقت باقی رہتا ہی

الفصل الثانی فصل دوسری

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَمَّنِيْ جِبْرِيْلُ عِنْدَ الْبَيْتِ مَرَّتَيْنِ فَصَلّٰى بِيَ الظُّهْرَ حِيْنَ زَالَتِ الشَّمْسُ وَكَانَتْ قَدْرَ الشِّرَاكِ وَصَلّٰى بِيَ الْعَصْرَ حِيْنَ صَارَ ظِلُّ كُلِّ شَيْءٍ مِثْلَهُ وَصَلّٰى بِيَ الْمَغْرِبَ حِيْنَ أَفْطَرَ الصَّائِمُ وَصَلّٰى بِيَ الْعِشَاءَ حِيْنَ غَابَ الشَّفَقُ وَصَلّٰى بِيَ الْفَجْرَ حِيْنَ حَرُمَ الطَّعَامُ وَالشَّرَابُ عَلَى الصَّائِمِ فَلَمَّا كَانَ الْغَدُ صَلّٰى بِيَ الظُّهْرَ حِيْنَ كَانَ ظِلُّهُ مِثْلَهُ وَصَلّٰى بِيَ الْعَصْرَ حِيْنَ كَانَ ظِلُّهُ مِثْلَيْهِ وَصَلّٰى بِيَ الْمَغْرِبَ حِيْنَ أَفْطَرَ الصَّائِمُ وَصَلّٰى بِيَ الْعِشَاءَ إِلٰى ثُلُثِ اللَّيْلِ وَصَلّٰى بِيَ الْفَجْرَ فَأَسْفَرَ ثُمَّ الْتَفَتَ إِلَيَّ فَقَالَ يَا مُحَمَّدُ هٰذَا وَقْتُ الْأَنْبِيَاءِ مِنْ قَبْلِكَ وَالْوَقْتُ مَا بَيْنَ هٰذَيْنِ الْوَقْتَيْنِ رَوَاهُ أَبُوْ دَاوٗدَ وَالتِّرْمِذِيُّ

روایت ہی ابن عباس سی کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی امامت کی میری جبرئیل نی نزدیک کعبہ کی دو بار یعنی دو دن تا کیفیت اور اوقات نماز کی سکہلا دین پس نماز پڑہائی مجہکو ظہر کی وقت ڈہلنی آفتاب کی اور تہا سایہ مانند تسمہ کی اور نماز پڑہائی مجہکو عصر کی اوسوقت کہ ہو چکا سایہ ہر چیز کا مانند اوسکی یعنی سوای سایہ اصلی کی اور نماز پڑہائی مجہکو مغرب کی اوسوقت کہ افطار کرتا ہی روزہ دار یعنی چہپنی آفتاب کی اور نماز پڑہائی مجہکو عشا کی اوسوقت کہ غائب ہوئی شفق اور نماز پڑہائی مجہکو فجر کی اوسوقت کہ حرام ہوتا ہی کہانا اور پینا روزہ دار پر یعنی

صبح صادق ظاہر ہوئی پھر جب ہوا اگلا دن نماز پڑہائی مجکو ظہر کی اوسوقت کہ ہوا سایہ ہر چیز کا مانند اوسکی یعنی قریب ایک مثل کی ہوا اور نماز پڑہائی مجکو عصر کی اوسوقت کہ ہوا سایہ اوسکا دو مثل اوسکی اور نماز پڑہائی مجکو مغرب کی اوسوقت کہ افطار کرتا ہی روزہ دار اور نماز پڑہائی مجکو عشا کی وقت تہائی رات کی اور نماز پڑہائی مجکو فجر کی پس خوب روشنی ہوئی پھر التفات کیا طرف میری پس کہا ای محمد صلعم وقت یہ ہی پیغمبروں کا کہ پہلے تجہسی تہی اور وقت درمیان ان دو وقتوں کی روایت کی یہ ابوداود اور ترمذی نی ف اور تہا سایہ مانند تسمہ کی سایہ اصلی مختلف ہوتا ہی باعتبار اختلاف مکانوں کی اور اوقات کی اور بعضی شہروں میں بعضی فصلوں میں بالکل سایہ اصلی نہیں ہوتا چنانچہ مکہ معظمہ میں بہی اور نیسوین سرطان کو نہیں ہوتا پس بیان فرماتی ہیں کہ ان روزوں میں سایہ اصلی مکہ معظمہ میں بقدر چوڑان تسمہ جوتی کی تہا + ع ع

الفصل الثالث فصل تیسری عن ابن شِهَابٍ اَنَّ عُمَرَ بْنَ عَبْدِ الْعَزِيْزِ اَخَّرَ الْعَصْرَ شَيْئًا فَقَالَ لَهُ عُرْوَةُ اَمَا اِنَّ جِبْرَئِيْلَ قَدْ نَزَلَ فَصَلّٰى اَمَامَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ لَهُ عُمَرُ اِعْلَمْ مَا تَقُوْلُ يَا عُرْوَةُ فَقَالَ سَمِعْتُ بَشِيْرَ بْنَ اَبِيْ مَسْعُوْدٍ يَقُوْلُ سَمِعْتُ اَبَا مَسْعُوْدٍ يَقُوْلُ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ نَزَلَ جِبْرَئِيْلُ فَاَمَّنِيْ فَصَلَّيْتُ مَعَهٗ ثُمَّ صَلَّيْتُ مَعَهٗ ثُمَّ صَلَّيْتُ مَعَهٗ ثُمَّ صَلَّيْتُ مَعَهٗ ثُمَّ صَلَّيْتُ مَعَهٗ يَحْسُبُ بِاَصَابِعِهٖ خَمْسَ صَلَوَاتٍ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ

روایت ہی ابن شہاب سی کہ تحقیق عمر بن عبدالعزیز نی دیر کی عصر کو کچہ یعنی وقت مختار سی ایک ذرہ دیر کر کی پڑہی پس کہا واسطی اونکی عروہ نی خبردار ہو تحقیق جبرئیل اوتری پس نماز پڑہی آگی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی یعنی امامت کی اونکی پس کہا واسطی عروہ کی عمر نی جان کیا کہتا ہی تو ای عروہ پس کہا عروہ نی سنا میں نی بشیر بیٹی ابی مسعود کی سی کہ کہتا تہا سنا میں نی ابو مسعود سی کہ کہتی تہی سنا میں نی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سی کہ فرماتی تہی اوتری جبرئیل پس امامت کی میری پس نماز پڑہی میں نی ساتہ اوسکی پہر نماز پڑہی میں نی ساتہ اوسکی پہر نماز پڑہی میں نی ساتہ اوسکی پہر نماز پڑہی میں نی ساتہ اوسکی پہر نماز پڑہی میں نی ساتہ اوسکی حساب کرتی تہی حضرت صلعم ساتہ اونگلیوں اپنی کی پانچوں نمازوں کا روایت کیا یہ بخاری اور مسلم نی ف مطلب عروہ کا یہ تہا کہ عمر بن عبدالعزیز کو یاد دلاویں حدیث امامت کرنی جبرئیل کی کہ پہلی دن اول وقت نمازیں پڑہائیں اور اس سی معلوم ہوا کہ اول وقت نماز پڑہنی فضیلت رکہتی ہی تم نی کیوں تاخیر کر کی ترک فضیلت کا کیا اگرچہ تاخیر تہوڑی ہی کی پہر عمر بن عبدالعزیز نی جو کہا جان کیا کہتا ہی مراد انکی یہ تہی کہ حدیث روایت کرنی پیغمبر صلعم سی ایک امر عظیم ہی احتیاط اوسمیں واجب ہی بلا سند نہ بیان کرنی چاہیی خبردار رہ تا اوسمیں خطا نہ کری اگرچہ عروہ جلیل الشان تہی اور یہ بات کہنی مناسب نہ تہی لیکن عظمت شان روایت کی اونکو باعث اس تنبیہ کی ہوئی پہر آگی عروہ نی کہا سمعت بشیر آخر تک مع اسکی بیان حفظ اور ہوشیاری اپنی کی کہ میں اس بات میں علم یقینی رکہتا ہوں اور اس حدیث کو اوس شخص سی سنا ہی کہ اوسنی صحابی سی سنا اور راوی اونہوں نی حضرت صلعم سی اور اس حدیث میں بیان اوقات نماز کا نہ کیا پہلی کہ مخاطب کو معلوم تہی پس اس روایت میں مبہم بیان کیی اور اور روایتوں میں ساتہ تفصیل کی آئی

وعن عمر بن الْخَطَّابِ اَنَّهٗ كَتَبَ اِلٰى عُمَّالِهٖ اِنَّ اَهَمَّ اُمُوْرِكُمْ عِنْدِي الصَّلٰوةُ مَنْ حَفِظَهَا وَحَافَظَ عَلَيْهَا حَفِظَ دِيْنَهٗ وَمَنْ ضَيَّعَهَا فَهُوَ لِمَا سِوَاهَا اَضْيَعُ ثُمَّ كَتَبَ اَنْ صَلُّوا الظُّهْرَ اِنْ كَانَ الْفَيْءُ ذِرَاعًا اِلٰى اَنْ يَّكُوْنَ ظِلُّ اَحَدِكُمْ مِثْلَهٗ وَالْعَصْرَ وَالشَّمْسُ مُرْتَفِعَةٌ بَيْضَاءُ نَقِيَّةٌ قَدْرَ مَا يَسِيْرُ الرَّاكِبُ فَرْسَخَيْنِ اَوْ ثَلٰثَةً قَبْلَ مَغِيْبِ الشَّمْسِ وَالْمَغْرِبَ اِذَا غَابَتِ الشَّمْسُ وَالْعِشَاءَ اِذَا غَابَ الشَّفَقُ اِلٰى ثُلُثِ اللَّيْلِ فَمَنْ نَامَ فَلَا نَامَتْ عَيْنُهٗ وَمَنْ نَامَ فَلَا نَامَتْ عَيْنُهٗ وَمَنْ نَامَ فَلَا نَامَتْ عَيْنُهٗ وَالصُّبْحَ وَالنُّجُوْمُ بَادِيَةٌ مُشْتَبِكَةٌ رَوَاهُ مَالِكٌ

اور روایت ہی عمر بن خطاب رضی سی یہ کہ اونہوں نی لکہا طرف اپنی عاملوں کی تحقیق بہت ضرور کاموں تمہاری سی نزدیک میری نماز ہی جسنی محافظت کی اوسکی یعنی ساتہ شرائط و ارکان کی ادا

اوسکو اور نگہبانی کی اوسپر یعنی ہمیشہ پڑہی اور جلدی نکی بسبب سستی اور دکہانیکی اور عجب اور غرور کی محافظت کی اوسنی دین اپنا کی یعنی بقیہ
امور دین اپنی کی اور جسنی ضایع کیا اوسکو پس وہ شخص واسطی اوس چیز کی کہ سوای نماز کی ہی بہت ضایع کرنیوالا ہی پہر لکہا یہ کہ پڑہو نماز ظہر کی
وقت ہونی سایہ زوال کی ایک گز یہانتک کہ ہو سایہ مانند ایک تمہاری کی یعنی سوای سایہ اصلی کی اور پڑہو نماز عصر ایسی وقت کہ آفتاب بلند ہو
سفید صاف بقدر اوس چیز کی کہ چلی سوار چہ کوس یا تو کوس پہلی ڈوبنی آفتاب کی اور پڑہو مغرب جسوقت کہ غایب ہوجاوی سورج اور پڑہو عشا
جسوقت کہ غایب ہو شفق تہائی رات تک پس جو سووی یعنی پہلی عشا کی پس نہ سوئیو آنکہین اوسکی پس جو سووی پس نہ سوئیو آنکہین اوسکی پس جو سووے
پس نہ سوئیو آنکہین اوسکی اور پڑہو نماز صبح ایسی وقت کہ ستاری ظاہر ہون گنٹے یعنی صبح کی تاریکی مین پڑہو روایت کی یہ مالک نی ف
جسنی محافظت نماز کی کی محافظت کی امور دین اپنی کی اسلیی کہ نماز ستون دین کا ہی اور باز رکہتی ہی برائیوں سی اور جسنی اسکو ضایع کیا یعنی
بالکل نہ پڑہی یا واجبات اوسکی ترک کیی تو وہ سوای نماز کی اور واجبات اور مستحبات کو بہت ضایع کرنیوالا ہی کیونکہ یہ اصل عبادتونکی تہی جب اسکا
خیال کیا تو غیر اسکی کا کیا کریگا اور یہ جو فرمایا کہ پڑہو نماز ظہر کی وقت ہونی سایہ زوال کی ایک گز یعنی بعد اوسکی متصل ساتہ اوسکی کہ اول وقت ظہر کا ہی
یہ بات اعتبار مکان خاص کی فرمائی کہ وہان سایہ اصلی اسیقدر ہوگا جیسی کہ اوپر معلوم ہوچکا ہی کہ وہ مختلف ہوتا ہی ساتہ اختلاف مکانون اور زمانون
اور نہ سوئیو آنکہین اوسکی یہ بددعا ہی ساتہ بی آرامی اور بیداری کی اوسکی لیی کہ تغافل کری نماز عشا کی پہلی اور سورہی بغیر پڑہی یہ بددعا تین بار کی
تاکید کی لیی کہا ہی ابن حجر شافعی نی کہ اس حدیث سی معلوم ہوا کہ سونا پہلی نماز کی حرام ہی اور ہماری نزدیک یہ محمول ہی تفصیل پر کہ اگر بعد دخول
وقت کی سووی اور گمان رکہتا ہی کہ تمام وقت نماز کی مین سوتا ہی رہیگا تو نہین جائز ہی اوسکو سونا اور اگر اعتماد ہی اپنی نفس پر کہ بغیر جگائی جاگیگا
ایسی وقت کہ کامل نماز پڑہ سکیگا وقت مین تو جائز ہی اور اگر پہلی وقت کی سووی تو اوسمین اختلاف کیا ہی علمار نی بعضی تو پہلی سی تفصیل سی منع
بیان کرتی ہین اور بعضی کہتی ہین کہ اوسمین مطلق حرام نہین اسلیی کہ پہلی وقت کی مکلف ساتہ نماز کی نہین اور تفصیل جو پہلی صورت مین بیان کی وہ موافق ہی
قواعد ہماری کی ع ح وَعَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ كَانَ قَدْرُ صَلٰوةِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الظُّهْرَ فِي
الصَّيْفِ ثَلٰثَةَ اَقْدَامٍ اِلٰى خَمْسَةِ اَقْدَامٍ وَفِي الشِّتَاءِ خَمْسَةَ اَقْدَامٍ اِلٰى سَبْعَةِ اَقْدَامٍ رَوَاهُ اَبُوْدَاوٗدَ وَالنَّسَائِيُّ
اور روایت ہی ابن مسعود سی کہا تہا اندازہ نماز ظہر رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کا گرمیون مین تین قدم سی پانچ قدم تک اور جاڑی مین پانچ قدم
سات قدم تک روایت کی یہ ابوداود اور نسائی نی ف زیادتی بیچ سایہ جاڑی کی اسلیی ہوتی ہی کہ سایہ اصلی اوس فصل مین زیادہ ہوتا ہی اور
گرمی مین کم خصوصا حرمین شریفین مین حالانکہ یہ دونون وقت برابر ہین اور بہر تقدیر یہ حدیث دلالت کرتی ہی اوپر تاخیر کرنی ظہر کی وقت زوال ہی
اور قدم مراد ہی ساتوین حصہ قد ہر شخص کی سی اور طول ہر چیز کا سات قدم مقرر کیا ہی باعتبار اسکی کہ قد آدمی کا مقدار سات قدم اوسکی کی ہوتا ہی
یہ جدول لکہی جاتی ہی کہ مناسب اس مقام کی ہی اسمین مقدار ہر مہینی کی سایہ اصلی کی اور اوقات نماز کی اور مقدار شفق اور صبح صادق کی
لکہی ہی اول بعض اصطلاحات اسکی معلوم کیا چاہیی تا مطلب اسکا خوب سمجہا جاوی جاننا چاہییے کہ ایک قدم ساٹہ دقیقہ کا ہوتا ہے اور
ایک دقیقہ ساٹہ آن کا ہوتا ہی اور آن یہ ہی کہ اوسمین گیارہ بار لفظ اللہ کا کہہ سکین اور ایک گہڑی ساٹہ پل کی ہوتی ہی
اور ایک پل ساٹہ ریزی کا ہوتا ہی اور ایک ریزہ ساٹہ ذرہ کا ہوتا ہی اور ریزہ بقدر دو حرف کہنی کی ہوتا ہے جیسی کہ
کہین آن اور ذرہ اسقدر ہوتا ہی کہ اوسمین ایک حرف بہی نہ کہہ سکین اور بعضون نی کہا ہی کہ پل اوسکو کہتی ہین کہ اوسمین اشارہ با لفظ
اللہ کا کہین * یہ جدول میرزا خیر اللہ منجم نی بحسب افق دار الخلافہ شاہجہان آباد کی لکہی ہی اور حضرت شاہ ولی اللہ محدث دہلوی رح نی پسند کی ہے *

برج و مہینے	[illegible]	نصف النہار سے سایہ اصلی کا وقت	مستحب اول	عصر	مستحب اول	عشاء	مستحب اول
حمل چیت	۳ گھڑے ۴۶ پل	۳ قدم ۴۹ دقیقہ	۱۵ گھڑے	۱ قدم ۴۶ دقیقہ	۶ گھڑے ۲۳ پل	۱۷ قدم ۴۹ دقیقہ	۴ گھڑے ۶ پل
ثور بیساکھ	۳ گھڑے ۳۶ پل	۲ قدم ۱۰ دقیقہ	۱۶ گھڑے ۴ پل	۹ قدم ۱۰ دقیقہ	۷ گھڑے ۹ پل	۱۶ قدم ۱ دقیقہ	۳ گھڑے ۳۹ پل
جوزا جیٹھ	۳ گھڑے ۵۵ پل	۱ قدم ۲ دقیقہ	۱۶ گھڑے ۵۱ پل	۸ قدم ۲ دقیقہ	۸ گھڑے ۲ پل	۱۵ قدم ۲ دقیقہ	۳ گھڑے ۵۷ پل
سرطان اساڑھ	۴ گھڑے ۶ پل	۳۸ دقیقہ	۱۷ گھڑے ۷ پل	۷ قدم ۳۸ دقیقہ	۸ گھڑے ۲۸ پل	۱۴ قدم ۳۸ دقیقہ	۵ گھڑے [illegible] پل
اسد ساون	۳ گھڑے ۵۵ پل	۱ قدم ۲ دقیقہ	۱۶ گھڑے ۵۱ پل	۸ قدم ۲ دقیقہ	۸ گھڑے ۲ پل	۱۵ قدم ۲ دقیقہ	۳ گھڑے ۵۷ پل
سنبلہ بھادوں	۳ گھڑے ۳۶ پل	۲ قدم ۱ دقیقہ	۱۶ گھڑے ۴ پل	۹ قدم ۱ دقیقہ	۷ گھڑے ۹ پل	۱۶ قدم ۱ دقیقہ	۳ گھڑے ۳۹ پل
میزان اسوج	۳ گھڑے ۲۶ پل	۳ قدم ۴۹ دقیقہ	۱۵ گھڑے	۱ قدم ۵۹ دقیقہ	۶ گھڑے ۱۳ پل	۱۷ قدم ۴۹ دقیقہ	۴ گھڑے ۹ پل
عقرب کاتک	۳ گھڑے ۲۷ پل	۵ قدم ۵۴ دقیقہ	۱۴ گھڑے ۸ پل	۱۲ قدم ۵۴ دقیقہ	۵ گھڑے ۴۵ پل	۹ قدم ۵۴ دقیقہ	۳ گھڑے ۵۳ پل
قوس مگھر	۳ گھڑے ۳۶ پل	۸ قدم ۱ دقیقہ	۱۳ گھڑے ۴ پل	۲۲ قدم ۱ دقیقہ	۵ گھڑے ۴ پل	۲۲ قدم دقیقہ	۴ گھڑے ۵۱ پل
جدی پوہ	۳ گھڑے ۴ پل	۹ قدم ۱ دقیقہ	۱۲ گھڑے ۳ پل	۱۷ قدم ۱ دقیقہ	۵ گھڑے ۳۶ پل	۲۳ قدم ۱ دقیقہ	۳ گھڑے ۵ پل
دلو ماگھ	۳ گھڑے ۳۶ پل	۸ قدم ۱ دقیقہ	۱۳ گھڑے ۴ پل	۱۵ قدم ۱ دقیقہ	۵ گھڑے ۴ پل	۲ قدم ۱ دقیقہ	۳ گھڑے ۵۱ پل
حوت پھاگن	۳ گھڑے ۲۷ پل	۵ قدم ۵۴ دقیقہ	۱۳ گھڑے ۵۷ پل	۱۲ قدم ۵۳ دقیقہ	۵ گھڑے ۵۴ پل	۱۹ قدم ۵۴ دقیقہ	۳ گھڑے ۵۴ پل

باب تعجیل الصلوٰۃ

باب ہی بیچ بیان جلدی نماز پڑہنی کی ف یعنی نماز مین اصل یہ ہی کہ جلدی کری اوسین موجب قول اللہ تعالیٰ کی فاستبقوا الخیرات یعنی پس جلدی کرو بہلائیون مین مگر جہان شارع نی تاخیر کو فرمایا ہی وہان تاخیر کری اور امام شافعی کی نزدیک اول وقت نماز پڑہنی مستحب ہی مطلق اور امام اعظم رح کی نزدیک مستحب یہ ہی کہ گرمی مین ظہر کو ٹہنڈی وقت پڑہی اور فجر کو روشنی مین سب نواحی اور عشا کو دیر کر کی پڑہی اور عصر کو بہی تاخیر کری یہانتک کہ آفتاب متغیر نہو وی اور جلدی پڑہنی کی حد یہ ہی کہ نصف اول وقت کی مین پڑہی ۱۲

الفصل الاول

فصل پہلی عن سَیَّارِ بْنِ سَلَامَةَ قَالَ دَخَلْتُ اَنَا وَاَبِیْ عَلٰی اَبِیْ بَرْزَةَ الْاَسْلَمِیِّ فَقَالَ لَهٗ اَبِیْ کَیْفَ کَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یُصَلِّی الْمَکْتُوْبَةَ فَقَالَ کَانَ یُصَلِّی الْهَجِیْرَ الَّتِیْ تَدْعُوْنَهَا الْاُوْلٰی حِیْنَ تَدْحَضُ الشَّمْسُ وَیُصَلِّی الْعَصْرَ ثُمَّ یَرْجِعُ اَحَدُنَا اِلٰی رَحْلِهٖ فِیْ اَقْصَی الْمَدِیْنَةِ وَالشَّمْسُ حَیَّةٌ وَنَسِیْتُ مَا قَالَ فِی الْمَغْرِبِ وَکَانَ یَسْتَحِبُّ اَنْ یُّؤَخِّرَ الْعِشَاءَ الَّتِیْ تَدْعُوْنَهَا الْعَتَمَةَ وَکَانَ یَکْرَهُ النَّوْمَ قَبْلَهَا وَالْحَدِیْثَ بَعْدَهَا وَکَانَ یَنْفَتِلُ مِنْ صَلٰوةِ الْغَدَاةِ حِیْنَ یَعْرِفُ الرَّجُلُ جَلِیْسَهٗ وَیَقْرَاُ بِالسِّتِّیْنَ اِلَی الْمِائَةِ وَفِیْ رِوَایَةٍ وَّلَا یُبَالِیْ بِتَاْخِیْرِ الْعِشَاءِ اِلٰی ثُلُثِ اللَّیْلِ وَلَا یُحِبُّ النَّوْمَ قَبْلَهَا وَالْحَدِیْثَ بَعْدَهَا مُتَّفَقٌ عَلَیْهِ روایت ہی سیار بن سلامہ سی کہا کہ داخل ہوا مین اور باپ میرا اوپر ابی برزہ اسلمی کی پس کہا اوسکو باپ میری نی کسطرح تہی حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نماز پڑہتی فرض پس کہا تہی پڑہتی نماز ظہر کی کہ جسکو کہتی ہو پہلی نماز جس وقت کہ ڈہلتی دوپہر اور پڑہتی نماز عصر پہر پہرتا یعنی بعد عصر کی ایک ہم مین سی طرف مکان اپنی کی بیچ کنارہ مدینہ کی اور آفتاب زندہ ہوتا یعنی صاف ہوتا تغیر

کہا سیار نی اور جب ساتھ سنا اوس چیز کو کہا ابو برزہ نی تہا محمد نماز مغرب کی اور یہی حضرت کہ سبب سی یہ کہ دیر کرتی مین نماز عشا و نیز کرا
کرتی ہوا وسکو عتمہ اور تہی حضرت مکروہ رکہتی تہی سونی کو پہلی عشا کی اور بات کرنیکو پیچہی اوسکی اور تہی پڑہتی نماز صبح کو اوس وقت کہ پہچانتا آدمی
ہمنشین اپنی کو اور پڑہتی ساتھ آیتون سی سو آیتون تک اور بیچ ایک روایت کی یہ ہی کہ نہین پروا کرتی ساتھ دیر لگانی عشا کی تہائی رات تک
اور نہین دوست رکہتی سونا پہلی عشا کی اور بات کرنی پیچہی عشا سی روایت کی یہ بخاری اور مسلم نی **ف** ظہر کا وقت جو یہان مذکور ہوا ظاہر یہ ہی
کہ اوس وقت جاڑی کی دنون مین پڑہتی ہونگی گرمی مین ٹہنڈی وقت یہ نماز پڑہنی حضرت صلعم سی ثابت ہوئی ہی قولاً اور فعلاً اور عتمہ کہتی ہین
تاریکی کو کہ بعد غائب ہونی شفق کی پیدا ہوتی ہی اعراب عشا کو عتمہ کہتی تہی آخر کو حضرت نی اس نام سی منع فرمایا اور مراد تاخیر سی تاخیر تہائی رات تک
کی ہی اور مکروہ رکہتی تہی سونی کو پہلی عشا کی اور بات کرنیکو پیچہی اوسکی یعنی دنیا کا کلام کرنا مکروہ رکہتی تہی اسلیی کہ ختم عمل عبادت اور ذکر اللہ پر ہووی
کہ نیند بہن موت کی ہی اور شرح السنہ مین لکہا ہی کہ اکثر علما مکروہ کہتی ہین سونیکو پہلی عشا سی اور بعضون نی اجازت دی ہی اور تہی ابن عمر سوتی
پہلی اوسکی اور بعضون نی اجازت دی ہی رمضان مین اور کہا نووی نی جب غالب ہووی نیند اور نہ خوف ہو فوت ہونی وقت کا تو سونا مکروہ نہین
اور کلام کرنی کو بعد عشا کی ایک جماعت علما کی نی مکروہ رکہا ہی از انجملہ ایک سعید بن مسیب تہی کہ کہتی تہی سو رہنا میرا عشا سی یعنی بغیر عشا پڑہی محبوب
ہی زیادہ طرف میری لغو کلام کرنی سی بعد اوسکی اور اجازت دی ہی بعضون نی کہ دم کردن لکہتی اور بیچ اوس چیز کی کہ ضرور ہو حاجتون سی اور
اجازت دی ہی کلام کرنیکی ساتھ گہر والونکی اور مہمان کی یہ ملا علی قاری رح نی لکہا ہی اور شیخ عبد الحق رح نی لکہا ہی کہ دونون چیزون مین اجازت ہی
سونا اگر ہووی ساتھ قصد دفع کسل اور حاصل کرنی نشاط کی نماز مین جائز ہی خصوصاً رمضان مین اور کلام اگر ضروری ہی اور دینی ہی نہ دنیوی وہ بہی
جائز ہی **وعن** مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرِو بْنِ الْحَسَنِ بْنِ عَلِيٍّ قَالَ سَأَلْنَا جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللهِ عَنْ صَلٰوةِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ
كَانَ يُصَلِّي الظُّهْرَ بِالْهَاجِرَةِ وَالْعَصْرَ وَالشَّمْسُ حَيَّةٌ وَالْمَغْرِبَ إِذَا وَجَبَتْ وَالْعِشَاءَ إِذَا كَثُرَ النَّاسُ عَجَّلَ وَإِذَا
قَلُّوا أَخَّرَ وَالصُّبْحَ بِغَلَسٍ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہی محمد بن عمرو بن حسن بن علی سی کہا پوچہا ہمنی جابر بن عبد اللہ سی حال نماز نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا
پس کہا تہی نماز پڑہتی ظہر کی دوپہر ڈہلی اور پڑہتی عصر اوس حال مین کہ آفتاب ہوتا زندہ یعنی روشن اور مغرب جسوقت کہ آفتاب غروب ہوتا اور عشا جسوقت کہ
ہوتی بہت لوگ جلدی پڑہتی اور جب ہوتی کم دیر کر کر پڑہتی اور پڑہتی صبح اندہیری مین روایت کی یہ بخاری اور مسلم نی **ف** عشا کی حق مین جو کہا ہی اس سی
معلوم ہوا کہ اگر ساتھ قصد کثرت جماعت کی نماز کو اول وقت سی تاخیر کرین جائز ہی بلکہ مستحب ہی لکہا ہی علما نی کہ امام ابو حنیفہ نی اور اونکی توابع نی جو التزام
اول وقت کا نہین کیا ہی اسی سبب سی نہین کیا ہی نہ یہ کہ اول وقت افضل نہین ہی اول وقت بذاتہ افضل ہی لیکن بسبب بعضی عوارض خارجی کی
تاخیر اولی ہوتی ہی اور صبح جو تاریکی مین پڑہتی تہی ظاہر سبب اوسکا یہ معلوم ہوتا ہی کہ یہ واسطی حاضر ہونی جماعت کثیر کی تہا کہ صحابہ شب بیدار تہی
رات کی سونی سی ملول ہوتی تہی پس صبح کو سویری ہی موجود ہوتی تہی اور اس حدیث سی یہ نہین معلوم ہوتا کہ حضرت ہمیشہ تاریکی ہی مین پڑہتی
تہی اور اگر ہووی بہی تو روشنی کی وقت پڑہنی مین امر واقع ہوا ہی اور امر ہماری نزدیک راجح تر ہوتا ہی فعل سی بطرح **وعن**
أَنَسٍ قَالَ كُنَّا إِذَا صَلَّيْنَا خَلْفَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالظَّهَائِرِ سَجَدْنَا عَلَى ثِيَابِنَا اتِّقَاءَ الْحَرِّ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَلَفْظُهُ لِلْبُخَارِيِّ
اور روایت ہی انس سی کہا تہی ہم جسوقت نماز پڑہتی پیچہی نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی ظہر کی سجدہ کرتی ہم اپنی کپڑون پر واسطی بچاؤ گرمی کی
روایت کی یہ بخاری اور مسلم نی اور لفظ اسکی واسطی بخاری کی ہین **ف** اس سی معلوم ہوا کہ سجدہ کرنا اپنی پہنی ہوئی کپڑی پر درست ہی
اور شافعیہ تاویل کرتی ہین کہ وہ کپڑی پہنی ہوئی نہوتی تہی بلکہ گرمی کی لیی جدا کپڑا بچہا لیا کرتی تہی اونکی نزدیک جائز نہین تہا سجدہ کرنا

اوس کپڑی پر کہ تھی بسبب حرکت کرنی مصلی کی اور مصنف اس حدیث کو باب تعجیل الصلوٰۃ مین اس خیال سی لایا ہی کہ اول وقت مین زمین زیادہ
گرم ہوتی ہی پس گرمی مین بہی ظہر اول وقت پڑہتی تہی باوجودیکہ یہ بات اس سی نہین معلوم ہوتی کیونکہ بعضی وقت بیچ غیر اول وقت کی بہی زمین گرم
ہوتی ہی بلکہ زیادہ تر + ح **وعن** اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اِذَا اشْتَدَّ الْحَرُّ فَاَبْرِدُوْا
بِالصَّلٰوةِ وَفِیْ رِوَایَةٍ لِلْبُخَارِیِّ عَنْ اَبِیْ سَعِیْدٍ بِالظُّهْرِ فَاِنَّ شِدَّةَ الْحَرِّ مِنْ فَیْحِ جَهَنَّمَ وَاشْتَکَتِ النَّارُ اِلٰی رَبِّهَا
فَقَالَتْ رَبِّ اَکَلَ بَعْضِیْ بَعْضًا فَاَذِنَ لَهَا بِنَفَسَیْنِ نَفَسٍ فِی الشِّتَاءِ وَنَفَسٍ فِی الصَّیْفِ اَشَدُّ مَا
تَجِدُوْنَ مِنَ الْحَرِّ وَاَشَدُّ مَا تَجِدُوْنَ مِنَ الزَّمْهَرِیْرِ مُتَّفَقٌ عَلَیْهِ وَفِیْ رِوَایَةٍ
لِلْبُخَارِیِّ فَاَشَدُّ مَا تَجِدُوْنَ مِنَ الْحَرِّ فَمِنْ سَمُوْمِهَا وَاَشَدُّ مَا تَجِدُوْنَ مِنَ الْبَرْدِ فَمِنْ زَمْهَرِیْرِهَا
اور روایت ہی ابی ہریرہ سی کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ سلم نی جبکہ ہو شدت گرمی کی پس ٹہنڈی وقت پڑہو تم نماز کو اور بیچ ایک روایت بخاری کی
ابو سعید سی لفظ بالظہر کا بجای بالصلوٰۃ کی آیا ہی یعنی ٹہنڈی وقت پڑہو نماز ظہر کی اور اس روایت مین یہ بہی زیادہ آیا ہی پس تحقیق شدت گرمی کی
بہاپ ہی دوزخ کی اور شکایت کی آگ نی طرف رب اپنی کی پس کہا ای رب میری کہا یا بعضی میری نی بعض کو پس اذن دیا واسطی اوسکی ساتہ دو دم لینی کی
ایک دم جاڑی مین اور ایک دم گرمی مین شدت اوس چیز کی کہ پاتی ہو تم گرمی سی اور شدت اوس چیز کی کہ پاتی ہو سردی سی اونہین دو دمونکی سبب سی
ہی کہ گرمی اور جاڑی مین لیتی ہی روایت کی یہ بخاری اور مسلم نی اور بیچ ایک روایت کی واسطی بخاری کی پس شدت اوس چیز کی کہ پاتی ہو تم گرمی کا
بسبب دم گرم دوزخ کی سی ہی اور شدت اوس چیز کی کہ پاتی ہو تم سردی سی پس بسبب دم سرد اوسکی سی ہی **ف** کہا یا بعضی میری نی بعض کو یہ کنایہ ہی
اختلاط اور ازدحام اجزا سی گویا ہر ایک چاہتا ہی کہ فنا کر دی دوسری کو اور بیٹہی بجای اوسکی پس حکم کیا ساتہ دو دم لینی کی مراد ساتہ اسکی شعلہ مارنا
اور باہر نکلنا اوسکا ہی دوزخ سی جیسی کہ حیوان دم لیتا ہی اور ہوا باہر نکلتی ہی اور ایسی وقت مین نماز کو منع فرمایا باوجودیکہ مشقت بہت ہوتی ہی
اسلیے کہ اوسوقت خشوع حاصل نہین ہوتا اور یہان تین شبہ وارد ہوتی ہین اول تو یہ کہ شکایت کی آگ نی اور اوس سی دم سرد نکلتا ہی اسکی کیا معنی
جواب یہ کہ مراد آگ سی جگہہ اوسکی ہی یعنی دوزخ اور یہین طبقہ زمہریر کا ہی دوسرا یہ کہ یقینا معلوم ہوا ہی کہ گرمی اور سردی آثار آفتاب اور اوضاع
اوسکی سی ہی پس اوسکو آثار دم لینی دوزخ کی کہنا اسکی کیا وجہ جواب اسکا یہ کہ سختی گرمی اور سردی کی کو فرمایا ہی آثار دم لینی دوزخ کی سی نہ اصل گرمی کو
اور سردی کو اگر کوئی فلسفی کہی کہ سختی گرمی اور سردی کی بہی بسبب قرب اور بعد آفتاب کی ہی جواب اوسکا یہ کہ باوجود اوسکی ہو سکتا ہی کہ دوزخ
کی دم نی سخت تر کیا ہو انکار اوسکا باوجود خبر مخبر صادق کی بعید ہی طریقہ اسلام سی تیسرا یہ کہ موجب اس حدیث کی چاہیے کہ بیچ وقت سختی سردی کی نماز
فجر کو بہی تاخیر کری جواب اوسکا یہ ہی کہ سردی صبح کو آفتاب نکلنی تک رہتی ہی اگر جبتک تاخیر کرین تو وقت جاتا رہتا ہی اور اس حدیث سی معلوم ہوا
کہ گرمی مین ظہر کو تاخیر کرنا مستحب ہی اور اسیطرح صحابہ سی بہی منقول ہی بیچ حدیث بخاری کی آیا ہی کہ صحابہ نماز ٹہنڈی وقت پڑہتی تہی یہانتک کہ
ٹیلونکی سائی زمین پر پڑنی لگتی تہی اور ٹیلی پہیلی ہوئی ہوتی ہین سایہ اونکی دیر مین زمین پر پڑتی ہین بخلاف چیزون دراز کی مانند مناروں وغیرہ کی
کہ اونکی سایہ جلدی معلوم ہونی لگتی ہین اور بعضی روایتون مین آیا ہی کہ صحابہ دیوارونکی سایہ مین سی نماز کو جاتی تہی اور دیوارین اوسوقت مین پست
کرکی تہین اور بعضون نی آدہی وقت تک تاخیر کو کہا ہی اور بعید ہی حمل کرنا ابراد کو اوپر وقت زوال کی واسطی ٹہنڈک اوسکی کی نسبت گرمی وقت
استوا کی جیسی کہ بعضی شافعی کہتی ہین کیونکہ ہونا اوسکا سرد تر بہ نسبت استوا کی خلاف تجربہ کی ہی اور ہدایہ مین لکہا ہی کہ سخت تر گرمی اون شہرون مین
بیچ وقت پہونچنی آفتاب کی ہی ایک مثل کو پس ابراد جب ہو کہ اوس سی بہی تاخیر کری حاصل یہ کہ حدیثین بیچ مبالغہ ابراد کی بہت سی وارد ہوئی ہین

اور وہ جو حدیث جناب کی آیا ہی کہ منی شدت کی آنحضرت سے آئی اور سہری اسپر قبول نہ کی عرض تاریکی رد قبول ہی اسپر کہ وقت تھا تم ظہر کا
آخر وقت میں کی تھی واللہ اعلم اور یہ جو ہم شافعی کہتی ہیں کہا ہے ابراد سنت ہی اور وہ جو ہی اوکی لیے ہی کہ بیچ علاقہ بنا ت کی مسجد ان میں جماعت نہیں
اوشدت کی نہیں ہیں اور جو کہ تنہا اداری یا مسجد قوم کی میں پڑھی وہ سنت رکھتا ہی بلکہ تاخیر نہ کرے اول وقت سے یہ مخالف نہ حدیث کی
ہی اور ترمذی ایک حدیث لایا ہی کہ دلالت کرتی ہی اسپر کہ آنحضرت صلعم سفر میں بھی حکم کرتی تھی ساتھ ابراد کی باوجودیکہ سب ایک ہی جگہ تھے
ترمذی کی قول اور بعض کا کیا ہی طرف تاخیر ظہر کی بیچ شدت گرمی کی اولی اور مستحب ہی ساتھ اتباع کی + ع ح وعن
انس قال كان رسول الله صلى الله عليه وسلم يصلي العصر والشمس مرتفعة حية فيذهب الذاهب الى
العوالي فياتيهم والشمس مرتفعة وبعض العوالي من المدينة على اربعة اميال او نحوه متفق عليه
اور روایت ہی انس سی کہا تھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نماز پڑھتی عصر کی اور آفتاب بلند ہوتا اور زندہ یعنی روشن پس جاتا جانیوالا طرف عوالی
مدینہ کی پس پہونچتا اونکی پاس اور آفتاب بلند ہوتا یعنی حوالی مدینہ کی چار کوس پر تھی یا مانند اسکی یعنی قریب چار کوس کی روایت کی بخاری اور مسلم نی
ف عوالی جمع عالیہ کی ہی وہ مکان ہیں شہر یا شہر مدینہ کی بلندی پر + ع وعنه قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم
تلك صلوٰة المنافق يجلس يرقب الشمس حتى اذا اصفرت وكانت بين قرني الشيطان قام فنقر اربعا لا
يذكر الله فيها الا قليلا رواه مسلم اور روایت ہی انہیں سی کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی یعنی نماز عصر کی کہ اخیر وقت
پڑھی جاتی ہی نماز منافق کی ہی بیٹھا رہتا ہی انتظار کرتا ہی آفتاب کا یہانتک کہ جب ہوتا ہی زرد اور ہوتا ہی درمیان دو سینگوں شیطان کی یعنی
قریب غروب کی ہوتا ہی کھڑا ہوتا ہی یعنی نماز کی لیے پس ٹھونگیں مارتا ہی چار نہیں یاد کرتا اللہ کو وہ بیچ ان کی مگر تھوڑا روایت کی یہ مسلم نی ف ٹھونگیں
مارتا ہی یعنی جلدی جلدی سجدی کرتا ہی بغیر طمانیت کی جیسی کہ جانور دانہ چنتا ہی اور سجدی عصر میں ہوتی ہیں آٹھ اور یہاں چار فرمائی اسلیے کہ
پہلی سجدی کی بعد جب سر اچھی طرح نہ اوٹھایا تو دونوں سجدوں نی حکم ایک سجدی کا پکڑا یا باعتبار اسکی فرمایا کہ دونوں سجدوں کو ایک گن اعتبار کیا
اور خاص عصر ہی کا ذکر کیا اور نمازوں کا نہ کیا اسلیے کہ یہ نماز وسطی ہی اوسکی رعایت کرنی بہت بڑی بات ہی بہ نسبت اور نمازوں کی اور کہا ہی طیبی نی کہ
جسنی تاخیر کیا نماز عصر کو آفتاب کی زرد ہونی تک پس تحقیق مشابہ کیا اپنی کو ساتھ منافق کی کیونکہ منافق نہیں آرزو رکھتا ہی صحت نماز کی بلکہ پڑھتا ہی
واسطی بچنی کی تلوار سی اور نہیں پرواہ کرتا ہی تاخیر کی اسلیے کہ نہیں چاہتا ہی ثواب پس واجب ہی مسلمان کو کہ مخالفت کری منافق کی + ع ع
وعن ابن عمر قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم الذي تفوته صلوٰة العصر فكانما وتر اهله وماله متفق عليه
اور روایت ہی ابن عمر سی کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی وہ شخص کہ فوت ہو جاوی اوس سے نماز عصر کی پس گویا کہ لوٹی گئی اہل اوسکی اور
مال اوسکی روایت کی یہ بخاری اور مسلم نی ف یعنی جسکی نماز عصر کی فوت ہوئی گویا کہ فنا ہوئی اوسکی گھر کی لوگ اور مال بالکل یا ناقص ہو جاتا ہی یا
قدر اسکی فوت ہونی سی مانند لوٹنی کی جاتی رہتی اہل و مال کی سی بلکہ زیادہ اوس سی اور وجہ خاص اسی کی ذکر کرنیکی یہ ہی کہ یہ نماز وسطی
ہی پس ترک اسکا بدتر ہی ترک کرنی غیر اسکی سی + ع ح وعن بريدة قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم
من ترك الصلوٰة العصر فقد حبط عمله رواه البخاري اور روایت ہی بریدہ سی کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ
علیہ وسلم نی جس شخص نی چھوڑی نماز عصر کی پس تحقیق باطل ہوئی عمل اوسکی روایت کی یہ بخاری نی ف بسبب ترک کرنے اس نماز کی
بہت ثواب ہاتھ سی گیا اور اسکو باطل ہونا عملوں کا فرمایا تشدید کی لیے مراد یہ ہی کہ اوس دن کی عمل کا کمال باطل ہوا اور نقصان آیا مومنین

اور یہ مراد نہیں کہ حقیقۃً سب عمل باطل ہوں کیونکہ یہ بات دوسری آیت سے ثابت ہوتی ہے کہ مرتد ہونا ہی کذا قالہ الطیبی اور حنفیہ کے نزدیک فقط مرتد ہونے سے
عمل باطل ہو جاتے ہیں جیسے کہ ہم نے ذکر کیا اونکے نزدیک قید مرتے دم کی نہیں اور معتزلہ کے نزدیک کبیرہ سے بھی عمل حبط ہو جاتے ہیں ۔ وعن
رافع بن خدیج قال کنا نصلی المغرب مع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فینصرف احدنا وانہ لیبصر
مواقع نبلہ متفق علیہ ۔ روایت ہے رافع بن خدیج سے کہا تھے ہم نماز پڑھتے مغرب کی ساتھ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے پس پھرتا
ایک ہم میں سے اسی وقت کہ البتہ دیکھتا جگہ گرنے تیر اپنے کی روایت کی یہ بخاری اور مسلم نے ف یعنی مغرب اول وقت پڑھتے ایسے وقت کہ اگر بعد اسکے
کوئی تیر پھینکتا تو دیکھتا کہ کہاں گرا ہے اول وقت نماز مغرب کی پڑھنی مستحب ہے بالاتفاق ۔ ع وعن عائشۃ قالت کانوا
یصلون العتمۃ فیما بین ان یغیب الشفق الی ثلث اللیل الاول متفق علیہ اور روایت ہے عائشہ رض سے کہا تھے حضرت
اور صحابہ رض نماز پڑھتے عشا کی درمیان اسکے کہ غائب ہو شفق تہائی رات پہلی تک روایت کی یہ بخاری اور مسلم نے ف حضرت نے عشا کو عتمہ کہنے سے
منع فرمایا تھا اور حضرت عائشہ نے پہر اوسکو عتمہ کہا شاید کہ یہ حدیث منع کی انکو نہ پہونچی ہوگی اور تہائی رات تک وقت مختار ہے عشا کا اور
وقت جواز صبح کی پہلی پہلی تک ۔ ع وعنھا قالت کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لیصلی الصبح
فتنصرف النساء متلففات بمروطھن ما یعرفن من الغلس متفق علیہ اور روایت ہے اونہیں سے کہا تھے رسول خدا صلی اللہ
علیہ وسلم نماز پڑھتے صبح کی پس پہرتیں عورتیں لپٹی ہوئی ساتھ چادروں اپنی کے نہ پہچانی جاتی تھیں بسبب اندھیری کی روایت کی یہ بخاری اور مسلم نے
ف یعنی پہرتیں عورتیں یعنی جنہوں نے نماز حضرت کی ساتھ پڑھی تھی ۔ ع وعن قتادۃ عن انس ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم
وزید بن ثابت تسحرا فلما فرغا من سحورھما قام نبی اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الی الصلوۃ فصلی قلنا لانس
کم کان بین فراغھما من سحورھما ودخولھما فی الصلوۃ قال قدر ما یقرأ الرجل خمسین آیۃ رواہ البخاری
اور روایت ہے قتادہ سے کہ نقل کی انس سے کہ تحقیق نبی صلی اللہ علیہ وسلم اور زید بن ثابت ان دونوں نے سحر کھائی پس جب فارغ ہوئے سحری
سے دونوں کھڑے ہوئے نبی صلی اللہ علیہ وسلم طرف نماز کی پس نماز پڑھی کہا ہم نے انس کو کتنا تھا فرق درمیان فارغ ہونے اونکی کی سحری سے اور
درمیان داخل ہونے اونکی کی نماز میں کہا فرق تھا مقدار اوس چیز کی کہ پڑھے آدمی پچاس آیتیں یعنی متوسط روایت کی یہ بخاری نے ف کہا
تورپشتی نے کہ یہ اندازہ ایسا ہے کہ نہیں جائز ہے عوام مومنین کو عمل کرنا اسپر کیونکہ حضرت جو یہ کرتے تھے بسبب اطلاع کر دینے اللہ تعالی کے کرتے تھے
اور حضرت معصوم تھے خطا کرنے سے دین میں اور کو کہاں یہ رتبہ ۔ ع وعن ابی ذر قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
کیف انت اذا کانت علیک امراء یمیتون الصلوۃ او یؤخرون عن وقتھا قلت فما تأمرنی قال صل الصلوۃ
لوقتھا فان ادرکتھا معھم فصل فانھا لک نافلۃ رواہ مسلم اور روایت ہے ابی ذر سے کہا فرمایا واسطے میرے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم
نے کیا حال ہوگا جس وقت کہ ہوں گے تجھ پر مسلط سردار کہ تاخیر کریں گے نماز کو یا تاخیر کریں گے وقت مختار اوسکے سے کہا میں نے پس کیا حکم کرتے ہو مجکو فرمایا
نماز پڑھ تو وقت اوسکے پر پس اگر پاوے تو اوس نماز کو ساتھ اونکے پس پڑھ تو نماز پس تحقیق یہ واسطے تیرے نفل ہوگی روایت کی یہ مسلم نے ف لفظ
او کا او یؤخرون عن وقتھا میں شک راوی کا ہے یعنی کسی راوی کو شک ہوا ہے کہ اوپر کے راوی نے لفظ یمیتون کا کہا یا یؤخرون کا معنی دونوں کی
ایک ہی ہیں حاصل حدیث کا یہ کہ کیا حال ہوگا تیرا جب دیکھیگا اوس شخص کو کہ حاکم ہوگا تجھ پر سستی کرنیوالا نماز میں کہ تاخیر کریگا اوسکو اول وقت
اوسکی سے اور تو قادر نہیں ہوگا اوسکی مخالفت پر اور ڈر یہ ہوگا کہ اگر اوسکی ساتھ پڑھتا ہے تو فوت ہوتی ہے فضیلت اول وقت کی اور اگر مخالفت

مَنْ نَسِیَ صَلٰوۃً اَوْ نَامَ عَنْھَا فَکَفَّارَتُھَا اَنْ یُّصَلِّیَھَا اِذَا ذَکَرَھَا وَفِیْ رِوَایَۃٍ لَا کَفَّارَۃَ لَھَا اِلَّا ذٰلِکَ مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ

اور روایت ہی انس سی کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ سلم نی جو شخص کہ بھول جاوی نماز کو یا سو جاوی غافل ہوکر اوس سی پس بدلا اوسکا یہ ہی کہ نماز پڑہی جسوقت کہ یاد آوی وہ اور بیچ ایک روایت کی نہین بدلا واسطی اوسکی مگر یہ روایت کی یہ بخاری اور مسلم نی **ف** جسوقت کہ یاد آوی وہ یعنی بعد بھولنی کی یا د آوی یا بعد سونی کی یاد آوی اور نہین بدلا واسطی اوسکی مگر یہی یعنی کفارہ اسکا سوای قضا کی اور کچہ نہین یعنی کئی نمازین پڑہنی یا صدقہ دینا نہین لازم آتا ہی جیسی کہ ترک کرنی روزی رمضان کی سی بغیر عذر کی صدقہ وغیرہ لازم آتا ہی اور کہا ابن ملک نی کہ یہ حدیث دلیل ہی اسپر کہ نماز گئی ہوئی کو یاد ہودی تا خیر نہ کیجاوی + ع ح **وعن** اَبِیْ قَتَادَۃَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَیْسَ فِی النَّوْمِ تَفْرِیْطٌ اِنَّمَا التَّفْرِیْطُ فِی الْیَقْظَۃِ فَاِذَا نَسِیَ اَحَدُکُمْ صَلٰوۃً اَوْ نَامَ عَنْھَا فَلْیُصَلِّھَا اِذَا ذَکَرَھَا فَاِنَّ اللّٰہَ تَعَالٰی قَالَ وَاَقِمِ الصَّلٰوۃَ لِذِکْرِیْ رَوَاہُ مُسْلِمٌ اور روایت ہی ابی قتادہ سی کہا فرمایا رسول خدا صلعم نی نہین بیچ سو جانی کی قصور سوا اسکی نہین کہ قصور جاگنی ہی پس جسوقت کہ بھولجاوی ایک تمہارا نماز یا سو جاوی غافل ہوکر اوس سی پس چاہیی کہ نماز پڑہی جسوقت کہ یاد کری اوسکو پس تحقیق اللہ تعالی نی فرمایا ہی اور قائم کر نماز کو وقت یاد کرنی میری کی روایت کی یہ مسلم نی **ف** نہین بیچ سو جانی کی قصور یعنی سونیکی حالت مین تقصیر نہین نسبت کیجاتی ہی طرف سونی والی کی بیچ تاخیر کرنی نماز کی کیونکہ اسحالت مین مکلف نہین سوای اسکی نہین کہ تقصیر جاگتی مین ہی کہ سوتا اپنی علیہ نیند کی سو گیا اور کیون ایسی کام کیی کہ سبب نیند اور نسیان کی ہوئی مثل لیٹ جانی کی اور شطرنج کھیلنی کی اور مشغول ہونیکی ایسی کامون مین کہ نسیان پیدا کرتی ہین اور قائم کر نماز کو وقت یاد کرنی میری کی یعنی وقت یاد کرنی نماز کی کہ سبب یاد کرنی میری کی ہی + ع خ

الفصل الثانی فصل دوسری

عَنْ عَلِیٍّ رض اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ یَا عَلِیُّ ثَلٰثٌ لَا تُؤَخِّرْھَا الصَّلٰوۃُ اِذَا اٰنَتْ وَالْجَنَازَۃُ اِذَا حَضَرَتْ وَالْاَیِّمُ اِذَا وَجَدْتَ لَھَا کُفْوًا رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ روایت ہی علی رض سی یہ کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نی فرمایا ای علی تین چیزین ہین کہ نہ دیر کر انکو نماز جسوقت کہ آوی وقت اوسکا اور جنازہ جسوقت کہ طیار ہو اور عورت بن خاوند کی جسوقت کہ پاوی تو واسطی اوسکی ہمقوم روایت کی یہ ترمذی نی **ف** جنازہ جسوقت تیار ہو کہا اشرف نی کہ یہین دلیل ہی اسپر کہ نماز جنازی کی نہین مکروہ ہی اوقات مکروہہ مین نقل کیا طیبی شافعی نی اور اسیطرح ہماری نزدیک بہی ہی کہ جسوقت جنازہ آوی اوقات مکروہہ مین یعنی وقت طلوع اور غروب ہونی آفتاب کی اور ٹھیک دوپہر کو تو نہین مکروہ ہی نماز اوسپر لیکن جب پہلی ان تینون وقتون کی آویگا اور نماز ان تینون وقتون مین پڑہین گی تو مکروہ ہی اور یہی حکم سجدہ تلاوت کا ہی اور بعد نماز صبح کی اور پہلی اوسکی اور بعد عصر کی سوای اوقات مکروہہ کی دونون چیزین نہین مکروہ ہین مطلق اور ایم کہتی ہین عورت بن خاوند کو یعنی خواہ بن بیاہی ہو خواہ رانڈ ہو خواہ خاوند نی طلاق دیدی ہو اور طیبی نی کہا ہی کہ ایم اوسکو کہتی ہین کہ جسکی زوج نہو مرد ہو یا عورت ہو ثیب ہو یا باکرہ ہو اور کفو یہ ہی کہ مرد برابر ہو عورت کی اسلام مین اور حریۃ مین اور صلاح مین اور نسب مین اور کسب مین اور عقل مین ط ع **ف** ای بہائیو ایک عرض اس کتاب کی مؤلف کی لکہا ہی کہ کونسی سنت کہ عقیدہ ہی سب اہل سنت وجماعت کا کہ ادنی سنت کی انکار کرنیسی یا اوسکی حقیر جاننی سی آدمی کافر ہو جاتا ہی اور نکاح کر دینا عورت کا ایسی سنت ہی کہ اکثر حدیثون میں پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم اسکی تاکید فرمائی ہی پس عجب ہی کہ جو کوئی دعوی اسلام کا کری وہ ایسی سنت کو ترک کری پیغمبر صاحب کی سنت کا لحاظ نہو دی اور لوگونکی طعنہ کا خیال ہو وی لوگونکی طعنہ سی کہین نہین بچا جاتا ہی بلکہ دانشمند کو چاہیی کہ اسکو بہی فخر اپنا جانی کہ انبیا صلوات اللہ علیہم پر اور اچہی لوگون پر عوام طعن ہی کرتی رہی ہین اور وہ بجا آوری احکام الہی مین ہرگز قصور نکرتی تہی چنانچہ ایک بزرگ کا حال سنا ہی کہ انہون نی اپنی بیٹی کا نکاح ایک مرید سی جلدی سی کر دیا بیاہ تک کہ بیوی سی بہی اطلاع نہ کی جب انکی بیوی نی سنا تو کہا بڑی تمہاری

کی گرانی ہوئی بہت سی باتین ایسی ہین جیسی کہ مبدل ہی ان صورتون مین تصحیف الدین کا وہ بزرگ باہر تشریف لائی اور مرید نی پوچہا کہ بہائیون میری منہ پہ ناک بہی ہی یا نہین وہ متعجب ہوئی اور کہا ہان ہی فرمایا کہ بیوی میری کہتی ہی کہ تمہاری ناک کٹ گئی غرض انکی یہ تہی کہ لوگون کی کہنی سی جو بات کہ حقیقت مین بری نہین بری نہین ہو جاتی اور اسکی کرنیوالی کی شخصیت مین بٹا نہین لگتا آنحضرت مولانا عبدالہادی رحمۃ اللہ نی واسطی امالی کی تائید مین ترجمہ اس حدیث کا لکہا ہی وہ یہ ہی کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی فرمایا ای علی تین کام مین دیر نکر نماز فرض جب وقت آوی جنازہ جب موجود ہو رانڈ عورت جب مرد ملی اوسکی ذات کا جو کوئی دوسرا خاوند کرنیکو عیب دی اوسکا ایمان سلامت نہین اور جو نیک ہون لونڈی غلام یعنی بیاہ دینی سی مغرور نہو جاوین اور تمہارا کام نہ چہوڑ دین یعنی اگر اونپر اعتماد ہو کہ یہ نیک بخت ہین بیاہ دینی سی کام نہ چہوڑ دینگی تو اونکا بہی نکاح کر دو **وعن** ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْوَقْتُ الْاَوَّلُ مِنَ الصَّلٰوةِ رِضْوَانُ اللّٰهِ وَالْوَقْتُ الْاٰخِرُ عَفْوُ اللّٰهِ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ اور روایت ہی ابن عمر سی کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی اول وقت نماز کا سبب خوشنودی اللہ کا ہی اور آخر وقت سبب معاف کرنی اللہ کا ہی روایت کی یہ ترمذی نی **ف** مراد اول وقت سی اول وقت مختار ہی یہ پہلی کہا کہ حنفیہ کی نزدیک جو بعضی نمازونکو تاخیر کرتی ہین یعنی صبح کو اور ظہر کو گرمی مین پس وہ مستثنیٰ ہی پہلی کرا دینا اول وقت مختار نہین اونمین تاخیر ہی مختار ہی اور وقت آخر سبب عفو کا ہی وقت آخر سی مراد وقت کراہت کا ہی شل متغیر ہونی آفتاب کی عصر مین اور عشا یعنی بعد آدہی رات کی ہی سبب عفو کا ہی یعنی خیر مواخذہ اسپر نہین ہو نیکا کہ نماز وقت سی ادا ہو گئی **وعن** اُمِّ فَرْوَةَ قَالَتْ سُئِلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَيُّ الْاَعْمَالِ اَفْضَلُ قَالَ الصَّلٰوةُ لِاَوَّلِ وَقْتِهَا رَوَاهُ اَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِيُّ وَاَبُوْدَاوٗدَ وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ لَا يُرْوَى الْحَدِيْثُ اِلَّا مِنْ حَدِيْثِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ الْعُمَرِيِّ وَهُوَ لَيْسَ بِالْقَوِيِّ عِنْدَ اَهْلِ الْحَدِيْثِ اور روایت ہی ام فروہ سی کہا پوچہی گئی نبی صلی اللہ علیہ وسلم کونسا عمل افضل ہی یعنی بہت ثواب کا فرمایا نماز اول وقت پڑہنی روایت کی یہ احمد اور ترمذی اور ابو داود نی اور کہا ترمذی نی نہین روایت کیجاتی یہ حدیث مگر حدیث عبداللہ بن عمر عمری سی اور وہ نہین قوی نزدیک محدثون کی **ف** نماز اول وقت یعنی بعد ایمان کی افضل یہی ہی اگرچہ ساتہ جماعت کی پہر اور بعضی حدیثون مین اور عملونکو بہی افضل فرمایا ہی وہان افضلیت اضافی مراد ہی یعنی بعض اعمال بعضی حیثیت اور جہت کر فضیلت رکہتا ہی اور عملونمین اور بعض اعمال اور حیثیت اور جہت سی فضیلت رکہتا ہی اور نماز افضل ہی علی الاطلاق یعنی بہمہ وجوہ یہ افضل ہی بعد ایمان کی سب اعمال پر اور نسب عبداللہ کا یون ہی عبداللہ بن عمر بن حفص بن عاصم بن عمر الخطاب پس عبداللہ حضرت عمر کی اولاد مین سی ہی اسلیی اسکو عمری کہا اور ترمذی نی تو لیس بالقوی کہا اور اورون نی کہا ہی بلکہ یہ حدیث صحیح ہی نقل ابن الملک ٭ ح ع **وعن** عَائِشَةَ رض قَالَتْ مَا صَلّٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلٰوةً لِوَقْتِهَا الْاٰخِرِ مَرَّتَيْنِ حَتّٰى قَبَضَهُ اللّٰهُ تَعَالٰى رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ اور روایت ہی عائشہ رض سی کہا نہین نماز پڑہی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کوئی نماز آخر وقت دو بار یہانتک کہ وفات دی اونکو اللہ تعالیٰ نی روایت کی یہ ترمذی نی **ف** یعنی جب حضرت نماز پڑہتی وقت مختار ہی مین پڑہتی تہی مگر ایکبار آخر وقت مین پڑہی ہی بیان جواز کی لیی شاید کہ حضرت عائشہ نی اوس نماز کو گنا نہین گنا ہی کہ جو حضرت صلعم نی جبرئیل کی ساتہ آخر وقت پڑہی تہی کیونکہ وہ وقت معلوم کرنیکی لیی اتفاق ہوا تہا اور ایکبار ایک سائل کو اول وقت اور آخر وقت پڑہ کر دکہائی وہ بہی اسمین محسوب نہین کہ وہ تعلیم کی لیی تہی سوای ان دو بار کی اگر کبہی پڑہی آخر وقت تا لوگ معلوم کرین کہ یہانتک جائز ہو جاتی ہی م ح **وعن** اَبِيْ اَيُّوْبَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَزَالُ اُمَّتِيْ بِخَيْرٍ

اَوْ قَالَ عَلَى الْفِطْرَةِ مَا لَمْ يُؤَخِّرُوا الْمَغْرِبَ إِلَى اَنْ تَشْتَبِكَ النُّجُوْمُ رَوَاهُ اَبُوْدَاوٗدَ وَرَوَاهُ الدَّارِمِيُّ عَنِ الْعَبَّاسِ
اور روایت ہی ابی ایوب سی کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی ہمیشہ رہی گی امت میری ساتھ بھلائی کی یا فرمایا فطرت پر یعنی طریقہ اسلام پر
جب تک کہ نہ دیر کرینگی مغرب کو یہانتک کہ بہت ہون ستاری روایت کی یہ ابو داؤد نی اور روایت کی یہ دارمی نی عباس سی ف اس سی معلوم
ہوا کہ بمجرد ستارہ نکلنی کی کراہت نہین ہوتی جب گنجان ہوتی ہین کراہت آجاتی ہی اور حضرت نی جو ایکبار تاخیر کی تہی بیان جوازکی لیی کی تہی وراولی
ہی وقت پڑہتی تہی ٭ع وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَوْلَا اَنْ اَشُقَّ عَلٰى اُمَّتِيْ
لَاَمَرْتُهُمْ اَنْ يُؤَخِّرُوا الْعِشَاءَ اِلٰى ثُلُثِ اللَّيْلِ اَوْ نِصْفِهٖ رَوَاهُ اَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ
اور روایت ہی ابی ہریرہ سی کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی اگر نہ مشکل جانتا مین امت اپنی پر البتہ حکم کرتا انکو یعنی وجوبا یہ کہ تاخیر کرین
نماز عشا کو تہائی رات تک یا آدہی رات تک روایت کی یہ احمد اور ترمذی اور ابن ماجہ نی وَعَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَعْتِمُوْا بِهٰذِهِ الصَّلٰوةِ فَاِنَّكُمْ قَدْ فُضِّلْتُمْ بِهَا عَلٰى سَائِرِ الْاُمَمِ وَلَمْ تُصَلِّهَا اُمَّةٌ قَبْلَكُمْ رَوَاهُ اَبُوْدَاوٗدَ
اور روایت ہی معاذ بن جبل سی کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ تاخیر کرو تم اس نماز کو یعنی عشا کو پس تحقیق تم بزرگی دیی گئی ہو ساتہ
اس نماز کی تمام امتون پر اور نہین پڑہی یہ نماز کسی امت نی پہلی تمہاری روایت کی یہ ابو داؤد نی ف پہلی جبرئیل کی حدیث میں گذرا ہی کہ انہون نی
حضرت صلعم کو پانچون نمازین پڑہاکر کہا ہذا وقت الانبیاء من قبلک اور اس سی معلوم ہوتا ہی کہ عشا اگلی انبیا کی وقت مین بہی پڑہتی تہی اور اس سی
معلوم ہوا کہ یہ خاص اسی امت پر فرض ہوئی تطبیق ان دونو حدیثون مین محدثین نی یون دی ہی کہ عشا خاص اگلی رسول ہی پڑہتی تہی
کہ یہ امت سی زیادہ اونپر واجب تہی اونکی امت پر واجب نتہی جیسی کہ نماز تہجد کی واجب تہی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم پر نزدیک بعضون کی
اور نہین واجب ہم پر پس اوس حدیث مین جو فرمایا کہ ہذا وقت الانبیاء من قبلک اوس سی عشا کا واجب ہونا امتون پر نہ نکلا بلکہ یہ نکلا کہ انبیا
پڑہتی تہی اور اوسمین جو فرمایا کہ یہ نماز نہین پڑہی کسی امت نی پہلی تمہاری اس سی انکار اگلی انبیا کی پڑہنی کا نہ نکلا بلکہ یہ نکلا کہ امتین نہ
پڑہتی تہین خاص یہی امت پڑہتی ہی پس دونون حدیثون مین تعارض نہ باقی رہا اور اوس حدیث مین ساتہ لفظ ہذا کی اشارہ ہی طرف وقت
اسفار کی کہ اوسمین شریک ہین تمام انبیا اور امتین اونکی بخلاف اور وقتون کی کذا قال الطیبی ٭ع وَعَنِ النُّعْمَانِ بْنِ بَشِيْرٍ قَالَ اَنَا
اَعْلَمُ بِوَقْتِ هٰذِهِ الصَّلٰوةِ صَلٰوةِ الْعِشَاءِ الْاٰخِرَةِ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّيْهَا لِسُقُوْطِ
الْقَمَرِ لِثَالِثَةٍ رَوَاهُ اَبُوْدَاوٗدَ وَالدَّارِمِيُّ اور روایت ہی نعمان بن بشیر سی کہ کہا مین خوب جانتا ہون وقت اس نماز کا یعنی
عشا پچہلی کا تہی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم پڑہتی اس نماز کو وقت ڈوبتی چاند تیسری تاریخ کی روایت کی یہ ابو داؤد اور دارمی نی ف
تیسری شب کو چاند قریب پانچوین حصہ رات کی غروب ہوتا ہی پس یہ حدیث بہی دلالت کرتی ہی تاخیر عشا پر اور اسکو عشا پچہلی اسلیی کہا کہ کبہی
مغرب کو بہی عشا کہتی ہین پس بہ نسبت اوسکی یہ عشا پچہلی ہی ٭ح وَعَنْ رَافِعِ بْنِ خَدِيْجٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَسْفِرُوْا بِالْفَجْرِ فَاِنَّهٗ اَعْظَمُ لِلْاَجْرِ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَاَبُوْدَاوٗدَ وَالدَّارِمِيُّ وَلَيْسَ عِنْدَ النَّسَائِيِّ فَاِنَّهٗ اَعْظَمُ لِلْاَجْرِ
اور روایت ہی رافع بن خدیج سی کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی روشنی مین پڑہو نماز فجر کو پس تحقیق روشنی مین پڑہنا نماز کا
بہت بڑا ہی وسیلہ ثواب کی روایت کی یہ ترمذی اور ابو داؤد اور دارمی نی اور نہین نزدیک نسائی کی یہ لفظ فانہ اعظم للاجر ف ظاہر
رہتا اس حدیث کی سی یہی معلوم ہوتا ہی کہ نماز فجر شروع اسفار یعنی روشنی مین کری ظاہر مذہب حنفی بہی یہی ہی کہ شروع اور ختم دونون اسفار مین

ہوں اور امام طحاوی کہ ائمہ مذہب ہمارے سے ہیں وہ کہتے ہیں کہ ابتدا غلس یعنی تاریکی میں کرے اور ختم اسفار میں یعنی قرأت طویل پڑھے
تا پڑھتے پڑھتے صبح روشن ہو جاوے کہا ہے علماء نے کہ یہ تاویل اولیٰ اور احسن ہے کہ اس سے تطبیق حدیثوں میں ہو جاتی ہے اور ایک اور وجہ
تطبیق کی حدیث سے کہ بیچ شرح السنۃ کی واقع ہے معلوم ہوتی ہے کہ باعتبار روز و زمانہ کی ہے یعنی زمانہ جاڑے کی میں غلس میں نماز فجر کا پڑھنا بہتر ہے
اور زمانہ گرمی کی میں اسفار کرنا بہتر ہے چنانچہ حدیث شرح السنۃ کی یہ ہے قال معاذ بعثنی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الی الیمن فقال اذا کان
فی الشتاء فغلس بالفجر واطل القراءۃ قدر ما تطیق الناس ولا تملہم واذا کان فی الصیف فاسفر بالفجر فان اللیل قصیر والناس ینام فامہلہم حتی ادرکوا
یعنی الصلوٰۃ اور حد اسفار کی ہمارے علماء سے یہ منقول ہے کہ اتنا وقت ہو کہ قرأۃ مسنون کہ چالیس سے ساٹھ یا سو آیتوں تک ہے اوس میں ساتھ
ترتیل کی پڑھ لے اور بعد فراغ نماز کی اگر طہارت میں خلل معلوم ہو تو ممکن ہو اعادہ وضو کا اور نماز کا اوسی طرح مذکور کی پہلے طلوع ہونے آفتاب کی

الفصل الثالث

صحیح عن رافع بن خدیج قال کنا نصلی العصر مع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ثم ینحر الجزور فتقسم عشر قسم ثم تطبخ فناکل لحما نضیجا قبل مغیب الشمس متفق علیہ
اور روایت ہے رافع بن خدیج سے کہا تھے ہم نماز پڑھتے عصر کی ساتھ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی پھر ذبح کیا جاتا اونٹ پس تقسیم کیا جاتا
دس حصے پھر پکایا جاتا پھر کھاتے ہم گوشت پکا ہوا پہلے چھپنے آفتاب کی روایت کی یہ بخاری اور مسلم نے **ف** ظاہر اس حدیث سے معلوم ہوتا
کہ عصر جلدی پڑھتے ہوں گے بوقت پہنچنے سایہ کی ایک مثل کو یا تھوڑی دیر کی بعد جیسا کہ مذہب ائمہ ثلثہ اور صاحبین کا ہے اور ایک روایت
امام اعظم صاحب سے بھی یہی ہے اور فتویٰ بھی بعضوں نے اسپر دیا ہے اور روایت مشہور امام اعظم صاحب سے یہ ہے کہ بعد دو مثل کی وقت ہوتا ہے
اونکی طرف سے تاویل اسکی یہ ہو سکتی ہے کہ شاید یہ گرمیوں کی موسم میں کرتے ہوں گے کہ دن بڑا ہوتا ہے اور ابن ہمام نے شرح ہدایہ میں لکھا ہے
کہ جب عصر پڑھے پہلے متغیر ہونے آفتاب کی تو باقی وقت میں غروب تک مثل اس عمل کی ہونا ممکن ہے جنہی ماہر پکانیوالوں کو امیروں کی ساتھ
سفروں میں اسطرح عمل کرتے ہیں دیکھا ہوگا وہ اسکو بعید نہیں جانتے کا + ح وعن عبد اللہ بن عمر قال مکثنا
ذات لیلۃ ننتظر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم صلوٰۃ العشاء الآخرۃ فخرج الینا
حین ذہب ثلث اللیل او بعدہ فلا ندری اشیء شغلہ فی اہلہ او غیر ذلک فقال
حین خرج انکم لتنتظرون صلوٰۃ ما ینتظرہا اہل دین غیرکم ولولا ان
یثقل علی امتی لصلیت بہم ہذہ الساعۃ ثم امر المؤذن فاقام الصلوٰۃ وصلی رواہ مسلم
اور روایت ہے عبد اللہ بن عمر رضی سے کہا تھے ہم ایک رات انتظار کرتے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کا واسطے نماز عشا پچھلی کی پس نکلے حضرت
طرف ہماری اوسوقت کہ گئی تہائی رات یا کہ بعد اوسکی پس نہ جانتے تھے ہم کہ کچھ چیز تھی کہ مشغول کیا تھا اونہی اونکو بیچ اہل اونکی کی یعنی باوجود کہ تھا
موافق عادت کی سویرے نماز پڑھنے سے یا سوا اسکی یعنی ذات شریف کو کچھ عذر پیش آیا تھا کہ اونسے باز رکھا پس فرمایا جسوقت کہ نکلے
تحقیق تم منتظر ہو نماز کی نہیں انتظار کرتا اوسکا کوئی اہل دین میں سے سوا تمہارے اور اگر نہ ہوتا گراں امت میری پر البتہ نماز پڑھتا میں
ساتھ اونکی اسوقت یعنی لازم کرتا کہ اسیوقت پڑھا کرو پھر حکم کیا موذن کو پس تکبیر کہی نماز کی اور نماز پڑھی روایت کی یہ مسلم نے
ف نہیں انتظار کرتا اوسکا کوئی اہل دین میں سے سوا تمہارے یعنی یہود و نصاریٰ وغیرہما سوا تمہارے کوئی انتظار
اسکا نہیں کرتے ہیں اسلیے کہ نماز عشا مخصوص اسی امت مرحومہ کی ہے پس جتنا انتظار زیادہ کروگے ثواب زیادہ پاؤگے

کہ وقت آرام کا ہی مشقت آمین زیادہ ہوتی ہی اور اس حدیث سی معلوم ہوتا ہی کہ پڑھنا نماز عشا کا تہائی رات مین افضل ہی آ جیسا کہ مذہب
امام اعظم رح کا ہی اور کبھی حضرت اول وقت مین پڑہتی تھی جبکہ حاضر ہوتی تھی اکثر صحابہ جیسی کہ اور حدیث مین آیا ہی کہ جو صحابہ اول جمع ہوتی تھی اول
نماز پڑہتی تھی اور جو دیر کر جمع ہوتی تہی دیر کر پڑہتی تھی امام احمد کا مذہب یہی ہی • ع **وعن** جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ قَالَ كَانَ
رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّي الصَّلَوَاتِ نَحْوًا مِنْ صَلَاتِكُمْ وَكَانَ يُؤَخِّرُ الْعَتَمَةَ بَعْدَ صَلَاتِكُمْ
شَيْئًا وَكَانَ يُخَفِّفُ الصَّلٰوةَ رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہی جابر بن سمرہ سی کہا تھی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم
پڑہتی نمازین مانند یعنی قریب نمازون تمہاری کی یعنی رعایت اوقات مین نہ باقی صفات مین اور تھی تاخیر کرتی عشا کو بعد نماز تمہاری کی
کچہ اور تھی سبک پڑہتی نمازین روایت کی یہ مسلم نی **ف** جابر نی عشا کو عتمہ کہا باوجودیکہ منع آیا ہی اس سی شاید کہ یہ پہلی ہو نہی پہنچی نہی کی
اونکو کہا ہو یا پہلی کہ یہ نام مشہور تہا لوگون مین اس سی اچھی طرح پہچان لین گی اور یہ حدیث صریح دلالت کرتی ہی تاخیر عشا پر اور تھی
سبک پڑہتی نماز کو یعنی چھوٹی سورتین پڑہتی کہا ابن حجر نی کہ یہ اوس صورت مین تہا کہ امام ہوتی واسطی رعایت ضعیفون کی قراۃ سبک
پڑہتی اور یہ بات باعتبار اکثر کی کہی ہی پہلی کہ سورۂ اعراف بہی مغرب کی دو رکعتون مین حضرت سی پڑہنی آئی ہی کہتا ہون مین کہ یہی
لوگون پر سبک ہی تہی یعنی حضرت کی ساتہ نمازین ایسی کیفیت آتی تہی کہ طویل قراۃ مین لوگون کو رنج نہین معلوم ہوتا تہا بلکہ اوس شوق کی طلب
زیادتی کی رہتی تھی بخلاف اور ون کی نماز کی کہ اونمین یہ بات ہونی مشکل ہی • ع **وعن** اَبِيْ سَعِيْدٍ قَالَ صَلَّيْنَا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلٰوةَ الْعَتَمَةِ فَلَمْ يَخْرُجْ حَتّٰى مَضٰى نَحْوٌ مِنْ شَطْرِ اللَّيْلِ فَقَالَ خُذُوْا مَقَاعِدَكُمْ فَاَخَذْنَا
مَقَاعِدَنَا فَقَالَ اِنَّ النَّاسَ قَدْ صَلَّوْا وَاَخَذُوْا مَضَاجِعَهُمْ وَاِنَّكُمْ لَنْ تَزَالُوْا فِيْ صَلٰوةٍ مَا انْتَظَرْتُمُ الصَّلٰوةَ وَلَوْلَا ضَعْفُ الضَّعِيْفِ وَسَقَمُ
السَّقِيْمِ لَاَخَّرْتُ هٰذِهِ الصَّلٰوةَ اِلٰى شَطْرِ اللَّيْلِ رَوَاهُ اَبُوْ دَاوُدَ وَالنَّسَائِيُّ اور روایت ہی ابی سعید سی کہ کہا نماز پڑہی ہمنی ساتہ رسول خدا صلی اللہ
علیہ وسلم کی نماز عشا کی یعنی ارادہ کیا ہمنی کہ جماعت سی نماز عشا کی پڑہین ہم حضرت کی ساتہ پس نہ تشریف لائی یہانتک کہ گذری قریب آدہی رات کی
فرمایا لازم پکڑی رہو جگہ بیٹھنی اپنی کی پس لازم پکڑی رہی ہم جگہ بیٹھنی اپنی کی یعنی اپنی جگہونسی متفرق ہوئی ہم پس فرمایا تحقیق لوگ نماز پڑہ چکی ہیں
اور پکڑی اونہون نی جگہ سونی اپنی کی اور تحقیق تم ہمیشہ ہو نماز مین جبتک کہ ہو منتظر نماز کی یعنی حکم اور ثواب نماز ہی کا سا حال ہی اور اگر نہوتی ضعیف
ضعیف کا اور بیماری بیمار کی البتہ دیر کرتا مین اس نماز کو آدہی رات تک روایت کی یہ ابو داود اور نسائی نی **ف** لوگ نماز پڑہ چکی ہین یعنی نماز
پڑہ کر سو رہی جیسی کہ گذر چکا ہی کہ کوئی اہل دین مین سی انتظار نہین کرتی ہین نماز عشا کا اور ممکن ہی کہ کہا جاوی یعنی ہین کہ اور محلون کی لوگ
کہ اس مسجد مین حاضر نہین ہین نماز عشا کی پڑہ کر سو رہی یہی مناسب تر ہین ساتہ قول لم یعد کی وانکم لن تزالوا آخر تک اور اس حدیث سی بہی معلوم ہوتا ہے
کہ تاخیر عشا کی آدہی رات تک روا ہی بلکہ مستحب ہی واسطی حاصل ہونی مشقت کی بیچ عبادت حق کی • ح **وعن** اُمِّ سَلَمَةَ قَالَتْ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَشَدَّ تَعْجِيْلًا لِلظُّهْرِ مِنْكُمْ وَاَنْتُمْ اَشَدُّ تَعْجِيْلًا لِلْعَصْرِ مِنْهُ رَوَاهُ اَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِيُّ
اور روایت ہی ام سلمہ سی کہا تھی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سخت جلدی کرنی والی ظہر کی تمسی یعنی سوای گرمی کی اور تم بہت جلدی کرتی ہو واسطی نماز عصر کی
آنحضرت سی روایت کی یہ احمد اور ترمذی نی **ف** مقصود رغبت دلانا ہی اوپر التزام اتباع کی ہر جا اور یہ حدیث بہی دلالت کرتی ہی اوپر مستحب ہونی
تاخیر عصر کی جیسی کہ مذہب ہمارا ہی • ع **وعن** اَنَسٍ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا كَانَ الْحَرُّ اَبْرَدَ
بِالصَّلٰوةِ وَاِذَا كَانَ الْبَرْدُ عَجَّلَ رَوَاهُ النَّسَائِيُّ اور روایت ہی انس سی کہا تھی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم جس وقت

ادہوتی گرمی نہ شدت کی وقت نماز پڑہتی اور جسوقت کہ ہوتی سردی جلدی کرتی نماز کو روایت کی یہ نسائی نی ف محدثین جو ظہر کی جلدی پڑہنی
مین سردی کی پڑہتی مین وارد ہوئی ہین اس حدیث سی تعارض انکا رفع ہوجاتا ہی کہ سردی مین جلدی پڑہتی اور گرمی مین دیر کرکی ع

وعن عبادة بن الصامت قال قال لي رسول الله صلى الله عليه وسلم انها ستكون عليكم بعدي امراء يشغلهم اشياء عن الصلوة لوقتها حتى يذهب وقتها فصلوا الصلوة لوقتها فقال رجل يا رسول الله اصلي معهم قال نعم رواه ابوداود اور روایت ہی عبادہ بن صامت سی کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی تحقیق ہونگی تمپر پیچہی میری سردار باز رکہینگی اونکو چیزین یعنی خواہش نفسانیان وقت پر یعنی مستحب وقت پر نماز پڑہنی سی یہانتک کہ جاتا رہیگا وقت اوسکا یعنی وقت کراہت کا آجاویگا پس پڑہو نماز اپنی وقت پر یعنی اگرچہ تنہا ہو لیکن اسطرح کہ فساد نہ برپا ہو پس کہا ایک شخص نی یا رسول اللہ نماز پڑہون ساتہ اونکی فرمایا کہ ہان یعنی نماز بارہ ثواب نفل اور فتنہ نہ اوٹہی روایت کی یہ ابوداود نی

وعن قبيصة بن وقاص قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم يكون عليكم امراء من بعدي يؤخرون الصلوة فهي لكم وهي عليهم فصلوا معهم ما صلوا القبلة رواه ابوداود اور روایت ہی قبیصہ بن وقاص سی کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی ہونگی تمپر سردار پیچہی میری تاخیر کرینگی نماز کو یعنی وقت مستحب سی پس وہ نفع ہی واسطی تمہاری اور وہ وبال ہی اونپر پس نماز پڑہو ساتہ اونکی جب تک کہ نماز پڑہین وہ طرف قبلہ کی یعنی کعبہ کی روایت کی یہ ابوداود نی ف اس مین دو فائدہ ہی یعنی اگر پہلی اونکی وقت پر نماز پڑہ لی اور پہر اونکی ساتہ پڑہی تو یہ تمہاری لیے نفل ہوئی ثواب زیادہ پاؤگی اور اگر پہلی نہ پڑہی اونکی ساتہ ہی پڑہی تو بہی مضائقہ نہین کیونکہ تمنی واسطی خوف فتنہ اور دفع مفسدہ کی پڑہی اور وہ وبال ہی یعنی مضر ہی اونکو کیونکہ قادر تہی اسپر کہ تاخیر نہ کرتی اور پہر باز رکہا اونکو امور دنیا کی امر عقبی سی ح ع

وعن عبيد الله بن عدي بن الخيار انه دخل على عثمان وهو محصور فقال انك امام عامة ونزل بك ما نرى ويصلي لنا امام فتنة ونتحرج فقال الصلوة احسن ما يعمل الناس فاذا احسن الناس فاحسن معهم واذا اساؤا فاجتنب اساءتهم رواه البخاري اور روایت ہی عبید اللہ بن عدی بن خیار سی یہ کہ وہ داخل ہوا حضرت عثمان پر اور وہ تہی گہری ہوئی یعنی اپنی مکان مین جن ایام مین کہ شہید ہوئی پس کہا تحقیق تم امام ہو سب کی اور پہونچی ہی تمکو وہ چیز کہ دیکہتی ہو یعنی بلا اور حادثہ اور نماز پڑہاتا ہی ہمین امام فتنہ کا اور گناہ جانتی ہین ہم یعنی اوسکی ساتہ نماز پڑہنی پس فرمایا نماز بہتر ہی اوس چیز کی کہ عمل کرتی ہین لوگ پس جسوقت کہ نیکی کرین لوگ پس نیکی کر ساتہ اونکی اور جب برائی کرین پس بچ برائی اونکی سی روایت کی یہ بخاری نی ف امام فتنہ کا یعنی سردار باغیون اور فتنہ کا کہ نام اوسکا کنانہ بن بشر تہا اور حاصل اخیر حدیث کا یہ ہی کہ لوگون کی ساتہ نیکی مین شریک رہ بدی مین نہ اور یہ بات حضرت عثمان رض سی بسبب کمال دینداری اور انصاف کی صادر ہوئی کہ ایسی حالت مین بہی اونکی بہلائی کو اچہا کہا اور اسمین دلیل ہی اسپر کہ نماز پڑہنی پیچہی ہر نیک و بد کی جائز ہی جیسی کہ مذہب ہی اہل سنت اور جماعت کا

باب تتمة فضائل الصلوة واوقاته

یہ باب ہی بیچ تتمہ فضائل نماز کی اور اوقات اوسکی کی

الفصل الاول

فصل پہلی

عن عمارة بن رويبة قال سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول لن يلج النار احد صلى قبل طلوع الشمس وقبل غروبها يعني الفجر والعصر رواه مسلم اور روایت ہی عمارہ بن رویبہ سی کہا سنا مین نی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتی تہی ہرگز نہ داخل ہوگا آگ مین وہ شخص کہ نماز پڑہی پہلی نکلنی آفتاب کی اور پہلی چہپنی آفتاب کی یعنی نماز فجر اور عصر روایت کی مسلم نی ف یعنی جو کوئی ہمیشہ پڑہی یہ دونون نمازین وہ جہنمی نہ ہوگا یا ہمیشگی ظاہر اس حدیث کا دلالت کرتا ہی اسپر کہ جو کوئی ان دونون نمازون پر

عبادت کری ہرگز دوزخ مین نہین داخل ہونیکا بسبب ترک اور نمازون کی اور بسبب کرنی اور گناہون کی لیکن جمہور علما کی نزدیک یہ بات ٹہری ہوئی ہی کہ نمازین صغیرہ گناہون کو دور کرتی ہین نہ کبیرہ کو پس طیبی نی اسکی یہ توجیہ بیان کی ہی کہ صبح کو آدمی آرام مین ہوتا ہی اور عصر کی وقت تجارتمین مشغول ہوتا ہی پس جو کوئی باوجود ان موانع کی محافظت کرتا ہی ان دونون نمازون کی تو ظاہر حال اوسکا مقتضی اسکا ہوتا ہی کہ اور عملون مین بہی کمی زیادتی نہین کریگا جیسی کہ اللہ تعالی نی فرمایا ہی ان الصلوٰۃ تنہی عن الفحشاء والمنکر یعنی نماز باز رکہتی ہی بیحیائی اور بُری باتون سی پس بخشش کیجاتی ہی اوسکی اور آگ مین نہین داخل ہوئیگا اور ظاہر یہ ہی کہ مراد مبالغہ ہی بیچ بیان کرنے فضیلت ان دو نمازون کی کہ فضیلت انکی جگہ اس بات کی رکہتی ہی کہ محافظت کرنیوالا انکا ہرگز دوزخ مین نجاوی ولیکن اللہ تعالی جزا دیتا ہی بندون کو ہر عمل بد کی جو اسکی ہی اگر چاہی تو بخش دی ان دونون نمازون کی پڑہنی والی کی جو گناہ کہ کئی ہون + ع ح **وعن** ابي موسى قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم من صلى البردين دخل الجنة متفق عليه اور روایت ہی ابی موسی سی کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی جسنی کہ پڑہین دو نمازین ٹہنڈی وقت کی داخل ہوگا بہشت مین یعنی صبح اور عصر یا صبح اور عشا روایت کی یہ بخاری اور مسلم نی **وعن** ابي هريرة قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم يتعاقبون فيكم ملائكة بالليل وملائكة بالنهار ويجتمعون في صلوة الفجر وصلوة العصر ثم يعرج الذين باتوا فيكم فيسألهم ربهم وهو اعلم بهم كيف تركتم عبادي فيقولون تركناهم وهم يصلون واتيناهم وهم يصلون متفق عليه اور روایت ہی ابی ہریرہ سی کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی آتی ہین بیچ تمہاری فرشتی راتکو اور فرشتی دنکو یعنی واسطی لیجانی اور لکہنی اعمال بندون کی اور جمع ہوتی ہین نماز فجر مین اور نماز عصر مین پہر چڑہتی ہین وہ فرشتی کہ رہتی تہی بیچ تمہاری پس پوچہتا ہی اونسی رب اونکا یعنی احوال اور اعمال بندون کی اور حالانکہ وہ خوب جانتا ہی احوال بندونکا کسطرح چہوڑا تمنی میری بندون کو پس کہتی ہین وہ چہوڑا ہمنی اونکو اس حال مین کہ وہ نماز پڑہتی تہی اور ہم گئی اونکی پاس اس حال مین کہ وہ نماز پڑہتی تہی روایت کی یہ بخاری اور مسلم نی **ف** جمع ہوتی ہین فرشتی یعنی صبح کی نماز مین دونون جماعتین فرشتون کی جمع ہوتی ہین ایک تو وہ کہ رات کو رہی تہی تم مین اور ایک وہ کہ دنکی اعمال لکہنی کی لیی آتی ہین اسیطرح عصر مین جمع ہوتی ہین وہ کہ دنکو رہتی تہی اور وہ کہ رات کی عمل لکہنی کی لیی آتی ہین پہر رات کی رہی ہوئی صبح کی نماز کی بعد جاتی ہین اور دن کی عصر کی بعد پس جب جاتی ہین تو اللہ تعالی پوچہتا ہی باوجودیکہ اوسکو سب کام کا علم خوب ہی لیکن پوچہتا ہی واسطی ظاہر کرنی فضیلت کی اور فخر کی آگی ملائکہ کی کہ اونہون نی طعن کیا تہا جب اللہ تعالی نی حضرت آدم کو پیدا کرنا چاہا کہ اسیونکو تو پیدا کرتا ہی کہ خونریزیان کرینگی اور فساد کرینگی زمین مین اور اپنی تعریف کی کہ ہم تیری تسبیح و تقدیس کرینگی اور اس حدیث مین رغبت دلائی ہی لوگون کو کہ ان وقتون مین ہمیشہ عبادت کیا کرین تا عمل انکی ساتہ بہلائی کی عرض ہوتی رہین + ح ع **وعن** جندب القسري قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم من صلى صلوة الصبح فهو في ذمة الله فلا يطلبنكم الله من ذمته بشيء فانه من يطلبه من ذمته بشيء يدركه ثم يكبه على وجهه في نار جهنم رواه مسلم وفي بعض نسخ المصابيح القشيري بدل القسري اور روایت ہی جندب قسری سی کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی جو شخص کہ نماز پڑہی صبح کی پس وہ بیچ ذمہ اللہ کی ہی بیچ حمایت اور امان اوسکی کی ہی دنیا اور آخرت مین پس نہ طلب کری یعنی نہ مواخذہ کری تمسی اللہ واسطی ذمہ اپنی کی ساتہ کسی چیز کی پس وہ جسکو کہ طلب کری واسطی ذمہ اپنی کی ساتہ کسی چیز کی پاوی گا اوسکو پہر ڈالی گا اوسکو اوپر منہ اوسکی کی دوزخ کی آگ مین روایت کی یہ مسلم نی اور بیچ بعضی نسخہ مصابیح کی قشیری ہی بدلی قسری کی **ف** یعنی جسنی پڑہی نماز صبح کی

پس وہ اللہ تعالیٰ کی عہد وامان مین ہی پس مسلمانون کو چاہیے کہ اوس سی بد سلوکی نہ کرین نہ اوسکو قتل کرین نہ اوسکا مال چھینین نہ اوسکی غیبت
کرین نہ اوسکی بی آبروئی کرین اگر اوس سی کسی نی بد سلوکی کی پس اوسنی اللہ تعالیٰ کی عہد مین خلل کیا پس اللہ تعالیٰ اوس سی مواخذہ کریگا
اور جس سی اللہ تعالیٰ نی مواخذہ کیا اوسکو کچھ نجات نہین یا مراد وہ سی نمازی کہ وہ موجب امان کی ہی اپنی چھوڑ دنماز صبح کی پس توڑ جاویگا بیچ
عہد وہ جو درمیان تمہاری اور درمیان رب تمہاری کی ہی پس مواخذہ کریگا بسبب اوسکی تم سی + ع وَعَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ قَالَ
قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَوْ يَعْلَمُ النَّاسُ مَا فِي النِّدَاءِ وَالصَّفِّ الْاَوَّلِ ثُمَّ لَمْ يَجِدُوْا اِلَّا اَنْ يَّسْتَهِمُوْا
عَلَيْهِ لَاسْتَهَمُوْا وَلَوْ يَعْلَمُوْنَ مَا فِي التَّهْجِيْرِ لَاسْتَبَقُوْا اِلَيْهِ وَلَوْ يَعْلَمُوْنَ مَا فِي الْعَتَمَةِ وَالصُّبْحِ لَاَتَوْهُمَا وَلَوْ
حَبْوًا مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہی ابی ہریرہ سی کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ سلم نی اگر جانین آدمی کہ کیا کچھ ثواب ہی اذان دینی مین
اور کھڑی ہونی صف پہلی مین پھر نپاوین کوئی وجہ ترجیح اور زیادتی کی مگر یہ کہ قرعہ ڈالین اوسپر البتہ قرعہ ڈالین یعنی فضیلت اذان اور صف
اول کی ایسی ہی کہ اگر نزاع کرین آپسمین اذان دینی پر اور صف اول کی کھڑی ہونی پر اور قرعہ ڈالین تاکسکی نام پر پڑی تو بجا ہی اور اگر جانین کہ
کیا کچھ ثواب ہی بیچ سویری جانی کی واسطی نماز ظہر کی البتہ جلدی کرین طرف اوسکی اور اگر جانین کہ کیا کچھ ثواب ہی بیچ نماز عشا کی اور صبح کی البتہ
آوین اون نمازون مین اگرچہ چلین اپنی سرین پر روایت کی یہ بخاری اور مسلم نی **ف** معنی تہجیر کی اگر یہ لین گی جو کہ مذکور ہوئی تو فضیلت نماز
گرمی کی ہوئی گی کیونکہ اوسمین ظہر ٹھنڈی وقت پڑہنی مستحب ہی یا معنی تہجیر کی ہین جلدی کرنا طرف طاعت کی اور بعضون نی تہجیر کی یہ معنی کہی ہین کہ جمعہ کی
دوپہر کو جانا اور اگرچہ چلین سرین پر یعنی اگر قوت پانون کی چلنی کی نرکہین اسطرح آوین کہ جسطرح ضعیف چلتی ہین + ح ع وَعَنْهُ
قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيْسَ صَلٰوةٌ اَثْقَلَ عَلَى الْمُنَافِقِيْنَ مِنَ الْفَجْرِ وَالْعِشَاءِ وَلَوْ يَعْلَمُوْنَ مَا
فِيْهِمَا لَاَتَوْهُمَا وَلَوْ حَبْوًا مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہی اوسیسے ابی ہریرہ سی کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی نہین کوئی نماز زیادہ
بھاری منافقون پر فجر اور عشا سی اور اگر جانین اوس چیز کو کہ بیچ اونکی ہی ثواب البتہ آوین اون نمازون مین اگرچہ چلین سرین پر روایت
کی یہ بخاری اور مسلم نی **ف** منافقون کی مزاج مین کسل عبادت سی بہت ہوتا ہی اور نماز جو پڑہتی ہین دکھانی سنانی کی لیے پڑہتی ہین اور
یہ دونون وقت جو ہین استراحت اور لذت نیند اور سردی کی ہین اور اندہیرا بہی ہوتا ہی کہ کوئی کسی کو کم پہچانتا ہی پس اہلی اوپر نماز
بہت بھاری ہین اور اسمین اشارہ ہی اسپر کہ مومن مخلص کو بچنا چاہیے اس خصلت سی تا مشابہت اونکی ساتھ نہووی + ع وَعَنْ
عُثْمَانَ رض قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ صَلَّى الْعِشَاءَ فِيْ جَمَاعَةٍ فَكَاَنَّمَا قَامَ نِصْفَ اللَّيْلِ وَمَنْ صَلَّى الصُّبْحَ فِيْ جَمَاعَةٍ
فَكَاَنَّمَا صَلَّى اللَّيْلَ كُلَّهٗ رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہی حضرت عثمان رض سی کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی جو شخص کہ پڑہی نماز عشا کی جماعت
مین پس گویا کہ قیام کیا آدہی رات اور جسنی نماز پڑہی صبح کی جماعت مین پس گویا کہ نماز پڑہی تمام رات روایت کی یہ مسلم نے **ف**
پس ثواب نماز صبح کا زیادہ ہی ثواب عشا سی کہ یہ بیچ حکم نماز پڑہنی تمام رات کی ہی یا مراد یہ ہی کہ نماز عشا کی ادا کرنی سی ثواب قیام
آدہی رات کا پایا اور نماز فجر کی کہ ادا کی باقی آدہی کا ثواب پایا یا دونون کی پڑہنی سی ثواب تمام رات کا ملا + ح وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ
قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَغْلِبَنَّكُمُ الْاَعْرَابُ عَلَى اسْمِ صَلٰوتِكُمُ الْمَغْرِبِ قَالَ وَتَقُوْلُ الْاَعْرَابُ
هِيَ الْعِشَاءُ وَقَالَ لَا يَغْلِبَنَّكُمُ الْاَعْرَابُ عَلَى اسْمِ صَلٰوتِكُمُ الْعِشَاءِ فَاِنَّهَا فِيْ كِتٰبِ اللّٰهِ الْعِشَاءُ
فَاِنَّهَا تُعْتِمُ بِحِلَابِ الْاِبِلِ رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہی ابن عمر سی کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے نہ غالب آویں

تمہیں گنوار اوپر نام لینے نماز تمہاری کی مغرب کہا راوی نے کہتی تھی گنوار کہ یہ عشا ہی اور فرمایا حضرت نے کہ نہ غالب آویں تم پر گنوار اوپر نام رکھنے نماز تمہاری کی عشا پس تحقیق وہ اللہ کی کتاب میں عشا ہی یعنی اس آیہ میں ومن بعد صلوٰۃ العشاء نام اسکا عشا فرمایا ہی پس تحقیق وہ گنوار تاخیر کرتی تہی بسبب دودہ دوہنی اونٹوں کی روایت کی یہ مسلم نے **ف** مراد گنوار سی گنوار جاہلیت کی ہین کہ وہ نماز مغرب کو عشا کہتی تہی اور عشا کو عتمہ پس حضرت نے منع فرمایا کہ تم یہ نام نہ لیا کرو کہ اسمین غلبہ اونکا لازم آتا ہی کیونکہ جب اونکا نام رکہا ہوا لینے لگی تو گویا وہ غالب ہین کہ تمنی اونکی بولی اپنی مین جاری کی وہ نام لو کہ کتاب و سنت مین واقع ہوئی ہین یعنی مغرب اور عشا پس ظاہر نہی اعراب کو ہی ساتہ غلبہ نہ کرنے کی و لیکن حقیقت مین نہی مسلمانونکو ہی موافقت اونکی سی تا غلبہ اونکا لازم نہ آوی اور اس سی معلوم ہوتا ہی کہ زبان موافق اصطلاح شرع کی درست کرنی چاہیی اور جو باتین کہ کفار اور فجار کی زبان پر جاری ہون اونسی پرہیز کرنا چاہیی اور یہی اور علت نہی کی حضرت نے بیان فرماکر اشارہ فرمایا اوپر وجہ نام کہنی عشا کی عتمہ ساتہ قول اپنی کی فانہا تعتم بحلاب الابل لفظ تعتم صحیح تر روایت مین ساتہ صیغہ معروف کی ہی اور عتمہ کہتی ہین تاریکی کو یعنی وہ اعراب تاریکی مین پڑہتی تہی عشا کو بسبب دودہ دوہنی اونٹوں کی کہ بعد چہپنی شفق کی دوہنا شروع کرتی تہی بعد اوسکی پڑہتی تہی اور ایک روایت مین لفظ تعتم ساتہ صیغہ مجہول کی ہی یعنی نماز عشا کی تاریکی مین پڑہی جاتی تہی بسبب دودہ دوہنی اونٹوں کی پس عتمہ نام اوسوقت اونکا مشہور تہا عرب مین جب نوبت اسلام کی پہونچی اور نماز اوسوقت مین شروع ہوئی اعراب نماز عشا کو صلوٰۃ العتمہ کہنی لگی پس نہی کی گئی اوس سی اور مکروہ ہوا یہ نام واسطی مشابہت کی ساتہ اہل جاہلیت کی اور بعضی حدیثوں مین جو لفظ عتمہ کا آیا ہی وہ پہلی نہی کی کہا ہوگا ۲ ع **وعن** علیؓ ان رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیہ وسلم قال یوم الخندق حبسونا عن صلوٰۃ الوسطیٰ صلوٰۃ العصر ملأ اللّٰہ بیوتہم وقبورہم نارا متفق علیہ اور روایت ہی علی رض سی کہ تحقیق رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا دن خندق کی کہ باز رکہا کافرون نی ہمکو نماز بیچ کی سی کہ نماز عصر کی ہی بہری اللہ تعالی اونکی گہرون کو اور قبرون کو آگ سی روایت کی یہ بخاری اور مسلم نے **ف** دن خندق کی اوسکو یوم الاحزاب بہی کہتی ہین اس غزوہ کو خندق اسلیے کہتی ہین کہ گرد مدینہ کی خندق کہودی تہی سلمان فارسی کی مشورہ سی اور حضرت خود بہی اوسکی کہودنی مین شریک ہوتی تہی اور بڑی بڑی رنج اوسمین اوٹہائی شدت بہوک کی اور سردی اور محنت کہودنی کی اور یہ غزوہ سنہ چار یا پانچ مین ہوا ہی اوسمین بسبب تردد اور تیر اندازی کی چار نمازین حضرت کی فوت ہوئین کہ ایک اونمین کی عصر سی تہی حضرت نے واسطی اظہار زیادتی فضیلت اوسکی کی فرمایا حبسونا آخر تک مطلب اس بددعا کا یہ ہی کہ عذاب دنیا اور آخرت کی مین وہ گرفتار رہین اور حضرت کو جنگ احد مین کفار سی کتنی ہی رنج پہونچی اور بددعا نہ کی اور یہان کی سبب اسکا یہ ہی کہ یہان حق اللہ کا فوت ہوا کہ نماز ہی اور وہان حضرت کی نفس پاک کا حق تہا نہ چاہا کہ اپنی نفس کی لیے بددعا کرین اور اس حدیث سی معلوم ہوا کہ صلوٰۃ وسطی نماز عصر کی ہی اور قول اکثر علما کا صحابہ اور تابعین سے اور قول ابو حنیفہ کا اور احمد کا اور سوای انکی کا یہی ہی پس قرآن شریف مین جو آیا ہی حافظوا علی الصلوات والصلوٰۃ الوسطیٰ فقط وسطی کی معنی عصر ہی کی لیں گی اور اکثر اختلاف صحابہ اور تابعین کا بیچ تعین اس آیہ کی کہ واقع ہوا ہی چنانچہ فصل آئندہ مین آوی گا پہلی نسی اس حدیث کی ہووی گا کہ اپنی اجتہاد سی کرتی ہونگی بعد صحت حدیث کی تعین ہوا کہ مراد نماز عصر کی ہی واللہ اعلم ۲ ع ح

الفصل الثانی

فصل دوسری **عن** ابی مسعود وسمرۃ بن جندب قالا قال رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیہ وسلم صلوٰۃ الوسطیٰ صلوٰۃ العصر رواہ الترمذی روایت ہی ابن مسعود اور سمرۃ بن جندب سی کہا دونون نی کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ نماز وسطی یعنی جو کہ کلام اللہ مین مذکور ہی نماز عصر کی ہی روایت کی یہ ترمذی نی **ف** کیونکہ درمیان مین پڑی ہی دو نماز دن کی کی اور دو نماز رات کی کی ۲ ع

وعن ابی ہریرة عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم فی قولہ تعالی ان قرآن الفجر کان مشہودا قال تشہدہ ملائکة اللیل
وملائکة النہار رواہ الترمذی اور روایت ہی ابی ہریرہ سی کہ نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سی بیچ تفسیر قول اللہ تعالی کی تحقیق قرآن فجر کا
حاضر کیا گیا ہی فرمایا حاضر ہوتی ہین اوسمین فرشتی رات کی اور فرشتی دن کی روایت کی یہ ترمذی نی ف قرآن یعنی قراءة قرآن فجر سی مراد نماز
فجر کی ہی اوسکا نام یہی رکہا کہ قراءة ایک رکن اوسکا ہی جیسی کہ رکوع یا سجود تو یعنی یا نماز کو کہا ہی پس فرمایا کہ اوسمین مشہود ہی یہ مراد ہی کہ فرشتی
اعمال لکہنی والی دن کی اور رات کی اوسمین جمع ہوتی ہین چنانچہ اسی باب مین تفصیل سی بیان اسکا ہوچکا ہی + ع

الفصل الثالث

فصل تیسری عن زید بن ثابت وعائشة قالا الصلوة الوسطی صلوة الظہر رواہ مالک عن زید
والترمذی عنہما تعلیقا روایت ہی زید بن ثابت اور عائشہ سی کہا ان دونون نی نماز وسطی یعنی نماز بیچ کی نماز ظہر کی ہی روایت
کی یہ مالک نی زید سی اور ترمذی نی دونون سی یعنی زید اور عائشہ سی بطریق تعلیق کی یعنی ساتہ حذف سند کی ف اسلیی کہ بیچ مین واقع ہوئی
ہی دونون طرفون دن کی + ع وعن زید بن ثابت قال کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یصلی الظہر
بالہاجرة ولم یکن یصلی صلوة اشد علی اصحاب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم منہا فنزلت حافظوا علی الصلوات
والصلوة الوسطی وقال ان قبلہا صلوتین وبعدہا صلوتین رواہ احمد وابو داود اور روایت ہی زید بن ثابت سی کہا تہی رسول خدا صلی اللہ
علیہ وسلم پڑہتی نماز ظہر کی سویری اور نتہی کہ پڑہین کوئی نماز کہ بہت سخت ہو ظہر سی اوپر صحابہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی پس اوتری یہ آیت نگہبانی
کرو سب نمازون پر اور نماز بیچ والی پر اور کہا زید بن ثابت نی تحقیق پہلی اوس سی دو نمازین ہین اور پیچہی اوس سی دو نمازین ہین روایت کی یہ
احمد اور ابو داود نی ش غرض راوی کی اس قول سی یہ ہی کہ صلوة وسطی سی مراد ظہر ہی پس ظاہر یہ معلوم ہوتا ہی کہ یہ بات زید بن ثابت نی
اپنی اجتہاد سی نکالی پس معارض آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی نص کی نہین ہوسکتی کہ حضرت نی فرمایا صلوة وسطی عصر ہی + ع وعن
مالک بلغہ ان علی بن ابی طالب وعبد اللہ بن عباس کانا یقولان الصلوة الوسطی صلوة الصبح رواہ فی الموطا
ورواہ الترمذی عن ابن عباس وابن عمر تعلیقا اور روایت ہی مالک سی پہونچی اونکو یہ کہ حضرت علی بیٹی ابو طالب کی
اور عبد اللہ بن عباس تہی دونون فرماتی کہ نماز وسطی نماز صبح کی ہی روایت کی یہ موطا مین اور روایت کی ترمذی نی ابن عباس اور ابن
عمر سی بطریق تعلیق کی ف یہ بہی اجتہاد ہی ان دونون صاحبون کا نص مذکور حضرت کو انکو نہ پہونچی ہوگی بطریق احتمال کی یہ کہا ہی اور
مذہب امام مالک اور امام شافعی کا بہی یہی ہی اور نووی شافعی نی کہا کہ حدیثین صحیح وارد ہین اسمین کہ صلوة وسطی نماز عصر کی ہی اور ماوردی
نی کہ ائمہ شافعیہ کی سی ہی کہا کہ شافعی نی تصریح کی ہی کہ وہ نماز صبح کی ہی ولیکن ازبسکہ حدیثون صحیحہ سی ثابت ہوا ہی کہ وہ نماز عصر کی ہی
مذہب شافعی بہی یہی ہوگا بموجب اوس وصیت کی کہ اگر ایک حدیث صحیح پاؤ کہ مین نی برخلاف اوسکی حکم کیا ہو جانو کہ مذہب میرا وہی ہی
کہ حدیث ساتہ اوسکی وارد ہوئی اور مارو مذہب میرا دیوار پر + ع وعن سلمان قال سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم یقول من غدا الی صلوة الصبح غدا برایة الایمان ومن غدا الی السوق غدا برایة ابلیس رواہ ابن ماجة
اور روایت ہی سلمان سی کہا سنا مین نی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سی فرماتی تہی کہ جو شخص کہ جاوی صبح کو طرف نماز صبح کی جاتا ہی ساتہ
نشان ایمان کا اور جو شخص کہ جاوی طرف بازار کی صبح کو جاتا ہی ساتہ نشان شیطان کا روایت کی یہ ابن ماجہ نی ف کہا طیبی نی یہ تمثیل
ہی واسطی بیان کرنی لشکر اللہ تعالی کی اور لشکر شیطان کی کہ جو کوئی صبح کو طرف مسجد کی جاتا ہی گویا کہ اوسنی نشان ایمان کا اوٹہایا

واسطی جنگ شیطان کی اور لشکر اوسکی کی جیسی کہ نمازی نشانی نیک چلتی ہین پس یہ اللہ کی لشکر سی ہی اور جو کوئی صبح کو بازار مین
جاتا ہی وہ لشکر شیطان کی سی ہی اوسکا نیزہ اوٹھایا اور شوکت اوسکی بڑہائی اور دبیچ شکست کرنی دین اپنی کی ہی پس یہ اوسکی حق مین ہی کہ
جو کوئی صبح کو بغیر نماز اور وظائف پڑہی بازار مین چلا جاوی اور اگر بعد نماز و وظائف کی جاوی ساتہ قصد طلب کرنی رزق حلال کی اور وجہ
معیشت عیال کی وہ اس مین نہین داخل ہی بلکہ اللہ ہی کی لشکر مین سی ہی ﴿ع﴾ **باب الاذان** یہ باب ہی بیچ بیان اذان کی
ف اذان لغت مین بمعنی خبر کرنی کی ہی اور شرع مین کہتی ہین خبر کرنیکو ساتہ آنی وقت نماز کی ساتہ الفاظ مخصوصہ کی اوقات مخصوصہ مین
پس نکل گئی اس سی وہ اذان کہ سنت کی گئی ہی واسطی غیر نماز کی جیسی کہ اذان جو لڑکی کی داہنی کان مین دیجاتی ہی اور تکبیر بائین کان مین اور
ایسی ہی جو اذان کہ سنت ہی نزدیک غم پہونچنی کی اور بدخلقی کی چنانچہ دیلمی نی روایت کی ہی حضرت علی رض سی کہ کہا اونہون نی دیکہا مجھکو
نبی صلی اللہ علیہ وسلم نی غمگین پس فرمایا ای ابن ابیطالب مین تجہی دیکہتا ہون غمگین پس حکم کر بعض اہل اپنی کو کہ اذان دیوی تیری کان مین پس یہ
تحقیق وہ دفع کری گی غم کو فرمایا حضرت علی نی آزمایا مین نی اسکو پس پایا مین نی اسکو ایسا ہی اور کہا ہی راوی ہر ایک نی حضرت علی رض تک کہ تحقیق مین نی
آزمایا اسکو پس پایا اسکو ایسا ہی اور روایت کی دیلمی نی حضرت علی رض سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی جسکا برا ہووی خلق خواہ
انسان ہووی یا جانور ہووی پس اذان دو اوسکی کان مین انتہی اور اذان دینی سنت ہی واسطی فرائض کی اور روایت ہی حضرت علی رض
سی کہ جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم معراج کو تشریف لیگئی اور سراپردہ عزت تک پہونچی کہ محل خاص کبریائی حق کا تہا ایک فرشتہ وہان سی نکلا آنحضرت
نی حضرت جبرئیل سی پوچہا کہ یہ فرشتہ کون ہی جبرئیل نی کہا سوگند ہی اوس خدا کی کہ مجھکو ساتہ حق کی بہیجا نزدیک ترین خلق کا ساتہ درگاہ
عزت کی مین ہون اور مین نی نہین دیکہا اس فرشتہ کو جبسی پیدا کیا گیا ہون مین سوای اس ساعت کی پس کہا اوس فرشتہ نی اللہ اکبر اللہ اکبر
پردی کی پیچہی سی آواز آئی کہ رہت کہا بندی میری نی انا اکبر انا اکبر یعنی مین بہت بڑا ہون بعد اوسکی ذکر کیی اوسنی باقی کلمات اذان کی
غرض اس روایت کی نقل کرنی سی یہ ہی کہ اذان حضرت نی شب معراج مین سنی چنانچہ علمانی لکہا ہی کہ تحقیق اسکی یہ ہی کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم
نی کلمات اذان کی شب معراج مین سنی لیکن حکم نہوا کہ ان کلمات کو اذان مین نماز کی یہی کہین چنانچہ آنحضرت صلعم مکہ مین بغیر اذان کی نماز ادا
کرتی رہی یہانتک کہ مدینہ مین تشریف لائی اور اس بات مین صحابہ سی مشورہ کیا اور بعضی صحابیون نی اذان خواب مین سنی یہ وحی آئی
کہ وہ کلمات کہ آسمان پر سنی تہی زمین پر سنت اذان کی ہووین واللہ اعلم ﴿ع ح﴾ **الفصل الاول** فصل پہلی عن
أَنَسٍ قَالَ ذَكَرُوا النَّارَ وَالنَّاقُوسَ فَذَكَرُوا الْيَهُودَ وَالنَّصَارٰى فَأُمِرَ بِلَالٌ أَنْ يَشْفَعَ الْأَذَانَ وَأَنْ يُوتِرَ الْإِقَامَةَ قَالَ
إِسْمٰعِيْلُ فَذَكَرْتُهُ لِأَيُّوْبَ فَقَالَ إِلَّا الْإِقَامَةَ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ روایت ہی انس سی کہا ذکر کیا صحابہ نی واسطی معلوم کروانی وقت نماز کے
آگ کا اور ناقوس کا پس ذکر کیا یہود اور نصاری کا پس حکم کیی گئی بلال یعنی حضرت نی انکو حکم کیا یہ کہ جفت کہین کلمہ اذان کے یعنی اول اذان مین
چار دفعہ اللہ اکبر کہین اور باقی کلمات دو دو بار سوای کلمہ آخر کی یعنی لا الہ الا اللہ کہ وہ ایکبار ہی اور ایک ایکبار کہین کلمہ تکبیر کی یعنی سوای
اللہ اکبر کی اول مین اور آخر مین کہ وہ دو دو بار ہین کہا اسمعیل نی کہ راویون اس حدیث کی سی ہی اور شیخ ہی بخاری اور مسلم کا پس ذکر کیا مین نی
اسکا واسطی ایوب کی کہ وہ بہی راوی اس حدیث کا ہی دیکہا تہا اونسی انس کو پس کہا مگر لفظ قد قامت الصلوٰۃ کا یعنی سوای اول اور آخر کی
تکبیرون کی اور کلمات تکبیر کی ایک ایکبار کہتی مگر قد قامت الصلوٰۃ دو بار کہتی روایت کی یہ بخاری اور مسلم نی **ف** جب آنحضرت
صلی اللہ علیہ وسلم مدینہ مین تشریف لائی اور مسجد بنائی تو مشورہ کیا صحابہ سی کہ کوئی چیز نشانی وقت نماز کی لیی مقرر کرنی چاہیی تا کہ سب آ کے

بلند آواز سے اذان کہی ہے حدیث ہے اور علمائے حنفیہ کہتے ہیں کہ یہ تکرار واسطے تعلیم ابی محذورہ کی تھا نہ واسطے تشریع کی پہلی بار آہستہ کہنے کی نسبت کہی
حضرت صلعم نے فرمایا کہ پھر کہہ اور بلند آواز سے کہہ اور ایک اور حدیث جو ابو محذورہ نے روایت کی ہے اس میں ترجیع نہیں ہے اور حدیث عبداللہ بن زید کی
کہ اصل ہے اس باب میں اس میں بھی ترجیع نہیں اور یہ اذان بلال کی کہ سردار موذنوں کی ہیں اس میں بھی ترجیع نہیں اور اذان ابن ام مکتوم میں کہ وہ
مسجد شریف میں اذان کہتے تھے اور اذان سعد قرظ کی ہیں کہ مسجد قبا کی موذن تھے اس میں بھی ترجیع نہیں مذکور اور اذان ابی محذورہ کا ایک قصہ ہی کہ
اوس سے یہی ظاہر ہوتا ہی کہ تکرار شہادتین کی تعلیم کی لیے تھی وہ قصہ شرح سفر السعادۃ شیخ عبدالحق کی میں مذکور ہی ۱۲ ع ح

الفصل الثانی

عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ كَانَ الْاَذَانُ عَلٰى عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَرَّتَيْنِ مَرَّتَيْنِ وَالْاِقَامَةُ مَرَّةً مَرَّةً غَيْرَ اَنَّهُ كَانَ يَقُوْلُ قَدْ قَامَتِ الصَّلٰوةُ قَدْ قَامَتِ الصَّلٰوةُ رَوَاهُ اَبُوْ دَاوٗدَ وَالنَّسَائِيُّ وَالدَّارِمِيُّ

اور روایت ہی ابن عمر سی کہا تھے کلمات اذان کی بیچ زمانہ رسول خدا صلعم کی دو دو بار اور کلمات تکبیر کی ایک ایک بار سوای اسکی کہ کہتا تھا موذن قد قامت الصلوٰۃ دو بار یعنی کھڑی ہوئی نماز روایت کی یہ ابوداؤد اور نسائی اور دارمی نے **ف** یہ جو کہا کہ کلمات اذان کی حضرت کی زمانے میں دو دو بار تھے تو مراد یہی کہ
اللہ اکبر اول میں چار بار اور لا الہ الا اللہ آخر میں ایک بار اور باقی کلمات دو دو بار اور سوای اسکی کہ کہتا موذن قد قامت الصلوٰۃ دو بار لائق تھا کہ تکبیر بھی
مستثنیٰ کرتے کہ وہ بھی اول اور اخیر میں مکرر ہے بلا خلاف ۱۲ ع ح وَعَنْ اَبِيْ مَحْذُوْرَةَ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَّمَهُ الْاَذَانَ
تِسْعَ عَشْرَةَ كَلِمَةً وَالْاِقَامَةَ سَبْعَ عَشْرَةَ كَلِمَةً رَوَاهُ اَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِيُّ وَاَبُوْ دَاوٗدَ وَالنَّسَائِيُّ وَالدَّارِمِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ

اور روایت ہی ابی محذورہ سی تحقیق نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے سکھائی اونکو اذان انیس کلمے اور تکبیر سترہ کلمے روایت کی یہ احمد اور ترمذی اور ابوداؤد
نسائی اور دارمی اور ابن ماجہ نے **ف** اذان کی پندرہ کلمے ہوتی ہیں بموجب مذہب حنفی کی اور جب اونیس مذکور ہوئی تو یہ ترجیع سمیت ہوتی ہیں جیسی کہ مذہب
شافعی میں ہی اور ہمارے نزدیک محمول تعلیم پر ہی جیسی کہ اوپر ہو چکا ہی بیان اسکا اور تکبیر کی سترہ کلمے کہے گئے کہ ان میں سی چار کلمے ترجیع کی دور ہوئی اور
دو کلمہ قد قامت الصلوٰۃ کی زیادہ ہوئی تو سترہ ہوئی پس اذان اس حدیث کی موافق مذہب شافعی کی ہی اور تکبیر بموجب مذہب حنفی کی دلیل حنفیوں کی
تکبیر کثنی میں یہی حدیث ہی اور پہلی حدیث کہ اوسمیں کلمے تکبیر کی گیارہ مذکور ہوئی ہیں جیسی کہ مذہب شافعی میں ہی اگر صحیح ہی تو منسوخ ہی ساتھ اسکی واللہ اعلم ۱۲ ع ح

وَعَنْهُ قَالَ قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ عَلِّمْنِيْ سُنَّةَ الْاَذَانِ قَالَ فَمَسَحَ مُقَدَّمَ رَاْسِيْ قَالَ تَقُوْلُ اللّٰهُ اَكْبَرُ اللّٰهُ
اَكْبَرُ اللّٰهُ اَكْبَرُ اللّٰهُ اَكْبَرُ تَرْفَعُ بِهَا صَوْتَكَ ثُمَّ تَقُوْلُ اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ
اِلَّا اللّٰهُ اَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰهِ اَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰهِ تَخْفِضُ بِهَا صَوْتَكَ ثُمَّ تَرْفَعُ صَوْتَكَ بِالشَّهَادَةِ
اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ اَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰهِ اَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰهِ
حَيَّ عَلَى الصَّلٰوةِ حَيَّ عَلَى الصَّلٰوةِ حَيَّ عَلَى الْفَلَاحِ حَيَّ عَلَى الْفَلَاحِ فَاِنْ كَانَ صَلٰوةُ الصُّبْحِ قُلْتَ الصَّلٰوةُ خَيْرٌ مِّنَ النَّوْمِ الصَّلٰوةُ خَيْرٌ مِّنَ
النَّوْمِ اللّٰهُ اَكْبَرُ اللّٰهُ اَكْبَرُ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ رَوَاهُ اَبُوْ دَاوٗدَ

اور روایت ہی اوسی ابی محذورہ سی کہ کہا کہا میں نے یا رسول اللہ سکھاؤ مجھکو طریقہ
اذان کا کہا راوی نے پس ہاتھ پھیر اگلی جانب سر اونکی پر فرمایا کہ کہہ اللہ اکبر اللہ اکبر اللہ اکبر اللہ اکبر بلند کر تو ساتھ انکی آواز اپنی پھر کہہ اشہد ان لا الہ
اشہد ان لا الہ الا اللہ اشہد ان محمداً رسول اللہ اشہد ان محمداً رسول اللہ پست کر تو ساتھ انکی آواز اپنی کو پھر بلند کر آواز اپنی کو ساتھ کلمات شہادت کی وہ یہ ہیں اشہد ان
لا الہ الا اللہ اشہد ان لا الہ الا اللہ اشہد ان محمداً رسول اللہ اشہد ان محمداً رسول اللہ آؤ نماز پڑھنی پر آؤ نماز پڑھنی پر آؤ
بہتر ی پر آؤ بہتر ی پر پس اگر ہو وقت نماز صبح کا کہہ نماز بہتر ہی نیند سی نماز بہتر ہی نیند سی اللہ بڑا ہی اللہ بڑا ہی

یعنی نماز کی لیے جسوقت کہ کھڑا ہووی موذن یہانتک کہ دیکھو مجکو مسجد مین کیونکہ پہلی امام کی کھڑی ہونا منع ہی بینا یدہ اوٹھنا ہی اور شاید کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نکلتی ہونگی حجرہ سی بعد شروع کرنی موذن کی تکبیر کو اور داخل ہوتی ہونگی محراب مسجد مین نزدیک کہنی موذن کی حی علی الصلوٰۃ اور اسی لیے کہا ہی اماموں عاری نی کہ کھڑی ہوویں امام اور قوم نزدیک حی علی الصلوٰۃ کی اور شروع کریں نماز نزدیک قد قامت الصلوٰۃ کی ٭ ع

وعن زِيَادِ بْنِ الْحَارِثِ الصُّدَائِيِّ قَالَ أَمَرَنِي رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ أُؤَذِّنَ فِي صَلَاةِ الْفَجْرِ فَأَذَّنْتُ فَأَرَادَ بِلَالٌ أَنْ يُقِيمَ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ أَخَا صُدَاءٍ قَدْ أَذَّنَ وَمَنْ أَذَّنَ فَهُوَ يُقِيمُ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَأَبُو دَاوُدَ وَابْنُ مَاجَةَ

اور روایت ہی زیاد بن حارث صدائی سی کہا حکم کیا مجکو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی یہ کہ اذان کہیے وقت نماز فجر کی پس اذان کہی مین نی پھر ارادہ کیا بلال نی یہ کہ تکبیر کہی پس فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی تحقیق بھائی صدائی کی نی اذان کہی ہی اور جو اذان کہی پس وہی تکبیر کہی روایت کی یہ ترمذی اور ابوداود اور ابن ماجہ نی **ت** بھائی صدائی مراد ہی زیاد بن حارث صدائی سی جو کوئی جس قبیلہ کا ہوتا ہی اوسکو عرب مین بھائی اوس قبیلہ کا کہتی ہین اور امام شافعی کی نزدیک مکروہ ہی تکبیر کہنی غیر موذن کو بموجب اس حدیث کی اور امام ابوحنیفہ کی نزدیک مکروہ نہین ہی کیونکہ اکثر ہوتا تھا کہ ابن ام مکتوم اذان کہتی تھی اور بلال تکبیر کہتی اور یہ حدیث اونکی نزدیک محمول ہی اسپر کہ ناگوار ہو موذن کو تکبیر کہنی غیر کی یعنی اگر موذن برا مانی تو نہ کہی اور جو برا نہ مانی تو کہی ٭ ع

الفصل الثالث

فصل تیسری **عن** ابْنِ عُمَرَ قَالَ كَانَ الْمُسْلِمُونَ حِينَ قَدِمُوا الْمَدِينَةَ يَجْتَمِعُونَ فَيَتَحَيَّنُونَ لِلصَّلَاةِ وَلَيْسَ يُنَادِي بِهَا أَحَدٌ فَتَكَلَّمُوا يَوْمًا فِي ذٰلِكَ فَقَالَ بَعْضُهُمْ اتَّخِذُوا مِثْلَ نَاقُوسِ النَّصَارٰى وَقَالَ بَعْضُهُمْ قَرْنًا مِثْلَ قَرْنِ الْيَهُودِ فَقَالَ عُمَرُ أَوَلَا تَبْعَثُونَ رَجُلًا يُنَادِي بِالصَّلَاةِ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا بِلَالُ قُمْ فَنَادِ بِالصَّلَاةِ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ

روایت ہی ابن عمر سی کہا تھی مسلمان جسوقت کہ آئی مدینہ مین جمع ہوتی پس اندازہ کرتی اور تعین کرتی ایک وقت کہ آویں اوسمین نماز کی لیے اور نہ تھا کوئی کہ پکارے واسطے نماز کی پس گفتگو کی مسلمانوں نی ایکدن اس امر مین پس کہا بعضوں نی بناؤ مانند ناقوس نصاری کی اور کہا بعضوں نی بناؤ سینگ مانند سینگ یہودیوں کی پس کہا حضرت عمر رضی اللہ عنہ نی کیا نہین بھیجتی تم ایک شخص کو کہ آواز کرے ساتھ نماز کی پس فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی اے بلال کھڑا ہو پس آواز کر ساتھ نماز کی روایت کی یہ بخاری اور مسلم نی **ت** پس آواز کر ساتھ نماز کی یعنی کہہ الصلوٰۃ جامعۃ پس ندا کرنی سے مراد تیری خبر کرنا ہی ساتھ آنی وقت کی نہ ندا شرعی یعنی اذان اس توجیہ سی توفیق حاصل ہو جاتی ہی پہلی حدیثوں مین کہ ایک مجلس مین پہلی مشورہ کرکر اسطرح آگاہ کرنا ٹھہرا پھر اوس مجلس مین عبداللہ بن زید نی خواب دیکھا پس حضرت صلعم نی اذان کو مشروع کیا یا تو ساتھ آنی وحی کی یا ساتھ اجتہاد کی ٭ ع

وعن عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ زَيْدِ بْنِ عَبْدِ رَبِّهِ قَالَ لَمَّا أَمَرَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالنَّاقُوسِ يُعْمَلُ لِيُضْرَبَ بِهِ لِلنَّاسِ لِجَمْعِ الصَّلَاةِ طَافَ بِي وَأَنَا نَائِمٌ رَجُلٌ يَحْمِلُ نَاقُوسًا فِي يَدِهِ فَقُلْتُ يَا عَبْدَ اللّٰهِ أَتَبِيعُ النَّاقُوسَ قَالَ وَمَا تَصْنَعُ بِهِ قُلْتُ نَدْعُو بِهِ إِلَى الصَّلَاةِ قَالَ أَفَلَا أَدُلُّكَ عَلٰى مَا هُوَ خَيْرٌ مِنْ ذٰلِكَ فَقُلْتُ لَهُ بَلٰى قَالَ فَقَالَ تَقُولُ اللّٰهُ أَكْبَرُ إِلٰى آخِرِهِ وَكَذَا الْإِقَامَةَ فَلَمَّا أَصْبَحْتُ أَتَيْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَخْبَرْتُهُ بِمَا رَأَيْتُ فَقَالَ إِنَّهَا لَرُؤْيَا حَقٌّ إِنْ شَاءَ اللّٰهُ فَقُمْ مَعَ بِلَالٍ فَأَلْقِ عَلَيْهِ مَا رَأَيْتَ فَلْيُؤَذِّنْ بِهِ فَإِنَّهُ أَنْدٰى صَوْتًا مِنْكَ فَقُمْتُ مَعَ بِلَالٍ فَجَعَلْتُ أُلْقِيهِ عَلَيْهِ وَيُؤَذِّنُ بِهِ قَالَ فَسَمِعَ بِذٰلِكَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ وَهُوَ فِي بَيْتِهِ فَخَرَجَ يَجُرُّ رِدَاءَهُ يَقُولُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ وَالَّذِي بَعَثَكَ بِالْحَقِّ لَقَدْ رَأَيْتُ مِثْلَ مَا أُرِيَ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلِلّٰهِ الْحَمْدُ رَوَاهُ

عبد الرحمن بیٹی سعد بیٹی عمار بیٹی سعد کی سی کہ موذن تھی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی کہا عبد الرحمن نی حدیث کی مجھکو باپ میری نی یعنی سعد نی اپنی باپ سی یعنی عمار سی نقل کی عمار نی دادا سعد کی سی کہ اونکا نام بہی سعد ہی کہ تحقیق رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی حکم کیا بلال کو یہ کہ کرے اپنی دونون او نگلیان اپنی بیچ کانون اپنی کی یعنی اذان مین اور کہا تحقیق یہ بہت بلند کرنیوالا ہی آواز تیری کو روایت کی یہ ابن ماجہ نی **ف** سعد کی دادا کا بہی نام سعد ہی وہ موذن تہی حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی مسجد قبا مین جبتک حضرت صلعم زندہ رہی یہ وہین موذن رہی پہر بعد وفات حضرت صلعم کی حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ نی سعد کو مسجد قبا سی بلا کر حضرت صلعم کی مسجد کا موذن کیا اسواسطی کہ بلال بعد حضرت صلعم کی اذان کہنی چہوڑ کر شام کی ملک کو چلی گئی تہی پس سعد ہمیشہ موذن رہی حضرت صلعم کی مسجد کی مرتی دم تک پس یہ سعد موذن صحابی ہین اور عمار انکا بیٹا تابعی مقبول ہی اونکا بیٹا سعد ہی اونکا بیٹا عبد الرحمن مستور ہی پس عبد الرحمن روایت کرتا ہی اپنی باپ سی کہ سعد ہی اور وہ اپنی باپ سی کہ عمار بن سعد ہی اور وہ اپنی باپ سی کہ سعد صحابی ہی باپ عمار کا دادا سعد کا انکا اور ضمیر اسہ اور جدہ کی دونون کی لفظ ابی کیطرف پہرتی ہی اور یہ بلند کرنیوالا ہی آواز تیری کو یعنی کانون مین او نگلیان رکہکر اذان دینی سی آواز بلند ہوتی ہی شاید اسمین حکمت یہ ہی کہ جب او نگلیان رکہ لیتا ہی تو نہین سنتا مگر بلند آواز پس قصد کرتا ہی زیادہ چلانی کا ع ع

باب فضل الاذان واجابة المؤذن

یہ باب بیچ بیان فضیلت اذان اور جواب دینے موذن کی **ف** فضیلت اذان کی بہت آئی ہی حدیثون مین چنانچہ مذکور آگی ہو دین گی ایکلام اسمین ہی کہ اذان کہنی افضل ہی یا امامت کرنی مختار یہ ہی کہ اگر جانی کہ حقوق امامت کی تمام بجا لاویگا تو امامت افضل ہی ورنہ اذان اور علما نی کلام کیا ہی اسمین کہ حضرت صلعم نی بہی اذان کہی ہی یا نہین ایک حدیث مین آیا ہی کہ حضرت صلعم نی اذان کہی ہی اور بعضون نی معنی یہ کہی ہین کہ حکم فرما کر کہوائی ہی اوسکو تعبیر یون کیا کہ حضرت صلعم نی کہی جیسی کہتی ہین بادشاہ نی قلعہ بنایا یعنی حکم کیا بنانی کا اور دارقطنی کی روایت مین تصریح بہی آئی ہی کہ حکم کیا ساتہ اذان کی واللہ اعلم اور جواب دینا موذن کا واجب ہی اگر کہنی آدمی اذان کہین حرمت واسطی ان ہی کی ہی یعنی جواب اوسکا دینا آتا ہی اور اگر کئی طرف سی اذان سنی واجب ہی جواب دینا موذن مسجد اپنی کا اور اگر مسجد مین ہو جواب دینا اذان کا واجب نہین کیونکہ اجابت فعلی حاصل ہی اور قاری قرآن کا جواب اذان کا دی یا نہ دی اسمین دو قول ہین مختار یہ ہی کہ نہ دی ع

الفصل الاول

فصل پہلی **عن** مُعَاوِيَةَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ اَلْمُؤَذِّنُوْنَ اَطْوَلُ النَّاسِ اَعْنَاقًا يَوْمَ الْقِيٰمَةِ رَوَاهُ مُسْلِمٌ روایت ہی معاویہ سی کہا سنا مین نی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو کہتی تہی اذان دینی والے یعنی موذن گی لوگونسی از روی گردنونکی دن قیامت کی روایت کی یہ مسلم نی **ف** یعنی بہت ثواب والی ہونگی اور بعضون نے اسکی یہ معنی کہی ہین کہ سردار ہونگے موذن اوسدن اور بعضون نی یہ معنی کہی ہین کہ بہت امیدوار ثواب کی ہونگی کیونکہ جو کوئی امید رکہتا ہی کسی چیز کی اونچی گردن کرکی اوسکو دیکہتا ہے پس لوگ اوس روز رنج مین ہونگی اور یہ راحت مین منتظر ہونگی اسکی کہ حکم کیا جاوی اونکو جنت مین داخل ہونیکا اور بعضون نی کہا ہی کہ معنی اسکی یہ ہین کہ قرب اور عزت ہوگی انکو جناب باری مین ع ع **وعن** اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا نُوْدِيَ لِلصَّلٰوةِ اَدْبَرَ الشَّيْطَانُ لَهٗ ضُرَاطٌ حَتّٰى لَا يَسْمَعَ التَّاْذِيْنَ فَاِذَا قُضِيَ النِّدَاءُ اَقْبَلَ حَتّٰى اِذَا ثُوِّبَ بِالصَّلٰوةِ اَدْبَرَ حَتّٰى اِذَا قُضِيَ التَّثْوِيْبُ اَقْبَلَ حَتّٰى يَخْطُرَ بَيْنَ الْمَرْءِ وَنَفْسِهٖ يَقُوْلُ اذْكُرْ كَذَا اذْكُرْ كَذَا لِمَا لَمْ يَكُنْ يَذْكُرُ حَتّٰى يَظَلَّ الرَّجُلُ لَا يَدْرِيْ كَمْ صَلّٰى مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہی ابی ہریرہ سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی جسوقت کہ اذان دیجاتی ہی واسطی نماز کی پیٹھ دیکر بہاگتا ہی شیطان واسطی اوسکی ہوتی ہی آواز گوز کی تاکہ نہ سنی اذان کو پس جبکہ ہو چکتی ہی اذان آتا ہی یہانتک کہ جب تکبیر کہی جاتی ہی واسطی نماز کی پیٹھ دیکر بہاگتا ہی یہانتک کہ جب ہو چکتی ہی تکبیر آتا ہی تاکہ خطرہ ڈالی درمیان آدمی کی

در دل اوسکی کہتا ہی یاد کر فلانی چیز یاد کر فلانی چیز یاد دلاتا ہی اوس چیز کو کہ نہ تہا یاد کرتا یعنی پہلی شروع نماز سی قسم یاد کرنی ان لگی اور حساب اوسکی سی
اور بیع اور شرا سی یہانتک کہ ہوتا ہی آدمی نہیں جانتا کہ کتنی نماز پڑہی روایت کی یہ بخاری اور مسلم نی ف بعضی کہتی ہین کہ گوز دینا شیطان کا
حقیقتہً ہوتا ہی ایسی کہ وہ بہی جسم رکہتا ہی ہونا اسکا کچھ عجب نہین اور یہ سبب بہاری ہونی اذان کی ہی اوسپر جیسا کہ گدہی کو بعضی دفعہ سبب
بوجہ کی یہ حالت ہوتی ہی اور بعضی کہتی ہین کہ شیطان ایک آواز کرتا ہی کہ وہ کان مین بہر جاتی ہی تا آواز اذان کی نہ سنی اور اوسکو تشابہت
دی ہی گوز کی ساتہ اوسکی برائی بیان کرنی کی لیے اور خطرے ڈالتا ہی درمیان آدمی کی اور دل اوسکی کی یعنی حائل کرتا ہی اوسمین اور دل اوسکی
دل مین وسوسی اور دل کی باتین پس حضور نماز مین نہین حاصل ہوتا اگر کوئی کہی کہ سبب اسکا کیا ہی کہ شیطان قرآن سی اور نماز سی نہین
بہاگتا اور اذان سی بہاگتا ہی جواب اسکا یہ ہی کہ اللہ تعالی کی کلمات اذان مین ایک ہیبت اور عظمت رکہہ دی ہی کہ اوسکو خوف پہنچتا ہی

وعن ابی سعید الخدری قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا یسمع مدی صوت المؤذن جن ولا انس
ولا شیء الا شہد لہ یوم القیمۃ رواہ البخاری اور روایت ہی ابی سعید خدری سی کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی
نہین سنتی انتہای آواز مؤذن کی جن اور نہ آدمی اور نہ کوئی چیز مگر کہ گواہی دینگی واسطی اوسکی دن قیامت کی روایت کی یہ بخاری نی
ف مدی کی معنی نہایت یعنی اخیر کی ہین اور نہایت آواز کی وہ ہی کہ آواز کی بہنک کان مین آوی اور یہ نہ معلوم ہو کہ آواز کرنیوالا
کیا کہتا ہی اور اگرچہ کافی یہ بہی تہا کہ کہتی نہین سنتی آواز موذن کی آخر تک مگر ذکر کرنی مدی یعنی نہایت کی سی یہ فائدہ ہی کہ جو جن اور انس کہ
جنکی کان مین بہنک آواز اذان کی بہی پہونچی گی وہ بہی گواہی دینگی پس جو کہ آواز اذان کی پاس سی سنین گی بطریق اولی گواہی دینگی
اور ہمین رغبت دلائی ہی موذنون کو آواز بلند کرنی پر تاکہ گواہ اونکی بہت سی ہون + ع ح

وعن عبد اللہ بن عمرو بن العاص قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا سمعتم المؤذن فقولوا مثل ما یقول ثم صلوا علی فانہ من صلی علی صلوۃ
صلی اللہ علیہ بہا عشرا ثم سلوا اللہ لی الوسیلۃ فانہا منزلۃ فی الجنۃ لا تنبغی الا لعبد من عباد اللہ
وارجو ان اکون انا ہو فمن سال لی الوسیلۃ حلت علیہ الشفاعۃ رواہ مسلم
اور روایت ہی عبد اللہ بن عمرو بن العاص سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی جبکہ سنو تم موذن کو یعنی آواز اوسکی پس کہو مانند اوسکی
کی کہتا ہی موذن پہر درود بہیجو مجہپر یعنی بعد فراغت کی جواب سی پس تحقیق جس شخص نی درود بہیجا مجہپر ایکبار رحمت بہیجتا ہی اللہ اوسپر سبب اوسکی
دس بار پہر مانگو اللہ سی میری لیے وسیلہ پس تحقیق وسیلہ ایک درجہ یعنی اعلی درجہ ہی بہشت مین نہین لائق مگر واسطی ایک بندی کی بندون سی اللہ کی
اور امید رکہتا ہون مین یہ کہ ہون مین وہ بندہ پس جس شخص نی کہ مانگا واسطی میری وسیلہ کیفیت اوس مانگنی کی آگی مذکور ہی واجب ہوئی
اوسکی لیے شفاعت میری روایت کی یہ مسلم نی ف مانند اوس چیز کی کہ کہتا ہی موذن یعنی جسطرح وہ کہتا ہی تم بہی کہو مگر حی علی الصلوٰۃ اور
حی علی الفلاح کا جواب اوسطرح دو کہ جو آگی مذکور ہوئیگا ایسی کہ وہ حدیث گویا مفسر اسکی ہی اور اسیطرح الصلوۃ خیر من النوم کا جواب ہی جیسا کہ
بلکہ کہو صدقت وبررت وبالحق نطقت یعنی سچ کہا تونی اور صاحب خیر کثیر کا ہوا اور سچ بات بولا تو اور وسیلہ اصل کہتی ہین اوس چیز کو کہ وسیلہ
پکڑی سبب اوسکی طرف ایک چیز کی اور نزدیکی حاصل کری سبب اوسکی طرف اوس چیز کی اور جنت کی اس درجہ کا نام وسیلہ اسلیئی کہا گیا کہ
جو کوئی اوسمین پہونچتا ہی ہوتا ہی قریب اللہ سبحانہ کی اور پہونچتا ہی دیدار اوسکی کو اور اور درجہ والونکو وہ نزدیکیان نہین ملتین کہ جو اسکو ملتی ہین
لفظ ارجو از راہ تواضع کی فرمایا کیونکہ حضرت افضل خلائق کی ہین اور اوس درجہ کو کون پہونچ سکتا ہی سوای حضرت کی پس حقیقت مین یہ بیان ہی

یقین سے یعنی یقین ہی کے، مجھی سے لیگا وعن عمر قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا قال المؤذن اللہ اکبر
اللہ اکبر فقال احدکم اللہ اکبر اللہ اکبر ثم قال اشہد ان لا الہ الا اللہ قال اشہد ان لا الہ الا اللہ ثم قال اشہد
ان محمدا رسول اللہ قال اشہد ان محمدا رسول اللہ ثم قال حی علی الصلوۃ قال لا حول ولا قوۃ الا باللہ ثم قال حی علی الفلاح
قال لا حول ولا قوۃ الا باللہ ثم قال اللہ اکبر اللہ اکبر قال اللہ اکبر اللہ اکبر ثم قال لا الہ الا اللہ قال لا الہ الا
اللہ من قلبہ دخل الجنۃ رواہ مسلم اور روایت ہے حضرت عمر رضی سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جس وقت کہے
موذن اللہ اکبر اللہ اکبر پس کہے ایک تمہارا اللہ اکبر اللہ اکبر پھر جب کہے موذن اشہد ان لا الہ الا اللہ کہے ایک تمہارا اشہد ان لا الہ الا اللہ پھر جب
موذن اشہد ان محمدا رسول اللہ کہے ایک تمہارا اشہد ان محمدا رسول اللہ پھر جب کہے موذن حی علی الصلوۃ کہے ایک تمہارا لاحول ولا قوۃ الا باللہ
پھر جب کہے موذن حی علی الفلاح کہے ایک تمہارا لاحول ولا قوۃ الا باللہ پھر جب کہے موذن اللہ اکبر اللہ اکبر کہے ایک تمہارا اللہ اکبر اللہ اکبر پھر جب کہے موذن لا الہ الا اللہ کہے
ایک تمہارا لا الہ الا اللہ صدق دل اپنے سے داخل ہوگا بہشت میں روایت کی یہ مسلم نے ف یہاں اللہ اکبر شروع اذان میں دو ہی بار ذکر کیا
اختصار کے لیے کہ سمجھانے میں یہ بھی کافی ہے اور اسی لیے اشہدان لا الہ الا اللہ کو بھی ایکبار ذکر کیا اور معنی لاحول کے یہ ہیں کہ نہیں ہو سکتا بچنا گناہ سے
مگر ساتھ بچانے اللہ کے اور نہیں قوت طاعت پر مگر ساتھ مدد اللہ کی یہ کلمہ یہاں اسلیے پڑھتے ہیں کہ موذن نے جب نماز اور فلاح پر بلایا تو گویا
یہ جواب اوسکا دیتا ہے کہ یہ بڑا ایک امر ہے میں ضعیف ہوں متحمل اسکا کب ہو سکتا ہوں بغیر مدد مولی کے کہا ہے نووی نے کہ مستحب ہے جواب دینا
موذن کو مانند کہنے اوسکی کے مگر حیعلتین میں یعنی حی علی الصلوۃ حی علی الفلاح میں کہ اسکے جواب میں لاحول پڑھے اور یہ جو اسکے جواب میں ماشاء اللہ
کان وما لم یشاء لم یکن کہتے ہیں اسکی کچھ اصل نہیں پائی جاتی اور اذان کا جواب ہر سننے والے پر ہے خواہ طاہر ہو خواہ محدث خواہ جنبی خواہ حائض
وغیرہم بشرطیکہ کوئی مانع نہو جواب دینے سے اور مانع یہ ہے کہ پاخانہ میں ہو یا جماع کرتا ہو اور مانند اسکی کے اور مانع یہ بھی ہے کہ نماز میں ہو پس
جب فارغ ہو کلمات جواب اذان کے کہہ لے اور کہے صدق دل سے یعنی یہ کلمہ صدق سے کہے یا سب اذان کے صدق سے ظاہر تر یہی ہے اور داخل
ہوگا بہشت میں تو ہر مومن داخل ہوگا خواہ بلا عذاب خواہ بعد عذاب کے یہاں مراد یہ ہے کہ داخل ہوگا نجات پانے کے ساتھ مگر یہ
امین یہی ہے کہ زبان سے یہ کہے اور اعتقاد اسکا دل میں رکھے + ع ت وعن جابر قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
من قال حین یسمع النداء اللہم رب ہذہ الدعوۃ التامۃ والصلوۃ القائمۃ ات محمدا الوسیلۃ والفضیلۃ
وابعثہ مقاما محمودا الذی وعدتہ حلت لہ شفاعتی یوم القیامۃ رواہ البخاری اور روایت ہے جابر سے کہا فرمایا رسول خدا صلعم نے جو شخص کہے اوس وقت کہ سنے
اذان یعنی بعد تمام ہونے اذان کے اور جواب دینے اوسکے کے یہ دعا اے اللہ پروردگار اس پکار پوری کے یعنی اذان کے اور نماز قائمہ کے دے محمد کو
وسیلہ یعنی درجہ بلند جنت میں اور بزرگی اور پہونچا اوسکو مقام محمود میں کہ وعدہ کیا ہے تونے اوسکا واجب ہوتی ہے اوسکے لیے شفاعت میری دن قیامت کے
روایت کی یہ بخاری نے ف اذان کو دعا اسلیے فرمایا کہ وہ بلاتی ہے طرف نماز اور ذکر کے اور نماز قائمہ کے یعنی ہمیشہ کی کہ قیامت تک قائم رہیگی و لفظ
الفضیلۃ کے بعد جو پڑھتے ہیں والدرجۃ الرفیعۃ کسی روایت میں آیا نہیں اور پہونچا اوسکو مقام محمود میں یعنی اوس مقام میں کہ تعریف کیا جاوے تو بسبب
اوسکے یا اس پر اور رشک کریں اوسپر تمام خلائق کہ وہ مقام شفاعت ہے تمام عالم حیران سرگرداں ہونگے اور کوئی انبیا اور رسولوں میں سے ہیبت اور
دہشت سے دم نہیں مار سکیگا اوسوقت آنحضرت جناب باریتعالی میں حاضر ہوکر دروازہ شفاعت کا کھلواوینگے اور وعدہ کیا ہے تونے یعنی اس آیت میں
عسی ان یبعثک ربک مقاما محمودا اور بیہقی کی روایت میں بعد وعدتہ کے انک لا تخلف المیعاد بھی ہے اور اسکے آگے یا ارحم الراحمین جو زیادہ کرتے ہیں ثبوت کو نہیں پہنچا

رَوَاهُ أَحْمَدُ وَأَبُو دَاوُدَ وَالتِّرْمِذِيُّ وَالشَّافِعِيُّ وَفِي أُخْرَى لَهُ بِلَفْظِ الْمَصَابِيحِ روایت ہی ابی ہریرہ سی کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم
نی امام ضامن ہی اور مؤذن امانت دار ہی یا الہی ہدایت کر تو اماموں کو یعنی توفیق دی انکو علم اور عمل کی اور صلاح کی اور بخش مؤذنوں کو یعنی کمی زیادتی
جو انسی ہو جاوی اوسکو بخش روایت کی یہ احمد اور ابو داود اور ترمذی اور شافعی نی اور بیچ دوسری روایت شافعی کی ساتہ لفظ مصابیح کی ہی
ف امام ضامن ہی یعنی اوٹہا لیتا ہی اپنی پر کاروبار مقتدیون کی یعنی اوٹہا لیتا ہی قراۃ اونسی اور قیام کو بہی اگر رکوع مین امام کی ساتہ
ملین اور نگاہ رکہتا ہی افعال نماز کی اور گنتی رکعتون مین اور مؤذن امانت دار ہی کہ اعتماد کرتی ہین انکی آوازون پر لوگ نمازونکی پڑہنی مین
اور روزون کی افطار کرنی مین + ح وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ أَذَّنَ سَبْعَ سِنِينَ
مُحْتَسِبًا كُتِبَتْ لَهُ بَرَاءَةٌ مِنَ النَّارِ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَأَبُو دَاوُدَ وَابْنُ مَاجَهْ اور روایت ہی ابن عباس سی کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی جو شخص اذان دی
سات برس واسطی طلب ثواب کی یعنی نہ واسطی چاہنی مزدوری کی لکہی جاتی ہی واسطی اوسکی خلاصی آگ سی روایت کی یہ ترمذی اور ابن ماجہ نی
وَعَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَعْجَبُ رَبُّكَ مِنْ رَاعِي غَنَمٍ فِي رَأْسِ شَظِيَّةِ الْجَبَلِ يُؤَذِّنُ
بِالصَّلٰوةِ وَيُصَلِّي فَيَقُولُ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ انْظُرُوا إِلَى عَبْدِي هٰذَا يُؤَذِّنُ وَيُقِيمُ الصَّلٰوةَ يَخَافُ مِنِّي قَدْ غَفَرْتُ لِعَبْدِي وَأَدْخَلْتُهُ
الْجَنَّةَ رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ وَالنَّسَائِيُّ اور روایت ہی عقبہ بن عامر سی کہا فرمایا رسول خدا صلعم نی راضی ہوتا ہی رب تیرا چرواہی بکریون کی سی
بیچ سر کٹری پہاڑ کی اذان دیتا ہی واسطی نماز کی اور نماز پڑہتا ہی پس فرماتا ہی اللہ عزت والا بزرگی والا یعنی ملائکہ کو اور ارواح مقربین کو دیکہو طرف
اس بندی میری کی اذان دیتا ہی اور برپا رکہتا ہی نماز کو یعنی محافظت کرتا ہی اور مداومت کرتا ہی ڈرتا ہی مجہسی تحقیق بخشا مین نی بندی اپنی کو
اور داخل کرونگا مین اوسکو بہشت مین روایت کی یہ ابو داود اور نسائی نی ف چرواہی بکریون کی سی کہ اختیار کی ہی اوسنی کنارہ کشی لوگون سی
چوٹی پہاڑ مین اور کہا ابن ملک نی کہ فائدہ اذان دینی اوسکی کا یہ ہی کہ خبردار کرتا ہی فرشتون اور جنات کو ساتہ داخل ہونی وقت کی اور گواہی کی
جو چیز کہ سنتی گی اذان اوسکی اور متابعت سنت کی ہوتی ہی اور مشابہت ہوتی ہی ساتہ مسلمانون کی بیچ جماعت اونکی کی اور مراد اذان سی اعلام
عام ہی یعنی اذان اور تکبیر اور بعضون نی کہا ہی کہ جب اذان اور تکبیر کہتا ہی آدمی تو نماز پڑہتی ہین ملائکہ ساتہ اوسکی اور حاصل ہوتا ہی اوسکو
ثواب جماعت کا واللہ اعلم اور ڈرتا ہی مجہسی یعنی کرتا ہی یہ واسطی ڈرنیکی عذاب میری سی نہ کسی کی دکہانیکی لیی اور اسمین دلیل ہی اسپر کہ مستحب ہی
اذان اور تکبیر کہنی اکیلی کو + ح وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثَلٰثَةٌ عَلٰى كُثْبَانِ الْمِسْكِ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ
عَبْدٌ أَدّٰى حَقَّ اللّٰهِ تَعَالٰى وَحَقَّ مَوْلَاهُ وَرَجُلٌ أَمَّ قَوْمًا وَهُمْ بِهِ رَاضُونَ وَرَجُلٌ يُنَادِي بِالصَّلَوَاتِ الْخَمْسِ كُلَّ يَوْمٍ وَلَيْلَةٍ
رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ هٰذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ اور روایت ہی ابن عمر سی کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی تین شخص ہونگی
اوپر ٹیلی مشک کی دن قیامت کی ایک غلام کہ ادا کیا حق تعالی کا اور حق مالک اپنی کا اور دوسرا وہ شخص کہ امام ہو قوم کا اور وہ اوس سی راضی ہی
اور تیسرا وہ شخص کہ اذان دیتا ہی واسطی پانچون نماز دن کی ہر دن اور رات یعنی ہمیشہ روایت کی یہ ترمذی نی اور کہا یہ حدیث غریب ہی ف
مراد عبد سی مملوک ہی خواہ غلام ہو خواہ لونڈی اور وہ ساتہ اوسکی راضی ہین یعنی بسبب اسکی کہ رعایت احکام اور ارکان اور سنتون اور آداب نماز
کی اور صحت قراۃ کی اچہی طرح کرتا ہی اور اعتبار رضا مین اکثر و نکا ہی کہ جو علم رکہتی ہون اور ٹیلی انکو ایسی ملین گی کہ انہون نی روکا تہا نفسون اپنی کو
شہوتون طاعات پر اوسکی بدلی مین اللہ تعالی یہ خوشبو کی چیز انکو عطا فرماویگا تا لوگون مین انکی بزرگی معلوم ہو + ح وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ
قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمُؤَذِّنُ يُغْفَرُ لَهُ مَدٰى صَوْتِهِ وَيَشْهَدُ لَهُ كُلُّ رَطْبٍ وَيَابِسٍ وَشَاهِدُ

الصَّلٰوۃِ یُکْتَبُ لَہٗ خَمْسٌ وَّعِشْرُوْنَ صَلٰوۃً وَّیُکَفَّرُ عَنْہُ مَا بَیْنَہُمَا رَوَاہُ اَحْمَدُ وَاَبُوْدَاوٗدَ وَابْنُ مَاجَۃَ وَرَوَی النَّسَائِیُّ اِلٰی قَوْلِہٖ کُلُّ رَطْبٍ وَّیَابِسٍ وَّقَالَ وَلَہٗ مِثْلُ اَجْرِ مَنْ صَلّٰی اور روایت ہی ابی ہریرہ سی کہا فرمایا رسول خدا صلعم نی اذان دینی والی بخشش کیجاتی ہی واسطی اوسکی موافق نہایت آواز اوسکی کی اور گواہی دیتی ہین واسطی اوسکی ہر تر اور خشک اور حاضر ہونیوالی نماز کی لکھی جاتی ہین واسطی اوسکی پچیس نمازین اور دور ہوتی ہین اوس سی جو گناہ کہ بیچ درمیان دو نمازون کی روایت کی یہ احمد اور ابو داود اور ابن ماجہ نی اور روایت کی نسائی نی قول کل رطب یابس تک اور کہا نسائی نی یہ بھی اور واسطی اوسکی ہی مانند ثواب اوس شخص کی کہ نماز پڑہی ف موافق نہایت آواز اوسکی کی یعنی جسقدر آواز بلند کرتا ہی مغفرت بھی اوسیقدر ہوتی ہی اور اگر آواز نہایت کو پہونچاتا ہی یعنی جتنی طاقت تھی اوتنی آواز بلند کی تو مغفرت بھی پوری پاتا ہی اور بعضون نی یہ معنی کہی ہین کہ اگر گناہ اوسکا جسم فرض کیا جاوی اور اتنی ہون کہ جہانتک آواز اذان کی پہونچی اوس بیچ میں تو سب بخشی جاتی ہین اور مراد رطب سی نامی ہی یعنی جو چیز بڑہتی ہی مثل آدمی اور نباتات وغیرہ کی اور یابس سی جمادات مراد ہی یعنی پتھر مٹی وغیرہ اور طیبی نی لکھا ہی کہ لفظ وشاہد بصلوۃ عطف کیا گیا ہی لفظ المؤذن پر یعنی مغفرت کیجاتی ہی مؤذن کی اور اوسکی کہ حاضر ہوتا ہی جماعت میں اور ظاہر نزدیک میری یعنی ملا علی قاری کی یہ ہی کہ عطف اوسکا کل رطب پر ہی اسکو عطف خاص علی عام کہتی ہین اور ضمیر یکتب لہ کی اور عنہ کی شاہد پر پھرتی ہی یا مؤذن کیطرف اور معنی اخیر جملہ حدیث کی یہ ہین کہ مؤذن نمازیون کا سا ثواب پاتا ہی کیونکہ یہ نماز کیطرف بلاتا ہی اور حدیث میں آیا ہی کہ جو بھلی بات کا باعث ہوتا ہی اوسکو ثواب ہوتا ہی مانند کرنیوالی بھلائی کی ❊ وَعَنْ عُثْمَانَ بْنِ اَبِی الْعَاصِ قَالَ قُلْتُ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ اجْعَلْنِیْ اِمَامَ قَوْمِیْ قَالَ اَنْتَ اِمَامُہُمْ وَاقْتَدِ بِاَضْعَفِہِمْ وَاتَّخِذْ مُؤَذِّنًا لَّا یَاْخُذُ عَلٰی اَذَانِہٖ اَجْرًا رَوَاہُ اَحْمَدُ وَاَبُوْدَاوٗدَ وَالنَّسَائِیُّ اور روایت ہی عثمان بن ابی العاص سی کہ کہا کہا مین نی ای رسول خدا کی مقرر کرو مجکو امام قوم میری کا فرمایا کہ تو امام اونکا ہی یعنی کیا مین نی تجکو امام اونکا اور اقتدا کر تو ساتھ بہت ضعیف اونکی کی اور مقرر کر مؤذن کہ نہ لیوی اوپر اذان اپنی کی مزدوری روایت کی یہ احمد اور ابو داود اور نسائی نی ف اقتدا کر ساتھ بہت ضعیف اونکی کی یعنی امامت میں رعایت حال ضعیفون کی کر تو کہ قراۃ اور ارکان میں سست اور اگر ضعیف تنگ ہون اور جماعت چھوڑ دین آوین نہیں حدل ہی امام کو اور مؤذن کو مزدوری لینی اور علمانی لکھا ہی کہ اگر مزدوری ٹہیرا لین اور لوگ آپ سی بقدر حاجت انکی کی بہیجدیا کرین حلال ہوگی پس لائق ہی لوگونکو کہ خبر گیران انکی رہین اور فتادی قاضی خان میں ہی کہ مؤذن جو عالم ہو ساتھ اوقات نماز کی تو مستحق ثواب کا نہیں ہوتا پس بیچ مزدوری لینی کی طریق اولی نہیں مستحق ہونیکا ❊ وَعَنْ اُمِّ سَلَمَۃَ قَالَتْ عَلَّمَنِیْ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَنْ اَقُوْلَ عِنْدَ اَذَانِ الْمَغْرِبِ اَللّٰہُمَّ ہٰذَا اِقْبَالُ لَیْلِکَ وَاِدْبَارُ نَہَارِکَ وَاَصْوَاتُ دُعَاتِکَ فَاغْفِرْلِیْ رَوَاہُ اَبُوْدَاوٗدَ وَالْبَیْہَقِیُّ فِی الدَّعَوَاتِ الْکَبِیْرِ اور روایت ہی ام سلمہ سی کہ کہا سکہایا مجکو پیغمبر خدا صلعم نی یہ کہ کہون مین نزدیک اذان مغرب کی یا الٰہی یہ ہی وقت آنی رات تیری کا اور پیٹہ پہیرنی دن تیری کا اور آوازین تیری پکارنیوالون کی یعنی مؤذنون کی پس بخش مجکو روایت کی یہ ابو داود نی اور بیہقی نی دعوات کبیر میں ف ظاہر یہ ہی کہ پڑہی جاوی یہ دعا بعد جواب دینی اذان کی یا اثنای جواب میں پڑہی اور یہ حدیث دلالت کرتی ہی اسپر کہ اذان کی وقت دعا قبول ہوتی ہی ❊ وَعَنْ اَبِیْ اُمَامَۃَ اَوْ بِبَعْضِ اَصْحَابِ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنَّ بِلَالًا اَخَذَ فِی الْاِقَامَۃِ فَلَمَّا اَنْ قَالَ قَدْ قَامَتِ الصَّلٰوۃُ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَقَامَہَا اللّٰہُ وَاَدَامَہَا وَقَالَ فِیْ سَائِرِ الْاِقَامَۃِ کَنَحْوِ حَدِیْثِ عُمَرَ فِی الْاَذَانِ رَوَاہُ اَبُوْدَاوٗدَ اور روایت ہی ابی امامہ سی یا بعضی اصحاب رسول خدا

صلی اللہ علیہ وسلم کی سی کہ کہا تحقیق بلال نے شروع کی تکبیر کہنی پس جب کہا موذن نے قد قامت الصلوٰۃ تو فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے قائم
رکہی نماز کو اللہ اور ہمیشہ رکہی اوسکو اور فرمایا بیچ باقی تکبیر کی مانند حدیث عمر کی بیچ اذان کی روایت کی یہ ابوداود نے ف مانند حدیث عمر کی یعنی
جو کہ اسی باب مین پانچوین حدیث گذر چکی ہی حاصل یہ کہ تکبیر کی کلمات کا جواب اوسیطرح دیا کہ جو موذن کہتا گیا مگر حی علی الصلوٰۃ حی علی الفلاح کہنی
کی وقت لاحول پڑہی اور قد قامت الصلوٰۃ کہنی کی وقت اقامہا اللہ وادامہا کہا ۱۲ ع **وعن** انس قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ
لا یرد الدعاء بین الاذان والاقامۃ رواہ ابوداؤد والترمذی اور روایت ہی انس سی کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے
نہین پہیری جاتی دعا درمیان اذان اور تکبیر کی روایت کی یہ ابوداود اور ترمذی نے **ف** یعنی ضرور قبول ہوتی ہی دعا اوسوقت پس مانگیے
اوسوقت مین اور ایک روایت مین آیا ہی کہ صحابہ نے پوچہا کہ کیا دعا کیا کرین یا رسول اللہ فرمایا مانگو اللہ سی عافیت دنیا مین اور آخرت مین
اور ظاہر اس عبارت سی عام معلوم ہوتا ہی کہ دعا خواہ متصل اذان کی کری یا فاصلہ سی لیکن بہتر یہ ہی کہ متصل اذان کی مانگی ۱۲ ع ح

وعن سہل بن سعد قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ثنتان لا تردان او قلما تردان الدعاء عند النداء
وعند البأس حین یلحم بعضہم بعضا وفی روایۃ وتحت المطر رواہ ابوداؤد والدارمی الا انہ لم یذکر وتحت المطر
اور روایت ہی سہل بن سعد سی کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے دو دعائین ہین کہ نہین رد کیجاتین یا فرمایا کہ کم رد کیجاتی ہین
یعنی نہین رد ہوتین ایک دعا نزدیک اذان کی یعنی وقت شروع ہونی اذان کی یا بعد اسکی اور دوسری وقت لڑائی کی یعنی ساتہ کفار
کی جسوقت کہ ملین بعضی اونکی ساتہ بعضی کی یعنی جب آپسمین قتل و قتال شروع ہو جاوی اور ایک روایت مین ہے بجای وقت لڑائی آخر
کی یہ الفاظ اور نیچی مینہ کی یعنی مینہ مین کہڑا ہو کر دعا کری روایت کی یہ ابوداود اور دارمی نے مگر دارمی نے نہین ذکر کیا لفظ وتحت المطر کا

وعن عبد اللہ بن عمرو قال رجل یا رسول اللہ ان المؤذنین یفضلوننا فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قل
کما یقولون فاذا انتہیت فسل تعطہ رواہ ابوداؤد اور روایت ہی عبد اللہ بن عمرو سی کہا ایک شخص نے یا رسول اللہ تحقیق اذان دینی والی بزرگی
رکہتی ہین ہمپر پس فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہہ جیسا کہ کہتی ہین موذن پس جبکہ فارغ ہو یعنی جواب اذان کی سی پس سوال کر یعنی جو چاہی
دیا جاویگا روایت کی یہ ابوداود نے **ف** بزرگی رکہتی ہین ہمپر یعنی بہ نسبت ہماری اونکو بسبب اذان کی ثواب زیادہ حاصل ہوتا ہی پس کیا فرماتی ہو
ہمکو کہ بسبب اوسکی لاحق ہون ساتہ اونکی یہ عرض اونہون نے کی آگی حضرت نے جواب فرمایا کہ جسطرح موذن کہی تو بہی اوسیطرح کہہ یعنی مگر حی
علی الصلوٰۃ حی علی الفلاح کی وقت لاحول پڑہ جیسی کہ اوپر ذکر ہوا پس حاصل ہوگا تجہی مثل اونکی ثواب اونکی کی پہر دعا کر تجکو زیادہ جواب سی جو فرمایا
اسمین اشارہ ہی اسپر کہ اگر جواب موذن کا دیگا بعد اوسکی دعا کریگا زیادہ ہوگا فضیلت مین اور اس حدیث سی معلوم ہوا کہ مسجد مین بہی
جواب اذان کا کہی تا ثواب اذان کا پاوی بخلاف اسکی کہ مشہور ہی لوگون مین کہ وقت حاصل ہونی اجابت فعلی کی اجابت قولی درکار نہین ۱۲ ح

الفصل الثالث فصل تیسری

عن جابر قال سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول ان الشیطان
اذا سمع النداء بالصلوٰۃ ذہب حتی یکون مکان الروحاء قال الراوی والروحاء من المدینۃ علی ستۃ وثلاثین
میلا رواہ مسلم روایت ہی جابر سی کہا سنا مین نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتی تہی تحقیق شیطان جسوقت کہ سنتا ہی
اذان نماز کو بہاگ جاتا ہی یہانتک کہ پہونچتا ہی مکان روحا تک کہا راوی نے اور روحا مدینہ سی چہتیس کوس ہی روایت کی یہ مسلم نے **ف**
مراد شیطان سی جنس شیطان ہی یعنی سب یا سردار اونکا ظاہر تر یہی ہی اور حاصل اسکی مابعد کا یہ ہی کہ شیطان متصل ہی اسقدر دور ہو جاتا ہی کہ تا

رہ جاوے بیہ سے وہ ہی اور مراد راوی سے ابو سفیان طلحہ بن نافع ہی کہ راوی ہی جابر سے ؏ **وعن** عَلْقَمَةَ بْنِ وَقَّاصٍ قَالَ اِنِّیْ
لَعِنْدَ مُعَاوِيَةَ اِذْ اَذَّنَ مُؤَذِّنُهٗ فَقَالَ مُعَاوِيَةُ كَمَا قَالَ مُؤَذِّنُهٗ حَتّٰى اِذَا قَالَ حَیَّ عَلَى الصَّلٰوةِ قَالَ لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ فَلَمَّا قَالَ
حَیَّ عَلَى الْفَلَاحِ قَالَ لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ الْعَلِیِّ الْعَظِيْمِ وَقَالَ بَعْدَ ذٰلِكَ مَا قَالَ الْمُؤَذِّنُ ثُمَّ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ
اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ ذٰلِكَ رَوَاهُ اَحْمَدُ اور روایت ہی علقمہ بن وقاص سے کہ کہا تحقیق تہا میں نزدیک معاویہ کی
ناگاہ اذان دی موذن اونکی نی پس کہا معاویہ نی جیسا کہ کہا اونکی موذن نی یہانتک کہ جسوقت کہا موذن نی حی علی الصلوٰۃ کہا لاحول ولاقوۃ
الا باللہ پس جب کہا موذن نی حی علی الفلاح کہا لاحول ولا قوۃ الا باللہ العلی العظیم اور کہا پیچھے اسکی جو کچھ کہا موذن نی پھر کہا معاویہ نی سنا میں نی
رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم سے کہ فرماتی تہی اسیطرح **ف** کہا طیبی نی کہ لفظ العلی العظیم زیادتی نادر ہی روایات میں ؏ **وعن** اَبِیْ هُرَيْرَةَ
قَالَ كُنَّا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَامَ بِلَالٌ يُنَادِیْ فَلَمَّا سَكَتَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
مَنْ قَالَ مِثْلَ هٰذَا يَقِيْنًا دَخَلَ الْجَنَّةَ رَوَاهُ النَّسَائِیُّ اور روایت ہی ابوہریرہ سے کہا تہی ہم ساتھ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی پس کہڑی ہوی
بلال اذان کہنی لگی پس جب چپکی رہی فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی جو شخص کہی مانند اسکی یقین سے داخل ہوگا بہشت میں روایت کیا
یہ نسائی نی **ف** جو شخص کہی مانند اسکی یعنی خواہ جواب دینی اذان کی میں کہی یا اذان دینی میں یا مطلق خلوص دل سے مستحق ہوگا داخل ہونی
جنت کا یا داخل ہوگا ساتھ نجات پانیوالوں کی ؏ **وعن** عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ النَّبِیُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا سَمِعَ الْمُؤَذِّنَ
يَتَشَهَّدُ قَالَ وَاَنَا وَاَنَا رَوَاهُ اَبُوْ دَاوٗدَ اور روایت ہی عائشہ رض سے کہا تہی نبی صلی اللہ علیہ وسلم جبکہ سنتی موذنکو کہ شہادتین پڑہتا ہی فرماتی
اور میں بہی اور میں بہی روایت کی یہ ابوداود نی **ف** یعنی جب موذن اشہدان لا الہ الا اللہ اور اشہدان محمدا رسول اللہ کہتا حضرت فرماتی وانا وانا
یعنی جیسی تو گواہی دیتا ہی میں بہی گواہی دیتا ہوں اور دوبار لفظ انا کا کہنا واسطی جواب شہادتین کی ہی اس سے یہ معلوم ہوا کہ حضرت بہی مکلف تہے
گواہی دینی کی اپنی رسالت پر مانند تمام امت کی پہر اختلاف ہی اسمیں کہ حضرت گواہی مانند ہماری گواہی کی دیتی تہی یا فرماتی تہی واشہد انی رسول اللہ
صحیح یہی ہی کہ حضرت مثل گواہی ہماری کی گواہی دیتی تہی جیسی کہ اوپر حدیث میں حضرت معاویہ سے گذرا کہ اونہوں نی موذنکو جواب دینی میں اشہد
ان محمدا رسول اللہ کہا اور پہر کہا کہ میں نی حضرت سے یوں ہی سنا ہی اور تطبیق دونوں حدیثوں میں یہ ہی کہ کبہی اسطرح فرماتی ہونگی کبہی اسطرح ؏
وعن ابْنِ عُمَرَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ اَذَّنَ ثِنْتَیْ عَشْرَةَ سَنَةً وَجَبَتْ لَهُ الْجَنَّةُ وَ
كُتِبَ لَهٗ بِتَاْذِيْنِهٖ فِیْ كُلِّ يَوْمٍ سِتُّوْنَ حَسَنَةً وَلِكُلِّ اِقَامَةٍ ثَلٰثُوْنَ حَسَنَةً رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ اور روایت ابن عمر سے
کہ تحقیق رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی فرمایا جو شخص کہ اذان دی بارہ برس واجب ہوتی ہی واسطی اوسکی بہشت اور لکہی جاتی ہین واسطی اوسکی
بسبب اذان دینے اوسکے ہر روز مین بدلے ہر اذان کے ساٹہ نیکیان اور بدلے ہر تکبیر کے تیس نیکیان
روایت کی یہ ابن ماجہ نی **ف** تکبیر کا ثواب بہ نسبت اذان کی آدہا شاید اسلیے فرمایا کہ تکبیر خاص آگاہ کرنی حاضرین ہی کی لیے ہوتی ہی اور
اذان غائبین اور حاضرین دونوں کی لیے یا اذان میں محنت زیادہ ہوتی ہی اور تکبیر میں کم ؏ **وعنه** قَالَ كُنَّا نُؤْمَرُ
بِالدُّعَاءِ عِنْدَ اَذَانِ الْمَغْرِبِ رَوَاهُ الْبَيْهَقِیُّ فِی الدَّعَوَاتِ الْكَبِيْرِ اور روایت ہی اونہیں ابن عمر سے کہ کہا تہی ہم حکم کیے گئے ساتھ دعا
مانگنی کی وقت اذان مغرب کی روایت کی بیہقی نی بیچ دعوات کبیر کی **ف** شاید کہ دعا وہ ہی جو حدیث ام سلمہ کبیر میں گذری یعنی اللہم ہذا اقبال لیلک

باب ایک باب ہی بیچ بیان کرنی بعض احکام اذان کی **الفصل الاول** فصل پہلی **عن** ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ

عليه وسلم إن بلالا ينادي بليل فكلوا واشربوا حتى ينادي ابن أم مكتوم قال وكان ابن أم مكتوم رجلا أعمى لا
ينادي حتى يقال له أصبحت أصبحت متفق عليه روایت ہی ابن عمر سی کہا فرمایا رسول خدا صلعم نی تحقیق بلال اذان دیتا ہی رات
سی پس کہاؤ اور پیو یہانتک کہ اذان دی ابن ام مکتوم کہا ابن عمر نی اور تہا ابن ام مکتوم آدمی اندہا نہین اذان دیتا تہا یہانتک کہ کہا جاتا تہا اوسکو
صبح کی تونی صبح کی تونی روایت کی یہ بخاری اور مسلم نی **ف** اس سی معلوم ہوا کہ آنحضرت صلعم کی دو مؤذن تہی ایک پہلی فجر کی رات سی اذان دیتا اور دوسرا
بعد فجر کی پس شافعیہ کی نزدیک دو مؤذن مقرر کرنی سنت ہین کہ ایک پہلی فجر کی آدہی رات آخیر مین اذان دی اور دوسرا بعد فجر کی اول وقت مین
اور حنفیہ کہتی ہین کہ پہلا مؤذن سحر کی لیی یا تہجد کی لیی تہا کیونکہ ایک روایت مین آیا ہی کہ حضرت نی منع فرمایا اذان سی پہلی فجر کی پس انکی نزدیک
رات سی اذان دینی جائز نہین اور صبح کی تونی یہان ایک شبہ وارد ہوتا ہی کہ جب ابن ام مکتوم بعد ہونی صبح کی اذان دیتی تہی تو اوسوقت
کہانا پینا کیونکر جائز ہوا جواب یہ کہ معنی اصبحت کی یہان یہ ہین کہ صبح نزدیک پہونچی اوسکو مبالغۃً اصبحت کہا ۲ع **وعن** سمرة بن جندب
قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم لا يمنعنكم من سحوركم أذان بلال ولا الفجر المستطيل ولكن الفجر
المستطير في الأفق رواه مسلم ولفظه للترمذي اور روایت ہی سمرۃ بن جندب سی کہا فرمایا رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم نی نہ منع کری تمکو سحر کہانی تمہاری سی اذان بلال کی یعنی اسلیی کہ وہ رات سی اذان کہتا ہی اور نہ فجر دراز یعنی صبح کاذب ولیکن فجر پہیلا
ہوا بیچ کنارہ کی یعنی صبح صادق روایت کی یہ مسلم نی اور لفظ اوسکی واسطی ترمذی کی ہین ۳ع **وعن** مالك بن الحويرث قال أتيت
النبي صلى الله عليه وسلم أنا وابن عم لي فقال إذا سافرتما فأذنا وأقيما وليؤمكما أكبركما رواه البخاري
اور روایت ہی مالک بن حویرث سی کہا آیا مین نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی پاس مین اور بیٹا چچا میری کا پس فرمایا حضرت نی جب سفر کرو
پس اذان کہو اور تکبیر کہو اور چاہیی کہ امام ہو تم مین سی بڑا تمہارا روایت کی یہ بخاری نی **ف** شاید کہ دونون علم و ورع مین برابر تہی اونمین سی
بڑی کو امامت کی لیی فرمایا مراد اکبر سی افضل ہی اور اس سی معلوم ہوا کہ فضیلت اذان مین شرط نہیں ہی لیکن چاہیی یون کہ مؤذن عالم ہو
ساتہ اوقات نماز کی اور نیک اور دیندار اور بلند آواز اور خوش آواز ہو اور کلمات اذان کی صحیح کہی ۴ع **وعنه** قال قال لنا
رسول الله صلى الله عليه وسلم صلوا كما رأيتموني أصلي وإذا حضرت الصلاة فليؤذن لكم أحدكم ثم ليؤمكم
أكبركم متفق عليه اور روایت ہی اوسی سی یعنی مالک سی کہا فرمایا واسطی ہماری رسول خدا صلعم نی نماز پڑہو جسطرح دیکہتی ہو تم مجکو نماز پڑہتی اور
جب وقت ہو نماز کا پس چاہیی کہ اذان کہی تم مین سی ایک تمہارا پہر امام ہو تم مین سی بڑا تمہارا روایت کی یہ بخاری اور مسلم نی **ف** بڑا تمہارا یعنی بڑا علم مین
ہو یا سن مین اور مراد علم سی علم احکام نماز کا ہی اور مراد سن سی وہ سن ہی کہ اسلام مین بسر ہوا ہو یعنی جسکو اسلام لائی بہت دن ہوئی وہ حکماً بڑا ہی
اوس سی کہ پیچہی اسکی اسلام لایا واقع مین اگرچہ چہوٹا ہو کیونکہ اکثر ایسی کو علم دین کا زیادہ ہوتا ہی ۵ع **وعن** أبي هريرة قال إن
رسول الله صلى الله عليه وسلم حين قفل من غزوة خيبر سار ليلة حتى إذا أدركه الكرى عرس وقال لبلال
اكلأ لنا الليل فصلى بلال ما قدر له ونام رسول الله صلى الله عليه وسلم وأصحابه فلما تقارب الفجر استند
بلال إلى راحلته موجه الفجر فغلبت بلالا عيناه وهو مستند إلى راحلته فلم يستيقظ رسول الله صلى الله
عليه وسلم ولا بلال ولا أحد من أصحابه حتى ضربتهم الشمس فكان رسول الله صلى الله عليه وسلم أولهم
استيقاظا ففزع رسول الله صلى الله عليه وسلم فقال أي بلال فقال بلال أخذ بنفسي الذي أخذ بنفسك

اقتادوا فاقتادوا رواحلہم شیئاً ثم توضأ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وامر بلالاً فاقام الصلوٰۃ فصلی بہم الصبح فلما قضی الصلوٰۃ قال من نسی الصلوٰۃ فلیصلہا اذا ذکرہا فان اللہ تعالیٰ قال واقم الصلوٰۃ لذکری رواہ مسلم

اور روایت ہے ابی ہریرہ سے کہا تحقیق رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم جسوقت کہ پھری جہاد خیبر سے چلی رات کو یہانتک کہ جسوقت پہونچی حضرت ام کو اونگہہ دی یعنی آخر رات کو آرام کی لیے اور فرمایا بلال کو حفاظت کرو واسطی ہماری رات کی یعنی صبح ہووے تو جگادینا ہمین پس نماز پڑہی بلال نی جو مقدار کی گئی تہی واسطی اونکی یعنی تہجد کی نماز جتنی ہوسکی پڑہی اور سورہی رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم اور یار اونکی پس جب نزدیک ہوئی فجر تکیہ لگایا بلال نی ذات اپنی سے منہ کرکر طرف فجر کی یعنی جگہہ فجر کی کہ مشرق ہے تاصبح ہووے تو جگادین پس غالب ہوئین بلال پر آنکھیں اونکی یعنی سوگئی اور وہ تہی تکیہ لگائی ہوئی اپنی اونٹ کا پس نہ جاگی رسول خدا صلعم اور نہ بلال اور نہ کوئی اصحابیون سے یہانتک کہ پہونچی اونکو گرمی دہوپ کی پس جاگی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سب سے پہلی جاگنے والی پس گہبرائی رسول خدا صلعم پس فرمایا ای بلال کیا ہوا تجہی یعنی کیون سوگیا پس کہا بلال نی غالب ہوئی نفس میری پر وہ چیز کہ غالب ہوئی نفس تمہاری پر یعنی نیند فرمایا کہینچ لیچلو یعنی اونٹ اپنی یہان سے پس کہینچی اونہون نی اونٹ اپنی تہوڑی سی پہر وضو کیا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نی اور حکم کیا بلال کو پس تکبیر کہی نماز کی پس نماز پڑہائی حضرت نی اونکو صبح کی پس جب پڑہ چکی نماز فرمایا جو شخص بہول جاوی نماز یعنی بسبب نیند وغیرہ کی پس چاہیے کہ پڑہے نماز جسوقت یاد کری اوسکو پس تحقیق اللہ تعالیٰ نی فرمایا ہی کہ قائم کر نماز کو واسطی یاد کرنی میری کی یعنی وقت یاد کرنی نماز میری کی روایت کی مسلم نی **ف** خیبر مدینہ سے تین منزل ہے سنہ سات مین حضرت صلعم نی اوسکو گہیرا اور کچہہ اوپر دس روز مین فتحیاب ہوئی اور حضرت صلعم نی وہان جو قضا نماز پڑہی اور سواریون کے کہینچنے کا حکم فرمایا سبب اسکا کیا تہا پس بیان کرنی سبب اسکی اختلاف کیا ہی علما نی بعضی کہ وقت طلوع کی نماز پڑہنی سے منع کرتی ہین وہ کہتی ہین کہ سبب اسکا یہ تہا کہ آفتاب بلند ہوجاوی اور وقت کراہت نماز کا نکل جاوی اور شافعی کہ قضا اوسوقت مین جائز رکہتی ہین وہ کہتی ہین کہ سبب اسکا یہ تہا کہ وہ جگہہ شیطان کی تہی جیسا کہ دوسری روایت مین مذکور ہی اور حکم کیا بلال کو کہ تکبیر کہی ظاہر اس سے یہ معلوم ہوتا ہی کہ اذان نماز قضا مین نہین مذہب شافعی بموجب قول جدید کی یہی ہی لیکن معتمد اونکی علما کی نزدیک بموجب مذہب قدیم کی یہ ہی کہ اذان کہی نماز قضا کی لیے اور ہدایہ مین لکہا ہی کہ پیغمبر خدا صلعم نی قضا پڑہی نماز فجر کی بیچ صبح لیلۃ التعریس کی یعنی اوسی شب کی صبح مین ساتہ اذان اور تکبیر کی اور شیخ ابن الہمام اس باب مین حدیثین مسلم اور ابوداود وغیرہ سے لائی ہین اور کہا کہ جو کچہ مسلم سے آیا ہی کہ حضرت صلعم نی امر کیا بلال کو پس تکبیر کہی منافات نہین رکہتا کیونکہ صحیح ہوا ہی حضرت صلعم سے کہ ساتہ اذان اور تکبیر کی نماز ادا کی پس معنی فاقام الصلوٰۃ کی اس حدیث مین یہ ہین کہ پس تکبیر کہی بعد اذان کی اور یہان ایک اشکال وارد ہوتا ہی کہ آنحضرت صلعم نی فرمایا ہی کہ آنکہین میری سوتی ہین لیکن دل بیدار رہتا ہی پس باوجود دل بیدار رہنی کی کیا سبب تہا کہ آپ طلوع فجر سے آگاہ نہ ہوئی جواب اسکا یہ ہی کہ دریافت کرنا طلوع اور غروب کا کام آنکہونکا ہی پس آنکہین سوتی تہین طلوع ہونا نہ معلوم ہوا اگرچہ دل بیدار تہا پہر اگر کوئی کہی کہ ساتہ کشف یا وحی یا الہام کی کیون نہ معلوم ہوا جواب اسکا یہ ہی کہ یہ فعل باری تعالیٰ کا ہی اسمین یہی حکمت تہی کہ احکام قضا کی معلوم ہوئی + ع ح

وعن ابی قتادۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا اقیمت الصلوٰۃ فلا تقوموا حتی ترونی قد خرجت متفق علیہ اور روایت ہی ابی قتادہ سے کہا فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نی جسوقت کہ تکبیر کہی جاوی واسطی نماز کی پس نہ کہڑی ہو تم یہانتک کہ دیکہو تم مجہکو کہ نکلا حجری سے روایت کی یہ بخاری اور مسلم نی **ف** فقہانی لکہا ہی کہ جب تکبیر کہنی والا حی علی الصلوٰۃ کہی اسوقت مقتدی کہڑی ہووین شاید کہ باہر تشریف لانا حضرت صلعم کا اسیوقت ہوتا ہوگا + ح

وعن ابی ہریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

إِذَا أُقِيمَتِ الصَّلٰوةُ فَلَا تَأْتُوهَا تَسْعَوْنَ وَأْتُوهَا تَمْشُونَ وَعَلَيْكُمُ السَّكِينَةُ فَمَا أَدْرَكْتُمْ فَصَلُّوا وَمَا فَاتَكُمْ فَأَتِمُّوا
مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَفِي رِوَايَةٍ لِمُسْلِمٍ فَإِنَّ أَحَدَكُمْ إِذَا كَانَ يَعْمِدُ إِلَى الصَّلٰوةِ فَهُوَ فِي الصَّلٰوةِ

اور روایت ہی ابی ہریرہ سی کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی جس وقت کہ تکبیر کہی جاوی واسطی نماز کی پس نہ آؤ تم نماز کو دوڑتی اور آؤ تم چلتی اور لازم ہی تمیں آرام اور وقار سی پس جو پاؤ ساتھ امام کی پس ادا کرو اور جو نہ پاؤ ساتھ امام کی پس پورا کرو یعنی بعد فراغ امام کی اوٹھ کر ادا کرو روایت کی یہ بخاری اور مسلم نی اور بیچ ایک روایت مسلم کی یہ بھی آیا ہی پس تحقیق ایک تمہارا جس وقت کہ قصد کرتا ہی طرف نماز کی پس وہ نماز مین ہی یعنی حکما اور ثواباً
ف لکھا ہی علمانی کہ علامت جسکی عقل اور عقلت کی ہی وہ ہر واسطی نماز کی اگر جلدی کرتا ہی اور چاہتا ہی کہ تکبیر اولی پاوی تو جلدی سی مستعد ہونا چاہیی تھا تا بی کہ محمود ہی یہ ہی یہ حضرت شیخ نی لکھا ہی اور ملا علی رح نی لکھا ہی کہ اختلاف کیا ہی علما نی کہ جو کوئی ڈرتا ہو فوت ہونی تکبیر اولی کی سی وہ جلدی کری یا نہین پس کہا ہی بعضوں نی کہ جلدی کری کیونکہ حضرت عمر رض نی سنی تکبیر بقیع مین پس جلدی کی طرف مسجد کی اور بعضون نی اختیار کیا ہی یہ کہ چلی وقار سی موجب اس حدیث کی کیونکہ جو شخص قصد کرتا ہی نماز کا پس وہ نماز ہی مین ہی اور یہ بات جب ہی کہ نہ واقع ہو اوس سی تقصیر یعنی اگر آہستہ دیر کریگا یہ بات نہیں حاصل ہوی کی انتہی اور ظاہر تر یہ ہی کہ جلدی کری ساتھ وقار کی نہ ساتھ دوڑنی کی تا عمل حدیث پر بھی ہو اور ثواب تکبیر اولی کا بھی ہاتھ سی نجاوی اور اسیطرح حکم جمعہ کا ہی اگر جانتا ہی اگر جلدی نہ کرونگا تو امام سلام پھیر دیگا اس صورت مین بھی جلدی کر کر شریک ہو وی امام کی ساتھ وَهٰذَا الْبَابُ خَالٍ عَنِ الْفَصْلِ الثَّانِي اور یہ باب خالی ہی فصل دوسری سی

الفصل الثالث

عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ قَالَ عَرَّسَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيْلَةً بِطَرِيقِ مَكَّةَ وَوَكَّلَ بِلَالًا أَنْ يُوقِظَهُمْ لِلصَّلٰوةِ فَرَقَدَ بِلَالٌ وَرَقَدُوا حَتَّى اسْتَيْقَظُوا وَقَدْ طَلَعَتْ عَلَيْهِمُ الشَّمْسُ فَاسْتَيْقَظَ الْقَوْمُ فَقَدْ فَزِعُوا فَأَمَرَهُمْ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ يَرْكَبُوا حَتَّى يَخْرُجُوا مِنْ ذٰلِكَ الْوَادِي وَقَالَ إِنَّ هٰذَا وَادٍ بِهِ شَيْطَانٌ فَرَكِبُوا حَتَّى خَرَجُوا مِنْ ذٰلِكَ الْوَادِي ثُمَّ أَمَرَهُمْ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ يَنْزِلُوا وَأَنْ يَتَوَضَّؤُوا وَأَمَرَ بِلَالًا أَنْ يُنَادِيَ لِلصَّلٰوةِ أَوْ يُقِيمَ فَصَلَّى رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالنَّاسِ ثُمَّ انْصَرَفَ وَقَدْ رَأَى مِنْ فَزَعِهِمْ فَقَالَ يَا أَيُّهَا النَّاسُ إِنَّ اللهَ قَبَضَ أَرْوَاحَنَا وَلَوْ شَاءَ لَرَدَّهَا إِلَيْنَا فِي حِينٍ غَيْرِ هٰذَا فَإِذَا رَقَدَ أَحَدُكُمْ عَنِ الصَّلٰوةِ أَوْ نَسِيَهَا ثُمَّ فَزِعَ إِلَيْهَا فَلْيُصَلِّهَا كَمَا كَانَ يُصَلِّيهَا فِي وَقْتِهَا ثُمَّ الْتَفَتَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى أَبِي بَكْرٍ الصِّدِّيقِ فَقَالَ إِنَّ الشَّيْطَانَ أَتَى بِلَالًا وَهُوَ قَائِمٌ يُصَلِّي فَأَضْجَعَهُ ثُمَّ لَمْ يَزَلْ يُهْدِئُهُ كَمَا يُهْدَأُ الصَّبِيُّ حَتَّى نَامَ ثُمَّ دَعَا رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِلَالًا فَأَخْبَرَ بِلَالٌ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَ الَّذِي أَخْبَرَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَبَا بَكْرٍ فَقَالَ أَبُو بَكْرٍ أَشْهَدُ أَنَّكَ رَسُولُ اللهِ رَوَاهُ مَالِكٌ مُرْسَلًا

روایت ہی زید بن اسلم سی کہا کہ اوتری رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم بیچ آخر رات کی راہ مکہ کی مین اور حکم کیا بلال کو یہ کہ جگا دی انکو واسطی نماز کی پس سوگیا بلال یعنی تھوڑی دیر کی بعد بسبب غلبہ نیند کی اور سوگئی لوگ یہانتک کہ جاگی اوس حال مین کہ تحقیق طلوع ہوا اوپر انکی سورج پس جاگی لوگ یعنی پہلی حضرت جاگی پھر اور اصحاب پس تحقیق گھبرائی یعنی بسبب فوت ہونی نماز کی پس حکم کیا انکو پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی یہ کہ سوار ہوویں یہانتک کہ نکلیں اوس جنگل سی اور فرمایا تحقیق یہ جنگل ہی کہ مسلط ہی اسمین شیطان پس سوار ہوئی یہانتک کہ نکلی اوس جنگل سی پھر حکم کیا انکو پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی یہ کہ اوتریں اور وضو کریں اور حکم کیا بلال کو کہ اذان کہی واسطی نماز کی اور تکبیر کہی پس نماز

آدمی مسجد مین واسطی نماز کی یا واسطی ذکر اللہ کی مگر کہ اللہ تعالیٰ نظر کرتا ہی طرف اوسکی ساتھ مہربانی اور رحمت کی جیسی کہ نظر مہربانی اور رحمت کی کرتی ہین اہل غائب کی جبکہ آتی ہین اونپر غائب اونکا اور بعض حدیثون مین جو جگہ پکڑنی مسجد مین منع آئی ہی مراد اوس سے یہی ہی کہ ایک جگہ خاص مسجد مین مقرر کری اصطلاح کہ نہ بیٹھی اور جگہ سوای اوسکی پس یہ منع ہی اگرچہ واسطی ذکر اللہ کی یا نماز کی ہو کیونکہ اسمین خوف ریا کا ہوتا ہی اور یہ جو حدیثین جگہ پکڑنی کی فضائل مین آئی ہین محمول ہین اسپر کہ مسجد کو جگہ سکونت کی ٹھہراوی نماز کی لیی اور ذکر کی لیی نہ واسطی اور غرضون کی اغراض دنیویہ سی اور حظوظ نفسیہ سی * ح ح

الفصل الاول

فصل پہلی عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ لَمَّا دَخَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْبَيْتَ دَعَا فِي نَوَاحِيهِ كُلِّهَا وَلَمْ يُصَلِّ حَتّٰى خَرَجَ مِنْهُ فَلَمَّا خَرَجَ رَكَعَ رَكْعَتَيْنِ فِي قُبُلِ الْكَعْبَةِ وَقَالَ هٰذِهِ الْقِبْلَةُ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ وَرَوَاهُ مُسْلِمٌ عَنْهُ عَنْ اُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ

روایت ہی ابن عباس سی کہا جب داخل ہوی نبی صلی اللہ علیہ وسلم خانہ کعبہ مین یعنی دن فتح مکہ کی دعا کی بیچ کونون اوسکی کی سب کونون مین یعنی چارون کونون مین اور نہین پڑہی نماز یہان تک کہ نکلی اوسمین سی پس جبکہ نکلی پڑہین دو رکعتین سامنی کعبہ کی اور فرمایا یہ ہی قبلہ روایت کی بخاری نی اور روایت کی مسلم نی اونہین ابن عباس سی کہ نقل کی اونہون نی اسامہ بن زید سی **ف** یہ ہی قبلہ اشارہ کعبہ کی جانب کیا اور بیان فرمایا کہ امر قبلہ کا اوپر متوجہ ہونی کی جانب اسکی قرار پایا اور ہرگز منسوخ نہین ہونیکا اور یہ معنی نہین ہین کہ قبلہ یہی آگی کی جانب ہی اور متوجہ ہونا اور طرف درست نہین اور نہ یہ معنی ہین کہ متوجہ ہونا کعبہ کیطرف باہر سی معتبر ہی اور اندر نماز درست نہین جیسی کہ امام مالک کہتی ہین بیچ نماز فرض کی اور سب اہل علم کی نزدیک جائز ہین نفل پڑہنی کعبہ کی اندر بموجب حدیث ابن عمر رضہ کی اور اختلاف کیا ہی بیچ فرض کی پس گئی ہین جمہور طرف جواز کی اور منع کیا ہی اوس سی مالک اور احمد نی * ع

وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَخَلَ الْكَعْبَةَ هُوَ وَاُسَامَةُ بْنُ زَيْدٍ وَعُثْمَانُ بْنُ طَلْحَةَ الْحَجَبِيُّ وَبِلَالُ بْنُ رَبَاحٍ فَاَغْلَقَهَا عَلَيْهِ وَمَكَثَ فِيْهَا فَسَاَلْتُ بِلَالًا حِيْنَ خَرَجَ مَاذَا صَنَعَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ جَعَلَ عَمُوْدًا عَنْ يَسَارِهٖ وَعَمُوْدَيْنِ عَنْ يَمِيْنِهٖ وَثَلٰثَةَ اَعْمِدَةٍ وَرَاءَهٗ وَكَانَ الْبَيْتُ يَوْمَئِذٍ عَلٰى سِتَّةِ اَعْمِدَةٍ ثُمَّ صَلّٰى مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہی عبداللہ بن عمر سی کہ تحقیق رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم داخل ہوے کعبہ مین اور اسامہ بن زید اور عثمان بن طلحہ حجبی اور بلال بن رباح پس بند کیا بلال نی یا عثمان نی کعبہ حضرت صلعم پر یعنی تا لوگ ہجوم نکرین اور ٹھہری حضرت صلعم اوسمین یعنی اور دعا مین مشغول ہی عبداللہ بن عمر کہتی ہیں کہ مین نی پوچھا بلال سی جسوقت کہ نکلی بلال یعنی خانہ کعبہ سی باہر کہ کیا کیا حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی یعنی کعبہ مین پس کہا بلال نی کیا ایک ستون بائین اپنی اور کیی دو ستون داہنی اپنی اور تین ستون پیچھی اپنی اور تہا خانہ کعبہ اوس دن چہہ ستونون پر یعنی اب تین ستون ہین پہر نماز پڑہی روایت کی یہ بخاری اور مسلم نی **ف** اس حدیث سی معلوم ہوا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نی کعبہ کی اندر نماز پڑہی اور پہلی حدیث سی کہ ابن عباس نی اسامہ سی روایت کی معلوم ہوا کہ آنحضرت صلعم نی نماز نہین پڑہی وجہ تطبیق ان دونون حدیثون کی یہ ہی کہ جب کعبہ مین داخل ہوی اور دروازہ بند کیا اور دعا مین مشغول ہوے پس دیکھا اسامہ نی دعا مانگتی پہیر وہ بہی دعا مین مشغول ہوگئی کسی کعبہ کی کونی مین اور رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم اور کونی مین تہی اور بلال قریب تہی آنحضرت صلعم کی آنحضرت صلعم نی جو نماز بعد دعا کی پڑہی اونہون نی نماز مین دیکھا اور اسامہ نی نہ دیکھا اسلیی کہ دور تہی اور دعا مین مشغول تہی اور نماز بہی سبک تہی اور دروازہ بند تہا اور یہ بہی آیا ہی کہ حضرت صلعم نی اسامہ کو باہر بہیجا تہا تا پانی لاوین دیوار کی تصویر مٹانی کی لیی پس ہوسکتا ہی کہ آنحضرت صلعم نی نماز اوس عرصہ مین پڑہی ہو پس مثبت ثابت کرنا ادای نماز کا ہی نہ نفی اوسکے * ح ع

وعن أبي هريرة قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم صلاة في مسجدي هذا خير من ألف صلاة فيما سواه إلا المسجد الحرام متفق عليه اور روایت ہے ابی ہریرہ سے کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز مسجد میرے میں کہ یہ ہے یعنی مسجد نبوی میں بہتر ہے ہزار نمازوں سے اور مسجدوں میں سوای مسجد حرام کی روایت کی یہ بخاری اور مسلم نے **ف** سوای مسجد حرام کی کہ اوسمین یہ نسبت اور مسجدوں کی لاکھ نماز کا ثواب ہوتا ہے اور اختلاف کیا ہے علما نے اس جگہ مین کہ اتنا ثواب کس حکم پر ہے اسمین چار قول ہین اور یہ کہ وہ سارا حرم ہے اور دوسرا یہ کہ وہ مسجد جماعت ہے اور یہی ظاہر ہوتا ہے کلام اصحاب ہمارے سے اور اسکو اختیار کیا ہے بعض شافعیہ نے بھی ایسی کہ اصحاب ہمارے نے کہا ہے کہ فضیلت خاص کی گئی ہے ساتھ فرائض کے نہ نوافل کے اور تیسرا یہ کہ وہ مکہ ہے اور اختیار کیا ہے اسکو بعض علما نے بسبب اس حدیث ابن ماجہ کے وصلوۃ بمکۃ بمائۃ الف یعنی نماز مکہ مین مضاعف ہے لاکھ تک اور چوتھا یہ کہ وہ کعبہ ہے یہ بعید ہے سب قولوں مین * ح وعن أبي سعيد الخدري قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم لا تشد الرحال إلا إلى ثلاثة مساجد المسجد الحرام والمسجد الأقصى ومسجدي هذا متفق عليه اور روایت ہے ابی سعید خدری سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے نہ باندھو تم کجاوونکو مگر طرف تین مسجدون کی یعنی سفر نکرو مگر تین مسجدون کی مسجد الحرام اور مسجد اقصی یعنی بیت المقدس اور مسجد میری یہ روایت کی بخاری اور مسلم نے **ف** ظاہر اس حدیث کا یہ ہے کہ نہی حضرت صلعم نے اختیار کرنے سفر ہر جگہ کی سے کہ سوای ان تین جگہون کی ہے کہ پروردگار تعالی نے سبب زیادتی بزرگی کی اونکو ممتاز کیا ہے لیکن مقصود یہ ہے کہ بطور تقرب اور عبادت کی سوای ان مواضع کی قصد نہ کرین اور سفر نکرین اور اگر کچھ حاجت پڑی مثل تحصیل علم اور تجارت اور ادای حقوق وغیرہ کی یہ بات اور ہے اور سفر ساتھ اس قصد کی جائز ہے لیکن سفر کرنے مین واسطی زیارت قبر صالحین کی اور مواضع متبرکہ کی مواضع متبرکہ مین اختلاف ہے بعضی مباح کہتی ہین اور بعضی حرام کذا فی مجمع البحار و اللہ اعلم اور بعضون نے معنی کہی ہین کہ قصد کرنا بطریق نذر سوای ان تین جگہون کی درست نہین اور اگر نذر کرین بیچ غیر ان تین مسجدون کی واجب نہین ہوتا وفا کرنا اسکا اور بعضون نے کہا ہے کہ کلام مساجد مین ہے یعنی کسی مسجد کی لیی سوای ان تین مسجدون کی سفر جائز نہین اور اور مواضع سوای مسجدون کی خارج ہین مفہوم اس کلام کی سے اور کہتا ہے بندہ مسکین عبد الحق کہ مقصود بیان کرنا اہتمام شان ان تین جگہون کا اور سفر انکی کا ہے کہ متبرک ترین مقامات کی ہے یعنی اگر سفر کرین تو طرف ان تین مسجدون کی اور بغیر انکی مشقت کھینچنی بیفائدہ ہے نہ یہ کہ سفر سوای ان تین جگہون کی درست نہین ہے اور شاہ ولی اللہ صاحب محدث دہلوی نے بیچ کتاب حجۃ اللہ البالغہ کی بیچ بیان معنون اس حدیث کی لکھا ہے ترجمہ اونکی کلام کا بعینہ کیا جاتا ہے کہتا ہون مین تھی اہل جاہلیت قصد کرتی تھی مکانات معظمہ کا کہ اپنی گمان مین اون مکانات کو بزرگ جانتی تھی اور زیارت کرتی تھی اور برکت حاصل کرتی تھی او ساطرح کی قصد کرنی مین اور بزرگی جاننی مین تحریف اور فساد اسقدر ہے کہ نہین پوشیدہ پس بند کیا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فساد تاکہ نہ ملجاوین غیر شعائر ساتھ شعائر کی اور نہو جاوی وسیلہ واسطی عبادت غیر اللہ کی اور حق نزدیک میرے یہ ہے کہ قبر اور جگہ بندگی کرنی کسی ولی کی اولیا مین سے اور کوہ طور سب برابر ہین نہی مین یعنی ان سب چیزون کی طرف سفر نکرے انتہی وعن أبي هريرة قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم ما بين بيتي ومنبري روضة من رياض الجنة ومنبري على حوضي متفق عليه اور روایت ہے ابی ہریرہ سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے درمیان گھر میرے اور منبر میرے کی ایک باغ ہے باغون بہشت کی سے اور منبر میرا اوپر حوض میری کے ہے روایت کی یہ بخاری و مسلم نے **ف** یعنی

عبادت کریگا اوس جگہ مین کہ درمیان گھر میری کی اور منبر میری کی ہی پہونچیگا طرف باغ کی باغون بہشت کی سی اور جو کوئی لازم کریگا
عبادت نزدیک منبر کی پہونچیگا دن قیامت کی حوض کوثر میری سی آور کہا امام مالک نی کہ حدیث باقی ہی ظاہر اپنی پر اور روضہ یعنی ٹکڑی کی
یعنی یہ جگہ ایک ٹکڑہ ہی کہ نقل کیا گیا ہی جنت سی اور پھر وہین عود کریگا اور نہین فنا ہوگا مانند اور زمین کی آور کہا تورپشتی نی کہ نام رکہا گیا
اس جگہ کا روضہ اسلیے کہ زیارت کرنیوالی حضرت کی قبر کی اور وہان کی رہنی والی ملائکہ اور جن وانس ہمیشہ مشغول رہتی ہین اوسمین عبادت اور
ذکر اللہ مین جب جاتی ہی ایک جماعت آتی ہی دوسری پس اسلیے روضہ کہا جیسی کہ حلقون ذکر کی کو ریاض جنت فرمایا + ع س **وعن**
ابن عمر قال كان النبي صلى الله عليه وسلم ياتي مسجد قباء كل سبت ماشيا وراكبا فيصلي فيه ركعتين متفق عليه
اور روایت ہی ابن عمر سی کہا تہی نبی صلی اللہ علیہ وسلم آتی مسجد قبا مین ہر ہفتہ مین پیادہ ہی اور سوار ہی پس نماز پڑہتی اوسمین دو رکعتین
ف قبا نام ایک جگہ کا ہی تین کوس پر مدینہ منورہ سی حضرت جبکہ مکہ سی ہجرت کرکر مدینہ مین تشریف لائی مدینہ کی داخل ہونی سی پہلی آپ
مسجد اوسمین بنائی اوسکو مسجد قبا کہتی ہین پس اوسمین حضرت ہفتہ کو تشریف لیجاکر دو رکعت تحیۃ المسجد یا اور کوئی نماز کہ قائم مقام تحیۃ المسجد کی ہو پڑہتی
تہی اور اوسمین دلیل ہی اسپر کہ ملاقات کرنی صلحا کی دن ہفتہ کی سنت ہی اور اس مسجد کی بہت بزرگی آئی ہی کہا ابن حجر نی کہ صحیح ہوا ہی نبی صلی اللہ
علیہ وسلم سی کہ نماز پڑہنی قبا مین مانند عمرہ کی ہی اور سعد بن ابی وقاص سی روایت ہی کہ دو رکعتین پڑہنی مسجد قبا مین محبوب ہین طرف میری
اس سی کہ جاؤن مین بیت المقدس دو بار اگر جانین لوگ اوس ثواب کو کہ قبا مین ہی البتہ مارین طرف اوسکی جگر اونٹون کی یعنی دوری و درازی
مشقت سفر کی اوٹھا کر آوین + ح ع **وعن** ابي هريرة قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم احب البلاد الى الله
مساجدها وابغض البلاد الى الله اسواقها رواه مسلم اور روایت ہی ابی ہریرہ سی کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی محبوب
زیادہ مکانون کی شہرون مین طرف اللہ کی مسجدین اونکی اور بہت مبغوض مکانون شہرون کیطرف اللہ کی بازار اونکی روایت کی یہ مسلم نے
ف مسجدین جگہ عبادت کی ہین اسلیے اللہ تعالی دوست رکہتا ہی اونکو یعنی مسجد والون کو خیر پہونچاتا ہی اور بازار جگہ افعال شیاطین کی ہیں
یعنی حرص اور طمع اور خیانت اور غفلت اور جہوٹہ کی اسلیے اونکو مبغوض رکہتا ہی یعنی اونکی رہنی والون کو برائی پہونچاتا ہی یہان ایک
شبہ وارد ہوتا ہی کہ بیت خانی اور شراب خانی اور جنکلی بدتر ہین بازار سی اونکو کیون نہ مبغوض ترین کہا جواب یہ کہ بازارون کی رکہنی کی
لیے شارع کیطرف سی حکم ہی اور ان چیزون کی رکہنی کا حکم ہی نہین پس جو چیزین کہ رکہنی جائز ہین اونمین بازار مبغوض تر ہی ط **وعن**
عثمان قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم من بنى لله مسجدا بنى الله له بيتا في الجنة متفق عليه
اور روایت ہی عثمان سی کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی جو شخص کہ بناوی واسطی خدا کی مسجد بناتا ہی اللہ واسطی اوسکی گہر بہشت مین
روایت کی یہ بخاری اور مسلم نی **ف** واسطی خدا کی یعنی خالص اوسی کی رضامندی کی لیے بناوی نہ واسطی دکہانی سنانی لوگون کی اسی لیے
کہا گیا ہی کہ جو لکہی نام اپنا مسجد پر یہ دلیل ہی اوپر عدم اخلاص اوسکی کی اور کہا طیبی نی کہ تنکیر مسجدا مین تقلیل کی لیے ہی یعنی اگرچہ چہوٹی
مسجد بناوی چنانچہ ایک روایت مین آیا ہی کہ اگرچہ مسجد ہو مانند گہونسلی تیتر کی یہ مبالغہ ہی خوردی اور تنگی مین + ع **وعن**
ابي هريرة قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم من غدا الى المسجد او راح اعد الله له نزله من الجنة كلما
غدا او راح متفق عليه اور روایت ہی ابی ہریرہ سی کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی جو شخص کہ جاوی اول روز مین طرف
مسجد کی یا آخر روز مین تیار کرتا ہی اللہ واسطی اوسکی مہمانی اوسکی بہشت مین سی جب جاوی اول روز کو یا آخر روز کو روایت کی یہ بخاری اور

سلم نے ف یہ اشارہ ہی سیر کو گویا مسجد خانۂ خدا ہی ضیافت کرتا ہی وہ زیارت کرنے والون اپنے کی اور محروم ہین جو تا مسجد بلا
وقت جو کتنی نیتین کرنی چاہیین اونمین سی ایک یہ بہی ہے چنانچہ بیان اسکا اول کتاب مین بیچ شرح حدیث انما الاعمال بالنیات کی
تفصیل سی ہو چکا ہی + ن **وعن** ابی موسی قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اعظم الناس اجرا فی
الصلوٰۃ ابعدھم فابعدھم ممشی والذی ینتظر الصلوٰۃ حتی یصلیہا مع الامام اعظم اجرا من الذی
یصلی ثم ینام متفق علیہ اور روایت ہی ابی موسی سی کہا فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے بڑا لوگون مین سی
ازروی ثواب کی بیچ نماز کی جو دور راہ رکھتا ہی پس دور راہ رکھتا ازروی چلنے کی یعنی جتنا گھر دور ہوگا مسجد سی اوتنا ہی ثواب زیادہ پاویگا اور
وہ شخص کہ منتظر ہو نماز کا یہانتک کہ نماز پڑہے ساتہ امام کی بڑا ہی ازروی ثواب کی اوس شخص سی کہ نماز پڑہی پہر سو رہی روایت کی یہ بخاری
اور مسلم نے ف یعنی جو کوئی تاخیر کری نماز کو تا کہ پڑہی اوسکو ساتہ امام کی ثواب بہت پاتا ہی اوس سی کہ پڑہ کر سو رہی اور انتظار امام کا کری اگر
وقت مختار ہی مین پڑہی اور اگر کوئی چہوٹی جماعت کی ساتہ پڑہ لی یا اوسکی ساتہ پڑہ لی کہ حق امامت کا نہین رکھتا ہی اور دوسری اتفاق
جماعت کثیر کا کری اور ساتہ اوسکی ادا کری کہ حق امامت کا اوسکا ہی اسی قیاس پر بہت ثواب پاتا ہی پہلی سی خصوصاً کہ یہ سبب کسل کی
کری + ج **وعن** جابر قال خلت البقاع حول المسجد فاراد بنو سلمۃ ان ینتقلوا قرب المسجد فبلغ
ذلک النبی صلی اللہ علیہ وسلم فقال لہم بلغنی انکم تریدون ان تنتقلوا قرب المسجد قالوا نعم
یا رسول اللہ قد اردنا ذلک فقال یا بنی سلمۃ دیارکم تکتب آثارکم دیارکم تکتب آثارکم رواہ مسلم
اور روایت ہی جابر سی کہا کہ خالی ہوئی گھر گرد مسجد کی پس ارادہ کیا بنو سلمہ نے یہ کہ اودہر آوین نزدیک مسجد کی پس پہونچی یہ خبر نبی صلی اللہ
علیہ وسلم کو پس فرمایا اونکو حضرت صلعم نے کہ پہونچا ہی مجہکو یہ کہ تم ارادہ رکہتے ہو کہ نقل کرو یعنی اودہر آؤ نزدیک مسجد کی کہا اونہون نے کہ ہان
ای رسول خدا کی تحقیق ارادہ کیا ہی یہ پس کہا ای بنی سلمہ ٹہری رہو اپنی گہرون مین لکہی جاوین گی نقش قدم تمہاری کی ٹہری رہو اپنی گہرون مین
لکہی جاوین گی نقش قدم تمہاری کی روایت کی یہ مسلم نے ف بنو سلمہ قبیلہ ہی انصار مین سی وہ حضرت صلعم کی مسجد سی دور رہتی تہی جب
گرد مسجد کی کچہ گہر خالی ہوئی بسبب مرجانی رہنی والون انکی کی یا اور جای جا رہنی کی تو اونہون نے آرزو کی مسجد کی پاس آ رہنی کی حضرت
نے اوس پر فرمایا کہ وہین رہو جتنا دور ہوگی وہان سی آنے مین قدم بہت رکہوگی وہ نامۂ اعمال مین لکہی جاوین گی اور باعث زیادتی ثواب کی ہونگی
وعن ابی ہریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سبعۃ یظلہم اللہ فی ظلہ یوم لا ظل الا ظلہ
امام عادل وشاب نشأ فی عبادۃ اللہ ورجل قلبہ معلق بالمسجد اذا خرج منہ حتی یعود الیہ ورجلان
تحابا فی اللہ اجتمعا علیہ وتفرقا علیہ ورجل ذکر اللہ خالیا ففاضت عیناہ ورجل دعتہ امرأۃ
ذات حسب وجمال فقال انی اخاف اللہ ورجل تصدق بصدقۃ فاخفاہا حتی لا تعلم شمالہ ما تنفق یمینہ متفق علیہ
اور روایت ہی ابی ہریرہ سی کہا فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے سات شخص ہین کہ سایہ مین رکہیگا اونکو اللہ بیچ سایہ اپنی
کی اوس دن کہ نہین سایہ مگر سایہ اوسکا ایک سردار عادل اور دوسرا جوان کہ جوانی خرچ کری اللہ کی بندگی مین اور تیسرا وہ شخص کہ دل
اوسکا لگا ہوا ہی مسجد مین جس وقت کہ نکلتا ہی اوس سی یہانتک کہ پہر جاوی طرف اوسکی اور چوتہی دو شخص کہ محبت رکہتی ہین آپس مین اللہ
کی واسطی ہوتے ہین اوسکی محبت مین اور جدا ہوتی ہین اوسکی محبت مین یعنی حاضر و غائب خالص محبت رکہتی ہین اور پانچوان وہ شخص کہ یاد کرتا ہی

اللہ کو تنہا بیٹھی بیچ اکہین اوسکی آور بہاوہ شخص وہی کہ بلایا اوسکو ایک عورت نی کہ صاحب حسب اور جمال کی ہو یعنی بدکاری کو بلایا پس کہا تحقیق مین ڈرتا ہون اللہ سی آور ساتوان وہ شخص کہ دیا کچہ اللہ پر چہپایا اوسکو یہانتک کہ نہ جانا بائین ہاتہہ اوسکی نی کہ کیا خرچ کیا داہنی ہاتہہ اوسکی نی روایت کی یہ بخاری اور مسلم نی **ف** سایہ مین رکہی گا یعنی داخل کریگا رحمت اپنی مین اور محفوظ رکہی گا سختیون آخرت کیسی اور بعضون نی کہا ہی کہ مراد سایہ سی سایہ عرش کا ہی اور آخر جملہ کی معنی یہ ہین کہ اسطرح پوشیدہ دیتا ہی کہ نہین جانتا ہی وہ شخص کہ بائین طرف اوسکی ہوتا ہی اوس چیز کو کہ خرچ کرتا ہی داہنی طرف اپنی اور بعضون نی معنی اسکی یہی لکہی ہین جو کہ صاحب ترجمہ نی لکہی اس صورتمین کنایہ کمال پوشیدگی سی ہی **وعنہ** قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ صَلٰوۃُ الرَّجُلِ فِی الْجَمَاعَۃِ تُضَعَّفُ عَلٰی صَلٰوتِہٖ فِیْ بَیْتِہٖ وَفِیْ سُوْقِہٖ خَمْسًا وَّعِشْرِیْنَ ضِعْفًا وَّذٰلِکَ اَنَّہٗ اِذَا تَوَضَّأَ فَاَحْسَنَ الْوُضُوْءَ ثُمَّ خَرَجَ اِلَی الْمَسْجِدِ لَا یُخْرِجُہٗ اِلَّا الصَّلٰوۃُ لَمْ یَخْطُ خَطْوَۃً اِلَّا رُفِعَتْ لَہٗ بِہَا دَرَجَۃٌ وَّحُطَّ عَنْہُ بِہَا خَطِیْئَۃٌ فَاِذَا صَلّٰی لَمْ تَزَلِ الْمَلٰٓئِکَۃُ تُصَلِّیْ عَلَیْہِ مَا دَامَ فِیْ مُصَلَّاہُ اَللّٰہُمَّ صَلِّ عَلَیْہِ اَللّٰہُمَّ ارْحَمْہُ وَلَا یَزَالُ اَحَدُکُمْ فِیْ صَلٰوۃٍ مَّا انْتَظَرَ الصَّلٰوۃَ وَفِیْ رِوَایَۃٍ قَالَ اِذَا دَخَلَ الْمَسْجِدَ کَانَتِ الصَّلٰوۃُ تَحْبِسُہٗ وَزَادَ فِیْ دُعَآءِ الْمَلٰٓئِکَۃِ اَللّٰہُمَّ اغْفِرْ لَہٗ اَللّٰہُمَّ تُبْ عَلَیْہِ مَا لَمْ یُؤْذِ فِیْہِ مَا لَمْ یُحْدِثْ فِیْہِ مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ اور روایت ہی اونہین ابی ہریرہ سی کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی نماز آدمی کی بیچ جماعت کی پچیس درجی زیادہ ہوتی ہی اوپر نماز اوسکی کی کہ گہر مین پڑہی اور بازار مین یعنی دوکان وغیرہ مین کہ جہان تجارت کی لیی بیٹہتا ہی اور یہ اسواسطی کہ جسوقت وضو کیا پس اچہا وضو کیا یعنی ساتہ رعایت شرائط اور آداب کی نکلا طرف مسجد کی نہ نکالا اوسکو مگر نماز نی یعنی خاص نماز ہی کی لیی نکلا کچہ اور غرض نہین ہی نہین رکہتا کوئی قدم مگر بلند کیا جاتا ہی واسطی اوسکی ساتہ اوس قدم کی درجہ ثواب مین اور دور کیا جاتا ہی اوس سی بسبب اوسکی گناہ پس جسوقت کہ نماز پڑہتا ہی ہمیشہ رہتی ہین فرشتی دعا کرتی اوسکو جبتک کہ بیچ نماز کی جگہ اپنی کی ہی یا الٰہی بخشش کر اوسپر یا الٰہی رحم کر اوسپر اور ہمیشہ رہتا ہی ایک تمہارا نماز مین جبتک کہ منتظر ہی نماز کا بیچ ایک روایت کی فرمایا جسوقت کہ داخل ہوتا ہی مسجد مین اس حالت مین کہ ہوتی ہی نماز روکنی والی اوسکی اور زیادہ کیا بیچ دعا فرشتون کی یا الٰہی بخشش واسطی اوسکی یا الٰہی قبول توبہ کر اوسپر جبتک کہ نہ ایذا دی اوسمین یعنی کسی مسلمان کو زبان سی یا ہاتہہ سی جبتک وضو جاوی اوسکی روایت کی یہ بخاری اور مسلم نی **ف** اس سی معلوم ہوا کہ پچیس حصہ ثواب نماز کا جب ہوگا کہ جماعت سی پڑہی اور مسجد مین پڑہی اور معنی حدیث کی یہ ہین کہ ملائکہ دعا کرتی ہین جبتک کہ کسی کو ایذا نہ دی گویا کہ یہ حدث معنوی ہی اسلیی اسکی بعد حدث ظاہری کو بیان کیا کہ جبتک وضو ٹوٹی یعنی اگر کسی کو ایذا دیگا یا وضو ٹوٹیگا تو فرشتی دعا نہین کرتی کی اور اس سی یہ بہی معلوم ہوا کہ یہ فضیلت مترتب ہی اسپر کہ مصلی نماز پڑہ کر وہان بیٹہا رہی اور اگر نماز پڑہ کر اور جگہ جا بیٹہی یہ فضیلت فوت ہوتی ہی اور بعضی مشائخ کہ نماز پڑہ کر گوشہ مین جا بیٹہتی ہین واسطی خوف تشویش نماز کی اور ریا کی اگرچہ یہ نیت صحیح ہی اور اوسمین فضیلت ذکر اور تسبیح کی حاصل ہی لیکن فضیلت بیٹہی رہنی کی بیچ جگہ نماز کی نہین حاصل ہوتی **وعن** اَبِیْ اُسَیْدٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِذَا دَخَلَ اَحَدُکُمُ الْمَسْجِدَ فَلْیَقُلِ اللّٰہُمَّ افْتَحْ لِیْ اَبْوَابَ رَحْمَتِکَ وَاِذَا خَرَجَ فَلْیَقُلِ اللّٰہُمَّ اِنِّیْٓ اَسْئَلُکَ مِنْ فَضْلِکَ رَوَاہُ مُسْلِمٌ اور روایت ہی ابی اسید سی کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی جسوقت داخل ہو ایک تمہارا مسجد مین پس چاہیی کہ کہی یا الٰہی کہول واسطی میری دروازی رحمت اپنی کی اور جب نکلی پس چاہیی کہ کہی تحقیق مین مانگتا ہون تجہسی فضل تیرا روایت کی یہ مسلم نی **ف** دروازی رحمت کی کہول بسبب برکت اس مکان شریف کی یا بسبب

توفیق دینی نماز کی آمین یا بسبب کھولنی دکان کی نماز کی اور مراد فضل سی رزق حلال ہی کہ بعد نکلنی کی نماز سی اوسکی طلب کو جانا ہی باوجوع

وَعَنْ اَبِیْ قَتَادَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِذَا دَخَلَ اَحَدُكُمُ الْمَسْجِدَ فَلْيَرْكَعْ رَكْعَتَيْنِ قَبْلَ اَنْ يَّجْلِسَ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہی ابی قتادہ سی تحقیق رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نی فرمایا جس وقت کہ داخل ہوا ایک تمہارا مسجد مین پس چاہیی کہ پڑھی دو رکعتین پہلی بیٹھنی سی روایت کی بخاری اور مسلم نی **ف** یہ حدیث سنت تحیۃ کی ہی بیچ وجوب ہونی تحیۃ المسجد کی اہلی کہ وہ کہتی ہین کہ یہ امر وجوب کی لیی ہی اور ہمارے نزدیک مستحب ہی اور امر استحباب کی لیی ہے ح

وَعَنْ كَعْبِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَقْدَمُ مِنْ سَفَرٍ اِلَّا نَهَارًا فِي الضُّحٰى فَاِذَا قَدِمَ بَدَاَ بِالْمَسْجِدِ فَصَلّٰى فِيْهِ رَكْعَتَيْنِ ثُمَّ جَلَسَ فِيْهِ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہی کعب بن مالک سی کہا تھی نبی صلی اللہ علیہ وسلم نہ آتی سفر سی مگر دن کو چاشت کی وقت پس جس وقت کہ آتی پہلی جاتی مسجد مین پس نماز پڑھتی اوسمین دو رکعتین پھر بیٹھتی اوسمین روایت کی یہ بخاری اور مسلم نی **ف** بیٹھتی مسجد مین تا لوگ سعادت ملازمت حاصل کرین اور اس سی معلوم ہوا کہ مسافر کو مستحب ہی مسجد مین بیٹھنا وقت آنی کی سفر سی گھر مین جانی سی پہلی ح

وَعَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ سَمِعَ رَجُلًا يَّنْشُدُ ضَالَّةً فِي الْمَسْجِدِ فَلْيَقُلْ لَا رَدَّهَا اللّٰهُ عَلَيْكَ فَاِنَّ الْمَسَاجِدَ لَمْ تُبْنَ لِهٰذَا رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہی ابی ہریرہ سی کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی جو شخص کہ سنی کسی کو کہ ڈھونڈھتا ہی کوئی چیز گم ہوئی مسجد مین پس چاہیی کہ کہی نہ پھیری اوسکو اللہ تجپر یعنی نہ بتاوی تجکو پس تحقیق مسجدین نہین بنائی گئین واسطی اوسکی روایت کی یہ مسلم نی **ف** ظاہر یہ ہی کہ یہ زبان سی کہی واسطی زجر اور منع کی تہ دل ہی یہ بد دعا نکرتی اور دعا کی کہ مسلمان گم ہوئی چیز اپنی نہ پاوی اور اگر دل سی بھی چاہی تا وہ سزا اپنی فعل کی پاوی اور پھر ایسی حرکت نکری تو بعید نہوا اور داخل ہی اوسمین ہر امر کہ مسجد نہین بنائی گئی ہی اوسکی لیی مانند خرید فروخت وغیرہ کی اور تھی بعض سلف کہ روا نہ رکھتی تھی تصدق کرنا مسجد مین سوال کرنوالی پر ح

وَعَنْ جَابِرٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ اَكَلَ مِنْ هٰذِهِ الشَّجَرَةِ الْمُنْتِنَةِ فَلَا يَقْرَبَنَّ مَسْجِدَنَا فَاِنَّ الْمَلٰٓئِكَةَ تَتَاَذّٰى مِمَّا يَتَاَذّٰى مِنْهُ الْاِنْسُ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہی جابر سی کہا فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نی جو شخص کہ کہاوی اس درخت بدبودار مین سی یعنی لسن یا پیاز پس نہ نزدیک ہو مسجد ہماری کی پس تحقیق فرشتے ایذا پاتی ہین اوس چیز سی کہ ایذا پاتی ہین اوس سی آدمی روایت کی یہ بخاری اور مسلم نی **ف** یعنی جیسی بدبودار چیز سی آدمیون کو ایذا ہوتی ہی ویسی ہی فرشتون کو بھی ایذا ہوتی ہی پس لسن یا پیاز کہا کر مسجد مین نہ آیا کرو کہ وہ جگہ حضور ملائکہ کی ہی اور وہ ایذا پاوینگی اور اسمین داخل ہی ہر چیز کہ بدبو رکھی خواہ قسم کہانی سی ہو یا غیر اوسکی سی یعنی گندہ دہنی اور گندہ بغلی اور مانند انکی کی اور مسجد کا حکم اور عبادت کی جگہ ہی یعنی مجلس وعظ اور پڑھنی پڑھانی اور حلقی ذکر کی اور مانند انکی کی کہ اونمین بھی بدبودار ہوکر نجاوی ح

وَعَنْ اَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَلْبُزَاقُ فِي الْمَسْجِدِ خَطِيْئَةٌ وَّكَفَّارَتُهَا دَفْنُهَا مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہی انس سی کہا کہ فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نی تھوکنا مسجد مین گناہ ہی اور کفارہ اوسکا دفن کر دینا اوسکا روایت کی یہ بخاری اور مسلم نی **ف** یعنی مسجد مین تھوکنا نہیین اگر اتفاقًا ایسی حرکت ہو بھی جاوی تو دفعیہ اوسکی گناہ کا یہ ہی کہ اوسکو دفن کر دی ح

وَعَنْ اَبِیْ ذَرٍّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عُرِضَتْ عَلَيَّ اَعْمَالُ اُمَّتِيْ حَسَنُهَا وَسَيِّئُهَا فَوَجَدْتُّ فِيْ مَحَاسِنِ اَعْمَالِهَا الْاَذٰى يُمَاطُ عَنِ الطَّرِيْقِ وَوَجَدْتُّ فِيْ مَسَاوِیْ اَعْمَالِهَا النُّخَاعَةَ تَكُوْنُ فِي الْمَسْجِدِ لَا تُدْفَنُ رَوَاهُ مُسْلِمٌ

اور روایت ہی ابی ذر سی کہا کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی روبرو لائی گئی مجہپر عملہای امت میری کی نیک اوسکی اور بری اوسکی پس پایا
مین نی بیچ نیک عملون اوسکی کی موذی چیز کہ دور کی جاوی راہ سی اور پایا مین نی بیچ بری عملون اوسکی کی تہوک کہ ہووی مسجد مین کہ نہ دفن کیا جاوی
روایت کی اسکو مسلم نی **وعن** ابي هريرة قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم اذا قام احدكم الى الصلوة فلا
يبصق امامه فانما يناجي الله ما دام في مصلاه ولا عن يمينه فان عن يمينه ملكا وليبصق عن يساره او تحت
قدمه فيدفنها وفي رواية ابي سعيد تحت قدمه اليسرى متفق عليه اور روایت ہی ابی ہریرہ سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی
جسوقت کہ کہڑا ہو ایک تمہارا طرف نماز کی پس نہ تہوک ڈالی آگی اپنی پس سوای اسکی نہین کہ سرگوشی کرتا ہی اللہ سی جب تک کہ نماز کی جگہ اپنی مین ہی
ہی اور نہ تہوک ڈالی داہنی اپنی اسواسطی کہ داہنی اوسکی فرشتہ ہین اور چاہیی کہ تہوک ڈالی بائین اپنی یا نیچی پانون اپنی کی پہر دفن کرے اوسکو
اور روایت ابی سعید کی مین یون ہی کہ نیچی قدم بائین کی کہا یاں ہی روایت کی یہ بخاری اور مسلم نی **ف** اسمین مشابہت دی مصلی کو ساتہ اوس شخص
کی کہ سرگوشی کرتا ہی مالک اپنی سی پس واجب ہی اوسپر رعایت ادب کی کہ اودہر تہوکی نہین اگرچہ اللہ تعالی پاک ہی جہت سی اور مراد فرشتی سی
یا تو فرشتہ ہی سوای کرام کاتبین کی کہ حاضر ہوتا ہی وقت نماز کی واسطی تائید اور الہام مصلی کی اور واسطی آمین کہنی کی دعا اوسکی پر پس ثواب
ہلا اسپر کہ اکرام کرے مہمان اپنی کا زیادہ کرام کاتبین سی کہ ہر وقت ساتہ رہتی ہین یا احتمال ہی کہ مراد اوس سی کرام کاتبین ہین خاص کیا داہنی
طرف والی کو واسطی آگاہ کرنی کی اسپر کہ وہ افضل ہی بائین طرف والی سی رتبہ مین جیسی کہ داہنی طرف افضل ہی بائین طرف سی اور فرشتہ رحمت کا
افضل ہی فرشتہ عذاب کی سی ع س ح **وعن** عائشة ان رسول الله صلى الله عليه وسلم قال في مرضه الذي
لم يقم منه لعن الله اليهود والنصارى اتخذوا قبور انبيائهم مساجد متفق عليه اور روایت ہی عائشہ سی کہ تحقیق
رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی فرمایا بیچ بیماری اپنی کی کہ نہین اوٹہی اوس سی یعنی تندرست نہین ہوی اوس سی انتقال ہوا اوسی مین
لعنت کری اللہ یہود اور نصاری کو کہ پکڑین اونہون نی قبرین انبیا کی سجدہ گاہ روایت کی یہ بخاری اور مسلم نی **ف** جب جانا آنحضرت
صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ اجل نزدیک پہونچی اور ڈری امت سی کہ مبادا قبر شریف کو سجدہ کرین جیسی کہ یہود اور نصاری انبیا کی قبرون کو
سجدہ کرتی ہین آگاہ کیا اسکی منع ہونی پر ساتہ لعن کرنی یہود اور نصاری کی کہ قبرون انبیا کو سجدہ گاہ کیا تہا اور یہ سجدہ گاہ کرنا دو طرح پر ہی
ایک یہ کہ سجدہ قبرون کو کرین اور مقصود عبادت اونکی رکہین جیسی کہ بت پرست بت پوجتی ہین دوسری یہ کہ مقصود اور منظور عبادت مولی کی رکہین
لیکن اعتقاد یہ کرین کہ متوجہ ہونا اونکی قبرون کی طرف نماز مین عبادت حق کی ہی اور موجب قرب اور رضا اوسکی کا ہی یہ دونون طریق غیر مشروع
اور ناپسند ہین اول تو شرک اور کفر صریح ہی اور دوسرا حرام ہی بلکہ اسمین شریک کرنا ساتہ خدا کی ہوتا ہی اگرچہ شرک خفی ہی اور لعنت دونوں پر
ہوتی ہی اور نماز پڑہنی طرف قبر نبی کی یا مرد صالح کی واسطی تبرک اور تعظیم کی حرام ہی اور کسی کو اسمین خلاف نہین ع ح یہ مضمون مختصر لکہا گیا ہی
جو تفصیل دیکہا چاہی اور شروح مین دیکہی **وعن** جندب قال سمعت النبي صلى الله عليه وسلم يقول الا وان من كان
قبلكم كانوا يتخذون قبور انبيائهم وصالحيهم مساجد الا فلا تتخذوا القبور مساجد اني انهاكم عن ذلك رواه مسلم
اور روایت ہی جندب سی کہا سنا مین نی نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو کہ فرماتی تہی خبردار ہو تحقیق وہ شخص کہ تہی پہلی تمسی پکڑتی تہی قبرون انبیا
اپنی کی کو اور نیکبختون اپنی کی کو سجدہ گاہ خبردار ہو پس نہ پکڑو قبرون کو سجدہ گاہ تحقیق مین منع کرتا ہون تمکو اس سی روایت کی یہ مسلم نی ع س
وعن ابن عمر قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم اجعلوا في بيوتكم من صلاتكم ولا تتخذوها قبورا متفق عليه

اور روایت ہے ابن عمر سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے پڑھو گھروں اپنے میں کچھ نمازیں اپنی سے اور نہ کرو گھر اپنا کو قبریں۔ متفق
کی ہے بخاری اور مسلم نے ف یعنی گھروں میں قبریں نہ بناؤ یا مراد یہ ہے کہ قبروں کی مانند گھروں کو مت کرو جیسے کہ کسی کو کچھ حاجت ہوتی ہے تو
چلا جاتا ہے گھروں میں واسطے حاجت کی اسیطرح کسی کو کچھ حاجت درپیش ہو تو قبروں پر دوڑا نہ چلا جاوے بلکہ اللہ ہی سے اپنی حاجت مانگے یا مراد یہ ہے
کہ جیسے قبروں میں نماز نہیں پڑھتے اسیطرح سے گھر کو نہ کرو کہ گھر میں کچھ نماز نہ پڑھو بلکہ گھروں میں بھی نماز پڑھا کرو اسیواسطے گھروں میں نماز پڑھتے
ہوتے تھے سوای فرض کی ؛ مولانا

الفصل الثانی فصل دوسری عن أبي هريرة قال قال رسول الله صلى
الله عليه وسلم ما بين المشرق والمغرب قبلة رواه الترمذي روایت ہے ابی ہریرہ سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ
علیہ وسلم نے درمیان مشرق اور مغرب کی قبلہ ہے روایت کی یہ ترمذی نے ف یہ حدیث ہے مدینہ والوں کے حق میں اور انکے
کہ جنکا قبلہ مدینہ کی موافق ہے کہ وہاں قبلہ جانب جنوب کی ہے پس مشرق اور مغرب کے درمیان میں پڑتا ہے ؛ م ؛ وعن
طلق بن علي قال خرجنا وفدا إلى رسول الله صلى الله عليه وسلم فبايعناه وصلينا معه وأخبرناه أن بأرضنا
بيعة لنا فاستوهبناه من فضل طهوره فدعا بماء فتوضأ وتمضمض ثم صبه لنا في إداوة وأمرنا
فقال اخرجوا فإذا أتيتم أرضكم فاكسروا بيعتكم وانضحوا مكانها بهذا الماء واتخذوها مسجدا قلنا
إن البلد بعيد والحر شديد والماء ينشف فقال مدوه من الماء فإنه لا يزيده إلا طيبا رواه النسائي
اور روایت ہے طلق بن علی سے کہ کہا نکلے ہم جماعت قصد کرنیوالی طرف پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی پس بیعت کی ہمنے انسے یعنی بیعت اسلام
کی اور نماز پڑھی ہمنے ساتھ انکی اور خبر دی ہمنے انکو کہ بیچ زمین ہماری کی عبادتخانہ ہے واسطے ہمارے پس مانگا ہمنے آنحضرت سے بچا ہوا پانی وضو کا
حضرت کا پس منگوایا حضرت نے پانی پس وضو کیا اور کلی کی یعنی بقیہ پانی وضو کیسے بعد وضو کے کلی کی پھر ڈالا اسکو واسطے ہمارے بیچ چھاگل
میں اور حکم کیا ہمکو یعنی ارادہ حکم کا کیا پس فرمایا جاؤ جسوقت پہنچو زمین اپنی میں پس توڑ ڈالو عبادتخانہ اپنا اور چھڑک دو اوس جگہ پر اس پانی کو تاکہ انوار
اور برکات دین کی وہاں پھیل جاویں اور بناؤ اوسکو مسجد یعنی اوسکی جگہ مسجد بناؤ کہا ہمنے تحقیق شہر ہے دور اور گرمی سخت ہے اور پانی خشک ہو جائیگا
پس فرمایا بڑہاؤ اوسکو اور پانی سے پس تحقیق نہیں زیادہ کریگا اوسکو مگر پاکی اور برکت روایت کی یہ نسائی نے ف بیعہ کہتے ہیں نصاریٰ کے
عبادت خانہ کو یہ قوم نصاریٰ تھی جب ایمان لائی تو چاہا کہ اوسکو توڑ ڈالیں اور اوسپر پانی تبرک کا چھڑکیں چنانچہ جملہ فاستوهبنا میں بیان
اسکا ہے اور نہیں زیادہ کریگا اوسکو یعنی بقیہ پانی وضو کا کہ چھاگل میں ہے زیادہ نہیں کریگا اس پانی میں کہ اب ڈالا ہے مگر برکت کو یا پانی
جو اب ڈالا ہے اوس پہلی پانی میں برکت زیادہ کریگا حاصل یہ کہ حضرت نے فرمایا کہ اگر خوف خشک ہو جانیکا ہے تمہیں اور پانی ملا لینا برکت زیادہ
ہووے گی اور اس حدیث میں دلیل ہے اسکی کہ جائز ہے تبرک کرنا پانی زمزم کو اور لیجانا اوسکو اور شہروں میں بطور تبرک کی اور اسپر قیاس کیا ہے
تبرک کرنا جھوٹی علماء اور مشائخ کی کو قسم کھانی اور پینی سے اور اونکی کپڑی کو یعنی یہ بھی جائز ہے بشرطیکہ حد شرع سے تجاوز نکریں یعنی اوسکو بگمگر
پوجنی نلگیں اور نہ تعظیم زیادہ از حد کریں ؛ م س ؛ وعن عائشة قالت أمر رسول الله صلى الله عليه وسلم ببناء المساجد
في الدور وأن تنظف وتطيب رواه أبو داود والترمذي وابن ماجه اور روایت ہے عائشہ سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ
علیہ وسلم نے واسطے بنانی مسجدوں کی محلوں میں اور یہ کہ پاک کی جاویں اور خوشبو لگائی جاویں روایت کی یہ ابوداود اور ترمذی اور ابن
ماجہ نے ف ان چیزوں کی کرنے میں نیت تعظیم اوس جگہ کی کریں اور یہ نیت کریں کہ ملائکہ اور ہر مومن خوش ہوں گے اسکی سے

اور خوشبودار کی جاوے ٭ وعن ابن عباس قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم ما أمرت بتشييد المساجد قال
ابن عباس لتزخرفنها كما زخرفت اليهود والنصارى رواه ابو داود اور روایت ہی ابن عباس سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ
علیہ وسلم نی نہیں حکم کیا گیا میں ساتھ بلند کرنی اور زینت کرنی مسجدوں کی کہا ابن عباس نی البتہ زینت کروگی اونکی جیسی کہ زینت کی یہود و
نصاریٰ نی روایت کی یہ ابو داود نی ف زخرف اصل میں کہتی ہیں طلا کو اور کمال خوبی ایک چیز کو یعنی نقش کریں گی اور سونا چڑھاوینگی یہ بیجا
یہ بات کہی ابن عباس نی واسطی خبر دینی کی فعل آدمیوں کی بعد آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی بسبب عادت نفسوں کی اور بعضی متاخرین نی اسکو
جائز رکہا ہی اور کہا ہی کہ لوگ گھروں کو بلند اور مزین اور مطلا کرتی ہیں اور ہم اگر مسجدیں ساتھ لکڑی اور مٹی کی بناویں تو شاید عوام کی نظر
میں حقیر اور ذلیل معلوم ہوں اور حضرت کی مسجد حضرت کی زمانہ میں اینٹوں اور کھجور کی ٹہنیوں کی تھی اور ستون کھجور کی لکڑی کی تھی پھر عمرؓ نی
اسیطرح بنائی پھر حضرت عثمانؓ نی تغیر کیا اوسکو پس بہت بڑہائی اور دیوار اور ستون اوسکی ساتھ پتھر نقش دار کی بنائی اور چھت سال کی ٭
وعن انس قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم ان من اشراط الساعة ان يتباهى الناس في المساجد رواه ابو داود
والنسائي والدارمي وابن ماجه اور روایت ہی انس سی کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی تحقیق علامتوں قیامت کی سی ہی کہ فخر کرینگی لوگ
مسجدوں میں روایت کی یہ ابو داود اور نسائی اور دارمی اور ابن ماجہ نی ف یعنی بڑی بڑی مسجدیں بناوینگی اور آراستہ کرینگی اونکو بطریق فخر اور ریا
کی تا لوگ اونکی تعریف کریں ٭ وعنه قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم عرضت علي اجور امتي حتى القذاة
يخرجها الرجل من المسجد وعرضت علي ذنوب امتي فلم ار ذنبا اعظم من سورة من القرآن او آية اوتيها رجل ثم
نسيها رواه الترمذي وابو داود اور روایت ہی انس سی کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نی پیش کیے گئی مجھ پر ثواب امت میری کی
یہانتک کہ ثواب کوڑی اور خاک کا کہ نکالی اوسکو آدمی مسجد سی اور پیش کیے گئی مجھ پر گناہ امت میری کی پس نہیں دیکھا میں نی کوئی گناہ بہت بڑا
سورہ قرآن کی سی یا آیت کہ دیا گیا ہو اوسکو ایک شخص پھر بہلا دیا اوسکو روایت کی یہ ترمذی اور ابو داود نی ف یعنی سورہ یا آیت قرآن کا
ایک شخص نی سیکھی تو بڑی نعمت اوسکو ملی تھی پھر اوسنی جو بہلا دی ناشکری کی اوس نعمت کی کہ قدر اوسکی نجانی اور بہلا دی پس گناہ گار ہوا ٭
وعن بريدة قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم بشر المشائين في الظلم الى المساجد بالنور التام يوم القيامة
رواه الترمذي وابو داود ورواه ابن ماجه عن سهل بن سعد وانس اور روایت ہی بریدہ سی کہا کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی خوشخبری دو
چلنی والوں کو بیچ اندہیروں کی طرف مسجدوں کی ساتھ پوری نور کی دن قیامت کی روایت کی یہ ترمذی اور ابو داود نی اور روایت کی
ابن ماجہ نی سہل بن سعد سی اور انس سی ف یہ اشارہ ہی اس آیت پر نورهم يسعى بين ايديهم وبايمانهم يقولون ربنا اتمم لنا نورنا یعنی دوڑتا
ہوگا نور انکی مومنوں کی اور داہنی انکی کہیں گی ای رب ہماری پورا کر ہماری لیی نور ہمارا ٭ وعن ابي سعيد الخدري
قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم اذا رأيتم الرجل يتعاهد المسجد فاشهدوا له بالايمان فان الله يقول انما يعمر
مساجد الله من آمن بالله واليوم الآخر رواه الترمذي وابن ماجه والدارمي اور روایت ہی ابی سعید خدری سی
کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی جب دیکھو تم ایک شخص کو کہ خبر گیری کرتا ہی مسجد کی پس گواہی دو واسطی اوسکی ساتھ ایمان کی اسلئی کہ تحقیق
اللہ تعالی فرماتا ہی کہ یہی آباد کرتا مسجدیں اللہ کی کو مگر وہ شخص کہ ایمان لایا ساتھ اللہ کی اور دن پچھلی کی روایت کی یہ ترمذی اور ابن
ماجہ اور دارمی نی ف خبر گیری کرتا ہی یعنی محافظت کرتا ہی اور مرمت کرتا ہی اور جہاڑو دیتا ہی اور نماز اوسمیں پڑہتا ہی اور عبادت اور درس علم

دین مین مشغول رہتا ہی اوسکی بہی کریگا اور کرے دوست ہی ح وعن عثمان بن مظعون قال یا رسول اللہ ائذن لنا فی الاختصاء فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لیس منا من خصی ولا اختصی ان خصاء امتی الصیام فقال ائذن لنا فی السیاحۃ فقال ان سیاحۃ امتی الجہاد فی سبیل اللہ فقال ائذن لنا فی الترہب فقال ان ترہب امتی الجلوس فی المساجد انتظار الصلوۃ رواہ فی شرح السنۃ روایت ہی عثمان بن مظعون سی کہ کہا اونہون نے اے رسول خدا کے اذن دو ہمکو خصی ہونی کی یعنی قطع کرنی کی خصیون کی پس فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے نہین ہم مین سی یعنی طریقہ سنت ہمارے پر جو شخص کہ خوجہ کرے کسی کو یا خوجہ کرے اپنی تئین تحقیق خوجہ ہونا امت میری کا روزہ رکہنا ہی یعنی اوس سی شہوت جاتی رہتی ہی پہر عرض کیا عثمان نے اذن دو واسطی میری بیچ سیر کرنی کی فرمایا تحقیق سیر امت میری کی جہاد کرنا ہی بیچ راہ اللہ کی پہر عرض کیا کہ حکم دیجیی مجکو بیچ ترہب کی پس فرمایا تحقیق ترہب امت میری کی بیٹہنا مسجدون مین واسطی انتظار نماز کی ہی روایت کی شرح السنۃ مین ف سیر امت میری کی جہاد ہی یعنی چلنا اور پہرنا زمین مین کہ جو ہی واسطی جہاد کی چلنا پہرنا ہی اور یون ہی پہرنا زمین مین بیہودہ جیسی کہ بعضی فقیر پہرتی ہین اپنی خانہ سی پہرنا یا ترہب ہین معنی جیسی کہ بعضی اہل کتاب کرتی ہین کہ گوشہ نشینی اختیار کرتی ہین اور شغل دنیا کی اور لذتین اوسکی بالکل چہوڑ دیتی ہین اور عورتونکی نہین پاس اور سب لوگون سی اور سب چیزون سی یکسو ہوتی ہین کہ یہ کام کرنی ترہب ہین اور ایسی کرنیوالون کو راہب کہتی ہین پس حضرت نے فرمایا کہ ترہب میری امت کا مسجد مین بیٹہنا ہی واسطی انتظار نماز کی کہ سب لوگون سی اور سب چیزون سی منہ پہیر کر متوجہ طرف پروردگار کی ہو رہی اور وہ ترہب کہ راہب کرتی ہین کچہ نہین ہی اور انجام اوسکا اچہا نہین ح وعن عبد الرحمن بن عائش قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم رأیت ربی عز وجل فی احسن صورۃ فقال فیم یختصم الملأ الاعلی قلت انت اعلم قال فوضع کفہ بین کتفی فوجدت بردہا بین ثدیی فعلمت ما فی السموات والارض وتلا وکذلک نری ابراہیم ملکوت السموات والارض ولیکون من الموقنین رواہ الدارمی مرسلا وللترمذی نحوہ عنہ وعن ابن عباس ومعاذ بن جبل وزاد فیہ قال یا محمد ہل تدری فیم یختصم الملأ الاعلی قلت نعم فی الکفارات والکفارات المکث فی المساجد بعد الصلوۃ والمشی علی الاقدام الی الجماعات وابلاغ الوضوء فی المکارہ ومن فعل ذلک عاش بخیر ومات بخیر وکان من خطیئتہ کیوم ولدتہ امہ وقال یا محمد اذا صلیت فقل اللہم انی اسألک فعل الخیرات وترک المنکرات وحب المساکین فاذا اردت بعبادک فتنۃ فاقبضنی الیک غیر مفتون قال والدرجات افشاء السلام واطعام الطعام والصلوۃ واللیل والناس نیام ولفظ ہذا الحدیث کما فی المصابیح لم اجدہ عن عبد الرحمن الا فی شرح السنۃ اور روایت ہی عبد الرحمن بن عائش سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے خواب مین دیکہا مین نے پروردگار اپنے کو بیچ بہتر صورت کی فرمایا اللہ تعالی نے کس چیز مین گفتگو کرتی ہین فرشتی مقربین کہا مین نے کہ تو دانا تر ہی کہ وہ کونسی عمل ہین فرمایا پیغمبر خدا صلعم نے پس رکہا اللہ نے ہاتہ اپنا درمیان مونڈہون میری کی پس پائی مین نے سردی اوسکی درمیان سینی اپنی کی پس جان لی مین نے وہ چیز کہ تہی بیچ آسمانون اور زمین کی اور پڑہی حضرت صلعم نے یہ آیت اور اسیطرح سی دکہلاتی ہین ہم ابراہیم کو تصرف آسمانون کا اور زمین کا اور تاکہ ہو وہ یقین کرنیوالون مین روایت کی یہ دارمی نے بطریق ارسال کی اور ترمذی نے اور مانند اسی حدیث کی ساتہ اختلاف بعضی لفظون کی اونہون نے عبد الرحمن سی

بیماس اور معاذ بن جبل سے اور زیادہ کیا ترمذی نے اونمین یہ کہ فرمایا اللہ تعالی نے یعنی بعد دینے علم کے پھر سوال کیا اے محمد صلعم کیا جانتا ہے تو کہ بیچ
کس چیز کے گفتگو کرتے ہیں فرشتے مقرب کہا مین نے کہ ہان مین جانتا ہون گفتگو کرتے ہین کفارات مین یعنی اون اعمال مین کہ گناہ اوس سے جھڑتے ہین اور
گناہ جھڑتے ہین ہمیشہ رہنے سے مسجدون مین بعد نمازون کے یعنی واسطے ذکر اور دعا کے یا واسطے انتظار نماز دوسری کے اور جھڑتے ہین پیادہ چلنے سے طرف
جماعتون کی اور پورا پہونچانے پانی وضو کے سے اوقات ناخوش مین یعنی حالت بیماری یا سردی مین اور پورا پہونچانے پانی وضو کے سے اوقات ناخوش
مین یعنی حالت بیماری یا سردی مین اور جسنے کیا یہ زندہ رہیگا ساتھ بھلائی کے اور مریگا ساتھ بھلائی کے اور ہوگا پاک گناہون سے مانند اوس کے
کہ جنا اوسکو مان اوسکی نے اور فرمایا اللہ تعالی نے اے محمد صلعم جسوقت نماز پڑھ چکے تو پس کہہ یا الٰہی تحقیق مین سوال کرتا ہون تجھسے کرنا نیکیون کا اور چھوڑنا
برائیون کا اور دوستی مسکینون کی یعنی مین اونکو دوست رکھون یا وہ مجھے دوست رکھین اور جسوقت ارادہ کیا ساتھ بندون اپنے کے فتنہ کا یعنی گمراہ کا
یا سزا پہونچانیکا پس اوٹھا مجھکو طرف اپنے بغیر فتنہ کے یعنی غیر گمراہ فرمایا اللہ تعالی نے یعنی واسطے زیادتی تعلیم پیغمبر اپنے کی بعد اسکے کہ بیان کیے اونھون نے کفارات
یا کہا حضرت نے واسطے زیادتی بیان کی ہمت کو بسبب حاصل ہونے علم کے جانب حق سے اور درجات یعنی وہ عمل کہ جنسے مرتبہ بلندی کا درگاہ حق مین
بلند ہوتا ہے یہ ہین پراگندہ کرنا سلام کا یعنی ہر مسلمان سے سلام علیک کرنی آشنا ہو یا غیر آشنا اور کھلانا کھانے کا اور نماز پڑھنی راتکو اوسوقت کہ لوگ
سوتے ہون اور لفظ اس حدیث کے جیسے کہ مصابیح مین ہین نہین پایا مین نے اونکو عبدالرحمن سے مگر شرح السنہ مین ف اگر یہ دیکھنا اللہ تعالی کو
خواب مین تھا جیسا کہ ایک روایت مین آیا ہے تو کچھ اشکال نہین کیونکہ آدمی خواب مین کبھی غیر شکل دار کو شکل دار دیکھتا ہے اور شکل دار کو غیر شکل دار اور اگر دیکھنا
بیداری مین تھا جیسا کہ اور روایت مین آیا ہے تو پس ضرور ہوگی ہمین تاویل کرنی کہ مراد ساتھ صورت کے صفت ہے کہ تجلی کی ساتھ صفت جمال اور لطف
کرم کی اور اطلاق صورت کا صفت پر اکثر آتا ہے جیسے کہ کہتے ہین صورت حال کی ایسی ہے اور صورت مسئلہ کی ایسی ہے اور جائز ہے یہ کہ بیچ سے صفت
نبی صلعم کی یعنی دیکھا مین نے رب اپنے کو اور مین اچھی صورت مین تھا اور کس چیز مین بحث کرتے ہین یعنی کونسے حال مین کہ فرشتے اوسکی نسبت مین بحث او
گفتگو کرتے ہین یا اونکی لیجانے مین بیچ جگہ قبولیت کی جھگڑتے ہین آپس مین وہ کہتا ہے مین پہلے لیجاؤن پس رکھا ہاتھ اپنا یہ کنایہ ہے اس سے کہ عنایت
اونکو ساتھ اپنے فضل اور کرم اور انعام کے جیسے بادشاہ کسی خادم پر مہربان ہوتے ہین تو ہاتھ اوسکی پیٹھ پر رکھتے ہین اور گردن مین ہاتھ ڈالتے
ہین پس پائی مین نے سردی اوسکی یہ کنایہ ہے پہونچنے اثر اوس فیض کے سے قلب شریف مین پس جب یہ فیض قلب شریف مین پہونچا تو حضرت
فرماتے ہین کہ جانی مین نے ہر چیز کہ آسمان اور زمین مین ہے اور پڑھی آنحضرت صلعم نے مناسب اس حال کی اور ساتھ قصد گواہی کی اور ممکن ہونے
اوسکی یہ آیت وکذلک آخر تک یعنی اے محمد صلعم جیسے کہ ہمنے تجکو آسمان اور زمین کی چیزون کا علم دیا اسطرح دکھاتے ہمنے ابراہیم کو عالم ربوبیت کی اور اوکو
کی اور ولیکون من الموقنین عطف کیا گیا ہے محذوف پر یعنی دکھلائی ہمنے ابراہیم کو عالم ربوبیت اور الوہیت کی تاکہ دلیل پکڑے ساتھ اوسکی اور تاکہ
ہووے یقین کرنیوالون مین سے اور اخیر حدیث مین اشارہ اسپر ہے کہ آدمی کو چاہیے کہ جمع کرے اپنے مین صفت تواضع اور بخشش اور عبادت کی
بیت غنی مرد بود گر لطف و سخا و بجود * ہر کہ این ہر سہ ندارد مردہ بہ زو جود * ط * ح *

وعن أبي أمامة قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم ثلاثة كلهم ضامن على الله رجل خرج غازيا في سبيل الله فهو ضامن على الله حتى يتوفاه فيدخله الجنة أو يرده بما نال من أجر أو غنيمة ورجل راح إلى المسجد فهو ضامن على الله ورجل دخل بيته بسلام فهو ضامن على الله رواه أبو داود

روایت ہے ابو امامہ سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے تین شخص ہین کہ سب کا ذمہ لیا ہے اللہ نے یعنی واجب کیا ہے اپنے پر یہ کہ محفوظ رکھیگا اونکو ضرر سے

دنیا اور آخرت کی ہی ایک وہ شخص کہ نکلا جہاد کی لیے اللہ کی راہ میں پس وہ ذمہ پر ہی اللہ کی یہانتک کہ وفات دی اوسکو اللہ پس
داخل کری اوسکو بہشت میں یا پہیری اوسکو ساتھ اوس چیز کی کہ پہونچی اوسکو ثواب یا غنیمت یعنی پہلی اور دوسری صورت میں سعادت
دین کی حاصل ہوئی اور تیسرے صورت میں سعادت دنیا کی غرض کہ ہر طرح فائدہ دین کا ہو یا دنیا کا اور دوسرا شخص وہی کہ گیا طرف مسجد کی
پس وہ ذمہ پر اللہ کی ہی یعنی واجب ہی اوسپر کہ کوشش اور ثواب اوسکا ضائع نہیں کریگا اور تیسرا وہ شخص ہی کہ داخل ہوا گھر اپنی میں ساتھ
سلام کی پس وہ ذمہ پر اللہ کی ہی روایت کی یہ ابو داود نی ف داخل ہوا گھر میں ساتھ سلام کی اوسکی دو معنی ہین ایک یہ کہ وقت داخل ہونیکا
گھر میں گھر والوں پر سلام کہی پس اس صورت میں اللہ کی ذمہ پر اوسکی لیے یہ ہی کہ خیر و برکت دے اوسکو اور اوسکی گھر والوں کو دیگا اور دوسری معنی یہ ہین
کہ لازم پکڑے گھر میں رہنا اور گھر سی باہر نکلے واسطے طلب امن اور سلامتی کی بسبب تعلق کی سی اس صورت میں اللہ کی ذمہ پر یہ ہی کہ سلامت رکھیگا
اوسکو آفات سی اور پہلی شخص کی یہی جو اللہ کی ذمہ پر تہا بیان کیا اور دوسری اور تیسری کا نہ بیان کیا اسلیے کہ ظاہر ہی + س وعنہ
قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَنْ خَرَجَ مِنْ بَیْتِہٖ مُتَطَہِّرًا اِلٰی صَلٰوۃٍ مَکْتُوْبَۃٍ فَاَجْرُہٗ کَاَجْرِ الْحَاجِّ الْمُحْرِمِ
وَمَنْ خَرَجَ اِلٰی تَسْبِیْحِ الضُّحٰی لَا یَنْصِبُہٗ اِلَّا اِیَّاہُ فَاَجْرُہٗ کَاَجْرِ الْمُعْتَمِرِ وَصَلٰوۃٌ عَلٰی اَثَرِ صَلٰوۃٍ لَا لَغْوَ بَیْنَہُمَا کِتَابٌ
فِیْ عِلِّیِّیْنَ رَوَاہُ اَحْمَدُ وَاَبُوْ دَاوٗدَ اور روایت ہی اونہیں ابی امامہ سی کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی جو شخص کہ
نکلتا ہی گھر اپنی سی باوضو قصد کرنیوالا طرف مسجد کی واسطی ادای فرض کی ثواب اوسکا مانند ثواب حج کرنیوالی احرام باندہنی والی کی ہی اور
جو شخص کہ نکلا واسطے نفل پڑہنی چاشت کی یعنی تہ نین ڈالا اوسکو مگر نفلوں نی یعنی خالص ساتھ قصد نماز کی نکلا بغیر آمیزش ریا اور غرض کی پس ثواب اوسکا
مانند ثواب عمرہ کرنیوالی کی ہی اور نماز پڑہنی پیچہی نماز کی کہ نہ بیہودہ کلام ہو درمیان اون دونوں کی ایسا عمل ہی کہ لکہا جاتا ہی علیین میں روایت
کی یہ احمد اور ابو داود نی ف اس حدیث میں وضو مشابہ احرام کی ہی اور نماز مشابہ حج کی اور وجہ تشبیہ کی یہ ہی کہ نمازی کو ثواب حاصل ہوتی ہے
جسوقت کہ گھر سی نکلتا ہی تا وقت آنی گھر کی مثل حاجی کی اور برابری ثواب میں جمیع وجوہ کر نہیں مقصود ہی والحج کہ باعث ہوا اور عمرہ بہ نسبت حج کی
مانند نماز نفل کی ہی بہ نسبت نماز فرض کی اور نماز پیچہی نماز کی آخر تک معنی اسکی یہ ہین کہ مداومت کرنی نماز پر اور محافظت کرنی اوسپر بغیر آمیزش
اوس چیز کی کہ خلاف اوسکی ہی ایسی چیز ہی کہ کوئی عمل افضل اوس سی نہیں یہ مطلب کنایہ سمجہا گیا جملہ کتاب فی علیین سی اور علیین نام ہی فرشتوں
عمل لکہنی والوں کی دیوان کا کہ پہونچائی جاتی ہین طرف اوسکی اعمال صالحین کی + س + وعن ابی ہریرۃ قال قال رسول اللہ
صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِذَا مَرَرْتُمْ بِرِیَاضِ الْجَنَّۃِ فَارْتَعُوْا قِیْلَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ مَا رِیَاضُ الْجَنَّۃِ قَالَ الْمَسَاجِدُ قِیْلَ وَمَا
الرَّتْعُ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ قَالَ سُبْحَانَ اللّٰہِ وَالْحَمْدُ لِلّٰہِ وَلَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَاللّٰہُ اَکْبَرُ رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ اور روایت ہی ابی ہریرہ سی کہا
فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی جب گذرو تم بیچ باغوں بہشت کی پس میوہ کہاؤ کہا گیا ای رسول خدا کی کیا ہین باغ بہشت کی فرمایا کہ
مسجدیں کہا گیا اور کیا ہی میوہ کہانا یعنی میوہ خوری اوسمیں کیا کریں یا رسول اللہ فرمایا سبحان اللہ والحمد للہ ولا الہ الا اللہ واللہ اکبر روایت
کی یہ ترمذی نی ف مسجد کو باغ جنت کا اسلیے فرمایا کہ عبادت کرنی اوسمیں سبب ہی حاصل ہونی باغ بہشت کا اور معنی رتع کی اصل لغت میں یہ
کہ باغ میں جاکر خوب طرح میوی اور لذت کی چیزیں کہاوی اور نکلی طرف نہروں وغیرہ کی سیر کی لیے جیسی کہ عادت ہی لوگوں کی لذت اوٹہانی
باغمیں پہر استعمال کیا گیا ہی بیچ پہونچنی کی ثواب جزیل کو خلاصہ حدیث کا یہ ہی کہ جب گذرو تم مسجد میں تو تسبیحات مذکورہ پڑہو کہ اسمیں
ثواب بہت حاصل ہوتا ہی + س + وعنہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من اتی المسجد لشیء فہو حظہ

اور روایت ہی اوسی سی کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی جو شخص کہ آتا ہی مسجد مین واسطی کسی چیز کی یعنی کسی کام دینی یا دنیاوی کی لیوی پس وہی نصیبہ اوسکا روایت کی یہ ابوداود نی ف یعنی اگر عبادت کی لیی آیا تو ثواب پاویگا اور دنیا کی کام کی لیی گیا گرفتار وبال ہوگا مضمون اس حدیث کا ایک جز ہی انما الاعمال بالنیات کا **وعن** فَاطِمَةَ بِنْتِ الْحُسَيْنِ عَنْ جَدَّتِهَا فَاطِمَةَ الْكُبْرٰى قَالَتْ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا دَخَلَ الْمَسْجِدَ صَلّٰى عَلٰى مُحَمَّدٍ وَسَلَّمَ وَقَالَ رَبِّ اغْفِرْلِيْ ذُنُوْبِيْ وَافْتَحْ لِيْ اَبْوَابَ رَحْمَتِكَ وَاِذَا خَرَجَ صَلّٰى عَلٰى مُحَمَّدٍ وَسَلَّمَ وَقَالَ رَبِّ اغْفِرْلِيْ ذُنُوْبِيْ وَافْتَحْ لِيْ اَبْوَابَ فَضْلِكَ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَاَحْمَدُ وَابْنُ مَاجَةَ وَفِيْ رِوَايَتِهِمَا قَالَتْ اِذَا دَخَلَ الْمَسْجِدَ وَكَذَا اِذَا خَرَجَ قَالَ بِسْمِ اللّٰهِ وَالسَّلَامُ عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ بَدَلَ صَلّٰى عَلٰى مُحَمَّدٍ وَسَلَّمَ وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ لَيْسَ اِسْنَادُهٗ بِمُتَّصِلٍ وَفَاطِمَةُ بِنْتُ الْحُسَيْنِ لَمْ تُدْرِكْ فَاطِمَةَ الْكُبْرٰى اور روایت ہی فاطمہ صغری بیٹی حضرت امام حسین علیہ السلام کی سی اونہون نی نقل کی اپنی دادی فاطمہ بڑی سی یعنی حضرت فاطمہ زہرا سی کہ کہا حضرت فاطمہؓ نی تہی نبی صلی اللہ علیہ وسلم جسوقت کہ آتی مسجد مین درود بہیجتی اوپر محمدؐ کی اور سلام یعنی کہتی صلی اللہ علی محمد وسلم یا کہتی اللہم صل علی محمد وسلم اور کہتی ای رب بخش میری لیی گناہ میری اور کہول میری لیی دروازی اپنی رحمت کی اور جسوقت کہ نکلتی مسجد سی درود بہیجتی اوپر محمدؐ کی اور سلام اور کہتی ای رب بخش میری لیی گناہ میری اور کہول واسطی میری دروازی اپنی فضل کی روایت کی یہ ترمذی اور احمد اور ابن ماجہ نی اور بیچ روایت احمد اور ابن ماجہ کی یہ ہی کہ کہا حضرت فاطمہؓ نی جسوقت کہ داخل ہوتی حضرت صلعم مسجد مین اور اسیطرح جسوقت نکلتی کہتی ساتہ نام اللہ کی داخل ہوتا ہون مین اور نکلتا ہون مین اور سلام اوپر رسول اللہ کی بجای صلی علی محمد وسلم کی اور کہا ترمذی نی نہین اسناد اسکی متصل اور فاطمہ بیٹی حسین کی نی نہین پایا فاطمہ کبری کو یعنی فاطمہ زہرا بنت حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو ف درود اور سلام وغیرہ کی الفاظ یون فرمائی اور یون نفرمائی اللہم صل علی اور اللہم اغفر لمحمد اسلیی کہ درود اور سلام کی ساتہ مناسبت ہی اس اسم شریف کو اور رب اغفرلی کہنی مین انکسار نکلتا ہی یا تعلیم امت کی لیی فرمایا کہ یون کہا کرین اور فاطمہ صغریٰ کی نہین پایا فاطمہ کبری کو اسلیی کہ حضرت امام حسینؓ کی عمر اونکی وقت مین آٹہ برس کی تہی پس سند اسکی متصل نہوی راوی درمیان مین کا متروک ہی مح + **وعن** عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ جَدِّهٖ قَالَ نَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ تَنَاشُدِ الْاَشْعَارِ فِي الْمَسْجِدِ وَعَنِ الْبَيْعِ وَالْاِشْتِرَاءِ فِيْهِ وَاَنْ يَّتَحَلَّقَ النَّاسُ يَوْمَ الْجُمُعَةِ قَبْلَ الصَّلٰوةِ فِي الْمَسْجِدِ رَوَاهُ اَبُوْ دَاوٗدَ وَالتِّرْمِذِيُّ اور روایت ہی عمرو بن شعیب سی اونسی نقل کی ہی اپنی باپ سی اونسی نقل کیا اپنی دادا سی کہا منع کیا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی پڑہنی شعرون کی سی مسجد مین اور بیچنی اور خریدنی سی مسجد مین اور یہ کہ حلقہ باندہ کر بیٹہین لوگ دن جمعہ کی پہلی نماز سی مسجد مین یعنی اگرچہ مذاکرہ علم کی لیی بیٹہین اور مشغول ساتہ ذکر کی ہون روایت کی یہ ابوداود اور ترمذی نی ف مراد شعرون سی شعر بری اور جہوٹی ہین کہ پڑہنا اونکا نامشروع ہی اسلیی کہ مکان عبادت کا ہی وہان خلاف شرع بات نکری اور شعر کہ اونمین توحید اللہ تعالی کی اور نعت رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی اور اونکی نامداروں کی ہو وی یا نصیحت کی باتین انمین ہون ہر حال سب جای پڑہنی مستحسن ہین چنانچہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم واسطی حسان شاعر کی کہ وہ حضرتؐ کی تعریف کرتا تہا اور اونکی دشمنون کی ہجو کہتا تہا مسجد مین منبر بچہاتی اور فرماتی کہ جبرئیلؑ تائید کرتی ہین حسان کی کہ وہ مقابلہ کرتا ہی پیغمبر خدا کی طرف سی اور خرید و فروخت جیسی مسجد میں منع ہی اسیطرح اور معاملات دنیا کی بہی منع ہین اور حلقہ کر کی بیٹہنا مسجد مین دن جمعہ کی پہلی نماز کی جو منع فرمایا سبب اسکا کیا ہے

مسلمانوں کی ٹکی تعیین بیان کی ہین اول یہ کہ حلقہ کرکے بیٹھنا مخالف ہی ہیئت اجتماعی نمازیون کی دوسری یہ کہ جمع ہونا واسطے نماز جمعہ کی
بڑا کام ہی جبتک اوس سی فارغ نہووین مشغول ہونا اور کام مین بیجا ہی اور حلقہ کرکے بیٹھنا باعث غفلت کا ہوتا ہی ان صورتون مین نہی
مخصوص ساتھ حلقہ کرنیکی وقت خطبہ کی نہین تیسری یہ کہ وہ وقت چپ رہنے کا اور مشغول ہونیکا ہی ساتھ سننے خطبہ کی اور متوجہ ہونیکا
طرف اوسکی ہی اس صورتین مراد نہی ہی حلقہ کرنی سی وقت خطبہ کی اور دو صورتون پہلی مین نہین تنزیہی ہی اور تیسری صورت مین نہی تحریمی

وعن ابی ہریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا رایتم من یبیع او یبتاع فی المسجد فقولوا لا اربح اللہ تجارتک واذا رایتم من ینشد فیہ ضالۃ فقولوا لا ردّ اللہ علیک رواہ الترمذی والدارمی
اور روایت ہی ابوہریرہ سی کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جسوقت دیکھو تم کسی شخص کو کہ بیچتا ہی یا خریدتا ہی مسجد مین کچھ پس کہو
نہ نفع دی اللہ سوداگری تیری مین اور جسوقت دیکھو تم کسی شخص کو کہ ڈھونڈھتا ہی ساتھ بلند آواز کی مسجد مین گم ہوئی چیز کو پس کہو یعنی مسلمان
نہ پھیری اللہ تجھپر یعنی نہ پاوی تیری چیز روایت کی یہ ترمذی اور دارمی نے

وعن حکیم بن حزام قال نہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان یستقاد فی المسجد وان ینشد فیہ الاشعار وان تقام فیہ الحدود رواہ ابوداود فی سننہ وصاحب جامع الاصول فیہ عن حکیم وفی المصابیح عن جابر
اور روایت ہی حکیم بن حزام سی کہ کہا منع کیا رسول خدا صلی اللہ
علیہ وسلم نے اس سی کہ قصاص لیا جاوی یعنی بدلی خون کی خون کیا جاوی مسجد مین اور یہ کہ پڑھی جاوین مسجد مین شعر اور یہ کہ قائم کیا جاوین
اوسمین حدین یعنی شل حد زنا اور حد شراب پینے اور مانند انکی کی روایت کی یہ ابوداود نے بیچ سنن اپنی کی اور صاحب جامع الاصول نے
جامع الاصول مین حکیم سی یعنی بغیر لفظ ابن حزام کی اور مصابیح مین جابر سی اور یہ اصول مین نہین پایا گیا

وعن معاویۃ بن قرۃ عن ابیہ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نہی عن ھاتین الشجرتین یعنی البصل والثوم وقال من اکلہما فلا یقربن مسجدنا وقال ان کنتم لا بد اکلیہما فامیتوہما طبخا رواہ ابوداود
اور روایت ہی معاویہ بن قرہ سی
اونہون نے نقل کی اپنی باپ سی تحقیق رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے منع کیا ان درختون سی یعنی پیاز اور لہسن سی اور فرمایا جو کوئی کھاوی ان دونوں کو
پس نزدیک نہ ہووی ہماری مسجد کی یعنی مسجد مسلمانون کی کی اور فرمایا اگر ہو تم خواہ مخواہ کھانیوالی انکی پس مار دو انکو پکا کر یعنی بو انکی دور کرو
پکانی کی روایت کی یہ ابوداود نے **ف** جملہ من اکلہما بیان ہی پہلی جملہ کا اور پس نزدیک نہووی یہ مبالغہ ہی بیچ نہ آنیکی مسجد مین یعنی نزدیک بھی
نہ آوی مسجد کی چہ جای اندر آنا اور یا نہ نزدیک ہونا کنایہ ہی نہ داخل ہونے سی + س ح

وعن ابی سعید قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الارض کلہا مسجد الا المقبرۃ والحمام رواہ ابوداود والترمذی والدارمی
اور روایت ہی ابی سعید سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے ساری زمین مسجد ہی یعنی نماز اوسمین بے کراہت جائز ہی سوای قبر
کی اور حمام کی روایت کی یہ ابوداود اور ترمذی اور دارمی نے

وعن ابن عمر قال نہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان یصلی فی سبعۃ مواطن فی المزبلۃ والمجزرۃ والمقبرۃ وقارعۃ الطریق وفی الحمام وفی معاطن الابل وفوق ظہر بیت اللہ رواہ الترمذی وابن ماجۃ
اور روایت ہی ابن عمر سی کہ کہا منع کیا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے
کہ نماز پڑھی جاوی سات جگہ مین بیچ جگہ نجاست پڑنی کی اور جگہ ذبح ہونی جانورون کی اور مقبرہ کی اور بیچون بیچ راہ کی اور بیچ حمام کی
اور بیچ جگہ بندھنی اونٹون کی اور اوپر پشت خانہ کعبہ کی روایت کی یہ ترمذی اور ابن ماجہ نے **ف** بعض سانت کا یعنی آگے

علمار کا مذہب یہ ہی کہ نماز مقبرہ مین مکروہ ہی واسطی ظاہر حدیث کی اور بعضی کہتی ہین کہ جائز ہی لیکن نماز پڑہنی جانب قبر کی حرام ہی بالاتفاق یہ مسئلہ مفصل شرح مین اور رفقہ مین مذکور ہی جو چاہی وہان دیکہی اور مزبلہ اور مجزرہ مین نماز پڑہنی منع ہی بسبب نزدیکی ہونی نجاست کی یعنی ان مکانون مین اگر صاف جای مین نماز پڑہی کہ نجاست قریب ہو یا نجاست پر مصلی بچہاکر پڑہی تو بہی مکروہ ہی کہ اسمین حقارت دین کی لازم آتی ہی نماز پاکیزہ اور اچہی جگہہ مین پڑہنی چاہیی نہ کہ ایسی جای اور راہ مین ایسلیی منع ہی کہ بسبب گذرنی لوگون کی نماز مین دہیان بٹتا ہی اور لوگون کو تنگ کرنا ہوتا ہی اور اگر لوگ نمازی کی آگی سی بی ضرورت گذرینگی وہ گنہگار ہونگی اور اگر لوگون کو ضرورت ہوگی نمازی گنہگار ہوگا اونکی گذرنی سی اور حمام مین نماز مکروہ ہی ایسلیی کہ وہ جگہہ ہی ستر کہلنی اور رہنی شیطانون کی اور پشت کعبہ پر بہی نماز مکروہ ہی ایسی بی ادبی ہوتی ہی اور اختلاف کیا ہی علمار نی کہ ساتون جگہون مذکور مین جو نماز پڑہنی منع کی ہی نہی اسمین تحریمی ہی یا تنزیہی + س ح **وَعَنْ** أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلُّوا فِي مَرَابِضِ الْغَنَمِ وَلَا تُصَلُّوا فِي أَعْطَانِ الْإِبِلِ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ اور روایت ہی ابی ہریرہ سی کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی پڑہو نماز بیچ جگہہ بندہنی بکریون کی اور نہ نماز پڑہو بیچ جگہہ بندہنی اونٹون کی روایت کی یہ ترمذی نی **ف** اونٹون کی جگہہ نماز ایسلیی منع ہی کہ خوف ہوتا ہی اونکی کہلجانی اور ضرر پہونچانی کا پس نماز خاطر جمعی سی نہین ہوتی اور بکریون کی جای یہ ڈر نہین ہوتا + س ح **وَعَنْ** ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ لَعَنَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ زَائِرَاتِ الْقُبُورِ وَالْمُتَّخِذِينَ عَلَيْهَا الْمَسَاجِدَ وَالسُّرُجَ رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ وَالتِّرْمِذِيُّ وَالنَّسَائِيُّ اور روایت ہی ابن عباس سی کہا لعنت کی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی عورتون زیارت کرنی والیون قبرون کی کو اور لعنت کی اونکو کہ جو بکڑین قبرون پر مسجدین یعنی قبرون کی طرف سجدہ کرین اور روشن کرین چراغ روایت کی یہ ابو داود اور ترمذی اور نسائی نی **ف** حضرت نی ابتدای اسلام مین منع فرمایا تہا زیارت قبور سی بعد اسکی اجازت فرمائی پس بعضی تو کہتی ہین کہ یہ اجازت عام ہوئی مردون کو بہی اور عورتونکو بہی پس یہ نہی پہلی تہی اب درست ہی عورتون کو زیارت قبور کی اور بعضی کہتی ہین کہ اجازت مردون ہی کو ہوئی عورتون کی حق مین نہی باقی ہی بسبب قلت صبر اور جزع اور فزع اونکی کی ظاہر حدیث کا مؤید اسی قول کا ہی اور مستثنی ہی زیارت قبر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی اس عموم سے نزدیک جمہور کی یعنی حضرت کی زیارت سبکو جائز ہی خواہ مرد ہو خواہ عورت اور چراغ قبر پر جلانا حرام ہی واسطی اسراف اور ضایع کرنی مال کی اور بعضی کہتی ہین کہ اگر قبر کی پاس سی رستہ چلتا ہو اور راہ گیرون کی لیی چراغ رکہی یا چراغ کی روشنی مین کچہ کام کرنا منظور ہو تو جائز ہی چراغ جلانا پس اسصورتمین چراغ جلانا قبر کی لیی نہوا بلکہ اور کام کی لیی ہوا + ح ع + اور تحقیق میری اوستاد مکرم مولانا اسحق زاد اللہ شرفہ کی یہ ہی کہ عورتون کو زیارت قبور کی ساتہ قول صحیح تر کی مکروہ تحریمی ہی چنانچہ مستملی مین لکہا ہی کہ مستحب ہی زیارت قبور کی مردونکو اور مکروہ ہی عورتون کو انتہی اور کتاب مجالس موعظیہ مین لکہا کہ ایسی عورتین پس نہین حلال ہی اونکو یہ کہ نکلین طرف مقابر کی ایسلیی کہ روایت کی گئی ہی ابو ہریرہ سی انہ علیہ الصلوٰۃ والسلام لعن زوارات القبور انتہی اور نصاب الاحتساب مین آیا ہی کہ پوچہی گئی قاضی جواز نکلنی عورتون کی سی طرف مقابر کی اور خرابی و قباحت سی بیچ نکلنی کی پس کہا مت پوچہہ جواز اور فساد سی بیچ اسکی بلکہ پوچہہ مقدار اوس چیز کی سی کہ لاحق ہوتی ہی اوسکو لعنت سی اور جان کہ عورت جب ارادہ کرتی ہی نکلنی کا ہوتی ہی بیچ لعنت اللہ تعالی کی اور ملائکہ کی اور جب نکلتی ہی لگتی ہین اوسکو شیاطین ہر طرف سی اور جب آتی ہی قبر پر لعنت کرتی ہی اوسپر روح میت کی اور جب پہرتی ہی ہوتی ہی اللہ کی لعنت مین اسیطرح یہانتک کہ پہرتی ہی اور حدیث مین آیا ہی کہ جو عورت نکلتی ہی طرف قبرہ کی لعنت کرتی ہین اوسکو فرشتی ساتون آسمانون کی اور ساتون زمینون کی

پس چلتی ہی بیچ لعنت اللہ کی اور جو عورت دعا کرتی ہی میت کی لیی ساتھ خیر کی اپنی گہر مین دیتا ہی اللہ تعالی اوسکو ثواب حج اور عمرہ کا
اور روایت ہی سلمان اور ابی ہریرہ سی کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ایک روز نکلی مسجد سی پس کہڑی ہوئی اپنی گہر کی دروازی پر پس آئین بیٹی
اونکی حضرت فاطمہ رض پس کہا حضرت نی اونکو کہان سی آئی تو کہا اونہون نی نکلتی تہی مین طرف مکان فلانی عورت کی کہ مری تہی پس کہا حضرت
نی کیا گئی تہی تو اوسکی قبر پر پس کہا حضرت فاطمہ رض نی معاذ اللہ یہ کہ کرون مین ایک چیز بعد اوس چیز کی کہ سنی مین نی تم سی وہ چیز کرنی مین نی
پس فرمایا حضرت نی اگر جاتی تو اوسکی قبر پر نہ پاتی بو جنت کی انتہی آدر قاضی ثناء اللہ پانی پتی نی رسالہ مالابد مین لکہا ہی کہ زیارت قبور
کی مردونکو جائز ہی نہ عورتون کو انتہی وعن اَبِي اُمَامَةَ قَالَ اِنَّ حَبْرًا مِنَ الْيَهُوْدِ سَاَلَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَيُّ
الْبِقَاعِ خَيْرٌ فَسَكَتَ عَنْهُ وَقَالَ اَسْكُتُ حَتّٰى يَجِيْئَ جِبْرَئِيْلُ فَسَكَتَ وَجَاءَ جِبْرَئِيْلُ عَلَيْهِ السَّلَامُ فَسَاَلَ فَقَالَ
مَا الْمَسْئُوْلُ عَنْهَا بِاَعْلَمَ مِنَ السَّائِلِ وَلٰكِنْ اَسْاَلُ رَبِّيْ تَبَارَكَ وَتَعَالٰى ثُمَّ قَالَ جِبْرَئِيْلُ يَا مُحَمَّدُ اِنِّيْ دَنَوْتُ مِنَ اللّٰهِ دُنُوًّا
مَا دَنَوْتُ مِنْهُ قَطُّ قَالَ وَكَيْفَ كَانَ يَا جِبْرَئِيْلُ قَالَ كَانَ بَيْنِيْ وَبَيْنَهُ سَبْعُوْنَ اَلْفَ حِجَابٍ مِنْ نُوْرٍ فَقَالَ شَرُّ الْبِقَاعِ
اَسْوَاقُهَا وَخَيْرُ الْبِقَاعِ مَسَاجِدُهَا رَوَاهُ ابْنُ حِبَّانَ فِيْ صَحِيْحِهِ عَنِ ابْنِ عُمَرَ اور روایت ہی ابی امامہ سی کہ کہا تحقیق ایک عالم نی
یہودیون مین سی پوچہا نبی صلی اللہ علیہ وسلم سی کہ کونسی جگہہ بہتر ہی پس چپ رہی حضرت جواب دینی سی اور کہا اپنی دل مین کہ چپکا رہونگا
یہانتک کہ آوی جبرئیل پس چپکی رہی اور آئی جبرئیل علیہ السلام پس پوچہا حضرت نی پس کہا جبرئیل نی نہین وہ شخص کہ پوچہا گیا اوس سی اوس بات
پوچہنی والی سی یعنی اس بات کو جیسا تم نہین جانتی ویسا ہی مین بہی نہین جانتا ولیکن پوچہونگا مین رب اپنی سی کہ بابرکت ہی اور بلند قدر ہی
پہر کہا جبرئیل نی ای محمد تحقیق مین نزدیک ہوا اللہ سی نزدیک ہونا کہ نہین نزدیک ہوا مین اللہ سی کبہی فرمایا حضرت نی کسطرح اے جبرئیل
نزدیک ہوا تو ای جبرئیل کہا جبرئیل نی تہی درمیان میری اور درمیان اوسکی ستر ہزار پردی نور کی پس فرمایا اللہ تعالی نی بدتر مکانونکی
بازار اونکی اور بہترین مکانون کی مسجدین اونکی روایت کی یہ ابن حبان نی اپنی صحیح مین ابن عمر سی ف یہ پردی نسبت مخلوقات کی ہین
نہ نسبت خالق کی حق سبحانہ تعالی پردی مین نہین ہی بلکہ لوگ پردی مین ہین یعنی پردہ نفسانی اور جسمانی وغیرہ مین مانند حجاب آفتاب کی
بنسبت اندہی کی کہ وہ پردی مین ہی یعنی نہین دیکہہ سکتا نہ آفتاب اور سائل نی پوچہا بہتر مکان اور جواب مین بہلی بری دونون بیان کی
مقابلہ کی لیی کہ گہر رحمن اور شیطان کی دونون کی معلوم ہو جاوین اور اس حدیث سی یہ معلوم ہوا کہ جو کوئی ایک مسئلہ پوچہا جاوی اور
وہ جانتا نہو تو لازم ہی اوسکو کہ جلدی نہ کری جواب دینی مین اور غیر سی کری پوچہنی مین اپنی سی زیادہ علم والی سی پس یہ سنت رسول خدا
صلی اللہ علیہ وسلم اور جبرئیل علیہ السلام کی ہی اور اصل مشکوۃ مین بعد لفظ رواہ کی سفیدی چہوٹی ہی نام کتاب کا نہین لکہا تہی سی بعض
عالمون نی نام کتاب کا لکہدیا ہی + ح س + **الفصل الثالث** عن اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ
اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ مَنْ جَاءَ مَسْجِدِيْ هٰذَا لَمْ يَاْتِ اِلَّا لِخَيْرٍ يَتَعَلَّمُهُ اَوْ يُعَلِّمُهُ فَهُوَ بِمَنْزِلَةِ الْمُجَاهِدِ فِيْ
سَبِيْلِ اللّٰهِ وَمَنْ جَاءَ لِغَيْرِ ذٰلِكَ فَهُوَ بِمَنْزِلَةِ الرَّجُلِ يَنْظُرُ اِلٰى مَتَاعِ غَيْرِهِ رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ وَالْبَيْهَقِيُّ فِيْ شُعَبِ الْاِيْمَانِ
روایت ہی ابی ہریرہ سی کہا سنا مین نی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سی کہ فرماتی تہی جو شخص کہ آوی اس مسجد میری مین نہ آوی مگر واسطی نیک کام
کی سیکہی اوسکو یا سکہلاوی اوسکو پس وہ ثواب مین مانند جہاد کرنیوالی کی ہی خدا کی راہ مین اور جو شخص کہ آوی واسطی غیر کام نیک کی یعنی
لہو ولعب وغیرہ کی پس وہ مانند اوس شخص کی ہی کہ دیکہتا ہی طرف اسباب غیر اپنی کی روایت کی یہ ابن ماجہ نی اور بیہقی نی شعب الایمان مین

ف اس مسجد میری میں یعنی مسجد نبوی میں کہ وہ عظیم الشان ہی اور سب مسجدیں تابع اور فرع اوسکی ہیں یہ حکم ہی یعنی اور مسجد وکا بھی یہی
حکم ہی اور نہ آوی مگر واسطی نیک کام کی کہ سیکھی اوسکو یا سکھلاوی اوسکو یعنی سیکھنی اور سکھانی کو خاص کر ذکر کیا واسطی اظہار فضیلت اونکی کی ورنہ
نماز اور اعتکاف اور تلاوت اور ذکر بھی یہی حکم رکھتی ہیں اور دیکھتا ہی طرف اسباب غیر اپنی کی یعنی یہ مثل اوس شخص کی ہی کہ آپ ایک چیز نہیں
رکھتا اور غیر کی چیز دیکھکر حسرت لیجاتا ہی یعنی ایسی ہی یہ شخص بھی جب آخرت میں ثواب اوسکا دیکھیگا کہ مسجد میں خیر کی تھی حسرت کریگا اور رنج
اوٹھاویگا کہ میں کیوں آیا وقت سی محروم رہا یا یہ معنی ہیں کہ جیسی غیر کی چیز دیکھنا یعنی ارادہ اوسکی پن کا کرنا منع ہی ویسی ہی مسجد میں غیر نیک
کام کی لیے آنا منع ہی + ح س وعن الحسن مرسلا قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یأتی علی الناس
زمان یکون حدیثہم فی مساجدہم فی امر دنیاہم فلا تجالسوہم فلیس للہ فیہم حاجۃ رواہ
البیہقی فی شعب الایمان اور روایت ہی حسن سی بطریق ارسال کی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی آویگا لوگوں پر
زمانہ کہ ہونگی باتیں اونکی مسجدوں اونکی میں بیچ مقدمہ دنیا اونکی کی پس نہ بیٹھنا تم اونکی ساتھ یعنی اگرچہ ہم کلام نہو اونسی اتنا شریک نہو اونکی پس
نہیں واسطی اللہ کی بیچ اونکی کچھ حاجت روایت کی بیہقی نی شعب الایمان میں ف یہ کنایہ ہی اس سی کہ اللہ تعالی بیزار ہی اونسی اور وہ
خارج ہیں اللہ تعالی کی عہد اور پناہ سی اور کنایہ ہی نہ قبول ہونی طاعت اونکی سی اور یہ حدیث دلالت کرتی ہی اسپر کہ مسجد میں کلام دنیا کا
کرنا مکروہ ہی اور بہت سی حدیثیں آئی ہیں بیچ منع ہونی کلام دنیا کی مسجد میں اور شاید کلام سی وہ مراد ہی کہ بیہودہ اور بیفائدہ اور بہت ہو اور
اگر ایک دو کلمہ ہو کہ اس مرتبہ کو نہ پہونچی داخل اسمیں نہوگا + ح وعن السائب بن یزید قال کنت نائما فی المسجد فحصبنی
رجل فنظرت فاذا ہو عمر بن الخطاب فقال اذہب فأتنی بہذین فجئتہ بہما فقال ممن انتما او من این
انتما قالا من اہل الطائف قال لو کنتما من اہل المدینۃ لاوجعتکما ترفعان اصواتکما فی مسجد
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم رواہ البخاری اور روایت ہی سائب بن یزید سی کہ کہا تھا میں سوتا مسجد میں پس کنکری ماری
مجکو ایک شخص نی پس دیکھا میں نی پس ناگہان وہ حضرت عمر بن الخطاب تھی پس کہا جا اور لا میری پاس ان دونوں شخصوں کو کہ مسجد میں پکار کر
باتیں کرتی تھی پس لایا میں اون دونوں کو اونکی پاس پس فرمایا حضرت عمر نی کس لوگوں میں سی ہو تم یا فرمایا کہاں کی ہو کہا اون دونوں نی
ہم ہیں اہل طائف سی فرمایا حضرت عمر نی اگر ہوتے تم اہل مدینہ سی البتہ ایذا دیتا میں تمکو یعنی مارتا از بسکہ یہاں کی رہنی والی نہیں ہو ادب مسجد شریف
کی اس وقت نہیں معذور ہو یا مسافر ہو مستحق عفو اور شفقت کی ہو بلند کرتی ہو آوازیں اپنی مسجد رسول خدا کی میں درود ہو حبیب اللہ کا اوپر اور سلام
روایت کی یہ بخاری نی ف لفظ اوکا اور من این انتما میں شک راوی کا ہی اور مکروہ ہی آواز بلند کرنی مسجد میں اگرچہ ساتھ علم کی ہو
طیبی وعن مالک قال بنی عمر رحبۃ فی ناحیۃ المسجد تسمی البطیحاء وقال من کان یرید ان یلغط او
ینشد شعرا او یرفع صوتہ فلیخرج الی ہذہ الرحبۃ رواہ فی الموطا اور روایت ہی مالک سی کہا بنایا تھا حضرت عمر نی ایک چبوترہ ایک کنارہ
مسجد کی نام تہا اوسکا بطیحا اور فرمایا جو شخص ارادہ کری کہ غل بیمعنی کری یا پڑھی شعر یا بلند کری آواز اپنی پس چاہیے کہ نکلی طرف اس
چبوتری کی روایت کی یہ موطا میں وعن انس قال رای النبی صلی اللہ علیہ وسلم نخامۃ فی القبلۃ فشق
ذلک علیہ حتی رئی فی وجہہ فقام فحکہ بیدہ فقال ان احدکم اذا قام فی الصلوۃ فانما یناجی
ربہ وان ربہ بینہ وبین القبلۃ فلا یبزقن احدکم قبل قبلتہ ولکن عن یسارہ او تحت قدمہ

ثُمَّ أَخَذَ طَرَفَ رِدَائِهِ فَبَصَقَ فِيهِ ثُمَّ رَدَّ بَعْضَهُ عَلَى بَعْضٍ فَقَالَ أَوْ يَفْعَلُ هٰكَذَا رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ

اور روایت ہی انس سی کہا کہ دیکھا حضرت نبی صلی اللہ علیہ وسلم نی بینٹہ کو بیچ جانب قبلہ کی پس ناخوش معلوم ہوا یہ حضرت پر یہانتک کہ دیکھا گیا اثر اسکا بیچ چہرہ مبارک انکی کی پس کہڑی ہوئی اور کہرچا اوسکو ساتہ ہاتہ اپنی کی پس فرمایا تحقیق ایک تہا جسوقت کہڑا ہوتا ہی نماز مین پس ہوتا ہی اسکی شان کہ سرگوشی کرتا ہی پروردگار اپنی سی اور تحقیق پروردگار اوسکا درمیان اوسکی اور درمیان قبلہ کی ہی پس نہ تہوکی کوئی تمہارا جانب قبلہ کی ولیکن بائین اپنی یا نیچی پانون اپنی کی پہر لیا حضرت نی کونہ چادر اپنی کا پس تہوکا اوسمین پہر ملا بعض اوسکی کو اوپر بعض کی اور فرمایا کری اسطرح سی روایت کی یہ بخاری نی ف پروردگار اوسکا درمیان اوسکی اور درمیان قبلہ اوسکی کی معنی اسکی یہ ہین کہ وہ قصد کرتا ہی رب اپنی کا ساتہ متوجہ ہونیکی طرف قبلہ کی پس تقدیر اس کلام کی یہ ہی کہ مقصود اوسکا درمیان اوسکی اور درمیان قبلہ کی ہی پس حکم کیا کہ بجاوی اسطرف کو تہوک سی اور حکم تہوکنی کا بائین طرف اور نیچی قدم کی اوس صورت مین ہی کہ نماز مسجد مین نہ پڑہتا ہو اور مسجد مین گر پڑہتا ہو تو نہ تہوکی مگر کپڑی اپنی مین **وَعَنِ** السَّائِبِ بْنِ خَلَّادٍ وَهُوَ رَجُلٌ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّ رَجُلًا أَمَّ قَوْمًا فَبَصَقَ فِي الْقِبْلَةِ وَرَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَنْظُرُ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِقَوْمِهِ حِينَ فَرَغَ لَا يُصَلِّي لَكُمْ فَأَرَادَ بَعْدَ ذٰلِكَ أَنْ يُصَلِّيَ لَهُمْ فَمَنَعُوهُ فَأَخْبَرُوهُ بِقَوْلِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرَ ذٰلِكَ لِرَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ نَعَمْ وَحَسِبْتُ أَنَّهُ قَالَ إِنَّكَ قَدْ آذَيْتَ اللّٰهَ وَرَسُولَهُ رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ اور روایت ہی سائب بن خلاد سی اور وہ ایک شخص ہی اصحاب نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی سی کہا تحقیق ایک شخص امام ہوا ایک قوم کا پس تہوکا اونی طرف قبلہ کی اور پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم دیکہتی تہی پس فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی واسطی قوم اوسکی کی جسوقت فارغ ہوا وہ نماز سی کہ نہ نماز پڑہا ہووی واسطی تمہاری یہ بعد اسکی پس ارادہ کیا اسنی پیچہی اوسکی نماز پڑہانیکا واسطی اونکی پس منع کیا قوم نی اوسکو اور خبر دی اوسکو ساتہ فرمانی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی پس ذکر کیا اوستی یعنی منع کرنا قوم کا امامت کو واسطی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی پس فرمایا حضرت صلعم نی کہ ہان اور کہتا ہی راوی کہ گمان کرتا ہون مین یہ کہ فرمایا اوسکو حضرت نی یعنی بیچ بیان کرنی سبب منع کی امامت سی یہ کہ تحقیق ایذا دی تو نی اللہ کو اور رسول اوسکی کو یعنی بسبب کرنی اس فعل ممنوع کی روایت کی یہ ابو داود نی **وَعَنْ** مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ قَالَ احْتُبِسَ عَنَّا رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَاتَ غَدَاةٍ عَنْ صَلَاةِ الصُّبْحِ حَتّٰى كِدْنَا نَتَرَاءٰى عَيْنَ الشَّمْسِ فَخَرَجَ سَرِيعًا فَثُوِّبَ بِالصَّلَاةِ فَصَلّٰى رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَتَجَوَّزَ فِي صَلَاتِهِ فَلَمَّا سَلَّمَ دَعَا بِصَوْتِهِ فَقَالَ لَنَا عَلٰى مَصَافِّكُمْ كَمَا أَنْتُمْ ثُمَّ انْفَتَلَ إِلَيْنَا ثُمَّ قَالَ أَمَا إِنِّي سَأُحَدِّثُكُمْ مَا حَبَسَنِي عَنْكُمُ الْغَدَاةَ إِنِّي قُمْتُ مِنَ اللَّيْلِ فَتَوَضَّأْتُ وَصَلَّيْتُ مَا قُدِّرَ لِي فَنَعَسْتُ فِي صَلَاتِي حَتَّى اسْتَثْقَلْتُ فَإِذَا أَنَا بِرَبِّي تَبَارَكَ وَتَعَالٰى فِي أَحْسَنِ صُورَةٍ فَقَالَ يَا مُحَمَّدُ قُلْتُ لَبَّيْكَ رَبِّ قَالَ فِيمَ يَخْتَصِمُ الْمَلَأُ الْأَعْلٰى قُلْتُ لَا أَدْرِي قَالَهَا ثَلَاثًا قَالَ فَرَأَيْتُهُ وَضَعَ كَفَّهُ بَيْنَ كَتِفَيَّ حَتّٰى وَجَدْتُ بَرْدَ أَنَامِلِهِ بَيْنَ ثَدْيَيَّ فَتَجَلّٰى لِي كُلُّ شَيْءٍ وَعَرَفْتُ فَقَالَ يَا مُحَمَّدُ قُلْتُ لَبَّيْكَ رَبِّ قَالَ فِيمَ يَخْتَصِمُ الْمَلَأُ الْأَعْلٰى قُلْتُ فِي الْكَفَّارَاتِ قَالَ وَمَا هُنَّ قُلْتُ مَشْيُ الْأَقْدَامِ إِلَى الْجَمَاعَاتِ وَالْجُلُوسُ فِي الْمَسَاجِدِ بَعْدَ الصَّلَاةِ وَإِسْبَاغُ الْوُضُوءِ حِينَ الْكَرِيهَاتِ قَالَ ثُمَّ فِيمَ قُلْتُ فِي الدَّرَجَاتِ قَالَ وَمَا هُنَّ قُلْتُ إِطْعَامُ الطَّعَامِ وَلِينُ الْكَلَامِ وَالصَّلَاةُ

وقت اوسکی کی ایذا کرتی ہی اور بادشاہ سلطنت اونکی کہ قدیم ہی شیطان راضی ہوتی ہی فرمایا حضرت موسیٰ نی پس جسوقت کہ کہتا ہی کوئی یہ کلمہ
وقت ذہن موسیٰ کی مثل بن کہتا ہی شیطان محفوظ رہا میری شر سی یہ بندہ تمام دن روایت کی یہ ابوداؤد نی **وعن** عطاء بن
یسار قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اللہم لا تجعل قبری وثنا یعبد اشتد غضب اللہ علی قوم
اتخذوا قبور انبیائہم مساجد رواہ مالک مرسلا اور روایت ہی عطا بن یسار سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی
یا الٰہی نکر تو میری قبر کو بت کہ پوجی جاوی سخت ہوا غضب اللہ کا اوس قوم پر کہ ٹھہرائیں قبریں اپنی انبیا کی سجدہ گاہ روایت کی یہ مالک نی
مرسل ف یعنی نکر میری قبر کو مانند بت کی بیچ تعظیم کرنی لوگون کی اور بار بار آنی اونکی کی واسطی زیارت کی یعنی بطور میلی کی اور متوجہ ہونی
اوسکی طرف واسطی سجدہ کی جیسی کہ سنتی ہین اور دیکھتی ہین ہم اب یعنی مزارات اور مقامات کو یعنی مثل تھان وغیرہ کی اور جو اشتد غضب
آخر تک بدست اللہ یعنی جملہ تا بعد ہی گویا کہا گیا کہ کیون آپ یہ دعا کرتی ہین اوسکا جواب یا اشتد آخر تک یعنی از راہ مہربانی اور شفقت کے
اور رحمت کی یہ دعا کرتا ہون کہ مبادا یہی امت گنہگار ہون جیسی یہود گرفتار ہو کر غضب کیے گئی طیبی **وعن** معاذ بن جبل قال کان
النبی صلی اللہ علیہ وسلم یستحب الصلوٰۃ فی الحیطان قال بعض رواتہ یعنی البساتین رواہ الترمذی وقال
ہذا حدیث غریب لا نعرفہ الا من حدیث الحسن بن ابی جعفر وقد ضعفہ یحییٰ بن سعید وغیرہ
اور روایت ہی معاذ بن جبل سی کہا تھی نبی صلی اللہ علیہ وسلم دوست رکھتی تھی نماز پڑھنی باغون مین کہا بعض راویون اس حدیث نی کہ
مراد حیطان سی باغ ہین روایت کی یہ ترمذی نی اور کہا یہ حدیث غریب ہی نہین پہچانتی ہم اسکو مگر حدیث حسن بن ابی جعفر کی کی تحقیق
ضعیف کہا ہی اوسکو یحییٰ بن سعید وغیرہ نی **وعن** انس بن مالک قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم صلوٰۃ الرجل
فی بیتہ بصلوٰۃ وصلوٰتہ فی مسجد القبائل بخمس وعشرین صلوٰۃ وصلوٰتہ فی المسجد الذی یجمع فیہ بخمس
مائۃ صلوٰۃ وصلوٰتہ فی المسجد الاقصی بخمسین الف صلوٰۃ وصلوٰتہ فی مسجدی بخمسین الف صلوٰۃ وصلوٰتہ
فی المسجد الحرام بمائۃ الف صلوٰۃ رواہ ابن ماجۃ اور روایت ہی انس بن مالک سی کہ کہا فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
نی نماز آدمی کی بیچ گھر اوسکی کی برابر ایک نماز کی اور نماز اوسکی محلہ کی مسجد مین برابر پچیس نمازون کی اور نماز اوسکی بیچ مسجد کی کہ جمعہ پڑھا جاوی
اوسمین یعنی جامع مسجد مین برابر پانسو نمازون کی اور نماز اوسکی بیچ مسجد اقصیٰ کی یعنی بیت المقدس کی برابر پچاس ہزار نمازون کی اور نماز اوسکی
بیچ مسجد میری کی برابر پچاس ہزار نمازون کی اور نماز اوسکی بیچ مسجد حرام کی یعنی مکہ کی برابر لاکھ نمازون کی روایت کی یہ ابن ماجہ نی
وعن ابی ذر قال قلت یا رسول اللہ ای مسجد وضع فی الارض اول قال المسجد الحرام قلت ثم ای قال
المسجد الاقصی قلت کم بینہما قال اربعون عاما ثم الارض لک مسجد فحیث ما ادرکتک
الصلوٰۃ فصل متفق علیہ اور روایت ہی ابی ذر سی کہا کہ کہا مین نی ای رسول خدا کی کونسی مسجد بنائی گئی زمین پر پہلی
فرمایا مسجد حرام کہا مین نی پھر کونسی فرمایا کہ مسجد اقصیٰ یعنی بیت المقدس کہا مین نی کتنی مدت تھی درمیان اون دونون کی فرمایا چالیس برس
پھر فرمایا کہ ساری زمین واسطی تیری مسجد ہی یعنی حکم مسجد کا رکھتی ہی کہ جائز ہی اوسمین نماز جہان پاوی تجکو وقت نماز کا پس پڑھ روایت کی بخاری اور
مسلم نی ف یہان ایک اشکال وارد ہوتا ہی کہ بانی کعبہ کی حضرت ابراہیم علیہ السلام ہین اور بانی بیت المقدس کی حضرت سلیمان علیہ السلام
ان دونون مین فرق زیادہ ہزار برس سی ہی پس فرق چالیس برس کا کیونکر کہا جواب اسکا یہ ہی کہ ابن جوزی نی کہا ہی کہ ... بنا کیا

اور یہ اول بنا کرنی ان دونوں مسجدوں کی اور پہلی کعبہ حضرت ابراہیم علیہ السلام نے نہیں بنایا اور نہ پہلی حضرت سلیمان علیہ السلام نے بیت المقدس
بنایا کیونکہ منقول ہی کہ اول جو بنائی کعبہ کی رکھی حضرت آدم علیہ السلام نے رکھی بعد اوسکی اونکی اولاد پھیلی زمین اوپر پس ہوسکتا ہی کہ کسی اونکی
اولاد مین ہی بنائی بیت المقدس کی رکھی ہو اور اسمین چالیس برس کا فرق ہو بعد اوسکی دوبارہ حضرت ابراہیم علیہ السلام نے کعبہ بنایا اور حضرت
سلیمان نے بیت المقدس اور ابن حجر عسقلانی نے کہا کہ پایا مین نے تائید واسطی اس کلام کی اس قصہ کو کہ ابن ہشام نے کتاب التیجان مین کہا ہی
کہ جب بنایا آدم علیہ السلام نے کعبہ کو حکم کیا اونکو پروردگار تعالیٰ نے ساتھ سیر کرنے بیت المقدس کی اور بنانے اوسکی کی پس بنا کیا اوسکو اور عبادت کی
اوسمین پس اس تقدیر مین فاصلہ چالیس برس کا ایسا مین کذا فی بعض الشروح + ح + اور توجیہ اسکی ہمارے اوستاد رحمہ اللہ رحمت کرے اوپر انکے
کہ جب حضرت ابراہیم علیہ السلام نے کعبہ بنایا تو حد مسجد کی مقرر کردی ہوگی اسیطرح بیت المقدس کی بھی حد مقرر کردی ہوگی پس ہوسکتا ہی کہ ان حد مقرر کرنے مین
فرق چالیس برس کا ہو **بَابُ السَّتْرِ** یہ باب ہی بیچ بیان ڈھانکنے ستر کے **ف** اس باب مین مؤلف حدیثین ستر ڈھکنے کی نماز
نماز ہی لایا ہی اور سوائے اوسکی اور حدیثین بھی بیچ بیان لباس کی کہ حضرت نے اور صحابہ نے اوسمین نماز پڑھی ہی لایا ہی **الفصل الاول**

فصل پہلی **عَنْ** عُمَرَ بْنِ اَبِیْ سَلَمَۃَ قَالَ رَاَیْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یُصَلِّیْ فِیْ ثَوْبٍ وَّاحِدٍ مُّشْتَمِلًا بِہٖ فِیْ
بَیْتِ اُمِّ سَلَمَۃَ وَاضِعًا طَرَفَیْہِ عَلٰی عَاتِقَیْہِ مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ روایت ہی عمر بن ابی سلمہ سے کہا کہ دیکھا مین نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم
کو نماز پڑھتے تھے ایک کپڑے مین اشتمال کیے ہوئے اوسکو بیچ گھر ام سلمہ کی رکھے ہوئے دونون طرفین اوسکی اوپر مونڈھون اپنی کی روایت کی یہ بخاری
اور مسلم نے **ف** اشتمال کہتے ہین اوسکو کہ لپیٹے کنارہ کپڑے کا کہ ہی داہنی مونڈھے پر نیچے بائین ہاتھ اپنے کی ہی اور لپیٹے اوس کنارے کو کہ ڈالا ہی
بائین ہاتھ پر نیچے داہنے ہاتھ کے پھیر گرہ لگادے سینہ پر اور اکثر احتیاج گرہ دینے کی سینہ پر اوس صورت مین ہوتی ہی کہ لنگوٹی کپڑے کی دراز نہون اور
خوف کھل جانیکا ہو اور اگر دراز ہون حاجت باندھنے کی نہین جیسا کہ لباس فقیرون مین کی سے ظاہر ہوتا ہی اسلیے بیچ عبارت بعض شارحین کے
قید گرہ لگانے کی نہین واقع ہوئی اور ان حدیثون مین جو لفظ مشتمل اور متوشح اور مخالف بین طرفیہ کی آئے ہین معنی انکی ایک ہی ہین **ط ح س**

وَعَنْ اَبِیْ هُرَیْرَۃَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَا یُصَلِّیَنَّ اَحَدُکُمْ فِی الثَّوْبِ الْوَاحِدِ لَیْسَ عَلٰی
عَاتِقَیْہِ مِنْہُ شَیْءٌ مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ اور روایت ہی ابی ہریرہ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے نہ نماز پڑھے ایک تمہارا
ایک کپڑے مین کہ نہو اوپر مونڈھون اوسکی کی اوس کپڑے مین سے کچھ روایت کی یہ بخاری اور مسلم نے **ف** یعنی جیسی کہ اشتمال کی صورت مذکور ہوئی
اور کہا ہی اکثر علمانے کہ حکمت اسمین یہ ہی کہ جب ایک کپڑے کا تہبند کیا اور کندھون پر کچھ نہ ڈالا تو خوف ہوگا ستر کھلجانیکا اور صورت نہی کی
نہی ہی اور کہا ہی امام مالک اور ابو حنیفہ اور شافعی اور جمہور علما نے کہ یہ نہی تنزیہی ہی نہ تحریمی پس اگر نماز پڑھیگا ایک کپڑے مین کہ
کندھون پر نہو اور ستر ڈھکا ہو تو نماز اوسکی ہو جائیگی لیکن ساتھ کراہت کی اور امام احمد اور بعضی اگلی علما نے کہا ہی کہ نہین صحیح ہونگی نماز اوسکی
اونہون نے عمل کیا ہی ظاہر حدیث پر **ط س** **وَعَنْہُ** قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ مَنْ صَلّٰی فِیْ
ثَوْبٍ وَّاحِدٍ فَلْیُخَالِفْ بَیْنَ طَرَفَیْہِ رَوَاہُ الْبُخَارِیُّ اور روایت ہی اونہین سے کہ کہا سنا مین نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے
کہ فرماتے تھے کہ جو شخص نماز پڑھے ایک کپڑے مین پس چاہیے کہ مخالفت کرے درمیان دونون طرفون اوسکی کی یعنی جیسے کہ صورت اشتمال کی مذکور
ہوا روایت کی یہ بخاری نے **وَعَنْ** عَائِشَۃَ قَالَتْ صَلّٰی رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فِیْ خَمِیْصَۃٍ لَّہَا اَعْلَامٌ
فَنَظَرَ اِلٰی اَعْلَامِہَا نَظْرَۃً فَلَمَّا انْصَرَفَ قَالَ اذْہَبُوْا بِخَمِیْصَتِیْ ہٰذِہٖ اِلٰی اَبِیْ جَہْمٍ وَّاْتُوْنِیْ بِاَنْبِجَانِیَّۃِ اَبِیْ جَہْمٍ

فَإِنَّهَا أَلْهَتْنِي آنِفًا عَنْ صَلَاتِي مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَفِي رِوَايَةٍ لِلْبُخَارِيِّ قَالَ كُنْتُ أَنْظُرُ إِلَى عَلَمِهَا وَأَنَا فِي الصَّلٰوةِ فَأَخَافُ أَنْ تَفْتِنَنِي اور روایت ہی عائشہ رض سی کہا نماز پڑہی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی بیچ چادر کی کہ اوسکی کئی اور رنگ کی تہی یا اوسمین کچہ کام کیا ہوا تہا پس دیکہا طرف کام اوسکی کی دیکہنا پس جب فارغ ہوئی نماز سی فرمایا لیجاؤ اس چادر کو طرف ابو جہم کی اور لی آؤ میری پاس انبجانی ابی جہم کی پس تحقیق اس چادر نی باز رکہا مجکو اب نماز میری سی یعنی حضور نماز سی روایت کی یہ بخاری اور مسلم نی اور بیچ ایک روایت بخاری کی کہا تہا مین دیکہتا طرف نشان اوسکی کی اور مین تہا نماز مین پس خوف کیا مین نی یہ کہ خلل مین ڈالی مجکو وہ خمیصہ کہتی ہین ایک چادر کو کہ خز کا ہوتی ہی یا صوف کی سیاہ رنگ ہوتا ہی اوسکا اور اسمین خط ہوتی ہین پس جبہ لما اسلام تاکید یا بیان ہی اور سکا وہ ایک صحابی ابو جہم نامی جنت کی لیی تحفہ لائی تہی اوسکو حضرت نی اوڑہ کر نماز پڑہی اوسکی خطون پہ جو نظر مبارک پڑہی حضور قلب مین کچہ فرق آیا جب کہ فارغ ہوئی صحابہ کو فرمایا کہ دیکو ابو جہم کو پہیر یاؤ اور اوسکی پہیرنی مین خیال ہوا کہ وہ شکستہ دل ہوگا لہذا فرمایا کہ اوسکی بدلی انبجانیہ دیکر لی آؤ کہ انبجان نام شہر کا ہی اوسمین کمل سادی بنی جاتی ہی اوسکو انبجانیہ کہتی ہین اور اس حدیث سی معلوم ہوا کہ نقش ظاہر کی بیچ پاک نفسون کے اور صاف دلون کی بہی تاثیر کرتی ہین اور یہ تاثیر کرنا بسبب صفائی اور نہایت لطافت کی ہوتا ہی جیسی کہ سفید کپڑی مین اگر ایک نقطہ سیاہ پڑجاتا ہی ظاہر ہوتا ہی اور جتنا زیادہ سفید ہوگا ظاہر بہی زیادہ ہوگا اور آلودگان تیرہ باطن کو اس بات کی آگاہی بہی نہین ہوتی اور نزدیک میری یہ تعلیم اور تنبیہ ہی امت کو تا احتیاط کرین ایسی چیزون سی کہ جو نماز مین دہیان بٹاوین ۞ ح وَعَنْ أَنَسٍ قَالَ كَانَ قِرَامٌ لِعَائِشَةَ سَتَرَتْ بِهِ جَانِبَ بَيْتِهَا فَقَالَ لَهَا النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَمِيطِي عَنَّا قِرَامَكِ هٰذَا فَإِنَّهُ لَا يَزَالُ تَصَاوِيرُهُ تَعْرِضُ لِي فِي صَلَاتِي رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ اور روایت ہی انس سی کہا تہا پردہ واسطی حضرت عائشہ رض کی پڑا کہ تہا یا اوسکی اپنی گہر کی ایک جانب کو پس کہا واسطی عائشہ کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم نی دور کر ہمسی اس پردی اپنی کو پس تحقیق ہمیشہ رہتی ہین تصویرین اوسکا ظاہر واسطی میری بیچ نماز میری کی روایت کی یہ بخاری نی ف ظاہر یہ ہی کہ وہ پردہ حضرت عائشہ رض نی بطور دیوار گیری کی دیوار پر لگایا ہوگا اور بعضی کہتی ہین مثل چپر کہٹ کی تہا اور حضرت عائشہ کو جب تک حدیث نہی کی نہ پہونچی ہوگی جب منع فرمایا اوتار ڈالا ۞ ح وَعَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ قَالَ أُهْدِيَ لِرَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَرُّوجُ حَرِيرٍ فَلَبِسَهُ ثُمَّ صَلَّى فِيهِ ثُمَّ انْصَرَفَ فَنَزَعَهُ نَزْعًا شَدِيدًا كَالْكَارِهِ لَهُ ثُمَّ قَالَ لَا يَنْبَغِي هٰذَا لِلْمُتَّقِينَ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہی عقبہ بن عامر سی کہا تحفہ بہیجی گئی واسطی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی قبای ریشمی پس پہنا اوسکو پہر نماز پڑہی اوسمین پہر پہیر اوتارا اوسکو سخت مانند مکروہ رکہنی والی کی اوسکو پہر فرمایا نہین لائق یہ واسطی بچنی والون کی یعنی شرک اور کفر سی روایت کی یہ بخاری اور مسلم نی ف فروج ایسی قبا کو کہتی ہین کہ اوسمین پیچہی چاک ہوتا ہی وہ فروج اکیدر بادشاہ دومہ کی نی یا بادشاہ اسکندریہ نی حضرت کو بطور تحفہ کی بہیجی تہی اور حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نی جو پہنی جب تک پہننا ریشم کا حرام نہوا تہا اور مکروہ جانکر جو اوتارا سبب یہ تہا کہ اوسمین رعونت پائی جاتی تہی پس گویا فرمایا کہ اگرچہ مباح ہی لیکن متقیون کو کہ عمل عزیمت پر کرتی ہین فضل یہی ہی کہ نہ پہنین پہر جب حریر پہننا حرام ہوا سب کو حرام ہوا متقی ہو یا غیر متقی اور ہو سکتا ہی کہ نہی اسی حالت مین ہوئی ہو تو اس صورت مین متقی من الشرک مراد ہوگا یعنی مسلمان کو پہننا اسکا نہ چاہیی طیبی ۞ ح

الفصل الثاني

فصل دوسری عَنْ سَلَمَةَ بْنِ الْأَكْوَعِ قَالَ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللهِ إِنِّي رَجُلٌ أَصِيدُ فَأُصَلِّي فِي الْقَمِيصِ الْوَاحِدِ قَالَ نَعَمْ وَازْرُرْهُ وَلَوْ بِشَوْكَةٍ رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ وَرَوَى النَّسَائِيُّ

روایت ہی سلمہ بن اکوع سی کہا کہ کہا مین نی یا رسول اللہ تحقیق مین ایک شخص ہون کہ شکار کرتا ہون کیا پس نماز پڑہون بیچ ایک کرتی کی فرمایا
کہ ہان ٹانکہ گھنڈی لگا لو اوسمین اگرچہ ساتہ کانٹی کی ہو روایت کی یہ ابوداود نی اور روایت کی نسائی نی مانند اسکی **ف** یعنی مین شکار کیا کرتا
اور اوس وقت فقط کرتا ہی پہنتا ہون جنگی اوسکی بیچ نہین ہوتی ایسی کہ شکار کی پیچھے دوڑنا آسان ہو پس اوسی ایک کرتی مین نماز پڑہ لیا کرون
فرمایا ہان لیکن گھنڈی لگا لیا کر یعنی گریبان اوسکا اگر فراخ ہو کہ ستر اوس مین سی وقت رکوع اور سجود کی معلوم ہوتا ہو تو بند کر لیا کر اگرچہ
کانٹی ہی سی ہو تا ستر نہ معلوم ہو ۞ وعن ابی هريرة قال بينما رجل يصلي مسبل ازاره قال له رسول الله صلى
الله عليه وسلم اذهب فتوضأ فذهب وتوضأ ثم جاء فقال رجل يا رسول الله ما لك امرته ان يتوضأ
قال انه كان يصلي وهو مسبل ازاره وان الله لا يقبل صلوة رجل مسبل ازاره رواه ابوداود
اور روایت ہی ابی ہریرہ سی کہ کہا اوس وقت کہ ایک شخص نماز پڑہتا تہا لٹکائی ہوئی ازار اپنی فرمایا واسطی اوسکی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی
جا پس وضو کر پس گیا اور وضو کیا پہر آیا پس کہا ایک شخص نی ای رسول خدا کی کیا ہی واسطی تمہاری کہ حکم کیا تمنی اوسکو یہ کہ وضو کری فرمایا
تحقیق وہ نماز پڑہتا تہا اور وہ لٹکائی ہوئی تہا ازار اپنی اور تحقیق اللہ نہین قبول کرتا نماز اوس شخص کی کہ لٹکائی ہوئی ہو ازار اپنی روایت کی
یہ ابوداود نی **ف** مسبل کہتی ہین اصل مین اوسکو کہ کپڑا دراز سی کہ زمین تک لٹکتا ہو بطریق ناز و تکبر کی اور یہ مخصوص ساتہ ازار ہی کی نہین
لیکن اکثر استعمال اسکا ازار مین ہوتا ہی پس ٹخنون سی نیچا کرنا دامن کا اور ازار کا مکروہ ہی ایسی فرمایا کہ نہین قبول کرتا اللہ نماز اوسکی یعنی
کمال نماز کا نہین قبول کرتا اور ثواب نہین دیتا اوسکو اگرچہ اصل نماز ہو جاتی ہی اور وہ شخص باوجودیکہ باوضو تہا اور پہر اوسکو وضو کرنیکو
فرمایا سبب اسکا یہ تہا کہ تا فکر کری وہ شخص بیچ سبب امر کرنیکی پس معلوم کری برائی اس فعل کی اور اللہ تعالیٰ بسبب برکت حکم رسول صلعم
کی ساتہ طہارت ظاہر کی پاک کر دی باطن اوسکا تکبر و ناز سی ایسی کہ طہارت ظاہر کی تاثیر رکہتی ہی بیچ طہارۃ باطن کی ۞ وعن
عائشة قالت قال رسول الله صلى الله عليه وسلم لا تقبل صلوة حائض الا بخمار رواه ابوداود والترمذي
اور روایت ہی عائشہ سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی نہین قبول کیجاتی نماز عورت بالغہ کی مگر ساتہ اوڑہنی کی یعنی بغیر سر ڈہانکی
نماز نہین ہوتی روایت کی یہ ابوداود اور ترمذی نی **ف** مراد بیان حائض سی عورت بالغہ ہی کہ پہونچی سن حیض کو خواہ حیض آوی یا نہ آوی
اور اوسمین دلیل ہی اسپر کہ سر اور بال عورت کی ستر ہین پس اگر ننگی سر نماز پڑہی نہین ہوتی نماز اوسکی اور اسیطرح اگر باریک کپڑا اوڑہی ہو کہ رنگ
بال یا بدن کا معلوم ہوتا ہو اوسمین بہی نماز نہین ہوتی اور یہ حکم آزاد عورت کا ہی اور لونڈیکی نماز ننگی سر ہو جاتی ہی ایسی کہ اوسکا ستر نہین
ہی ستر اوسکا بیچ ناف سی زانو کی نیچی تک ہی مانند مرد کی اور پیٹ اور پیٹہہ اور پہلو ہی ۞ سید عالمگیری ۞ وعن ام سلمة انها سألت
رسول الله صلى الله عليه وسلم اتصلي المرأة في درع وخمار ليس عليها ازار قال اذا كان الدرع سابغا
يغطي ظهور قدميها رواه ابوداود وذكر جماعة وقفوه على ام سلمة اور روایت ہی ام سلمہ سی یہ کہ اونہون نی پوچہا رسول خدا
صلی اللہ علیہ وسلم سی کہ کیا نماز پڑہی عورت بیچ کرتی کی اور اوڑہنی کی کہ نہو اوسپر تہبند فرمایا جس وقت کہ ہو کرتا پورا کہ ڈہانکی پشت قدم اوسکو
یعنی تب نماز بغیر لنگی کی ہو جاویگی روایت کی یہ ابوداود نی اور ذکر کیا ابوداود نی ایک جماعت محدثین کی کو کہ موقوف کیا اونہون نی اسکو
ام سلمہ پر یعنی کہا ہی کہ قول ام سلمہ کا ہی حضرت کی حدیث نہین **ف** اسمین دلیل ہی اسپر کہ پشت قدم عورت کی بہی ستر ہی واجب ہی ڈہانکنا
اوسکا نماز مین ۞ وعن ابي هريرة ان رسول الله صلى الله عليه وسلم نهى عن السدل في الصلوة وان يغطي

الرَّجُلُ فَاهُ رَوَاهُ اَبُوْ دَاؤدَ وَالتِّرْمِذِيُّ ٭ روایت ہی ابی ہریرہ سی کہ تحقیق رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی منع کیا سدل
سی نماز مین اور منع کیا اس سی کہ ڈہانکی آدمی منہ اپنا روایت کی یہ ابو داود اور ترمذی نی ف سدل کی یہ معنی ہین کہ اوڑہی کپڑا سر پر
یا مونڈہون پر اور دونون طرفین اوسکی لٹکتی رہین یہی تجمل نصاریٰ کی ہیئت ہی مطلق ایسی کہ نشان تکبر کی ہی اور نماز مین ہیئت بڑائی کی
نماز اس سی مکروہ ہوتی ہی اور عرب پگڑی کی کونی سی ڈہاٹا باندہتی تہی کہ دہانہ چہپ جاتا تہا اس سی بہی منع فرمایا ایسی کہ قراۃ اچہی طرح
اس سی نہین ادا ہوتی اور سجدہ پورا نہین ہوتا اور جو کوئی جمائی لی یا ڈکار لی اور اوسکی منہ سی بدبو آتی ہو اوسکو نماز مین ڈہانکنا منہ کا
تانہ ہی مستحب ہی ٭ س ح ٭ وَعَنْ شَدَّادِ بْنِ اَوْسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَالِفُوا الْيَهُوْدَ فَاِنَّهُمْ
لَا يُصَلُّوْنَ فِيْ نِعَالِهِمْ وَلَا خِفَافِهِمْ رَوَاهُ اَبُوْ دَاؤدَ اور روایت ہی شداد بن اوس سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی
خلاف کرو یہودیون کا یعنی ساتہ ادا کرنی نماز کی جوتون مین اور موزون مین پس تحقیق وہ نماز نہین پڑہتی اپنی جوتون مین اور نہ موزون مین
روایت کی یہ ابو داود نی ف اس سی معلوم ہوا کہ عمل کرنا ایک چیز مباح پر واسطی ظاہر کرنی خلاف گمراہون کی اچہا ہی اگرچہ وہ چیز مباح
ہی لیکن واسطی اوسکی کرنی مین خلاف اونکا لازم آتا ہی حکم عزیمت یعنی اولویت کا پیدا کرتی ہی ٭ ح ٭ وَعَنْ اَبِيْ سَعِيْدِ الْخُدْرِيِّ
قَالَ بَيْنَمَا رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّيْ بِاَصْحَابِهِ اِذْ خَلَعَ نَعْلَيْهِ فَوَضَعَهُمَا عَنْ يَسَارِهِ فَلَمَّا رَاٰى ذٰلِكَ الْقَوْمُ
اَلْقَوْا نِعَالَهُمْ فَلَمَّا قَضٰى رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلٰوتَهُ قَالَ مَا حَمَلَكُمْ عَلٰى اِلْقَائِكُمْ نِعَالَكُمْ قَالُوْا رَاَيْنَاكَ
اَلْقَيْتَ نَعْلَيْكَ فَاَلْقَيْنَا نِعَالَنَا فَقَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ جِبْرَئِيْلَ اَتَانِيْ فَاَخْبَرَنِيْ اَنَّ فِيْهِمَا قَذَرًا
اِذَا جَاءَ اَحَدُكُمُ الْمَسْجِدَ فَلْيَنْظُرْ فَاِنْ رَاٰى فِيْ نَعْلَيْهِ قَذَرًا فَلْيَمْسَحْهُ وَلْيُصَلِّ فِيْهِمَا رَوَاهُ اَبُوْ دَاؤدَ
وَالدَّارِمِيُّ اور روایت ہی ابی سعید خدری سی کہا اوسوقت کہ تہی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نماز پڑہاتی
اپنی یارون کو ناگہان اوتارین دونون پاپوشین اپنی پس رکہا اونکو بائین طرف اپنی یعنی دور ہٹا کر بائین طرف رکہین پس جبکہ دیکہا قوم
نی نکال ڈالین اونہون نی پاپوشین اپنی پس جبکہ پڑہ چکی حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نماز اپنی فرمایا کیا باعث ہوا تمکو اوپر نکال دینی تمہاری
کی پاپوشون کو کہا اونہون نی دیکہا ہمنی آپ کو کہ نکال ڈالین آپ نی پاپوشین اپنی پس نکال ڈالین ہمنی بہی پاپوشین اپنی پس فرمایا رسول
خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ تحقیق جبرئیل آئی میری پاس پس خبر دی مجکو یہ کہ تحقیق بیچ دونون پاپوشون کی نجاست ہی جسوقت کہ آوی ایک تمہارا
مسجد مین پس چاہیی کہ دیکہ لی پس اگر دیکہی پاپوشون مین نجاست پس چاہیی کہ پونچہ ڈالی اوسکو اور نماز پڑہی اونمین یعنی پاپوشین پہنی ہوئی
روایت کی یہ ابو داود اور دارمی نی ف قذر ساتہ زبر قاف اور ذال معجمہ کی اصل مین کہتی ہین اوسکو کہ طبیعت مکروہ رکہی اوسکو لیکن
ظاہر یہ ہی کہ جوتہ مین نجاست ایسی نہ لگی ہوگی کہ نماز اوس سی درست نہو بلکہ کچہ گہناونی چیز لگی ہوگی مانند رینٹ وغیرہ کی ورنہ نماز از سر نو
پڑہتی کیونکہ بعض نماز اوس سی پڑہی تہی حضرت جبرئیل نی جو خبر دی اور حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نی اوسکو اوتار ڈالا سبب یہ تہا کہ حضرت
کی مزاج مین ستہرائی بہت تہی لگا رہنا اوسکا مناسب مزاج شریف کی نتہا اور بعض شافعیہ کہتی ہین کہ اگر نجاست کپڑہ وغیرہ کو لگی رہی اور
مصلی کو علم اوسکا نہو تو نماز ہو جاتی ہی یہ قول قدیم شافعی کا ہی اور یہ حدیث دلیل ہی اوسپر کہ متابعت حضرت کی واجب ہی ایسی کہ صحابہ نی
مجرد دیکہنی کہ حضرت کو جوتہ اوتارتی دیکہا آپ بہی اوتار ڈالی موقوف پوچہنی سبب پر نرکہا اور حضرت نی اوسکو جائز رکہا ٭ س ح ٭ وَعَنْ
اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا صَلّٰى اَحَدُكُمْ فَلَا يَضَعْ نَعْلَيْهِ عَنْ يَمِيْنِهِ وَلَا عَنْ يَسَارِهِ

فليكن عن يمين غيره الا ان لا يكون على يساره احد وليضعهما بين رجليه وفي رواية او ليصلّ فيهما رواه ابو داود وروى ابن ماجة معناه اور روایت ہی ابی ہریرہ سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی جبکہ نماز پڑہی ایک تمہارا پس نرکہی اپنی پاپوشونکو داہنی اپنی اور نہ بائین اپنی پس ہونگی داہنی غیر اوسکی کی مگر یہ کہ نہو بائین اوسکی کوئی اور چاہی کہ رکہی اونکو درمیان دونون پانون اپنی کی یعنی آگی یا پنی قریب پانون کی آس بیچ ایک روایت کی یہ ہی کہ یا نماز پڑہی اونہین یعنی اگر پاک ہون تو اوتار نی نہین روایت کی ابو داود نی اور روایت کی ابن ماجہ نی معنی اسکا **ف** یعنی جس صورت مین کہ نمازی کی بائین طرف کوئی کہڑا ہوگا اور یہ بائین طرف جوتہ رکہی گا تو اوسکی داہنی طرف پڑی گا اب جب اپنی داہنی طرف رکہنا خوش نرکہا تو اوسکی داہنی کیون روا رکہتا ہی لازم ہی مومن کو کہ دوست رکہی واسطی بہائی کی بہی جو کچہ کہ دوست رکہتا ہی اپنی لیئی اور مکروہ رکہی اوسکی لیئی جو کہ مکروہ رکہتا ہی اپنی لیئی + س +

الفصل الثالث

نصل سیر عن ابي سعيد الخدري قال دخلت على النبي صلى الله عليه وسلم فرأيته يصلي على حصير يسجد عليه قال ورأيته يصلي في ثوب واحد متوشحا به رواه مسلم روایت ہی ابی سعید خدری سی کہ داخل ہوا مین اوپر نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی پس دیکہا مین نی اونکو کہ نماز پڑہتی تہی بوریہ پر کہ سجدہ کرتی تہی اوسپر کہا راوی نی اور دیکہا مین نی اونکو کہ نماز پڑہتی تہی ایک کپڑی مین بطور تہبند ہی کی یعنی جیسی کہ پہلی حدیث باب کی مین صورت اوسکی مذکور ہوئی روایت کی یہ مسلم نی **ف** اسمین دلیل ہی اسپر کہ جائز ہی نماز اوس چیز پر کہ حائل ہو درمیان مصلی اور زمین کی بخواہ قسم نباتات یعنی زمین کی اوگی ہوئی چیز جیسی بورئی یا بچہونی گہاس سی ہوتی سی ہو خواہ مثل کپڑی اور صوف وغیرہ کی اگرچہ اسمین ذکر بوریہ ہی کا ہی لیکن علما دلیلین اور رکہتی ہین کہ سوای بوریہ کی صوف وغیرہ پر بہی جائز ہی اور کہا قاضی عیاض نی کہ نماز پڑہنی زمین پر بغیر بچہانی کسی چیز کی افضل ہی اسلئی کہ تواضع اور خشوع شرط ہی نماز مین وہ زمین پر پڑہنی مین حاصل ہی مگر کچہ حاجت ہو مانند سردی اور گرمی کی یا نجاست زمین کی تو بچہا لینا بہی بہتر ہی اور بعضی کہتی ہین کہ جو چیز زمین کی اوگی ہوئی نہو اوسپر نماز پڑہنی خوب نہین یعنی بوریہ اور مانند اوسکی پر خوب ہی اور کپڑی اور مانند اوسکی پر خوب نہین + س + ح

وعن عمرو بن شعيب عن ابيه عن جده قال رأيت رسول الله صلى الله عليه وسلم يصلي حافيا ومنتعلا رواه ابو داود اور روایت ہی عمرو بن شعیب سی کہ نقل کی اپنی باپ سی اونہی اپنی دادا سی کہ کہا دیکہا مین نی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو کہ نماز پڑہتی تہی کبہی ننگی پانون اور کبہی پاپوشون سی روایت کی یہ ابو داود نی **وعن** محمد بن المنكدر قال صلى بنا جابر في ازار قد عقده من قبل قفاه وثيابه موضوعة على المشجب فقال له قائل تصلي في ازار واحد فقال انما صنعت ذلك ليراني احمق مثلك واينا كان له ثوبان على عهد رسول الله صلى الله عليه وسلم رواه البخاري اور روایت ہی محمد بن منکدر سی کہ کہا نماز پڑہی ساتہ ہمارے جابر نی بیچ ایک تہبند کی کہ تحقیق باندہا تہا اوسکو جانب گدی اپنی کی اور کپڑی اوسکی رکہی ہوئی تہی سہ پایہ پر پس کہا جابر کو کہنی والی نی کہ نماز پڑہتی ہو ایک تہبند مین پس کہا اونہون نی کہ سوای اسکی نہین کہ کیا مین نی یہ تاکہ دیکہی مجکو احمق مانند تیری اور کونسا تہا ہم مین کہ ہوتی ہونگی اوسکی دو کپڑی بیچ زمانہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی روایت کی یہ بخاری نی **ف** مشجب اوسکو کہتی ہین کہ اوسپر کپڑی رکہا کرتی ہین اور کبہی مشک پانی کی پانی ٹہنڈا ہونی کی لیئی لٹکا دیتی ہین کہ اوسکو سہ پایہ کہتی ہین مانند سہ پایہ گہڑیال کی ہوتا ہی پس جابر نی اوسپر کپڑی رکہدی تہی اور نماز پڑہتی تہی ایک کپڑی مین تہبند کہ اوسکا تہبند کیا تہا اور اوسکو بلند کرکی گردن پر گرہ لگائی تہی پس ایک دیکہنی والی نی اوسکو برا اور خلاف سنت کی جانکر جابر سی پوچہا کہ کپڑی کیون نکلی ہوئی ایک کپڑی مین تم نماز پڑہتی

وہاں اوٹہائی ہوئی نماز پڑہی طرف برچہی کی ساتہ لوگون کی دو رکعت اور دیکہا مین نی لوگون اور چارپایون کو کہ گذرتی تہی بیچ برچہی کی
روایت کی یہ بخاری اور مسلم نی ف بطحا نام ایک نالہ کا ہی نزدیک مکہ کی بیچ راہ منا کی اوسکو محصب اور بطحا بہی کہتی ہین اور اس نالہ کو ابطح
بہی کہتی ہین کہ اوسمین سنگریزی ہین اور حلہ کہتی ہین دو کپڑون کو ایک لنگی اور ایک چادر اوسمین سرخ خط تہی جیسی کہ یمان بالکل ہوتی کی
لنگیاں ہوتی ہین پس نرا سرخ مراد نہین ہی کہ اوسکا پہننا مکروہ تحریمی ہی مردونکو اور اس سی معلوم ہوا کہ سترہ کی پری سی گذرنا آدمیون اور
جانورون کا درست ہی ۲ح وعن نافع عن ابن عمر ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم کان یعرض راحلتہ فیصلی
الیہا متفق علیہ وزاد البخاری قلت افرایت اذا ہبت الرکاب قال کان یاخذ الرحل فیعدلہ فیصلی الی اخرتہ
اور روایت ہی نافع سی کہ نقل کی ابن عمر سی یہ کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم تہی سامنی بٹہاتی اونٹ اپنی سواری کا پس نماز پڑہتی طرف اوسکی روایت
کی یہ بخاری اور مسلم نی اور زیادہ کیا بخاری نی کہا نافع نی کہ کہا مین نی ابن عمر سی کہ خبر دو مجہکو کہ جب جاتی اونٹ چرنی اور پانی پینی کو تو کیا
کرتی تہی حضرت یعنی پہر کس چیز کو سترہ کرتی تہی کہا ابن عمر نی تہی لیتی کجاوہ پس درست کرکی آگی رکہ لیتی اوسکو پہر نماز پڑہتی طرف پچہلی لکڑی
اوسکی کی یعنی وہ بلند ہوتی ہی اوسکو سترہ کرتی تہی وعن طلحۃ بن عبید اللہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
اذا وضع احدکم بین یدیہ مثل مؤخرۃ الرحل فلیصل ولا یبال من مر وراء ذلک رواہ مسلم
اور روایت ہی طلحہ بن عبید اللہ سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی جسوقت کہ رکہی ایک تمہارا آگی اپنی سترہ مانند پچہلی لکڑی
کجاوی کی کی پس نماز پڑہی اور نہ پروا کری جو کوئی گذری پری اوسکی روایت کی یہ مسلم نی ف یعنی پروا نکری نمازی گذرنا کسی کا اسکی ذوق
خشوع کو قطع نہین کریگا یعنی یہ ہین کہ پروا نکری گذرنیوالا گنہگار نہین ہوویگا گذرنی سی ۳ح وعن ابی جہیم قال قال رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لو یعلم المار بین یدی المصلی ماذا علیہ لکان ان یقف اربعین خیرا لہ من ان یمر بین یدیہ
قال ابو النضر لا ادری قال اربعین یوما او شہرا او سنۃ متفق علیہ اور روایت ہی ابو جہیم سی کہ کہا فرمایا رسول
خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی اگر جانی گذرنیوالا آگی مصلی کی سی کہ کیا گناہ ہی اوسپر البتہ ہووی ٹہرا رہنا اور نہ گذرنا آگی مصلی کی سی چالیس تک بہتر
اوسکی لیی گذرنی سی آگی مصلی کی کہا ابو نضر نی کہ ایک راوی اس حدیث کا ہی کہ نہین جانتا مین کہ کہا چالیس دن یا چالیس مہینی یا چالیس برس
روایت کی یہ بخاری اور مسلم نی ف کہا امام طحاوی نی مشکل الآثار مین کہ مراد چالیس برس ہین نہ چالیس مہینی اور نہ چالیس دن اور یہ بات ثابت
کی ہی اوسہون نی حدیث ابی ہریرہ کی سی کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نی فرمایا اگر جانی وہ شخص کہ گذرتا ہی آگی بہائی اپنی کی عرض مین اوس
حال مین کہ وہ سرگوشی کرتا ہی رب اپنی سی یعنی اگر گناہ اسکا جانی تو البتہ ہووی ٹہری رہنا جگہہ اپنی پر سو برس بہتر واسطی اوسکی قدم سی کہ
رکہی اوسکو ۴س وعن ابی سعید قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا صلی احدکم الی شیء یسترہ
من الناس فاراد احد ان یجتاز بین یدیہ فلیدفعہ فان ابی فلیقاتلہ فانما ہو شیطان ہذا لفظ البخاری ولمسلم معناہ
اور روایت ہی ابی سعید سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی جسوقت کہ نماز پڑہی ایک تمہارا طرف ایک چیز کی کہ ڈہانکی
اوسکو لوگون سی یعنی سترہ کہڑا کری کہ حائل ہو درمیان اسکی اور درمیان لوگون کی پس ارادہ کری کوئی یہ کہ گذری آگی اوسکی بیچ سترہ
کی اوسکی پس چاہیی کہ باز رکہی اوسکو پہر اگر نہ مانی پس قتل کری اوسکو پس سوا اسکی نہین کہ وہ شیطان ہی یہ لفظ بخاری کی ہین اور واسطی
مسلم کی معنی اسکی ف قتل کری اسکی یہ معنی نہین ہین کہ مار ہی قتل اوسکا بلکہ مراد یہ ہی کہ بہت برا ہی اوسکی آگی سی گذرنا بزور اوسکو

شیطان ہی اور یہ بات تھی مبالغہ کی کہ پس گزرنے کی شدت اوسکو ساتھ ایسی چیز کے کہ جائز ہی دفع کرنا ساتھ اوسکے اور وہ مرنا دونون ہین
قصاص و دیت نہ اتفاق علما کی اور دیت واجب ہونے مین اختلاف ہی بعضی کہتی ہی واجب ہوتی ہی بعضی کہتی ہین نہین اور
شیطان ہی یعنی شیطان نی فرمایہ کہ مارنا اوسکا کرید یا مراد یہ ہی کہ وہ شیطان آدمیون کو ہی اسلیے کہ شیطان کی ستی کسکے سینہ کو
جنون ہی ہوتا وہ مردون میں سی آیا ہی نسبت ہی ذکی شیطان نسکی ہی + وعن ابی هریرة قال قال رسول
الله صلی الله علیه وسلم تقطع الصلاة المرأة والحمار والکلب ویقي ذلک مثل مؤخرة الرحل رواه مسلم
اور روایت ہی ابی ہریرہ سی کہا فرمایا رسول خدا صلی الله علیہ وسلم نی توڑتی ہین نماز کو عورت اور گدہا اور کتا اور بچاتی ہی
تمکو یکسان اوس چیز کو مانند لکڑی پچھلی کجاوی کی یہ روایت کی ہی مسلم نی ف جمہور علما صحابہ وغیرہم کا یہ مذہب ہی کہ کوئی چیز یا
کوئی شخص اگر سامنے کی آگی سی گذری نماز نہین توڑتی خواہ یہ تینون چیزین ہون یا غیر انکی اور حدیثین جو اس باب مین آئی ہین محمول
ہین اوپر مبالغہ اور تاکید کی بیچ لکڑا کرنے ستر کی یا مراد یہ ہی کہ یہ چیزین خشوع اور حضور نماز کو کم اور روح نماز کی ہین کہو دیتی ہین یا مراد
یہ ہی کہ قریب ہی کہ ٹوٹ جاوی بسبب مشغول ہونی دل مصلی کی ساتھ اونکی اور خاص ان تینون چیزون کو اسلیے ذکر کیا کہ ان میں دل بہت
مشغول ہو جاتا ہی عورت کا حال تو ظاہر ہی اور گدہی کی ساتھ شیاطین اکثر ہوتی ہین اسلیے مستحب ہی اعوذ پڑہنی وقت رینگنے اوسکی کی
اور کتا نجس نجاست ہوتا ہی + ق وعن عائشة قالت کان النبی صلی الله علیه وسلم یصلی من اللیل وانا
معترضة بینه وبین القبلة کاعتراض الجنازة متفق علیه اور روایت ہی عائشہ سی کہ کہا تھی نبی صلی الله علیہ وسلم
پڑہتی رات کو اور مین عرض مین ہوتی درمیان حضرت کی اور درمیان قبلہ کی یعنی سامنی مانند عرض مین ہونی جنازی کی آگی نمازیون کی
روایت کی یہ بخاری اور مسلم نی ف یہ اشارہ ہی طرف اوسکی کہ تمام سامنی ہوتی تہ ایک گوشہ مین اور باوجود اوسکی حضرت نماز ادا کرتی پس معلوم
ہوا کہ آگی آنا عورت کا نمازی مین نماز کو نہین توڑتا + ح + وعن ابن عباس قال اقبلت راکبا علی اتان وانا یومئذ قد
ناهزت الاحتلام ورسول الله صلی الله علیه وسلم یصلی بالناس بمنی الی غیر جدار فمررت بین
یدی بعض الصف فنزلت وارسلت الاتان ترتع ودخلت فی الصف فلم ینکر ذلک علی احد متفق علیه
اور روایت ہی ابن عباس سی کہ کہا آیا مین سوار گدہی پر اور مین تہا اوس دن قریب بلوغ کی اور حضرت رسول خدا صلی الله علیہ وسلم نماز پڑہتی
تہی ساتھ لوگون کی منا مین بدون دیوار کی یعنی بدون ستر کی پس گذرا مین آگی بعض صف کی پس اترا مین اور چھوڑ دی مین نے گدہی چرتی ہوئی
اور داخل ہوا صف مین پس نہ انکار کیا اسکا مجہپر کسی نی روایت کی یہ بخاری اور مسلم نی ف غرض ابن عباس کی یہ ہی کہ گدہی کی آگی آنی سی
نماز نہ ٹوٹی اور یہ منسوخ یا نہ ہوتی تہی اسلیے کسی نی آگی گذرنے پر بہی انکار نکیا + ح الفصل الثانی فصل دوسری
عن ابی هریرة قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم اذا صلی احدکم فلیجعل تلقاء وجهه شیئا
فان لم یجد فلینصب عصاه فان لم یکن معه عصا فلیخطط خطا ثم لا یضره ما مر امامه رواه ابو داود وابن ماجه
روایت ہی ابی ہریرہ سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی الله علیہ وسلم نی جسوقت کہ نماز پڑہی ایک تم مین سی پس چاہیے کہ کری سامنی منہ اپنی
کی ایک چیز یعنی ستون یا دیوار یا مانند اوسکی اور اگر نہ پاوی کچہ پس چاہیے کہ کہڑا کری عصا اپنا پس اگر نہو ساتھ اوسکی عصا پس چاہیے کہ
کہینچی خط پھر نہ ضرر کری گا اوسکو وہ کہ گذری گا آگی اوسکی یعنی خشوع نماز مین خلل نہین ہوتا روایت کی یہ ابو داود اور ابن ماجہ نے

ف اگر زمین نرم ہووی عصا گاڑ دی اور اگر زمین سخت ہو عصا لنبا سامنی رکہہ دی تاکہ مشابہ گاڑ دینی کی ہو شرح منیہ مین لکہا ہی کہ اگر
رکہہ لی عصا اپنا آگی اپنی اور نہ گاڑی بعضون نی کہا ہی کہ کفایت کرتا ہی اوسکو سترہ سی اور بعضون نی کہا ہی کہ نہین کفایت کرتا اور کفایہ
مین کہا ہی کہ طول مین رکہہ لی نہ عرض مین اور خط کہینچنا قول قدیم امام شافعی کا اور قول امام احمد کا ہی اور بعضی متاخرین ہماری مشائخ کی بہی
ساتہ اسکی قائل ہوئی ہین اور نزدیک اکثر مشائخ ہماری کی اور نزدیک مالک کی خط معتبر نہین اور شافعی نی بہی قول جدید مین انکار اسکا
کیا ہی اور کہا ہی کہ حدیث جو اس باب مین وارد ہوئی ہی ضعیف اور مضطرب ہی اور خط حائل ہونی مین اعتبار نہین رکہتا اور دور سی معلوم
و تمیز نہین ہوتا اور مختار صاحب ہدایہ کا بہی یہی ہی اور شیخ ابن ہمام نی کہا ہی کہ اولی ہی اتباع سنت کا کرنا اور فی الجملہ ظہور اور امتیاز
ہی رکہتا ہی اور موجب جمعیت خاطر کا ہوتا ہی اور بعد اسکی اختلاف کیا ہی وصف خط مین کہ کس طرح اسکا خط کہینچی بعضون نی لکہا ہی کہ
بشکل ہلال کی اور بعضون نی لنبا جانب قبلہ کی لکہا ہی اور بعضون نی عرض مین کہ داہنی طرف سی بائین طرف کو لیجاوی اور مختار لنبا ہی
ہی کذا فی بعض الشروح ۞ وَعَنْ سَهْلِ بْنِ أَبِي حَثْمَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا صَلَّى
أَحَدُكُمْ إِلَى سُتْرَةٍ فَلْيَدْنُ مِنْهَا لَا يَقْطَعِ الشَّيْطَانُ عَلَيْهِ صَلَاتَهُ رَوَاهُ أَبُوْ دَاوُدَ اور روایت ہی سہل بن
ابی حثمہ سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی جسوقت کہ نماز پڑہی ایک تمہارا طرف سترہ کی پس چاہیی کہ نزدیک ہو اوس سی
تا نہ توڑی شیطان اوسپر نماز اوسکی روایت کی یہ ابو داود نی ف نزدیک سترہ کی آنا ہووی کہ سجدہ قریب اوسکی کرسکی تا نہ توڑی
شیطان نماز اوسکی یعنی اگر دور ہوگا تو احتمال ہوگا کسی کی گذرنیکا آگی سی پس شیطان وسوسہ اسکا دلمین ڈالیگا اور حضور قلب مین فرق
دیگا جب حضور نماز مین نہوا تو گویا ٹوٹ گئی نماز اوسکی کیونکہ ثواب بدون حضور قلب کی نہین ہوتا اور نزدیک ہونی مین اس آفت سی بچتا ہی ۞
وَعَنِ الْمِقْدَادِ بْنِ الْأَسْوَدِ قَالَ مَا رَأَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّيْ إِلَى عُوْدٍ وَلَا عَمُوْدٍ وَلَا شَجَرَةٍ
إِلَّا جَعَلَهُ عَلَى حَاجِبِهِ الْأَيْمَنِ أَوِ الْأَيْسَرِ وَلَا يَصْمُدُ لَهُ صَمْدًا رَوَاهُ أَبُوْ دَاوُدَ اور روایت ہی مقداد بن اسود سی
کہا نہین دیکہا مین نی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو نماز پڑہتی طرف لکڑی کی اور نہ ستون کی اور نہ درخت کی مگر کہ کرتی اوسکو داہنی
بہون یا بائین پر اور نہ قصد کرتی وسطی اوسکی قصد کرنا سیدہ کا روایت کی یہ ابو داود نی ف یعنی سترہ کو بیچون بیچ پیشانی کی ساتہی نکرتی
بلکہ داہنی یا بائین بہون کی ساتہی کرتی تا مشابہت بت پرستی کی ساتہ نہو ۞ وَعَنِ الْفَضْلِ بْنِ عَبَّاسٍ قَالَ أَتَانَا
رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَنَحْنُ فِيْ بَادِيَةٍ لَنَا وَمَعَهُ عَبَّاسٌ فَصَلَّى فِيْ صَحْرَاءَ لَيْسَ بَيْنَ يَدَيْهِ سُتْرَةٌ
وَحِمَارَةٌ لَنَا وَكَلْبَةٌ تَعْبَثَانِ بَيْنَ يَدَيْهِ فَمَا بَالَى بِذٰلِكَ رَوَاهُ أَبُوْ دَاوُدَ وَلِلنَّسَائِيِّ نَحْوُهُ اور روایت ہی فضل بن عباس سی
کہا آئی ہماری پاس رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم اور ہم تہی بیچ جنگل اپنی کی اور ساتہ اونکی تہی عباس پس نماز پڑہی جنگل مین
نتہا آگی حضرت کی سترہ اور ہماری گدہی اور کتیا کہیلتی تہین آگی حضرت کی پس نہ پروا کی اسکی روایت کی یہ ابو داود نی اور
بیچ نسائی کی مانند اسکی ف عرب مین رسم تہی کہ جب روز جنگل مین جا کر خیمی کہڑی کرتی تہی اور وہان رہتی تہی اور ہر ایک
جماعت کا ایک جنگل معین ہوتا تہا پس جن دنون مین کہ عباس جنگل مین گئی ہوئی تہی حضرت وہان رونق افزا ہوئی اور اس حدیث سی
معلوم ہوا کہ سترہ کہڑا کرنا نماز کی آگی واجب نہین بلکہ مستحب ہی اگر لوگون کی گذرگاہ مین نماز پڑہتا ہو ۞ وَعَنْ أَبِيْ سَعِيْدٍ قَالَ
قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَقْطَعُ الصَّلَاةَ شَيْءٌ وَادْرَءُوْا مَا اسْتَطَعْتُمْ فَإِنَّمَا هُوَ شَيْطَانٌ رَوَاهُ أَبُوْ دَاوُدَ

اور روایت ہے ابی سعید سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے نہیں توڑتی نماز کو کوئی چیز کہ گذرے آگے نمازی کے اور دور کرو جسقدر
ہو سکے یعنی اوس چیز کو کہ آگے گذرے نمازی کے یعنی تا خضوع وخشوع نماز کی میں خلل نہ آوے بسبب اوسکے سوا اسکی نہیں کہ وہ گذرنیوالا شیطان ہے
روایت کی یہ ابوداود نے ف یہ حدیث دلیل ہے اوپر کہ عورت اور کتا اور گدہا نماز کو نہیں توڑتی ہیں **الفصل الثالث**

فصل تیسری **عن** عائشة قالت كنت انام بين يدي رسول الله صلى الله عليه وسلم ورجلاي في قبلته
فاذا سجد غمزني فقبضت رجلي واذا قام بسطتهما قالت والبيوت يومئذ ليس فيها مصابيح متفق عليه
روایت ہے عائشہ سے کہا تہی میں سوتی آگے پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے اور پانوں میرے طرف قبلہ اونکی کی یعنی جگہ سجدہ اونکی کی پس
جب سجدہ کرتی ٹہوکتی مجکو پس سمیٹ لیتی میں پانوں اپنے اور جسوقت کہڑے ہوتی کہولدیتی میں پانوں اپنے کہا حضرت عائشہ نے
اور گہروں دنوں میں نہ تہی اونمیں چراغ روایت کی یہ بخاری اور مسلم نے ف گویا یہ عذر بیان کیا حضرت عائشہ نے حضرت کی سجدہ کی جگہ میں
پانوں پہیلانیکا کہ بسبب نہونے چراغ کی سجدہ کی جگہ حضرت کی میں پانوں پہیلی رکہتی تہی اور بعد ٹہوکنی کی دوبارہ پہیلاتی تہی نہیں پرتا
یہ جانتی تہی حضرت کی اپنی جگہ پر کہڑی ہونیکی اونکو دیر اس حالت کی **وعن** ابي هريرة قال قال رسول الله صلى
الله عليه وسلم لو يعلم احدكم ما له في ان يمر بين يدي اخيه معترضا في الصلوة كان لان يقيم
مائة عام خير له من الخطوة التي خطاها رواه ابن ماجة اور روایت ہے ابی ہریرہ سے کہا کہ فرمایا رسول خدا
صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ اگر جانے ایک تمہارا کہ کیا گناہ ہے واسطی اوسکی بیچ گذرنے کی آگے بہائی اپنی کی عرض میں بیچ حالت نماز کی ہووے
البتہ کہڑا رہنا سو برس بہتر واسطی اوسکی اوس قدم سے کہ رکہی روایت کی یہ ابن ماجہ نے **وعن** كعب الاحبار قال لو يعلم
المار بين يدي المصلي ماذا عليه لكان ان يخسف به خيرا له من ان يمر بين يديه وفي رواية اهون عليه رواه مالك
اور روایت ہے کعب احبار سے کہا کہ اگر جانے گذرنے والا آگے نماز پڑہنی والی کی کہ کیا گناہ ہے اوسپر البتہ ہووے دہسایا جانا اوسکو بہتر واسطی
اوسکی گذرنے سے آگے اوسکی اور بیچ ایک روایت کی بجای بہتر کی یہ ہے کہ آسان ہے اوسپر روایت کی یہ مالک نے **وعن** ابن عباس
قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم اذا صلى احدكم الى غير السترة فانه يقطع صلاته الحمار والخنزير واليهودي
والمجوسي والمرأة وتجزئ عنه اذا مروا بين يديه على قذفة بحجر رواه ابو داود اور روایت ہے ابن عباس
سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جسوقت کہ نماز پڑہے ایک تمہارا بدون سترہ کی پس تحقیق توڑتا ہے نماز اوسکی کو گدہا اور سور اور یہودی
مجوسی اور عورت اور کفایت کرتی ہیں یہ چیزیں اوس سے کہ گذریں آگے اوسکی اوپر قدر پہینکنی پتہر کی روایت کی یہ ابوداود نے ف یعنی دور
پتہر جاکر پڑتا ہے اتنی دوری پر نماز پڑہنی والی کی آگی سے یہ چیزیں کہ مذکور ہوئیں اگر گذر جاویں تو کفایت کرتی ہیں نہ توڑنی نماز سے یعنی نقصان
نماز میں نہیں آتا اور لکہا ہے بعض علماء نے کہ مراد پتہر پہینکنی سے ہے جو پہینکا جاتا ہے بیچ حج کی یعنی وہ کنکر کہ حج میں شیطانوں پر مارتی ہیں مقدار ایک
تین ہاتہ کی لکہی ہے اور تاویل اس حدیث کی پہلی فصل میں گذر چکی ہے کہ مراد نماز کی ٹوٹنے سے کیا ہے

باب صفة الصلوة

یہ باب ہے بیچ بیان صفت نماز کی ف یعنی ہیئت اور صفات نماز کی لکہی ہیں کہ کیونکر پڑہے اور ارکان اور اجزا اوسکی کیا ہیں **الفصل الاول**

فصل پہلی **عن** ابي هريرة ان رجلا دخل المسجد ورسول الله صلى الله عليه وسلم جالس
في ناحية المسجد فصلى ثم جاء فسلم عليه فقال له رسول الله صلى الله عليه وسلم وعليك السلام

فَصَلِّ فَإِنَّكَ لَمْ تُصَلِّ ثُمَّ رَجَعَ فَصَلَّى ثُمَّ جَاءَ فَسَلَّمَ فَقَالَ وَعَلَيْكَ السَّلَامُ ارْجِعْ فَصَلِّ فَإِنَّكَ لَمْ تُصَلِّ فَقَالَ فِي الثَّالِثَةِ أَوْ فِي الَّتِي بَعْدَهَا عَلِّمْنِي يَا رَسُولَ اللَّهِ فَقَالَ إِذَا قُمْتَ إِلَى الصَّلَاةِ فَأَسْبِغِ الْوُضُوءَ ثُمَّ اسْتَقْبِلِ الْقِبْلَةَ فَكَبِّرْ ثُمَّ اقْرَأْ بِمَا تَيَسَّرَ مَعَكَ مِنَ الْقُرْآنِ ثُمَّ ارْكَعْ حَتَّى تَطْمَئِنَّ رَاكِعًا ثُمَّ ارْفَعْ حَتَّى تَسْتَوِيَ قَائِمًا ثُمَّ اسْجُدْ حَتَّى تَطْمَئِنَّ سَاجِدًا ثُمَّ ارْفَعْ حَتَّى تَطْمَئِنَّ جَالِسًا ثُمَّ اسْجُدْ حَتَّى تَطْمَئِنَّ سَاجِدًا ثُمَّ ارْفَعْ حَتَّى تَطْمَئِنَّ جَالِسًا وَفِي رِوَايَةٍ ثُمَّ ارْفَعْ حَتَّى تَسْتَوِيَ قَائِمًا ثُمَّ افْعَلْ ذَلِكَ فِي صَلَاتِكَ كُلِّهَا مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ

اور روایت ہی ابی ہریرہ سی یہ کہ ایک شخص داخل ہوا مسجد مین اور رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم بیٹھی تھی کونی مسجد کی مین پس نماز پڑہی اوس شخص نی یعنی اور رعایت تعدیل ارکان اور قومہ و جلسہ کی خوب نکی پہر آیا پس سلام کیا حضرت پر پس فرمایا واسطی اوسکی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی اور تجہپر ہی سلام پہر جا پس نماز پڑہ پس تحقیق تو نی نہین نماز پڑہی پس پہر گیا وہ پس نماز پڑہی یعنی اسطرح کہ پہلی پڑہی تھی پہر آیا پس سلام کیا پہر فرمایا حضرت نی اور تجہپر ہی سلام پہر جا پس نماز پڑہ پس تحقیق تو نی نماز نہین پڑہی پس کہا اوس شخص نی بیچ تیسری بار کی یا اوس بار مین کہ بعد تیسری کی ہی یعنی چوتہی بار مین سکہا مجکو ای رسول خدا کی پس فرمایا جسوقت کہ کہڑا ہو تو طرف نماز کی یعنی ارادہ کری تو نماز کا پس پورا کر وضو پہر منہ کر طرف قبلہ کی پہر تکبیر کہہ پہر پڑہ جو آسان ہو ساتہ تیری قرآن سی پہر رکوع کر یہانتک کہ ٹہری تو رکوع مین پہر اوٹہا یعنی سر رکوع سی یہانتک کہ سیدہا ہو تو کہڑا پہر سجدہ کر یہانتک کہ خاطر جمع سی کری تو سجدہ پہر اوٹہا سر اپنا یہانتک کہ خاطر جمع سی بیٹہی تو پہر سجدہ کر یہان تک کہ خاطر جمع سی کری تو سجدہ پہر اوٹہا سر اپنا یہانتک کہ خاطر جمع سی بیٹھے تو اور بیچ ایک روایت کے یہ ہی کہ پہر اوٹہا تو سر یہانتک کہ سیدہا کہڑا ہو تو یعنی دوسری رکعت کی لیی اس روایت مین جلسہ استراحت کا ذکر نہین پہر کر یہ اپنی ساری نمازمین روایت کی یہ بخاری اور مسلم نی **ف** اس حدیث سی دلیل پکڑتی ہی امام شافعی اور احمد اور ابو یوسف نزدیک فرض ہونی طمانیت کی رکوع اور سجدہ اور قومہ اور جلسہ مین اسلیی کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نی اوسکی نہونی سی نفی کی نماز اور یہ نشان فرضیت کا ہی کہ ایک فعل کسبب نہونی اوسکی منتفی اور باطل ہو جاوی اور طمانیت اوسکو کہتی ہین کہ خاطر جمع سی رکوع وغیرہ مین ٹہری کہ جوڑ اپنی اپنی جا پر قرار پاوین طمانیت رکوع اور سجود مین نزدیک ابو حنیفہ اور محمد کی واجب ہی نہ فرض اور قومہ اور جلسہ مین سنت ہی اور یہ توجیہ اس حدیث کی یون کرتی ہین کہ مراد نہونی نماز سی نہونا کمال اوسکی کا ہی کیونکہ بیچ آخر اس حدیث کی ساتہ روایت ابی داود اور ترمذی اور نسائی کی آیا ہی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نی فرمایا جو تمام کیا تو نی اسکو تمام ہوئی نماز تیری اور جو کچہ کہ ناقص کیا تو نی اس سی ناقص کیا تو نی نماز اپنی سی اور یہ نشان وجوب اور سنیت کا ہی کہ فعل بغیر اوسکی ناقص اور ناتمام ہوتا ہی پس معلوم ہوا کہ نماز پہیر نیکو اوس شخص کو اسلیی فرمایا تا نماز بکراہیت اور نقصان کی ہو رہی نہ اسلیی کہ باطل اور معدوم تہی اور اگر فرض ہوتی تو اول سی منع کرتی اور اوس سی باز رکہتی اور نہ چہوڑتی اوسکو کہ بغیر فرض کی نماز ادا کری اور اس حدیث مین دلیل ہی اسپر کہ نرمی کری جاہل پر مسائل سکہانی مین اور دلیل ہی اسپر کہ مستحب ہی سلام کرنا وقت ملنی کی اگرچہ مکرر ہوا اور تہوڑی دیر کی بعد ہوا اور دلیل ہی اسپر کہ جو کوئی خلل لاوی بعضی واجبات نماز مین تو نہین صحیح ہوتی نماز اوسکی اور وہ مصلی نہین کہلاتا بلکہ کہین گی کہ نہین نماز پڑہی اور پہلی روایت مین جلسہ استراحت کا مذکور ہوا یعنی پہلی اور تیسری رکعت مین دوسری سجدہ کی بعد بیٹہکر اوٹہتی ہین یہ سنت ہی امام شافعی کی نزدیک اور امام اعظم کی نزدیک سنت نہین تحقیق اسکی آگی ہوگی وعن

عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَسْتَفْتِحُ الصَّلَاةَ بِالتَّكْبِيرِ وَالْقِرَاءَةَ بِالْحَمْدُ لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ وَكَانَ إِذَا رَكَعَ لَمْ يُشْخِصْ رَأْسَهُ وَلَمْ يُصَوِّبْهُ وَلَكِنْ بَيْنَ ذَلِكَ وَكَانَ إِذَا رَفَعَ رَأْسَهُ مِنَ الرُّكُوعِ

لَمْ يَسْجُدْ حَتّٰى يَسْتَوِيَ قَائِمًا وَكَانَ إِذَا رَفَعَ رَأْسَهٗ مِنَ السَّجْدَةِ لَمْ يَسْجُدْ حَتّٰى يَسْتَوِيَ جَالِسًا وَكَانَ يَقُوْلُ فِيْ كُلِّ رَكْعَتَيْنِ التَّحِيَّةَ وَكَانَ يَفْرِشُ رِجْلَهُ الْيُسْرٰى وَيَنْصِبُ رِجْلَهُ الْيُمْنٰى وَكَانَ يَنْهٰى عَنْ عُقْبَةِ الشَّيْطَانِ وَيَنْهٰى أَنْ يَفْتَرِشَ الرَّجُلُ ذِرَاعَيْهِ افْتِرَاشَ السَّبُعِ وَكَانَ يَخْتِمُ الصَّلٰوةَ بِالتَّسْلِيْمِ رَوَاهُ مُسْلِمٌ

اور روایت ہی حضرت عائشہ سی کہ کہا تہی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم شروع کرتی نماز ساتہ تکبیر کی اور شروع کرتی قراءۃ ساتہ الحمد للہ رب العالمین کی اور تہی جب رکوع کرتی نہ بلند کرتی سر اپنا اور نہ پست کرتی سر کو ولیکن درمیان اسکی یعنی نہ بہت بلند نہ بہت پست بلکہ گردن اور پیٹہ برابر رکہتی اور تہی جسوقت کہ اوٹہاتی سر اپنا رکوع سی نہ سجدہ کرتی یہانتک کہ سیدہی کہڑی ہوتی اور تہی جسوقت کہ اوٹہاتی سر اپنا سجدی سی نہ سجدہ کرتی یعنی دوسرا یہانتک کہ سیدہی بیٹہتی اور تہی پڑہتی بعد ہر دو رکعتون کی التحیات اور تہی بچہاتی بایان پانون اپنا یعنی اوسپر بیٹہتی اوسپر اور کہڑا رکہتی داہنا پانون اپنا اور تہی منع کرتی عقبہ شیطان سی اور منع کرتی یہ کہ بچہاوی آدمی دونون ہاتہہ اپنی مثل درندہ کا سا اور تہی ختم کرتی نماز ساتہ سلام کی روایت کی یہ مسلم نی **ف** شروع کرتی قراءۃ ساتہ الحمد للہ رب العالمین کی یعنی ساری سورۂ فاتحہ پڑہتی اس سی معلوم ہوا کہ بسم اللہ چپکی پڑہتی ہون گی جیسی کہ مذہب حنفی ہی اور تہی بچہاتی بایان پانون اور کہڑا رکہتی داہنا پانون اپنا ظاہر اس حدیث سی یہ معلوم ہوتا ہی کہ حضرت دونون قعدون مین یون ہی بیٹہتی تہی اور یہی ہی قول امام اعظم رح کا اور بیچ حدیث ابی حمید کی افتراش یعنی پانون بچہانا پہلی قعدہ مین اور تورک یعنی کولی پر بیٹہنا دوسری قعدہ مین بہی آیا ہی اور قول امام شافعی کا بہی یہی ہی اور امام مالک کی نزدیک دونون قعدون مین تورک ہی ہی اور امام احمد کی نزدیک جس نماز مین کہ دو تشہد مین بیچ تشہد اخیر اوسکی کی تورک ہی اور جسمین ایک ہی تشہد ہی افتراش ہی اور وجہ قول امام ابو حنیفہ کی یہ ہی کہ بہت حدیثون مین مطلق بچہانا پانون کا وارد ہوا ہی اور آیا ہی کہ سنت تشہد مین یہ ہی اور بیٹہنا حضرت کا تشہد مین اسیطرح تہا بلا قید قعدہ پہلی اور دوسری کی اور اسطرح کا بیٹہنا کہ تمنا اختیار کیا ہی دشوار ہی اور حدیث شریف مین آیا ہی کہ افضل اعمال کی دشوار اونکی ہین اور بعضی حدیثون مین قعدہ اخیرہ مین کولی پر بیٹہنا آیا ہی جیسی کہ مذہب شافعی ہی محمول اسپر ہی کہ حضرت حالت ضعف اور کبر سن مین اسطرح بیٹہتی تہی اسلیی کہ قعدہ اخیر مین بیٹہنا زیادہ ہوتا ہی آسانی کی لیی اسطرح بیٹہتی تہی اور عقبہ شیطان یہ ہی کہ دونون کولی زمین کو لگا دی اور دونون پنڈلیان کہڑی کری اور رکہی دونون ہاتہ زمین پر جیسی کہ کتا بیٹہتا ہی پس اسطرح التحیات مین بیٹہنا ساتہ اتفاق علماء کی مکروہ ہی اور طیبی نی کہا ہی کہ عقبہ شیطان یہ ہی کہ دونون کولی دونو پاؤنون پر رکہی یعنی ساتہ نشست حبشہ کی بہت مناسب ہین اور منع کیا یہ کہ بچہاوی مرد دونون پہونچی ہاتہون کی زمین پر یعنی وقت سجدہ کی جیسا کہ درندون کی عادت ہی بغیر مرد کی اور قید مرد کی اسلیی ہی کہ عورت کو پہونچی بچہانی ہی چاہئیں کہ اونمین ستر خوب ہی اور ختم کرنی نماز کی ساتہ سلام کی یہ امام شافعی کی نزدیک فرض ہی اور ہماری نزدیک واجب ہی **وَعَنْ أَبِيْ حُمَيْدٍ السَّاعِدِيِّ قَالَ فِيْ نَفَرٍ مِنْ أَصْحَابِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَا أَحْفَظُكُمْ لِصَلٰوةِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَأَيْتُهٗ إِذَا كَبَّرَ جَعَلَ يَدَيْهِ حِذَاءَ مَنْكِبَيْهِ وَإِذَا رَكَعَ أَمْكَنَ يَدَيْهِ مِنْ رُكْبَتَيْهِ ثُمَّ هَصَرَ ظَهْرَهٗ فَإِذَا رَفَعَ رَأْسَهٗ اسْتَوٰى حَتّٰى يَعُوْدَ كُلُّ فَقَارٍ مَكَانَهٗ فَإِذَا سَجَدَ وَضَعَ يَدَيْهِ غَيْرَ مُفْتَرِشٍ وَلَا قَابِضِهِمَا وَاسْتَقْبَلَ بِأَطْرَافِ أَصَابِعِ رِجْلَيْهِ الْقِبْلَةَ فَإِذَا جَلَسَ فِي الرَّكْعَتَيْنِ جَلَسَ عَلٰى رِجْلِهِ الْيُسْرٰى وَنَصَبَ الْيُمْنٰى فَإِذَا جَلَسَ فِي الرَّكْعَةِ الْآخِرَةِ قَدَّمَ رِجْلَهُ الْيُسْرٰى وَنَصَبَ الْأُخْرٰى وَقَعَدَ عَلٰى مَقْعَدَتِهٖ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ** اور روایت ہی ابی حمید ساعدی سی کہ کہا بیچ ایک جماعت کی

اصحاب رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی میں خوب یاد رکھنا ہوں تم میں سے نماز رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی کہ دیکھا میں نے انکو جس وقت تکبیر
کہتے کرتے دونوں ہاتھ اپنے مقابل دونوں مونڈہوں اپنے کی اور جسوقت کہ رکوع کرتے محکم کرتے دونوں زانو ساتھ دونوں ہاتھوں کی پھر جھکاتے تھے
پیٹھ اپنی یعنی برابر گردن کی ہوتی پس جسوقت کہ اوٹھاتے سر اپنا کھڑے ہوتے سیدہے یہانتک کہ پھر آتا ہر جوڑ ٹھکانے اپنے پس جسوقت کہ سجدہ کرتے
رکھتے دونوں ہاتھ اپنے زمین پر بیچ مقابل منہ کے نہ بچھاتے اور نہ سمیٹتے انکو طرف پہلو کی اور سامنے کرتے انگلیاں پانون اپنے کی طرف قبلہ کی پس جسوقت
کہ بیٹھتے بعد دو رکعت کی بیٹھتے اوپر بائیں پانون اپنے کی اور کھڑا کرتے داہنا پس جسوقت کہ بیٹھتے بیچ رکعت اخیر کی آگے نکالتے بایان پانون اپنا
اور کھڑا کرتے دوسرا یعنی داہنا اور بیٹھتے کولے اپنے پر روایت کی یہ بخاری نے ف جب تکبیر کہتے کرتے ہاتھ اپنے مقابل دونوں مونڈہوں اپنے
کی مذہب شافعی میں یون ہی کرتے ہیں اور ہمارے نزدیک مقابل انکا نون کی رکھے کیونکہ یہہ بھی آیا ہے حدیثوں میں اور بعضی روایتوں میں
اوپر کی جانب کانون تک بھی آیا ہے پس امام ابوحنیفہ نے متوسط کو اختیار کیا اور امام شافعی نے بیچ تطبیق ان روایات کی کہا ہے کہ ہتھیلیان
ہاتھ کی مقابل کاندہے کی رہیں اور انگوٹھے برابر لو کی اور سرا انگلیوں کی مقابل اوپر کی جانب کان کی رکھے کہ اسطرح میں عمل سب روایتوں پر
ہوجاتا ہے اور ہوسکتا ہے کہ یہ اوقات مختلفہ میں ہوں یعنی کبھی کسیطرح اوٹھاتے ہوں کبھی کسیطرح اور محکم پکڑتے دونوں زانو ساتھ دونوں
ہاتھوں کی اور کشادہ رکھتے تھے انگلیاں اور کہا ہے علمانے کہ انگلیاں رکوع میں کشادہ رکھے اور سجود میں بند ہوئی اور بیچ تکبیر تحریمہ اور
تشہد کی بطور خود چھوڑے اور نہ سمیٹے انکو یعنی انگلیان اور ہتھیلیان زمین پر رکھے اور پہونچے اور بازو اوٹھائے ہوئے الگ پہلو سے رکھے
کہ اگر بکری کا بچہ چاہے تو نیچے سے نکل جائے اور اس حدیث میں یہ نہ مذکور ہوا کہ قومہ سے کہ سجدہ میں جاوے پہلے زانو زمین پر رکھے یا ہاتھ
دونوں طرح درست ہے مگر پہلے زانو رکھنے افضل اور مختار اکثر ائمہ کی ہیں + ح وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ
وَسَلَّمَ کَانَ یَرْفَعُ یَدَیْہِ حَذْوَ مَنْکِبَیْہِ اِذَا افْتَتَحَ الصَّلٰوۃَ وَاِذَا کَبَّرَ لِلرُّکُوْعِ وَاِذَا رَفَعَ رَاْسَہٗ مِنَ الرُّکُوْعِ
رَفَعَھُمَا کَذٰلِکَ وَقَالَ سَمِعَ اللّٰہُ لِمَنْ حَمِدَہٗ رَبَّنَا لَکَ الْحَمْدُ وَکَانَ لَا یَفْعَلُ ذٰلِکَ فِی السُّجُوْدِ مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ
اور روایت ہے ابن عمر سے کہ تحقیق رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم تھے اوٹھاتے ہاتھ اپنے برابر مونڈہوں کی جبکہ شروع کرتے نماز اور جسوقت
تکبیر کہتے واسطے رکوع کی اور جسوقت اوٹھاتے سر اپنا رکوع سے اوٹھاتے دونوں ہاتھ اسیطرح سے اور کہتے سنا اللہ نے واسطے اوسکی کہ حمد کیا
اوسکی یعنی قبول کی تعریف اوسکی اے رب ہمارے واسطے تیرے ہی حمد اور تھے حضرت نہیں کرتے تھے یہ بیچ سجدوں کی روایت کی یہ بخاری
اور مسلم نے ف واسطے تیرے ہے حمد یعنی جو کوئی کسی کی تعریف کرتا ہے تیری ہی تعریف کرتا ہے کیونکہ پیدا کرنیوالا سب کا تو ہی ہے پس تعریف
مصنوع کی حقیقت میں صانع ہی کی ہوتی ہے اور اس سے معلوم ہوا کہ ہر نماز پڑھنے والا سمع اللہ اور ربنا دونوں کہے اور امام ابوحنیفہ کے نزدیک
یہ تنہا پڑھنے والے کے حق میں ہے اور جماعت میں پڑہتا ہو تو امام سمع اللہ کہے اور مقتدی ربنا اور صاحبین کے نزدیک امام بھی دونوں کہے
اور اسکو اختیار کیا ہے امام طحاوی نے اور ایک روایت امام ابوحنیفہ سے اسیطرح منقول ہے اور مقتدی فقط ربنا ہی کہے انکے نزدیک بھی اور نہیں
کرتے تھے سجدوں میں یعنی جب سجدوں میں جاتے اور سر اوٹھاتے سجدوں سے تو ہاتھ نہ اوٹھاتے مختار شافعیہ کا یہی ہے کہ ان وقتوں میں
ہاتھ نہ اوٹھاوے شافعیہ کے نزدیک جو رفع یدین صحت کو پہونچا ہے تین جگہوں میں وقت تکبیر تحریمہ کی اور رکوع میں جانیکے وقت اور
سر اوٹھانے میں رکوع سے سوا ان تین جگہوں کے ثابت نہیں ہوا ہے کذا فی سفر السعادۃ + ح وَعَنْ نَافِعٍ اَنَّ ابْنَ عُمَرَ
کَانَ اِذَا دَخَلَ فِی الصَّلٰوۃِ کَبَّرَ وَرَفَعَ یَدَیْہِ وَاِذَا رَکَعَ رَفَعَ یَدَیْہِ وَاِذَا قَالَ سَمِعَ اللّٰہُ لِمَنْ حَمِدَہٗ رَفَعَ یَدَیْہِ وَاِذَا قَامَ

مِنَ الرَّكْعَتَيْنِ رَفَعَ يَدَيْهِ وَرَفَعَ ذٰلِكَ ابْنُ عُمَرَ اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ اور روایت ہی نافع سی کہ تحقیق ابن عمر تہی جسوقت کہ داخل ہوتی نماز مین
تکبیر کہتی اور اوٹہاتی دونون ہاتہہ اپنی اور جسوقت رکوع کرتی اوٹہاتی دونون ہاتہہ اپنی اور جسوقت کہتی سمع اللہ لمن حمدہ اوٹہاتی دونون
ہاتہہ اپنی اور جب اوٹہتی دو رکعتون سی اوٹہاتی دونون ہاتہہ اپنی اور مرفوع کیا اسکو ابن عمر نی حضرت نبی صلی اللہ علیہ وسلم تک یعنی روایت کیا
کہ حضرت نی اسطرح کیا روایت کی یہ بخاری نی **وعن** مَالِكِ بْنِ الْحُوَيْرِثِ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا كَبَّرَ
رَفَعَ يَدَيْهِ حَتّٰى يُحَاذِيَ بِهِمَا اُذُنَيْهِ وَاِذَا رَفَعَ رَاْسَهٗ مِنَ الرُّكُوْعِ فَقَالَ سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهٗ فَعَلَ مِثْلَ ذٰلِكَ
وَفِيْ رِوَايَةٍ حَتّٰى يُحَاذِيَ بِهِمَا فُرُوْعَ اُذُنَيْهِ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہی مالک بن حویرث سی کہ کہا تہی پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم
جسوقت تکبیر کہتی اوٹہاتی دونون ہاتہہ اپنی یہانتک کہ برابر کرتی اونکو اپنی کانون کی اور جسوقت اوٹہاتی سر اپنا رکوع سی پس کہتی سمع اللہ
لمن حمدہ کرتی مانند اسکی یعنی دونون ہاتہہ برابر کانون کی اوٹہاتی اور بیچ ایک روایت کی یون آیا ہی یہانتک کہ برابر کرتی دونون ہاتہون کو
اوپر کیجانب کانون اپنی کی روایت کی یہ بخاری اور مسلم نی **ف** جاننا چاہیی کہ اوٹہانا ہاتہونکا سوای تکبیر تحریمہ کی مختلف فیہ ہی درمیان
ہماری اور شافعیہ کی اور حق یہ ہی کہ حدیثین اور آثار دونون جانب مین موجود ہین پس یا تو یہ ہی کہ کبہی اوٹہاتی ہون اور کبہی نہین یا
یہ کہ اول اوٹہاتی ہون آخر مین منسوخ ہوا لیکن اثبات نہ اوٹہانیکی ذکر کیجاتی مین تا حق ظاہر ہوجانا چاہیی کہ ترمذی نی جامع ترمذی مین
دو باب لکہی ہین اول باب رفع یدین کا ہی نزدیک رکوع کی اسمین حدیث ابن عمر کی لایا ہی جو کہ اوپر گذری اور دوسرا باب لکہا ہی کہ نہین کیا گیا
ہاتہہ اوٹہانا مگر نزدیک شروع نماز کی اس باب مین حدیث علقمہ کی عبداللہ بن مسعود رضہ سی لایا ہی کہ ابن مسعود نی اپنی یارون سی فرمایا کہ آیا
کیا مین نہ پڑہون ساتہ تمہاری نماز رسول خدا صلعم کی پس ادا کی ابن مسعود نی نماز اور نہ اوٹہائی دونون ہاتہہ اپنی مگر اول بار اور اوسی باب مین کہا کہ براء
بن عازب سی بہی یون ہی آیا ہی اور کہا ترمذی نی کہ حدیث ابن مسعود کی حسن ہی اور ساتہہ اسکی قائل ہین اکثر اہل علم صحابہ اور تابعین سی اور یہی
قول سفیان ثوری اور اہل کوفہ کا بہی ہی اور جامع الاصول مین حدیث ابن مسعود کی ابو داؤد اور نسائی سی اور حدیث براء بن
عازب کو بہی ابی داؤد سی لایا ہی کہ کہا ابن مسعود نی کہ دیکہا مین نی رسول خدا صلعم کو کہ جب نماز شروع کرتی اوٹہاتی دونون ہاتہہ اپنی دونون
کندہون کی نزدیک تک پہر نہ عود کرتی اور ایک روایت مین ہی کہ پہر نہ اوٹہاتی اون دونونکو یہانتک کہ فارغ ہوتی نماز سی اور ابو داؤد نی
جو کہا ہی کہ یہ حدیث صحیح نہین ہی احتمال رکہتا ہی کہ مراد نہ صحیح ہونا ساتہہ اس طریق خاص کی ہو وی پس ضرر نہین کرتا بیچ صحت اصل حدیث کی اور
احتمال رکہتا ہی کہ ثابت کرنا حدیث حسن کا ہووی موافق اسکی کہ ترمذی نی کہا ہی اور حدیث حسن بلا خلاف لائق دلیل کی ہی جیسی کہ مقدمہ مین
معلوم ہوا اور امام محمد نی بیچ موطا اپنی کی بعد از روایت کرنی حدیث ابن عمر کی بیچ رفع یدین کی نزدیک رکوع کی اور نزدیک سر اوٹہانیکی
رکوع سی آئی ہی کہا ہی کہ سنت یہ ہی کہ تکبیر کہنی ہر جہکنی اور اوٹہنی مین لیکن رفع یدین سوای ابتدای نماز کی ایکبار سی زیادہ نہوا اور یہ قول
ابو حنیفہ کا ہی اور بیچ اسکی آثار بہت آئی ہین بعد اسکی عاصم بن کلیب جرمی سی کہ اونہی روایت کی اپنی باپ سی کہ وہ تابعین حضرت علی کی سی ہی
ساتہہ تعدد روایات کی لایا ہی کہ حضرت علی رضہ رفع یدین سوای تکبیر اولی کی نکرتی تہی اور عبدالعزیز بن حکیم سی لایا ہی کہ کہا دیکہا مین نی ابن عمر
کو کہ اوٹہاتی تہی ہاتہہ بیچ اول تکبیر افتتاح کی اور نہین اوٹہاتی تہی سوای اوسکی اور مجاہد سی روایت کی ہی کہ کہا اونہون نی پڑہی مین نی نماز پیچہی ابن
عمر کی پس نہ ہاتہہ اوٹہاتی تہی مگر تکبیر اولی مین اور اسود نی روایت کی ہی کہ دیکہا مین نی عمر بن الخطاب رضہ کو کہ نہین اوٹہاتی تہی ہاتہہ اپنی مگر تکبیر اولی مین
پس حضرت عمر اور حضرت علی اور ابن مسعود اور ابن عمر رضہ کہ نہایت قرب حضرت سی رکہتی تہی جب انکا عمل عدم رفع پر ہو تو پس جو کچہ کہ خلاف اسکی عمل ہو

اولی اور اوثق ساتھ قبول کی ہو اور شرح ابن ہمام مین لایا ہی حدیث دارقطنی سی اور ابن عدی سی کہ نقل کی محمد بن جابر سی اونہی حماد
بن ابی سلیمان سی اونہی ابراہیم سی اونہی علقمہ سی اونہی عبداللہ سی کہ کہا ادا کی مین نی نماز ساتھ رسول خدا صلعم کی اور ابی بکر اور عمر رضہ کی پس نہ اوٹھائی
اونہون نی ہاتھ اپنی مگر نزدیک شروع نماز کی اور منقول ہی کہ جمع ہوئی امام ابوحنیفہ ساتھ اوزاعی کی مکہ بیچ دار الحناطین کی پس کہا اوزاعی نی
کیون نہین ہاتھ اوٹھاتی ہو تم نزدیک رکوع کی اور سر اوٹھانیکی رکوع سی امام ابوحنیفہ نی کہا اس سبب سی کہ صحت کو نہین پہونچا رسول خدا صلعم سی
اس باب مین کچھ پس کہا اوزاعی نی کہ حدیث کی مجکو زہری نی سالم سی اونہی اپنی باپ سی کہ رسول خدا صلعم اوٹھاتی تھی ہاتھ جسوقت کہ شروع کرتی
تھی نماز اور نزدیک رکوع کی اور سر اوٹھانی کی اوس سی پس کہا ابوحنیفہ نی حدیث کی مجکو حماد نی ابراہیم سی اونہی علقمہ اور اسود سی کہ دونون
نی نقل کی عبداللہ بن مسعود سی کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نہ اوٹھاتی تھی ہاتھ اپنی مگر نزدیک شروع کرنی نماز کی پھر نہ عود کرتی تھی ساتھ کسی چیز کی
اس سی اوزاعی نی کہا مین روایت کرتا ہون زہری سی کہ اونہی نقل کی سالم سی اونہی ابن عمر سی اور تو اوسکی مقابلہ مین روایت کرتا ہی حماد
سی کہ اونہی نقل کی ابراہیم سی اونہی علقمہ سی یعنی یہ اسناد تیری ساتھ اوس اسناد میری کی کہ عالی ہی کہان پہونچتی ہی پس ابوحنیفہ نی کہا حماد
فقیہ تر ہی زہری سی اور ابراہیم فقیہ تر ہی سالم سی اور علقمہ کم ابن عمر سی نہین فقہ مین اگرچہ ابن عمر ساتھ فضیلت صحبت حضرت صلعم کی مخصوص
ہی اور اسود کو بھی بہت فضیلت ہی اور عبداللہ تو خود عبداللہ ہی ہین یعنی اوسکی کیا تعریف کیجاوی کہ درجہ اوسکا بیچ فقہ کی اور قرب کی ساتھ حضرت
رسالت پناہ صلی اللہ علیہ وسلم کی مشہور ہی پس اوزاعی نی ترجیح دی حدیث کو بسبب عالی ہونی اسناد کی اور ابوحنیفہ نی بسبب فقیہ ہونی اونکی راویون
کی اور مذہب اونکا یہی ہی کہ راویون فقیہ کو ترجیح دیتی ہین غیر فقیہون پر جیسی کہ اصول فقہ مین لکھا گیا ہی اور بیچ نہایہ شرح ہدایہ کی کہا ہے
کہ عبداللہ بن زبیر سی روایت ہی کہ دیکھا اونہون نی ایک شخص کو کہ نماز پڑہتا تھا مسجد حرام مین اور اوٹھاتا تھا دونون ہاتھ اپنی نزدیک رکوع
کی اور نزدیک سر اوٹھانی کی رکوع سی پس کہا ابن زبیر نی کہ ایسا کر یہ ایک چیز ہی کہ کیا اسکو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم بعد اوسکی ترک کیا یعنی
یہ حکم اوائل مین تھا پھر منسوخ ہوا اور کہا ابن مسعود رضہ نی کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی ہاتھ اوٹھائی ہم نی بھی اوٹھائی اور حضرت صلعم نے
ترک کیی ہم نی بھی ترک کیی اور ابن عباس رضہ سی روایت ہی کہ کہا عشرہ مبشرہ نہین اوٹھاتی تھی ہاتھ مگر نزدیک شروع کرنی نماز کی اور
جو مجاہد نی ابن عمر رضہ سی کہ حدیث رفع یدین کی نزدیک شافعی کی اوس سی روایت کی گئی ہی عمل برخلاف اوسکی روایت کیا کہ کہا ساتھ رہا مین
ابن عمر رضہ کی نماز ادا کی مین نی اور ہرگز نہ دیکھا مین نی کہ رفع یدین کیا ہو نزدیک شروع کرنی نماز کی عمل ساتھ اس حدیث کی ساقط ہوگا اسلیے کہ
مقرر ہوا ہی اصول حدیث مین کہ جو راوی برخلاف روایت کی عمل کری عمل ساتھ اوس روایت کی ساقط ہوگا انتہی اب معلوم ہوا کہ اخبار اور آثار
بیچ جانب ہاتھ اوٹھانی اور نہ اوٹھانی کی دونون کی ثابت ہین اور ایک جماعت صحابہ وغیرہم کی خصوصا ابن مسعود اور تابعین اونکی بیچ جانب نہ
ہاتھ اوٹھانیکی ہین محمل اسکا سوای اسکی نہو وی کہ کہین ہم اوقات مختلفہ مین دونون فعل آنحضرت صلعم سی وجود مین آئی اور جو علم فقہ ابوحنیفہ کا
اور اسناد اونکی منتہی طرف ابن مسعود اور تابعین اونکی کی ہی اور طریقہ اونکا عدم رفع کا ہی پس ابوحنیفہ نی بھی یہی اختیار کیا ہم آپ اس
عقیدہ پر مین اور علماء مذہب ہماری کی ساتھ اسقدر کی اکتفا نہین کرتی ہین اور کہتی ہین کہ حکم ہاتھ اوٹھانیکا منسوخ ہی اسلیے کہ جب ابن عمر کو کہ
راوی حدیث رفع یدین کی ہین دیکھا کہ بعد رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی عمل خلاف اوسکی کیا ظاہر ہوا کہ عمل رفع یدین کا منسوخ ہے
باوجود کثرت روایات اور احادیث کی اس باب مین واللہ اعلم انتہی یہ خلاصہ شرح سفر السعادت کا ہی جو کہ حضرت شیخ عبدالحق رح نے
تصنیف کی ہی جسکو تفصیل اس مقام کو دیکھنا منظور ہو اوسمین دیکھی اور حاصل اونکی تحقیق کا یہ ہی کہ اونکی نزدیک ہاتھ اوٹھانی اور نہ

نہ اوٹھانی دونون سنت ہین لیکن نہ اوٹھانا ہاتھونکا اولی اور راجح ہی اور علماء حنفیہ نے کہا ہی کہ ہاتھ اوٹھانی منسوخ ہوئی واللہ اعلم

وعنہ انہ رای النبی صلی اللہ علیہ وسلم یصلی فاذا کان فی وتر من صلاتہ لم ینہض حتی یستوی قاعدا رواہ البخاری

اور روایت ہی اونہین مالک سی کہ تحقیق اونہون نی دیکھا نبی صلی اللہ علیہ سلم کو کہ نماز پڑھتی تہی پس جسوقت ہوتی بیچ طاق رکعت کی نماز اپنی سی نہ کہڑی ہوتی یہانتک کہ سیدہی بیٹہتی روایت کی یہ بخاری نی **ف** یعنی پہلی رکعت مین اور تیسری رکعت مین بعد سر اوٹھانی کی سجدہ دوسری سی بیٹہتی تہی بعد اوسکی اوٹہتی تہی اوسکو جلسہ استراحت کہتی ہین کہ شافعیہ کی نزدیک سنت ہی اور ہیئت اوسکی مثل کیفیت بیٹہنی کی ہی پہلی قعدہ مین اور بعد بیٹہنی کی ساتہ دونون ہاتہون کی ٹیکنے مین پر کر کی اوٹہتی ہین اور نزدیک امام ابوحنیفہ اور امام احمد کی ساتہ روایت مشہور کی یہ سبب عذر کبر سن وغیرہ کی تہا پس جسکو حاجت اوسکی ہو اوسکی حق مین سنت نہین اور سند امام شافعی کی یہی حدیث ہی اور دلیل ہماری حدیث ابی ہریرہ کی ہی کہ ترمذی بہی لایا ہی کہ کہا تہی رسول خدا صلی اللہ علیہ سلم اوٹہتی اوپر پشت قدمونکی یعنی بغیر اسکی کہ بیٹہین اور اگرچہ بعض طرق اس حدیث کی ضعیف ہین لیکن صحیح الاصل ہین کذا قال الشیخ ابن الہمام اور ابن ابی شیبہ ابن مسعود سی لایا ہی کہ وہ اوٹہتی تہی نماز مین اوپر پشت قدمون اپنی کی بغیر اسکی کہ بیٹہین اور حضرت علی اور حضرت عمر اور ابن عمر اور ابن زبیر سی بہی اسیطرح لایا ہی اور نعمان ابن ابی عیاش سی لایا ہی کہ پایا مین نی بہت صحابہ کو کہ جب سر اوٹہاتی تہی دوسری سجدہ رکعت پہلی اور تیسری کی سی اوٹہتی تہی جیسی کہ ہوتی تہی بغیر اسکی کہ بیٹہین اور اور اخبار اور آثار اس باب مین بہت ہین اور بعضی حدیثین کہ خلاف انکی آئی ہین محمول اوپر کبر سن اور ضرورت کی ہین **مترجم**

وعن وائل ابن حجر انہ رای النبی صلی اللہ علیہ وسلم رفع یدیہ حین دخل فی الصلوۃ کبر ثم التحف بثوبہ ثم وضع یدہ الیمنی علی الیسری فلما اراد ان یرکع اخرج یدیہ من الثوب ثم رفعہما وکبر ورکع فلما قال سمع اللہ لمن حمدہ رفع یدیہ فلما سجد سجد بین کفیہ رواہ مسلم اور روایت ہی وائل بن حجر سی کہ تحقیق اونہی دیکہا نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو کہ اوٹہائی دونون ہاتہ اپنی اوسوقت کہ داخل ہوئی نماز مین تکبیر کہی پہر ڈہانک لیی ہاتہ کپڑی اپنی مین پہر رکہا ہاتہ اپنا داہنا اوپر ہاتہ بائین کی پہر جب ارادہ کیا یہ کہ رکوع کرین نکالی دونون ہاتہ اپنی کپڑی سی پہر اوٹہایا اونکو اور تکبیر کہی پہر رکوع کیا پہر جبکہ کہا سمع اللہ لمن حمدہ اوٹہائی اپنی دونون ہاتہ پہر جب سجدہ کیا سجدہ کیا درمیان دونون ہاتہون اپنی کی روایت کی یہ مسلم نی **ف** ڈہانک لیی ہاتہ کپڑی مین ظاہر یہ ہی کہ چادر مین ڈہانک لیی اور بعضون نی کہا مراد یہ ہی کہ آستین مین ہاتہ چہپالی لکہا ہی علمانی کہ شاید سبب جاڑی کی تہا اور رکہنا داہنی ہاتہ کا بائین پر متفق علیہ ہی درمیان اماموں کی مگر امام مالک کی نزدیک چہوڑی رکہنا ہاتہونکا ہی اور جائز ہی باندہنا بہی نزدیک امام ابوحنیفہ کی نزدیک ناف کی نیچی ہاتہ رکہی اور امام شافعی کی نزدیک برابر سینہ کی یعنی ناف سی اوپر اور حدیثین دونون جانب مین آئی ہین لکہا ہی علمانی کہ امر اس باب مین واسع ہی جو کچہ کری درست ہی اور ناف کی نیچی رکہنا ہاتہونکا یا سینہ پر خاص کر ثابت نہین ہوا ہی اور شیخ ابن ہمام نی لکہا یعنی خاص ایک ہی چیز ثابت نہین بلکہ دونون طرح آیا ہی پس جبکہ ایسا تہا امام ابوحنیفہ نی جو کچہ کہ مقرر اور معتاد بیچ صورت ادب کی ہی اختیار کیا کہ وہ ناف کی نیچی رکہنا ہی اور اس حدیث سی معلوم ہوا کہ ہاتہونکو وقت تکبیر کہنی کی اور اوٹہانیکی کپڑی سی نکال لیوی **مترجم**

وعن سہل بن سعد قال کان الناس یؤمرون ان یضع الرجل الید الیمنی علی ذراعہ الیسری فی الصلوۃ رواہ البخاری

اور روایت ہی سہل بن سعد سی کہ کہا تہی لوگ حکم کیی جاتی یہ کہ رکہی آدمی ہاتہ دہنا اوپر بائین ہاتہ اپنی کی نماز مین روایت کی یہ بخاری نی

ف اسمین اشارہ ہی اسپر کہ لائق ہی کہڑی ہونی والی کو آگی جبار کی کہ ادب کو ہاتہ سی نہ دی بلکہ ہاتہ کو ہاتہ پر رکہی اور سر جہکا رکہی

جیسے کہ بادشاہوں کی آگے کھڑی ہوتی ہیں ❊ س وعن ابی ہریرۃ قال کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا قام الی
الصلاۃ یکبر حین یقوم ثم یکبر حین یرکع ثم یقول سمع اللہ لمن حمدہ حین یرفع صلبہ من الرکعۃ
ثم یقول وھو قائم ربنا لک الحمد ثم یکبر حین یھوی ثم یکبر حین یرفع راسہ ثم یکبر
حین یسجد ثم یکبر حین یرفع راسہ ثم یفعل ذلک فی الصلاۃ کلھا حتی یقضیھا ویکبر حین یقوم من
الثنتین بعد الجلوس متفق علیہ اور روایت ہی ابی ہریرہ سی کہ کہا تھی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم جسوقت ارادہ
کرتی کھڑی ہونی کا طرف نماز کی تکبیر کہتی یعنی تکبیر تحریمہ جسوقت کہ کھڑی ہوتی پھر تکبیر کہتی جسوقت کہ رکوع کرتی پھر کہتی سمع اللہ لمن حمدہ
جسوقت اوٹھاتی پیٹھ اپنی رکوع سی پھر کہتی کھڑی ہوئی ای رب میری واسطی تیری ہی سب تعریف پھر تکبیر کہتی جسوقت جھکتی یعنی سجدہ
کی لیی پھر تکبیر کہتی جسوقت کہ اوٹھاتی سر اپنا یعنی سجدی سی پھر تکبیر کہتی جسوقت کہ دوسرا سجدہ کرتی پھر تکبیر کہتی جسوقت کہ اوٹھاتی
سر اپنا پھر کرتی یہی بیچ تمام نماز اپنی کی یہانتک کہ پورا کرتی اوسکو اور تکبیر کہتی اوسوقت کہ کھڑی ہوتی دو رکعت پڑھ کر پیچھی بیٹھنی کی روایت
کی یہ بخاری اور مسلم نی ف اس حدیث مین فقط ذکر تکبیرات کا ہی اور ہاتھ اوٹھانی کا ذکر نہین ❊ ح وعن جابر قال قال
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم افضل الصلاۃ طول القنوت رواہ مسلم روایت ہی جابر سی کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم
نی بہتر نمازون مین وہ نماز ہی کہ اوسمین دراز ہو قیام روایت کی یہ مسلم نی ف اس سی معلوم ہوا کہ نماز مین قیام طویل افضل ہی ایسی
کہ اوسمین مشقت اور خدمت اور طاعت زیادہ ہی اور علما نی اختلاف کیا ہی کہ قیام نماز مین افضل ہی یا سجود اور یہ حدیث سند اوس
جماعت کی ہی کہ کہتی ہین قیام افضل ہی اور دلیل اونکی یہ ہی کہ قیام مین قرآن پڑہا جاتا ہے اور قرآن افضل ہی تسبیح سی مذہب حنفیہ
بھی یہی ہی ❊ ح

الفصل الثانی فصل دوسری

عن ابی حمید الساعدی قال فی عشرۃ من اصحاب
النبی صلی اللہ علیہ وسلم انا اعلمکم بصلاۃ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قالوا فاعرض قال
کان النبی صلی اللہ علیہ وسلم اذا قام الی الصلاۃ رفع یدیہ حتی یحاذی بھما منکبیہ ثم یکبر ثم
یقرأ ثم یکبر ویرفع یدیہ حتی یحاذی بھما منکبیہ ثم یرکع ویضع راحتیہ علی رکبتیہ ثم یعتدل
فلا یصبی راسہ ولا یقنع ثم یرفع راسہ فیقول سمع اللہ لمن حمدہ ثم یرفع یدیہ حتی یحاذی
بھما منکبیہ معتدلا ثم یقول اللہ اکبر ثم یھوی الی الارض ساجدا فیجافی یدیہ عن جنبیہ
ویفتح اصابع رجلیہ ثم یرفع راسہ ویثنی رجلہ الیسری فیقعد علیھا ثم یعتدل حتی یرجع کل
عظم الی موضعہ معتدلا ثم یسجد ثم یقول اللہ اکبر ویرفع ویثنی رجلہ الیسری فیقعد علیھا
ثم یعتدل حتی یرجع کل عظم الی موضعہ ثم ینھض ثم یصنع فی الرکعۃ الثانیۃ مثل ذلک ثم اذا
قام من الرکعتین کبر ورفع یدیہ حتی یحاذی بھما منکبیہ کما کبر عند افتتاح الصلاۃ ثم
یصنع ذلک فی بقیۃ صلاتہ حتی اذا کانت السجدۃ التی فیھا التسلیم اخر رجلہ الیسری وقعد
متورکا علی شقہ الایسر ثم سلم قالوا صدقت ھکذا کان یصلی رواہ ابو داود والدارمی و
روی الترمذی وابن ماجۃ معناہ وقال الترمذی ھذا حدیث حسن صحیح وفی روایۃ

لِاَبِیْ دَاوٗدَ مِنْ حَدِیْثِ اَبِیْ حُمَیْدٍ ثُمَّ رَکَعَ فَوَضَعَ یَدَیْہِ عَلٰی رُکْبَتَیْہِ کَاَنَّہٗ قَابِضٌ عَلَیْہِمَا
وَوَتَّرَ یَدَیْہِ فَتَجَافٰی عَنْ جَنْبَیْہِ وَقَالَ ثُمَّ سَجَدَ فَاَمْکَنَ اَنْفَہٗ وَجَبْہَتَہُ الْاَرْضَ وَنَحّٰی یَدَیْہِ عَنْ جَنْبَیْہِ
وَوَضَعَ کَفَّیْہِ حَذْوَ مَنْکِبَیْہِ وَفَرَّجَ بَیْنَ فَخِذَیْہِ غَیْرَ حَامِلٍ بَطْنَہٗ عَلٰی شَیْءٍ مِّنْ فَخِذَیْہِ حَتّٰی فَرَغَ ثُمَّ
جَلَسَ فَافْتَرَشَ رِجْلَہُ الْیُسْرٰی وَاَقْبَلَ بِصَدْرِ الْیُمْنٰی عَلٰی قِبْلَتِہٖ وَوَضَعَ کَفَّہُ الْیُمْنٰی عَلٰی رُکْبَتِہِ
الْیُمْنٰی وَکَفَّہُ الْیُسْرٰی عَلٰی رُکْبَتِہِ الْیُسْرٰی وَاَشَارَ بِاِصْبَعِہٖ یَعْنِی السَّبَّابَۃَ وَفِیْ اُخْرٰی لَہٗ وَاِذَا قَعَدَ فِی الرَّکْعَتَیْنِ
قَعَدَ عَلٰی بَطْنِ قَدَمِہِ الْیُسْرٰی وَنَصَبَ الْیُمْنٰی وَاِذَا کَانَ فِی الرَّابِعَۃِ اَفْضٰی بِوَرِکِہِ الْیُسْرٰی اِلَی الْاَرْضِ وَاَخْرَجَ قَدَمَیْہِ مِنْ نَاحِیَۃٍ وَّاحِدَۃٍ

اور روایت ہی ابی حمید ساعدی سی کہ کہا بیچ دس شخصون کی اصحاب نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی سی کہ مین خوب جانتا ہون تمسی نماز
رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی کو کہا صحابیون نی پس بیان کرو کہا ابی حمید نی کہ تہی نبی صلی اللہ علیہ وسلم جسوقت کہ کہڑی ہوتی
طرف نماز کی اوٹہاتی دونون ہاتہ اپنی یہانتک کہ برابر کرتی اونکو مونڈہون اپنی کی پہر تکبیر کہتی پہر قرآن پڑہتی پہر تکبیر کہتی اور
اوٹہاتی دونون ہاتہ اپنی یہانتک کہ برابر اوٹہاتی اون دونون کو مونڈہون اپنی کی پہر رکوع کرتی اور رکہتی دونون ہتیلیان اپنی
گہٹنون پر پہر سیدہی کرتی کمر نپس نہ جہکاتی سر اپنا اور نہ بلند کرتی یعنی پیٹہ اور سر ہموار رکہتی اور پہر اوٹہاتی سر اپنا پس کہتی سمع اللہ
لمن حمدہ پہر اوٹہاتی دونون ہاتہ اپنی یہانتک کہ برابر کرتی دونون مونڈہون اپنی کی درحالیکہ سیدہی کہڑی ہوتی پہر کہتی اللہ اکبر
پہر جہکتی طرف زمین کی سجدی کی لیکن پس دور رکہتی دونون ہاتہ اپنی دونون پہلوون اپنی سی اور موڑتی انگلیان پانون اپنی
کی یعنی اسطرح کہ انگلیون کی قبلہ کی طرف ہوتی پہر اوٹہاتی سر اپنا سجدی سی اور موڑتی بایان پانون اپنا یعنی بچہاتی پس بیٹہتی اوپر
پہر سیدہی ہوتی یہانتک کہ پہرتی یعنی ہو جاتی ہر ہڈی طرف ٹہکانی اپنی کی درحالیکہ برابر ہوتی یعنی یہ تاکید ہی لفظ یعتدل کی پہر
سجدہ کرتی یعنی تکبیر کہتے ہوئی پہر کہتی اللہ اکبر اور اوٹہتی اور موڑتی بایان پانون اپنا پہر بیٹہتی اوپر یعنی جلسہ استراحت کرتے
پہر اعتدال کرتی یعنی ٹہرتی خاطر جمع سی یہانتک کہ پہر آتی ہر ہڈی ٹہکانی اپنی پر پہر کہڑی ہوتی پہر کرتی دوسری رکعت مین مانند
اسکی یعنی سوای سبحانک اللہم اور اعوذ کی شروع رکعت مین پہر جسوقت کہ کہڑی ہوتی دو رکعت پڑہ کر یعنی بعد تشہد کی اللہ اکبر کہتی اور
اوٹہاتی دونون ہاتہ اپنی کندہون تک جیسی کہ تکبیر کہتی تہی نزدیک شروع کرنی نماز کی پہر کرتی اسیطرح بیچ باقی نماز اپنی کی یہانتک کہ
جب ہوتا وہ سجدہ کہ پیچہی اوسکی ہی سلام یعنی اخیر رکعت کا دوسرا سجدہ ہوتا کہ اوسکی بعد تشہد اور سلام ہی نکالتی بایان پانون اپنا
اور بیٹہتی کولی پر اوپر بائین جانب اپنی کی پہر سلام پہیرتی کہا اون دس صحابیون نی کہ سچ کہا تو نی اسیطرح تہی حضرت صلی اللہ علیہ وسلم
نماز پڑہتی روایت کی یہ ابو داود اور دارمی نی اور روایت کی ترمذی اور ابن ماجہ نی معنی اسکی اور کہا ترمذی نی یہ حدیث حسن صحیح ہی
اور بیچ ایک روایت ابی داود کی حدیث ابی حمید کی سی یہ آیا ہی کہ پہر رکوع کیا پہر رکہی دونون ہاتہ اپنی اوپر دونون زانون اپنی
کی گویا کہ پکڑی ہوئی ہین اونکو اور مانند چلی کی کیا دونون ہاتہون اپنی کو یعنی دور کیا کہنیون کو پہلوون سی گویا کہ کہنیان مشابہ چلی کی
ہوئین اور پہلو مشابہ کمان کی جیسی کہ آگی کہا پس دور رکہا کہنیون کو دونون پہلوون اپنی سی اور کہا راوی نی پہر سجدہ کیا پس قائم کیا
ناک اپنی کو اور پیشانی اپنی کو زمین پر اور ایک سو کیا دونون ہاتہون اپنی کو یعنی کہنیون کو پہلوون اپنی سی اور رکہی دونون ہتہ
اپنی برابر مونڈہون اپنی کی اور کشادگی کی درمیان دونون زانو اپنی کی نہ لگانی والی تہی پیٹ اپنی کو کسی چیز پر رانون اپنی

یہانتک کہ فارغ ہوئی سجدون سی پھر بیٹھی پھر بچھایا بایان پانون اپنا اور متوجہ کی پشت داہنی پانون اپنی کو قبلہ کیطرف اور رکہا داہنا ہاتھہ اوپر گہٹنی داہنی کی اور بایان ہاتھہ اپنا اوپر بائین گہٹنی کی اور اشارہ کی ساتہ اونگلی اپنی کی یعنی سبابہ کی اور بیچ ایک روایت ابی داود کی یون ہی اور جسوقت کہ بیٹھتی بیچ دو رکعتون کی بیٹھتی اوپر تلوی پانون بائین اپنی کی اور کہڑا کرتی داہنا پانون اپنا اور جسوقت کہ ہوتی بیچ چوتہی رکعت کی لگاتی بایان کولا طرف زمین کی اور نکالتی دونون پانون اپنی ایک طرف **ف** مین خوب جانتا ہون جیسی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی کو اس سی معلوم ہوا کہ اگر کوئی دعوی زیادتی علم کا موافق حوائج کی رکہی ایک مصلحت کی کری بغیر نفسانیت کی تو درست ہی اور پہر تکبیر کہتی اس سی صریح معلوم ہوتا ہی کہ تکبیر تحریمہ پیچہی ہاتھہ اوٹھانی کی کہتی تہی جیسا کہ مذہب امام ابو حنیفہ کا ہی اور رکہا منہہ اپنا ناک اور پیشانی کو زمین پر اس سی معلوم ہوا کہ سجدہ ساتہ ناک اور پیشانی کی دونون کی کرنا چاہیی کہ آنحضرت صلعم اسپر مواظبت کرتی تہی اور حدیثین بہی موافق اسی کی ہین پس پورا سجدہ یہ ہوتا ہی ساتہ رکہنی پیشانی اور ناک کی اگر ایک کو ان دونون مین سی رکہا بغیر کی کرو ہنین اور اگر بغیر عذر کی ایک کو رکہا پس اگر پیشانی رکہی زمین پر اور ناک نرکہی تو جائز ہی اجماعا لیکن مکروہ ہی اور اگر رکہی بالعکس یعنی ناک رکہی اور پیشانی نرکہی پس جائز ہی بکراہت نزدیک امام اعظم کی اور نزدیک صاحبین کی نہین جائز وعلیہ الفتوی اور اشارہ کیا ساتہ اونگلی کی یعنی سبابہ کی سبابہ کہتی ہین شہادت کی اونگلی کو یہ نام ایام جاہلیت کا ہی کہ عرب وقت گالی دیتی کی اوس اونگلی کو اوٹہاتی تہی یعنی اوسکو سبابہ کہتی تہی کہ سب کی معنی گالی کی ہین اسلام مین اسکا نام مسبحہ اور سباحہ ہوا کہ وقت تسبیح اور توحید کی اوسکو اوٹہاتی ہین پس اوسی سی حضرت نی اشارہ کیا وقت پڑہنی کلمۂ شہادت کی التحیات مین کہ وقت کہنی نفی کی یعنی اشہد ان لا الہ کی انگلی اوٹہائی اور وقت اثبات کی یعنی الا اللہ کہنی پر رکہدی + ح س فتاوی عالمگیری **وعن** وَائِلِ بْنِ حُجْرٍ اَنَّهٗ اَبْصَرَ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ حِیْنَ قَامَ اِلَی الصَّلٰوةِ رَفَعَ یَدَیْهِ حَتّٰی کَانَتَا بِحِیَالِ مَنْکِبَیْهِ وَحَاذٰی بِاِبْهَامَیْهِ اُذُنَیْهِ ثُمَّ کَبَّرَ رَوَاهُ اَبُوْ دَاوٗدَ وَفِیْ رِوَایَةٍ لَهٗ یَرْفَعُ اِبْهَامَیْهِ اِلٰی شَحْمَةِ اُذُنَیْهِ روایت ہی وائل بن حجر سی یہ کہ دیکہا اونہون نی نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو اور جسوقت کہڑی ہوئی طرف نماز کی اوٹہائی دونون ہاتہہ اپنی یہانتک کہ ہوئی مقابل دونون مونڈہون اونکی کی اور اوٹہائی انگوٹہی اپنی برابر کانون اپنی کی پہر تکبیر کہی روایت کی یہ ابو داود نی اور بیچ ایک روایت ابی داود کی یہ ہی کہ اوٹہاتی تہی انگوٹہی اپنی کانون کی لو ون تک **ف** یہ حدیث بہی موافق مذہب ابو حنیفہ کی ہی کہ تکبیر کہتی تہی پیچہی ہاتہہ اوٹہانی کی اور انگوٹہی کانون کی لو ون تک اوٹہاتی تہی **وعن** قَبِیْصَةَ بْنِ هُلْبٍ عَنْ اَبِیْهِ قَالَ کَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَؤُمُّنَا فَیَاْخُذُ شِمَالَهٗ بِیَمِیْنِهٖ رَوَاهُ التِّرْمِذِیُّ وَابْنُ مَاجَةَ اور روایت ہی قبیصہ بن ہلب سی کہ وہ روایت کرتی ہین باپ اپنی سی کہ کہا تہا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم امامت کرتی ہماری پس پکڑتی بایان ہاتہہ اپنا ساتہ داہنی ہاتہہ اپنی کی یعنی قیام مین روایت کی یہ ترمذی اور ابن ماجہ نی **وعن** رِفَاعَةَ بْنِ رَافِعٍ قَالَ جَاءَ رَجُلٌ فَصَلّٰی فِی الْمَسْجِدِ ثُمَّ جَاءَ فَسَلَّمَ عَلَی النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَعِدْ صَلٰوتَکَ فَاِنَّکَ لَمْ تُصَلِّ فَقَالَ عَلِّمْنِیْ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ کَیْفَ اُصَلِّیْ قَالَ اِذَا تَوَجَّهْتَ اِلَی الْقِبْلَةِ فَکَبِّرْ ثُمَّ اقْرَاْ بِاُمِّ الْقُرْاٰنِ مَا شَاءَ اللّٰهُ اَنْ تَقْرَاَ فَاِذَا رَکَعْتَ فَاجْعَلْ رَاحَتَیْکَ عَلٰی رُکْبَتَیْکَ وَمَکِّنْ رُکُوْعَکَ وَامْدُدْ ظَهْرَکَ فَاِذَا رَفَعْتَ فَاَقِمْ صُلْبَکَ وَارْفَعْ رَاْسَکَ حَتّٰی تَرْجِعَ الْعِظَامُ اِلٰی مَفَاصِلِهَا فَاِذَا سَجَدْتَ فَمَکِّنْ لِلسُّجُوْدِ فَاِذَا رَفَعْتَ فَاجْلِسْ عَلٰی

فَيْنَ لَكَ الْيُسْرٰى ثُمَّ اصْنَعْ ذٰلِكَ فِيْ كُلِّ رَكْعَةٍ وَسَجْدَةٍ حَتّٰى تَطْمَئِنَّ هٰذَا لَفْظُ الْمَصَابِيْحِ وَرَوَاهُ اَبُوْدَاوٗدَ مَعَ تَغْيِيْرٍ يَسِيْرٍ وَرَوَى التِّرْمِذِيُّ وَالنَّسَائِيُّ مَعْنَاهُ وَفِيْ رِوَايَةٍ لِلتِّرْمِذِيِّ قَالَ اِذَا قُمْتَ اِلَى الصَّلٰوةِ فَتَوَضَّأْ كَمَا اَمَرَكَ اللّٰهُ بِهٖ ثُمَّ تَشَهَّدْ فَاَقِمْ فَاِنْ كَانَ مَعَكَ قُرْاٰنٌ فَاقْرَأْ وَاِلَّا فَاحْمَدِ اللّٰهَ وَكَبِّرْهُ وَهَلِّلْهُ ثُمَّ ارْكَعْ

اور روایت ہی رفاعہ بن رافع سی کہ کہا آیا ایک شخص پس نماز پڑہی مسجد مین پہر آیا پس سلام کیا نبی صلی اللہ علیہ وسلم پر پس فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نی پہر پڑہ نماز اپنی اسواسطی کہ تو نی نماز نہین پڑہی پس کہا اوسنی سکہلاؤ مجکو ای رسول اللہ کی کس طرح پڑہون نماز فرمایا جسوقت متوجہ ہو تو طرف قبلہ کی پس اللہ اکبر کہہ پہر پڑہ سورۂ فاتحہ اور جو کچہ چاہا اللہ نی یہ کہ پڑہی تو یعنی سورہ فاتحہ کی ساتہ جو سورۃ چاہی پڑہ پس جسوقت کہ رکوع کری پس رکہہ اپنی ہاتہون کو اپنی زانوون پر اور ٹہر تو رکوع اپنی مین اور پہیلا اور برابر رکہہ پیٹہہ اپنی کو پس جسوقت اوٹہاوی تو سر اپنا پس سیدہی کر پیٹہہ اپنی اور اوٹہا سر اپنا یعنی سیدہا کہڑا ہو یہانتک کہ پہر آوین ہڈیان طرف اپنی جوڑون کی پس جسوقت کہ سجدہ کری تو پس ٹہر واسطی سجدی کی پس جسوقت اوٹہائی تو سر اپنا پس بیٹہہ اوپر بائین ران اپنی کی پہر بیچ ہر رکوع اور سجدی کی یہانتک کہ اطمینان کری تو یعنی رکوع اور قومہ اور سجدہ اور جلسہ مین یہ لفظ ہین مصابیح کی اور روایت کیا اسکو ابوداود نی ساتہ تہوڑی تغیر کی اور روایت کی ترمذی اور نسائی نی معنی اسکی اور ایک روایت ترمذی کی مین یون آیا ہی کہ کہا جسوقت چاہی تو کہ کہڑا ہو تو طرف نماز کی پس وضو کر جیسا حکم کیا تجکو اللہ نی ساتہ اوسکی پہر کلمہ شہادت پڑہ یعنی جیسا کہ وضو کی بعد پڑہنا آیا ہی کہ بڑی فضیلت رکہتا ہی یا معنی تشہد کی یہ ہین کہ اذان کہہ پہر اچہی طرح نماز ادا کر یا اقم کی یہ معنی ہین کہ تکبیر کہہ پس اگر ہو ساتہ تیری قرآن یعنی یاد ہو پس پڑہ قرآن اور اگر نہ یاد ہو قرآن پس الحمد للہ کہہ اور اللہ اکبر کہہ اور لا الہ الا اللہ کہہ پہر رکوع کر **ف** اس سے معلوم ہوا کہ جسکو قرآن یاد نہو سبحان اللہ والحمد للہ ولا الہ الا اللہ واللہ اکبر بجای قرآن کی پڑہی جیسی کہ کوئی مسلمان ہوا تو نماز کے آنیکی وقت تک فرض ہی یاد کرنا قرآن کا یعنی اسقدر کہ نماز مین پڑہنا فرض ہی اور اس عرصہ مین اگر یاد نہو تو ذکر اور تسبیح اور تہلیل کری

وَعَنِ الْفَضْلِ بْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الصَّلٰوةُ مَثْنٰى مَثْنٰى تَشَهُّدٌ فِيْ كُلِّ رَكْعَتَيْنِ وَتَخَشُّعٌ وَتَضَرُّعٌ وَتَمَسْكُنٌ ثُمَّ تُقْنِعُ يَدَيْكَ يَقُوْلُ تَرْفَعُهُمَا اِلٰى رَبِّكَ مُسْتَقْبِلًا بِبُطُوْنِهِمَا وَجْهَكَ وَتَقُوْلُ يَا رَبِّ يَا رَبِّ وَمَنْ لَّمْ يَفْعَلْ ذٰلِكَ فَهُوَ كَذَا وَكَذَا وَفِيْ رِوَايَةٍ فَهُوَ خِدَاجٌ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ

اور روایت ہی فضل بن عباس سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی نماز دو دو رکعت ہی التحیات ہی بیچ ہر دو رکعت کی اور خشوع ہی اور عاجزی ہی اور ظاہر کرنا غریبی کا ہی پہر اوٹہا تو دونون ہاتہ اپنی کہا فضل نی بیچ تفسیر لفظ تم تقنع یدیک کی یہ کہتی تہی حضرت اور مراد کہتی تہی اس قول سی یہ کہ بلند کر تو اونکو طرف پروردگار اپنی کی سامنی کرنی والا ہو ہتیلیان دونون ہاتہونکی منہ اپنی کی یعنی جیسی کہ ادب دعا کا ہی اور کہہ تو ای رب میری ای رب میری اور جس شخص نی نہ کیا یعنی جو کہ ذکر کیا گیا یا دعا نہ کی پس وہ شخص یا نماز اوسکی ایسی اور ایسی ہی یعنی ناقص ہی اور ایک روایت مین یون ہی پس وہ ناقص ہی روایت کی یہ ترمذی نی **ف** نماز دو دو رکعت ہی نماز نفل مین افضل یہ ہی کہ دو دو رکعت پڑہی خواہ دن ہو خواہ رات امام شافعی نی اسی پر عمل کیا ہی اور امام ابوحنیفہ کی نزدیک چار چار رکعت افضل ہین رات مین بہی اور دن مین بہی اور صاحبین کی نزدیک رات مین دو دو اور دن مین چار چار رکعت افضل ہین دلیل امام شافعی کی تو یہی حدیث ہی اور صاحبین نی قیاس کیا ہی تراویح پر اور امام ابوحنیفہ کہتی ہین کہ صحت کو پہونچا ہی کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم

بعد عشا کی چار رکعت پڑہتی تہی اور نماز چاشت بہی چار رکعت پڑہتی آئی مین اور یہ جو ہی کہ چار رکعت مین مشقت زیادہ ہوتی ہی بسبب دیر تک رہنی تحریمہ کی اور جن عبادت مین مشقت زیادہ ہوتی ہی افضل ہوتی ہی اور یہ جو فرمایا کہ نماز دو دو رکعت ہی مراد اس سی یہ ہی کہ نماز نفل عاق نہین بلکہ ادنی درجہ دو رکعتین ہین اور خشوع ہی یعنی عاجزی کرنی ہی امین مین اور تضرع عاجزی کرنی ظاہر مین + ح +

الفصل الثالث نصل تیسری **عن** سَعِيدِ بْنِ الْحَارِثِ بْنِ الْمُعَلَّى قَالَ صَلَّى لَنَا أَبُو سَعِيدٍ الْخُدْرِيُّ فَجَهَرَ بِالتَّكْبِيرِ حِينَ رَفَعَ رَأْسَهُ مِنَ السُّجُودِ وَحِينَ سَجَدَ وَحِينَ رَفَعَ مِنَ الرَّكْعَتَيْنِ وَقَالَ هٰكَذَا رَأَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ روایت ہی سعید بن حارث بن معلی سی کہ کہا نماز پڑہائی ہمکو ابو سعید خدری نی پس پکار کر کہی تکبیر اوسوقت کہ اوٹہایا سر اپنا سجدی سی اور جسوقت کہ سجدہ کیا اور اوسوقت کہ اوٹہی دو رکعت پڑہ کر اور کہا اسیطرح دیکہا مین نی نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو روایت کی یہ بخاری نی **ف** مقصود یہ ہی کہ امام سب تکبیرین پکار کر کہی اور بعض بعض امیر چند تکبیرین اتفاقا بیان کین شاید کہ مذکور انکا ہوا ہوگا اسلئی یہی بیان کین اور صحیح روایت اسمعیل کی ذکر تکبیرات کا بہی آیا ہی کہ کہا بیمار ہوئی یا غائب تہی ابو ہریرہ پس ادا کی نماز ابو سعید نی پس پکار کر کہین تکبیرات وقت شروع نماز کی اور رکوع کی بیان کی ساری حدیث + ح + **وعن** عِكْرِمَةَ قَالَ صَلَّيْتُ خَلْفَ شَيْخٍ بِمَكَّةَ فَكَبَّرَ ثِنْتَيْنِ وَعِشْرِينَ تَكْبِيرَةً فَقُلْتُ لِابْنِ عَبَّاسٍ إِنَّهُ أَحْمَقُ فَقَالَ ثَكِلَتْكَ أُمُّكَ سُنَّةُ أَبِي الْقَاسِمِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ اور روایت ہی عکرمہ سی کہ کہا نماز پڑہی مین نی پیچہی ایک بوڑہی کی یعنی ابی ہریرہ کی مکہ مین پس کہین بائیس تکبیرین پس کہا مین نی واسطی ابن عباس کی کہ تحقیق یہ شخص احمق ہی پس کہا ابن عباس نی گم کری تجکو مان تیری یہ سنت ابی القاسم صلی اللہ علیہ وسلم کی ہی روایت کی یہ بخاری نی **ف** یہ بائیس تکبیرین چار رکعتون مین تہین سوا تکبیر تحریمہ کی اور مروان اور بنی امیہ نی یہ تکبیرین پکار کر کہنی چہوڑدین تہین اسلئی عکرمہ نی ابو ہریرہ کی پکار کر تکبیرین کہنی پر تعجب کیا + ح + **وعن** عَلِيِّ بْنِ الْحُسَيْنِ مُرْسَلًا قَالَ كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُكَبِّرُ فِي الصَّلَاةِ كُلَّمَا خَفَضَ وَرَفَعَ فَلَمْ تَزَلْ تِلْكَ صَلَاتُهُ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتّٰى لَقِيَ اللّٰهَ رَوَاهُ مَالِكٌ اور روایت ہی علی بن حسین سی بطریق ارسال کی کہ تہی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم تکبیر کہتی نماز مین جب جہکتی یعنی رکوع سجدی مین اور اوٹہتی یعنی وقت قومہ اور جلسہ اور قیام کی پس ہمیشہ رہی یہ نماز آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی یہانتک کہ ملاقات کی اللہ تعالی سی یعنی وفات پائی روایت کی یہ مالک نی **وعن** عَلْقَمَةَ قَالَ قَالَ لَنَا ابْنُ مَسْعُودٍ أَلَا أُصَلِّي بِكُمْ صَلَاةَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَصَلّٰى وَلَمْ يَرْفَعْ يَدَيْهِ إِلَّا مَرَّةً وَاحِدَةً مَعَ تَكْبِيرِ الِافْتِتَاحِ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَأَبُو دَاوُدَ وَالنَّسَائِيُّ وَقَالَ أَبُو دَاوُدَ لَيْسَ هُوَ بِصَحِيحٍ عَلٰى هٰذَا الْمَعْنٰى اور روایت ہی علقمہ سی کہا کہ کہا واسطی ہماری ابن مسعود نی کیا نہ پڑہاؤن تمکو نماز رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی پس نماز پڑہائی اور نہ اوٹہائی دونون ہاتہ اپنی مگر ایکبار ساتہ تکبیر شروع کرنی نماز کی روایت کی یہ ترمذی اور ابو داود اور نسائی نی اور کہا ابو داود نی یہ صحیح نہین اوپر اس معنون کی **ف** ترمذی نی دو باب کہی ہین ایک رفع یدین کا اور دوسرا باب عدم رفع یدین مین اور اس دوسری باب مین یہ حدیث لایا ہی اور کہا کہ اس مقدمہ مین براء بن عازب سی بہی حدیث آئی ہی اور حدیث ابن مسعود کی حسن ہی اور ساتہ اسکی قائل مین بہت صحابہ اور تابعین اور قول سفیان ثوری اور اہل کوفہ کا بہی یہی ہی لیکن ماوی عبد اللہ بن مبارک سی پہلی باب مین نقل کیا ہی کہ حدیث رفع یدین کی ثابت ہی اور ابن مسعود کی

حدیث بیچ عدم رفع یدین کی ثابت نہین اور سوای اس حدیث کی بیچ مقدمہ عدم رفع کی اخبار و آثار بہت ہین چنانچہ پہلی ذکر ہوئین ۔

وعن ابی حمید الساعدی قال کان رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیہ وسلم اذا قام الی الصلوٰۃ استقبل القبلۃ ورفع یدیہ وقال اللّٰہ اکبر رواہ ابن ماجۃ اور روایت ہی ابی حمید ساعدی سی کہ تھی رسول خدا صلی اللّٰہ علیہ وسلم جسوقت کہ کھڑی ہوتی طرف نماز کی سامنی ہوتی قبلہ کی اور اوٹھاتی ہاتھ اپنی اور کہتی اللّٰہ اکبر روایت کی یہ ابن ماجہ نی **وعن ابی ہریرۃ قال صلی بنا رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیہ وسلم الظہر وفی مؤخر الصفوف رجل فاساء الصلوٰۃ فلما سلم ناداہ رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیہ وسلم یا فلان الا تتقی اللّٰہ الا تری کیف تصلی انکم ترون انہ یخفی علی شیء مما تصنعون واللّٰہ انی لاری من خلفی کما اری من بین یدی رواہ احمد**

اور روایت ہی ابی ہریرہ سی کہا کہ نماز پڑہائی ہمکو رسول خدا صلی اللّٰہ علیہ وسلم نی ظہر کی اور بیچ اخیر صف کی ایک شخص تھا پس بُری طرح پڑہتا تھا نماز پس جب سلام پھیرا اوسی پکارا اوسکو پیغمبر خدا صلی اللّٰہ علیہ وسلم نی ای فلانی کیا نہین ڈرتا تو اللّٰہ سی کیا نہین دیکھتا تو کسطرح پڑہتا ہی تو نماز تحقیق تم گمان کرتی ہو یہ کہ پوشیدہ رہتی ہی مجہپر کوئی چیز اوس چیز سی کہ کرتی ہو تم قسم ہی اللّٰہ کی تحقیق مین البتہ دیکھتا ہون پیچہی اپنی سی جیسا کہ دیکھتا ہون آگی اپنی سی روایت کی یہ احمد نی **ف** یہ دیکھنا آنحضرت صلی اللّٰہ علیہ وسلم کا آگی اور پیچہی سی بطریق خرق عادت یعنی معجزی کی تہا ساتہ وحی یا الہام کی اور کبھی کبھی تہا نہ ہمیشہ اور مؤید اسکی یہ حدیث ہی کہ جب اونٹنی آنحضرت صلی اللّٰہ علیہ وسلم کی گم ہوئی اور معلوم نہوا کہ کہان گئی منافقون نی کہا کہ محمد صلعم کہتا ہی مین خبر آسمان کی پہونچاتا ہون اور یہ نہین جانتا کہ اونٹنی اوسکی کہان ہی پس فرمایا حضرت صلعم نی واللّٰہ نہین جانتا مین مگر جو کچہ کہ معلوم کروادی مجکو پروردگار میرا اب دکہا دیا مجکو پروردگار میری نی کہ وہ ایسی ایسی جاہی ہی اور مہار اوسکی ایک درخت کی شاخ مین اٹکی ہوئی ہی اور یہ بہی فرمایا ہی کہ مین بشر ہون نہین جانتا مین یعنی بغیر معلوم کروائی حق کی اس دیوار کی پیچہی کیا ہی پس حالت نماز افضل ورہ حالتون حضرت کی تہی ظاہر ہونا حقائق اشیا کا اور مطلع ہونا اوپر اس حالت مین بہت کامل تہا اور شہود حضرت کا موجب غیبت کا کائنات سی تہا یعنی حالت حضور مین اور چیزین حضرت سی پوشیدہ ہوتی تہین حضور کاملین کا ایسا ہی ہوتا ہی اور مشائخ نی کہا ہی کہ نماز مقام کشف اور حضور کا ہی نہ محل غیبت اور استغراق کا اور بعضون نی کہا ہی کہ حضرت کی دونون مونڈہون کی درمیان مین دو سوراخ تہی اونسی ہی دیکہتی تہی یہ بات غریب ہی اور روایت صحیح سی ثابت نہین ۔

باب ما یقرأ بعد التکبیر

باب ہی بیچ بیان اوس چیز کی کہ پڑہی جاوی بعد تکبیر تحریمہ کی **ف** صحیح حدیثون مین دعائین اور اذکار بیچ وقت شروع کرنی نماز کی وارد ہوئی ہین مثل وجہت آخر تک کی اور سبحانک اللّٰہم اور سوای اونکی کی مستحب ہی پڑہنا اونکا نزدیک شافعیہ کی بیچ فرائض اور نوافل کی سب پڑہی یا بعض اور نزدیک ابو حنیفہ کی اور احمد کی فقط سبحانک اللّٰہم آخر تک ہی پڑہی اور جو کچہ کہ سوای اسکی روایت کیا گیا ہی محمول اوپر نوافل کی ہی یعنی نفلون مین حضرت پڑہتی تہی کذا فی الہدایہ اور نزدیک ابو یوسف کی سبحانک اللّٰہم اور انی وجہت دونون پڑہی اور مختار طحاوی کا بہی یہی ہی اب نمازی اختیار رکہتا ہی کہ انی وجہت بعد سبحانک اللّٰہم کی پڑہی یا پہلی اوسکی اور مشہور یہی ہی کہ انی وجہت بعد سبحانک اللّٰہم کی پڑہے ۔ م ح ۔

الفصل الاول فصل پہلی **عن ابی ہریرۃ قال کان رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیہ وسلم یسکت بین التکبیر وبین القراءۃ اسکاتۃ فقلت بابی انت وامی یا رسول اللّٰہ اسکاتک بین التکبیر وبین**

التكبير والقراءة ما تقول قال أقول اللهم باعد بيني وبين خطاياي كما باعدت بين المشرق والمغرب اللهم نقني من الخطايا كما ينقى الثوب الأبيض من الدنس اللهم اغسل خطاياي بالماء والثلج والبرد متفق عليه

روایت ہی ابی ہریرہ سی کہ کہا تہی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم چپ رہتی تہی یعنی ذرا ٹہر کر پڑہتی درمیان تکبیر اور درمیان قراءۃ کی چپ رہنا پس کہا میں نی قربان ہو باپ میرا تمہاری اور ماں میری اے رسول خدا کی پوچہتا ہوں میں سی چپ رہنی تمہاری کو درمیان تکبیر اور درمیان قراءۃ کی کہ کیا کہتی ہو تم اوس میں فرمایا کہتا ہوں میں یا الٰہی دوری ڈال درمیان میری اور درمیان گناہوں میری کی جیسی کہ دوری رکہی تو نی درمیان مشرق اور مغرب کی یعنی بہت بخش گناہ میری یا الٰہی پاک کر مجہکو گناہوں سی جیسا کہ پاک کیا جاتا ہی کپڑا سفید میل سی یعنی خوب پاک کر گناہوں سی یا الٰہی دہو ڈال گناہ میری ساتہ پانی اور برف اور اولوں کی روایت کی یہ بخاری اور مسلم نی ف اخیر کی جملہ سی مراد یہ ہی کہ پاک کر مجکو گناہوں سی ساتہ طرح طرح کی بخششوں کی پس بیان مبالغہ منظور ہی بخشش میں ان چیزوں سی دہونا حقیقۃً نہیں مراد ہی

وعن علي قال كان النبي صلى الله عليه وسلم إذا قام إلى الصلوة وفي رواية كان إذا افتتح الصلوة كبر ثم قال وجهت وجهي للذي فطر السموات والأرض حنيفا وما أنا من المشركين إن صلاتي ونسكي ومحياي ومماتي لله رب العلمين لا شريك له وبذلك أمرت وأنا من المسلمين اللهم أنت الملك لا إله إلا أنت أنت ربي وأنا عبدك ظلمت نفسي واعترفت بذنبي فاغفر لي ذنوبي جميعا إنه لا يغفر الذنوب إلا أنت واهدني لأحسن الأخلاق لا يهدي لأحسنها إلا أنت واصرف عني سيئها لا يصرف عني سيئها إلا أنت لبيك وسعديك والخير كله في يديك والشر ليس إليك أنا بك وإليك تباركت وتعاليت أستغفرك وأتوب إليك وإذا ركع قال اللهم لك ركعت وبك آمنت ولك أسلمت خشع لك سمعي وبصري ومخي وعظمي وعصبي فإذا رفع رأسه قال اللهم ربنا لك الحمد ملء السموات والأرض وما بينهما وملء ما شئت من شيء بعد وإذا سجد قال اللهم لك سجدت وبك آمنت ولك أسلمت سجد وجهي للذي خلقه وصوره وشق سمعه وبصره تبارك الله أحسن الخالقين ثم يكون من آخر ما يقول بين التشهد والتسليم اللهم اغفر لي ما قدمت وما أخرت وما أسررت وما أعلنت وما أسرفت وما أنت أعلم به مني أنت المقدم وأنت المؤخر لا إله إلا أنت رواه مسلم وفي رواية للشافعي والشر ليس إليك والمهدي من هديت أنا بك وإليك لا منجا منك ولا ملجأ إلا إليك تباركت

اور روایت ہی حضرت علی رضی اللہ عنہ سی کہ کہا تہی نبی صلی اللہ علیہ وسلم جسوقت کہ کہڑی ہوتی طرف نماز کی اور ایک روایت میں یہ ہی کہ تہی جسوقت کہ شروع کرتی نماز اللہ اکبر کہتی پہر کہتی متوجہ کیا میں نی منہ اپنا واسطی اوسکی کہ پیدا کیا آسمانوں اور زمین کو درحالیکہ متوجہ ہونی والا ہوں طرف حق کی اور بیزار ہوں دین باطل سی اور نہیں ہوں میں شریک کرنی والوں سی تحقیق نماز میری اور عبادت میری اور زندہ رہنا میرا اور مرنا میرا واسطی اللہ ہی کی ہی کہ پروردگار ہی عالموں کا نہیں کوئی شریک اوسکا اور ساتہ اسی کی حکم کیا گیا ہوں میں اور میں ہوں مسلمانوں سی یا الٰہی تو پادشاہ ہی نہیں کوئی معبود مگر تو تو ہی پروردگار میرا اور میں بندہ تیرا ہوں ظلم کیا میں نی نفس اپنی پر اور اقرار کیا میں نی ساتہ گناہ اپنی کی یعنی اور توفیق فرمایا ہی کہ جو بندہ اپنی گناہوں کا

کلمون کو پس تحقیق او نہی نہین کہی قباحت کی بات پس کہا ایک شخص نی کہ آیا تہا مین اور تحقیق چڑہ گیا تہا دم میرا پس کہی مین نی یہ کلمات پس فرمایا حضرت نی تحقیق دیکہی مین نی بارہ فرشتی جلدی کرتی تہی ان کلمون کو کہ کونسا اونمین سی اوٹہا کر لیجاوی اوسکو یعنی جناب الہی مین روایت کی یہ مسلم نی ف اوس شخص نی جو ذکر دم چڑہنی کا کیا بیان واقع تہا الا یہ کہنی ان کلمات کی اور عذر کرنیکا اوس دخل مین کرنیکا

الفصل الاول نصل دوسری عن عائشة قالت كان رسول الله صلى الله عليه وسلم اذا افتتح الصلوة قال سبحانك اللهم وبحمدك وتبارك اسمك وتعالى جدك ولا اله غيرك رواه الترمذي و ابو داود ورواه ابن ماجة عن ابي سعيد وقال الترمذي هذا حديث لا نعرفه الا من حارثة وقد تكلم فيه من قبل حفظه روایت ہی عائشہ سی کہ کہا تہی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم جس وقت کہ شروع کرتی نماز کہتی پاک ہی تو یا الہی اور پاکی بیان کرتی ہین ہم ساتہ تعریف تیری کی اور بابرکت ہی نام تیرا اور بلند ہی بزرگی تیری اور نہین کوئی معبود سوا تیرے روایت کی یہ ترمذی اور ابو داود نی اور روایت کی ابن ماجہ نی ابی سعید سی اور کہا ترمذی نی یہ حدیث نہین جانتی ہم اسکو مگر روایت حارثہ سی اور تحقیق کلام کیا گیا ہی بیچ اوسکی بسبب حفظ اوسکی کی ف طیبی رح شافعی نی لکہا ہی کہ یہ حدیث حسن مشہور ہی عمل کیا ہی اسپر خلفائی راشدین سی عمر بن الخطاب نی اور یہ حدیث مسلم مین بہی ہی انتہی اور بہت سی تقریر اس حدیث کی تقویت مین کی ہی جو چاہی اوسمین دیکہ لی ✦

وعن جبير بن مطعم انه رای رسول الله صلى الله عليه وسلم يصلي صلوة قال الله اكبر كبيرا الله اكبر كبيرا الله اكبر كبيرا والحمد لله كثيرا والحمد لله كثيرا والحمد لله كثيرا وسبحان الله بكرة واصيلا ثلثا اعوذ بالله من الشيطان من نفخه ونفثه وهمزه رواه ابو داود وابن ماجة الا انه لم يذكر والحمد لله كثيرا وذكر في اخره من الشيطان الرجيم وقال عمر نفخه الكبر ونفثه الشعر وهمزه الموتة اور روایت ہی جبیر بن مطعم سی کہ تحقیق اونہون نی دیکہا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کو پڑہتی نماز کہتی تہی یعنی بعد تکبیر تحریمہ کی اللہ بہت بڑا ہی بڑا ہی اللہ بہت بڑا ہی بڑا ہی اللہ بہت بڑا ہی بڑا ہی اور تعریف ہی واسطی اللہ کی بہت اور تعریف ہی واسطی اللہ کی بہت اور تعریف ہی واسطی اللہ کی بہت اور پاکی بیان کرتا ہون اللہ کی صبح اور شام یعنی ہمیشہ تین بار یعنی سبحان اللہ بکرة واصیلا کو بہی تین بار پڑہتی مثل پہلی کلمات کی پناہ مانگتا ہون ساتہ اللہ کی شیطان سی تکبر اوسکی سی اور شعرون اوسکی سی اور وسوسہ اوسکی سی روایت کی یہ ابو داود اور ابن ماجہ نی مگر ابن ماجہ نی نہین ذکر کیا لفظ والحمد للہ کثیرا کا اور ذکر کیا بیچ آخر اوسکی کی من الشیطان الرجیم اور کہا حضرت عمر رض نی نفخ شیطان کا کبر ہی اور نفث اوسکا بیتین ہین اور ہمز اوسکا جنون ف مراد نفخ شیطان سی تکبر اور خود پسندی ہی کہ اوسمین آدمی کو ڈالتا ہی یعنی تکبر کرواتا ہی اور اوسکو اوسکی نظر مین اچہا کر دکہاتا ہی گویا کہ تکبر اوسمین پہونکتا ہی اور مراد نفث سی کہ معنی دم کرنی کی آتی ہی کہا کہ شیطان آدمی پر کرتا ہی یا اوس سی کرواتا ہی اور یہ معنی مناسب تر ہین ساتہ قول اللہ تعالی کی ومن شر النفاثات فی العقد کہ مراد نفاثات سی عورتین سحر کرنی والیاں ہین اور بعضون نی کہا کہ مراد نفث سی شعر مذموم ہین کہ آدمی کی جی مین ڈالتا ہی اور اوسکی منہ سی نکلواتا ہی مانند ہجو منترون کی اور اون شعرون کی کہ جنمین ہجو مسلمانون کی اور الفاظ کفر اور فسق کی ہون اور مراد ہمز سی غیبت اور طعن کرنا اور بعضون نی کہا کہ مراد ہمز شیطان سی وسوسہ اوسکا مراد ہی جیسی کہ ہمزات سی اس آیہ مین اعوذ بک من ہمزات الشیطان وسوسی اوسکی مراد رکہی ہین پس یہ معنی جب مراد ہون گی

یعنی ذکر نہیں کی گئی یہ حدیث حضرت عمر رضی سے ثابت ہوئی اور قول کسی راوی کا ہو اور اگر تفسیر اسکی حضرت عمر رضی سے ثابت ہو چکی ہو

تو مراد وہی معنی ہونگی ملا کہتے ہیں + وَعَنْ سَمُرَةَ بْنِ جُنْدُبٍ اَنَّهُ حَفِظَ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

سَكْتَتَيْنِ سَكْتَةً اِذَا كَبَّرَ وَسَكْتَةً اِذَا فَرَغَ مِنْ قِرَاءَةِ غَيْرِ الْمَغْضُوْبِ عَلَيْهِمْ وَلَا الضَّالِّيْنَ فَصَدَّقَهُ اُبَيُّ بْنُ كَعْبٍ رَوَاهُ

اَبُوْ دَاوُدَ وَرَوَى التِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ وَالدَّارِمِيُّ نَحْوَهُ اور روایت ہے سمرہ بن جندب سے کہ تحقیق اونے یاد رکھی رسول خدا

صلے اللہ علیہ وسلم سے دو سکتے یعنی چپ رہنا ایک چپ رہنا جسوقت کہ تکبیر تحریمہ کہتے اور دوسرا چپ رہنا جسوقت کہ فارغ

ہوتے پڑھنے غیر المغضوب علیہم ولا الضالین کی سے پس سچا کہا اوسکو ابی بن کعب نے روایت کی یہ ابو داود نے اور روایت کی ترمذی

اور ابن ماجہ اور دارمی نے مانند اسکی ف پہلے سکتے سے مراد نہ بکار کر پڑھنا ہے پس وہ متفق علیہ ہے درمیان سب علماء کے وسطے پڑھنے

دعاء استفتاح کی اور سکتہ دوسرا سنت ہے نزدیک شافعی کے تا مقتدی سورۂ فاتحہ پڑھیں اور منازعت امام کے ساتھ لازم نہ آوے کہ وہ

ممنوع ہے اور مذہب حنفیہ اور مالکیہ میں یہ سکتہ مکروہ ہے + ح وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

اِذَا نَهَضَ مِنَ الرَّكْعَةِ الثَّانِيَةِ اسْتَفْتَحَ الْقِرَاءَةَ بِالْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ وَلَمْ يَسْكُتْ هٰكَذَا فِيْ صَحِيْحِ مُسْلِمٍ وَذَكَرَهُ

الْحُمَيْدِيُّ فِيْ اَفْرَادِهِ وَكَذَا صَاحِبُ الْجَامِعِ عَنْ مُسْلِمٍ وَحْدَهُ اور روایت ہے ابی ہریرہ رضی سے کہا تھے رسول خدا

صلے اللہ علیہ وسلم جسوقت کہ کھڑے ہوتے دوسری رکعت پڑھ کر شروع کرتے پڑھنا الحمد للہ رب العالمین کا اور نہ چپ رہتے ایسا ہی

صحیح مسلم میں ہے اور ذکر کیا اوسکو حمیدی نے بیچ کتاب افراد اپنی کے اور اسیطرح ذکر کیا جامع الاصول والے نے فقط مسلم سے ف یعنی

جب دو رکعت کے بعد دوسرا شفعہ شروع ہوا تو جیسا کہ تو ہم پڑھنے استفتاح کی تھی ایسی بیان کیا کہ جب دوسرا شفعہ شروع کرتے تو سکتہ وسطے

پڑھنے دعاء استفتاح کی نہ کرتے بلکہ الحمد للہ ہی شروع کر دیتے اور یہ بھی احتمال ہے کہ معنی یہ ہوں کہ جب کھڑے ہوتے واسطے رکعت دوسری کے

شروع کرتے پڑھنا الحمد کا + ح س الفصل الثالث عَنْ جَابِرٍ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ

وَسَلَّمَ اِذَا اسْتَفْتَحَ الصَّلٰوةَ كَبَّرَ ثُمَّ قَالَ اِنَّ صَلَاتِيْ وَنُسُكِيْ وَمَحْيَايَ وَمَمَاتِيْ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ لَا شَرِيْكَ

لَهٗ وَبِذٰلِكَ اُمِرْتُ وَاَنَا اَوَّلُ الْمُسْلِمِيْنَ اللّٰهُمَّ اهْدِنِيْ لِاَحْسَنِ الْاَعْمَالِ وَاَحْسَنِ الْاَخْلَاقِ لَا يَهْدِيْ

لِاَحْسَنِهَا اِلَّا اَنْتَ وَقِنِيْ سَيِّئَ الْاَعْمَالِ وَسَيِّئَ الْاَخْلَاقِ لَا يَقِيْ سَيِّئَهَا اِلَّا اَنْتَ رَوَاهُ النَّسَائِيُّ

روایت ہے جابر سے کہا تھے نبی صلی اللہ علیہ وسلم جسوقت کہ شروع کرتے نماز اللہ اکبر کہتے پھر کہتے تحقیق نماز میری اور عبادت میری

اور زندہ رہنا میرا اور مرنا میرا واسطے اللہ پروردگار عالموں کے ہے نہیں کوئی شریک اوسکا اور ساتھ اسی کے حکم کیا گیا ہوں میں

اور میں ہوں اول مسلمانوں کا یا الہی راہ دکھا مجکو واسطے بہترین اعمال کے اور بہترین خلقوں کے نہیں راہ دکھاتا واسطے بہترین

اعمال و اخلاق کے مگر تو بچا مجکو بری عملوں سے اور بری خلقوں سے نہیں بچاتا بری عملوں اور بری خلقوں سے مگر تو روایت

کی یہ نسائی نے ف یہ جو ہے کہ میں ہوں اول مسلمانوں کا لکھا ہے علماء نے کہ یہ بات خاص حضرت صلعم ہی کے لیے ہے کہ اول سب سے

ما مراد نہیں کا ہے کیونکہ ہر نبی پیشتر سابق ہوتا ہے اسلام میں اپنی امت پر اور قرآن میں حضرت صلعم کو حکم ہوا ہے کہ یوں کہیں اور حضرت

حضرت عمر کی اور پھر یہ بات درست نہیں آتا ہے جہوٹ لازم آتا ہے پس بعضوں نے کہا ہے کہ نماز اس سے فاسد ہوتی ہے لیکن صحیح یہ ہے

اگر قصد تلاوت آیت قرآنی کا کرے نہ خبر دینا حالت اپنی سے تو نماز فاسد نہیں ہوتی اور کہتا ہے بندہ ضعیف کہ اگر اسے جملہ کو خبر سے مراد لیکر

اور مقصود ذات سے تجدید ایمان اور تسلیم ہی اور ظاہر کرنا اطاعت کا ہو ایک وجہ رکھتا ہی جیسی کہ تا بعدار بادشاہوں کی وقت اوتر نی
حکم کی کہتی ہیں ہم نے حکم سنا اور سہلی جو تم فرمان برداری کرینگی ہم سو ہمارا مقصود ظاہر کرنا اور اثبات رغبت اور اطاعت کا ہی واللہ اعلم
وعن محمد بن مسلمة قال ان رسول الله صلى الله عليه وسلم اذا قام يصلي تطوعا قال الله اكبر وجهت
وجهي للذي فطر السموات والارض حنيفا وما انا من المشركين وذكر الحديث مثل حديث جابر الا انه قال
وانا من المسلمين ثم قال اللهم انت الملك لا اله الا انت سبحانك وبحمدك ثم يقرأ رواه النسائي
اور روایت ہی محمد بن مسلمہ سی کہ تحقیق رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم جس وقت کہ کھڑی ہوتی پڑہتی نفل کہتی اللہ بہت بڑا ہے
متوجہ کیا میں نی منہ اپنا واسطی اوسکی کہ پیدا کیی آسمان اور زمین درحالیکہ میں توحید کرنی والا ہوں اور نہیں ہیں مشرکوں سی
اور ذکر کی حدیث مانند حدیث جابر کی مگر یہ کہ کہا محمد نی وانا من المسلمین یعنی اور جابر نی وانا اول المسلمین کہا تہا پہر کہا یا الہی تو ہی
بادشاہ ہی نہیں کوئی معبود مگر تو پاک ہی تو اور تعریف ہی تجکو پہر پڑہتی قراءۃ یعنی بعد اعوذ و بسم اللہ کی روایت کی نسائی نی

باب القراءة في الصلوة

باب قراءۃ کا بیچ نماز کی وقت قراءۃ نماز میں نزدیک سب علماء کی فرض ہی
نزدیک شافعی کی ساری نماز میں اور نزدیک مالک کی تین رکعت میں باعتبار للاکثر حکم الکل کی اور ہمارے نزدیک دو رکعت میں اور
مذہب امام احمد کا بیچ قول مشہور کی موافق شافعی کی ہی اور ایک روایت میں موافق ہمارے اور نزدیک حسن بصری اور زفر کی ایک رکعت میں
فرض ہی

الفصل الاول

فصل پہلی عن عبادة بن الصامت قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم
لا صلوة لمن لم يقرأ بفاتحة الكتاب متفق عليه وفي رواية لمسلم لمن لم يقرأ بام القرآن فصاعدا
روایت ہی عبادہ بن صامت سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی نہیں ہوتی نماز پوری اوس شخص کی کہ نہ پڑہی الحمد
روایت کی یہ بخاری اور مسلم نی اور ایک روایت مسلم کی میں یوں ہی کہ نہیں ہی نماز اوسکی کہ نہ پڑہی الحمد اور زیادہ اور رف
یعنی الحمد اور ساتہ اوسکی کچہ اور بہی پڑہنا ضروری سند پکڑی ہی ساتہ اس حدیث کی امام شافعی نی اور احمد نی بیچ ایک روایت کی
اوپر فرضیت پڑہنی فاتحہ کی نماز میں پہلی کہ نفی کی نماز کی اوس سی کہ فاتحہ نہ پڑہی اور نزدیک ہمارے نفی کمال کی ہی یعنی بغیر اوسکی
نماز پوری نہیں ہوتی دلیل ہماری قول اللہ تعالی کا ہی فاقرؤا ما تیسر من القرآن یعنی پڑہو جو کہ آسان ہو قرآن سی اور حضرت
نی ہی ایک اعرابی کو فرمایا واقرأ ما تیسر معک من القرآن یعنی پڑہ جو کہ آسان ہو ساتہ تیری قرآن سی پس فرض کہ نماز بغیر اوسکی ہو
پڑہنا ایک آیۃ یا تین آیۃ کا ہی قرآن سی خواہ فاتحہ ہو یا سوای اوسکی اور کچہ اور پڑہنا فاتحہ کا واجب ہی کہ نماز بغیر اوسکی ناقص ہوتی ہی

وعن ابي هريرة قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم من صلى صلوة لم يقرأ فيها بام القرآن
فهي خداج ثلثا غير تمام فقيل لابي هريرة انا نكون وراء الامام قال اقرأ بها في نفسك فاني سمعت رسول
الله صلى الله عليه وسلم يقول قال الله تعالى قسمت الصلوة بيني وبين عبدي نصفين ولعبدي ما سال
فاذا قال العبد الحمد لله رب العالمين قال الله تعالى حمدني عبدي واذا قال الرحمن الرحيم قال الله تعالى
اثنى علي عبدي واذا قال ملك يوم الدين قال مجدني عبدي واذا قال اياك نعبد واياك نستعين قال
هذا بيني وبين عبدي ولعبدي ما سال فاذا قال اهدنا الصراط المستقيم صراط الذين

أَنْعَمْتَ عَلَيْهِمْ غَيْرِ الْمَغْضُوبِ عَلَيْهِمْ وَلَا الضَّالِّينَ قَالَ هٰذَا لِعَبْدِي وَلِعَبْدِي مَا سَأَلَ رَوَاهُ مُسْلِمٌ
اور روایت ہی ابی ہریرہ سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی جو شخص کہ نماز پڑہی اور نہ پڑہی اوسمین ام القرآن یعنی سورۂ فاتحہ پس وہ نماز ناقص ہی
اور تین بار ہی یعنی پوری نہین پس کہا گیا واسطی ابوہریرہ کی تحقیق ہوتی ہین ہم پیچھی امام کی یعنی پس تو پڑہ ہمین کیا، ونونکی پڑہ تو
اوسکو آہستہ اپنی دل مین کہ آپ سنی آپ کو سنا مین نی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سی کہ کہتی تھی فرمایا اللہ تعالی نی کہ تقسیم کی ہی مین نی نماز
بیچ اور درمیان بندی اپنی کی آدہوں آدہ یعنی آدہا میری ہی اور آدہا بندی کی لیئی اور واسطی بندی میری کی ہی جو مانگی پس
جب کہتا ہی بندہ الحمد للہ رب العالمین فرماتا ہی اللہ تعالی تعریف کی میری بندی میری نی اور جسوقت کہتا ہی بندہ الرحمن الرحیم فرماتا ہی
اللہ تعالی ثنا کی مجہپر بندی میری نی اور جسوقت کہتا ہی بندہ مالک یوم الدین فرماتا ہی اللہ تعالی تعظیم کی میری بندی میری نی اور
جسوقت کہ کہتا ہی بندہ ایاک نعبد وایاک نستعین فرماتا ہی اللہ تعالی یہ درمیان میری اور درمیان بندی میری کی ہی یعنی عبادت
اللہ کی لیئی ہی اور مدد مانگنی بندی کی لیئی ہی اور واسطی بندی میری کی ہی جو مانگا یعنی مدد اوسکی کرتا ہون اور جسوقت کہتا ہی بندہ
اہدنا الصراط المستقیم صراط الذین انعمت علیہم غیر المغضوب علیہم ولا الضالین فرماتا ہی اللہ یہ واسطی بندی میری کی اور واسطی بندی میری کی ہی
جو مانگی روایت کی مسلم نی ف تقسیم کی ہی مین نی نماز مراد نماز سی یہان سورۂ فاتحہ ہی اور یہی وجہ ہی دلیل پکڑنی ابوہریرہ کی ساتھ اس حدیث
کی واسطی پڑہنی فاتحہ کی مقتدی کو یعنی جب فضیلت فاتحہ کی ایسی ہی تو ضرور ہوا پڑہنا اوسکا نماز مین اور حاصل حدیث کا یہ ہی کہ سورۂ فاتحہ
سات آیتین ہین تین خاص اللہ کی ثنا مین یعنی مالک یوم الدین تک اور ایک آیۃ یعنی ایاک نعبد وایاک نستعین مشترک ہی درمیان بندی اور
خدا کی کہ آدہی آیۃ مین یعنی ایاک نعبد مین اقرار اوسکی عبادت کا ہی اور آدہی آیۃ مین یعنی ایاک نستعین مین طلب حاجت ہی بندی کی اور تین
جو اوسکی بعد ہین اونمین خاص دعا بندی کی ہی اللہ تعالی سی اور یہ حدیث دلالت کرتی ہی اسپر کہ بسم اللہ داخل فاتحہ کی اور جزو اوسکا نہین
جیسی کہ مذہب ہمارا ہی کیونکہ اگر داخل کی گئین تو آٹہ آیتین ہوتی ہین پس یہ تقسیم صحیح نہین ہونگی ایکطرف ساڑہی چار ہونگی ایکطرف ساڑہی تین
پس آدہون آدہ کہان رہا اور اسپر بہی دلالت کرتی ہی کہ ایک سات آیتون مین سی صراط الذین انعمت علیہم ہی ۞ وَعَنْ أَنَسٍ أَنَّ
النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَبَا بَكْرٍ وَعُمَرَ كَانُوا يَفْتَتِحُونَ الصَّلٰوةَ بِالْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ رَوَاهُ مُسْلِمٌ
اور روایت ہی انس سی یہ کہ تحقیق نبی صلعم اور ابوبکر اور عمر تہی شروع کرتی نماز ساتہ الحمد للہ رب العالمین کی روایت کی مسلم نی ف ظاہر اس حدیث
سی یہ معلوم ہوتا ہی کہ حضرت صلعم الحمد کی پہلی بسم اللہ نہ پڑہتی تہی ولیکن پڑہنا اوسکا متفق علیہ ہی کہ کسی کو خلاف اوسمین نہین اور اور حدیثون سی پڑہنا
اوسکا ثابت ہوا ہی خواہ بسم اللہ کو جزو فاتحہ کا کہین جیسا کہ شافعی کہتی ہین یا جزو نہ کہین جیسی کہ حنفیہ کہتی ہین پس شافعیہ دلیل کرتی ہین اس حدیث کی کہ
مراد الحمد للہ رب العالمین سی سورۂ فاتحہ ہی جیسی کہ کہتی ہین کہ الم پڑہی اور سورۂ بقر مراد ہوتی ہی پس اس سی نہ نکلا کہ بسم اللہ نہ پڑہتی تہی اور حنفیہ کہتی ہین
کہ مراد نفی جہر کی ہی کہ بسم اللہ پکار کر نہ پڑہتی تہی نفی مطلق پڑہنی کی نہین کیونکہ ثابت ہوا ہی آنحضرت صلعم سی اور خلفای راشدین سی اور اونکا
رضوان اللہ تعالی علیہم اجمعین سی کہ پکار کر نہ پڑہتی تہی بسم اللہ کو اگرچہ نماز جہریہ ہوتی اور شیخ ابن ہمام نی بعضی حفاظ سی یعنی جنکو بہت سی حدیثین
یاد ہوتی ہین نقل کیا ہی کہ کوئی حدیث ثابت نہین ہوئی ہی کہ صریح ہو بیچ جہر کرنی بسم اللہ کی مگر کہ اوسکی اسناد مین کلام ہی انتہی اور کہتی ہین
صحابہ اور تابعین اور تبع تابعین وغیرہم سی اکثر منقول ہی کہ جہر نہین کرتی تہی اور احیانا اگر بعضون سی جہر روایت کیا گیا ہی
تو واسطی تعلیم کی تہا یا بسبب کمال قرب کی مقتدیون نی سنا اور ترمذی نی دو باب لکہی ہین ایک مین حدیثین جہر کرنی بسم اللہ کی

لکھی ہین اور دوسری مین ترک جہر کی اور ترجیح دی ہی حدیثون ترک جہر کیواور کہا ہی کہ یہی اس جانب کی مین اکثر اہل علم کی صحابی
مثل ابی بکر اور عمر اور عثمان اور علی وغیرہم کی اور تابعین وغیرہم سی ۱۲ ح ** وَعَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ
عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اِذَا اَمَّنَ الْاِمَامُ فَاَمِّنُوْا فَاِنَّهٗ مَنْ وَافَقَ تَاْمِیْنُهٗ تَاْمِیْنَ الْمَلٰٓئِکَةِ غُفِرَ لَهٗ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهٖ مُتَّفَقٌ عَلَیْهِ
وَفِیْ رِوَایَةٍ قَالَ اِذَا قَالَ الْاِمَامُ غَیْرِ الْمَغْضُوْبِ عَلَیْهِمْ وَلَا الضَّآلِّیْنَ فَقُوْلُوْا اٰمِیْنَ فَاِنَّهٗ مَنْ وَافَقَ قَوْلُهٗ
قَوْلَ الْمَلٰٓئِکَةِ غُفِرَ لَهٗ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهٖ هٰذَا لَفْظُ الْبُخَارِیِّ وَلِمُسْلِمٍ نَحْوُهٗ وَفِیْ اُخْرٰی لِلْبُخَارِیِّ قَالَ
اِذَا اَمَّنَ الْقَارِیُٔ فَاَمِّنُوْا فَاِنَّ الْمَلٰٓئِکَةَ تُؤَمِّنُ فَمَنْ وَافَقَ تَاْمِیْنُهٗ تَاْمِیْنَ الْمَلٰٓئِکَةِ
غُفِرَ لَهٗ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهٖ اور روایت ہی ابی ہریرہ سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی جسوقت کہ آمین
کہی امام پس آمین کہو یعنی جب امام بعد قراۃ فاتحہ کی آمین کہتا ہی اوسوقت فرشتی بہی آمین کہتی ہین پس تم بہی اوسوقت آمین کہو اسلیی
کہ تحقیق جو شخص کہ موافق ہوجاوی آمین اوسکی اور آمین فرشتون کی بخشتا ہی اللہ واسطی اوسکی جو اگلی گذری گناہ اوسکی روایت کی یہ
بخاری اور مسلم نی اور ایک روایت مین ہی کہ فرمایا حضرتؐ نی جسوقت کہی امام غیر المغضوب علیہم ولا الضالین پس کہو آمین پس تحقیق جو شخص
کہ مطابق ہو کہنا اوسکا کہنی فرشتون کی بخشی جاویگی واسطی اوسکی جو اگلی کہی گناہ یہ لفظ بخاری کی ہین اور مسلم مین مانند اسکی اور ہی اور روایت کے
بخاری مین کہا جسوقت آمین کہی پڑہنی والا قرآن کا یعنی امام یا مطلق پڑہنی والا پس آمین کہو اسلیی کہ تحقیق فرشتی آمین کہتی ہین پس جو شخص
کہ موافق ہو آمین اوسکی آمین فرشتون کی کی بخشی جاتی ہین واسطی اوسکی وہ کہ اگلی ہین گناہ اوسکی ف معنی آمین کی یہ ہین کہ یا اللہ قبول کر
دعا میری اور مراد فرشتون سی حفظہ یعنی فرشتی عمل لکہنی والی ہین اور بعضون نی کہا کہ اور فرشتی ہین سوا اونکی ۱۲ ح س وَعَنْ
اَبِیْ مُوْسَی الْاَشْعَرِیِّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اِذَا صَلَّیْتُمْ فَاَقِیْمُوْا صُفُوْفَکُمْ ثُمَّ لْیَؤُمَّکُمْ
اَحَدُکُمْ فَاِذَا کَبَّرَ فَکَبِّرُوْا وَاِذَا قَالَ غَیْرِ الْمَغْضُوْبِ عَلَیْهِمْ وَلَا الضَّآلِّیْنَ فَقُوْلُوْا اٰمِیْنَ یُجِبْکُمُ اللّٰهُ فَاِذَا کَبَّرَ
وَرَکَعَ فَکَبِّرُوْا وَارْکَعُوْا فَاِنَّ الْاِمَامَ یَرْکَعُ قَبْلَکُمْ وَیَرْفَعُ قَبْلَکُمْ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَتِلْکَ بِتِلْکَ
قَالَ وَاِذَا قَالَ سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهٗ فَقُوْلُوْا اَللّٰهُمَّ رَبَّنَا لَکَ الْحَمْدُ یَسْمَعِ اللّٰهُ لَکُمْ رَوَاهُ مُسْلِمٌ
وَفِیْ رِوَایَةٍ لَهٗ عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ وَقَتَادَةَ وَاِذَا قَرَاَ فَاَنْصِتُوْا اور روایت ہی ابی موسی اشعری سی
کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی جسوقت کہ پڑہو تم نماز پس سیدہی کرو اپنی صفونکو پہر امام ہو ایک تمہارا پس جسوقت کہ اللہ اکبر کہی
امام پس اللہ اکبر کہو اور جسوقت کہی غیر المغضوب علیہم ولا الضالین پس کہو آمین مقبول کریگا دعا تمہاری اللہ پس جسوقت کہ اللہ اکبر کہی امام
اور رکوع کری پس اللہ اکبر کہو اور رکوع کرو پس تحقیق امام رکوع کرتا ہی پہلی تمہاری اور اوٹہتا ہی پہلی تمسی پس فرمایا رسول خدا صلی اللہ
علیہ وسلم نی پس یہ بدلی اوسکی فرمایا حضرتؐ نی اور جسوقت کہی امام سمع اللہ نی واسطی اوسکی کہ حمد کرتا ہی اوسکو پس کہو یا الہی ای رب
ہماری واسطی تیری حمد ہی سنتا ہی اللہ حمد تمہاری روایت کی یہ مسلم نی اور ایک روایت مسلم کی مین ابی ہریرہ اور قتادہ سی یہ لفظ
زیادہ ہی اور جسوقت پڑہی پس چپ رہو ف پس یہ بدلی اوسکی یعنی چاہیی کہ مقدار رکوع مقتدی اور امام کی برابر ہو پس فرمایا کہ
وہ لحظہ کہ سبقت کی ہی امام نی ساتہ اوسکی تمہری پہلی رکوع کرنیکی پورا ہوجاتا ہی ساتہ اوس لحظہ کی کہ تاخیر کی اوس سی تمنی بعد
سر اوٹہانی اوسکی کی رکوع سی یعنی جیسی امام کی بعد رکوع مین گئی تہی ویسی ہی اوٹہی بہی بعد اوسکی پس مقدار رکوع امام کی اور

معنون کی موافق ہی روایت آیندہ کہ بقدر تیس آیتون کی پڑہتی تہی ایسی کہ سورہ مذکورہ مین اونتیس آیتین ہین اور بر تقدیر معنون اول
کی روایت آیندہ مخالف ہوتی ہی اس روایت کی اور پچھلی دو رکعتون مین مقدار آدہی کی اور سی ہی اس سی معلوم ہوتا ہی کہ ظہر کی اخیر کی
دو رکعتون مین بہی سورہ پڑہتی تہی مختصر سلی ہی قول جدید امام شافعی کا موافق اسکی ہی لیکن فتوی قول قدیم پر ہی کہ وہ موافق مذہب
ابو حنیفہ کی ہی پس حمل کیا جاوی گا فعل آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا بیان جواز پر نہ سنت پر یعنی کبہی اسطرح پڑہتی تہی تا لوگ اسکا جائز ہونا
معلوم کرین جاننا چاہیی کہ سب امام قائل ہین کہ اخیر کی دو رکعتون مین اختصار کرنا سورۂ فاتحہ پر سنت ہی اور ہماری نزدیک اگر تسبیح کہی
یا سکوت کری تو بہی جائز ہی لیکن قراءۃ افضل ہی اور نخعی اور ثوری اور تمام علماء کوفہ کی اسیپر ہین اور محیط مین کہا ہی کہ اگر قصداً سکوت
کری برا ہی واسطی مخالفت سنت کی اور بیچ روایت حسن بن زیاد کی ابو حنیفہ سی آیا ہی کہ قراءۃ اخیر کی رکعتون مین واجب ہی اور ابن ابی شیبہ نی
حضرت علی و ابن مسعود سی روایت کی ہی کہ قراءۃ پڑہ پہلی دونون رکعتون مین اور تسبیح کہہ اخیر کی دونون مین کذا ذکر الشمنی اور یہ بہی کہا ہی کہ اگر
اخیر کی دونون رکعتون مین سورۂ فاتحہ اور کوئی سورہ پڑہی سجدہ سہو کا واجب نہین ہوتا صحیح تر یہی ہی ایسی کہ پڑہنا ہی سورۂ فاتحہ کا ہر
کی رکعتون مین سنت ہی اور ترک کرنا سورہ کا واجب نہین اور صحیح تر نزدیک احمد کی یہ ہی کہ پڑہنا سورہ کا اخیر مین مکروہ نہین کیونکہ حضرت صلعم
سی آیا ہی کہ کبہی کبہی زیادہ کرتی تہی سورہ فاتحہ پر بیچ دو رکعتون اخیر کی لیکن مستحب ہی ترک کرنا سورہ کا ۞ح وَعَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ
قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْرَءُ فِي الظُّهْرِ بِاللَّيْلِ إِذَا يَغْشَى وَفِي رِوَايَةٍ بِسَبِّحِ اسْمَ رَبِّكَ الْأَعْلَى وَفِي
الْعَصْرِ نَحْوَ ذٰلِكَ وَفِي الصُّبْحِ أَطْوَلَ مِنْ ذٰلِكَ رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہی جابر بن سمرہ سی کہا تہی نبی صلی اللہ علیہ وسلم
پڑہتی ظہر مین واللیل اذا یغشی اور ایک روایت مین ہی کہ پڑہتی سبح اسم ربک الاعلی اور عصر مین مانند اسکی اور صبح مین دراز اس سی روایت کی یہ مسلم نی
ف یعنی حدیثون مین جو واقع ہوا ہی کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم پڑہتی تہی فلانی نماز مین فلانی سورہ اور بیان نہین کیا کہ کلی مین پڑہتی تہی یا دونو
مین یا ایک رکعت مین بلا تعین پہلی یا دوسری کی پس یہ عبارت ان سب احتمالات کو شامل ہی لیکن بیچ حمل کرنیکی اوپر پڑہنی ایک سورۃ کی دونو
رکعت مین تکرار لازم آویگی یا تبعیض سورۃ کی یعنی تہوڑی ایک مین پڑہی تہوڑی ایک مین اور یہ دونون بعید ہین اگرچہ جائز ہین ایسی کہ وقوع انکا
آنحضرت صلعم سی نادر ہی اور فقہانی لکہا ہی کہ پڑہنا تمام سورۃ کا اگرچہ تہوڑی ہو افضل ہی پڑہنی بعض سورۃ کی سی اگرچہ طویل ہو یہ حکم سوای تراویح کی
ہی کہ اوسمین ختم کرنا ساری مہینی مین افضل ہی چہوٹی سورۃ پڑہنی سی اور حمل کرنا اوپر پڑہنی کی بیچ ایک رکعت کی خواہ اول ہو خواہ دوسری ظاہر ترین
احتمالات کا ہی بحسب عبارت کی اور سنا مین نی بعض ثقات فقہاء مکہ کی سی کہ مشیوا حنفیون کی تہی کہ یہ جو فقہانی تعین کی ہی طوال مفصل اور
اوساط مفصل اور قصار مفصل کی یہ معتبر ہی پہلی رکعت مین ۞ح ع وَعَنْ جُبَيْرِ بْنِ مُطْعِمٍ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
يَقْرَءُ فِي الْمَغْرِبِ بِالطُّورِ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہی جبیر بن مطعم سی کہ کہا سنا مین نی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو کہ پڑہتی تہی
مغرب مین سورۂ طور روایت کی یہ بخاری اور مسلم نی وَعَنْ أُمِّ الْفَضْلِ بِنْتِ الْحَارِثِ قَالَتْ سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
يَقْرَءُ فِي الْمَغْرِبِ بِالْمُرْسَلَاتِ عُرْفًا مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہی ام فضل بیٹی حارث کی سی کہ کہا سنا مین نی رسول خدا صلعم کو
کہ پڑہتی تہی مغرب مین سورہ مرسلات عرفا روایت کی یہ بخاری اور مسلم نی ف یہ حدیثین اور وہ حدیث کہ اوسمین آیا ہی کہ حضرت صلعم
نماز مغرب مین سورۂ اعراف اور انفال اور دخان پڑہتی تہی اور ایسی ہی اور حدیثین کہ مثل انکی واقع ہوئی ہین دلالت کرتی ہین اوپر
ہونی قراءۃ کی جیسی کہ فقہانی لکہا ہی کہ طوال مفصل فجر مین اور ظہر مین اور اوساط عصر اور عشا مین اور قصار مغرب مین پڑہی پس حمل کیا

نقصان نہین قرأۃ کی یہی کہ حضرت امیر المومنین عمرؓ نے ناسہ ابو موسیٰ اشعری کو کہ حاکم کوفہ کی تھی کہا اوسمین تفصیل کی تھی پس حاصل تو
قرأۃ کا یہ ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی نماز مین امر قرأۃ کا بیچ طول اور قصر کی مختلف تھا ساتھ اختلاف احوال اور وقت کی اور
مصلحت جو ان کی عبادت کی مقرر تھا امر اوپر اسکے حضرت عمرؓ کی اور ضروری ہی کہ اونکو کچھ دلیل اور سماع حضرت سے اس باب مین ہوگا اور شاید کہ
کن اوقات حضرت اسطرح پڑھتی ہونگی جیسی کہ حضرت عمرؓ نے کہا اور کبھی کبھی خلاف اوسکی ہوگا غرض کہ مین کافی ہی قول حضرت عمرؓ کا واسطے ترجیح

وَعَنْ جَابِرٍ قَالَ كَانَ مُعَاذُ بْنُ جَبَلٍ يُصَلِّي مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ يَأْتِي فَيَؤُمُّ قَوْمَهُ فَصَلَّى لَيْلَةً
مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْعِشَاءَ ثُمَّ أَتَى قَوْمَهُ فَأَمَّهُمْ فَافْتَتَحَ بِسُورَةِ الْبَقَرَةِ فَانْحَرَفَ رَجُلٌ فَسَلَّمَ
ثُمَّ صَلّٰى وَحْدَهُ وَانْصَرَفَ فَقَالُوا لَهُ أَنَافَقْتَ يَا فُلَانُ قَالَ لَا وَاللّٰهِ وَلَآتِيَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ فَلَأُخْبِرَنَّهُ فَأَتٰى رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ إِنَّا أَصْحَابُ نَوَاضِحَ
نَعْمَلُ بِالنَّهَارِ وَإِنَّ مُعَاذًا صَلّٰى مَعَكَ الْعِشَاءَ ثُمَّ أَتٰى قَوْمَهُ فَافْتَتَحَ بِسُورَةِ الْبَقَرَةِ
فَأَقْبَلَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلٰى مُعَاذٍ فَقَالَ يَا مُعَاذُ أَفَتَّانٌ أَنْتَ اِقْرَأْ
وَالشَّمْسِ وَضُحٰهَا وَالضُّحٰى وَاللَّيْلِ إِذَا يَغْشٰى وَسَبِّحِ اسْمَ رَبِّكَ الْأَعْلٰى مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ

اور روایت ہی جابرؓ سی کہ کہا تھی معاذ بن جبل نماز پڑہتی ساتھ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی پہر آتی پس امام ہوتی اپنی قوم کی پس نماز پڑہی
معاذ نے ایک رات ساتھ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی عشا کی پہر آئی اپنی قوم مین پس امام ہوئی اونکی پس شروع کی سورۂ بقرہ پس پہرا
ایک شخص نماز سی پس سلام پہیرا پہر نماز پڑہی اکیلی اور چلا گیا پس کہا لوگون نے اوسکو کیا منافق ہوگیا تو اے فلانی یعنی یہ فعل منافقون کا سا
کیا تو نی اے فلانی کہ جماعت سی نکلا اور کاہل وجودی کی نماز سی کہا اوسنی نہین منافق ہوا مین قسم ہی اللہ کی اور البتہ آونگا مین رسول خدا
صلی اللہ علیہ وسلم کی پاس پس خبر دونگا اونکو پس آیا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی پاس پس کہا اے رسول خدا کی ہم اونٹ والی ہین کہ
پانی کھینچتی ہین ساتھ اونکی یعنی درختون اور کہیتون مین دیتی ہین محنت کرتی ہین ہم دنکو اور تحقیق معاذ نے نماز پڑہی ساتھ آپکی عشا کی پہر آئی اپنی
قوم کی پاس پس شروع کی سورۂ بقرہ یعنی مجھے اسمین رنج ہوا کہ دنکا تھکا ہوا تھا پس متوجہ ہوئی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم طرف معاذ کی پس
فرمایا اے معاذ کیا فتنہ مین ڈالنی والا ہی تو یعنی لوگون سی جماعت چہڑوا کر دین مین خلل ڈلواتا ہی پڑہ والشمس و ضحٰہا اور والضحٰی اور واللیل
اذا یغشٰی اور سبح اسم ربک الاعلیٰ روایت کی یہ بخاری اور مسلم نے **ف** پس سلام پہیرا یعنی اگرچہ محل سلام کا نہ تہا لیکن اوسنی چاہا کہ نماز کا
ساتھ سلام کی نکلی تا مشابہت ہو ساتھ تمام ہونی نماز کی اور ایک روایت مین بعد سبح اسم ربک الاعلیٰ کی یہ سورتین بھی روایت کی گئی ہین
اذا السماء انفطرت اور اذا السماء انشقت اور بروج اور طارق اور شافعیہ نے ساتھ اس حدیث کی دلیل پکڑی ہی اسپر کہ فرض پڑہنی والی کا
اقتدا کرنا نفل پڑہنی والی کا جائز ہی اسلیے کہ معاذ جو حضرت کی ساتھ نماز پڑہتی تھی فرض ادا ہو جاتا تھا پس نماز جو قوم کی ساتھ پڑہتی تھی
نفل ہوتی تھی اور قوم کی نماز فرض تھی پس معاذ کی اس فعل کی آنحضرت نے تقریر کی یعنی روا رکھا منع نفرمایا اور حنفیہ کی نزدیک یہ جائز
نہین پس جواب شافعیہ کو حنفیہ یہ دیتی ہین کہ نیت ایک امر ہی کہ نہین مطلع ہوتا اوسپر کوئی مگر ساتھ خبر دینی نیت کرنیوالی کی پس جائز ہی
کہ معاذ حضرت کی ساتھ نماز بہ نیت نفل پڑہتی ہون تاکہ سیکہین حضرت سی طریقہ نماز کا اور برکت اور فضیلت حضرت کی نماز کی حاصل کرین
اور دفع کرین اپنی نفس سی تہمت نفاق کی پہر آتی ہون قوم کی پاس اور پڑہاتی ہون اونکو نماز فرض تو دونون فضیلتین حاصل کرلی

پس عمل کرنا اسپر اولی ہی اسلیے کہ یہ سب کی نزدیک جائز ہی بخلاف پہلی بات کی اور یہ حدیث دلالت کرتی ہی اسپر کہ امام کو سنت ہے
تخفیف کرنی نماز مین اور رعایت کرنی ضعیفون کی + ح ع وَعَنِ الْبَرَاءِ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
يَقْرَأُ فِي الْعِشَاءِ وَالتِّيْنِ وَالزَّيْتُوْنِ وَمَا سَمِعْتُ اَحَدًا اَحْسَنَ صَوْتًا مِنْهُ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہی براء سے
کہ کہا سنا مین نی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سی کہ پڑہتی تھی عشا مین والتین والزیتون اور نہین سنا مین نی کسی کو زیادہ خوش آواز حضرت سی
روایت کی یہ بخاری اور مسلم نی ف یعنی دونون رکعتون مین سی ایک رکعت مین والتین پڑہتی اور دوسری مین اور کچہ + ح + وَعَنْ
جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْرَأُ فِي الْفَجْرِ بِقٓ وَالْقُرْاٰنِ الْمَجِيْدِ وَنَحْوِهَا وَكَانَتْ صَلٰوتُهُ
بَعْدُ تَخْفِيْفًا رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہی جابر بن سمرہ سی کہ کہا تھی نبی صلی اللہ علیہ وسلم کہ پڑہتی فجر مین سورہ قاف والقران المجید
اور مانند اوسکی اور تھی نماز حضرت کی پیچہی نماز فجر کی ہلکی روایت کی یہ مسلم نی ف یعنی فجر کی نماز مین قراۃ دراز پڑہتی اور اور پچہلی نمازین سے
کم اسلیے کہ وہ وقت قبولیت دعا اور برکت کا ہوتا ہی + ح وَعَنْ عَمْرِو بْنِ حُرَيْثٍ اَنَّهُ سَمِعَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
يَقْرَأُ فِي الْفَجْرِ وَاللَّيْلِ اِذَا عَسْعَسَ رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہی عمرو بن حریث سی کہ تحقیق اونہون نی سنا نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو
کہ پڑہتی نماز فجر مین واللیل اذا عسعس یعنی اذا الشمس کورت روایت کی یہ مسلم نی وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ السَّائِبِ قَالَ صَلّٰى لَنَا رَسُوْلُ
اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الصُّبْحَ بِمَكَّةَ فَاسْتَفْتَحَ سُوْرَةَ الْمُؤْمِنِيْنَ حَتّٰى جَاءَ ذِكْرُ مُوْسٰى وَهَارُوْنَ اَوْ ذِكْرُ
عِيْسٰى اَخَذَتِ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَعْلَةٌ فَرَكَعَ رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہی عبد اللہ بن سائب سی کہ کہا نماز پڑہائی ہمکو
رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نی وقت فجر کی مکہ مین یعنی بعد فتح مکہ کی پس شروع کی سورہ مومنین یعنی قد افلح المومنون یہانتک کہ
آیا ذکر حضرت موسیٰ اور ہارون کا یا ذکر حضرت عیسیٰ کا درپیش آئی نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو کہانسی پس رکوع کیا روایت کی یہ مسلم نی
ف ذکر حضرت موسیٰ اور حضرت ہارون کا اس آیت مین ہی ثم ارسلنا موسیٰ واخاہ ہارون اور ذکر حضرت عیسیٰ کا اس آیت مین ہی
وجعلنا ابن مریم وامہ آیۃ اور پیش آئی کہانسی یعنی اونکی ذکر سی روئی یہانتک کہ غالب ہوئی اونپر کہانسی پس سورہ تمام نکرسکی رکوع کردیا
وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْرَأُ فِي الْفَجْرِ يَوْمَ الْجُمُعَةِ بِالٓمّٓ تَنْزِيْلُ فِي الرَّكْعَةِ
الْاُوْلٰى وَفِي الثَّانِيَةِ هَلْ اَتٰى عَلَى الْاِنْسَانِ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہی ابی ہریرہ سی کہ کہا تھی نبی صلی اللہ علیہ وسلم پڑہتی فجر کی نماز مین
دن جمعہ کی الم تنزیل پہلی رکعت مین اور دوسری رکعت مین ہل اتی علی الانسان روایت کی یہ بخاری اور مسلم نی ف شافعیہ کا عمل اسی پر ہے
اور حنفیہ نی جو قراۃ مقرر کرنی کو منع کیا ہی تو اس صورت مین کیا ہی کہ لوگ اوسکو لازم اور واجب جانکر پڑہین اور اوسکی سوا اور کچہہ
پڑہنی کو مکروہ جانین اور اگر واسطی برکت حاصل کرنیکی ساتہ قراۃ حضرت کی اور اتباع سنت کی پڑہین مضائقہ نہین بشرطیکہ سوا اوسکی
اور بہی کچہہ کبہی کبہی پڑہین تا جاہل گمان نہ لیجاوین کہ سوا اوسکی جائز نہین اور دلیل حنفیہ کی یہی ہی کہ دوام اس عمل کا پیغمبر صلعم سی
ثابت نہین ہوا ہی بلکہ کبہی کبہی پڑہتی ہونگی پس کبہی کبہی پڑہنا ہر کسی کو افضل ہی اور صبح کی نماز مین سورہ سجدہ پڑہی تو سجدہ تلاوت کا بہی
کری اگرچہ بعض شافعیہ نی بعض ایام مین امام کی لیی ترک اوسکا اولی لکہا ہی لیکن حضرت صلی اللہ علیہ وسلم سی ثابت ہوا ہی + ح وَعَنْ
عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِيْ رَافِعٍ قَالَ اسْتَخْلَفَ مَرْوَانُ اَبَا هُرَيْرَةَ عَلَى الْمَدِيْنَةِ وَخَرَجَ اِلٰى مَكَّةَ فَصَلّٰى لَنَا اَبُوْ هُرَيْرَةَ الْجُمُعَةَ
فَقَرَأَ سُوْرَةَ الْجُمُعَةِ فِي السَّجْدَةِ الْاُوْلٰى وَفِي الْاٰخِرَةِ اِذَا جَاءَكَ الْمُنَافِقُوْنَ فَقَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

يَقْرَءُ بِهِمَا يَوْمَ الْجُمُعَةِ رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہی عبید اللہ ابن ابی رافع سی کہا خلیفہ کیا مروان نی ابو ہریرہ کو مدینہ
اور نکلا مروان طرف مکہ کی پس نماز پڑہائی ہمکو ابو ہریرہ نی جمعہ کی پس پڑہی سورہ جمعہ پہلی رکعت مین اور دوسری رکعت مین سورہ اذا جاءک
المنافقون پس کہا سنا مین نی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو کہ پڑہتی تہی یہ دونون سورتین دن جمعہ کی یعنی نماز جمعہ مین روایت کی یہ مسلم نی
وَعَنِ النُّعْمَانِ بْنِ بَشِيْرٍ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْرَأُ فِي الْعِيْدَيْنِ وَفِي الْجُمُعَةِ بِسَبِّحِ اسْمَ
رَبِّكَ الْأَعْلٰى وَهَلْ اَتٰكَ حَدِيْثُ الْغَاشِيَةِ قَالَ وَاِذَا اجْتَمَعَ الْعِيْدُ وَالْجُمُعَةُ فِيْ يَوْمٍ وَاحِدٍ
قَرَأَ بِهِمَا فِي الصَّلَاتَيْنِ رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہی نعمان بن بشیر سی کہ کہا تہی نبی صلی اللہ علیہ وسلم پڑہتی دونون عیدون مین اور
جمعہ مین سبح اسم ربک الاعلی اور ہل اتاک حدیث الغاشیہ کہا نعمان نی اور جب جمع ہوتی عید اور جمعہ ایک دن مین پڑہتی یہ دونون سورتین دونون
نمازون مین یعنی عید مین اور جمعہ مین روایت کی یہ مسلم نی **ف** اس سی معلوم ہوا کہ پڑہنا ان دونون سورتون کا ان نمازون مین مستحب ہی
اور یہی معلوم ہوا کہ سورہ جمعہ اور منافقون نماز جمعہ مین ہمیشہ نہ پڑہتی تہی * وَعَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ اَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ
سَأَلَ اَبَا وَاقِدٍ اللَّيْثِيَّ مَا كَانَ يَقْرَأُ بِهِ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْاَضْحٰى وَالْفِطْرِ
فَقَالَ كَانَ يَقْرَءُ فِيْهِمَا بِقٓ وَالْقُرْاٰنِ الْمَجِيْدِ وَاقْتَرَبَتِ السَّاعَةُ رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہی عبید اللہ سی کہ تحقیق عمر بن الخطاب نی
پوچہا ابو واقد لیثی سی کہ کیا پڑہتی تہی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم عید قربان مین اور عید فطر مین پس کہا تہی پڑہتی ان دونون مین سورہ
قاف والقرآن المجید اور اقتربت الساعۃ روایت کی یہ مسلم نی **ف** مقصود حضرت عمر رضی کو اس پوچہنی سی یہ تہا کہ حاضرین اسکو سنین
اور اونکی ذہن مین قرار پکڑی والا باوجود اس قرب کی کہ حضرت سی رکہتی تہی اور حضرت کی احوال اقوال سی واقف تہی نہ جاننا اونکا بعید تہا
وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَرَأَ فِيْ رَكْعَتَيِ الْفَجْرِ قُلْ يَا اَيُّهَا
الْكَافِرُوْنَ وَقُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہی ابی ہریرہ سی کہ کہا تحقیق رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم پڑہتی تہی بیچ دو رکعتون
سنت فجر کی قل یا ایہا الکافرون اور قل ہو اللہ احد روایت کی یہ مسلم نی وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْرَأُ فِيْ رَكْعَتَيِ الْفَجْرِ قُوْلُوْا اٰمَنَّا بِاللّٰهِ وَمَا اُنْزِلَ اِلَيْنَا وَالَّتِيْ فِيْ اٰلِ عِمْرَانَ قُلْ يَا اَهْلَ الْكِتَابِ تَعَالَوْا
اِلٰى كَلِمَةٍ سَوَاءٍ بَيْنَنَا وَبَيْنَكُمْ رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہی ابن عباس سی کہ کہا تہی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم پڑہتی
بیچ دونون رکعتون سنت فجر کی قولوا آمنا باللہ وما انزل الینا کہ سورہ بقر مین ہی اور وہ آیت کہ سورہ آل عمران مین ہی قل یا اہل الکتب تعالوا
الی کلمۃ سواء بیننا وبینکم روایت کی یہ مسلم نی **ف** پہلی آیۃ ساری یون ہی قولوا آمنا باللہ وما انزل الینا وما انزل الی ابراہیم واسمعیل واسحق
ویعقوب والاسباط وما اوتی موسی وعیسی وما اوتی النبیون من ربہم لا نفرق بین احد منہم ونحن لہ مسلمون اور دوسری آیۃ آل عمران
کی یون ہی قل یا اہل الکتب تعالوا الی کلمۃ سواء بیننا وبینکم ان لا نعبد الا اللہ ولا نشرک بہ شیئا ولا یتخذ بعضنا بعضا اربابا من دون اللہ
فان تولوا فقولوا اشہدوا بانا مسلمون ظاہر یہ ہی کہ کبہی کبہی یہ دو آیتین پڑہتی ہونگی اور قل یا اور قل ہو اللہ اکثر پڑہتی ہونگی اور اس سی
یہ بہی معلوم ہوا کہ پڑہنا بعض سورۃ کا خصوصا سورۃ کی درمیان مین سی مکروہ نہین *

الفصل الثانی

فصل دوسری
عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَفْتَتِحُ صَلٰوتَهُ بِبِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ
وَقَالَ هٰذَا حَدِيْثٌ لَيْسَ اِسْنَادُهُ بِذَاكَ روایت ہی ابن عباس سی کہ کہا تہی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم شروع کرتی نماز اپنی

ساتھ بسم اللہ الرحمن الرحیم کی روایت کی یہ ترمذی نے اور کہا یہ حدیث نہیں اسناد اسکی ایسی یعنی قوی **ف** شروع کرتے نماز اپنی ساتھ
بسم اللہ الرحمن الرحیم کے یعنی بسم اللہ چپکے سے پڑھتے پھر قراءۃ شروع کرتے تھے چپکے کی اسلیے لگائی تا یہ حدیث مخالف اور کئی حدیثوں کے نہ ہو
کہ شروع کرتے نماز ساتھ الحمد للہ رب العالمین کے اور میرک شاہ نے کہا ہے کہ اس حدیث کو جو ضعیف کہا ہے امین نظر ہے بلکہ یہ حدیث حسن ہے اور
اسناد اسکی صحیح ہے ٭ ع **وعن** وائل بن حجر قال سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قرأ
غیر المغضوب علیہم ولا الضالین فقال آمین مد بها صوته رواه الترمذی وابو داود
والدارمی وابن ماجه اور روایت ہے وائل بن حجر سے کہ کہا سنا میں نے رسول خدا صلعم کو کہ پڑھا
غیر المغضوب علیہم ولا الضالین پس کہا آمین دراز کی ساتھ اسکی آواز اپنی روایت کی یہ ترمذی اور ابو داود اور دارمی اور ابن ماجہ نے
ف دراز کی ساتھ اسکی آواز دراز کی آواز سے پکار کر کہنا مراد ہے یا مد کرنا الف آمین کو جاننا چاہیے کہ آمین کہنی بعد پڑھنے فاتحہ کے سنت ہے
بالاتفاق خواہ منفرد ہو یا امام یا مقتدی اگرچہ امام آمین نہ کہے اور پکار کر کہنا اسکا سنت ہے امام شافعی اور امام احمد کے نزدیک اور امام ابو حنیفہ
کے نزدیک پکار کر نہیں کہے کہتے ہیں کہ حدیثیں پکار کر کہنے کی محمول ہیں اس پر کہ یہ ابتدا میں تھا واسطے تعلیم کے پھر جبکہ صحابہ سیکھ لیے چپکے کہنے لگے
چنانچہ کہا ابن ہمام نے کہ روایت کی احمد اور ابو یعلی اور طبرانی اور دارقطنی اور حاکم نے حدیث شعبہ کی سے کہ اونہوں نقل کی علقمہ بن وائل سے
اونہوں اپنے باپ سے کہ اونہوں نماز پڑھی ساتھ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے پس جب پہونچے غیر المغضوب علیہم ولا الضالین پر کہی آمین اور چپکے کہی
اور پیروی کی ہے اونہوں نے ابن مسعود کی کہ وہ چپکے کہتے تھے اور حضرت عمر رض سے منقول ہے کہ کہا اونہوں نے چار چیزیں ہیں کہ امام اونہیں
اخفا کرے اعوذ اور بسم اللہ اور سبحانک اللہم اور آمین اور اصل دعا میں چپکے پڑھنا ہے واسطے قول اللہ تعالی کے ادعوا ربکم تضرعا وخفیہ یعنی پکارو
اپنے رب سے گڑگڑا کر اور چپکے اور شک نہیں ہے آمین کہ آمین دعا ہے پس نزدیک تعارض کے راجح ہوا چپکے کہنا اوسکا اور آمین قرآن سے نہیں ہے
اجماعا پس نہیں لائق ہے یہ کہ ہو ساتھ آواز قرآن کی جیسے کہ نہیں جائز ہے لکھنا اوسکا مصحف میں واللہ اعلم ٭ ح ع **وعن** ابی
زہیر النمیری قال خرجنا مع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ذات لیلۃ فاتینا علی رجل
قد الح فی المسئلۃ فقال النبی صلی اللہ علیہ وسلم اوجب ان ختم فقال رجل من القوم بای شیء
یختم قال بامین رواه ابو داود اور روایت ہے ابی زہیر نمیری سے کہ کہا نکلے ہم ساتھ رسول خدا صلعم کے ایک رات پس آئے ہم ایک شخص پر
کہ تحقیق بہت مبالغہ کرتا تھا سوال کرنے میں پس فرمایا نبی صلعم نے واجب کیا اگر ختم کیا پس کہا ایک شخص نے قوم میں سے ساتھ کس چیز کے ختم کرے فرمایا حضرت
نے ختم کرے ساتھ آمین کے روایت کی یہ ابو داود نے **ف** واجب کیا یعنی جنت کو اپنے لیے یا مغفرت کو یا قبولیت دعا کو اگر مہر کی یا تمام کیا دعا کو اور
معنی اول مناسب تر ہیں بسبب اس حدیث کے آمین خاتم رب العالمین یعنی آمین مہر ہے رب العالمین کی کہ آفات و بلیات دفع ہوتی ہیں بسبب اوسکے جیسے کہ
مہر سے محفوظ رہتا ہے خط اور ہر چیز کہ اوس پر مہر کرتے ہیں پس فرمایا ساتھ آمین کے ختم کرے کہ بمنزلہ مہر کے ہے اور تمام و کامل ہوتی ہے دعا ساتھ اوسکے ٭ ح ع
وعن عائشة قالت ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم صلی المغرب بسورة الاعراف فرقها فی الرکعتین رواه النسائی
اور روایت ہے عائشہ رض سے کہ کہا تحقیق رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز پڑھی مغرب کی ساتھ سورہ اعراف کے تفرقہ کیا اس سورہ کو دونوں
رکعتوں میں روایت کی یہ نسائی نے **ف** حضرت صلعم مغرب میں قراءۃ مختصر پڑھتے تھے اور بیان جواز کے لیے دراز قراءۃ بھی پڑھی ہے کہ جائز لوگوں
بھی ہے اور اسمیں شک نہیں کہ وقت مغرب کا گنجایش اسکی رکھتا ہے خصوصا جبکہ شفق نام سفیدی کا ہو ٭ ح ع **وعن** عقبة بن عامر قال

كُنْتُ أَقُودُ لِرَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَاقَتَهُ فِي السَّفَرِ فَقَالَ لِي يَا عُقْبَةُ أَلَا أُعَلِّمُكَ خَيْرَ سُورَتَيْنِ قُرِئَتَا فَعَلَّمَنِي
قُلْ أَعُوذُ بِرَبِّ الْفَلَقِ وَقُلْ أَعُوذُ بِرَبِّ النَّاسِ قَالَ فَلَمْ يَرَنِي سُرِرْتُ بِهِمَا جِدًّا فَلَمَّا نَزَلَ لِصَلَاةِ الصُّبْحِ صَلَّى بِهِمَا صَلَاةَ
الصُّبْحِ لِلنَّاسِ فَلَمَّا فَرَغَ الْتَفَتَ إِلَيَّ فَقَالَ يَا عُقْبَةُ كَيْفَ رَأَيْتَ رَوَاهُ أَحْمَدُ
وَأَبُو دَاوُدَ وَالنَّسَائِيُّ اور روایت ہے عقبہ بن عامر سے کہا تھا میں کھینچتا اوپر رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی اونٹنی کو بیچ
سفر میں پس کہا مجھ سے ای عقبہ نہ سکھاؤں میں تجھکو بہتر سورتیں کہ پڑھی گئیں پس سکھائی مجھکو قل اعوذ برب الفلق اور قل اعوذ برب الناس
کہا عقبہ نے پس نہیں دیکھا حضرت نے مجھکو کہ خوش ہوا میں ساتھ ان دونوں کے بہت پس جب اترے واسطے نماز صبح کے نماز پڑھی ساتھ ان دونوں کے
نماز صبح کی واسطے لوگوں کے پس جب فارغ ہوئے پھرے طرف میری پس فرمایا ای عقبہ کیا دیکھا تو نے روایت کی یہ احمد اور ابو داود اور نسائی نے
ف بہتر سورتیں کہ پڑھی گئیں یعنی مقدمۂ تعوذ یعنی پناہ مانگنی میں بہتر ہیں حضرت نے عقبہ سے سوال کر کے جب یہ سورتیں سکھائیں تو دیکھا
کہ کچھ بہت خوش نہوئے اسی کہ اونمیں بیان اللہ تعالی کی وحدانیت اور پاکی وغیرہ کا مانند اور سورتوں کی نہیں پس حضرت نے صبح کی نماز میں
پڑھکر فرمایا کہ ای عقبہ کیسی ہیں تو نے فضیلت نکی کہ صبح کی نماز میں کہ افضل نماز ون کی ہے اور قراءۃ دراز اوس میں مستحب ہے اکو پڑھا میں نے ۱۲

وَعَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْرَأُ فِي صَلَاةِ الْمَغْرِبِ لَيْلَةَ الْجُمُعَةِ قُلْ يَا أَيُّهَا
الْكَافِرُونَ وَقُلْ هُوَ اللهُ أَحَدٌ رَوَاهُ فِي شَرْحِ السُّنَّةِ وَرَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ عَنِ ابْنِ عُمَرَ إِلَّا أَنَّهُ لَمْ يَذْكُرْ لَيْلَةَ الْجُمُعَةِ
اور روایت ہے جابر بن سمرہ سے کہ کہا تھے نبی صلی اللہ علیہ وسلم پڑھتے نماز مغرب میں جمعہ کی رات قل یا ایہا الکافرون اور قل ہو اللہ احد روایت کی
یہ شرح السنہ میں اور روایت کی ابن ماجہ نے ابن عمر سے مگر تحقیق اونہوں نے نہیں ذکر کیا شب جمعہ کا **ف** نماز مغرب سے مراد فرض اونکا ہے اور نیز
احتمال سنت مراد ہو اور ابن حبان نے بعد نقل [illegible] ہو اللہ کی اس حدیث یون نقل کی ہے وفی العشاء سورۃ الجمعۃ والمنافقون یعنی شب جمعہ کی عشا میں
یہ دونوں سورتیں پڑھتے تھے اور کہا ہے ابن ملک نے یہ اور مثل اسکی محمول ہے دوام پر نہیں ہے بلکہ کبھی کچھ پڑھتے کبھی کچھ تا لوگ جواز اوسکا معلوم کریں

وَعَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ مَسْعُودٍ قَالَ مَا أُحْصِي مَا سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْرَأُ فِي الرَّكْعَتَيْنِ
بَعْدَ الْمَغْرِبِ وَفِي الرَّكْعَتَيْنِ قَبْلَ صَلَاةِ الْفَجْرِ بِقُلْ يَا أَيُّهَا الْكَافِرُونَ وَقُلْ هُوَ اللهُ أَحَدٌ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ
وَرَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ إِلَّا أَنَّهُ لَمْ يَذْكُرْ بَعْدَ الْمَغْرِبِ اور روایت ہے عبد اللہ بن مسعود سے کہ کہا نہیں
گن سکتا میں کہ کس قدر سنا میں نے پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ پڑھتے تھے قل یا ایہا الکافرون اور قل ہو اللہ احد بیچ دو رکعتوں سنت کے
کہ پیچھے مغرب کی ہیں اور دو رکعتوں میں کہ پہلی نماز فجر کی ہیں روایت کی یہ ترمذی نے اور روایت کیا اسکو ابن ماجہ نے ابی ہریرہ سے مگر انہوں نے
نہیں ذکر کیا پیچھے مغرب کا **ف** نہیں گن سکتا میں یعنی اکثر بار حضرت صلعم کو یہ پڑھتے دیکھا کہ بسبب کثرت کی گن نہیں سکتا ۱۲

وَعَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ يَسَارٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ مَا صَلَّيْتُ وَرَاءَ أَحَدٍ أَشْبَهَ صَلَاةً بِرَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
مِنْ فُلَانٍ قَالَ سُلَيْمَانُ صَلَّيْتُ خَلْفَهُ فَكَانَ يُطِيلُ الرَّكْعَتَيْنِ الْأُولَيَيْنِ مِنَ الظُّهْرِ وَيُخَفِّفُ الْأُخْرَيَيْنِ وَيُخَفِّفُ
الْعَصْرَ وَيَقْرَأُ فِي الْمَغْرِبِ بِقِصَارِ الْمُفَصَّلِ وَيَقْرَأُ فِي الْعِشَاءِ بِوَسَطِ الْمُفَصَّلِ وَيَقْرَأُ فِي الصُّبْحِ بِطِوَالِ الْمُفَصَّلِ
رَوَاهُ النَّسَائِيُّ وَرَوَى ابْنُ مَاجَةَ إِلَى وَيُخَفِّفُ الْعَصْرَ اور روایت ہے سلیمان بن یسار سے اور وہ [illegible]
سے کہ کہا ابو ہریرہ نے نہیں نماز پڑھی میں نے پیچھے کسی کے کہ بہت مشابہ ہو نماز کی پڑھنے میں ساتھ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کے

فلانی شخص سے کہا سلیمان نے نماز پڑہی مین نے پیچہے اونکے یعنی فلانی کے پس تہی دراز کرتی پہلی دو رکعتین ظہر کی اور ہلکی کرتی تہی دو پچھلی اور ہلکی کرتی تہی نماز عصر کو اور پڑہتے تہی مغرب مین سورتین چھوٹی مفصل کی اور پڑہتے تہی عشا مین بیچ کی سورتین مفصل کی اور پڑہتے تہی صبح مین لنبی سورتین مفصل کی روایت کی یہ نسائی نے اور روایت کی ابن ماجہ نے لفظ ویخفف العصر تک ف مراد فلانی شخص سے بعضون نے کہا ہے حضرت علی رضہ ہین اور بعضون نے کہا ہے کہ کوئی اور شخص حاکم تہا مدینہ کا مروان کیطرف سے وہ مراد ہے اور نماز ظہر مین طوال مفصل پڑہتے نہ بیان کین بلکہ مجمل کہا کہ دراز کرتی تہی اور عصر مین بہی تخفیف ذکر کی اور یہ نہ کہا کہ قصار پڑہتے تہی یا اوساط اور اب فقہا کا عمل اسپر ہے کہ صبح اور ظہر مین طوال مفصل یعنی دراز سورتین مفصل کی پڑہتے ہین اور عصر اور عشا مین اوساط مفصل یعنی بیچ کی سورتین مفصل کی پڑہتے ہین اور مغرب قصار مفصل یعنی چھوٹی سورتین مفصل کی پڑہتے ہین اور مراد مفصل سے اوپر قول مشہور کی سورتین اخیر قرآن کی ہین سورہ حجرات سے آخر تک مفصل اونکو اسلیے کہتے ہین کہ معنی فصل کی ہین جدا ہونا پس یہ ایسی سورتین چھوٹی چھوٹی ہین کہ ایک دوسری سے جدا ہین بسبب درمیان مین ہونے بسم اللہ کی اور سورتین اونمین تین قسم کی ہین دراز اور بیچ کی درجہ کی اور چھوٹی پس حجرات سے بروج تک جو سورتین ہین اونکو طوال مفصل کہتے ہین یعنی دراز مفصل کی اور بروج سے لم یکن تک کو اوساط مفصل یعنی بیچ کی درجہ کی اور باقی کو قصار مفصل + ح + **وعن**

عُبَادَۃَ بْنِ الصَّامِتِ قَالَ كُنَّا خَلْفَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي صَلٰوةِ الْفَجْرِ فَقَرَأَ فَثَقُلَتْ عَلَيْهِ الْقِرَاءَةُ فَلَمَّا فَرَغَ قَالَ لَعَلَّكُمْ تَقْرَءُوْنَ خَلْفَ إِمَامِكُمْ قُلْنَا نَعَمْ يَا رَسُوْلَ اللهِ قَالَ لَا تَفْعَلُوْا إِلَّا بِفَاتِحَةِ الْكِتَابِ فَإِنَّهُ لَا صَلٰوةَ لِمَنْ لَمْ يَقْرَأْ بِهَا رَوَاهُ أَبُوْ دَاوُدَ وَالتِّرْمِذِيُّ وَلِلنَّسَائِيِّ مَعْنَاهُ وَفِي رِوَايَةٍ لِأَبِي دَاوُدَ قَالَ وَأَنَا أَقُوْلُ مَا لِي يُنَازِعُنِي الْقُرْاٰنُ فَلَا تَقْرَءُوْا بِشَيْءٍ مِنَ الْقُرْاٰنِ إِذَا جَهَرْتُ إِلَّا بِأُمِّ الْقُرْاٰنِ

اور روایت ہے عبادہ بن صامت سے کہ کہا تہی ہم پیچہے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی نماز فجر مین پس پڑہا حضرت نے قرآن پس بہاری ہوا اوپر پڑہنا پس جب پڑہ چکی نماز فرمایا شاید کہ تم پڑہا کرتے ہو پیچہے امام اپنے کی کہا ہمنے البتہ اے رسول خدا کی فرمایا نہ کیا کرو تم یعنی نہ پڑہا کرو کچہہ مگر سورہ فاتحہ پس تحقیق نہین نماز اوس شخص کی کہ نہ پڑہے یہ سورہ روایت کی یہ ابوداود اور ترمذی نے اور واسطے نسائی کی معنی اسکی اور بیچ روایت ابی داود کی کہا اور مین کہتا تہا یعنی اپنے دل مین جبکہ قراءۃ مجہپر بہاری ہوگئی کیا ہے واسطے میرے کہ نزاع کرتا ہے مجہسے قرآن یعنی دشوار ہوتا ہے پڑہنا اوسکا مجہپر پس جانا مین نے کہ یہ تمہاری پڑہنے کی سبب سے تہا پس نہ پڑہو کچہہ قرآن سے جس وقت کہ مین پکار کر پڑہوں مگر سورہ فاتحہ ف بہاری ہوا پڑہنا سبب بہاری ہونیکا یہ تہا کہ لوگون نے حضرت صلعم کی پیچہے قراءۃ پڑہی اور چپکے ہو کر حضرت صلعم کی قراءۃ نہ سنی اس سے اونکی نماز مین نقصان آیا اسنے تاثیر کی حضرت صلعم کی قراءۃ مین کہ کامل ہین بہی کبہی تاثیر ناقص کی ہو جاتی ہے جیسے کہ کتاب الطہارۃ مین لکہا کہ ایک روز آنحضرت صلعم نے صبح کی نماز مین قراءۃ شروع کی اور رکے پہر بیان سبب کی کا کیا کہ ایک قوم میرے پیچہے کہڑی ہوتی ہے کہ وضو خوب نہین کرتی یعنی اونکی مجہہ مین تاثیر کی اور ظاہر اس حدیث سے معلوم ہوتا ہے کہ فرض ہے پڑہنا سورہ فاتحہ کا نماز مین اور علما نے اسمین اختلاف کیا ہے امام اعظم صاحب کی مذہب مین امام اور اکیلے نمازی کو پڑہنا اسکا واجب ہے اور امام کی پیچہے نہ پڑہے نمازی یہ مذہب ہے دلیل اونکی آیۃ کلام اللہ کی ہے واذا قرئ القرآن فاستمعوا له وانصتوا یعنی جب قرآن پڑہا جاوے پس سنو اور چپکے رہو اور اس حدیث کو محمول کرتی ہین ابتداء پر یعنی یہ حکم ابتدای اسلام مین تہا اور باقی ائمہ کا اختلاف آگے مذکور ہے + ح ع **وعن** أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُوْلَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ انْصَرَفَ مِنْ صَلٰوةٍ جَهَرَ فِيْهَا بِالْقِرَاءَةِ فَقَالَ هَلْ قَرَأَ مَعِيَ أَحَدٌ مِنْكُمْ آنِفًا فَقَالَ رَجُلٌ نَعَمْ

يَا رَسُولَ اللهِ قَالَ إِنِّي أَقُولُ مَا لِي أُنَازِعُ الْقُرْآنَ قَالَ فَانْتَهَى النَّاسُ عَنِ الْقِرَاءَةِ مَعَ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيمَا جَهَرَ فِيهِ بِالْقِرَاءَةِ مِنَ الصَّلَوَاتِ حِينَ سَمِعُوا ذَلِكَ مِنْ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَوَاهُ مَالِكٌ وَأَحْمَدُ وَأَبُو دَاوُدَ وَالتِّرْمِذِيُّ وَالنَّسَائِيُّ وَرَوَى ابْنُ مَاجَةَ نَحْوَهُ اور روایت ہی ابی ہریرہ سی یہ کہ رسول خدا صلعم پہری اوس نماز کہ پکار کر پڑہی اوسمین قراءۃ پس فرمایا کیا پڑہا ہی ساتہ میری کسی نی تم مین سی اب پس عرض کیا ایک شخص نی کہ ہان ای رسول خدا کی فرمایا تحقیق مین کہتا تہا کیا ہی وسطی میری کہ چہینا جہپٹی کرتا ہون قرآن سی کہا ابو ہریرہ نی پس باز رہی لوگ پڑہنی سی ساتہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی بیچ اوس نماز کی کہ پکار کر پڑہتی تہی اوسمین قراءۃ نمازون مین سی اوس وقت کہ سنا یہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم سی روایت کی یہ مالک نی احمد اور ابو داود اور ترمذی اور نسائی نی اور روایت کی ابن ماجہ نی مانند اسکی **ف** اس حدیث سی معلوم ہوا کہ حالت جہر مین امام کی پیچہی مطلق نہ پڑہتی تہی نہ الحمد نہ اور کچہ شاید کہ یہ حدیث ناسخ پہلی حدیث کی ہو کیونکہ ابو ہریرہ متاخر الاسلام تہی م ح

وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ وَالْبَيَاضِيِّ قَالَا قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ الْمُصَلِّيَ يُنَاجِي رَبَّهُ فَلْيَنْظُرْ مَا يُنَاجِيهِ بِهِ وَلَا يَجْهَرْ بَعْضُكُمْ عَلَى بَعْضٍ بِالْقُرْآنِ رَوَاهُ أَحْمَدُ اور روایت ہی ابن عمر اور بیاضی سی کہ کہا دونون نی کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ نماز پڑہنی والا سرگوشی کرتا ہی پروردگار اپنی پس چاہیئی کہ فکر کری اوس چیز کو کہ سرگوشی کرتا ہی اللہ تعالی سی ساتہ اوسکی یعنی ذکر اور قرآن حضور قلب اور تامل و خضوع اور خشوع سی پڑہی اور نہ بلند کری آواز بعضا تمہارا بعض پر ساتہ پڑہنی قرآن کی یعنی خواہ نماز مین ہو یا خارج نماز سی روایت کی یہ احمد نی م ح ٭

وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّمَا جُعِلَ الْإِمَامُ لِيُؤْتَمَّ بِهِ فَإِذَا كَبَّرَ فَكَبِّرُوا وَإِذَا قَرَأَ فَأَنْصِتُوا رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ وَالنَّسَائِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ اور روایت ہی ابی ہریرہ سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی سوا اسکی نہین کہ ٹہرایا گیا ہی امام تو کہ پیروی کیجاوی ساتہ اوسکی پس جسوقت کہ اللہ اکبر کہی پس تم بہی اللہ اکبر کہو اور جسوقت پڑہی قراءۃ پس چپ رہو روایت کی یہ ابو داود اور نسائی اور ابن ماجہ نی **ف** جب تکبیر کہی تکبیر کہو کہا ابن حجر نی کہ تکبیر امام کی بعد کہی نہ ساتہ اوسکی اور نہ پہلی اوسکی یہ بات تکبیر احرام مین واجب ہی اور اور تکبیرون مین مستحب اور جسوقت پڑہی ظاہر یہ ہی کہ پڑہنا مطلق مراد ہی یعنی پکار کر پڑہتا ہو یا چپکی اسی لیی فانصتوا فرمایا یعنی چپکی رہو اور فاستمعوا نہ فرمایا فرمایا اللہ تعالی نی اذا قرئ القرآن فاستمعوا یعنی جب قرآن پڑہا جاوی پس سنو یعنی حالت جہر مین انصتوا اور چپکی رہو یعنی حالت سر مین جاننا چاہیئی کہ مذہب شافعی مین واجب ہی قراءۃ فاتحہ کی مقتدی پر نماز سریہ اور جہریہ مین اور جائز ہی پڑہنا سوای فاتحہ کا اور مذہب امام احمد اور مالک اور شافعی کا بہی بیچ قول کی وجوب قراءۃ فاتحہ کا بیچ نماز سریہ کی ہی فقط اور بیچ جہریہ کی سننا قراءۃ امام کا کافی ہی اور مذہب امام ابو حنیفہ کا یہ ہی کہ نہ پڑہی جہر مین اور نہ سریہ مین اور صاحبین کی نزدیک بہی پڑہنا مکروہ ہی اور کہا امام محمد نی کہ فاسد ہوتی ہی نماز بیچ قول ایک جماعت کی صحابہ سی پس احتیاط بیچ عمل کرنی کی ہی ساتہ قوی تر دلیل کی اور دلیل ہماری یہی حدیث ہی اور یہ حدیث من کان لہ امام قراءۃ الامام لہ قراءۃ حدیث صحیح ہی سوای بخاری اور مسلم کی سب نی اسکو روایت کیا ہی اور ہدایہ مین کہا ہی علیہ اجماع الصحابۃ م ح

وَعَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ أَبِي أَوْفَى قَالَ جَاءَ رَجُلٌ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ إِنِّي لَا أَسْتَطِيعُ أَنْ آخُذَ مِنَ الْقُرْآنِ شَيْئًا فَعَلِّمْنِي مَا يُجْزِئُنِي قَالَ قُلْ سُبْحَانَ اللهِ وَالْحَمْدُ لِلهِ وَلَا إِلَهَ إِلَّا اللهُ وَاللهُ أَكْبَرُ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللهِ قَالَ يَا رَسُولَ اللهِ هَذَا لِلهِ فَمَا لِي قَالَ قُلِ اللَّهُمَّ ارْحَمْنِي وَعَافِنِي وَاهْدِنِي وَارْزُقْنِي فَقَالَ هَكَذَا بِيَدَيْهِ وَقَبَضَهُمَا فَقَالَ

رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَمَّا ھٰذَا فَقَدْ مَلَاَ یَدَیْہِ مِنَ الْخَیْرِ رَوَاہُ اَبُوْدَاؤدَ وَرِوَایَۃُ
النَّسَائِیِّ عِنْدَ قَوْلِہٖ اِلَّا بِاللّٰہِ اور روایت ہی عبداللہ بن ابی اوفی سی کہ کہا آیا ایک شخص حضرت نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی
پس کہا تحقیق مین نہین طاقت رکہتا یہ کہ سیکہون کچہ قرآن مین سی کچہ یعنی اسوقت پس سکہلا دیجئی مجہکو وہ چیز کہ کفایت کری مجہکو فرمایا کہہ پاک ہی
اللہ اور سب تعریف واسطی اللہ کی ہی اور نہین کوئی معبود سوا اللہ کی اور اللہ بہت بڑا ہی اور نہین پہرنا گناہ سی اور نہین قوت عبادت پر
مگر ساتہ مدد اللہ کی کہا ای رسول خدا کی یہ تو واسطی اللہ کی ہی پس کیا ہی میری لیی فرمایا کہہ یا الہی رحم کر مجہپر اور عافیت سی رکہہ مجہکو اور ہدایت کر
اور روزی دی مجہکو پس اشارہ کیا اوسنی اس طرح سی ساتہ دونون ہاتہون اپنی کی اور بند کیا اونکو پس فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی اپنی
اس شخص نی پس بہری ہاتہ اپنی نیکی سی روایت کی یہ ابوداودنی اور تمام ہوئی روایت نسائی کی قول اوسکی الا باللہ تک **ف**
مصنف یہ حدیث جو باب القراءۃ مین لایا اس قرینہ سی یہ معلوم ہوا کہ مراد یہ ہی کہ وہ شخص قرآن مین سی اسقدر نہ یاد کرسکتا تہا کہ جس سی
نماز درست ہوتی لیکن یہ تعجب ہی کہ ایک شخص عربی زبان ہوکر اسقدر نہ یاد کرسکی اگر بقدر ان کلمات کی آیۃ قرآن کی یاد کرتا تو کافی تہی جواب
اس شبہہ کا یہ ہی کہ وہ شخص ابہی مسلمان ہوا تہا اور وقت نماز کا آگیا تہا اور قرآن اوسنی یاد نہین کرسکتا تہا آسانی کی لیی یہ سکہا دیا یا حمل
کیا جاوی گی یہ حدیث ابتدای اسلام پر کہ اون دنون بنای امر کی آسانی پر تہی اول ہی توجیہ ہی اور بند کیا ہاتہونکو یعنی اشارہ کیا اوسنی کہ
یاد رکہا مین نی اور نگاہ رکہا جو کہ آپ نی فرمایا جیسی کہ کسی کو کوئی چیز نفیس ہاتہ لگتی ہی تو اوسکو مٹہی مین بند کر لیتا ہی م ع ح **وعن**
ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ کَانَ اِذَا قَرَأَ سَبِّحِ اسْمَ رَبِّکَ الْاَعْلٰی قَالَ سُبْحَانَ رَبِّیَ الْاَعْلٰی رَوَاہُ اَحْمَدُ وَاَبُوْدَاؤدَ
اور روایت ہی ابن عباس سی یہ کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم تہی جسوقت کہ پڑہتی سبح اسم ربک الاعلی فرماتی سبحان ربی الاعلی روایت کی یہ احمد
اور ابوداودنی **ف** معنی سورۃ کی سری کی یہ ہین کہ پاکی بیان کر نام پروردگار اپنی کی جو کہ بلند مرتبہ ہی پس اس حکم بجالانی کی لیی فرماتی
تہی کہ پاکی بیان کرتا ہون اپنی رب کی جو کہ بلند مرتبہ ہی **وعن** اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ
مَنْ قَرَأَ مِنْکُمْ بِالتِّیْنِ وَالزَّیْتُوْنِ فَانْتَھٰی اِلٰی اَلَیْسَ اللّٰہُ بِاَحْکَمِ الْحَاکِمِیْنَ فَلْیَقُلْ بَلٰی وَاَنَا عَلٰی ذٰلِکَ
مِنَ الشَّاھِدِیْنَ وَمَنْ قَرَأَ لَا اُقْسِمُ بِیَوْمِ الْقِیٰمَۃِ فَانْتَھٰی اِلٰی اَلَیْسَ ذٰلِکَ بِقَادِرٍ عَلٰی اَنْ یُّحْیِیَ الْمَوْتٰی
فَلْیَقُلْ بَلٰی وَمَنْ قَرَأَ وَالْمُرْسَلَاتِ فَبَلَغَ فَبِاَیِّ حَدِیْثٍ بَعْدَہٗ یُؤْمِنُوْنَ فَلْیَقُلْ اٰمَنَّا بِاللّٰہِ رَوَاہُ
اَبُوْدَاؤدَ وَالتِّرْمِذِیُّ اِلٰی قَوْلِہٖ وَاَنَا عَلٰی ذٰلِکَ مِنَ الشَّاھِدِیْنَ اور روایت ہی ابی ہریرہ سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ
علیہ وسلم نی جو شخص کہ پڑہی تم مین سی سورۃ والتین والزیتون پس پہونچی تا الیس اللہ باحکم الحاکمین یعنی کیا نہین ہی اللہ بڑا حاکم سب
حاکمون کا پس چاہیی کہ کہی بلی وانا علی ذلک من الشاہدین یعنی ہان اور مین اسپر شاہدون مین سی ہون اور جو شخص پڑہی لا اقسم بیوم
القیمۃ پس پہونچی اس آیت تک الیس ذلک بقادر علی ان یحیی الموتی یعنی کیا نہین یہ خدا قادر اسپر کہ زندہ کری مردونکو پس چاہیی کہ کہی بلی
یعنی ہان قادر ہی اور جو کوئی پڑہی والمرسلات پس پہونچی اس آیۃ تک فبای حدیث بعدہ یؤمنون یعنی پس ساتہ کس بات کی پیچہی اسکی ایمان
لاوینگی پس چاہیی کہ کہی امنا باللہ یعنی ایمان لایا مین ساتہ اللہ کی روایت کی یہ ابوداودنی اور ترمذی نی روایت کی اس قول تک
وانا علی ذلک من الشاہدین یعنی دو آیتون کی آیۃ کی جواب تک **ف** یہ جواب دینا ان آیتونکی اور مانند انکی اختلاف ہی علماء کا نزدیک امام شافعی کی
نماز مین بہی کہی خواہ فرض ہو یا نفل اور باہر نماز کی بہی کہی اور نزدیک امام مالک کی باہر نماز کی کہی اور نماز نفل مین بہی اور نزدیک امام

شہادت کا **وعن** عامر بن ربیعۃ قال صلینا وراء عمر بن الخطاب الصبح فقرأ فیہما بسورۃ یوسف وسورۃ الحج قراءۃ بطیئۃ قیل لہ اذا لقد کان یقوم حین یطلع الفجر قال اجل رواہ مالک

اور روایت ہی عامر بن ربیعہ سی کہ کہا نماز پڑہی ہمین نی پیچہی عمر بن الخطاب کی صبح کی پس پڑہی اونمین سورہ یوسف اور سورہ حج پڑہنا ٹہر ٹہر کر کہا گیا واسطی عامر کی اوسوقت البتہ کہڑی ہوتی ہونگی حضرت عمر وقت طلوع فجر کی یعنی اول وقت کہڑی ہوتی ہونگی کہ اسقدر پڑہی تہی کہا کہ ہان روایت کی یہ مالک نی **ف** اول وقت صبح کی نماز پڑہنی جائز ہی اسمین کچہ خلاف نہین پس یہ حدیث محمول ہی جواز پر یعنی مختار اولویت پر سیلی کہ حدیث مین نہین ہی دلالت اوپر ہمیشگی اسکی ہو ع **وعن** عمرو بن شعیب عن ابیہ عن جدہ قال ما من المفصل سورۃ صغیرۃ ولا کبیرۃ الا قد سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یؤم بہا الناس فی الصلوٰۃ المکتوبۃ رواہ مالک اور روایت ہی عمرو بن شعیب سی اوسنی نقل کی اپنی باپ سی یعنی شعیب سی اونسنی نقل کی اپنی دادا عبد اللہ سی کہ کہا اوسنی نہین مفصل سی کوئی سورۃ چہوٹی اور نہ بڑی مگر کہ مین نی سنی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سی کہ امامت کرتی تہی ساتہ اوسکی لوگون کی نماز فرض مین روایت کی یہ مالک نی **ف** یہ بیان جواز کی لیی تہا کہ لوگ معلوم کرین کہ ہر سورۃ پڑہنی نماز مین جائز ہی ❊ ع **وعن** عبد اللہ بن عتبۃ بن مسعود قال قرأ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فی صلوٰۃ المغرب بحم الدخان رواہ النسائی مرسلا اور روایت ہی عبد اللہ بن عتبہ بن مسعود سی کہ کہا پڑہی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی نماز مغرب مین حم دخان روایت کی یہ نسائی نی بطریق ارسال کی **ف** حم دونون رکعتون مین پڑہی ساری حم یا بعض ❊ ع ❊ **باب الرکوع** باب ہی بیچ بیان رکوع کی **ف** معنی رکوع کی لغت مین ہین جہکنا اور یہ رکن ہی نماز کا ساتہ کتاب اور سنت کی اور خاص ہماری سی نماز مین ہی اور اگلون کی نماز مین نہین ❊ ع ❊

الفصل الاول

فصل پہلی **عن** انس قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اقیموا الرکوع والسجود فواللہ انی لاراکم من بعدی متفق علیہ روایت ہی انس سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی سیدہا کرو رکوع اور سجود کو پس قسم ہی اللہ کی تحقیق مین البتہ دیکہتا ہون تمکو پیچہی اپنی سی روایت کی یہ بخاری اور مسلم نی **ف** مراد سیدہا کرنی سی ٹہر ٹہر کر کرنا ہی یعنی سجدہ اور رکوع کی ادا کرنی مین جلدی مکرو اور یہ دیکہنا ہون پیچہی اپنی سی یہ دیکہنا از راہ معجزہ کی تہا تحقیق اسکی باب صفۃ الصلوٰۃ کی تیسری فصل مین بیان گذر چکی ہی ❊ ع ❊ **وعن** البراء قال کان رکوع النبی صلی اللہ علیہ وسلم وسجودہ وبین السجدتین واذا رفع من الرکوع ما خلا القیام والقعود قریبا من السواء متفق علیہ اور روایت ہی براء سی کہ کہا تہا رکوع نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا اور سجدہ اوسکا اور بیٹہنا اوسکا درمیان دو سجدون کی اور جسوقت کہ اوٹہتی رکوع سی سوای کہڑی رہنی اور بیٹہنی کی یہ چارون چیزین ہوتی تہین قریب برابر کی روایت کی یہ بخاری اور مسلم نی **ف** یعنی قیام کہ اوسمین قراءۃ پڑہتی تہی البتہ دراز ہوتا تہا اور قعود کہ جسمین التحیات پڑہتی تہی وہ بہی دراز ہوتا تہا اور باقی ارکان رکوع اور قومہ اور سجدہ اور جلسہ سب آپسمین قریب برابر کی ہوتی تہی مقدار مین ❊ ع ❊ **وعن** انس قال کان النبی صلی اللہ علیہ وسلم اذا قال سمع اللہ لمن حمدہ قام حتی نقول قد اوہم ثم یسجد ویقعد بین السجدتین حتی نقول قد اوہم رواہ مسلم اور روایت ہی انس سی کہ کہا تہی نبی صلی اللہ علیہ وسلم جسوقت کہتی سمع اللہ لمن حمدہ کہڑی رہتی یہانتک کہ کہتی ہم تحقیق ترک کی دو رکعت بیچ سجدہ کرتی اور بیٹہتی درمیان دونون سجدون کی یہانتک کہ کہتی ہم

تحقیق ترک کیا سجدہ روایت کی یہ مسلم نی ف یعنی بعد رکوع کی دیر تک کھڑی رہتے حتی کہ ہم گمان کرتی کہ یہ رکعت کہ جسکا رکوع کیا ہی ترک کردی اور قیام از سرنو شروع کیا اسیطرح بعد سجدی کی اتنی دیر ٹھہرتی کہ ہم جانتی کہ سجدہ کیا ہوا ترک کر دیا اور ظاہر یہ ہے کہ یہ دراز کی نوافل مین ہوتی ہوگی یا فرضون مین ہوتی ہو کبھی کبھی واسطی بیان جواز کی ۱۲ ح ع وَعَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُكْثِرُ أَنْ يَقُولَ فِي رُكُوعِهِ وَسُجُودِهِ سُبْحَانَكَ اللَّهُمَّ رَبَّنَا وَبِحَمْدِكَ اللَّهُمَّ اغْفِرْ لِي يَتَأَوَّلُ الْقُرْآنَ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہی عائشہ سی کہ کہا تہی نبی صلی اللہ علیہ وسلم بہت کہتی رکوع اپنی مین اور سجدہ اپنی مین کہ پاک ہی تو یا الٰہی ای پروردگار ہمارے اور پاکی بیان کرتی ہیں ہم ساتہ تعریف تیری کی یا الٰہی بخش مجکو عمل کرتی تہی موافق قرآن کی روایت کی بخاری اور مسلم نی ف یعنی قرآن مین جو اللہ تعالیٰ نی فرمایا ہی فسبح بحمد ربک واستغفرہ یعنی پس پاکی بیان کر ساتہ تعریف پروردگار اپنی کی اور بخشش مانگ اوس سی اس امر کو بجالاتی تہی کہ رکوع اور سجود مین تسبیح اور تعریف کرتی اور بخشش مانگتی اسلئی کہ رکوع اور سجود افضل احوال خضوع وخشوع کی ہین اور اور حدیثون سی معلوم ہوتا ہی کہ سوای رکوع وسجود کی بہی اسکو پڑہتی تہی آیا ہی کہ اکثر ذکر آنحضرت صلعم کا آخر عمر مین یہ تہا جب سورۂ اذا جاء کی اتری تہا ۱۲ ح وَعَنْهَا أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَقُولُ فِي رُكُوعِهِ وَسُجُودِهِ سُبُّوحٌ قُدُّوسٌ رَبُّ الْمَلَائِكَةِ وَالرُّوحِ رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہی اونہین سی یہ کہ نبی صلعم تہی کہتی رکوع اپنی مین اور سجدہ اپنی مین بہت پاک ہی بہت پاک ہی پروردگار فرشتون کا اور روح کا یعنی جبرئیل کا روایت کی یہ مسلم نی وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَلَا إِنِّي نُهِيتُ أَنْ أَقْرَأَ الْقُرْآنَ رَاكِعًا وَسَاجِدًا فَأَمَّا الرُّكُوعُ فَعَظِّمُوا فِيهِ الرَّبَّ وَأَمَّا السُّجُودُ فَاجْتَهِدُوا فِي الدُّعَاءِ فَقَمِنٌ أَنْ يُسْتَجَابَ لَكُمْ رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہی ابن عباس سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی خبردار ہو تحقیق مین منع کیا گیا ہون یہ کہ پڑہون مین قرآن رکوع کی حالت مین یا سجدہ کی حالت مین پس لیکن رکوع جو ہی پس بڑائی بیان کرو اوسمین رب کی اور سجدہ جو ہی پس کوشش کرو دعا مانگنی مین پس لائق ہی یہ کہ قبول کیجاوی تمہاری لیی روایت کی یہ مسلم نی ف نہی قرآن پڑہنی کی رکوع اور سجدہ مین تنزیہی ہی اور بعضون نی کہا تحریمی اور موافق قیاس کی یہی ہی اللہ تعالیٰ نی ہر ہیئت کو ہیئتون نماز سی مقرر کیا ہی واسطی ایک نوع کی اذکار کی پس قیام کو کہ اول ہیئت اور اعظم اوسکی ہی مقرر کیا واسطی قرآن کی کہ افضل ذکر ونکا ہی اور بعد مقرر کرنی اللہ تعالیٰ کی گنجایش نہین کسیکو کہ تغیر اوسکا کرین اور اگر کرینگی تو حرام ہوگا یا مکروہ اور یہ امر تعبدی ہی کہ عقل جاری کی کنہ اوسکی نہین معلوم کرسکتی اور بڑائی بیان کرو رب کی یعنی رکوع مین سبحان ربی العظیم پڑہو اور سجدہ مین جو دعا کا حکم فرمایا تو دعا دو قسم کی ہوتی ہی ایک تو یہ کہ اللہ تعالیٰ سی مطلب اپنا مانگی اور دوسری یہ کہ ثنا اور حمد اوسکی کری کریمون کی تعریف وغیرہ کرنی بہی حقیقۃ میں دعا ہی ہوتی ہی پس شیخ مین بہت دعا کا حکم فرمایا دونون قسمونکو شامل ہی پس اس سی معلوم ہو کہ حنفیہ نی کہ اقتصار ذکر ہی پر کیا اور صریح دعا سی منع کرتی ہین وہ بہی بجالانی امر دعا کی سی خالی نہین کہ اللہ تعالیٰ نی فرمایا ہی من شغلہ ذکری عن مسئلتی اعطیتہ افضل ما اعطی السائلین یعنی جسکو باز رکہا میری ذکر نی سوال کرنی میری سی دیتا ہون اوسکو افضل اوس چیز سی کہ دیتا ہون مانگنی والونکو کیونکہ اسوقت مین ذکر خلوص دلسی کری اور بعضی محققین حنفیہ نی تطبیق آمین یون بیان کی ہی کہ نوافل مین دعا صریح کری اور فرائض مین تسبیحات پر کری ۱۲ ح ح وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا قَالَ الْإِمَامُ سَمِعَ اللهُ لِمَنْ حَمِدَهُ فَقُولُوا اللَّهُمَّ رَبَّنَا لَكَ الْحَمْدُ فَإِنَّهُ مَنْ وَافَقَ قَوْلُهُ قَوْلَ الْمَلَائِكَةِ غُفِرَ لَهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهِ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہی ابو ہریرہ سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی جسوقت کہتا ہی امام سمع اللہ

واسطی اوسکی کہ تعریف کی اوسکی پس کہو یا الٰہی اے رب ہمارے واسطے تیرے ہی حمد ہے پس تحقیق جو شخص کہ موافق ہو کہنا اوسکا کہنے فرشتون کی بخشی
جاتی ہین واسطی اوسکی گناہ اوسکی جو کہ پہلی کیے ہین روایت کی یہ بخاری اور مسلم نے **ف** کلام متعلق اس مقام کا باب القراۃ کی پہلی فصل مین گذر چکا
اور گناہ صغیرہ موافق وعدے کی بخشی جاتی ہین اور کبائر بھی ازراہ فضل کی چاہی تو بخشدے **مح ع** **وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِیْ اَوْفٰی**
قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا رَفَعَ ظَهْرَهٗ مِنَ الرُّكُوْعِ قَالَ سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهٗ اَللّٰهُمَّ رَبَّنَا لَكَ الْحَمْدُ
مِلْءَ السَّمٰوٰتِ وَمِلْءَ الْاَرْضِ وَمِلْءَ مَا شِئْتَ مِنْ شَیْءٍ بَعْدُ رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہے عبد اللہ بن ابی اوفی
سے کہ کہا تھے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم جس وقت کہ اوٹھاتے پیٹھ اپنی رکوع سے کہتے سنا اللہ نے واسطے اوسکی کہ تعریف کی اوسکی یا الٰہی اے رب
ہمارے واسطے تیرے ہے تعریف آسمانوں بھر اور زمینوں بھر اور بقدر بھرنے اوس چیز کی کہ چاہے تو بعد اسکی یعنی بعد آسمان و زمین کی اور چیزین کہ
ہنوز نہین پیدا کی ہین پیدا کرے روایت کی یہ مسلم نے **ف** کلمات جو بعد ربنا لک الحمد کی ہین نماز نفل مین پڑہتے ہین حنفیہ کی نزدیک **مع ع**
وَعَنْ اَبِیْ سَعِيْدِ نِ الْخُدْرِیِّ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا رَفَعَ رَاْسَهٗ مِنَ الرُّكُوْعِ قَالَ اَللّٰهُمَّ
رَبَّنَا لَكَ الْحَمْدُ مِلْءَ السَّمٰوٰتِ وَمِلْءَ الْاَرْضِ وَمِلْءَ مَا شِئْتَ مِنْ شَیْءٍ بَعْدُ اَهْلَ الثَّنَاءِ وَالْمَجْدِ اَحَقُّ مَا قَالَ الْعَبْدُ
وَكُلُّنَا لَكَ عَبْدٌ اَللّٰهُمَّ لَا مَانِعَ لِمَا اَعْطَيْتَ وَلَا مُعْطِیَ لِمَا مَنَعْتَ وَلَا يَنْفَعُ ذَا الْجَدِّ مِنْكَ الْجَدُّ رَوَاهُ مُسْلِمٌ
اور روایت ہے ابی سعید خدری سے کہ کہا تھے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم جس وقت کہ اوٹھاتے سر اپنا رکوع سے کہتے یا الٰہی اے پروردگار ہمارے
واسطے تیرے ہے تعریف آسمانوں بھر اور زمین بھر اور بقدر بھرنے اوس چیز کی کہ چاہے تو کسی چیز سے پیچھے آسمانوں زمین کی اے لائق تعریف اور
بزرگی کی لائق تر ہے اوس چیز سے کہ کہا بندے نے یعنی حضرت نے یا سب بندون نے اور ہم سب تیرے ہی بندے ہین یا الٰہی نہین کوئی روکنے والا
اوس چیز کو کہ دے تو نے اور نہین کوئی دینے والا اوس چیز کو کہ منع کیا تو نے اور نہین نفع دیتی دولتمند کو عذاب تیرے سے دولتمندی روایت کی مسلم نے
وَعَنْ رِفَاعَةَ بْنِ رَافِعٍ قَالَ كُنَّا نُصَلِّیْ وَرَاءَ النَّبِیِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمَّا رَفَعَ رَاْسَهٗ مِنَ الرَّكْعَةِ قَالَ
سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهٗ فَقَالَ رَجُلٌ وَرَاءَهٗ رَبَّنَا وَلَكَ الْحَمْدُ حَمْدًا كَثِيْرًا طَيِّبًا مُبَارَكًا فِيْهِ فَلَمَّا انْصَرَفَ قَالَ
مَنِ الْمُتَكَلِّمُ اٰنِفًا قَالَ اَنَا قَالَ رَاَيْتُ بِضْعَةً وَّثَلٰثِيْنَ مَلَكًا يَّبْتَدِرُوْنَهَا اَيُّهُمْ يَكْتُبُهَا اَوَّلُ رَوَاهُ الْبُخَارِیُّ
اور روایت ہے رفاعہ بن رافع سے کہ کہا تھے ہم نماز پڑہتے پیچھے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی پس جب اوٹھاتے سر اپنا رکوع سے کہتے سنا اللہ نے واسطے
اوسکی کہ تعریف کی اوسکی پس کہا ایک شخص نے کہ تھا پیچھے حضرت کی اے رب ہمارے اور تیرے ہی لیے تعریف ہے تعریف بہت پاک یعنی آمیزش شرک سے
ریا سے برکت کی گئی اوسمین یعنی ساتھ کثرت اور اخلاص اور حضور کی پس جب پھرے حضرت نماز سے فرمایا کون تھا بولنے والا ابھی ان کلموں کا پڑہنے والا کہا
ایک شخص نے کہ مین تھا فرمایا کہ دیکھا مین کتنے اوپر تیس فرشتے ہین کہ جلدی کرتے ہین کونسا اونمین سے لکھے ثواب اون کلموں کا پہلے روایت کی بخاری نے

الفصل الثانی فصل دوسری

عَنْ اَبِیْ مَسْعُوْدِ نِ الْاَنْصَارِیِّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
لَا تُجْزِئُ صَلٰوةُ الرَّجُلِ حَتّٰى يُقِيْمَ ظَهْرَهٗ فِی الرُّكُوْعِ وَالسُّجُوْدِ رَوَاهُ اَبُوْ دَاؤُدَ وَالتِّرْمِذِیُّ وَالنَّسَائِیُّ وَابْنُ مَاجَةَ
وَالدَّارِمِیُّ وَقَالَ التِّرْمِذِیُّ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ روایت ہے ابی مسعود انصاری سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ
وسلم نے نہین کفایت کرتی اور قبول نہین ہوتی نماز آدمی کی یہانتک کہ سیدھی کرے پیٹھ اپنی رکوع مین اور سجدے مین روایت کی یہ ابو داود
اور ترمذی اور نسائی اور ابن ماجہ اور دارمی نے اور کہا ترمذی نے یہ حدیث حسن صحیح ہے **ف** شرح منیۃ المصلی مین لکھا ہے کہ تعدیل

ارکان کی یعنی رکوع سجدہ میں اتنا ٹھہرنا کہ سب اعضا اپنی جگہ پر آجاویں فرض ہی نزدیک ابو یوسف کی اور تینوں اماموں کی
موجب حدیث کی اور یہی مقدار ایک تسبیح کی ہی اور واجب ہی نزدیک ابو حنیفہ اور محمد کی پھر کہا شرح منیہ میں کہ یعنی قومہ
رکوع سی اور جلسہ دونوں سجدوں میں اور طمانیت سب یہ فرض ہیں نزدیک ابو یوسف کی اور نزدیک امام اعظم اور امام محمد کی سنت ہی
اور ابن ہمام نے کہا ہی اصح یہ ہی کہ ہر دو یعنی قومہ اور جلسہ واجب ہی ✽ وعن عقبة بن عامر قال لما نزلت فسبح باسم
ربك العظيم قال رسول الله صلى الله عليه وسلم اجعلوها في ركوعكم فلما نزلت سبح اسم ربك
الاعلى قال اجعلوها في سجودكم رواه ابو داود وابن ماجة والدارمي اور روایت ہی عقبہ بن عامر سی کہ کہا جب اتری یہ آیت پاکی
بیان کر نام پروردگار اپنے بزرگ کی فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کرو تم مضمون اس آیت کا رکوع اپنی میں یعنی کہو سبحان ربی العظیم پھر جب
اتری یہ آیت پاکی بیان کر نام پروردگار اپنی بلند کی فرمایا کرو تم مضمون اسکا سجدہ اپنی میں یعنی کہو سبحان ربی الاعلی روایت کی یہ ابو داود
اور ابن ماجہ اور دارمی نی ✽ وعن عون بن عبد الله عن ابن مسعود قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم
اذا ركع احدكم فقال في ركوعه سبحان ربي العظيم ثلث مرات فقد تم ركوعه وذلك ادناه و
اذا سجد فقال في سجوده سبحان ربي الاعلى ثلث مرات فقد تم سجوده وذلك ادناه رواه الترمذي و
ابو داود وابن ماجة وقال الترمذي ليس اسناده بمتصل لان عونا لم يلق ابن مسعود
اور روایت ہی عون بن عبد اللہ سی اونہوں نی نقل کی ابن مسعود سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی جس وقت کہ رکوع کری ایک تمہارا
پس کہی رکوع اپنی میں سبحان ربی العظیم تین بار پس تحقیق پورا ہوا رکوع اوسکا اور یہ ہی ادنی درجہ اوسکا اور جس وقت کہ سجدہ کری پس کہی سجدہ
اپنی میں پاک ہی پروردگار میرا بلند تین بار پس تحقیق پورا ہوا سجدہ اوسکا اور یہ ادنی درجہ اوسکا ہی روایت کی یہ ترمذی اور ابو داود اور ابن ماجہ
نی اور کہا ترمذی نی نہیں ہی سند اسکی متصل سو اسطی کہ تحقیق عون نی نہیں ملاقات کی ابن مسعود سی ✽ ف یعنی ادنی درجہ کمال سنت کا تین بار ہی
والا اصل سنت ایکبار میں ہی ادا ہو جاتی ہی اور اوسط درجہ کمال کا پانچ بار ہی اور اعلی درجہ سات بار اور نہایت کمال کی کچھ حد نہیں لیکن
فی درمختار کہا ہی اونتیس تسبیحوں نی قریب مقدار قیام کی لیکن امام کو رعایت مقتدیوں کی لازم ہی اور ساتھ حدیث منقطع کی دلیل پکڑنا ضرر نہیں کرتا
اسلیی کہ اوسپر عمل کرنا فضائل اعمال میں جائز ہی اجماعا ✽ وعن حذيفة انه صلى مع النبي صلى الله عليه
وسلم وكان يقول في ركوعه سبحان ربي العظيم وفي سجوده سبحان ربي الاعلى وما اتى على اية رحمة
الا وقف وسال وما اتى على اية عذاب الا وقف وتعوذ رواه الترمذي وابو داود والدارمي وروى
النسائي وابن ماجة الى قوله الاعلى وقال الترمذي هذا حديث حسن صحيح اور روایت ہی حذیفہ سی کہ اونہون نی
نماز پڑھی ساتھ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی اور تھی حضرت صلعم کہتی رکوع اپنی میں سبحان ربی العظیم اور سجدہ اپنی میں سبحان ربی الاعلی اور نہ
آتی تھی کسی آیہ رحمت پر مگر کہ ٹھہرتی اور مانگتی دعا اور نہیں آتی کسی آیہ عذاب کی پر مگر کہ ٹھہرتی اور پناہ مانگتی عذاب سی روایت کی
یہ ترمذی اور ابو داود اور دارمی نی اور روایت کی نسائی اور ابن ماجہ نی قول الاعلی تک اور کہا ترمذی نی یہ حدیث حسن ہی صحیح
✽ ف حمل کیا ہی اس حدیث کو علما ہمارے نی اور مالکیہ نی اسپر کہ یہ نماز حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی نفل تھی اسلیی کہ وہ جائز نہیں کسی کو
پناہ مانگنی اور دعا مانگنی درمیان قرأت کی نماز فرض میں اور ممکن ہی حمل اسکا جواز پر کہ کبھی حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نی بیان جواز

کی لیپی تو ان سی بھی کیا موزوں ہی اور لکھا ہی شیخ جزری نی کہ یہ حدیث مسلم کی ہی۔ روایت کی ہی اسی ایکو حسان بن سری لاتا تھا بلکہ مسیح بن لاتا موقت • ع

الفصل الثالث

عن عوف بن مالك قال قمت مع رسول الله صلى الله عليه وسلم فلما ركع مكث قدر سورة البقرة ويقول في ركوعه سبحان ذي الجبروت والملكوت والكبرياء والعظمة رواه النسائي

روایت ہی عوف بن مالک سی کہ کہا نماز پڑہی مین نی ساتہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی پس جبکہ رکوع کیا ٹھہری بقدر سورۂ بقر کی اور کہتی تہی رکوع اپنی مین پاک ہی صاحب قہر اور بادشاہت کا اور بڑائی اور بزرگی کا روایت کی یہ نسائی نی **ف** یہ نماز تہجد کی تہی اور بعضون نی کہا ہی کہ نماز کسوف کی تہی • ح • **وعن** ابن جبير قال سمعت انس بن مالك يقول ما صليت وراء احد بعد رسول الله صلى الله عليه وسلم اشبه صلوة بصلوة رسول الله صلى الله عليه وسلم من هذا الفتى يعني عمر بن عبد العزيز قال فحزرنا ركوعه عشر تسبيحات وسجوده عشر تسبيحات رواه ابو داود والنسائي اور روایت ہی ابن جبیر سی کہ کہا سنا مین نی انس بن مالک سی کہ کہتی تہی نہین پڑہی مین نی نماز پیچہی کسیکی بعد وفات رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی کہ بہت مشابہ ہو نماز مین ساتہ نماز رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی اس نوجوان سی یعنی عمر بن عبد العزیز سی کہا ابن جبیر نی کہ کہا انس نی پس اندازہ کیا ہمنی حضرت صلعم کی رکوع کا یا عمر کی رکوع کا دس تسبیحین اور سجود اونکی کا دس تسبیحین روایت کی یہ ابو داود اور نسائی نی **ف** یعنی جتنی دیر مین کہ وہ رکوع کرتی یا سجدہ کرتی اوتنی دیر مین ہم دس تسبیحین پڑہ لیتی تہی پس وہ بہی دس تسبیحین پڑہتی ہون گی یا کم زیادہ • ح • **وعن** شقيق قال ان حذيفة راى رجلا لا يتم ركوعه ولا سجوده فلما قضى صلوته دعاه فقال له حذيفة ما صليت قال واحسبه قال ولو مت مت على غير الفطرة التي فطر الله محمدا صلى الله عليه وسلم رواه البخاري

اور روایت ہی شقیق سی کہ کہا تحقیق حذیفہ نی دیکہا ایک شخص کو کہ نہین پورا کرتا رکوع اپنا اور نہ سجدہ اپنا پس جب پڑہ چکا وہ نماز اپنی بلایا اوسکو اور کہا اوسکو حذیفہ نی نہین نماز پڑہی تو نی یعنی پوری کہا شقیق نی اور گمان کرتا ہون حذیفہ کو کہ اوس شخص کو یہ بہی کہا اور اگر مری یعنی بغیر توبہ کی ایسی نماز سی تو مریگا اوپر غیر فطرت کی یعنی غیر طریقہ اسلام کی وہ طریقہ کہ پیدا کیا اللہ تعالی نی محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو یعنی کافر مریگا روایت کی یہ بخاری نی **ف** وہ شخص رکوع اور سجود کا کوئی واجب ترک کرتا تہا اوسپر مبالغۃً اور تشدیداً فرمایا کہ جب نماز پوری نہو وی توگویا بالکل ہی نہوئی پس جو کوئی ترک کرتا ہی نماز قصداً وہ کافر ہوتا ہی نزدیک اکثر صحابہ اور تابعین کی اور نزدیک اکثرون کی جب کافر ہوتا ہی کہ حلال جانکر ترک کری غرض کہ بہر نوع اسکی وعید مین تامل کری اور رکوع اور سجود اچہی طرح کیا کری اسکی ترک کو سہل نجانی • ع • ح **وعن** ابي قتادة قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم اسوء الناس سرقة الذي يسرق من صلوته قالوا يا رسول الله وكيف يسرق من صلوته قال لا يتم ركوعها ولا سجودها رواه احمد

اور روایت ہی ابی قتادہ سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی بہت برا لوگون میں باعتبار چرانی کی وہ شخص ہی کہ چوری کری نماز اپنی مین عرض کیا صحابہ نی یا رسول اللہ اور کیونکر چراتا ہی نماز اپنی سی فرمایا نہ پورا کری رکوع نماز کا اور نہ سجدہ اوسکا روایت کی یہ احمد نی **ف** چور نماز کا مال کی چور سی برا اسلیئی ہی کہ مال کا چرانی والا دنیا مین اوس سی فائدہ اوٹہاتا ہی اور بخشوا لیتا ہی اوسکی مالک سی یا کاٹی جاتی ہی ہاتہ اوسکی پس نجات پاتا ہی عذاب سی آخرت مین بخلاف اس چور کی کہ وہ چراتا ہی حق نفس اپنی کا ثواب سی اور بدل کرتا ہی اوس سی عذاب کو

اور نہ تمہاری نماز نہیں سوائی شرک کی + ح + وَعَنِ النُّعْمَانِ بْنِ مُرَّةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَا تَرَوْنَ
فِي الشَّارِبِ وَالزَّانِي وَالسَّارِقِ وَذٰلِكَ قَبْلَ اَنْ تَنْزِلَ فِيْهِمُ الْحُدُوْدُ قَالُوا اللّٰهُ وَرَسُوْلُهٗ اَعْلَمُ قَالَ هُنَّ فَوَاحِشُ
وَفِيْهِنَّ عُقُوْبَةٌ وَاَسْوَءُ السَّرِقَةِ الَّذِيْ يَسْرِقُ مِنْ صَلٰوتِهٖ قَالُوْا وَكَيْفَ يَسْرِقُ مِنْ صَلٰوتِهٖ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ
قَالَ لَا يُتِمُّ رُكُوْعَهَا وَلَا سُجُوْدَهَا رَوَاهُ مَالِكٌ وَرَوَى الدَّارِمِيُّ نَحْوَهٗ اور روایت ہی نعمان بن مرہ سی کہ تحقیق رسول خدا صلی اللہ
علیہ وسلم نی فرمایا کہ کیا گمان کرتی ہو بیچ حق شراب پینی والی کی اور زنا کرنی والی کی اور چوری کرنی والی کی یعنی گناہ انکا کیسا ہی
اور یہ پوچھنا پہلی نازل ہونی حدون کی تہا کہا صحابہ نی اللہ اور رسول اوسکا دانا تر ہی کہا کہ یہ ہین گناہ کبیرہ اور انہون ہی سزا اور بہت بری
چوری چوری اوسکی ہی کہ چرا وی نماز اپنی مین سی کہا صحابہ نی اوسطرح چراوی نماز اپنی مین سی ای رسول خدا کی فرمایا نہ پورا کری رکوع
اوسکا اور نہ سجدہ اوسکا روایت کی یہ مالک نی اور روایت کی دارمی نی مانند اسکی ف لفظ ترون ت کی زبر سی ہی معنی اوسکی یہ ہین
کہ کیا اعتقاد کرتی ہو اور ایک نسخہ مین ت کی پیش سی ہی معنی اوسکی یہ ہین کہ کیا گمان کرتی ہو اور یہ پہلی نازل ہونی حدون کی تہا یہ راوی نی
بیان کیا وجہ سوال کو کہ حضرت صلعم نی یہ سوال پہلی اوترنی حدون کی کیا تہا کہ جب تک برائی ان افعال کی اچہی طرح نہ معلوم تہی اور بعد
اوترنی حدون کی شک نرہا انکی برائی مین + ح +

باب السجود وفضلہ

اب ہی بیچ بیان کیفیت سجدہ کرنی کی
اور بزرگی اوسکی کی ف سجدی کی لغت مین ہین سر زمین پر رکہنا اور عاجزی کرنی اور شرع مین معنی اسکی یہ ہین کہ سر زمین پر رکہنا
اوپر وجہ مخصوص کی + ح +

الفصل الاول

فصل پہلی عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اُمِرْتُ اَنْ اَسْجُدَ عَلٰى سَبْعَةِ اَعْظُمٍ عَلَى الْجَبْهَةِ وَالْيَدَيْنِ وَالرُّكْبَتَيْنِ وَاَطْرَافِ
الْقَدَمَيْنِ وَلَا نَكْفِتَ الثِّيَابَ وَلَا الشَّعْرَ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ روایت ہی ابن عباس سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ
حکم کیا گیا ہون مین یہ کہ سجدہ کرون مین سات ہڈیون پر پیشانی پر اور دونون ہاتہون پر اور گہٹنون پر اور پنجون پر دونون قدمون کی اور
نہ اکہٹا کرین ہم کپڑون کو اور نہ بالون کو روایت کی یہ بخاری اور مسلم نی ف سجدہ کرون مین سات ہڈیون پر یعنی سجدی کی وقت یہ سب مین
رکہون اور اکثر اماموں کا مذہب یہ ہی کہ سجدہ پیشانی اور ناک سی دونون سی کری بغیر اسکی سجدہ روا نہین ہوتا اور امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کی
نزدیک اگر پیشانی ہی فقط کری جائز ہی لیکن مکروہ ہی بغیر عذر کی اور اگر ناک ہی فقط کری تو صاحبین اور شافعی کی نزدیک جائز نہین مگر جبکہ پیشانی پر
عذر ہو تو ناک سی جائز ہی اور امام ابو حنیفہ سی دو روایتین ہین ایک روایت مین جائز نہین اور ایک روایت مین جائز ہی لیکن مکروہ اور رکہنا پیرونکا
سجدہ مین ضرور ہی اگر دونون پانون سجدہ مین اوٹہالی تو نماز فاسد ہوتی ہی اور اگر ایک اوٹہالی تو مکروہ ہی اور سجدہ مین فرض ہی رکہنا اونگلی قدم کا
طرف قبلہ کی اگرچہ ایک ہی اور اگر نرکہی تو نہین جائز اور لوگ اس سی ہین غافل کذا فی الدر المختار اور اور جگہ درمختار مین ذکر کیا ہی کہ فرض ہی
سجدہ کرنا ساتہ پیشانی کی اور دونون قدمون کی اور رکہنا ایک اونگلی کا دونون قدمونمین سی شرط ہی اور رکہنا ہاتہونکا اور زانو کا سنت ہی
نزدیک حنفیہ اور شافعیہ کی اور نہ اکہٹا کرین کپڑون کو یعنی سجدہ مین جاتی وقت کپڑی سمیٹین تا خاک آلودہ نہون اس سی بہی منع فرمایا بغیر اوس کی
یون ہی سمیٹین یا دامن باندہ لین یہ بہی منع ہی اور اکہٹا کرنا بالون کا یہ ہی کہ جمع کرکی دستار وغیرہ مین رکہ لی یہ بہی مکروہ ہی چاہیے یون ہی
چہوڑی رکہی تا وہ بہی سجدہ کرین + ح + وَعَنْ اَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اعْتَدِلُوْا فِي السُّجُوْدِ
وَلَا يَبْسُطْ اَحَدُكُمْ ذِرَاعَيْهِ انْبِسَاطَ الْكَلْبِ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہی انس سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے

کہ ٹھہرو تم سجدے میں اور نہ بچھاوے ایک تمہارا دونوں ہاتھ اپنے مانند بچھانے کتے کی روایت کی یہ بخاری اور مسلم نے ف ظاہر یہ ہے کہ مراد اعتدال سے طمانیت ہے یعنی خاطر جمعی سے سجدے میں ٹھہرنا اور طیبی نے کہا ہے کہ مراد اعتدال سے سجدے میں یہ ہے کہ ہموار رکھے پیشانی اور زمین پر رکھے دونوں ہاتھ اور اوٹھائے رکھے زمین سے دونوں کہنیاں اپنی اور الگ رکھے پیٹ کو رانوں سے * ح وعن البراء بن عازب قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم اذا سجدت فضع كفيك وارفع مرفقيك رواه مسلم اور روایت ہے براء بن عازب سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جس وقت کہ سجدہ کرے تو پس رکھ زمین پر دونوں ہاتھ اپنے اور بلند کر دونوں کہنیاں اپنی روایت کی یہ مسلم نے ف سجدے میں ہاتھ زمین پر کانوں کے سامنے رکھے اور انگلیاں ملی رکھے اور ہاتھ کھلے رکھے کہ پڑے رکھنی مکروہ ہیں اور بلند کر کہنیاں یعنی زمین سے اور دونوں پہلووں سے یہ حکم خاص مردوں ہی کے لیے ہے عورتوں کو چاہیے کہ کہنیاں بھی زمین پر بچھی اور پہلووں سے ملی رکھیں کہ ستر انہیں خوب ہوتا ہے * ع ح وعن ميمونة قالت كان النبي صلى الله عليه وسلم اذا سجد جافى بين يديه حتى لو ان بهمة ارادت ان تمر تحت يديه مرت هذا لفظ ابي داود كما صرح في شرح السنة باسناده ولمسلم بمعناه قالت كان النبي صلى الله عليه وسلم اذا سجد لو شاءت بهمة ان تمر بين يديه لمرت اور روایت ہے میمونہ سے کہ کہا تھے نبی صلی اللہ علیہ وسلم جس وقت کہ سجدہ کرتے فرق سے رکھتے دونوں ہاتھ اپنے یہاں تک کہ اگر بچہ بکری کا چاہتا گذرتا نیچے ہاتھوں اونکے کے تو گذر جاتا یہ لفظ ابو داود کے ہیں جیسا کہ خود بیان کیا بغوی نے شرح السنہ میں ساتھ اسناد اپنے کے اور مسلم میں معنی اسکے ہیں یعنی لفظ اونکے اور ہیں کہ وہ یہ ہیں کہا تھے نبی صلی اللہ علیہ وسلم جس وقت سجدہ کرتے اگر چاہتا بچہ بکری کا گذرنا آگے ہاتھوں اونکے کے البتہ گذر جاتا ف فرق سے رکھتے دونوں ہاتھ اپنے یعنی دونوں بازو پہلو سے اور پیٹ ران سے الگ رکھتے اور بکری کا بچہ جب پیدا ہوتا ہے تو اوسکو سخلہ کہتے ہیں اور جب ذرا بڑا ہوتا ہے اور راہ چلنے لگتا ہے تو اوسکو بہمہ کہتے ہیں اور یہ لفظ ابو داود کے ہیں مقصود مؤلف کا اعتراض کرنا ہے صاحب مصابیح پر کہ الفاظ ابو داود کو پہلی فصل میں لانا مناسب نہ تھا کیونکہ اوسمیں شیخین ہی کی روایتیں ہوتی ہیں * ح * وعن عبد الله بن مالك ابن بحينة قال كان النبي صلى الله عليه وسلم اذا سجد فرج بين يديه حتى يبدو بياض ابطيه متفق عليه اور روایت ہے عبد اللہ بن مالک ابن بحینہ سے کہ کہا تھے نبی صلی اللہ علیہ وسلم جس وقت کہ سجدہ کرتے کھولتے ہاتھ اپنے یہاں تک کہ ظاہر ہوتی سفیدی بغلوں اونکی کی روایت کی یہ بخاری اور مسلم نے ف بحینہ نام عبد اللہ کی ماں کا ہے اور مالک باپ عبد اللہ کا ہے پس ابن مالک کو ساتھ تنوین کے پڑھتے ہیں اور الف درمیان مالک اور ابن کے ثابت رکھتے ہیں تاکہ نجانیں لوگ کہ مالک بیٹا بحینہ کا ہے بلکہ عبد اللہ ہی کی دونوں صفتیں ہیں ابن مالک ہے اور ابن بحینہ ہے اور ظاہر یہ ہے کہ جس نماز میں کہ عبد اللہ نے حضرت کو دیکھا اوسمیں بدن مبارک پر کپڑا نہ تھا یا مراد یہ ہے کہ جگہ بغل کی معلوم ہوتی تھی اور سفیدی بغلوں کی ایسی تھی کہ بغلیں حضرت کی سفید تھیں جیسا کہ تمام بدن تھا کہ مکدر اور سیاہ نہیں جیسی کہ اور لوگوں کی ہوتی ہیں * ح * وعن ابي هريرة قال كان النبي صلى الله عليه وسلم يقول في سجوده اللهم اغفر لي ذنبي كله دقه وجله واوله وآخره وعلانيته وسره رواه مسلم اور روایت ہے ابی ہریرہ سے کہ کہا تھے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کہتے سجدے اپنے میں یا الٰہی بخش میرے لیے گناہ میرے سب چھوٹے اور بڑے اور پہلے اور پچھلے اور ظاہر اور چھپے روایت کی یہ مسلم نے ف یعنی کبھی یہ دعا پڑھتے تھے پھر احتمال ہے کہ تسبیح کے ساتھ پڑھتے ہوں یا بعد اوسکے اور چھپے گناہوں سے وہ مراد ہیں کہ لوگوں سے چھپے ہوتے ہیں ورنہ اللہ تعالیٰ کے آگے دونوں برابر ہیں يعلم السر واخفى یعنی جانتا ہے پوشیدہ اور بہت پوشیدہ کو

وعن عائشة قالت فقدت رسول الله صلى الله عليه وسلم ليلة من الفراش فالتمسته فوقعت يدي على بطن قدميه وهو في المسجد وهما منصوبتان وهو يقول اللهم إني أعوذ برضاك من سخطك وبمعافاتك من عقوبتك وأعوذ بك منك لا أحصي ثناء عليك أنت كما أثنيت على نفسك رواه مسلم

اور روایت ہی عائشہ سی کہ کہا نہ پایا مین نی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو ایک رات بچھونی پر پس ڈھونڈا مین نی اونکو پس جا پہونچا ہاتھ میرا حضرت کی قدمون پر اوس حال مین کہ وہ سجدی مین تھی اور دونون قدم کھڑی تھی اور وہ کہتی تھی یا الٰہی تحقیق مین پناہ مانگتا ہون ساتھ رضامندی تیری کی غضب تیری سی یعنی اون افعال سی کہ لازم کری غصہ کو تیرا میری امت پر اور ساتھ عافیت تیری کی عذاب تیری سی اور پناہ مانگتا ہون ساتھ تیری تجھی یعنی ساتھ رحمت تیری کی قہر تیری سی نہین گن سکتا مین تعریف تجھپر تو ویسا ہی ہی کہ جیسی تعریف کی تو نی اوپر ذات اپنی کی روایت کی یہ مسلم نی **ف** اعوذ بک منک حاصل یہ ہی قہر ون کا ہی اور اس حدیث سی معلوم ہوا کہ عورت کی چھونی سی وضو مرد کا نہین ٹوٹتا جیسی کہ مذہب امام کا اور نہین گن سکتا مین تعریف تجھپر یعنی نہین طاقت نہین رکھتا کہ تیری تعریف کر سکون جیسا کہ تو مستحق ہی اوسکا تو ویسا ہی ہی جیسا کہ تعریف کی تو نی اپنی ذات پر یعنی اس آیہ مین فللہ الحمد رب السموات ورب الارض رب العالمین ولہ الکبریاء فی السموات والارض وہو العزیز الحکیم یعنی اللہ ہی کی لیئی سب تعریف ہی کہ وہ پروردگار آسمانون کا اور پروردگار زمین کا ہی پروردگار عالمونکا اور اوسکی لیئی ہی بزرگی آسمانون مین اور زمین مین اور وہ غالب ہی

وعن أبي هريرة قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم أقرب ما يكون العبد من ربه وهو ساجد فأكثروا الدعاء رواه مسلم اور روایت ہی ابی ہریرہ سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی بہت نزدیک ہوتا بندہ اپنی رب سی اوس حال مین کہ وہ سجدہ مین ہوتا ہی پس بہت کرو دعا روایت کی یہ مسلم نی **ف** اللہ تعالیٰ ہر حال بندی سی نزدیک ہی اور سجدہ مین سب سی زیادہ نزدیک ہوتا ہی یعنی راضی ہوتا ہی بندی سی اور دعا قبول کرتا ہی اسلیئی حکم دعا کا فرمایا ع

وعنه قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم إذا قرأ ابن آدم السجدة فسجد اعتزل الشيطان يبكي يقول يا ويلتى أمر ابن آدم بالسجود فسجد فله الجنة وأمرت بالسجود فأبيت فلي النار رواه مسلم اور روایت ہی اونہین سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی جس وقت کہ پڑھتا ہی بیٹا آدم کا آیہ سجدی کی پھر سجدہ کرتا ہی یعنی پڑھنی والا ایک طرف ہو جاتا ہی شیطان روتا ہوا کہتا ہی ہائی مصیبت مجھی حکم کیا گیا بیٹا آدم کا ساتھ سجدی کی پس سجدہ کیا پس اوسکو بہشت ہی اور حکم کیا گیا مین ساتھ سجدی کی پس نافرمانی کی مین نی پس میری لیئی آگ ہی روایت کی یہ مسلم نی

وعن ربيعة بن كعب قال كنت أبيت مع رسول الله صلى الله عليه وسلم فأتيته بوضوئه وحاجته فقال لي سل فقلت أسألك مرافقتك في الجنة قال أو غير ذلك قلت هو ذاك قال فأعني على نفسك بكثرة السجود رواه مسلم اور روایت ہی ربیعہ بن کعب سی کہا تہا مین کہ رات گذارتا تہا مین ساتھ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی پس لاتا مین حضرت کی پاس پانی وضو کا اور حاجت اونکی یعنی مسواک اور مصلی وغیرہ پس کہا مجھکو مانگ یعنی جو چیز دنیا اور آخرت کی پس کہا مین نی مانگتا ہون آپکی رفاقت بہشت مین کہا یا سوای اسکی یعنی سوال تیرا یہی ہی یا سوای اسکی اور بھی کچھ تو چاہتا ہی بہت بڑا ہی کچھ اور چاہ دیکھا مین نی طلب میرا یہی ہی کہ عرض کیا مین نی فرمایا پس مدد کر میری اوپر ذات اپنی کی ساتھ بہت کرنی سجدون کی روایت کی یہ مسلم نی **ف** ایسی فرمایا مانگ یہ بسبب خوش ہونی کی فرمایا یہ مقام مکافات کی یعنی بدلی مین خدمت کی اوس پس مدد کر میری یعنی اگر مقصر ہی یہی تو بیچ حصول اس مطلب کی تو مدد کر میری اوپر حصول مطلب اپنی کی ساتھ بہت کرنی سجدونکی یعنی بسبب

اور دعا کرنی کی سجدوں میں قابل اس مرتبہ کا ہو گا یعنی میں دعا کرتا ہوں اور حاصل ہونی شفا تیری میں کوشش کرتا ہوں بشرطیکہ جو کچھ فرماؤں تو بھی
اوسپر عمل کری کہ راہ حاصل ہونی شفا اور تدبیر کار کی یہی ہی **بیت** فتح قفل ارچہ کلید ہست ای عزیز ٭ جنبش از دست تو میخواہند نیز ہو اور
اس حدیث سی معلوم ہوا کہ خدمت بزرگوں کی اور راضی کرنا اونکو موجب سعادت اور حصول کرامت کا ہی خصوصاً رضای سید کائنات کی کہ خلاصہ
موجودات کی ہیں صلوات اللہ وسلامہ علیہ وآلہ واصحابہ اور اسمیں تنبیہ ہی اسپر کہ طالب صادق کو چاہیے کہ مطلوب اپنا نعمتوں آخرت کی کو باقی اور دائم ہیں
رکہی اور طرف لذتوں دنیای فانی کی التفات نہ کری لیکن شرط یہ ہی کہ بندگی میں اپنی طرف سی تصور نکری نری ہوس اور آرزو اکتفا نہیں کرنی
کہ بیکار بیٹہنا اور آرزو رکہنی لوہا سرد کوٹنا ہی **بیت** کار کن کار بگذر از گفتار ٭ کاندرین راہ کار دارد کار ٭ ح ع **وعن** مَعْدَانَ بْنِ
طَلْحَةَ قَالَ لَقِيْتُ ثَوْبَانَ مَوْلَى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ اَخْبِرْنِيْ بِعَمَلٍ اَعْمَلُهُ يُدْخِلُنِيَ اللّٰهُ بِهِ الْجَنَّةَ فَسَكَتَ
ثُمَّ سَاَلْتُهُ فَسَكَتَ ثُمَّ سَاَلْتُهُ الثَّالِثَةَ فَقَالَ سَاَلْتُ عَنْ ذٰلِكَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ عَلَيْكَ
بِكَثْرَةِ السُّجُوْدِ لِلّٰهِ فَاِنَّكَ لَا تَسْجُدُ لِلّٰهِ سَجْدَةً اِلَّا رَفَعَكَ اللّٰهُ بِهَا دَرَجَةً وَحَطَّ عَنْكَ بِهَا خَطِيْئَةً قَالَ
مَعْدَانُ ثُمَّ لَقِيْتُ اَبَا الدَّرْدَاءِ فَسَاَلْتُهُ فَقَالَ لِيْ مِثْلَ مَا قَالَ لِيْ ثَوْبَانُ رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہی معدان بن طلحہ سی کہا ملاقات کی میں نی ثوبان سی
کہ چیلہ آزاد تہا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کا پس کہا میں نی خبر دو مجکو ساتہ ایک عمل کی کہ کروں میں اوسکو تا داخل کری مجکو اللہ بسبب اوسکی
بہشت میں پس چپ رہا پہر پوچہا میں نی اوسکو پس چپ رہا پہر پوچہا میں نی اوس سی تیسری بار پس کہا پوچہا تہا میں نی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سی پس فرمایا لازم کر اپنی اوپر
بہت سجدی کرنی واسطی خدا کی پس تحقیق تو نہیں سجدہ کری گا واسطی اللہ کی کوئی سجدہ مگر کہ بلند کریگا تجکو اللہ بسبب اوسکی باعتبار درجی کی اور
دور کری گا تجسی بسبب اوسکی گناہ کہا معدان نی پہر ملاقات کی میں نی ابو درداء سی پس پوچہا میں نی اونسی پس کہا واسطی میری مانند اوس چیز کی
کہ کہا تہی ثوبان نی روایت کی یہ مسلم نی **ف** ثوبان نی دو بار میں جواب ندیا تا رغبت اور شوق سائل کو زیادہ ہو اور مراد سجدہ سی سجدی نماز کی
ہیں یا تلاوت کی یا شکر کی ٭ ح ع

الفصل الثانی فصل دوسری

عن وَائِلِ بْنِ حُجْرٍ قَالَ رَاَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى
اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا سَجَدَ وَضَعَ رُكْبَتَيْهِ قَبْلَ يَدَيْهِ وَاِذَا نَهَضَ رَفَعَ يَدَيْهِ قَبْلَ رُكْبَتَيْهِ رَوَاهُ اَبُوْ دَاوُدَ وَالتِّرْمِذِيُّ
وَالنَّسَائِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ وَالدَّارِمِيُّ روایت ہی وائل بن حجر سی کہ کہا دیکہا میں نی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو جسوقت کہ ارادہ
کرتی سجدہ کرنیکا رکہتی دونوں گہٹنی اپنی پہلی ہاتہوں اپنی سی اور جسوقت کہ ارادہ اوٹہنی کا کرتی اوٹہاتی دونوں ہاتہ اپنی پہلی گہٹنوں اپنی سی
روایت کی یہ ابو داود اور ترمذی اور نسائی اور ابن ماجہ اور دارمی نی **ف** یہی قول ہی ابو حنیفہ اور شافعی کا اور ایک روایت ابو داود
کی میں آیا ہی کہ اوٹہتی تہی حضرت گہٹنوں اپنی پر اور ٹیکتی تہی ہاتہ اپنی رانوں اپنی پر اور لکہا ہی علماء نی کہ رکہنا اعضای سجدی کا زمین پر باعتبار
قرب کی ہی کہ جو عضو زمین سی نزدیک تر ہی رکہنا اوسکا پہلی ہی اور اوٹہانی میں برخلاف اسکی اور بیچ رکہنی پیشانی اور ناک کی ترتیب نہیں
کہ دونوں بیچ حکم ایک عضو کی ہیں اور نزدیک بعضوں کی ناک پہلی رکہی کہ نزدیک تر ہی ساتہ زمین کی اور شیخ رح نی کہا ہی کہ اگر دشوار ہو رکہنا
زانوؤں کا پہلی ہاتہ کی بسبب کسی عذر کی مانند موزہ وغیرہ کی تو رکہی ہاتہ پہلی زانو کی ٭ ح ع **وعن** اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ
اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا سَجَدَ اَحَدُكُمْ فَلَا يَبْرُكْ كَمَا يَبْرُكُ الْبَعِيْرُ وَلْيَضَعْ يَدَيْهِ قَبْلَ رُكْبَتَيْهِ رَوَاهُ اَبُوْ دَاوُدَ
وَالنَّسَائِيُّ وَالدَّارِمِيُّ وَقَالَ اَبُوْ سُلَيْمَانَ الْخَطَّابِيُّ حَدِيْثُ وَائِلِ بْنِ حُجْرٍ اَثْبَتُ مِنْ هٰذَا وَقِيْلَ هٰذَا مَنْسُوْخٌ
اور روایت ہی ابو ہریرہ سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی جسوقت کہ سجدہ کری ایک تمہارا پس نہ بیٹہی جیسا بیٹہتا ہی اونٹ

اور چاہیے کہ رکہیں دونوں ہاتہہ اپنے پہلے زانوؤں اپنے سے روایت کی یہ ابوداود اور نسائی اور دارمی نے کہا سلیمان خطابی نے کہ حدیث وائل
بن حجر کی بہت ثابت ہی اس حدیث سے اور کہا گیا یہ حدیث منسوخ ہی ف نہ بیٹہے مانند بیٹہنے اونٹ کے یعنی گہٹنے نہ رکہے پہلے ہاتہوں سے کیونکہ
اونٹ بیٹہتا ہی شتابی سے اور اسکو ساتہ بیٹہنے اونٹ کی باوجودیکہ اونٹ رکہتا ہی ہاتہہ پہلے پاؤں کی اینہی کہ گہٹنا آدمی کا پاؤں میں ہے
اور گہٹنا جانور کا ہاتہہ میں پس جب گہٹنے پہلے رکہے تو مشابہ ہوا اونٹ کی بیٹہنے کی پس یہ حدیث مخالف ہوئی حدیث اول کی کہ وہ وائل کی ہے
اور پر رکہنے زانوؤں کی پہلے ہاتہوں کی اور درمیان اماموں کی بہی اختلاف ہی جمہور ائمہ اور ابو حنیفہ اور شافعی اور احمد بن حنبل عمل حدیث
وائل بن حجر پر کہ پہلے گذری کرتے ہیں کہ زانو پہلے ہاتہوں کی رکہتے ہیں اور مالک اور اوزاعی اور ایک اور جماعت علما کی عمل اس حدیث ابو ہریرہ پر
کرتے ہیں کہ ہاتہہ پہلے زانوؤں کی رکہتے ہیں پس لکہا ہی علما نے کہ حدیث وائل کی صحیح تر اور مشہور تر ہی حدیث ابو ہریرہ کی سے اور ایک جماعت
نے حفاظ سے اسکو تصحیح کیا ہی اور ترجیح دیا ہی اور جب دو حدیثیں مختلف آتی ہیں تو عمل حدیث قوی تر اور صحیح تر پر کرتے ہیں اور بعضوں نے
کہا ہی کہ حدیث وائل کی ناسخ ہی حدیث ابی ہریرہ کی اور بیچ صحیح ابن خزیمہ کی آیا ہی کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم جب سجدہ میں جاتے تہے تو رکہا
کرتے تہے ساتہ گہٹنوں کی پس انہیں دونوں وجہوں پر اشارہ کیا مولف نے ساتہ قول اپنے کی قال ابو سلیمان الخ ہذا مذہب * حج ۲ وعن
ابن عباس قال کان النبی صلی اللہ علیہ وسلم یقول بین السجدتین اللہم اغفرلی وارحمنی واہدنی وعافنی
وارزقنی رواہ ابوداود والترمذی اور روایت ہی ابن عباس سے کہ کہا تہے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کہتے درمیان میں دونوں سجدوں کے الٰہی
بخش مجکو اور رحم کر مجہپر اور ہدایت کر مجکو اور سلامت رکہہ مجکو یعنی بلیات دارین اور امراض ظاہر اور باطن سے اور روزی دے مجکو روایت کی
یہ ابوداود اور ترمذی نے وعن حذیفۃ ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم کان یقول بین السجدتین رب اغفرلی
رواہ النسائی والدارمی اور روایت ہی حذیفہ سے کہ تحقیق نبی صلی اللہ علیہ وسلم تہے کہتے درمیان دونوں سجدوں کی اے رب میرے
بخش مجکو روایت کی یہ نسائی اور دارمی نے ف ابن ماجہ کی روایت میں اس کلمہ کو تین بار کہنا آیا ہی حج ۳

الفصل الثالث

فصل تیسری عن عبد الرحمن بن شبل قال نہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عن نقرۃ الغراب وافتراش
السبع وان یوطن الرجل المکان فی المسجد کما یوطن البعیر رواہ ابوداود والنسائی والدارمی
روایت ہی عبد الرحمن بن شبل سے کہ کہا منع کیا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے ٹہونگ مارنے کوّے کی سے اور بچہا دینے درندے کی سے اور یہ کہ
مقرر کرے آدمی مسجدوں میں جیسا کہ مقرر کرتا ہی اونٹ روایت کی یہ ابوداود اور نسائی اور دارمی نے ف یعنی سجدے سے سر جلدی کے اوٹہانا
جیسے کوّے کا دانا اوٹہانے کی وقت جلدی سے چونچ زمین پر مار کر دانا اوٹہا لیتا ہی اور سجدے کی وقت کہونی زمین پر نہ بچہاوے جیسے کہ درندے بازو
ہاتہہ بچہا کر بیٹہتے ہیں مثل کتے بہیڑیے وغیرہ کی اور مسجد میں نماز کی لیے ایک جگہ نہ مقرر کرے کہ اپنے سوا اسکو وہاں نہ بیٹہنے دے جیسے اونٹ ایک جگہ مقرر
کر لیتا ہی کہ اور اونٹ وہاں نہیں بیٹہتا مسجد جگہ سب مسلمانوں کی ہی پس لیے ایک مکان خاص مقرر کرنا اور اوروں کو اوس سے منع کرنا مکروہ اور
ممنوع ہی اور حلوانی سے منقول ہی کہ [illegible] نمازی تر ترک کردے یہ کہ اپنی مسجد میں مکان معین کرے تو نماز پڑہنا [illegible] کہ عبادت عادت
ہو جاتی ہی اوس میں اور عبادت سے ہو قربی اوس کی نیت میں اور عبادت جب عادت ہو تو ترک کرے اوسکو چنانچہ [illegible] مکروہ ہی [illegible] ہمیشہ کا
پس کیا حال ہی اوسکا کہ مسجد میں جگہ مقرر کرے اور اوسکی غرض [illegible] حج ۴ وعن علی قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
یا علی انی احب لک ما احب لنفسی واکرہ لک ما اکرہ لنفسی لا تقع بین السجدتین رواہ الترمذی اور روایت ہی علی سے کہ کہا [illegible]

رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے اے علی تحقیق میں دوست رکھتا ہوں تیرے لیے وہ چیز کہ دوست رکھتا ہوں اپنے لیے اور مکروہ رکھتا ہوں
تیرے لیے وہ چیز کہ مکروہ رکھتا ہوں واسطے نفس اپنے کے نہ اقعا کر درمیان دو سجدوں کے روایت کی یہ ترمذی نے ف معنی اقعا کے یہ ہیں کہ لگاوے
آدمی سرین اپنی زمین سے اور کھڑا رکھے ران اور پنڈلیوں کو اور رکھے ہاتھ اپنے زمین پر مانند کتے کے قول صحیح تر معنی اقعا کے میں یہی ہے اور بعضوں
نے یہ معنی کہے ہیں کہ پنجے کھڑے کرکے ایڑیوں پہ درمیان میں سجدوں کے بیٹھے اور اور بھی معنی اقعا کے علما نے لکھے ہیں غرضکہ یہ مکروہ ہے سب علما کے
نزدیک ٭ ص ع وعن طلق بن علی الحنفی قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم لا ینظر الله عز وجل
الی صلوة عبد لا یقیم فیها صلبه بین خشوعها وسجودها رواه احمد اور روایت ہے طلق بن علی حنفی سے کہ کہا فرمایا رسول
خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے نہیں دیکھتا اللہ عزت والا بزرگی والا طرف نماز اوس بندے کی کہ نہیں سیدھی کرتا اوس میں پیٹھ اپنی وقت رکوع کے اور
سجدے کی روایت کی یہ احمد نے ف یعنی نماز قبول نہیں کرتا ہے اللہ اوسکی کہ رکوع اور سجدے میں پیٹھ اپنی سیدھی اور درست نہیں کرتا ٭ ح
وعن نافع ان ابن عمر كان يقول من وضع جبهته بالارض فليضع كفيه على الذي وضع
عليه جبهته ثم اذا رفع فليرفعهما فان اليدين تسجدان كما يسجد الوجه رواه مالك
اور روایت ہے نافع سے یہ کہ ابن عمر کہتے تھے جو شخص کہ رکھے پیشانی اپنی زمین پر یعنی سجدہ کرے پس چاہیے کہ رکھے دونوں ہاتھ اپنے اوس جگہ پر کہ
رکھی ہے اوسنے پیشانی اپنی پھر جس وقت اوٹھے پس اوٹھا دے دونوں ہاتھوں کو اسلیے کہ دونوں ہاتھ بھی سجدہ کرتے ہیں جیسا کہ سجدہ کرتا ہے منہ
روایت کی یہ مالک نے ف رکھے دونوں ہاتھ اوس جگہ پر کہ رکھی ہے اوسنے پیشانی اپنی یعنی ہاتھ برابر پیشانی کی جگہ کی رکھے جیسے کہ مختار ہے ہمارے
نزدیک ہے یا برابر مونڈھوں کی جیسے کہ مختار شافعی کا ہے یا معنی یہ ہیں کہ ہاتھ بھی زمین پر اوسطرح رکھے کہ جسطرح پیشانی رکھی ہے یعنی تہا نہ ٭ ح ع

باب التشهد

باب ہے بیچ بیان تشہد کے ف معنی شہادت کے ہیں خبر صحیح دینی کہ اوسمیں دل ساتھ زبان کے موافق ہو اور
گواہی دینی اور تشہد گواہ ہونا اور اظہار کرنا اوس علم کا کہ دل میں ہے اور شرع میں تشہد کہتے ہیں اشہد ان لا اله الا الله واشهد ان محمدا رسول الله
کو اور ذکر کو کہ قعدہ نماز میں پڑھتے ہیں یعنی التحیات کو تشہد اسلیے کہا کہ اوسمیں کلمہ شہادتین کا بھی ہوتا ہے ٭ ح

الفصل الاول

فصل پہلی عن ابن عمر قال كان رسول الله صلى الله عليه وسلم اذا قعد في التشهد وضع يده
اليسرى على ركبته اليسرى ووضع يده اليمنى على ركبته اليمنى وعقد ثلثة وخمسين
واشار بالسبابة وفي رواية كان اذا جلس في الصلوة وضع يديه على ركبتيه ورفع
اصبعه اليمنى التي تلي الابهام يدعو بها ويده اليسرى على ركبته باسطها عليها رواه مسلم
اور روایت ہے ابن عمر سے کہ کہا تھے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم جس وقت کہ بیٹھتے بیچ تشہد کے رکھتے بایاں ہاتھ اپنا بائیں گھٹنے اپنے پر اور رکھتے
داہنا ہاتھ اپنا داہنے گھٹنے اپنے پر اور بند کرتے ہاتھ ساتھ گنتی ترپن کی اور اشارہ کرتے ساتھ انگلی شہادت کی اور ایک روایت میں یوں ہے
کہ تھے جس وقت کہ بیٹھتے نماز میں رکھتے دونوں ہاتھ اپنے اوپر گھٹنوں اپنے کے اور اوٹھاتے انگلی اپنی داہنی وہ جو نزدیک انگوٹھے کی ہے دعا مانگتے
ساتھ اوسکی یعنی اشارہ وحدانیت کا کرتے ساتھ اوسکے اور رکھتے بایاں ہاتھ اپنا اوپر زانو اپنے کے کھلا ہوا اوسپر روایت کی یہ مسلم نے ف
ہاتھ کھلا ہوا قبلہ رخ قریب زانو کے یعنی ران پر رکھتے اور بند کرتے ہاتھ ساتھ گنتی ترپن کی یعنی اہل حساب گنتی کے وقت انگلیاں بند
کرتے جاتے ہیں اور ہر ایک کو واسطے عدد معین کے مقرر کیا ہے کہ اکائیوں کی یعنی یہاں تک ہے اور دہائیوں کی یہ یہاں اور سیکڑوں کا

لی لیی بیانئ سنراورون کی لیی بیان سب کیا اوسی نی کہ حضرت نی اشارہ کی لیی اسطرح اونگلی بند کی جسطرح ترسٹہ کی لیی بند کرتی ہین صورت
اوسکی یہ ہی کہ بند کی چھنگلیا اور اوسکی پاسکی انگلیا یعنی بیچکی انگلی اور اونگلی شہادت کی کہل رکہی اور رکہی انگوٹہی کی سرکو انگلی شہادت کی جڑ مین
امام شافعی نی اور امام احمد نی ایک روایت مین اسی حدیث پر عمل کیا ہی اور ایک عقد تسعین ہی یعنی نوی کی اوسکی صورت یہ ہی کہ بند کری
چھنگلیا اور اوسکی پاس کی انگلی اور کہولی انگلی شہادت کی اور رکہی سر انگوٹہی کا اوپر سر بیچ کی انگلی کی اور حلقہ کری نزدیک حنفیہ کی اور
مختار مذہب امام احمد مین یہی ہی اور شافعی بہی بیچ قول قدیم کی ساتہ اسکی قائل ہین اور بیچ حدیث مسلم کی عبداللہ بن زبیر سی آگی مذکور ہی آتیگا
اور بیچ حدیث احمد اور ابوداود کی ہی وائل بن حجر سی آیا ہی اور نزدیک اک کی بند کری سب اونگلیان اپنی ہاتہ کی اور کہل رکہی انگوٹہا انگلی
اور بیچ بعضی حدیثونکی اشارہ بغیر عقد کی بہی آیا ہی اور مختار بعضی حنفیہ کا بہی یہی ہی غالبا عمل آنحضرت کا بہی مختلف تہا کبہی اسطرح کبہی اسطرح اور درد
تطبیق کی بیچ اکثر جگہونکی کہ روایت مختلف آئی ہین یہی ہی اور جاننا چاہیی کہ حنفیہ ماوراء النہر اور ہندوستان کی نی اس عمل عقد اور اشارت کو ترک کیا
ہی اور متقدمین کرتی تہی اور انکی متاخرین مین اختلاف ظاہر ہوا ہی لیکن مختار نزدیک علمای حرمین کی اور اور شہرون عرب کی کرنا اوسکا ہی
اور شیخ ابن الہمام محقق حنفیہ کی نی کہا ہی کہ بیچ اول تشہد کی شہادتین تک ساتہ کہلا رکہی اور بیچ وقت تہلیل کی اونگلیان بند کری اور اشارہ کری
اور کہا ہی کہ منع کرنا اشارہ کو خلاف روایت اور درایت کی ہی اور محیط مین لکہا ہی کہ اوٹہانا داہنی سبابہ کا نزدیک ابی حنیفہ اور محمد کی سنت ہی
اور اسیطرح ابویوسف سی روایت کیا گیا ہی اور علامہ نجم الدین زاہدی نی کہا کہ متفق ہین روایات اصحاب ہماری کی کہ یہ سنت ہی پس جب مذہب ائمہ کا
محدثین اور فقہا اور بہت صحابہ اور تابعین اور علمار کوفہ اور مدینہ کا کرنا اشارہ کا ہوا اور بہت حدیثین اور اقوال صحابہ کی اسمین وارد ہوئی تو اوسپر
تو عمل کرنا اوسپر اولی اور ارجح ہی اور صورت اشارہ کی یہ ہی کہ اوٹہاوی اونگلی وقت کہنی الا اللہ کی نزدیک شافعیہ کی اور ہماری نزدیک اوٹہاوی
وقت کہنی لا الہ کی اور رکہدی نزدیک کہنی الا اللہ کی اور چاہیی کہ اشارہ اوپر کیجانب نہ کری تا وہم نہ ڈالدی جہت کا اور دعا مانگتی وقت اشارہ
ساتہ وحدانیت حق کی کری نزدیک کہنی لا الہ الا اللہ کی جیسا کہ مذکور ہوا اور ذکر کو دعا بہی کہتی ہین اسلیی کہ اوس سی بہی لائق انعام اور اکرام
کی ہوتا ہی م ح ع **وَعَنْ** عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الزُّبَيْرِ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا قَعَدَ يَدْعُوْ وَضَعَ
يَدَهُ الْيُمْنٰى عَلٰى فَخِذِهِ الْيُمْنٰى وَيَدَهُ الْيُسْرٰى عَلٰى فَخِذِهِ الْيُسْرٰى وَاَشَارَ بِاِصْبَعِهِ السَّبَّابَةِ وَوَضَعَ اِبْهَامَهُ عَلٰى
اِصْبَعِهِ الْوُسْطٰى وَيُلْقِمُ كَفَّهُ الْيُسْرٰى رُكْبَتَهُ رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہی عبداللہ بن زبیر سی کہ کہا تہی رسول خدا صلی اللہ علیہ سلم جسوقت
کہ بیٹہتی یعنی نماز مین تشہد پڑہنی کو رکہتی داہنا ہاتہ اپنا اوپر داہنی ران اپنی کی اور بایان ہاتہ اپنا اوپر بائین ران اپنی کی اور اشارہ کرتی ساتہ
اونگلی شہادت اپنی کی اور رکہتی انگوٹہا اپنا اوپر بیچ کی اونگلی اپنی کی اور پکڑتی بائین ہاتہ اپنی سی گہٹنا اپنا یعنی کبہی یون بہی کرتی روایت کیا اسکو مسلم نی
ف ہماری مذہب مین اشارہ کی وقت اسیطرح حلقہ کرتی ہین اور شافعیہ کی بیان جیسی التحیات کی لیی بیٹہی اوسوقت سی حلقہ کری اور
ہماری نزدیک اشارہ کی وقت حلقہ کری م ع ح **وَعَنْ** عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ كُنَّا اِذَا صَلَّيْنَا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
قُلْنَا اَلسَّلَامُ عَلَى اللّٰهِ قَبْلَ عِبَادِهِ اَلسَّلَامُ عَلٰى جِبْرَئِيْلَ اَلسَّلَامُ عَلٰى مِيْكَائِيْلَ اَلسَّلَامُ عَلٰى فُلَانٍ فَلَمَّا انْصَرَفَ النَّبِيُّ صَلَّى
اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَقْبَلَ عَلَيْنَا بِوَجْهِهِ قَالَ لَا تَقُوْلُوْا اَلسَّلَامُ عَلَى اللّٰهِ فَاِنَّ اللّٰهَ هُوَ السَّلَامُ فَاِذَا جَلَسَ اَحَدُكُمْ فِي الصَّلٰوةِ
فَلْيَقُلْ اَلتَّحِيَّاتُ لِلّٰهِ وَالصَّلَوٰتُ وَالطَّيِّبَاتُ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ اَيُّهَا النَّبِيُّ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكَاتُهُ اَلسَّلَامُ عَلَيْنَا
وَعَلٰى عِبَادِ اللّٰهِ الصَّالِحِيْنَ فَاِنَّهُ اِذَا قَالَ ذٰلِكَ اَصَابَ كُلَّ عَبْدٍ صَالِحٍ فِي السَّمَاءِ

وَالْأَرْضِ أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُولُهُ ثُمَّ لِيَتَخَيَّرْ مِنَ الدُّعَاءِ أَعْجَبَهُ إِلَيْهِ فَيَدْعُوهُ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ
اور روایت ہی عبد اللہ بن مسعود سی کہ کہا تہی ہم جس وقت کہ نماز پڑہتی ساتہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی کہتی ہم یعنی بیچ بیٹہنی تشہد کی پہلی شرع
ہونی اوسکی کی سلام ہی اللہ پر پہلی سلام بہیجنی کی اوپر بندون اوسکی کی سلام ہی جبرئیل پر سلام ہی میکائیل پر سلام ہی اوپر فلانی کی
یعنی اور فرشتی پر فرشتون مین سی یا نبی پر انبیا مین سی پس یہ کلمات عوض التحیات کی پڑہا کرتی تہی پس جبکہ پہری نبی صلی اللہ علیہ وسلم
یعنی فارغ ہوئی نماز سی متوجہ ہوئی ہمپر ساتہ منہ اپنی کی یعنی نہ ساتہ تنہی کلام کی فرمایا نہ کہو سلام اللہ پر اسلیی کہ اللہ خود سلام ہی یعنی سالم ہی
سب نقصانون سی اور آفتون سی اور دیتا ہی سلامتی بندون کو آفات ظاہر اور باطن کی سی پس سلامتی اوسکی لیی ثابت ہی اور اوسی ہی
ہی اور دعا کرنی ساتہ سلامتی کی اوسکی لیی چاہیی کہ جسکو احتیاج ہو اور خوف ہو نقصان کا پس جب بیٹہی ایک تمہارا نماز مین پس چاہیی کہ کہی
بندگی منہ سی کہنی کی یعنی جو کچہ کہ منہ سی پڑہتی ہین اور اچہی بات منہ سی نکالتی ہین واسطی اللہ کی ہی اور بندگی بدن کی یعنی نماز وغیرہ اور
بندگی مال کی یعنی زکوۃ وغیرہ یہ سبہی اللہ کی لیی ہی سلامتی ہی تجہپر سب آفتون سی اے نبی اور رحمت اللہ کی اور برکتین اوسکی سلام ہی ہمپر یعنی جو کہ
حاضر ہین قسم انسان اور ملائکہ اور جنات سی اور اوپر بندون نیکبخت اللہ کی پس تحقیق جب کہتا ہی یہ نمازی پہونچتی ہی برکت اوسکی ہر بندی نیک کو
کہ آسمان مین ہی اور زمین مین ہی بعد اوسکی ختم شہادتین پر کیا کہ خلاصہ کار اور اصل تمام اعمال کا ہی فرمایا گواہی دیتا ہون مین یہ کہ نہین کوئی معبود
قابل بندگی کی سوای اللہ کی اور گواہی دیتا ہون مین یہ کہ محمد بندی اوسکی ہین اور رسول اوسکی ہین پہر چاہیی کہ اختیار کری دعا مین سی جو کہ خوش
آوی اوسکو پس دعا مانگی اللہ سی روایت کی یہ بخاری اور مسلم نی ف کہا ابن الملک نی کہ روایت کی گئی ہی کہ جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو معراج
ہوئی تو ثنا کی اللہ تعالی کی ساتہ ان کلمات کی التحیات للہ والصلوات والطیبات پس فرمایا اللہ تعالی نی السلام علیک ایہا النبی ورحمۃ اللہ وبرکاتہ
پس فرمایا حضرت صلعم نی السلام علینا وعلی عباد اللہ الصالحین پس کہا جبرئیل نی اشہد ان لا الہ الا اللہ واشہد ان محمدا رسول اللہ انتہی اور قید صالح کی
اسلیی لگائی کہ سلام کرنا نہین لائق ہی مفسد کو اور بندہ صالح وہ ہی کہ قائم ہو ساتہ حقوق اللہ تعالی کی اور بندون کی اور حضرت شیخ عبد القادر جیلانی
رحمۃ اللہ علیہ نی فرمایا ہی کہ صلاح ایک حالت ہی کہ زوال ہو ارادہ اپنی کا اور قائم ہو مراد حق پر چاہیی کہ ایسا راضی برضا ہو اور سونپی الامور اپنی کا
طرف اللہ تعالی کی ہو جیسی لڑکا بیچ ہاتہ دایہ کی اور میت بیچ ہاتہ نہلانی والی کی انتہی جب بندہ اس حال کو پہونچتا ہی تو ضرور آفات نفسانی اور
زمانہ کی سی امن مین ہوتا ہی اور التحیات پڑہنی دونون قعدون مین اور قعدہ بیچ کا واجب ہی اور قعدہ اخیر کا فرض + ع ح + وَعَنْ
عَبْدِ اللّٰهِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُعَلِّمُنَا التَّشَهُّدَ كَمَا يُعَلِّمُنَا السُّورَةَ مِنَ
الْقُرْآنِ فَكَانَ يَقُولُ التَّحِيَّاتُ الْمُبَارَكَاتُ الصَّلَوَاتُ الطَّيِّبَاتُ لِلّٰهِ السَّلَامُ عَلَيْكَ أَيُّهَا النَّبِيُّ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكَاتُهُ
السَّلَامُ عَلَيْنَا وَعَلَى عِبَادِ اللّٰهِ الصَّالِحِينَ أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا رَسُولُ اللّٰهِ رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَلَمْ
أَجِدْ فِي الصَّحِيحَيْنِ وَلَا فِي الْجَمْعِ بَيْنَ الصَّحِيحَيْنِ سَلَامٌ عَلَيْكَ وَسَلَامٌ عَلَيْنَا بِغَيْرِ أَلِفٍ وَلَامٍ وَلٰكِنْ رَوَاهُ
صَاحِبُ الْجَامِعِ عَنِ التِّرْمِذِيِّ اور روایت ہی عبد اللہ بن عباس سی کہ کہا تہی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سکہاتی
ہمکو تشہد جیسی کہ سکہاتی ہمکو سورہ قرآن سی پس تہی کہتی یہ کہ عبادتین منہ سی کہنی کی بابرکت اور بندگیان بدن کی اور بندگیان مال کی
اللہ ہی کی لیی ہین سلام ہی تجہپر اے نبی اور رحمت اللہ کی اور برکتین اوسکی سلام ہی ہمپر اور اوپر بندون اللہ کی کہ نیک بخت ہین گواہی دیتا ہون مین یہ کہ
نہین کوئی معبود مگر اللہ اور گواہی دیتا ہون مین یہ کہ محمد رسول خدا کی ہین روایت کی یہ مسلم نی اور نہین پائی مین نی صحیحین مین اور جمع بین صحیحین مین یعنی سلام علیک

اور سلام علینا کی بغیر الف ولام کی و لیکن روایت کیا ہی اسکو جامع الاصول والی نی ترمذی سی عف اس تشہد ابن عباس کی پس قول کی ترجیح کو
ہی اور ہمارا مذہب مین عمل ہی ابن مسعود کی تشہد پر جو کہ پہلی مذکور ہوا لکہا ہی محدثین نی کہ تشہد ابن مسعود کا صحیح تر ہی آور شیخ ابن حجر شافعی نی کہا
کہ صحیح ترین حدیث کہ روایت کی گئی ہی تشہد مین حدیث ابن مسعود کی ہی اور مذہب امام احمد کی مین بہی یہی ہی اور اکثر اہل علم صحابہ اور تابعین
سی اسی پر ہین اور امر فرمایا ہی حضرت نی اوسکی سیکہنی اور سکہانی کی بہی امام احمد کی سند مین آیا ہی کہ حکم کیا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نی ابن مسعود کو
کہ تعلیم کرین اوسکو لوگونکو اور ایک روایت مین آیا ہی کہ کہا ابن مسعود نی کہ پکڑا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نی ہاتہ میرا اپنی ہاتہ مین اور تعلیم کیا مجکو تشہد
جیسی کہ تعلیم کرتی تہی مجکو قرآن اور حدیث ابن مسعود کی بخاری اور مسلم مین ہی اور حدیث ابن عباس کی افراد مسلم سی ہی اور تشہد امام مالک کا تشہد
عمر کا ہی التحیات للہ الزاکیات للہ الطیبات للہ الصلوات للہ السلام علیک ایہا النبی آخر تک اور لکہا ہی علماء نی کہ جائز ہی ہر طرح پر لیکن ترجیح
اولی اور افضل مین ہی اور بیچ تشہد ابن عباس کی مصابیح والی نی سلام علیک اور سلام علینا بغیر الف اور لام کی ذکر کیا ہی مین اور سید جمال الدین صاحب مشکوۃ
کی نی اعتراض کیا ساتہ اس قول اپنی کی و لم اجد آخر تک حاصل اوسکا یہ کہ لانا صاحب مصابیح کا اوسکو پہلی فصل مین صحیح نہوا واللہ اعلم بالصواب ع

الفصل الثانی فصل دوسری

عَنْ وَائِلِ بْنِ حُجْرٍ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ ثُمَّ جَلَسَ فَافْتَرَشَ رِجْلَہُ الْیُسْرٰی وَوَضَعَ یَدَہُ الْیُسْرٰی عَلٰی فَخِذِہِ الْیُسْرٰی وَحَدَّ مِرْفَقَہُ الْیُمْنٰی عَنْ فَخِذِہِ الْیُمْنٰی وَقَبَضَ ثِنْتَیْنِ وَحَلَّقَ حَلْقَۃً ثُمَّ رَفَعَ اِصْبَعَہُ فَرَاَیْتُہُ یُحَرِّکُہَا یَدْعُوْ بِہَا رَوَاہُ اَبُوْ دَاوٗدَ وَالدَّارِمِیُّ

روایت ہی وائل بن حجر سی اونہی نقل کی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سی کہ فرمایا پہر بیٹہی حضرت یعنی بعد اوٹہانی سر کی سجدی سی پس بچہایا بایان پیر
اپنا اور رکہا بایان ہاتہ اپنا اوپر بائین ران اپنی کے اور الگ رکہی کہنی داہنی اوپر داہنی ران اپنی کی یعنی کہنی پہلو سی ملائی نہین
وقت کہنی اوسکی کی ران پر اور بند رکہین دونون اونگلیان یعنی چہنگلیا اور اوسکی پاس کی اونگلی اور حلقہ کیا حلقہ کرنا یعنی بیچ کی اونگلی اور انگوٹہی کا
جیسی کہ حنفیہ کرتی ہین پہر اوٹہائی اونگلی اپنی یعنی شہادت کی پس دیکہا مین نی اونکو کہ ہلاتی تہی اوسکو دعا مانگتی یعنی اشارہ توحید کرتی تہی ع
اوسکی ف نسخہ ثم جلس سی مگر احادیث کا ہی کہ باقی یہان نہین مذکور ہوئی اوسمین حضرت کی ساری نماز کا طور ذکر کیا ہی یہان فقط کیفیت
جلسہ کی ذکر کی ہی اور امام مالک کی یہان وقت اشارہ کی اونگلی ہلاتی جاتی ہین اور امام اعظم کی یہان نہین ہلاتی کیونکہ حدیث ابن زبیر کی منافی
اسکی ہی کہ آگی آتی ہی اور ممکن ہی کہ مراد حرکت دینی سی اس حدیث مین اوٹہانا اونگلی کا مراد ہو کیونکہ اوٹہانی مین ہلانا لازم ہی پس
اس توجیہ سی تطبیق حاصل ہو جاتی ہی اس حدیث مین اور حدیث آگی کی مین ع ح ع وَعَنْ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ الزُّبَیْرِ قَالَ کَانَ النَّبِیُّ
صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یُشِیْرُ بِاِصْبَعِہٖ اِذَا دَعَا وَلَا یُحَرِّکُہَا رَوَاہُ اَبُوْ دَاوٗدَ وَالنَّسَائِیُّ وَزَادَ اَبُوْ دَاوٗدَ وَلَا یُجَاوِزُ بَصَرُہٗ اِشَارَتَہٗ
اور روایت ہی عبد اللہ بن زبیر سی کہ کہا تہی نبی صلی اللہ علیہ وسلم اشارہ کرتی ساتہ اونگلی اپنی کی جسوقت کہ دعا کرتی یعنی کلمہ شہادت پڑہتی تہی
اور نہ ہلاتی تہی اوسکو روایت کی یہ ابو داود اور نسائی نی اور زیادہ کیا ابو داود نی اور نہین تجاوز کرتی تہی نظر اونکی اشارہ اونکی سی ف
یعنی جس اونگلی سی کہ اشارہ کرتی نظر اوس سی تجاوز نکرتی یعنی وقت اونگلی اوٹہانی کی نظر اونگلی ہی پر رکہتی اور طرف نہ دیکہتی تاکہ موافق
توحید کا دل مین حاضر رہی اور خضوع اور خشوع حاصل ہی وَعَنْ اَبِیْ ہُرَیْرَۃَ قَالَ اِنَّ رَجُلًا کَانَ یَدْعُوْ بِاِصْبَعَیْہِ فَقَالَ
رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَحِّدْ اَحِّدْ رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ وَالنَّسَائِیُّ وَالْبَیْہَقِیُّ فِی الدَّعْوَاتِ الْکَبِیْرِ
اور روایت ہی ابی ہریرہ سی کہ کہا تحقیق ایک شخص تہا اشارہ کرتا ساتہ دو اونگلیون کی یعنی دونون شہادت کی اونگلیون سی وقت پڑہنی

پس فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے اشارہ کر ساتھ ایک اونگلی کی اشارہ کر ساتھ ایک اونگلی کی روایت کی یہ ترمذی اور نسائی نے اور بیہقی نے دعوات کبیر مین **ف** مراد شخص سے سعد بن ابی وقاص صحابی ہین جیسا کہ ابو داود اور نسائی کی روایت مین آیا ہے **ع وعن** ابن عمر قال نھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان یجلس الرجل فی الصلوٰۃ وھو معتمد علی یدہ رواہ احمد وابو داود وفی روایۃ لہ نھی ان یعتمد الرجل علی یدیہ اذا نھض فی الصلوٰۃ اور روایت ہے ابن عمر سے کہ کہا منع کیا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ بیٹھے آدمی نماز مین اور وہ تکیہ کرنیوالا ہو اپنے ہاتھ پر یعنی منع فرمایا اس سے کہ تشہد کے وقت زمین پر ہاتھ ٹیک کر بیٹھے یا اوٹھتے وقت ہاتھ زمین پر ٹیک کر اوٹھے روایت کی یہ احمد اور ابو داود نے اور ایک روایت ابو داود کی مین ہے کہ منع فرمایا حضرت نے یہ کہ ٹیکے آدمی اپنے ہاتھون پر جس وقت کہ اوٹھے نماز مین **ف** یعنی سجدہ وغیرہ سے جو اوٹھے تو ہاتھ ٹیک کر نہ اوٹھے یون ہی اوٹھ کھڑا ہو امام اعظم رح کا عمل اسی پر ہے اور امام شافعی کے یہان ہاتھ ٹیک کر اوٹھتے ہین سند اونکی یہ حدیث ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اعتماد کیا یعنی ہاتھ ٹیکا زمین پر اور ہمارے نزدیک یہ حدیث محمول ہے بڑہاپے کی حالت پر کہ حضرت صلعم بسبب کبرسنی کے اس طرح سے اوٹھتے تھے نہ کہ بلا عذر **ع وعن** عبد اللہ بن مسعود قال کان النبی صلی اللہ علیہ وسلم فی الرکعتین الاولیین کانہ علی الرضف حتی یقوم رواہ الترمذی وابو داود والنسائی اور روایت ہے عبد اللہ بن مسعود سے کہ کہا تھے نبی صلی اللہ علیہ وسلم بیچ دو رکعتون پہلی کی یعنی پہلی قعدے مین کہ تشہد کی لیے بیٹھتے گویا کہ اوپر پتھر گرم کی بیٹھنے والے تھے یہانتک کہ کھڑے ہوتے روایت کی یہ ترمذی اور ابو داود اور نسائی نے **ف** مراد یہ ہے کہ پہلے قعدے مین کم بیٹھتے درود و دعا نہ پڑھتے تھے التحیات پڑھتے ہی اوٹھ کھڑے ہوتے جیسے کوئی گرم پتھر پر زیادہ بیٹھ نہین سکتا جلد اوٹھ کھڑا ہوتا ہے **ع**

الفصل الثالث فصل تیسری

عن جابر قال کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یعلمنا التشھد کما یعلمنا السورۃ من القرآن بسم اللہ وباللہ التحیات للہ الصلوٰت الطیبٰت السلام علیک ایھا النبی ورحمۃ اللہ وبرکاتہ السلام علینا وعلی عباد اللہ الصالحین اشھد ان لا الہ الا اللہ واشھد ان محمدا عبدہ ورسولہ اسال اللہ الجنۃ واعوذ باللہ من النار رواہ النسائی اور روایت ہے جابر سے کہ کہا تھے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سکھاتے ہمکو تشہد جیسے سکھاتے ہمکو سورۃ قرآن سے یعنی اسکے بھی الفاظ مختلف ہین جیسے کہ الفاظ قرآن کے مختلف ہین باعتبار قراءۃ کے چنانچہ اس روایت مین یون ہی شروع کرتا ہون ساتھ نام اللہ کے اور ساتھ توفیق اللہ کے بندگی منہ سے کہنے کی واسطے خدا کی ہے اور بندگی بدن کی اور بندگی مال کی بھی اللہ ہی کے لیے ہے سلام ہے اوپر اے نبی اور رحمت اللہ کی اور برکتین اوسکی سلام ہے ہمپر اور اوپر بندون نیک بخت اللہ کی گواہی دیتا ہون مین یہ کہ نہین کوئی معبود مگر اللہ اور گواہی دیتا ہون یہ کہ محمد بندے اوسکے اور بھیجے ہوئے اوسکے ہین مانگتا ہون مین اللہ سے بہشت اور پناہ مانگتا ہون ساتھ اللہ کی دوزخ سے روایت کی یہ نسائی نے **وعن** نافع قال کان عبد اللہ بن عمر اذا جلس فی الصلوٰۃ وضع یدیہ علی رکبتیہ واشار باصبعہ واتبعھا بصرہ ثم قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لھی اشد علی الشیطٰن من الحدید یعنی السبابۃ رواہ احمد اور روایت ہے نافع سے کہ کہا تھے عبد اللہ بن عمر جس وقت بیٹھتے نماز مین رکھتے دونون ہاتھ اپنے اوپر دونون گھٹنون اپنے کے اور اشارہ کرتے ساتھ اونگلی اپنی کے اور دیکھتے رہتے اونگلی کو پھر کہا کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بہت سخت ہے شیطان پر لوہے سے کہا راوی نے مراد رکھتے تھے حضرت صلعم ساتھ ضمیر لہی کے اونگلی شہادت کی یعنی اشارہ کرنا شہادت کی اونگلی سے سخت تر ہے شیطان پر نیزہ وغیرہ

اسی سی روایت کی یہ اصمعی نے کیونکہ سبب اشارہ کرنی توحید کی طمع شیطان کی منقطع ہوجاتی ہی واقع ہوئی فصل کیا ہی شرک اور کفر مین * ح * وَعَنِ ابْنِ مَسْعُودٍ كَانَ يَقُولُ مِنَ السُّنَّةِ إِخْفَاءُ التَّشَهُّدِ رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ وَالتِّرْمِذِيُّ وَقَالَ هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ اور روایت ہی ابن مسعود سی کہ کہا سنت سی ہی آہستہ پڑھنا تشہد کا روایت کی ابو داؤد اور ترمذی نی اور کہا یہ حدیث حسن غریب ہی ف جب ایک صحابی ایک فعل کو کہی کہ سنت یون ہی تو وہ بیچ حکم اس قول اوسکی کی قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یعنی حدیث مرفوع کی حکم مین ہی یہی مذہب ہی جمہور محدثین اور فقہا کا * ع *

بَابُ الصَّلٰوةِ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَفَضْلِهَا

باب ہی بیچ بیان درود اوپر نبی صلعم کی اور فضیلت اوسکی کی ف صلوٰۃ کی معنی مین دعا اور رحمت اور استغفار اور درود حضرت صلعم پر بندگی طرف سی طلب کرنا ہی رحمت کا جناب باری تعالیٰ سی اونکی لیی کہ وہ رحمت شامل ہو بھلائی دنیا اور آخرت کیکو اور اللہ تعالیٰ نی امر کیا ہی بندونکو ساتھ صلوٰۃ و سلام بھیجنی کی حضرت صلعم پر اس آیہ مین یا ایہا الذین آمنوا صلوا علیہ وسلموا تسلیما اور اجماع کیا ہی علما نی اسپر کہ یہ امر وجوب کی لیی ہی کی بعضون نی کہا ہی کہ واجب ہی درود بھیجنا ہر بار کہ نام مبارک سنی اور بعضون نی کہا ہی ایکبار فرض ہی ساری عمر مین جیسی گواہی دینی بابت نبوت اونکی اور زیادہ اسپر مستحب اور مسنون ہی سنتون اور شعار اسلام سی ہی اور قاضی ابو بکر نی کہا کہ فرض کیا اللہ تعالیٰ نی مومنون پر کہ صلوٰۃ بھیجین اوپر اوسکی پیغمبر پر اور نہین کیا اوسکی لیی وقت معین پس واجب ہی کہ بہت کہا جاوی درود اور غفلت نکیجاوی اوسمین بعضی علما نی قول اول کو صحیح کہا ہی اور شافعی نی فرض کہا ہی اوسکو تشہد مین اور کہا ہی علما نی کہ یہ قول شافعی سی شاذ ہی موافقت نہین کی ہی اونکی بیچ اسکی کسی نی اور معتمد نزدیک ابو حنیفہ کی یہ ہی کہ کئی بار ایک مجلس مین نام مبارک حضرت کا سنی تو ایکبار واجب ہوتا ہی درود بھیجنا اور ہر بار مستحب اور التحیات مین درود پڑہنا سنت ہی اور اختلاف کیا ہی علما نی کہ آیا صلوٰۃ و سلام جائز ہی غیر انبیا پر بالاستقلال یا نہین تھا نزدیک جمہور کی یہ کہ جائز ہی ساتھ انبیا کی اور شریک ہین ساتھ اونکی سوای اونکی اوسمین ملکہ اوروں کی نام پر غفر اللہ اور رحمہ اللہ اور رضی اللہ عنہ کہی اور نقل کیا جاتا ہی جیسی کی کہ سوای انبیا کی اوروں پر درود بھیجنا خلاف اولیٰ کا ہی اور بعضون نی کہا ہی کہ حرام ہی یا مکروہ کراہت تحریمی یا تنزیہی کہ اتنی اور صحیح یہ ہی کہ غیر انبیا اور ملائکہ پر صلوٰۃ و سلام بھیجنا ابتدا مکروہ تنزیہی ہی اسلیی کہ شعار اہل بدعت کا ہی اور آگی ساتھ اور پر بھیجنا جائز ہی جیسی کہین صلی اللہ علی محمد وعلی آلہ واصحابہ وسلم واللہ اعلم * ح ح *

اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ فصل پہلی

عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ أَبِي لَيْلٰى قَالَ لَقِيَنِي كَعْبُ بْنُ عُجْرَةَ فَقَالَ أَلَا أُهْدِي لَكَ هَدِيَّةً سَمِعْتُهَا مِنَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ بَلٰى فَأَهْدِهَا لِي فَقَالَ سَأَلْنَا رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْنَا يَا رَسُولَ اللّٰهِ كَيْفَ الصَّلٰوةُ عَلَيْكُمْ أَهْلَ الْبَيْتِ فَإِنَّ اللّٰهَ قَدْ عَلَّمَنَا كَيْفَ نُسَلِّمُ عَلَيْكَ قَالَ قُولُوا اللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَعَلٰى آلِ مُحَمَّدٍ كَمَا صَلَّيْتَ عَلٰى إِبْرَاهِيمَ وَعَلٰى آلِ إِبْرَاهِيمَ إِنَّكَ حَمِيدٌ مَجِيدٌ اللّٰهُمَّ بَارِكْ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَعَلٰى آلِ مُحَمَّدٍ كَمَا بَارَكْتَ عَلٰى إِبْرَاهِيمَ وَعَلٰى آلِ إِبْرَاهِيمَ إِنَّكَ حَمِيدٌ مَجِيدٌ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ إِلَّا أَنَّ مُسْلِمًا لَمْ يَذْكُرْ عَلٰى إِبْرَاهِيمَ فِي الْمَوْضِعَيْنِ

روایت ہی عبد الرحمن بن ابی لیلیٰ سی کہ کہا ملاقات کی مجھسی کعب بن عجرہ نی پس کہا کیا نہ بھیجون مین واسطی تیری ایک تحفہ اور کلام کہ سنا مین نی اوسکو نبی صلی اللہ علیہ وسلم سی پس کہا مین نی ہان پس بھیجو اوس تحفہ کو میری لیی پس کہا کعب نی پوچھا ہمنی یعنی اصحاب نی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سی پس کہا ہمنی ای رسول خدا کی کسطرح درود بھیجین ہم آپ پر ای اہل بیت نبوت کی پس تحقیق اللہ تعالیٰ نی سکھلائی ہمکو کیفیت سلام بھیجنی کی

فرمایا کہو یا الٰہی رحمت بھیج اوپر محمد صلعم کے اور اوپر آل محمد صلعم کے جیسی کہ رحمت بھیجی تو نے ابراہیم پر اور آل ابراہیم پر تحقیق تو ستودہ کیا گیا ہی بزرگ یا الٰہی برکت بھیج محمد صلعم پر
اور آل محمد پر جیسی برکت بھیجی تو نے ابراہیم پر اور آل ابراہیم پر تحقیق تو تعریف کیا گیا بزرگ ہی روایت کی یہ بخاری اور مسلم نے مگر مسلم نے نہین ذکر
کیا علی ابراہیم کو دونون جگہ ف کسطرح درود بھیجین ہم آپ پر حاصل اسکا یہ ہی کہ اللہ تعالیٰ نے جو ہمکو فرمایا ہی آپ پر درود اور سلام بھیجنے کو
تو کیفیت سلام بھیجنے کی ہمنے معلوم کی کہ آپ نے التحیات مین سکہائی السلام علیک ایہا النبی پس درود کیونکر بھیجین اور یہ جو کہا کہ اسنے
سکہائی کیفیت سلام بھیجنے کی تو مراد یہ ہی کہ حضرت کی زبانی تعلیم کروائی اوسکو تعلیم اللہ تعالیٰ کی اسلیے کہی کہ حضرت کی تعلیم اللہ تعالیٰ ہی کی تعلیم ہی
کیونکہ وہ احکام نہین بیان کرتے تہے مگر ساتہ وحی کے اور آل محمد پر آل سے معنی اہل و عیال کے ہین اور اسکی معنی تابعدار کے بہی آئی ہین اور بعضون نے
کہا کہ ہر مومن آل ہی اور بعضون نے کہا کہ ہر مومن متقی آل ہی اور ظاہر یہ ہی کہ حدیث مین مراد آل سے تابعدار ہین اور بعضون نے آل کی تفسیر کی ہی
ساتہ اہل بیت کی یعنی وہ کہ جن پر صدقہ حرام ہی یعنی بنی ہاشم اور امام فخر رازی نے کہا کہ اولیٰ یہ ہی کہ اہل بیت ازواج اور اولاد حضرت صلعم
کی ہین اور حضرت علی بہی داخل اونمین ہین بسبب اختلاط اونکی کی ساتہ حضرت فاطمہ رضہ کی اور اسمین ذکر حضرت ابراہیم کا کیا اور نبی کا نکیا اسلیے
کہ جد امجد حضرت کی ہین اور حکم کیا گیا ہی ساتہ متابعت اونکی کی اصول دین مین اور برکت بھیج یعنی ہمیشہ رکہہ اور ثابت رکہہ اونکی لیے جو بزرگی کہ
دی ہی تو نے اونکو اور مگر مسلم نے نہین ذکر کیا علی ابراہیم کو دونون جگہ یعنی پہلی درود مین نہ دوسرے مین الفاظ اوسکی یون ہین کما صلیت علی ابراہیم
اور کما بارکت علی ابراہیم ع وعن ابی حمید الساعدی قال قالوا یا رسول اللہ کیف نصلی علیک فقال رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قولوا اللہم صل علی محمد و ازواجہ و ذریتہ کما صلیت علی ابراہیم و بارک علی محمد
و ازواجہ و ذریتہ کما بارکت علی آل ابراہیم انک حمید مجید متفق علیہ اور روایت ہی ابی حمید ساعدی سے کہ کہا صحابہ نے اے
رسول اللہ کسطرح درود بھیجین ہم آپ پر پس فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہو یا الٰہی رحمت بھیج محمد صلعم پر اور اونکی بیبیون پر اور اونکی
اولاد پر جیسی رحمت بہیجی تو نے ابراہیم علیہ السلام پر اور برکت بھیج محمد صلعم پر اور اونکی بیبیون پر اور اونکی اولاد پر جیسی برکت بہیجی تو نے ابراہیم پر تحقیق تو تعریف
کیا گیا بزرگ ہی روایت کی یہ بخاری اور مسلم نے ف الفاظ صلوٰۃ کی مختلف آئی ہین اور پڑہنا اون درودونکا کہ اول حدیث مین ہی کو
ہونی کافی ہی کذا سمعنا من المشائخ اور بعضی روایتون مین جو وارحم کا رحمت و ترحمت واقع ہوا ہی صحت کو نہین پہونچا کذا قالوا اور بعضی محدثین
نے کہا ہی کہ روایت زیادتی وترحم علی محمد وآل محمد کما ترحمت علی ابراہیم وعلی آل ابراہیم کی حدیث حسن ہی واللہ تعالیٰ اعلم ع
وعن ابی ہریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من صلی علی واحدۃ صلی اللہ علیہ عشرا رواہ مسلم
اور روایت ہی ابی ہریرہ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جو کوئی درود بھیجے گا مجھپر ایکبار رحمت بھیجے گا اللہ اوسپر دس بار روایت
کی یہ مسلم نے ف دس رحمتین بحکم اس آیہ کی ہوتی ہین من جاء بالحسنۃ فلہ عشر امثالہا یعنی جو کوئی کرتا ہی ایک نیکی پس اوسکی لیے دس
برابر اوسکی ہی ع **الفصل الثانی** فصل دوسری عن انس قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم من صلی علی صلوٰۃ واحدۃ صلی اللہ علیہ عشر صلوات وحطت عنہ عشر خطیئات ورفعت لہ
عشر درجات رواہ النسائی روایت ہی انس سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جو کوئی بھیجے مجھپر
درود ایکبار رحمت بھیجے گا اللہ اوسپر دس رحمتین اور بخشی جاوینگی اوس سے دس گناہ اور بلند کیے جاوینگے اوسکی لیے دس
درجے یعنی بیچ قرب حق کے روایت کی یہ نسائی نے وعن ابن مسعود قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اولی الناس

فِی یَوْمِ الْقِیٰمَۃِ اَکْثَرُھُمْ عَلَیَّ صَلٰوۃً رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ اور روایت ہی ابن مسعود سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی بہت نزدیک
لوگون کی ساتھ میرے دن قیامت کی اکثر اونکی ہین مجھپر درود پڑھنی والی روایت کی یہ ترمذی نی ف کہا ابن حبان نی صحیح اس حدیث
کی کہ اس خبر مین بیان صحیح ہی اسپر کہ قریب تر لوگون کی ساتھ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی قیامت مین ہونگی اصحاب حدیث کی اسلیی کہ
نہین ہی اس امت مین کوئی قوم محدثین سی زیادہ درود بھیجنی والی حضرت پر + ع وَعَنْہُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ
وَسَلَّمَ اِنَّ لِلّٰہِ مَلٰٓئِکَۃً سَیَّاحِیْنَ فِی الْاَرْضِ یُبَلِّغُوْنِیْ مِنْ اُمَّتِی السَّلَامَ رَوَاہُ النَّسَائِیُّ وَالدَّارِمِیُّ
اور روایت ہی ابن مسعود سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی تحقیق واسطی اللہ کی کتنی فرشتی ہین پہرنیوالی زمین مین پہونچاتی ہین مجکو
میری امت کیطرف سی سلام روایت کی یہ نسائی اور دارمی نی ف امت کیطرف سی سلام جبکہ سلام بھیجتی ہین مجھپر قلیل ہو یا کثیر اور مخصوص ہی
اوسکی لیی کہ دور ہی مزار شریف سی یعنی جو وہان جاکر بھیجتا ہی تو بلا واسطہ حضرت سنتی ہین احتیاج فرشتون کی پہونچانی کی نہین اور اسمین
اشارہ ہی طرف حیات دائمی حضرت کی اور خوش ہونی اونکی کی بسبب بھیجنی سلام امت کی اور اشارہ ہی طرف قبول سلام کی کہ قبول کرتی ہین
اوسکو فرشتی اور اوٹھا لیجاتی ہین طرف حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی اور آگی آوی گا کہ حضرت جواب بہی سلام کا دیتی ہین اوسکو کہ سلام بھیجتا ہی
آپپر اور ایک روایت مین آیا ہی کہ فرشتی نام لیتی ہین اوسکا مثلاً کہتی ہین یا رسول اللہ بیچارہ مسکین محمد قطب الدین ابن محمد محی الدین بعد سلام
یعنی وہ سلام عرض کرتا ہی خدمت بابرکت مین بیت جان مید ہم در آرزوی قاصد آخر باز گو + در مجلس آن نازنین حرفی کہ از ما میرود
وَعَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَا مِنْ اَحَدٍ یُّسَلِّمُ عَلَیَّ اِلَّا رَدَّ اللّٰہُ عَلَیَّ رُوْحِیْ حَتّٰی اَرُدَّ
عَلَیْہِ السَّلَامَ رَوَاہُ اَبُوْدَاوٗدَ وَالْبَیْھَقِیُّ فِی الدَّعْوَاتِ الْکَبِیْرِ اور روایت ہی ابی ہریرہ سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی نہین
کوئی شخص کہ سلام بھیجی مجھپر مگر کہ بھیجتا ہی اللہ تعالی مجھپر روح میری یہانتک کہ جواب دیتا ہون اوسپر سلام کا روایت کی یہ ابوداود نی اور
بیہقی نی دعوات کبیر مین ف معتقد ہی اہل سنت جماعت کا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم زندہ ہین عالم برزخ مین آسی لیی حیات النبی کہتی ہین
اور اسحدیث سی معلوم ہوا کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم زندہ نہین ہین وقت سلام کرنی کسی کی روح بدن مبارک مین لی آتی ہین جواب اسکا
یہ ہی کہ مراد روح بھیجنی سی یہ نہین ہی کہ روح بدن مبارک مین نہین ہی اب بھیجتی ہین بلکہ مراد یہ ہی کہ روح مبارک جو مشاہدہ رب العزت مین مستغرق
ہی اوسکو اوس حالت سی افاقت دیکر اس عالم کیطرف متوجہ کرتی ہین تا صلوۃ و سلام سنی پس اس توجہ اور آگاہ کرنی روح کو یون کہا
بھیجتا ہی اللہ روح مجھپر والانبیا صلوات اللہ وسلامہ علیہم زندہ ہین قبرون مین اب آگی کلام اسمین رہا کہ یہ فضیلت خاص زیارت کرنیوالون ہی
کیلیی ہی یا عام سی ظاہر یہ ہی کہ عام ہی یعنی خواہ دور سی سلام بھیجی یا مزار مبارک پر جاکر مگر یہ کہ سلام زیارت کرنیوالون کا بیواسطہ ملائکہ کی پہونچتی
ہین اور اوروکا بواسطہ ملائکہ کی جیساکہ حدیث ابو ہریرہ سی کہ تیسری فصل مین ہی ظاہر ہوتا ہی ح وَعَنْہُ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ
اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ لَا تَجْعَلُوْا بُیُوْتَکُمْ قُبُوْرًا وَلَا تَجْعَلُوْا قَبْرِیْ عِیْدًا وَصَلُّوْا عَلَیَّ فَاِنَّ صَلٰوتَکُمْ
تَبْلُغُنِیْ حَیْثُ کُنْتُمْ رَوَاہُ النَّسَائِیُّ اور روایت ہی ابو ہریرہ سی کہ کہا سنا مین نی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سی کہ فرماتی
تہی نہ ٹھہراؤ گھرون کو مانند قبرون کی اور مت ٹھہراؤ قبر میری کو عید اور درود بھیجو مجھپر پس تحقیق درود تمہارا پہونچتا ہی مجکو جہان ہو تم روایت
کی یہ نسائی نی ف نہ ٹھہراؤ گھرون کو مانند قبرون کی کہ مثل مردون کی اونمین پڑی اور سوئی رہو اور کچہ عبادت اور نماز اونمین نکرو
بلکہ جیسی مسجدون مین عبادت کرکی انوار حاصل کرتی ہو اونمین سی گھرون مین بہی کچہ کرتی رہو تا انوار اور برکات اوسکی گھر اور گھر والون کو

ہوتی ہیں اور فرائض مسجدوں میں ادا کرو اور نوافل گھروں میں کہ نوافل گھر میں ادا کرنی افضل ہیں ادا کرنی سی مساجد میں یا مراد یہ ہی کہ گھروں میں
مردی دفن نکرو اور دفن ہونا حضرت کا گھر میں خصائص حضرت کی سی ہی اور کو نہ چاہیی اور ممکن ہی کہ معنی یہ ہوں کہ قبروں کو جگہ سکونت
کی نہٹہیراؤ یعنی جیسی اسوقت میں خادموں نی اختیار کیا ہی تاکہ نرمی دلکی اور رحمت نہ جاتی رہی بلکہ زیارت کرکی اپنی گھر میں پھر آیا کرو
اور مت ٹہیراؤ قبر میری کو عید یعنی میری قبر کو مثل عیدگاہ کی نہ کرو کہ جمع ہوا ر سیر تماشہ زینت اور سرور اور لہو و لعب کی کہ موجب غفلت کا
ہی جیسی کہ یہود اور نصاری اپنی انبیا کی قبروں پر کرتی ہیں پس جیسی یہاں قبروں پر عرسوں میں جاکر خرافات کرتی ہیں بہت برا ہی کرنا اونکا
اور بعضوں نی کہا ہی مراد یہ ہی کہ میری زیارت کو مثل عید کی نکرو کہ برس میں ایک دو بار ہی حاضر ہوا کرو بلکہ اکثر حاضر ہوا کرو پس اسمین
رغبت دلائی اوپر کثرت زیارت اپنی کی اور حاضر ہونی کی اوس درگاہ وبہشت پناہ میں رزقنا اللہ اور آگی اسکی فرمایا کہ درود بھیجو مجھپر اور
اندیشہ بعد مسافت کا نکرو اسلیے کہ درود تمہارا پہونچتا ہی مجھکو جہاں کہیں ہو تم اسمیں تسلی فرمائی بعضی مشتاقوں کو پس اگرچہ بسبب ضرورت
کی دور ہوں لیکن چاہیی کہ توجہ اور حضور قلبی سی غافل نہوں مصرعہ قرب جانی چو بود بعد مکانی سہل ست + ح ع **وَعَنْهُ**
قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَغِمَ اَنْفُ رَجُلٍ ذُكِرْتُ عِنْدَهٗ فَلَمْ يُصَلِّ عَلَيَّ وَرَغِمَ اَنْفُ رَجُلٍ
دَخَلَ عَلَيْهِ رَمَضَانُ ثُمَّ انْسَلَخَ قَبْلَ اَنْ يُغْفَرَ لَهٗ وَرَغِمَ اَنْفُ رَجُلٍ اَدْرَكَ عِنْدَهٗ اَبَوَاهُ الْكِبَرَ اَوْ اَحَدُهُمَا
فَلَمْ يُدْخِلَاهُ الْجَنَّةَ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ اور روایت ہی ابو ہریرہ سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی خاک آلودہ ہو ناک اوس شخص
کی کہ ذکر کیا گیا میں نزدیک اوسکی پس نہ بھیجا درود مجھپر اور خاک آلودہ ہو ناک اوس شخص کی کہ آیا اوسپر رمضان پھر گذر گیا پہلی اس سی کہ بخشش
کیجاوی واسطی اوسکی یعنی عبادت اور حق اوسکی نہ ادا کیی کہ سبب بخشش اوسکی کی ہوتی اور خاک آلودہ ہو ناک اوس شخص کی کہ پایا نزدیک اوسکی
ماباپ اوسکی نی بڑہاپی کو یا ایک نی اونمیں سی پس نہ داخل کیا اونہوں نے اوسکو بہشت میں روایت کی یہ ترمذی نی **ف** ناک آلودہ یعنی خوار اور
ہلاک ہو وہ شخص کہ ذکر کیا جاؤں میں یعنی لیا جاوی نام میرا اوسکی سامنی اور درود نہ بھیجی مجھپر ظاہر اس حدیث کا یہ ہی کہ ہربار کہ مجلس میں نام
حضرت کا لیا جاوی درود بھیجنا واجب ہوتا ہی اسلیی کہ اوسکی ترک پر وعید آیا ہی مگر یہ کہیں کہ دلیل وجوب کی وعید آخرت کا ہوتا ہی اور وعید
اوس قبیلہ کا نہیں ہی نہایت یہ ہی کہ دلالت کرتا ہی استحباب اور فضیلت پر اور اخیر جملہ کا حاصل یہ ہی کہ نیکی ماباپ کی ساتہ نکی اور اونکی حق
نہ ادا کیی اور رضامندی اونکی نہ حاصل کی کہ سبب داخل ہونی بہشت کی ہوتی + ح + **وَعَنْ** اَبِيْ طَلْحَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَاءَ ذَاتَ يَوْمٍ وَالْبِشْرُ فِيْ وَجْهِهٖ فَقَالَ اِنَّهٗ جَاءَنِيْ جِبْرَئِيْلُ فَقَالَ اِنَّ رَبَّكَ يَقُوْلُ اَمَا يُرْضِيْكَ يَا مُحَمَّدُ
اَنْ لَا يُصَلِّيَ عَلَيْكَ اَحَدٌ مِنْ اُمَّتِكَ اِلَّا صَلَّيْتُ عَلَيْهِ عَشْرًا وَلَا يُسَلِّمُ عَلَيْكَ اَحَدٌ مِنْ اُمَّتِكَ اِلَّا سَلَّمْتُ
عَلَيْهِ عَشْرًا رَوَاهُ النَّسَائِيُّ وَالدَّارِمِيُّ اور روایت ہی ابی طلحہ سی کہ تحقیق رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم
تشریف لائی یعنی یاروں کی پاس اور خوشی معلوم ہوتی تہی بیچ چہرہ مبارک اونکی پس فرمایا یعنی پہلی سوال کرنی اونکی یا بعد سوال کی کہ تحقیق
آیا میری پاس جبرئیل اور کہا کہ تحقیق پروردگار تیرا فرماتا ہی کیا نہیں راضی کرتا تجھکو ای محمد یہ کہ نہ بھیجی درود تجھپر کوئی امت تیری سی مگر رحمت بھیجوں میں
اوسپر دس بار اور نہیں سلام بھیجتا تجھپر کوئی امت تیری سی مگر سلام بھیجتا ہوں اوسپر دس بار روایت کی یہ نسائی اور دارمی نی **ف** خوش ہونا
آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا اس بشارت سی واسطی حاصل ہونی ثواب کی امت کی لیی تہا کہ نہایت غرض اور خواہش آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی
طلب خیر کی تہی واسطی امت کی + ح + **وَعَنْ** اُبَيِّ بْنِ كَعْبٍ قَالَ قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنِّيْ اُكْثِرُ الصَّلٰوةَ عَلَيْكَ فَكَمْ اَجْعَلُ

لَکَ مِنْ صَلٰوتِیْ مَا شِئْتَ قُلْتُ الرُّبُعَ قَالَ مَا شِئْتَ فَاِنْ زِدْتَ فَهُوَ خَیْرٌ لَّکَ قُلْتُ النِّصْفَ قَالَ مَا شِئْتَ فَاِنْ زِدْتَ
فَهُوَ خَیْرٌ لَّکَ قُلْتُ فَالثُّلُثَیْنِ قَالَ مَا شِئْتَ فَاِنْ زِدْتَ فَهُوَ خَیْرٌ لَّکَ قُلْتُ اَجْعَلُ لَکَ صَلٰوتِیْ کُلَّهَا قَالَ اِذًا تُکْفٰی هَمَّکَ
وَیُکَفَّرُ لَکَ ذَنْبُکَ رَوَاهُ التِّرْمِذِیُّ ـــ اور روایت ہی ابی بن کعب سی کہ کہا مین نی یا رسول اللہ تحقیق مین
بہت بہیجتا ہون درود آپ پر پس کتنا مقرر کرون واسطی درود آپ کی اوس وقت مین سی کہ اپنی دعا کی لیی مقرر کیا ہی پس فرمایا جسقدر
چاہی تو کہا مین نی چوتہائی فرمایا جسقدر چاہی تو پس اگر زیادہ کری تو پس وہ بہتر ہی تیری لیی کہا مین نی آدہا مقرر کرون فرمایا جسقدر چاہی تو
پس اگر زیادہ کری تو پس وہ بہتر ہی واسطی تیری کہا مین نی پس دو تہائی فرمایا جسقدر چاہی تو پس اگر زیادہ کری تو پس وہ بہتر ہی تیری لیی
کہا مین نی مقرر کیا مین نی واسطی درود آپ کی سارا وقت دعا اپنی کا فرمایا اب کفایت کیا جاوی گا تو اور دیا جاوی گا مقاصد دنیا اور
آخرت کی اور جہاڑی جاوینگی تیری لیی گناہ تیری روایت کی یہ ترمذی نی **ف** بہت بہیجتا ہون درود آپ پر یعنی چاہتا ہون کہ بہت
بہیجون درود آپ پر پس کتنا مقرر کرون واسطی آپ کی صلوة اپنی سی مراد صلوة سی یہان دعا ہی یعنی ایک وقت معین رکہتا ہون کہ اوسمین اپنی
نفس کی لیی دعا کرتا ہون چاہتا ہون کہ درود بہیجون آپ پر اور بہت بہیجون پس کسقدر اوس وقت مین سی درود بہیجنی مین صرف کرون پس حضرت
صلی اللہ علیہ وسلم نی اوسکی اختیار پر چہوڑا فرمایا جسقدر چاہو وقت دعا اپنی مین سی درود مین صرف کر اور دیا جاویگا مقاصد دنیا اور آخرت کی
سبب اسکا یہ ہی کہ جب بندہ اپنی طلب رغبت کو اللہ تعالی کی پسندیدہ چیز مین خرچ کرتا ہی اور اللہ تعالی کی رضا کو مقدم رکہتا ہی اپنی مطالب پر
تو وہ کفایت کرتا ہی اسکی مہمات کو کہ من کان للہ کان اللہ لہ یعنی جو اللہ کا ہو رہتا ہی وہ کفایت کرتا ہی اوسکی جب شیخ بزرگوار سید عبد الوہاب متقی رحمہ اللہ نی
اس مسکین کو یعنی شیخ عبد الحق کو واسطی زیارت مدینہ منورہ کی رخصت کیا فرمایا کہ جانو اور آگاہ ہو کہ نہین ہی اس راہ مین کوئی عبادت بعد ادای
فرائض کی مانند درود کی اوپر سید کائنات صلی اللہ علیہ وسلم کی چاہیی کہ تمام اوقات اپنی کو اوسمین صرف کرنا اور چیز مین مشغول ہونا عرض
کیا گیا کہ اسکی لیی کچہ عدد معین ہی فرمایا بیان معین کرنا عدد کا شرط نہین اتنا پڑہو کہ ساتہ اوسکی رطب اللسان ہو اور اوسکی رنگ مین رنگین ہو
اور مستغرق ہو اوسمین کذا ذکرہ الشیخ رح اور حصن حصین کی مصنف نی مفتاح مین لکہا ہی کہ فوائد درود بہیجنی کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم پر بیشمار
ہین اور ثمرات اوسکی ان گنت ہین دنیا اور آخرت مین خصوصا تنگیون اور مہمات اور فکرون اور قضای حاجات مین اور مین نی بارہا
تجربہ کیا ہی اسکا پس اکثر خوف اور ہلاکتون کی جگہ مین پڑا مین نہ نجات دی مجکو مگر درود بہیجنی نی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر **وعن**
فَضَالَةَ بْنِ عُبَیْدٍ قَالَ بَیْنَمَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَاعِدٌ اِذْ دَخَلَ رَجُلٌ فَصَلّٰی فَقَالَ اللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِیْ
وَارْحَمْنِیْ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ عَجِلْتَ اَیُّهَا الْمُصَلِّیْ اِذَا صَلَّیْتَ فَقَعَدْتَ فَاحْمَدِ اللّٰهَ بِمَا هُوَ
اَهْلُهٗ وَصَلِّ عَلَیَّ ثُمَّ ادْعُهُ قَالَ ثُمَّ صَلّٰی رَجُلٌ اٰخَرُ بَعْدَ ذٰلِکَ فَحَمِدَ اللّٰهَ وَصَلّٰی عَلَی النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ
لَهُ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَیُّهَا الْمُصَلِّیْ اُدْعُ تُجَبْ رَوَاهُ التِّرْمِذِیُّ وَرَوٰی اَبُوْ دَاوٗدَ وَالنَّسَائِیُّ نَحْوَهٗ
اور روایت ہی فضالہ بن عبید سی کہا اوس وقت کہ تہی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم بیٹہی ہوئی کہ ناگاہ آیا ایک شخص پس نماز پڑہی پہر کہا
یعنی بعد نماز کی یا الہی بخش مجکو اور رحم کر مجہپر پس فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی جلدی کی تو نی ای نماز پڑہنی والی یعنی اسلیی کہ
کی تو نی ترکیب دعا کی جسوقت پڑہی تو نماز پس بیٹہی یعنی بعد فراغ نماز کی دعا کی لیی پس تعریف کر اللہ کی ساتہ اوس چیز کی کہ وہ لائق
ہی اور درود بہیج مجہپر پہر مانگ اللہ سی جو چاہو یعنی حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نی یہ ادب دعا کا سکہایا اور اور حدیثون سی معلوم ہوتا ہی

کہ دعا کی بعد اسکی حمد و صلوٰۃ پڑھی کہا راوی نے پھر نماز پڑھی ایک اور شخص نے بعد اسکے پس تعریف کی اللہ کی اور درود بھیجا نبی صلی اللہ علیہ وسلم پر یعنی اور دعا نہ کی پس فرمایا اوسکے لیے نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے اے نماز پڑھنے والے دعا کر قبول کیجاوے گی روایت کی یہ ترمذی نے اور روایت کی یہ ابوداود اور نسائی نے مانند اسکے **وعن** عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ كُنْتُ أُصَلِّيْ وَالنَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَاضِرٌ وَأَبُوْ بَكْرٍ وَعُمَرُ مَعَهُ فَلَمَّا جَلَسْتُ بَدَأْتُ بِالثَّنَاءِ عَلَى اللّٰهِ ثُمَّ الصَّلٰوةِ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ دَعَوْتُ لِنَفْسِيْ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَلْ تُعْطَهْ سَلْ تُعْطَهْ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ اور روایت ہے عبد اللہ بن مسعود سے کہ کہا تھا میں نماز پڑھتا اور نبی صلے اللہ علیہ وسلم تشریف رکھتے تھے اور ابوبکر اور عمر ساتھ اونکے حاضر تھے پس جب بیٹھا میں یعنی بعد ادا کرنے نماز کی شروع کی میں نے تعریف اللہ پر پھر درود بھیجا نبی صلے اللہ علیہ وسلم پر پھر دعا کی میں نے واسطے اپنی پس فرمایا حضرت نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے مانگ دیا جاوے گا مانگ دیا جاوے گا روایت کی یہ ترمذی نے

الفصل الثالث فصل تیسرے

عن أَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ سَرَّهُ أَنْ يَكْتَالَ بِالْمِكْيَالِ الْأَوْفٰى إِذَا صَلّٰى عَلَيْنَا أَهْلَ الْبَيْتِ فَلْيَقُلْ اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ النَّبِيِّ الْأُمِّيِّ وَأَزْوَاجِهِ أُمَّهَاتِ الْمُؤْمِنِيْنَ وَذُرِّيَّتِهِ وَأَهْلِ بَيْتِهِ كَمَا صَلَّيْتَ عَلٰى اٰلِ إِبْرَاهِيْمَ إِنَّكَ حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ رَوَاهُ أَبُوْ دَاوٗدَ روایت ہے ابی ہریرہ سے کہا کہ فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے وہ شخص کہ خوش لگے اوسکو یہ کہ دیا جاوے ثواب ساتھ پیمانہ پوری کے یعنی جسکو خواہش ہو کہ ثواب پورا اور بہت سا ملے جس وقت کہ بھیجے درود ہم پر کہ اہل بیت نبوت کے ہیں پس چاہیے کہ کہے یا الٰہی رحمت بھیج محمد صلے اللہ علیہ وسلم پر کہ نبی امی ہیں اور اونکی بیبیوں پر کہ مائیں مسلمانوں کی ہیں اور اولاد اونکی پر اور اہل بیت اونکی پر جیسی کہ رحمت بھیجی تو نے اوپر اولاد ابراہیم کی تحقیق تو تعریف کیا گیا بزرگ ہے روایت کی یہ ابوداود نے

ف امی لقب خاص آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کا ہے کہ مذکور ہے توریت اور انجیل میں اور تمام کتابوں میں جو کہ آسمان سے اوتری ہیں امی لغت میں اوسکو کہتے ہیں کہ نہ لکھنا جانے اور نہ لکھے کو پڑھ سکے اور مکتب میں نہ گیا ہو اور کسی سے سیکھا نہ ہو یہ منسوب ہے طرف ام کی یعنی ماں کی طرف یعنی جیسا کہ ماں کے پیٹ سے نکلا ہے ویسا ہی ہے کہ کسی نے لکھوایا پڑھوایا نہیں اشعار نگار من کہ بمکتب نرفت و خط ننوشت * بغمزہ مسئلہ آموز صد مدرس شد * یتیمی کہ ناکردہ قرآن درست * کتب خانہ چند ملت بشست * بہ تعلیم و ادب اور اچہ نسبت * کہ خود لا فانزاو آمد مؤدب * اور بعضوں نے کہا ہے کہ امی منسوب طرف ام القری کی یعنی مکہ کی کہ وہ اصل ہے ساری زمین کی **وعن** عَلِيٍّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَلْبَخِيْلُ الَّذِيْ مَنْ ذُكِرْتُ عِنْدَهٗ فَلَمْ يُصَلِّ عَلَيَّ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَرَوَاهُ أَحْمَدُ عَنِ الْحُسَيْنِ بْنِ عَلِيٍّ وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ غَرِيْبٌ اور روایت ہے حضرت علی سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے سخت بخیل وہ ہے کہ ذکر کیا گیا میں یعنی نام لیا گیا میرا نزدیک اوسکے پس نہ درود بھیجا مجھ پر روایت کی یہ ترمذی نے اور روایت کی یہ احمد نے حسین بن علی رضہ سے اور کہا ترمذی نے کہ یہ حدیث حسن صحیح غریب ہے

ف یعنی مال کی خواہش کی سبب اسکی بحکم جبلت طبعی کی آدمی بخل کرتا ہے کہ کسیکو مال نہیں دیتا پس اوسکا بخل تو یہی ہے بڑا بخیل وہ ہے کہ ساتھ جسکے کسل اور غفلت کی ایک کلمہ نام آنحضرت کی نفس اپنی سے نہیں نکال سکتا اور ادای حق اور شکر نعمت کا نہیں کرتا احسان اور انعام اونکی ایسے ہیں کہ اگر جانیں اونکی نام پر فدا کریں بجا ہے حیف جای ایک کلمہ بیت مرحبا ای پیک مشتاقان بدہ پیغام دوست *

بیہقی نے کہا ہے کہ ابن منذر سے اتبع کرنا سخاوی نے الانقل کی ہے بیہقی نے بیچ خلافیات کے حاکم سے اور کہا یہ حدیث صحیح ہے اور ضعیف جانتے ہین بیچ
سید انکی اکثر حدیث صحیح تر ہے اور اولی ہے طرف سعید مسیب کے ۔ وَعَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ قَالَ اِنَّ الدُّعَاءَ
مَوْقُوْفٌ بَيْنَ السَّمَاءِ وَالْاَرْضِ لَا يَصْعَدُ مِنْهُ شَيْءٌ حَتّٰى تُصَلِّيَ عَلٰى نَبِيِّكَ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ
اور روایت ہے عمر بن الخطاب سے کہا کہ تحقیق دعا ٹھیری رہتی ہے درمیان آسمان اور زمین کے نہین چڑہتی اوس سے کچھ یہانتک کہ درود بھیجے تو اوپر
نبی اپنے کی روایت کی یہ ترمذی نے فائدہ یعنی قبولیت دعا کی موقوف ہے درود بھیجنے پر اور درود خود مقبول ہے طفیل اور توسل اوسکی کے دعا بھی
مقبول ہوتی ہے بیت ۔ مسکین چہ ہی دانست کہ وصل کعبہ سعد ۔ دست در پای کبوتر زد و ناگاہ رسید ۔ اور منقول ہے [illegible] سے کہ کہا
شیخ ابو سلیمان دارانی رحمہ اللہ نے کہ جب مانگے تو اللہ تعالی سے حاجت اپنی پس ابتدا کر ساتھ درود کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم پر پھر دعا کر جو چاہے پھر ختم کر
ساتھ درود کے کیا اوسنے لیکن کہ اللہ سبحانہ اپنے کرم سے قبول کرتا ہے دونون درودون کو اور وہ بزرگ تر ہے اس سے کہ چھوڑ دیوے دعا کو
کہ درمیان اون دونون کے ہے یعنی اوسکے کرم سے بعید ہے کہ اونکو قبول کرے اور درمیان مین دعا نہ قبول کرے اور کہا طیبی نے کہ احتمال ہے کہ یہ کلام حضرت عمر کا ہو
بیچ حدیث موقوف ہوگی یا یہ کہ کلام رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کا ہو اور صحیح یہ ہے کہ یہ موقوف ہے لیکن کہا ہے محققین نے علماء حدیث
سے کہ ایسی باتین راوی اپنی طرف سے نہین کہہ سکتا ہے پس یہ مرفوع ہے حکماً اور یہ مرفوعا بھی روایت کی گئی ہے ۔

بَابُ الدُّعَاءِ فِي التَّشَهُّدِ

باب بیچ بیان دعا کے بیچ تشہد کے یعنی بعد التحیات اور درود کے کہ سنت ہے اوس وقت دعا کا کرنا اور مقتدی کو تو
مین تاکید ہے کہ بعد پڑھنے التحیات اور درود کے دعا کرے جو کہ خوش آوے اوسکو لیکن مشابہ کلام لوگون کے نہو مثلا یون کہے کہ یا اللہ روٹی دیجیو
وغیرہ جواب اور بیچ باب التشہد کی حدیث ابن مسعود کی مین بھی گذرا کہ پھر اختیار کرے دعا سے جو کہ خوش آوے اوسکو اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی
دعائین منقول ہین وارد ہوئی ہین تشہد مین پڑھنے کی ایسی پس مراد دعاؤن خوش آیندہ سے یہی دعائین کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے منقول
ہوئین ہونگی حاصل یہ کہ تشہد مین پڑھنا ساتھ ان دعاؤن کے اولی اور افضل ہے کیونکہ جامع ہین مقاصد دنیا و آخرت کو ۔

الفصل الاول

فصل پہلی ۔ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَدْعُوْ
فِي الصَّلٰوةِ يَقُوْلُ اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَعُوْذُ بِكَ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ وَاَعُوْذُ بِكَ مِنْ فِتْنَةِ الْمَسِيْحِ الدَّجَّالِ وَاَعُوْذُ بِكَ
مِنْ فِتْنَةِ الْمَحْيَا وَفِتْنَةِ الْمَمَاتِ اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَعُوْذُ بِكَ مِنَ الْمَاْثَمِ وَمِنَ الْمَغْرَمِ فَقَالَ لَهٗ قَائِلٌ مَا اَكْثَرَ
مَا تَسْتَعِيْذُ مِنَ الْمَغْرَمِ فَقَالَ اِنَّ الرَّجُلَ اِذَا غَرِمَ حَدَّثَ فَكَذَبَ وَوَعَدَ فَاَخْلَفَ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ
روایت ہے حضرت عائشہ رضی سے کہ کہا تھے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم دعا مانگتے نماز مین یعنی بعد تشہد کے کہتے یا الٰہی تحقیق مین پناہ
مانگتا ہون ساتھ تیرے عذاب قبر سے اور پناہ مانگتا ہون ساتھ تیرے فتنہ کانے دجال کے سے اور پناہ مانگتا ہون ساتھ تیرے فتنہ زندگا
کی سے اور فتنہ موت کی سے یا الٰہی تحقیق مین پناہ مانگتا ہون ساتھ تیرے گناہ سے اور قرض سے پس کہا واسطے اوسکے ایک کہنے والے نے
بہت تعجب ہے کہ پناہ مانگنا تمہارا قرض سے پس فرمایا تحقیق جس وقت آدمی قرضدار ہوتا ہے بات کرتا ہے پس جھوٹ بولتا ہے اور وعدہ کرتا
ہے پس خلاف کرتا ہے روایت کی یہ بخاری اور مسلم نے ف دجال اخیر زمانہ مین پیدا ہوگا اور دعوی خدائی کا کریگا اور لوگون کو گمراہ کریگا
اور خبر کتاب مین ذکر اوسکا آویگا اور مسیح دجال کو اسلیے کہتے ہین کہ ایک آنکھ اوسکی مٹی ہوئی ہوگی یعنی کانا ہوگا یا ممسوح ہوگا یعنی البعید ہوگا
نام بھلائیون سے اور حضرت عیسی علیہ السلام کا لقب مسیح اسلیے ہے کہ مس اونکی مسیحائی یعنی مبارک کے زبان عبرانی مین

سنی ہین بہت سیر کرنیوالا جیسا لفظ مسیح دونون پر مشتق کیا جاتا ہی لیکن جب مطلق بولتی ہین تو حضرت عیسیٰ علیہ السلام مراد ہوتے ہیں
اور جب دجال ملعون مراد ہوتا ہی تو مقید کرتی ہین ساتھ دجال کی یعنی مسیح دجال کہتی ہین فتنہ زندگانی کا یہ ہی کہ گرفتار ہو دنیا مین ساتھ شہوتی
اور جہالت کی اور امور کہ باعث بیصبری کی اور رہت سی ہون اور فتنہ موت کا یہ ہی کہ شیطان وسوسی ڈالے حالت نزع مین اور سوال
منکر نکیر کا اور عذاب قبر اور مذہب ہستی کی او لیغنا ماثم یا تو مصدر ہی یعنی گناہ کرنا یا وہ امر کہ باعث گناہ کا ہووے اور آدمی جب قرضدار ہو جاتا ہے
بات کرتا ہی یعنی تقصیر ہو اوسکی ادا مین ہوتی ہی زمانہ گذشتہ مین اوسکی عذر کی تمہید مین جھوٹ بولتا ہی اور وعدہ کرتا ہی اوسکی ادا کا
زمانہ آیندہ مین اور پہر خلاف کرتا ہی + ع + وَعَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اِذَا
فَرَغَ اَحَدُکُمْ مِنَ التَّشَهُّدِ الْاٰخِرِ فَلْیَتَعَوَّذْ بِاللّٰهِ مِنْ اَرْبَعٍ مِنْ عَذَابِ جَهَنَّمَ وَمِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ وَمِنْ
فِتْنَةِ الْمَحْیَا وَالْمَمَاتِ وَمِنْ شَرِّ الْمَسِیْحِ الدَّجَّالِ رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہی ابی ہریرہ سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ
علیہ وسلم نی جسوقت کہ فارغ ہو ایک تمہارا التحیات پچھلی سی پس چاہیی کہ پناہ پکڑی ساتھ اللہ کی چار چیزون سی عذاب دوزخ کی سی اور عذاب
قبر کی سی اور فتنہ زندگانی اور مرنی کی سی اور برائی مسیح دجال کی سی روایت کی یہ مسلم نی ف پناہ پکڑی یعنی یون پڑہی اللہم انی اعوذ بک
من عذاب جہنم آخر تک + وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ کَانَ یُعَلِّمُهُمْ هٰذَا الدُّعَاءَ کَمَا
یُعَلِّمُهُمُ السُّوْرَةَ مِنَ الْقُرْاٰنِ یَقُوْلُ قُوْلُوْا اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُ بِكَ مِنْ عَذَابِ جَهَنَّمَ وَاَعُوْذُ بِكَ مِنْ عَذَابِ
الْقَبْرِ وَاَعُوْذُ بِكَ مِنْ فِتْنَةِ الْمَسِیْحِ الدَّجَّالِ وَاَعُوْذُ بِكَ مِنْ فِتْنَةِ الْمَحْیَا وَالْمَمَاتِ رَوَاهُ مُسْلِمٌ
اور روایت ہی ابن عباس سی یہ کہ تحقیق نبی صلی اللہ علیہ وسلم تھی سکہاتی صحابہ اور اہل بیت کو یہ دعا جیسی سکہاتی سورۃ قرآن کی فرماتی
کہو یا الہی تحقیق مین پناہ مانگتا ہون ساتھ تیرے عذاب دوزخ کے سی اور پناہ مانگتا ہون ساتھ تیرے عذاب قبر کے سے
اور پناہ مانگتا ہون ساتھ تیرے فتنہ کانی دجال کے سے اور پناہ مانگتا ہون ساتھ تیری فتنہ زندگانی اور مرنی کی سے
روایت کی یہ مسلم نی وَعَنْ اَبِیْ بَکْرِ الصِّدِّیْقِ قَالَ قُلْتُ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ عَلِّمْنِیْ دُعَاءً اَدْعُوْ بِهٖ فِیْ صَلَاتِیْ قَالَ
قُلِ اللّٰهُمَّ اِنِّیْ ظَلَمْتُ نَفْسِیْ ظُلْمًا کَثِیْرًا وَّلَا یَغْفِرُ الذُّنُوْبَ اِلَّا اَنْتَ فَاغْفِرْ لِیْ مَغْفِرَةً مِّنْ عِنْدِكَ
وَارْحَمْنِیْ اِنَّكَ اَنْتَ الْغَفُوْرُ الرَّحِیْمُ مُتَّفَقٌ عَلَیْهِ اور روایت ہی ابی بکر صدیق رض سی کہ کہا مین نی یا رسول اللہ
سکہلاؤ مجکو دعا کہ دعا مانگون ساتھ اوسکی اپنی نماز مین یعنی بعد تشہد اور درود کی فرمایا کہہ یا الہی تحقیق ظلم کیا مین نی نفس اپنی پر ظلم بہت اور
نہین بخشتا گناہون کو کوئی مگر تو پس بخش مجکو بخشنا خاص نزدیک اپنی سی اور رحم کر مجپر تحقیق تو بخشنی والا مہربان ہی روایت کی یہ بخاری
اور مسلم نی ف ظلما کثیرا اس روایت مین ساتھ ث مثلثہ کی ہی اور بعضی روایت مسلم کی مین کبیرا ساتھ ب موحدہ کی آیا ہی پس کبھی پڑہی
کثیرا اور کبھی پڑہی کبیرا + ع + وَعَنْ عَامِرِ بْنِ سَعْدٍ عَنْ اَبِیْهِ قَالَ کُنْتُ اَرٰی رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَ
سَلَّمَ یُسَلِّمُ عَنْ یَّمِیْنِهٖ وَعَنْ یَّسَارِهٖ حَتّٰی اَرٰی بَیَاضَ خَدِّهٖ رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہی عامر بن سعد سی نقل کی اونہون نے
اپنی باپ سی کہ کہا تہا مین دیکہتا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو کہ سلام پہیرتی داہنی اور بائین اپنی یہانتک کہ دیکہتا مین سفیدی
رخسارہ اونکی کی روایت کی یہ مسلم نی ف یعنی چہرہ مبارک اتنا پہیرتی کہ رخسارہ منور معلوم ہوتا ہے سعادت اونکی کہ پہلو ونکی ہوتی
بیت کہ کاشکی اندر نظرم جا شود پہلوی تو + تا بنیب سلام افتد نظر بر روی تو + ح + وَعَنْ

سَمُرَۃَ بْنِ جُنْدُبٍ قَالَ کَانَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِذَا صَلّٰی صَلٰوۃً اَقْبَلَ عَلَیْنَا بِوَجْہِہٖ رَوَاہُ الْبُخَارِیُّ
اور روایت ہی سمرہ بن جندب سی کہ کہا تھی رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم جس وقت کہ نماز پڑہ چکتے متوجہ ہوتی ہم پر ساتہ منہ اپنی کی روایت
کی بخاری نی ف یعنی جب نماز پڑہ چکتی تو مقتدیوں کی طرف منہ کرکی بیٹھتی + ع + وَعَنْ اَنَسٍ قَالَ کَانَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ
وَسَلَّمَ یَنْصَرِفُ عَنْ یَمِیْنِہٖ رَوَاہُ مُسْلِمٌ اور روایت ہی انس سی کہ کہا تھی نبی صلے اللہ علیہ وسلم پھرتی یعنی کبھی سلی سی داہنی
اپنی سی روایت کی یہ مسلم نی وَعَنْ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ لَا یَجْعَلْ اَحَدُکُمْ لِلشَّیْطٰنِ شَیْئًا مِّنْ صَلٰوتِہٖ
یَرٰی اَنَّ حَقًّا عَلَیْہِ اَنْ لَّا یَنْصَرِفَ اِلَّا عَنْ یَّمِیْنِہٖ لَقَدْ رَاَیْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ کَثِیْرًا
یَنْصَرِفُ عَنْ یَّسَارِہٖ مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ اور روایت ہی عبد اللہ بن مسعود سی کہ کہا نہ مقرر کری ایک تمہارا واسطی شیطان کے
حصہ نماز اپنی میں سی اعتقاد کری یہ کہ لازم ہی اوسپر یہ کہ نہ پھری مگر داہنی اپنی سی تحقیق دیکہا میں نی پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم کو اکثر بار
کہ پھرتے تھی بائین طرف اپنی سی روایت کی یہ بخاری اور مسلم نی ف حاصل یہ کہ بعد سلام پھیرنے کے کبھی تو پھرتی داہنی طرف سی اور بیٹھتی تھی
بائین طرف اور اکثر اوقات ایسا ہوتا تہا کہ سلام پھیرتی اور دعا مانگتی اور جانب حجرہ تشریف کی کہ بائین طرف ہی تشریف لیجاتی اور کبھی برخ
اسکے کرتے کہ بائین طرف سی پھرتی اور داہنی طرف بیٹھتی اول کو عزیمت یعنی اولویت پر حمل کیا ہی کہ ہمین داہنی طرف سی شروع کرنا ہوتا ہی
اور فعل آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کا اکثر اسیطرح تہا لیکن ابن مسعود رضا کہتی ہین کہ دوسرے صورت یعنی بائین طرف سی پھرنا اگرچہ رخصت یعنی جائز
ہی اور کم تھی لیکن سنت مین اعتقاد واجب ہونی کا نکری یعنی پہلی صورت کو واجب نجانی اور رخصت شارع کی سی کہ دوسرے صورت ہے
اعراض نکری کہ حدیث مین آیا ہی کہ حق تعالی دوست رکہتا ہی یہ کہ عمل کیا جاوی رخصتوں اوسکی پر جیسا کہ دوست رکہتا ہی کہ عمل کیا جاوی عزیمتوں پر
اور شافعیہ نی ان دونون حدیثوں سی نکالا ہی کہ مصلی کو چاہیی کہ پھری طرف حاجت اپنی کی اگر حاجت داہنی طرف ہی یعنی مثلا مکان اوسکا
اودہر ہی یا کچہ اور کام رکہتا ہی اوسطرف تو داہنی طرف پھری اور اگر بائین طرف ہو بائین طرف پھری اور حضرت علی رضی اللہ عنہ سے بھی اسیطرح منقول ہی
کبھی آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم مقتدیوں کی طرف بھی منہ کرکی بیٹھتی اور پشت قبلہ کیطرف بھی کہ اوپر حدیث مین گذرا اور حصہ شیطان کا
اسمین یہی کہا کہ جب ایک چیز غیر لازم کو اپنی پر لازم اعتقاد کیا تو تابع شیطان کا ہوا بس جاتا رہا کمال نماز وسکی کا کہا طیبی نی کہ اسمین دلیل ہی
اسپر کہ جسنی اصرار کیا ایک امر مستحب پر اور کیا اوسکو لازم اور نہ عمل کیا رخصت پر پس تحقیق پہونچا اوسپر شیطان گمراہ کرنیکو پس کیا حال ہی اوسکا کہ
اصرار کری بدعت اور خلاف شرع پر اور یہ چارون حدیثین یعنی حدیث عامر کی اور سمرہ کی اور انس کی اور عبد اللہ کی متعلقات اس باب
کے سے ہین + ح ع + وَعَنِ الْبَرَاءِ قَالَ کُنَّا اِذَا صَلَّیْنَا خَلْفَ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ
اَحْبَبْنَا اَنْ نَّکُوْنَ عَنْ یَّمِیْنِہٖ یُقْبِلُ عَلَیْنَا بِوَجْہِہٖ قَالَ فَسَمِعْتُہٗ یَقُوْلُ رَبِّ قِنِیْ عَذَابَکَ یَوْمَ تَبْعَثُ
اَوْ تَجْمَعُ عِبَادَکَ رَوَاہُ مُسْلِمٌ اور روایت ہی براء بن عازب سی کہ کہا تھی ہم جب نماز پڑہتی پیچہی رسول خدا صلے اللہ
علیہ وسلم کے دوست رکہتی تھی ہم یہ کہ ہوں داہنی حضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی تو متوجہ ہوں ہم پر ساتہ منہ اپنی کی یعنی وقت سلام کی اول
ہماری ہی طرف متوجہ ہوں کہا براء نی پس سنا مین نی حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو کہ فرماتی تھی بعد سلام کی ای رب میری بچا مجکو عذاب
اپنی سی اوس دن کہ اوٹہاوی گا تو یا جمع کری گا اپنی بندوں کو روایت کی یہ مسلم نی ف او تجمع شک راوی ہی کہ حضرت صلے اللہ
علیہ وسلم نی یوم تجمع فرمایا یا تبعث عبادک اور یہ دعا حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نی تعلیم امت کی لیی کی یا از راہ تواضع کی + ع +

وعن أُمِّ سَلَمَةَ قَالَتْ اِنَّ النِّسَاءَ فِي عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كُنَّ اِذَا سَلَّمْنَ مِنَ الْمَكْتُوْبَةِ قُمْنَ وَثَبَتَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمَنْ صَلّٰى مِنَ الرِّجَالِ مَا شَاءَ اللّٰهُ فَاِذَا قَامَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَامَ الرِّجَالُ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ

روایت ہی ام سلمہ سی کہ کہا تحقیق عورتین بیچ زمانی رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کی تہین جسوقت کہ سلام پہیرتین نماز فرض سی کہڑی ہوتین یعنی اپنی گہر جاتی تہین اور بیٹہی رہتی رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم اور جو شخص کہ نماز پڑہتی مردون مین سی جسقدر کہ چاہتا اللہ تعالے پس جب کہڑی ہوتی رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کہڑے ہوتی مرد روایت کی یہ بخاری نی **ف** یعنی حضرت صلے اللہ علیہ وسلم بیٹہی رہتی اور عورتین اوٹہ جاتین تا مرد و عورت راہ مین مل نجاوین پس کبہی اسقدر بیٹہتی کہ اللّٰہم انت السلام آخر تک پڑہتی اور کبہی اتنا بیٹہتی کہ دعا کرتی اور قرآن پڑہتی اور احکام الٰہی بیان کرتی اور کبہی مصلے مین بیٹہتی آفتاب نکلنی تک بیٹہنا متعلق بجسب منافات وقات کی اور اس سی معلوم ہوا کہ مستحب ہی امام کو بیٹہنا بنا اس غرض کی یعنی اور مستحب ہی مقتدیون کو کہ نہ اوٹہیں پہلی امام سی

وَسَنَذْكُرُ حَدِيْثَ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ فِي بَابِ الضَّحِكِ اِنْ شَاءَ اللّٰهُ تَعَالٰى اور ذکر کرینگے ہم حدیث جابر بن سمرہ کی بیچ باب الضحک کے انشاء اللہ تعالے یعنی مصابیح والی نی وہ بیان ذکر کی ہی کہ اوسمین ذکر ہی بیٹہنی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا بعد نماز سی آفتاب نکلنی تک اور ہم وسکو باب الضحک مین درج کرینگی

الفصل الثانی

فصل دوسری عن مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ اَخَذَ بِيَدِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اِنِّيْ لَاُحِبُّكَ يَا مُعَاذُ فَقُلْتُ وَاَنَا اُحِبُّكَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ فَلَا تَدَعْ اَنْ تَقُوْلَ فِيْ دُبُرِ كُلِّ صَلٰوةٍ رَبِّ اَعِنِّيْ عَلٰى ذِكْرِكَ وَشُكْرِكَ وَحُسْنِ عِبَادَتِكَ رَوَاهُ اَحْمَدُ وَاَبُوْ دَاوٗدَ وَالنَّسَائِيُّ اِلَّا اَنَّ اَبَا دَاوٗدَ لَمْ يَذْكُرْ قَالَ مُعَاذٌ وَاَنَا اُحِبُّكَ

روایت ہی معاذ بن جبل سی کہ کہا کہ پکڑا ہاتہہ میرا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نی اور فرمایا تحقیق مین دوست رکہتا ہون تجکو ای معاذ پس کہا مین نی اور مین بہی دوست رکہتا ہون تجکو یا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم فرمایا کہ جب دوست رکہتا ہی تو مجکو تو پس نچہوڑ اسکو کہ کہی تو بعد ہر نماز کی ای رب میرے مدد کر میری اوپر ذکر کرنی اپنی کی اور شکر کرنی اپنی کی اور اچہی کرنی عبادت اپنی کی روایت کی یہ احمد اور ابو داود اور نسائی نی مگر یہ کہ ابو داود نی نہین ذکر کیا یہ الفاظ کہ کہا معاذ نی وانا احبک **ف** اچہی عبادت یہ ہی کہ عبادت کمال حضور قلب سی کری گویا کہ دیکہتا ہی تو اللہ کو جیسکہ اول کتاب مین بیچ ایک حدیث کی معنی حسن عبادت کی یہی فرمائی ہین اور اس حدیث سی معلوم ہوا کہ جو کوئی کسی کو دوست رکہی تو مستحب ہی کہ اوس پر ظاہر اپنی محبت کا کر دی اور یہ حدیث مسلسل ہی ساتہ اس فعل اور قول کی اخذ بیدی ویقول انا احبک محدثین اس اصطلاح کو سمجہ لین گی کہ دین اسکی سمجہنی کی نہون ۱۲ ع ع

وعن عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُسَلِّمُ عَنْ يَمِيْنِهٖ اَلسَّلَامُ عَلَيْكُمْ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ حَتّٰى يُرٰى بَيَاضُ خَدِّهِ الْاَيْمَنِ وَعَنْ يَسَارِهٖ اَلسَّلَامُ عَلَيْكُمْ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ حَتّٰى يُرٰى بَيَاضُ خَدِّهِ الْاَيْسَرِ رَوَاهُ اَبُوْ دَاوٗدَ وَالتِّرْمِذِيُّ وَالنَّسَائِيُّ وَلَمْ يَذْكُرِ التِّرْمِذِيُّ حَتّٰى يُرٰى بَيَاضُ خَدِّهٖ وَرَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ عَنْ عَمَّارِ بْنِ يَاسِرٍ

روایت ہی عبد اللہ بن مسعود سی کہ کہا تحقیق رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم تہی سلام پہیرتے داہنی اپنی کہتے السلام علیکم ورحمۃ اللہ یعنی سلام تمپر اور مہربانی اللہ کی یہانتک کہ دکہلائی دیتی سفیدی داہنی رخسارہ اوسکی کی اور سلام پہیرتے بائین سے

یعنی السلام علیکم ورحمۃ اللہ یہاں تک کہ دکھلائی دیتی سفیدی بائیں رخساروں کی روایت کی یہ ابو داود اور ترمذی اور نسائی نے اور
نہیں ذکر کیا ترمذی نے حتی یری بیاض خدہ اور روایت کی ابن ماجہ نے عمار بن یاسر سے **ف** یعنی ترمذی نے حتی یری بیاض خدہ نہیں
نقل کیا ہے دونوں جانب اسیقدر کہا کان یسلم عن یمینہ السلام علیکم ورحمۃ اللہ وعن یسارہ السلام علیکم ورحمۃ اللہ اور ظاہر یہ ہے کہ ابن ماجہ
نے بھی ساری حدیث روایت کی ہے بعض ابکی مانند ترمذی کی ✦ع **وعن** عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ كَانَ اَكْثَرُ
انْصِرَافِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ صَلٰوتِهٖ اِلٰى شِقِّهٖ الْاَيْسَرِ اِلٰى حُجْرَتِهٖ رَوَاهُ فِيْ شَرْحِ السُّنَّةِ
اور روایت ہے عبد اللہ بن مسعود سے کہ کہا تھا بہت پھرنا نبی صلے اللہ علیہ وسلم کا نماز اپنی سے جانب بائیں کی طرف حجرہ اپنی کی
روایت کی یہ شرح السنۃ میں **ف** دروازہ حجرہ مبارک کا تھا طرف مسجد کی بائیں طرف محراب کی پس وہ پھرتے تھے بائیں جانب اپنی
اور داخل ہوتے تھے حجرے اپنے میں ✦ع **وعن** عَطَاءٍ الْخُرَاسَانِيِّ عَنِ الْمُغِيْرَةِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يُصَلِّي الْاِمَامُ فِي الْمَوْضِعِ الَّذِيْ صَلّٰى فِيْهِ حَتّٰى يَتَحَوَّلَ رَوَاهُ اَبُوْ دَاوُدَ وَقَالَ
عَطَاءٌ الْخُرَاسَانِيُّ لَمْ يُدْرِكِ الْمُغِيْرَةَ اور روایت ہے عطار خراسانی سے اونسے نقل کی مغیرہ سے کہ کہا فرمایا
رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے کہ نہ نماز پڑھے امام اوس جگہ کہ نماز پڑھ چکا ہے اوسمیں یہاں تک کہ سرک جاوے روایت کی یہ ابو داود نے
کہ عطار خراسانی نے نہیں ملاقات کی مغیرہ سے یعنی پس یہ حدیث منقطع ہے **ف** یعنی جہاں فرض پڑھے وہاں سنت نہ پڑھے بلکہ جگہ بدل کر ادا
جاہے پڑھے اور یہ حکم خاص امام ہی کے لیے نہیں ہے بلکہ سب مقتدیوں کے لیے ہے اور منع اسی لیے کیا کہ تا آنے والا گمان نہ کرے کہ سعی ہنوز
نماز فرض ہی میں ہے اور اسلیے کہ دونوں جگہیں گواہ ہیں قیامت کو اسکی طاعت کی کذا ذکر الشیخ رحمہ اللہ اور ملا علی ق نے لکھا ہے کہ بعضوں نے
کہ یہ حکم اون نمازوں میں ہے کہ بعد اونکے سنتیں راتبہ ہیں اور جنکے بعد سنت نہیں ہے مانند صبح اور عصر کی یہ حکم نہیں اور بعضوں نے کہا ہے
کہ یہ حکم سب نمازوں میں ہے ✦ع **وعن** اَنَسٍ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَضَّهُمْ عَلَى الصَّلٰوةِ وَ
نَهَاهُمْ اَنْ يَّنْصَرِفُوْا قَبْلَ انْصِرَافِهٖ مِنَ الصَّلٰوةِ رَوَاهُ اَبُوْ دَاوُدَ اور روایت ہے انس سے کہ تحقیق نبی
صلے اللہ علیہ وسلم رغبت دلاتے تھے صحابہ کو نماز پڑھنے پر اور منع کیا اونکو یہ کہ پھریں وہ پہلے پھرنے حضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے
نماز سے روایت کی یہ ابو داود نے **ف** رغبت دلاتے نماز پڑھنے پر تاکید کرتے اور رغبت دلاتے ملازمت نماز جماعت کی پر یا مطلق نماز پر اور منع فرمایا
کہ پہلے حضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی نماز سے نہ پھریں تا مرد اور عورت رہتی ہیں نہ مل جاویں جیسے کہ اوپر حدیث میں گذرا کہ حضرت صلعم اور
لوگ بیٹھے رہتے تھے یہاں تک کہ عورتیں چلی جاتی تھیں پھر اوٹھتے حضرت صلے اللہ علیہ وسلم اور لوگ اس صورت میں نہی تنزیہی ہوگی اور احتمال
ہے کہ مراد پھرنے سے اوٹھ کھڑے رہنا مسبوق کا ہے پہلے سلام امام کے پس یہ حرام ہے ہمارے نزدیک ✦ع

الفصل الثالث

فصل تیسری **عن** شَدَّادِ بْنِ اَوْسٍ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ فِيْ صَلٰوتِهِ اَللّٰهُمَّ
اِنِّيْ اَسْاَلُكَ الثَّبَاتَ فِي الْاَمْرِ وَالْعَزِيْمَةَ عَلَى الرُّشْدِ وَاَسْاَلُكَ شُكْرَ نِعْمَتِكَ وَحُسْنَ عِبَادَتِكَ وَاَسْاَلُكَ قَلْبًا
سَلِيْمًا وَّلِسَانًا صَادِقًا وَّاَسْاَلُكَ مِنْ خَيْرِ مَا تَعْلَمُ وَاَعُوْذُ بِكَ مِنْ شَرِّ مَا تَعْلَمُ وَاَسْتَغْفِرُكَ لِمَا تَعْلَمُ رَوَاهُ النَّسَائِيُّ وَرَوَى اَحْمَدُ نَحْوَهٗ
روایت ہے شداد بن اوس سے کہ کہا تھے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کہتے نماز اپنی میں یعنی بعد تشہد کے یا الٰہی تحقیق میں مانگتا ہوں
تجھسے ثابت رہنا دین کی مقدمہ میں اور قصد کرنا ہدایت پر اور مانگتا ہوں تجھسے شکر نعمت تیری کا اور خوبی بندگی تیری کی اور مانگتا ہوں

تجہی دل سالم اور زبان سچی اور مانگتا ہون تجہی سبلائی جو کہ جانتا ہی تو اور پناہ مانگتا ہون ساتہ تیرے برائی اوس چیز کی سی کہ جانتا ہی تو
اور بخشش مانگتا ہون تجہی وا سطی اون گناہون کی کہ جانتا ہی تو روایت کی یہ نسائی نی اور روایت کی احمد نی مانند اسکے **ف**
قصد کرنا ہدایت پر یعنی لازم کرون ہدایت کو اور ہمیشہ ہدایت پر رہون اور مانگتا ہون شکر نعمت تیری کا یعنی توفیق ہو کہ صرف کرون
نعمت کو تیری طاعت مین یعنی قائم رہون تیری حکمون پر اور بچون ممنوع چیزون سی اور خوبی عبادت تیری کی یعنی ادا کرون اوسکو ساتہ شرائط
اور ارکان اوسکی کی اور قلب سلیم یعنی پاک بری عقیدون سی اور میل کرنی سی خواہشون نفسانی پر اور خالی ماسوی اللہ سی و اسالک
من خیر ما تعلم لفظ ما کا اس جملہ مین موصول ہی یا موصوفہ اور عائد محذوف ہی اور من زائدہ ہی یا بیانیہ اور مبین محذوف ہی تقدیر اسکی یون ہی
اسالک شیئا ہو خیر ما تعلم یعنی مانگتا ہون مین تجہی ایک چیز کہ وہ اچہی ہو جو کہ جانتا ہی تو کہ وہ اچہی ہی نہ جو کہ مین اچہی جانتا ہون اسلیے کہ
بندہ ایک چیز کو اچہا جانتا ہی اور نفس الامر مین وہ بری ہوتی ہی یہ دعا حضرت صلعم نی تعلیم امت کی لیے کی ہی کہ یون کیا کرین ورنہ حضرت صلعم کو
سب سبلائیان حاصل تہین اور برائیون سی محفوظ تہی اور گناہ اگلی پچہلی بخشی گئی تہی ح ع **وَعَنْ** جَابِرٍ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ فِيْ صَلٰوتِهٖ بَعْدَ التَّشَهُّدِ اَحْسَنُ الْكَلَامِ كَلَامُ اللّٰهِ وَاَحْسَنُ الْهَدْيِ هَدْيُ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَوَاهُ النَّسَائِيُّ
اور روایت ہی جابر سی کہ کہا تہی رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کہتی اپنی نماز مین بعد التحیات کی بہترین کلامون کا کلام اللہ کا ہی
و بہترین طریقون کا طریقہ محمد صلے اللہ علیہ وسلم کا ہی روایت کی یہ نسائی نی **وَعَنْ** عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُسَلِّمُ فِي الصَّلٰوةِ تَسْلِيْمَةً تِلْقَاءَ وَجْهِهٖ ثُمَّ يَمِيْلُ اِلَى الشِّقِّ الْاَيْمَنِ شَيْئًا رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ
اور روایت ہی حضرت عائشہ رض سی کہ کہا تہی رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم سلام پہیرتی نماز مین ایک سلام سامنی منہ اپنی کی پہر جہکتی طرف
دہنی جانب کی تہوڑا سا روایت کی یہ ترمذی نی **ف** یعنی ابتدای سلام کی قبلہ رخ کرتی پہر درمیان سلام مین کچہ داہنی طرف مائل ہوتی
یہانتک کہ سفیدی رخسارہ مبارک کی معلوم ہوتی جیسیکہ پہلی روایتون مین گذرا اور تمام کرتی سلام کو امام مالک کی مذہب مین ایک ہی سلام ہے
ظاہر اس حدیث کی اور تینون امام اور علمای قائل دو سلامون کی ہین واسطی وارد ہونی بہت حدیثون کی اس باب مین اور تاویل
اس حدیث کی یہ ہی کہ پکار کر کہتی تہی ایک سلام اور دوسرا آہستہ ح **وَعَنْ** سَمُرَةَ قَالَ اَمَرَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْ نَّرُدَّ عَلَى الْاِمَامِ وَنَتَحَابَّ وَاَنْ يُّسَلِّمَ بَعْضُنَا عَلٰى بَعْضٍ رَوَاهُ اَبُوْ دَاؤُدَ
اور روایت ہی سمرہ سی کہ کہا حکم کیا ہمکو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی یہ کہ نیت کرین ہم وقت سلام پہیرنے کے جواب سلام
امام کی اور یہ کہ محبت کرین ہم آپسمین اور یہ کہ سلام کرے بعض ہم مین کا بعض کو روایت کی یہ ابو داؤد نی **ف** نیت کرین ہم یعنی
مقتدی جو سلام پہیرین نیت کرین کہ امام کی سلام کا جواب دیتی ہین جو کہ امام کی داہنی طرف ہون دوسرے سلام مین نیت جواب کی
کرین اور جو کہ بائین طرف ہون پہلی سلام مین نیت کرین اور جو کہ مقابل امام کی ہون دونون سلامون مین نیت کرین اور اس سی
معلوم ہوا کہ امام کو بہی سلام پہیرتی ہوئی نیت کرنی چاہیی کہ مقتدیون پر سلام کرتا ہون اور محبت کرین ہم آپسمین یعنی نمازیون سی اور تمام
مسلمانون سی محبت کرین اور خوش خلقی سی پیش آوین آگی اسکی فرمایا کہ سلام پہیرنی مین بیچ نماز کی آپسمین ایک دوسرے کی ہی نیت
کرین یعنی داہنی طرف مین داہنی طرف والون کی اور بائین طرف مین بائین طرف والون کی نیت کری اور ہر نمازی کو دونون سلامون مین
نیت ملائکہ کی بہی کرنی چاہیی کہ یہ بہی حدیثون مین آیا ہی کہا ہی بعضی علمای ہماری نی کہ یہ سنت ہی اور لوگون نی اسکو ترک کر دیا ہی ح ع

باب الذکر بعد الصلوۃ

باب ہی بیچ بیان ذکر کے پیچھے نماز کے ف مراد ذکر سی عام ہی دعا ہو یا غیر اوسکی اور اختلاف ہی آئمہ مین کہ متصل بعد اون نمازون کی کہ سنتین ہین کسقدر بیٹھی در مختار مین کہا ہی کہ مکروہ ہی تاخیر کرنی سنتون کی یعنی بعد فرضون کی مگر بقدر اللھم انت السلام آخر تک کی اور کہا حلوانی نی نہین مضائقہ ساتہ فصل کی ساتہ اوراد کی اور اختیار کیا اوسکو کمال نی کہا حلبی نی اگر ارادہ کی جاوی ساتہ کراہت کی کراہت تنزیہی تو اوتہہ جاتا ہی خلاف کتابون مین اور بیچ اوسیری کی ہی محل ا پڑہنی کا قلیل پر اور مستحب ہی یہ کہ استغفار کری تین بار اور پڑہی آیۃ الکرسی اور معوذات اور کہی سبحان اللہ اور الحمد للہ اور اللہ اکبر تینتیس تینتیس بار اور پڑہی تہلیل پوری سو کرنیکو اور دعا مانگی اور ختم کری ساتہ سبحان ربک رب العزت آخر تک کی یہ ترجمہ ہی بعینہ عبارت درمختار کا اور مستحب ہے کہ قوم توڑ ڈالین صفونکو اور امام آگی یا پیچھی ہٹ کر کہ تا رہی تا اشتباہ نہووی آنی والون پر کہ ہنوز جماعت مین ہین اور کوئی آنی والا ایسی توہم پر اگر اقتدا کری تو فاسد ہووی اقتدا اوسکا اور اختلاف ہی آئمہ مین کہ افضل پھیرنا داہنی طرف ہی یا بائین طرف اور صحیح یہ ہی کہ اختیار رکہتا ہی جس طرف چاہی پھیری اور اکثر اسپر ہین کہ بائین طرف پھیری تا بایان اوسکا دہنا ہووی اور بیچ مسجد شریف نبوی کی بائین طرف کہ حجرہ شریف اور وہ ہی ہی پھیرنا افضل ہی بالاتفاق اور پہلی پڑہ لینا سنتون معمولی کا منافی نہین ہی اوس بعدیت کی کہ بیچ باب بعضی دعاؤن اور اذکار کی حدیثون مین واقع ہوئی ہی اور تعجیل قیام کی واسطی سنتون مغرب کی منافی نہین ہی پڑہنی آیۃ الکرسی اور مانند اوسکی کی جیسی کہ حدیث صحیح مین وارد ہوا ہی کہ پڑہی بعد فجر اور مغرب کی دس بار لا الہ الا اللہ وحدہ لا شریک لہ لہ الملک ولہ الحمد وھو علی کل شیء قدیر اور بعضی آدمی جو جلدی کرتی ہین کہ آیۃ الکرسی مغرب کی سنتون مین پڑہتی ہین کچہ نہین اور مخالف سنت کی ہی کہ پڑہنا قل یا اور قل ہو اللہ احد کا بیچ سنت مغرب کی وارد ہوا ہی ۰ ح ۰

الفصل الاول

فصل پہلی عن ابن عباس قال کنت اعرف انقضاء صلاۃ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بالتکبیر متفق علیہ روایت ہی ابن عباس سی کہ کہا تہا مین پہچانتا تمام ہونا نماز رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی کا ساتہ کہنی اللہ اکبر کے روایت کی یہ بخاری اور مسلم نی ف اختلاف کیا ہی شارحین نی بیچ بیان کرنی مراد کی ساتہ تکبیر کی بعضون نی کہا ہی کہ مراد تکبیر سی بیان ذکر ہی جیسا کہ صحیحین مین ابن عباس سی آیا ہی کہ آواز بلند کرنی ساتہ ذکر کی وقت فارغ ہونی لوگون کی نماز فرض سی بیچ زمانی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی مقرر تہی کہا ابن عباس نی کہ پہچانتا تہا مین تمام ہونی نماز کو ساتہ اوسکی پہچانا یا ہی بخاری اس حدیث کو پس معلوم ہوا کہ مراد تکبیر سی مطلق ذکر ہی اور حمل کیا ہی شافعی نی حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی اس جہر کو اسپر کہ تہا واسطی تعلیم مقتدیون کی چنانچہ بیہقی وغیرہ نی دلیل پکڑی ہی جیکی ذکر کرنی پر ساتہ خبر صحیحین کے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نی حکم کیا اصحاب کو ساتہ ترک کرنی چلانی کی کہ تکبیر تہلیل پکار کر کرتی تہی اور فرمایا کہ تم نہین پکارتی ہو بہری کو اور نہ غائب کو تحقیق وہ ساتہ تمہاری ہی شنتا ہی قریب ہی انتہی اور بعضون نی کہا ہی کہ مراد تکبیر سی وہ تکبیر ہی کہ بعد نماز کی تسبیح تحمید کی ساتہ دس بار یا تیس بار پڑہتی ہین اور بعضون نی کہا ہی کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی زمانی مین بعد نماز کی تکبیر کہتی تہی ایک بار یا تین بار اور بعضون نی کہا کہ یہ ایام منا مین تہا کہ تکبیرات تشریق کی کہتی تہی اور بہر تقدیر مشکل یہ ہی کہ یہ قول ابن عباس کا کیا معنی رکہتا ہی کہ سلام سی تمام ہونا نماز کا نہ جانتی تھے اور تکبیر سی جانتے جواب اسکا یہ ہی کہ وہ چہوٹی تہی شاید کہ ہمیشہ جماعت مین نہ حاضر ہوتی ہون گی اور احتمال یہ بہی ہی کہ جماعت مین ہوتے ہون لیکن پچہلی صف مین کہڑی ہوتی ہون پس نہ پہچانتی تہی تمام ہونی نماز کو ساتہ سلام کی ۰ ح ع

وعن عائشۃ قالت کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا سلم لم یقعد الا مقدار ما یقول اللھم انت السلام ومنک السلام

نہین بازگشت گناہون سی اور نہین قوت عبادت پر مگر ساتہ اللہ کی نہین کوئی معبود مگر اللہ اور نہین عبادت کرتی ہم مگر اوسی کو اوسی کی
لیی ہی نعمت یعنی سب نعمتین اوسی کی طرف سی ہین اور اوسی کی لیی ہی بزرگی اور اوسی کی لیی ہی تعریف نیک نہین کوئی معبود مگر اللہ خالص
کرنی والی ہین ہم واسطی اوسکی بندگی کو اگرچہ مکروہ رکہین کافر روایت کی یہ مسلم نی **ف** یہ کلمہ بہی حضرت صلے اللہ علیہ وسلم پکار کر پڑہتی تہی
واسطی تعلیم امت کی اور نووی نی کتاب مبسوط مین لکہا ہی کہ افضل جسکا پڑہنا ہی بیچ اس دعا کی اور سوای اسکی کی خواہ امام ہووی یا منفرد مگر
یہ کہ حاجت ہووی ساتہ تعلیم اوسکی کی تو پکار کر پڑہی اور اسی پر حمل کیا گیا ہی پکار کر پڑہنا حضرت رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کا اوسکو اور
بعد اسکی کہ یاد ہووی لوگون کو جسکی پڑہنا افضل ہی ٭ ع ح **وعن** سَعْدٍ اَنَّهُ كَانَ يُعَلِّمُ بَنِيْهِ هٰؤُلَاءِ الْكَلِمٰتِ وَيَقُوْلُ
اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَتَعَوَّذُ بِهِنَّ دُبُرَ الصَّلٰوةِ اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَعُوْذُ بِكَ مِنَ الْجُبْنِ وَاَعُوْذُ بِكَ مِنَ
الْبُخْلِ وَاَعُوْذُ بِكَ مِنْ اَرْذَلِ الْعُمُرِ وَاَعُوْذُ بِكَ مِنْ فِتْنَةِ الدُّنْيَا وَعَذَابِ الْقَبْرِ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ
اور روایت ہی سعد سی یہ کہ سعد تہی تعلیم کرتی اپنی اولاد کو یہ الفاظ اور کہتی کہ تحقیق پیغمبر صلے اللہ علیہ وسلم تہی پناہ پکڑتی ساتہ ان
لفظون کی پیچہی نماز کی یا الٰہی تحقیق مین پناہ پکڑتا ہون ساتہ تیری نامردی سی اور پناہ پکڑتا ہون ساتہ تیری بخیلی سی اور پناہ پکڑتا ہون ساتہ
تیری نکمی عمر سی اور پناہ پکڑتا ہون ساتہ تیری فتنہ دنیا کی سی اور عذاب قبر کی سی یعنی جو چیزین کہ سبب عذاب قبر کی ہین روایت
کی یہ بخاری نی **ف** مراد جبن سی یہان نہ جرأت کرنا طاعت پر ہی اور مراد بخل سی یہ ہی کہ نہ نفع پہونچاوی غیر کو ساتہ مال کی یا علم کی یا غیر جنکی
اسکی وغیر ذلک اور نکما کا زندہ عمر یہ ہی کہ عقل مین خلل آجاوی اور اعضا ضعیف ہو جاوین ایسی عمر سی پناہ مانگی ایسی کہ مقصود عمر سی یہ ہی کہ
شکر اللہ تعالی کی نعمتون کا اچہی طرح ادا کری اور ایسی عمر مین یہ غرض فوت ہوتی ہی ٭ ع ح ٭ **وعن** اَبِيْ هُرَيْرَةَ
قَالَ اِنَّ فُقَرَاءَ الْمُهَاجِرِيْنَ اَتَوْا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالُوْا قَدْ ذَهَبَ اَهْلُ الدُّثُوْرِ
بِالدَّرَجَاتِ الْعُلٰى وَالنَّعِيْمِ الْمُقِيْمِ فَقَالَ وَمَا ذَاكَ قَالُوْا يُصَلُّوْنَ كَمَا نُصَلِّيْ وَيَصُوْمُوْنَ
كَمَا نَصُوْمُ وَيَتَصَدَّقُوْنَ وَلَا نَتَصَدَّقُ وَيُعْتِقُوْنَ وَلَا نُعْتِقُ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ اَفَلَا اُعَلِّمُكُمْ شَيْئًا تُدْرِكُوْنَ بِهٖ مَنْ سَبَقَكُمْ وَتَسْبِقُوْنَ بِهٖ مَنْ بَعْدَكُمْ وَلَا يَكُوْنُ
اَحَدٌ اَفْضَلَ مِنْكُمْ اِلَّا مَنْ صَنَعَ مِثْلَ مَا صَنَعْتُمْ قَالُوْا بَلٰى يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ تُسَبِّحُوْنَ وَتُكَبِّرُوْنَ
وَتَحْمَدُوْنَ دُبُرَ كُلِّ صَلٰوةٍ ثَلٰثًا وَّثَلٰثِيْنَ مَرَّةً قَالَ اَبُوْ صَالِحٍ فَرَجَعَ فُقَرَاءُ الْمُهَاجِرِيْنَ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى
اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالُوْا سَمِعَ اِخْوَانُنَا اَهْلُ الْاَمْوَالِ بِمَا فَعَلْنَا فَفَعَلُوْا مِثْلَهٗ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
ذٰلِكَ فَضْلُ اللّٰهِ يُؤْتِيْهِ مَنْ يَّشَاءُ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَلَيْسَ قَوْلُ اَبِيْ صَالِحٍ اِلٰى اٰخِرِهٖ اِلَّا عِنْدَ مُسْلِمٍ وَفِيْ رِوَايَةٍ
لِلْبُخَارِيِّ تُسَبِّحُوْنَ فِيْ دُبُرِ كُلِّ صَلٰوةٍ عَشْرًا وَّتَحْمَدُوْنَ عَشْرًا وَّتُكَبِّرُوْنَ عَشْرًا بَدَلَ ثَلٰثًا وَّثَلٰثِيْنَ
اور روایت ہی ابی ہریرہ سی کہ کہا تحقیق فقیر مہاجرین کی آئی رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کی پاس پس کہا اونہون نی
تحقیق لیگئی دولت والی درجی بلند یعنی ثواب اور قرب اور رضای حق اور نعمت ہمیشگی کی کہ نعمت بہشت کی ہی یعنی اونہون نی
بڑا ثواب حاصل کیا اور لائق بہشت کی نعمتون کی ہوئی پس ہمارا کیا حال ہی پس فرمایا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نی کیا سبب عرض کیا
فقیرون نی نماز پڑہتی ہین وہ جیسی ہم نماز پڑہتی ہین اور روزہ رکہتی ہین وہ جیسی ہم روزہ رکہتی ہین اور صدقہ دیتی ہین وہ اور ہم

نہیں تھے وہی سلف اور وہ آزاد کرتے ہیں اور ہم نہیں آزاد کرسکتے یعنی بسبب افلاس کے پس انکا ثواب اونہیں کو حاصل ہی اور ہم محروم ہیں پس فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے کیا نہ سکھلاؤں میں تمکو ایسی چیز کہ پہونچ جاؤ بسبب اوسکے درجے اون شخصوں کے کہ بڑھ گئے ہیں تمسے یعنی پہلی تمہاری سلام لانے میں اور بڑھ جاؤ تم بسبب اوسکے اون لوگون پر کہ پیچھے تمہارے ہیں یعنی ایمان میں یا پیدا ہونے میں اور نہ ہوگا کوئی یعنی اغنیاؤں سے بہتر تمسے مگر وہ شخص کہ کرے مانند اوس چیز کے کہ کرو تم یعنی مگر غنی کہ تسبیح پڑھے گا اوسکا ہی تم بہتر نہیں ہوگے بلکہ وہ تمسے بہتر ہوگا یا مانند تمہارے ہوگا کہا اونہوں نے بہتر فرمائیے یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرمایا سبحان اللہ پڑھو اور اللہ اکبر پڑھو اور الحمد للہ پڑھو پیچھے ہر نماز کے تینتیس بار کہا ابو صالح نے پس پھر آئے فقرا مہاجرین کے طرف رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کی پس عرض کیا اونہوں نے کہ سنا بھائیوں ہمارے نے کہ مالدار ہیں اوس چیز کو کہ ہمنے کیا پس کیا اونہوں نے مانند اوسکی یعنی جو فضیلت ہمکو تھی وہ ہم برابر ہوگئے پس فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے یہ فضل اللہ کا ہی دیتا ہی وہ جسکو چاہتا ہی روایت کی یہ بخاری اور مسلم نے اور نہیں قول ابی صالح کا آخر تک مگر نزدیک مسلم کی اور بیچ ایک روایت بخاری کی یہ ہی کہ سبحان اللہ پڑھو پیچھے ہر نماز کے دس بار اور الحمد للہ پڑھو دس بار اور اللہ اکبر پڑھو دس بار بدلے تینتیس بار کے ف پہلی روایت میں جو آیا ہی کہ پڑھو پیچھے ہر نماز کے تینتیس بار اس عبارت میں تین احتمال ہیں یا تو یہ کہ تینوں ملکر تینتیس بار ہوں یعنی سبحان اللہ گیارہ بار اور الحمد للہ گیارہ بار اور اللہ اکبر گیارہ بار یا یہ کہ ہر ایک تینتیس تینتیس بار ہو چنانچہ عمل مشائخ کا اسی پر ہی اور یہی اصل ہی اور بعضی روایت میں صریح ہی آیا ہی یا یہ کہ تینوں ملکر تینتیس بار پڑھے کہ اسمیں سے ہر ایک تینتیس بار ہو جاوے اور یہ فضل اللہ کا ہی یعنی فضیلت دینا اغنیا کو تم پر فضل اللہ کا ہی کہ دیتا ہی جسکو کہ چاہتا ہی صبر کرو اور قضائے الہی پر راضی رہو کہ اسکی بزرگی دیتی ہی یعنی بندوں کو بعضوں پر اور اسمیں اشارہ ہی اسپر کہ غنی شاکر افضل ہی فقیر صابر سے لیکن خالی نہیں ہی غنی طرح طرح کی خوف گناہ کی سے اور فقیر اس میں ہی اس سے کہا ہی امام غزالی رح نے احیاء العلوم میں کہ لوگوں نے اختلاف کیا ہی اس مسئلہ میں پس گئے ہیں جنید اور خواص اور اکثر لوگ طرف فضیلت فقر کی اور کہا ہی ابن عطا نے کہ غنی شاکر کہ حق غنا کا ادا کرتا ہو افضل ہی فقیر صابر سے ١٢ ع

وعن كَعْبِ بْنِ عُجْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُعَقِّبَاتٌ لَا يَخِيْبُ قَائِلُهُنَّ اَوْ فَاعِلُهُنَّ دُبُرَ كُلِّ صَلٰوةٍ مَكْتُوْبَةٍ ثَلٰثٌ وَّثَلٰثُوْنَ تَسْبِيْحَةً وَّثَلٰثٌ وَّثَلٰثُوْنَ تَحْمِيْدَةً وَّاَرْبَعٌ وَّثَلٰثُوْنَ تَكْبِيْرَةً رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہی کعب بن عجرہ سے کہا فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے کتنے الفاظ ہیں نماز کے پیچھے کی کہنے کی ناامید نہیں ہوتا ثواب سے کہنے والا اونکا یا فرمایا کرنے والا اونکا پیچھے ہر نماز فرض کی تینتیس بار سبحان اللہ کہنا اور تینتیس بار الحمد للہ کہنا اور چونتیس بار اللہ اکبر کہنا روایت کی یہ مسلم نے

وعن اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ سَبَّحَ اللهَ فِيْ دُبُرِ كُلِّ صَلٰوةٍ ثَلٰثًا وَّثَلٰثِيْنَ وَحَمِدَ اللهَ ثَلٰثًا وَّثَلٰثِيْنَ وَكَبَّرَ اللهَ ثَلٰثًا وَّثَلٰثِيْنَ فَتِلْكَ تِسْعَةٌ وَّتِسْعُوْنَ وَقَالَ تَمَامَ الْمِائَةِ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ غُفِرَتْ خَطَايَاهُ وَاِنْ كَانَتْ مِثْلَ زَبَدِ الْبَحْرِ رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہی ابی ہریرہ سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جو شخص کہے سبحان اللہ پیچھے ہر نماز کے تینتیس بار اور الحمد للہ کہے تینتیس بار اور اللہ اکبر کہے تینتیس بار پس نناوے ہوئے اور کہے واسطے پورا کرنے سیکڑے کے یہ کلمہ نہیں کوئی معبود مگر اللہ اکیلا نہیں کوئی شریک اوسکا اوسی کے لیے ہی بادشاہت اور اوسی کے لیے ہی سب تعریف اور وہ ہر چیز پر قادر ہی بخشی جاوینگی گناہ اوسکے اگرچہ ہوں مانند جھاگ دریا کی یعنی بہت روایت کی یہ مسلم نے ف بعضی روایتوں میں بعد وله الحمد کی یحیی ویمیت اور بعضی میں بیده الخیر بھی آیا ہی

اور یہ کلمات کہ نماز کی پیچھے پڑھے جاتی ہین عدد انکی مختلف آئی ہین کبھی حضرت صلعم کسطرح پڑھتی تھی کبھی کسطرح انمین سی جسطرح پڑھی گا
سنت ادا ہوجائیگی اور کہا ہی حافظ زین عراقی نی کہ یہ سب اچھی ہین اور جو زیادہ ہین پس وہ پسندیدہ تر ہین طرف اللہ تعالیٰ کی اور
ثابت ہوا ہی کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم گنتی تھی تسبیح کو ساتھ داہنی ہاتھ کی اور آیا ہی کہ فرمایا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نی شمار کرو ساتھ انگلیون
کی اسلیے کہ وہ پوچھی جاوینگی اور طلب گواہی کی کی جاوینگی اور صحابہ سی کھجور کی گٹھلیون پر بھی پڑھنا ثابت ہوا ہی پس افضل انگلیون پر
ہی پڑھنا ہے اور جائز گٹھلیون وغیرہ پر بھی + ع ح +

الفصل الثانی

عن ابی امامۃ قال قیل
یا رسول اللہ ای الدعاء اسمع قال جوف اللیل الآخر ودبر الصلوات المکتوبات رواہ الترمذی روایت ہی ابی امامہ سی کہ کہا عرض کیا گیا یا رسول اللہ
کون سی وقت دعا بہت قبول ہوتی ہی فرمایا درمیان رات مین کہ جانب اخیر مین ہی یعنی سحر کی وقت اور فرض نمازون کی پیچھی روایت
کی یہ ترمذی نی وعن عقبۃ بن عامر قال امرنی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان اقرأ بالمعوذات فی دبر کل صلوۃ رواہ
احمد وابو داود والنسائی والبیہقی فی الدعوات الکبیر اور روایت ہی عقبہ بن عامر سی کہ کہا حکم کیا مجھکو
رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی یہ کہ پڑھون مین معوذات پیچھی ہر نماز کی روایت کی یہ احمد اور ابوداود اور نسائی نی اور بیہقی نی دعوات
کبیر مین ف معوذات وہ سورتین ہین کہ جنکی سری پر لفظ اعوذ کا ہی یعنی قل اعوذ برب الفلق اور قل اعوذ برب الناس اور لفظ معوذات کا
جمع اسلیے لائی کہ اقل جمع دو ہین اور بعضون نی کہا ہی کہ قل ہو اللہ اور قل یا بھی معوذات مین داخل ہین تغلیبا یعنی قل اعوذ برب الفلق
اور قل اعوذ برب الناس کو غلبہ دیکر کل کو تعبیر معوذات کر لیا اگرچہ ان دو مین لفظ اعوذ کا نہین ہی پس بموجب اس قول کی چار سورتین
پڑھنی کو فرمایا قل یا اور قل ہو اللہ اور قل اعوذ برب الفلق اور قل اعوذ برب الناس + ع + وعن انس قال قال رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم لان اقعد مع قوم یذکرون اللہ من صلوۃ الغداۃ حتی تطلع الشمس احب الی
من ان اعتق اربعۃ من ولد اسمعیل ولان اقعد مع قوم یذکرون اللہ من صلوۃ العصر الی ان تغرب
الشمس احب الی من ان اعتق اربعۃ رواہ ابو داود اور روایت ہی انس سی کہ کہا فرمایا رسول خدا
صلی اللہ علیہ وسلم نی البتہ بیٹھنا میرا ساتھ ایک قوم کی کہ یاد کرین اللہ کو وقت صبح کی آفتاب نکلنی تک بہت بہتر ہی نزدیک میرے
اس سی کہ آزاد کرون مین چار غلام اولاد حضرت اسمعیل کی سی اور البتہ بیٹھنا میرا ساتھ اوس قوم کی کہ یاد کرین اللہ کو وقت نماز عصر کی تا آفتاب
غروب ہونی تک بہت بہتر نزدیک میرے اس سی کہ آزاد کرون چار غلام روایت کی یہ ابوداود نی ف ظاہر یہ ہی کہ اخیر مین بھی چار
غلام اولاد حضرت اسمعیل علیہ السلام کی سی مراد ہون اور احتمال یہ ہی کہ مطلق ہون اور تخصیص اولاد حضرت اسمعیل کی اسلیے ہی کہ افضل عرب
کی ہین اور حضرت صلی اللہ علیہ وسلم اونکی اولاد مین ہین + ح ع وعنہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
من صلی الفجر فی جماعۃ ثم قعد یذکر اللہ حتی تطلع الشمس ثم صلی رکعتین کانت لہ کاجر حجۃ
وعمرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تامۃ تامۃ تامۃ رواہ الترمذی اور روایت ہی انس سی کہ کہا فرمایا رسول خدا
صلی اللہ علیہ وسلم نی جو شخص کہ نماز پڑھی فجر کی جماعت مین پھر بیٹھی یاد کری اللہ کو آفتاب نکلنی تک پھر پڑھی دو رکعت نماز ہوگا ثواب
اوسکی لیے مانند ثواب حج کی اور عمری کی کہا راوی نی فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی پوری حج اور عمری کا پوری حج اور
عمری کا پوری حج اور عمری کا روایت کی یہ ترمذی نی ف پھر بیٹھی یاد کری اللہ کو یعنی ہمیشہ ذکر مین رہی جگہ نماز اپنی کے

اور سید ہی کی کہ تسبیح نماز پڑہتا ہی لیس یہ نہین منافی ہی اوسکی تنہا واسطی خلوت کی یا طلب علم کی یا مجلس وعظ کی مسجد مین اور ساتہ طلب اگر بعضی
چلا آوی و ذکر کرتا رہی اوسکا بھی یہی ثواب ہوگا اور آفتاب نکلنی تک پہر نماز پڑہی یعنی بعد بلند ہونی آفتاب کی بقدر نیزی کی نماز پڑہی
کہ وقت کراہت کا جاتا رہی اور اس نماز کو نماز اشراق کہتی ہین اور اکثر حدیثون مین اسکا نام صلوۃ ضحی بھی آیا ہی ظاہر یہ ہی کہ یہ دونون
نمازین ایک ہین اول وقت اوسکا نزدیک بلند ہونی آفتاب کی ہی اور آخر وقت پہلی زوال کی اول کو اشراق کہتی ہین اور دوسری کو
چاشت اور ثواب حج کا بسبب اداکرنی فرائض کی ساتہ جماعت کی ہوتا ہی اور ثواب عمرہ کا بسبب اداکرنی نفل کی ۔ ح ح

الفصل الثالث

نص حدیث عن الأزرق بن قيس قال صلى بنا إمام لنا يكنى أبا رمثة
قال صليت هذه الصلاة أو مثل هذه الصلاة مع النبي صلى الله عليه وسلم قال وكان أبو بكر وعمر يقومان
في الصف المقدم عن يمينه وكان رجل قد شهد التكبيرة الأولى من الصلاة فصلى نبي الله صلى الله عليه وسلم
ثم سلم عن يمينه وعن يساره حتى رأينا بياض خديه ثم انفتل كانفتال أبي رمثة يعني نفسه
فقام الرجل الذي أدرك معه التكبيرة الأولى من الصلاة يشفع فوثب عمر فأخذ بمنكبيه
فهزه ثم قال اجلس فإنه لن يهلك أهل الكتاب إلا أنه لم يكن بين صلواتهم فصل فرفع النبي
صلى الله عليه وسلم بصره فقال أصاب الله بك يا ابن الخطاب ـــــ رواه أبو داود

روایت ہی ازرق بن قیس سی کہ کہا نماز پڑہائی ہمکو امام ہمارے نی کہ کنیت تھی اوسکی ابو رمثہ کہا ابو رمثہ نی کہ پڑہی مین نی یہ نماز یا مانند
اس نماز کی ساتہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی کہا ابو رمثہ نی اور تھی ابو بکر اور عمر کھڑی ہوتی پہلی صف مین داہنی طرف حضرت صلی اللہ علیہ وسلم
کی اور تھا ایک شخص کہ تحقیق وہ حاضر ہوا تھا تکبیر پہلی مین نماز سی پس نماز پڑہی نبی صلی اللہ علیہ وسلم نی پہر سلام پہیرا داہنی اپنی اور بائین
یہانتک کہ دیکھی ہمنی سفیدی رخسارون حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی پہر پہری نماز اپنی سی مانند پہرنی ابی رمثہ کی مراد رکہتا تہا نفس اپنی کو
پس کہڑا ہوا وہ شخص کہ جسنی پائی تہی ساتہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی تکبیر اولی نماز سی شروع کین دو رکعتین پس جلدی سی اوٹہ کہڑی ہوئی
عمر پس پکڑی دونون مونڈہی اوسکی پس ہلایا اوسکو پہر کہا بیٹہ اسلیئی کہ نہین ہلاک ہوئی اہل کتاب مگر کہ نہ تہا درمیان نمازاونکی کی فرق پہر
اوٹہائی نبی صلی اللہ علیہ وسلم نی نگاہ اپنی پس فرمایا پہونچایا اللہ نی تجکو راہ حق پر ای بیٹی خطاب کی روایت کی یہ ابو داود نی ف پڑہی مین نی
یہ نماز یہ اشارہ کیا ابو رمثہ نی اوس نماز کی طرف کہ پڑہی تہی ظہر یا عصر مثلا اور یا مانند اس نماز کی یہ شک راوی ہی کہ ابو رمثہ نی ہذہ الصلوۃ کہا
یا مثل ہذہ الصلوۃ اور یہ جو کہا کہ پائی تہی ساتہ حضرت صلعم کی تکبیر اولی فائدہ اس قید کا یہ ہی کہ وہ شخص مسبوق نہ تہا کہ اوٹہی تمام کرنی نماز کی اوٹہا
بلکہ پہلی ہی رکعت مین ملا تہا اور واسطی اداکرنی سنت راتبہ کی اوٹہا تہا اور مراد فرق سی یا تو فرق کرنا ہی ساتہ سلام پہیرنی کی یا جگہ بدلنی
جیسی کہ حدیث ابی ہریرہ کی مین آیا ہی کہ کیا عاجز کرتا ہی ایک تمہارا کو جو نماز ادا کری کہ آگی بڑہ جاوی یا پیچہی ہٹ جاوی یا داہنی یا بائین
ہٹ کہڑا ہو یا مراد کلام کرنا ہی یا نکلنا ہی مسجد سی جیساکہ مسلم کی روایت مین آیا ہی سائب سی کہ کہا حکم کیا ہمکو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی
کہ وصل نکرین ہم نماز کو یہانتک کہ کلام کرین ہم یا باہر نکلین ہم اور لانا اس حدیث کا باب الذکر بعد الصلوۃ مین دلالت کرتا ہی اسپر کہ مراد
تفرق کرنی سی ترک کرنا ذکر کا بعد نماز کی ہو یعنی بعد نماز فرض کی چاہیی کہ ذکر کری جو کہ وارد ہوا ہی حدیثون مین بعد اوسکی اوٹہی پس
یہ حدیث دلالت کرتی ہی اوپر نہ وصل کرنی نفل کی ساتہ فرضون کی ۔ ح ح وعن زيد بن ثابت قال أمرنا أن نسبح

دُبُرَ كُلِّ صَلٰوةٍ ثَلٰثًا وَّثَلٰثِيْنَ وَنَحْمَدَ ثَلٰثًا وَّثَلٰثِيْنَ وَنُكَبِّرَ اَرْبَعًا وَّثَلٰثِيْنَ فَاُتِيَ رَجُلٌ فِي الْمَنَامِ مِنَ الْاَنْصَارِ فَقِيْلَ لَهٗ اَمَرَكُمْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْ تُسَبِّحُوْا فِيْ دُبُرِ كُلِّ صَلٰوةٍ كَذَا وَكَذَا قَالَ الْاَنْصَارِيُّ فِيْ مَنَامِهٖ نَعَمْ قَالَ فَاجْعَلُوْهَا خَمْسًا وَّعِشْرِيْنَ خَمْسًا وَّعِشْرِيْنَ وَاجْعَلُوْا فِيْهَا التَّهْلِيْلَ فَلَمَّا اَصْبَحَ غَدَا عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاَخْبَرَهٗ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَافْعَلُوْا رَوَاهُ اَحْمَدُ وَالنَّسَائِيُّ وَالدَّارِمِيُّ اور روایت ہی زید بن ثابت سی کہ کہا حکم کیی گئی ہم یہ کہ تسبیح کرین پیچھی ہر نماز کی تینتیس بار اور الحمدللہ کہین تینتیس بار اور اللہ اکبر کہین چونتیس بار پس دیکھا ایک شخص نی انصار مین سی خواب مین ایک فرشتی کو پس کہا اوس فرشتی نی اوسکو کہ کیا حکم کیا ہی تمکو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی یہ کہ تسبیح کرو پیچھی ہر نماز کی اتنی اور اتنی کہا انصاری نی اپنی خواب مین کہ ہان کہا اوس فرشتی نی کہ مقرر کرو ان تینون کلمات کو پچیس پچیس بار اور داخل کرو اوس مین لا الہ الا اللہ پچیس بار یعنی تا گنتی سو کی پوری ہو جاوی پس جب صبح ہوئی آیا وہ انصاری نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی پاس پس خبر دی حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو پس فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی پس عمل کرو اسیطرح روایت کی یہ احمد اور نسائی اور دارمی نی **ف** پس کرو تم اسیطرح شاید مراد یہ ہی کہ اسطرح بھی پڑھو اور یہ سبب تقریر آنحضرت صلعم کی ایک وجہ ذکر کی ہی ہوا اور اگر آنحضرت تقریر نکرتی تو خواب حجت نہوتا + ع + **وَعَنْ عَلِيٍّ** قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلٰى اَعْوَادِ هٰذَا الْمِنْبَرِ يَقُوْلُ مَنْ قَرَاَ اٰيَةَ الْكُرْسِيِّ فِيْ دُبُرِ كُلِّ صَلٰوةٍ لَمْ يَمْنَعْهُ مِنْ دُخُوْلِ الْجَنَّةِ اِلَّا الْمَوْتُ وَمَنْ قَرَاَهَا حِيْنَ يَاْخُذُ مَضْجَعَهٗ اٰمَنَهُ اللّٰهُ عَلٰى دَارِهٖ وَدَارِ جَارِهٖ وَاَهْلِ دُوَيْرَاتٍ حَوْلَهٗ رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ فِيْ شُعَبِ الْاِيْمَانِ وَقَالَ اِسْنَادُهٗ ضَعِيْفٌ اور روایت ہی حضرت علی سی کہ کہا سنا مین نی حضرت نبی صلی اللہ علیہ وسلم سی اوپر لکڑیون اس منبر کی یعنی منبر پر فرماتی تھی جو کہ پڑھی آیۃ الکرسی پیچھی ہر نماز کی نہین منع کرتی اوسکو داخل ہونی بہشت کی سی مگر موت اور جو پڑھی اوسکو اوسوقت کہ جاوی خوابگاہ اپنی مین امن دیتا ہی اوسکو اللہ اوسکی گھر پر اور اوسکی ہمسایہ کو یعنی جو گھر کہ اوسکی گھر سی ملی ہوئی ہین اور کتنی گھر گرد اوسکی یعنی اگرچہ اوسکی گھر سی نملی ہوئی ہون روایت کی یہ بیہقی نی شعب الایمان مین اور کہا کہ اسناد اوسکی ضعیف ہی **ف** اول مضمون حدیث کی بظاہر مین ایک اشکال وارد ہوتا ہی کہ موت مانع دخول جنت کی نہین ہی بلکہ پہونچانی والی ہی جنت مین ظاہر یہ معلوم ہوتا ہی کہ یون کہتی الا الحیوۃ یعنی کہ حیوۃ مانع دخول جنت کی ہی کہ اس عالم مین آدمی باقی اور اوسکا ہی جواب اسکا یہ ہی کہ موت پردہ ہی درمیان اوسکی اور درمیان دخول جنت کی پس جب آئی موت اور ہو چکی حاصل ہوتا ہی دخول جنت کا کذا ذکر الطیبی اور بعضی کہتی ہین کہ مراد موت سی ہونا بندہ کا قبر مین ہی پہلی اوٹھنی کی جب اوٹھی گا قبر سی جاوی گا بہشت مین بلا توقف اور یہ حدیث اگرچہ ضعیف ہی لیکن فضائل اعمال مین عمل کرنا حدیث ضعیف پر جائز ہی اور اول جملہ حدیث کا نسائی اور ابن حبان اور طبرانی نی بھی روایت کیا ہی اور ایک روایت مین قل ہو اللہ بھی اوسکی ساتھ پڑھنی آئی ہے + ح ع + **وَعَنْ** عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ غَنْمٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ قَالَ قَبْلَ اَنْ يَّنْصَرِفَ وَيَثْنِيَ رِجْلَيْهِ مِنْ صَلٰوةِ الْمَغْرِبِ وَالصُّبْحِ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ بِيَدِهِ الْخَيْرُ يُحْيِيْ وَيُمِيْتُ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ عَشْرَ مَرَّاتٍ كُتِبَ لَهٗ بِكُلِّ وَاحِدَةٍ عَشْرُ حَسَنَاتٍ وَّمُحِيَتْ عَنْهُ عَشْرُ سَيِّئَاتٍ وَّرُفِعَ لَهٗ عَشْرُ دَرَجٰتٍ وَّكَانَتْ لَهٗ حِرْزًا مِّنْ كُلِّ مَكْرُوْهٍ وَّحِرْزًا مِّنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ وَلَمْ يَحِلَّ

لِذَنْبٍ اَنْ يُدْرِكَهُ اِلَّا الشِّرْكَ وَكَانَ مِنْ اَفْضَلِ النَّاسِ عَمَلًا اِلَّا رَجُلًا يَفْضُلُهُ يَقُوْلُ اَفْضَلَ مِمَّا قَالَ رَوَاهُ اَحْمَدُ وَرَوَى التِّرْمِذِيُّ نَحْوَهُ عَنْ اَبِيْ ذَرٍّ اِلٰى قَوْلِهٖ اِلَّا الشِّرْكَ وَلَمْ يَذْكُرْ صَلٰوةَ الْمَغْرِبِ وَلَا بِيَدِهِ الْخَيْرُ وَقَالَ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ غَرِيْبٌ اور روایت ہی عبدالرحمٰن بن غنم سی اونی نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سی کہ فرمایا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نی جو شخص کہ کہی پہلی پہرنی کی جگہہ نماز سی اور پہلی موڑنی پانون اپنی کی نماز مغرب اور صبح نماز یعنی جسطرح تشہد کی لیی بیٹہتا ہی اوسی ہیئت پر پڑہی بعد مغرب اور صبح کی یہ کلمہ کہ نہین کوئی معبود مگر اللہ کہ اکیلا ہی نہین کوئی شریک اوسکا اوسی کی لیی ہی بادشاہت اور اوسی کی لیی ہی تعریف اوسی کی ہاتہہ مین ہی بہلائی وہ زندہ کرتا ہی اور مارتا ہی اور وہ ہر چیز پر قادر ہی دس بار لکہی جاتی ہین واسطی اوسکی ساتہ ہر ایک کی دس نیکیان اور دور کیجاتی ہین اوس سی دس برائیان اور بلند کیی جاتی ہین واسطی اوسکی دس درجی اور ہوتی ہین یہ کلمات واسطی اوسکی امان ہر بری چیز سی اور پناہ شیطان راندہ ہوئی سی اور نہین ہو سکیگا واسطی کسی گناہ کی یہ کہ ہلاک کری اوسکو یعنی بسبب توفیق استغفار یا مغفرت کردگار کی مگر شرک یعنی اگر شرک کری گا نہین بخشا جائیگا اور ہوگا بہترین لوگون کا از روی عمل کی مگر وہ شخص کہ زیادہ ہووی اوس سی یعنی زیادہ کہی اوس چیز سی کہ کہا اوسنی روایت کی یہ احمد نی اور روایت کی ترمذی نی مانند اسکی ابوذر سی تا قول اوسکی الا الشرک اور نہین ذکر کیا نماز مغرب کا اور نہ لفظ بیدہ الخیر کا اور کہا یہ حدیث حسن صحیح غریب ہی

وَعَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعَثَ بَعْثًا قِبَلَ نَجْدٍ فَغَنِمُوْا غَنَائِمَ كَثِيْرَةً وَاَسْرَعُوا الرَّجْعَةَ فَقَالَ رَجُلٌ مِّمَّنْ لَمْ يَخْرُجْ مَا رَاَيْنَا بَعْثًا اَسْرَعَ رَجْعَةً وَلَا اَفْضَلَ غَنِيْمَةً مِّنْ هٰذَا الْبَعْثِ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَلَا اَدُلُّكُمْ عَلٰى قَوْمٍ اَفْضَلَ غَنِيْمَةً وَاَفْضَلَ رَجْعَةً قَوْمًا شَهِدُوْا صَلٰوةَ الصُّبْحِ ثُمَّ جَلَسُوْا يَذْكُرُوْنَ اللّٰهَ حَتّٰى طَلَعَتِ الشَّمْسُ فَاُولٰٓئِكَ اَسْرَعُ رَجْعَةً وَاَفْضَلُ غَنِيْمَةً رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ وَحَمَّادُ بْنُ اَبِيْ حُمَيْدٍ الرَّاوِيْ هُوَ ضَعِيْفٌ فِي الْحَدِيْثِ اور روایت ہی عمر بن الخطاب سی یہ کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نی بہیجی فوج طرف ملک نجد کی پس غنیمت لائی غنیمت بہت اور جلد ہی کی اونہون نی پہرنی مین یعنی طرف مدینہ کی پس کہا ایک شخص نی ہم مین سی کہ نہ نکلا تہا نہین دیکہی ہمنی کوئی فوج کہ جلد ہو پہرنی مین اور زیادہ ہو غنیمت مین اس فوج سی پس فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نی کیا نہ بتلاؤن مین تمکو ایک قوم کہ زیادہ ہو غنیمت مین اور زیادہ ہو پہرنی مین مراد رکہتا ہون مین وہ قوم کہ حاضر ہوئی نماز صبح مین پہر بیٹہی یاد کرتی رہی اللہ کو یہانتک کہ نکلا آفتاب پس یہ لوگ ہین بہت جلدی پہرنی مین اور زیادہ غنیمت مین روایت کی یہ ترمذی نی اور کہا یہ حدیث غریب ہی اور حماد بن ابی حمید راوی وہ ضعیف ہی حدیث کی نقل کرنی مین ف یعنی اون لوگون کو متاع دنیا ہاتہہ لگی اور وہ فانی ہی اور اونکو ملا تہوڑی سی دیر مین بہت سا ثواب عقبیٰ کا اور وہ باقی ہی جیسا کہ فرمایا اللہ تعالیٰ نی ما عندکم ینفد وما عند اللہ باق یعنی جو کچہہ تمہاری پاس ہی فانی ہی اور جو اللہ کی پاس ہی باقی ہی پس ہوی فضل اون کی غنیمت میں اور بہرنی جلدی اونکی ثابت

بَابُ مَا لَا يَجُوْزُ مِنَ الْعَمَلِ فِي الصَّلٰوةِ وَمَا يُبَاحُ مِنْهُ

باب ہی بیچ بیان اوس چیز کی کہ نہین جائز کرنا اوسکا نماز مین اور اوس چیز کی کہ جائز ہی نماز مین ف یعنی اس باب مین مکروہات اور محرمات اور مفسدات اور مباحات نماز کے مذکور ہین + ع +

اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ

فصل پہلی عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ الْحَكَمِ قَالَ بَيْنَا اَنَا اُصَلِّيْ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

إذْ عَطَسَ رَجُلٌ مِنَ الْقَوْمِ فَقُلْتُ يَرْحَمُكَ اللّٰهُ فَرَمَانِي الْقَوْمُ بِأَبْصَارِهِمْ فَقُلْتُ وَاثُكْلَ أُمِّيَاهُ مَا شَأْنُكُمْ تَنْظُرُونَ
إِلَيَّ فَجَعَلُوا يَضْرِبُونَ بِأَيْدِيهِمْ عَلَى أَفْخَاذِهِمْ فَلَمَّا رَأَيْتُهُمْ يُصَمِّتُونَنِي لٰكِنِّي سَكَتُّ فَلَمَّا صَلَّى رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ فَبِأَبِي هُوَ وَأُمِّي مَا رَأَيْتُ مُعَلِّمًا قَبْلَهُ وَلَا بَعْدَهُ أَحْسَنَ تَعْلِيمًا مِنْهُ فَوَاللّٰهِ مَا كَهَرَنِي وَلَا ضَرَبَنِي وَلَا شَتَمَنِي
قَالَ إِنَّ هٰذِهِ الصَّلٰوةَ لَا يَصْلُحُ فِيهَا شَيْءٌ مِنْ كَلَامِ النَّاسِ إِنَّمَا هِيَ التَّسْبِيحُ وَالتَّكْبِيرُ وَقِرَاءَةُ الْقُرْاٰنِ
أَوْ كَمَا قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ إِنِّي حَدِيثُ
عَهْدٍ بِجَاهِلِيَّةٍ وَقَدْ جَاءَنَا اللّٰهُ بِالْإِسْلَامِ وَإِنَّ مِنَّا رِجَالًا يَأْتُونَ
الْكُهَّانَ قَالَ فَلَا تَأْتِهِمْ قُلْتُ وَمِنَّا رِجَالٌ يَتَطَيَّرُونَ قَالَ ذٰلِكَ شَيْءٌ يَجِدُونَهُ
فِي صُدُورِهِمْ فَلَا يَصُدَّنَّهُمْ قَالَ قُلْتُ وَمِنَّا رِجَالٌ يَخُطُّونَ قَالَ كَانَ نَبِيٌّ مِنَ الْأَنْبِيَاءِ
يَخُطُّ فَمَنْ وَافَقَ خَطَّهُ فَذَاكَ رَوَاهُ مُسْلِمٌ قَوْلُهُ لٰكِنِّي سَكَتُّ هٰكَذَا وُجِدَتْ فِي
صَحِيحِ مُسْلِمٍ وَكِتَابِ الْحُمَيْدِيِّ وَصُحِّحَ فِي جَامِعِ الْأُصُولِ بِلَفْظِهِ كَذَا فَوْقَ لٰكِنِّي

روایت ہی معاویہ بن الحکم سی کہا اوسوقت کہ مین نماز پڑہتا تہا ساتہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کی ناگمان چہینکا ایک شخص نی قوم مین سی
پس کہا مین نی یرحمک اللہ پس گہورا مجکو قوم نی ساتہ آنکہون اپنی کی یعنی اشارہ کیا کہ نماز مین ہوکر جواب چہینکنا کا دیتا ہی پس کہا مین نی یعنی
دل مین گم کیجیو مجکو ماں میری کیا ہی حال تمہارا کہ دیکہتی ہو طرف میری پس شروع کیا قوم نی کہ مارتی تہی ہاتہ اپنی رانون اپنی پر یعنی واسطی چپ
کرنی اور تعجب کرنی کی پس جب دیکہا مین نی اونکو کہ چپ کرتی ہین مجکو غصہ ہوا مین یعنی بسبب نہ جاننی برائی اس فعل کی لیکن چپ رہا مین
پس جب نماز پڑہ چکی رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم پس قربان ہو باپ میرا اونکی اور ماں میری نہین دیکہا مین نی کسی سکہلانی والی کو
پہلی حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی اور نہ پیچہی حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی کہ بہت اچہا ہو سکہلانی مین آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سی پس قسم ہی
اللہ کی نہ ڈانٹا مجکو اور نہ مارا مجکو اور نہ برا کہا مجکو فرمایا تحقیق یہ نماز نہین لائق ہی اسمین کوئی چیز باتون آدمیون کی سی سوا اسکی نہین کہ نماز
تسبیح اور تکبیر ہی اور پڑہنا قرآن کا ہی یا مانند اسکی فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی یعنی راوی کو شک ہوا ہی کہ الفاظ حدیث کی حضرت صلعم نی
یون ہین فرمائی یا اور طرح مانند اسکی اور کہا مین نی یا رسول اللہ تحقیق مین نو مسلم ہون یعنی نہین جانتا مین ابتک سب احکام دین کی اور تحقیق
دیا اللہ نی ہمکو اسلام اور تحقیق ہم مین سی کتنی شخص ہین کہ آتی ہین کاہنون پاس فرمایا حضرت صلعم نی پس مت جا تو اونکی پاس کہا مین نی اور
ہم مین سی کتنی شخص لیتی ہین شگون بد فرمایا یہ ایک چیز ہی کہ پاتی ہین اوسکو اپنی دلون مین یعنی یہ وہم ہی کہ پیدا ہوا ہی نفسون انکی سی نہین تاثیر اوسکو
نفع اور ضرر مین پس باز نرکہی اونکو یعنی کام کرنی سی باز نہ رہین اس وہم سی کہا معاویہ نی کہ کہا مین نی اور ہم مین سی کتنی شخص ہین کہ خط کہینچتی ہین
یعنی جیسی رمال خط کہینچ کر احکام اور احوال غیب کی بتاتی ہین فرمایا تہی ایک نبی انبیا مین سی خط کہینچتی تہی پس جو شخص کہ موافق ہو خط اوسکا
اوس پیغمبر کی پس وہ پہونچتا ہی اوس بات کو روایت کی یہ مسلم نی کہا مؤلف نی کہ قول اوسکا لٰکِنِّی سَکَتُّ اسیطرح پایا مین نی صحیح مسلم مین اور
کتاب حمیدی مین اور صحیح کیا گیا ہی یہ لفظ لٰکِنِّی سَکَتُّ کا جامع الاصول مین ساتہ لکہنی لفظ کذا کی اوپر لکنی کی ف گم کیجیو مجکو ماں میری یہ لفظ
مرنا مین وقت تعجب کی اور بعید جاننی ایک امر کی استعمال کرتی ہین اور ظاہر یہ ہی کہ چہینکنی والی نی الحمد للہ کہا ہوگا معاویہ نی اوسکی
جواب مین یرحمک اللہ کہا اور اس سی معلوم ہوا کہ چہینک کی جواب مین یرحمک اللہ کہنا حرام ہی نماز مین اور مفسد نماز کا ہی اور حضرت صلعم نی

وہ شخص کو نماز کی بیہر فی کا حکم بھی نہ کیا کہ وہ جاہل تہا اور نہ شا تہا کہ کلام کرنا نماز میں منسوخ ہوا اور کہا نووی نی کہ جب کبھی نماز میں بھی جاہل ہوتی ہی نماز اوسکی باطل کرنے کا خطاب کیا اوسکو اور اگر کہی یرحمک اللہ نہیں باطل ہوتی اور کہا ابن ہمام نی اگر کہی اپنی نفس کی لیی یرحمک اللہ نہیں فاسد ہوتی ہی جیسی یرحمنی اللہ کی کہنی میں نہیں فاسد ہوتی اور نہیں لائق ہی اسمین باتون آدمی کی سی یہ ہلیی فرمایا کہ ناکہا دی اس سی تسبیح اور تکبیر کی یا اگر یہ کلام میں لیکن نہیں ارادہ کیا جاتا ساتہ اوسکی خطاب کرنا لوگون کو اور سمجہانا اونکو اور مراد باتون آدمیون کی سی وہ کلام ہی کہ خطاب کیا جاتا ساتہ اوسکی لوگونکو اور رہانگ سکین اوسکو لوگون سی کہا ہی فقہانی کہ اگر نماز پڑہتی ہوئی سی کوئی پوچہی کہ کس مذہب کا ہی ال تیرا اور وہ کہی نحن لہ والکمیر یا ایک نماز پڑہنی والی کی آگی کتاب دہری ہی اور ایک شخص یحیی نامی کہڑا ہی اور وہ اوسنی کہا یا یحیی خذ الکتاب یعنی ای یحیی لی لی کتاب پس دونون اگر یہ آیتین قرآن کی ہین لیکن ازبسکہ مقصد خطاب کی تہین فاسد ہوگئی نماز اور اگر ارادہ قراۃ کا ہو فاسد نہین ہوتی اور کاہن حرم میت ذکر کرتی تہی کہ وہ ساتہ جنات اور شیاطین اور ارواح خبیثہ کی مناسبت رکہتی تہی اور شیاطین خبرین سچ اور جہوٹ اونکو کہہ جاتی تہی اور وہ دعوی علم غیب کا کرکی لوگون کو خبرین دیتی تہی پس اونکی پاس جانی سی منع فرمایا چنانچہ اور روایت مین بہی آیا ہی فرمایا آنحضرت نی کہ جو کوئی جاوی اپنی عراف کے پاس یا کاہن کی پاس پس سچ مانی اونکی کہنی کو پس تحقیق وہ کافر ہوا ساتہ اوس چیز کی کہ اوتاری گئی محمد صلی اللہ علیہ وسلم یعنی قرآن یہ امام احمد نی روایت کی ہی ساتہ سند صحیح کی ابوہریرہ سی اور معنی کاہن کی تو معلوم ہوئی اور عراف اوسکو کہتی ہین کہ بیان کرے معرفت چیزون کی اور چوری کی چیزون کا اور مکان گم ہوئی چیز کا اور ایک نبی خط کہینچتی تہی یعنی حضرت ادریس یا دانیال علیہما السلام اور اس عبارت سی کوئی یہ نہ سمجہی کہ علم رمل جائز ہی بلکہ تعلیق بالمحال ہی کہا خطابی نی کہ حضرت صلعم نی جس نی موافق خط اوس کی زجر کی فرمایا ہی اور معنی اوسکی یہ ہین کہ نہین موافق ہو سکتا خط کسیکا ساتہ خط اوس نبی کی اسلیی کہ خط اونکا معجزہ تہا انتہی اور موافقت خط کی غیر معلوم ہی اسلیی کہ نہین معلوم ہو موافقت مگر تواتر سی یا نص سی کہ منقول ہو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سی یعنی رمال جیسی خط کہینچتی ہین کیونکر معلوم ہو کہ وہ نبی بہی ایسا ہی کہینچتا اوسکو ثابت کرنا نص سی یا تواتر سی چاہیی اور یہ محال ہی پس جب موافق اوسکی نہوا تو کرنا بہی اوسکو درست نہوا اور اشکال تکسیر کی اور اوراد ہیں کہ اس قبیلہ کی ہین نزدیک علمای ستہ مین اور مشائخ محققین کی یہی حکم رکہتی ہین اور اخیر عبارت کا مطلب یہ ہی کہ لفظ کذا علامت تصحیح کی جو جا ہتی ہین کہ اوپر ایک لفظ کہ مظنہ عدم صحت کا رکہتا ہی نشان صحت کا رکہین تو لفظ کذا کا اوسپر لکہتی ہین جیسی کہ صاد یا صح لکہتی ہین حاصل یہ کہ لفظ لکنی کا ثابت ہی اصول مین اور ساقط ہی مصابیح مین پس مظنہ عدم صحت کا اوسپر لکہنا چاہیی کہ جامع الاصول مین لفظ کذا لکہکر تصحیح اوسکی کردی ہی کہ اصول مین یون ہی ہی ٭ ح ح ٭ وَعَنْ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ كُنَّا نُسَلِّمُ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ فِي الصَّلٰوةِ فَيَرُدُّ عَلَيْنَا فَلَمَّا رَجَعْنَا مِنْ عِنْدِ النَّجَاشِيِّ سَلَّمْنَا عَلَيْهِ فَلَمْ يَرُدَّ عَلَيْنَا فَقُلْنَا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ كُنَّا نُسَلِّمُ عَلَيْكَ فِي الصَّلٰوةِ فَتَرُدُّ عَلَيْنَا فَقَالَ اِنَّ فِي الصَّلٰوةِ لَشُغْلًا مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہی عبد اللہ بن مسعود سی کہ کہا تہی ہم سلام کرتی اوپر نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی اور وہ ہوتی نماز مین پس جواب دیتی ہمکو پس جبکہ پہر کر آئی ہم نجاشی کی پاس سی سلام کیا ہمنی اونپر پس نہ جواب دیا ہمکو پس کہا ہمنی ای رسول خدا کی تہی ہم سلام کرتی آپ پر نماز مین پس جواب دیتی تہی آپ ہمکو یعنی اب آپ نی جواب کیون نہ دیا پس فرمایا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نی تحقیق نماز مین البتہ شغل ہی روایت کی یہ بخاری اور مسلم نی ٭ ف ٭ نجاشی بادشاہ حبش کا اوپر دین نصاری کی تہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی نبوت کا حق ہونا توریت اور انجیل اور غیرہ سی معلوم کرکی حضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر اسلام لایا تہا اور ۹ سنہ ہجری مین انتقال اوسکا ہوا اور حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے

صحابہ کی ساتھ کھڑی ہوکر نمازیانہ اوسکی جنازی کی نماز پڑہی پس وہ اونسبکہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم سی عقیدت نہایت رکہتا تہا صحابہ نی جب کفار کی ہاتہہ سی ایذا مکہ مین پائی تو اوسکی ملک مین اکثر صحابہ گئی اونی صحابہ کی آنی کو غنیمت جانکر خوب خدمت گذاری کی جب صحابہ نی حضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی خبر سنی کہ ہجرت کرکی مدینہ مین رونق افزا ہوی ہین وہ بہی حاضر ہوئی پس اوسوقت کا حال ابن مسعود بیان کرتی ہین کہ مین بہی اوسی قافلہ مین تہا موافق پہلی عادت کی مین نی سلام حضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر کیا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نی جواب ندیا اور نماز کی بعد فرمایا کہ نماز مین شغل ہی یعنی شغل پڑہنی قرآن کا اور تسبیح کا اور دعا کا اور مناجات کا ہی وہ مانع ہی کلام کرنی سی ساتہ آدمیون کی پس اس سی معلوم ہوا کہ جواب سلام کا دینا یا اور کلام کرنا نماز مین حرام ہی اور شرح منیہ مین لکہا ہی کہ اگر جواب سلام کا ہاتہہ سی یا سر سی کیا یا کوئی اوس سی کچہہ طلب کری پس وہ اشارہ کری سر یا آنکہون سی ہان کا یا نا کا نہین فاسد ہوتی نماز اوسکی لیکن مکروہ ہوتی ہی ع ع ح

وعن معيقيب عن النبي صلى الله عليه وسلم في الرجل يسوي التراب حيث يسجد قال ان كنت فاعلا فواحدة متفق عليه

اور روایت ہی معیقیب سی اونسی نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سی بیچ حق ایک شخص کی کہ پوچہا اوسنی حال نفس اپنی کا کہ مین برابر کرتا ہون یعنی نماز مین مٹی کو سجدی کی جگہہ مین فرمایا یعنی اوسکی جواب مین اگر ہی تو کرنیوالا ضرور پس کر ایکبار روایت کی یہ بخاری اور مسلم نے **ف** شرح منیہ مین لکہا ہی کہ مکروہ ہی کنکر سجدی کی آگی سی ہٹانی مگر جو سجدہ نکر سکی بسبب نشیب و فراز کی تو برابر کرلی ایکبار یا دو بار زیادہ اس سی نکری ع ح

وعن ابي هريرة قال نهى رسول الله صلى الله عليه وسلم عن الخصر في الصلوة متفق عليه

اور روایت ہی ابی ہریرہ سی کہ کہا منع کیا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی ہاتہہ رکہنی سی پہلو پر نماز مین روایت کی یہ بخاری اور مسلم نے

وعن عائشة قالت سالت رسول الله صلى الله عليه وسلم عن الالتفات في الصلوة فقال هو اختلاس يختلسه الشيطان من صلوة العبد متفق عليه اور روایت ہی عائشہ رض سی کہ کہا پوچہا مین نی رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم سی ادہر اودہر دیکہنی سی نماز مین پس فرمایا کہ وہ اوچک لینا ہی کہ اوچک لیتا ہی اوسکو شیطان نماز بندی کی سی روایت کی یہ بخاری اور مسلم نی **ف** یعنی ادہر اودہر دیکہنی سی شیطان اوچک لیتا ہی نماز بندی کی سی کمال اوسکا اور مراد ادہر اودہر دیکہنی سی یہ ہی کہ گردن پہیر کی ادہر اودہر دیکہی اسطرح کہ منہ قبلہ کیطرف سی پہر جاوی پس یہ مکروہ ہی اور اگر اسطرح دیکہی کہ سینہ بہی بالکل قبلہ سی پہر جاوی نماز فاسد ہوتی ہی اور کنکہیون سی ادہر اودہر دیکہی تو نہین فاسد ہوتی اور نہ مکروہ ہوتی ہی لیکن خلاف اولی ہی ع ح

وعن ابي هريرة قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم لينتهين اقوام عن رفعهم ابصارهم عند الدعاء في الصلوة الى السماء او لتخطفن ابصارهم رواه مسلم

اور روایت ہی ابی ہریرہ سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نی البتہ باز رہین لوگ اوٹہانی نگاہ اپنی کی سی وقت دعا کی نماز مین طرف آسمان کی یا اوچکی جاوین گی آنکہین اونکی روایت کی یہ مسلم نی **ف** یعنی چاہیی کہ باز آوین اوٹہانی نگاہ کی سی والا اوچکی جاوینگی آنکہین اونکی اور نماز مین مطلق نظر اوپر اوٹہانی مکروہ ہی خصوصا وقت دعا کی ایسی کہ وہم جاتا ہی اسکا کہ اللہ تعالی کی لیی مکان معین ہی اور وہ پاک ہی مکانیت سی اور روایت کیا گیا ہی کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اوٹہاتی تہی نماز مین نظر اپنی جب نازل ہوئی یہ آیت والذین ہم فی صلوتہم خاشعون پست کیا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نی سر مبارک اپنا اور خارج نماز سی وقت دعا کی نگاہ اوپر اوٹہانی مین اختلاف ہی بعضی مکروہ کہتی ہین بعضی جائز صحیح یہ ہی کہ نہ اوٹہاوی ع ح وعن ابي قتادة قال رايت النبي

صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَؤُمُّ النَّاسَ وَاُمَامَۃُ بِنْتُ اَبِی الْعَاصِ عَلٰی عَاتِقِہٖ فَاِذَا رَکَعَ وَضَعَھَا وَاِذَا رَفَعَ مِنَ السُّجُوْدِ اَعَادَھَا مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ اور روایت ہی ابی قتادہ سی کہ کہا دیکھا مین نی نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو امامت کرتی تھی لوگون کی اور امامہ بیٹی ابو العاص کی ہوتی اوپر دوش کی حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی پس جسوقت کہ رکوع کرتی تھی اوتار دیتی یعنی ساتھ اشارہ کی اور جسوقت کہ اوٹھتی سجدہ سی اوٹھا لیتی اوسکو اپنی دوش پر روایت کی یہ بخاری اور مسلم نی **ف** ابو العاص داماد آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی تھی خاوند حضرت زینب بیٹی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی کی اور انکی بیٹی تھین امامہ اور یہ امر ایک شبہ وارد ہوتا ہی کہ یہ اوٹھانا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا امامہ کو اور رکھنا زمین پر اور پھر اوٹھانا فعل کثیر ہوا اور اگر قلیل بھی ہو مکروہ تو ضرور ہوگا پس خطابی کہتا ہی کہ اوٹھانا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا امامہ کو قصداً نتھا بلکہ وہ بسبب نہایت الفت کی کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم سی رکھتی تھین نماز مین بھی آنکر حضرت صلی اللہ علیہ وسلم سی چمٹ جاتی تھین اور کندھی پہ چڑھ بیٹھتین اور وقت رکوع کے کندھی سی شاید کی گر پڑتین حضرت صلی اللہ علیہ وسلم اونکو اسی اوتارتی تھی پس اوٹھانا اور اوتارنا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم سی نہوا اور نسبت کرنا ان فعلون کا طرف حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی مجازاً ہی پس حاجت نہین ہی اسکی کہ کہین کہ فعل کثیر تھا فعل کثیر دو ہوتا ہی کر لی ہو اور یہ ایسا نتھا یا توجیہ اسکی یہ ہی کہ یہ حالت پہلی حرام ہونی فعل کثیر سی تھی یا یہ مخصوص ساتھ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی ہو واللہ اعلم

وَعَنْ اَبِیْ سَعِیْدٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِذَا تَثَاءَبَ اَحَدُکُمْ فِی الصَّلٰوۃِ فَلْیَکْظِمْ مَا اسْتَطَاعَ فَاِنَّ الشَّیْطٰنَ یَدْخُلُ رَوَاہُ مُسْلِمٌ وَفِیْ رِوَایَۃٍ لِلْبُخَارِیِّ عَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ قَالَ اِذَا تَثَاءَبَ اَحَدُکُمْ فِی الصَّلٰوۃِ فَلْیَکْظِمْ مَا اسْتَطَاعَ وَلَا یَقُلْ ھَا فَاِنَّمَا ذٰلِکُمْ مِنَ الشَّیْطٰنِ یَضْحَکُ مِنْہُ اور روایت ہی ابی سعید سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی جسوقت کہ جمائی لی ایک تمہارا نماز مین پس چاہیے کہ بند کری جہانتک کہ ہوسکی پس تحقیق شیطان گھس جاتا ہی یعنی منہ مین روایت کی یہ مسلم نی اور بیچ روایت بخاری کی ابی ہریرہ سی ہی کہ کہا جسوقت کہ جمائی لی ایک تمہارا نماز مین پس چاہیے کہ بند کری جہانتک کہ ہوسکی اور نہ کہی لفظ ہا کا یعنی جیسی جمائی کی وقت بی اختیار یہ لفظ کبھی منہ سی نکل جاتا ہی سوای اسکی نہین کہ یہ شیطان سی ہی ہنستا ہی وہ اس سی **ف** جمائی بسبب پیٹ بھرنی اور کدورت حواس اور ثقل بدن کی ہوتی ہی اور باعث کسل کی ہی عبادت مین اسلیے اوسکو نسبت شیطان کی طرف کی جمائی لینی مین منہ مین گھس جاتا ہی یعنی ایسی حالت مین مکانا اور باز رکھنا عبادت سی خوب اوسکو میسر ہوتا ہی اور ہنسنی سی اوسکی یہ مراد ہی کہ خوش ہوتا ہی ایسی حالت دیکھکر کہ یہ باعث کسل کی ہی عبادت مین پس فرمایا کہ جہانتک ہوسکی روکی اوسکو اور منہ بند کری اور طور منہ بند کرنیکا یہ ہی کہ ہونٹ بیچی اور نیچی کا ہونٹ دانتون سی پکڑی یا پشت بائین ہاتھ کی منہ پر رکھی + ح + وَعَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِنَّ عِفْرِیْتًا مِنَ الْجِنِّ تَفَلَّتَ الْبَارِحَۃَ لِیَقْطَعَ عَلَیَّ صَلٰوتِیْ فَاَمْکَنَنِی اللّٰہُ مِنْہُ فَاَخَذْتُہٗ فَاَرَدْتُ اَنْ اَرْبِطَہٗ عَلٰی سَارِیَۃٍ مِنْ سَوَارِی الْمَسْجِدِ حَتّٰی تَنْظُرُوْا اِلَیْہِ کُلُّکُمْ فَذَکَرْتُ دَعْوَۃَ اَخِیْ سُلَیْمٰنَ رَبِّ ھَبْ لِیْ مُلْکًا لَا یَنْبَغِیْ لِاَحَدٍ مِنْ بَعْدِیْ فَرَدَدْتُہٗ خَاسِئًا مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ اور روایت ہی ابی ہریرہ سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی تحقیق ایک دیو جنون مین سی یعنی شیطان سرکش چھٹ آیا آجکی رات تاکہ توڑی مجھپر نماز میری پس قدرت دی مجھکو اللہ نی اوسپر پس پکڑا مین نی اوسکو پس ارادہ کیا مین نی یہ کہ باندھون اوسکو ایک ستون سے

ستونون مسجد کی سی یعنی مسجد نبوی کی سی تاکہ دیکھہ اوسطرف اوسکی سب لوگ پس یاد کی مین نی دعا بہائی اپنی سلیمان کی ای رب بخش میری لیی ملک کہ نہ لائق ہو واسطی کسی کی پیچہے میری پس انکا مین نی اوسکو خوار روایت کی یہ بخاری اور مسلم نی **ف** جہٹ آیا یعنی جنون مین سی کہ بند کیا ہی اونکو حضرت سلیمان عم نی یعنی جزائر وغیرہ مین اور تاکہ توڑی مجہپر نماز میری یعنی وسوسی ڈالکر کمال نماز میری کا کہو دی اور مراد ملک سی مسخر کرنا جن اور شیاطین کا اور تصرف کرنا نہین ہی از بسکہ حضرت سلیمان علیہ السلام نی یہ دعا کی تہی اور یہ ملک خاص اپنی ہی لیی چاہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نی چاہا کہ اظہار اپنی تصرف کا وسعی کرین اور کارخانہ ملک سلیمان عم کا توڑین والا بالقوۃ تصرف اور قدرت اور سلطنت حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی زیادہ اوس سی تہی اور اس حدیث سی یہ معلوم ہوا کہ چہونا شیطان کا نماز کو توڑتا نہین + ح ع + **وَعَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ نَابَهُ شَيْءٌ فِي صَلَاتِهِ فَلْيُسَبِّحْ فَإِنَّمَا التَّصْفِيقُ لِلنِّسَاءِ وَفِي رِوَايَةٍ قَالَ التَّسْبِيحُ لِلرِّجَالِ وَالتَّصْفِيقُ لِلنِّسَاءِ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ** اور روایت ہی سہل بن سعد سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی جو شخص کہ در پیش آوی اوسکو کچہہ نماز مین پس چاہیی کہ سبحان اللہ کہی پس سوای اسکی نہین کہ دستک نی واسطی عورتون کی ہی اور ایک روایت مین ہی کہ فرمایا سبحان اللہ کہنا واسطی مردون کی اور دستک مارنی واسطی عورتون کی روایت کی یہ بخاری اور مسلم نی **ف** در پیش آوی کچہہ یعنی جیسی کہ نماز گہر مین پڑہتا ہی اور اوسکو کسینی پکارا یا اذن مانگی گہر مین آنی کی لیی اور وہ جانتا نہین کہ یہ نماز مین ہی تو اسصورت مین مرد کو چاہیی کہ سبحان اللہ کہکر آگاہ کر دی اور عورت دستک بجاوی ایسی کہ اوسکی آواز بہی عورت ہی اور دستک یون بجاوی کہ ہتیلی داہنی ہاتہہ کی بائین ہاتہہ کی پشت پر ماری اور ہتیلی ہتیلی پر نماری جیسی کہ گانی والی مارتی ہین اگر اسطرح ماری گی تو نماز فاسد ہو جاوی گی + ح + م +

الفصل الثانی

فصل دوسری **عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُودٍ قَالَ كُنَّا نُسَلِّمُ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ فِي الصَّلٰوةِ قَبْلَ اَنْ نَاْتِيَ اَرْضَ الْحَبَشَةِ فَيَرُدُّ عَلَيْنَا فَلَمَّا رَجَعْنَا مِنْ اَرْضِ الْحَبَشَةِ اَتَيْتُهُ فَوَجَدْتُهُ يُصَلِّي فَسَلَّمْتُ عَلَيْهِ فَلَمْ يَرُدَّ عَلَيَّ حَتّٰى اِذَا قَضٰى صَلَاتَهُ قَالَ اِنَّ اللّٰهَ يُحْدِثُ مِنْ اَمْرِهِ مَا يَشَاءُ وَاِنَّ مِمَّا اَحْدَثَ اَنْ لَا تَتَكَلَّمُوا فِي الصَّلٰوةِ فَرَدَّ عَلَيَّ السَّلَامَ وَقَالَ اِنَّمَا الصَّلٰوةُ لِقِرَاءَةِ الْقُرْاٰنِ وَذِكْرِ اللّٰهِ فَاِذَا كُنْتَ فِيْهَا فَلْيَكُنْ ذٰلِكَ شَاْنُكَ رَوَاهُ اَبُوْ دَاوُدَ**

اور روایت ہی عبد اللہ بن مسعود سی کہ کہا تہی ہم سلام کرتی اوپر نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی اور وہ ہوتی نماز مین پہلی اس سی کہ آوین ہم زمین حبشہ کی مین پس جواب سلام کا دیتی ہمکو پہر جب کہ پہر کر آئی ہم زمین حبشہ کی سی آیا مین اونکی پاس پس پایا مین نی حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو نماز پڑہتی پس سلام کیا مین نی اونپر پس نہ جواب دیا مجہکو یہانتک کہ جسوقت پڑہ چکی نماز اپنی فرمایا تحقیق اللہ تعالی ظاہر کرتا ہی حکم اپنی سی جو چاہتا ہی اور تحقیق اوس چیز سی کہ ظاہر کیا یہ ہی کہ نہ بولا کرو نماز مین پہر جواب دیا مجہپر سلام کا اور فرمایا سوای اسکی نہین کہ نماز واسطی پڑہنی قرآن کی اور ذکر خدا کی ہی پس جسوقت کہ ہو وی تو نماز مین پس چاہیی کہ ہو وی یہ حال تیرا یعنی پڑہنا قرآن کا اور ذکر کرنا روایت کی یہ ابو داود نی **ف** کہا ابن ملک نی کہ یہ دلیل ہی اسپر کہ مستحب ہی جواب دینا سلام کا بعد فراغ کی نماز سی اور اسیطرح اگر پائخانہ پہرتا ہو یا قرآن پڑہتا ہو اور کوئی سلام کری تو مستحب ہی بعد فارغ ہونی کی جواب دینا اوسکی سلام کا + ع + **وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قُلْتُ لِبِلَالٍ كَيْفَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَرُدُّ عَلَيْهِمْ حِيْنَ كَانُوْا يُسَلِّمُوْنَ عَلَيْهِ وَهُوَ فِي الصَّلٰوةِ قَالَ كَانَ يُشِيْرُ بِيَدِهِ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَفِي رِوَايَةِ النَّسَائِيِّ نَحْوَهُ وَعِوَضَ بِلَالٍ صُهَيْبٌ** اور روایت ہی ابن عمر سی کہ کہا کہا مینی واسطی بلال کی کسطرح تہی نبی صلی اللہ علیہ وسلم

جواب دیتے صحابیوں کو جسوقت کہ سلام کرتے اوپر اونکے اور وہ ہوتے نماز میں کہا تھے اشارہ کرتے ساتھ ہاتھ اپنے کی روایت کی یہ ترمذی نے اور بیچ روایت نسائی کی مانند اسکی اور بدلے بلال کے صہیب ہے یعنی ترمذی کی روایت میں ہے کہ ابن عمر نے بلال سے پوچھا اور نسائی کی روایت میں ہے کہ صہیب سے پوچھا **ف** اشارہ اسطرح کرتے تھے کہ پنجہ ہاتھ کا کھولکر ہتھیلی زمین کی طرف کرتے جیسا کہ حدیث ابوداود وغیرہ کی میں آیا ہے اور کبھی اکتفا کرتے ساتھ اشارہ انگلی کے فتاوی ظہیریہ میں ہے کہ اگر اشارہ کرے سلام کے جواب میں ساتھ ہاتھ کے یا انگلی کے نہیں فاسد ہوتی نماز اور خلاصہ میں ہے کہ سر یا ہاتھ سے اگر جواب سلام کا دیوے فاسد ہوتی ہے نماز اور شرح منیہ میں ہے کہ مکروہ ہے یہ کہ جواب سلام کا دے مصلی ساتھ اشارے ہاتھ کے یا سر کے پس اس حدیث کو حمل اسپر کرینگے کہ یہ اشارے سے جواب دینا پہلے نسخ ہونے کلام کے سے نماز میں تھا جب کلام کرنا منسوخ ہوا جواب دینا زبان سے اور اشارے سے بھی منع ہوا لیکن اشارہ بیچ معنی کلام کی ہے + ح ع + **وَعَنْ رِفَاعَةَ بْنِ رَافِعٍ قَالَ صَلَّيْتُ خَلْفَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَعَطَسْتُ فَقُلْتُ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ حَمْدًا كَثِيرًا طَيِّبًا مُبَارَكًا فِيهِ مُبَارَكًا عَلَيْهِ كَمَا يُحِبُّ رَبُّنَا وَيَرْضَى فَلَمَّا صَلَّى رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ انْصَرَفَ فَقَالَ مَنِ الْمُتَكَلِّمُ فِي الصَّلٰوةِ فَلَمْ يَتَكَلَّمْ اَحَدٌ ثُمَّ قَالَهَا الثَّانِيَةَ فَلَمْ يَتَكَلَّمْ اَحَدٌ ثُمَّ قَالَهَا الثَّالِثَةَ فَقَالَ رِفَاعَةُ اَنَا يَا رَسُولَ اللّٰهِ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ لَقَدِ ابْتَدَرَهَا بِضْعَةٌ وَّثَلٰثُونَ مَلَكًا اَيُّهُمْ يَصْعَدُ بِهَا رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَاَبُوْدَاوُدَ وَالنَّسَائِيُّ** اور روایت ہے رفاعہ بن رافع سے کہ کہا نماز پڑھی میں نے پیچھے رسول خدا صلعم کے پس چھینکا میں نے پھر کہا میں نے سب تعریف ہے واسطے اللہ کی تعریف بہت پاکیزہ یعنی خالص بابرکت اور برکت کیگئی اوسپر جیسی کہ دوست رکھتا ہے رب ہمارا اور پسند کرتا ہے یعنی تعریف پس جب نماز پڑھ چکے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم پھرے پس فرمایا کون ہے کلام کرنیوالا نماز میں پس نہ بولا کوئی یعنی اس ڈر سے کہ غصہ نکرین پھر فرمائی یہ بات دوسری بار پس نہ بولا کوئی پھر فرمائی یہ تیسری بار پس کہا رفاعہ نے میں ہوں یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پس فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے قسم ہے اوس ذات کی کہ جان میری ہاتھ اوسکے میں ہے البتہ تحقیق جلدی کرتے تھے اس کلمہ کی لیجانے کی لیے کتنے اور تیس فرشتے کہ کونسا اون میں سے لیجاوے اوسکو روایت کی یہ ترمذی اور ابوداود اور نسائی نے **ف** کہا ابن الملک نے کہ یہ حدیث دلالت کرتی ہے اسپر کہ جائز ہے حمد کرنے نماز میں واسطے چھینکنے والے کی لیکن اولی یہ ہے کہ حمد دل میں کرے یا سکوت کرے واسطے نکلنے کی خلاف سے جیسے کہ شرح منیہ میں ہے **وَعَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَلتَّثَاؤُبُ فِي الصَّلٰوةِ مِنَ الشَّيْطٰنِ فَاِذَا تَثَاءَبَ اَحَدُكُمْ فَلْيَكْظِمْ مَا اسْتَطَاعَ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَفِي اُخْرٰى لَهٗ وَلِابْنِ مَاجَةَ فَلْيَضَعْ يَدَهٗ عَلٰى فِيهِ** اور روایت ہے ابی ہریرہ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے جمائی لینی نماز میں شیطان سے ہے پس جسوقت کہ جمائی لے ایک تمہارا پس چاہیے کہ روکے اوسکو جہانتک کہ ہوسکے روایت کی یہ ترمذی نے اور بیچ اور روایت ترمذی اور ابن ماجہ کی یہ ہے پس چاہیے کہ رکھے ہاتھ اپنا منہ اپنے پر **ف** شیطان سے ہے اسلیے کہ باعث کسل اور نیند اور سستی کی ہے اور شیطان ان چیزوں سے خوش ہوتا ہے + ح + **وَعَنْ كَعْبِ بْنِ عُجْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا تَوَضَّاَ اَحَدُكُمْ فَاَحْسَنَ وُضُوْءَهٗ ثُمَّ خَرَجَ عَامِدًا اِلَى الْمَسْجِدِ فَلَا يُشَبِّكَنَّ بَيْنَ اَصَابِعِهٖ فَاِنَّهٗ فِي الصَّلٰوةِ رَوَاهُ اَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِيُّ وَاَبُوْدَاوُدَ وَالنَّسَائِيُّ وَالدَّارِمِيُّ** اور روایت ہے کعب بن عجرہ سے کہا کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جسوقت کہ وضو کرے ایک تم میں سے پس اچھا کرے وضو اپنا

پہر نکلی قصد کرکی طرف مسجد کی پس نہ تشبیک کری درمیان انگلیون اپنی کی اسلیی کہ تحقیق وہ نماز مین ہی روایت کی یہ احمد اور ترمذی اور ابوداود اور نسائی اور دارمی نی ف اچہا وضو کری یعنی ساتہ آداب اور شرائط حضور کی کری اور لکہا ہی علما نی کہ جسقدر توجہ اور حضور وضو مین حاصل ہوگا اوسی قدر نماز مین بہی ہوگا اور تشبیک نکری یعنی انگلیان ایک ہاتہ کی دوسری ہاتہ کی انگلیون مین نڈالی اسلیے کہ جب بنیت نماز کی جاتا ہی تو گویا نماز ہی مین ہوتا ہی اور تشبیک نماز مین منع ہی اسلیی کہ منافی ہی خشوع اور خضوع کی پس راہ مین بہی منع ہوئی اور اسی قیاس پر جو چیز کہ حالت نماز مین منع ہی راہ مین بہی نکرنی چاہیی اور اسمین تنبیہ ہی اسپر کہ بندی کو چاہیی کہ نماز کی راہ مین ساتہ حضور اور خشوع اور ادب اور وقار کی جاوی اور بخاری نی صحیح بخاری مین ایک باب منعقد کیا ہی واسطی تشبیک کی مسجد مین اور راہ مین اور حدیثین لایا ہی کہ دلالت کرتی ہین اوسکی جواز پر پس علما نی لکہا ہی کہ نہی اوس صورت مین ہی کہ بطریق کہیلنی کی ہو اور جائز ہی بطریق تمثیل کی یا مکن ہی کہ عمل کرین اوسکو کہ پہلی نہی سی تہی + ح + **وعن** اَبِیْ ذَرٍّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَا یَزَالُ اللّٰہُ عَزَّ وَجَلَّ مُقْبِلًا عَلَی الْعَبْدِ وَھُوَ فِیْ صَلٰوتِہٖ مَا لَمْ یَلْتَفِتْ فَاِذَا الْتَفَتَ اِنْصَرَفَ عَنْہُ رَوَاہُ اَحْمَدُ وَاَبُوْدَاوٗدَ وَالنَّسَائِیُّ وَالدَّارِمِیُّ اور روایت ہی ابی ذر سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی ہمیشہ رہتا ہی اللہ عزت والا بزرگی والا متوجہ بندہ پر اوس حالت مین کہ وہ نماز مین ہوتا ہی جب تک کہ ادہر اودہر نہین دیکہتا یعنی گردن پہیر کر پس جبکہ ادہر اودہر دیکہتا ہی تو اللہ بہی اوس سی منہ پہیر لیتا ہی روایت کی یہ احمد اور ابوداود اور نسائی اور دارمی نی ف کہا ابن ملک نی کہ مراد منہ پہیرنی سی کم دینا ثواب کا ہی اور ترمذی حدیث انس سی لایا ہی اور تصحیح کی ہی کہ جب کہڑا ہوتا ہی بندہ نماز مین متوجہ ہوتا ہی اوسپر پروردگار تعالی ساتہ ذات بزرگ اپنی کی اور جب ادہر اودہر دیکہتا ہی اور غیر کی طرف دیکہتا ہی بندہ تو فرماتا ہی اللہ تعالی کہ ای ابن آدم کسکی طرف دیکہتا ہی تیری لیی کوئی ہی بہتر مجہسی کہ اوسکی طرف دیکہتا ہی منہ اپنا میری طرف لا اور جب دوبارہ ادہر اودہر دیکہتا ہی تو پہر حق جل و علی اسیطرح فرماتا ہی اور جب تیسری بار دیکہتا ہی تو پہیر لیتا ہی حق تعالی اپنا روی مبارک اوس سی + ح ع + **وعن** اَنَسٍ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ یَا اَنَسُ اجْعَلْ بَصَرَکَ حَیْثُ تَسْجُدُ رَوَاہُ الْبَیْہَقِیُّ فِیْ سُنَنِ الْکَبِیْرِ مِنْ طَرِیْقِ الْحَسَنِ عَنْ اَنَسٍ یَرْفَعُہٗ اور روایت ہی انس سی کہ تحقیق نبی صلی اللہ علیہ وسلم نی فرمایا ای انس لگا تو نگاہ اپنی جس جگہ سجدہ کرتا ہی تو روایت کی بیہقی نی سنن کبیر مین طریق حسن سی انس سی کہ مرفوع کیا ہی اسکو ف ظاہر اس حدیث کا دلالت کرتا ہی اسپر کہ مستحب ہی نظر رکہنی سجدی کی جگہ ساری نماز مین اور یہی ہی عمل شافعیہ کا ولیکن طیبی نی کہا ہی کہ مستحب ہی کہ قیام مین نظر سجدی کی جگہ رکہی اور رکوع مین پشت قدم پر اور سجدی مین ناک کیطرف اور التحیات مین گود کیطرف اور یہی مذہب ہی حنفیہ کا ساتہ زیادتی اسکی کہ سلام مین کندہون پر نظر رکہی اور بعضی علما نی کہا ہی کہ حرم شریف مین نظر کعبہ پر رکہی اور اس حدیث سی یہ بہی معلوم ہوا کہ آنکہہ بند کرنی نماز مین مکروہ ہی اور اصل مشکوۃ مین بعد لفظ رواہ کی سفیدی چہوٹی ہوئی ہی کسی شارح نی یہ عبارت لادی ہی البیہقی آخر تک + ح ع

وعنہ قَالَ قَالَ لِیْ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَا بُنَیَّ اِیَّاکَ وَالْاِلْتِفَاتَ فِی الصَّلٰوۃِ فَاِنَّ الْاِلْتِفَاتَ فِی الصَّلٰوۃِ ھَلَکَۃٌ فَاِنْ کَانَ لَا بُدَّ فَفِی التَّطَوُّعِ لَا فِی الْفَرِیْضَۃِ رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ اور روایت ہی انس سی کہ کہا فرمایا واسطی میری رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی ای بیٹا میری بچا تو ادہر اودہر دیکہنی سی نماز مین اسلیی کہ ادہر اودہر دیکہنا نماز مین یعنی گردن پہیر کر سبب ہی ہلاکی کا پس اگر ہو ضرور تو نفلون مین نہ فرضون مین روایت کی یہ ترمذی نی ف سبب ہلاکی کا ہی یعنی آخرت مین اسلیی کہ اطاعت شیطان کی کی

پس اگر ہو تیرے یعنی اگر جنبی ہو آپ ساتہ نقصان نماز کی اور فوت ہونی کمال کی پس نماز نفل مین کرکہ کار اوسکا بہ نسبت فرض کی سہل ہے
نہ نماز فرض مین کہ اہتمام کامل کرنی اوسکی کا ضروری ہی اور حقیقت مین نقصان نفلون کا باعث نقصان فرضون کا ہی اسلیے کہ نوافل مکملات
فرائض کی ہین پس غرض اس سی یہ نہین ہی کہ نفلون مین ادہر اودہر دیکھنا مکروہ نہین ہی بلکہ رغبت دلائی اسپر کہ فرضون مین یہ فعل نہ کری تو بہ
احتیاط کری اور ہمین اور ظاہر تر یہ ہی کہ حاصل حدیث کا یہ ہی کہ کراہت اس فعل کی نفلون مین کم ہی بہ نسبت فرضون کی ع ع **وعن**
ابن عباس قال ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کان یلحظ فی الصلوۃ یمینا وشمالا ولا یلوی عنقہ
خلف ظہرہ رواہ الترمذی والنسائی اور روایت ہی ابن عباس سی کہ کہا تحقیق رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم تہی
کنکھیون سی دیکھتی نماز مین داہنی اور بائین اور نہ پہیرتی تہی گردن اپنی پیچہے پیٹہہ اپنی کی روایت کی یہ ترمذی اور نسائی نی **ف**
اسطرح دیکھنا اسلیے تہا کہ تا لوگ معلوم کرین کہ یہ نماز کو باطل نہین کرتا یا واسطے دیکھنے احوال مقتدیون کی تہا اور اس سی معلوم ہوا کہ کروہ پہیرنا
گردن کا ہی نہ کنکھیون سی دیکھنا اگرچہ ترک اولی ہی ع ح **وعن** عدی بن ثابت عن ابیہ عن جدہ رفعہ
قال العطاس والنعاس والتثاؤب فی الصلوۃ والحیض والقیء والرعاف من الشیطن رواہ الترمذی
اور روایت ہی عدی بن ثابت سی اوسنی نقل کی اپنی باپ سی اوسنی نقل کی عدی کی دادا سی کہ اوسنی پہونچائی حضرت صلی اللہ علیہ وسلم
کو فرمایا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ چہینکنا اور اونگہنا اور جمائی لینی نماز مین اور حیض آنا اور قے آنی اور نکسیر پہوٹنی شیطان سی ہی روایت
کی یہ ترمذی نی **ف** یعنی یہ سب چیزین کہ نماز مین واقع ہون شیطان سی ہین یعنی خوش ہوتا ہی ان چیزون سی اور مراد چہینکنی سی چہینکنا
بکثرت ہی پس یہ نہین منافی ہی اس حدیث کی کہ اللہ دوست رکہتا ہی چہینکنی کو اسلیے کہ مراد اوس سی چہینکنا معتدل ہی اور چہینکنا معتدل
یہ ہی کہ تین سی کم ہو اور ظاہر وجہ تطبیق دونون حدیثون کی یہ ہی کہ دوست رکہتا ہی اللہ تعالی چہینکنی کو خارج نماز کے اور چہینکنا
کہ مکروہ ہی اندر نماز کی ہی اور باوجود ان چیزون سی شیطان خوش اسلیے ہوتا ہی کہ چہینکنا مانع قراءۃ اور حضور کا ہی اور اونگہنا اور جمائی باعث
کسل اور سستی کی ہین عبادت مین اور حیض اور قے اور نکسیر مفسد نماز کی ہین اور پہلی تین چیزون کی بعد لفظ فی الصلوۃ کا ذکر کرکی جدا کردیا
اونکو تین چیزون اخیر سی اسلیے کہ تین چیزین اخیر کی مفسد نماز کی ہین بخلاف تین چیزون پہلی کی کہ وہ مفسد نہین ع ح **وعن**
مطرف بن عبد اللہ بن الشخیر عن ابیہ قال اتیت النبی صلی اللہ علیہ وسلم وہو یصلی ولجوفہ ازیز
کازیز المرجل یعنی یبکی وفی روایۃ قال رایت النبی صلی اللہ علیہ وسلم یصلی وفی صدرہ ازیز
کازیز الرحی من البکاء رواہ احمد وروی النسائی الروایۃ الاولی وابو داود الثانیۃ
اور روایت ہی مطرف بن عبد اللہ بن شخیر سی اوسنی نقل کی اپنی باپ سی کہ کہا آیا مین نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی پاس اوس حالت مین
کہ وہ نماز پڑہتی تہی اور اونکی اندر سی آواز آتی تہی مانند آواز جوش کرنی دیگ کی یعنی روتی تہی اور ایک روایت مین ہی کہ کہا دیکہا مین نی
نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو کہ نماز پڑہتی تہی اور سینہ اونکی مین آواز تہی مانند آواز چکی کی رونی سی روایت کی یہ احمد نی اور روایت کی نسائی
نی روایت پہلی اور ابو داود نی دوسری **ف** اس حدیث سی معلوم ہوا کہ رونی سی نماز باطل نہین ہوتی اور ہدایہ مین لکہا ہی کہ اگر آہ
کری یا آہ کہینچی یا آواز سی رودی اگر یاد کرنی بہشت اور دوزخ سی ہی نہین ٹوٹتی نماز اور اگر درد اور مصیبت سی ہی ٹوٹ جاتی ہی ع
وعن ابی ذر قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا قام احدکم الی الصلوۃ فلا یمسح

الحصی فان الرحمۃ تواجہہ رواہ احمد والترمذی وابوداود والنسائی وابن ماجۃ
اور روایت ہی ابی ذر سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی جسوقت کہ کھڑا ہووی ایک تمہارا طرف نماز کی پس نہ دور کری ہاتھہ
سی کنکریکو پس تحقیق رحمت سامنی ہوتی ہی اوسکی روایت کی یہ احمد اور ترمذی اور ابوداود اور نسائی اور ابن ماجہ نی ف رحمت سامنی
ہوتی ہی پس نہیں لائق ہی کہ اس مقام مین بی ادبی کری اور کھیل ساتہ کنکری کی تا پاوی انوار فضل و رحمت کی سی محروم نہو وری ع وعن
ام سلمۃ قالت رای النبی صلی اللہ علیہ وسلم غلاما لنا یقال لہ افلح اذا سجد نفخ فقال یا افلح
ترب وجہک رواہ الترمذی ع اور روایت ہی ام سلمہ سی کہ کہا دیکھا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نی ایک غلام کو
کہ ہمارا تہا کہا جاتا تہا اوسکو افلح جسوقت کہ سجدہ کرتا پہونک مارتا یعنی زمین پر تا منہ گرد مین نہ بھری پس فرمایا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے
ای افلح خاک آلودہ کر منہ اپنی کو روایت کی یہ ترمذی نی ف یعنی پہونک نہ مار تا منہ خاک آلودہ ہووی کہ یہ قریب تر ہی طرف عاجزی کے
اور بہت ثواب حاصل ہوتا ہی آمین ع وعن ابن عمر قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الاختصار
فی الصلوۃ راحۃ اہل النار رواہ فی شرح السنۃ اور روایت ہی ابن عمر سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی پہلو پر
ہاتہ رکہنی نماز مین یہ صورت ہی راحت دوزخیوں کی روایت کی یہ شرح السنہ مین ف یعنی دوزخی رنج اوٹہاوینگی سبب بہت کھڑی
رہنی کی حشر مین پس آرام طلب کرینگی ساتہ ہاتہ رکہنی کی پہلو پر پس حالت نماز مین اسطرح کھڑی ہونی کو منع فرمایا تا مشابہت ساتہ دوزخیوں کی نہو ع
وعن ابی ہریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اقتلوا الاسودین
فی الصلوۃ الحیۃ والعقرب رواہ احمد وابوداود والترمذی وللنسائی معناہ
اور روایت ہی ابی ہریرہ سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی مارو دو کالوں کو نماز مین مراد دو کالوں سی سانپ اور بچھو ہین
روایت کی یہ احمد اور ابوداود اور ترمذی نی اور نسائی نی معنی اسکی ف کہا ابن ملک نی کہ جائز ہی مارنا انکا ساتہ ایک چوٹ یا دو چوٹ
کی نہ زیادہ اس سی اسلیے کہ عمل کثیر توڑ دیتا ہی نماز کو اور شرح منیہ مین لکہا ہی کہ کہا بعض مشائخ نی کہ یہ اوس صورت مین ہی کہ نہ محتاج ہو طرف
بہت چلنی کی یعنی تین قدم پی درپی رکہنی کی اور نہ طرف کام بہت کی یعنی تین چوٹون پی درپی کی پس جب محتاج ہوا انکا اور چلا اور کام کیا
بہت فاسد ہوجاویگی نماز اسلیے کہ یہ عمل کثیر ہی ذکر کیا سرخسی نی مبسوط مین پھر کہا اور ظاہر تر یہ ہی کہ نہ فرق کیا جاوی اسمین اسلیے کہ رخصت
ہی مانند چلنی کی بیچ پیش آنی حدث کی اور صحیح تر یہ ہی کہ نماز اسمین فاسد ہوجاتی ہی لیکن مباح ہی فاسد کرنا اوسکا بسبب عذر کی جیسی کہ
مباح ہی واسطی فریاد رسی کسی مظلوم کی یا واسطی بچانی کسی کی ہلاک سی جیسی کہ کوئی گرا پڑتا ہی چہت سی یا جلا جاتا ہی یا ڈوبا جاتا ہے
تو توڑ دی نماز اور بچاوی اونکو اور اسیطرح جب خوف ہو ضائع ہونی ایک چیز کا کہ اسکی ہو یا غیر کی اور قیمت اوسکی ایک درہم ہو تو جائز ہی
کہ نماز توڑ ڈالی اور لی لی وہ چیز اور ہدایہ مین لکہا ہی کہ جائز ہی ہر طرح کی سانپ کو مارنا تخصیص کالی ہی کی نہین اور حدیث مین قید
کالی کی تغلیبا ہی ع وعن عائشۃ قالت کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
یصلی تطوعا والباب علیہ مغلق فجئت فاستفتحت فمشی ففتح لی ثم رجع الی مصلاہ
وذکرت ان الباب کان فی القبلۃ رواہ احمد وابوداود والترمذی وروی النسائی نحوہ
اور روایت ہی حضرت عائشہ رضی سی کہ کہا تہی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نماز پڑہتی نفل اور دروازہ ہوتا اونپر بند پس مین آتی اور

بخلاف شافعی کی کہ انکی نزدیک لفظ سلام ہی نکلنا فرض ہی اور امام اعظم رح کی نزدیک واجب اور حدیث مضطرب وہ ہی کہ روایت کی گئی ہو
وجوہ مختلفہ پر اور یہ علامت ضعف کی ہی اسلیئے کہ دلالت کرتی ہی اسپر کہ راویون کو ضبط نہین ہوئی کہتا ہون مین یعنی ملا علی قاری کہتی ہین
کہ اس حدیث کی بہی طرق ہین کہ ذکر کیا ہی انکو طحاوی نی اور تعدد طرق کا پہونچاتا ہی حدیث ضعیف کو طرف حد حسن کی + ح ع +

الفصل الثالث

عن ابی هريرة ان النبي صلى الله عليه وسلم خرج الى الصلوة فلما كبر انصرف واوما اليهم ان كما كنتم ثم خرج فاغتسل ثم جاء ورأسه يقطر فصلى بهم فلما صلى قال اني كنت جنبا فنسيت ان اغتسل رواه احمد وروى مالك عن عطاء بن يسار مرسلا روایت ہی ابی ہریرہ سی کہ تحقیق نبی صلے اللہ علیہ وسلم نکلی طرف نماز کی پس جب ارادہ تکبیر کہنی کا کیا پھری اور اشارہ کیا طرف صحابہ کی یہ کہ ٹھہری رہو جسطرح سی کہ ہو تم پھر نکلی مسجد سی پس نہائی پھر آئی اور سر حضرت صلے اللہ علیہ وسلم کا ٹپکتا تھا پس نماز پڑھائی انکو پس جب نماز پڑھا چکی فرمایا تحقیق تھا مین جنبی پس بھول گیا مین یہ کہ نہاؤن روایت کی یہ احمد نی اور روایت کی مالک نی عطا بن یسار سی بطریق ارسال کی

وعن جابر قال كنت اصلي الظهر مع رسول الله صلى الله عليه وسلم فآخذ قبضة من الحصى لتبرد في كفي اضعها لجبهتي اسجد عليها لشدة الحر رواه ابو داود وروى النسائي نحوه اور روایت ہی جابر سی کہ کہا تھا مین نماز پڑھتا ظہر کی ساتھ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی پس لیتا مین مٹھی کنکریون سی تاکہ ٹھنڈی ہوجاوین میری ہاتھ مین رکھتا تھا مین کنکریون کو واسطی پیشانی اپنی کی کہ سجدہ کرون مین اونپر واسطی شدت گرمی کی روایت کی یہ ابوداود نی اور روایت کی نسائی نی مانند اسکی ف اس سی معلوم ہوا کہ اتنا کام کرنا نماز مین معاف ہی اور فعل کثیر ہی نہین + ح +

وعن ابي الدرداء قال قام رسول الله صلى الله عليه وسلم يصلي فسمعناه يقول اعوذ بالله منك ثم قال العنك بلعنة الله ثلثا وبسط يده كانه يتناول شيئا فلما فرغ من الصلوة قلنا يا رسول الله قد سمعناك تقول في الصلوة شيئا لم نسمعك تقوله قبل ذلك ورأيناك بسطت يدك قال ان عدو الله ابليس جاء بشهاب من نار ليجعله في وجهي فقلت اعوذ بالله منك ثلث مرات ثم قلت العنك بلعنة الله التامة فلم يستأخر ثلث مرات ثم اردت ان اخذه والله لولا دعوة اخينا سليمن لاصبح موثقا يلعب به ولدان اهل المدينة رواه مسلم اور روایت ہی ابی درداء سی کہ کہا کھڑی ہوئی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نماز پڑھتی تھی پس سنا مین نی انکو کہتی تھی پناہ مانگتا ہون ساتھ اللہ کی تجھسی پھر فرمایا لعنت کرتا ہون مین تجکو ساتھ لعنت خدا کی تین بار اور کھولی ہاتھ اپنی گویا کہ پکڑتی ہین کسی چیز کو پس جب فارغ ہوئی نماز سی کہا ہمنی یا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم تحقیق سنا ہمنی آپ کو کہ کہتی تھی نماز مین ایک چیز کہ نہین سنا ہمنے آپ کو کہتی پہلی اسسی اور دیکھا ہمنی آپ کو کہ کھولتی تھی ہاتھ اپنا فرمایا تحقیق دشمن خدا کا ابلیس لایا شعلہ آگ کا تا کہ ڈالی اوسکو منہ میری پر پس کہا مین نی پناہ مانگتا ہون مین ساتھ اللہ کی تجھسی تین بار پھر کہا مین نے لعنت کرتا ہون مین تجکو ساتھ لعنت خدا کی ایسی کہ پوری ہی پس نہ ہٹا کہا مین نی یعنی جو کہ مذکور ہوا تین بار پھر ارادہ کیا مین نی یہ کہ پکڑون مین اوسکو قسم ہی اللہ کی اگر نہ ہوتی دعا بھائی ہماری سلیمان کی البتہ صبح کرتا شیطان بندھا ہوا یعنی ستون سی کھیلتی ساتھ اوسکی لڑکی اہل مدینہ کی روایت کی یہ مسلم نی ف یعنی حضرت سلیمان نی دعا جنات کی مسخر ہونی کی اور تصرف کی اونپر کی تھی چنانچہ شرح اسکی

بیچ آخر فصل اول کے حدیث ابوسعید کی بیچ گذر چکی اور اسمین دلیل قوی ہی اسپر کہ ابلیس جنون میں ستی ہی ۔ وعن نافع قال ان عبد اللہ بن عمر مر علی رجل وھو یصلی فسلم علیہ فرد الرجل کلاما فرجع الیہ عبد اللہ ابن عمر فقال لہ اذا سلم علی احدکم وھو یصلی فلا یتکلم ولیشر بیدہ رواہ مالک

اور روایت ہی نافع سی کہ کہا تحقیق عبد اللہ بن عمر گذری ایک شخص پر اوس حال میں کہ وہ نماز پڑہتا تہا پس سلام کیا اوسپر پس جواب دیا سلام کا اوس شخص نی ابن عمر کو بولکر پس پہری طرف اوسکی عبد اللہ بن عمر پہر کہا واسطی اوسکی جسوقت کہ سلام کیا جاوی اوپر ایک تمہاری کی اوس حال مین کہ وہ نماز پڑہتا ہو پس نہ بولی اور چاہیی کہ اشارہ کری ساتہہ ہاتہہ اپنی کی روایت کی یہ مالک نی ف بیان اس اشارہ کا دوسری فصل مین بیچ حدیث ابن عمر کی گذر چکا کہ یہ حکم پہلی تہا پہر منسوخ ہوا

باب السہو

باب بیچ بیان سجدہ سہو کی ف جانا چاہیی کہ سہو و نسیان رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو بیچ اقوال کی جو کہ متعلق ساتہہ خبر دینی کی اور حکمون کی ہین جائز نہین اور افعال مین ہوتا تہا تا کہ لوگ مسائل اوسکی سیکہین ۔

الفصل الاول

فصل پہلی عن ابی ھریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان احدکم اذا قام یصلی جاءہ الشیطن فلبس علیہ حتی لا یدری کم صلی فاذا وجد ذلک احدکم فلیسجد سجدتین وھو جالس متفق علیہ روایت ہی ابی ہریرہ سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ تحقیق ایک تمہارا جسوقت کہ کہڑا ہوکر نماز پڑہتا ہی آتا ہی اوسکو شیطان پس شبہہ ڈالتا ہی اوسپر یہانتک کہ نہین جانتا کہ کتنی نماز پڑہی پس جسوقت کہ پاوی یہ ایک تمہارا پس چاہیی کہ کری دو سجدی اوس حالت مین کہ وہ بیٹہا ہو روایت کی یہ بخاری اور مسلم نی ف یہ صورت شک کی ہی اور فرق درمیان شک اور سہو کی یہ ہی کہ سہو مین یقین ہوتا ہی ایک جانب کا اور شک مین تردد ہوتا ہی کہ یہ ہی یا وہ اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم شک مین ہرگز نہین پڑی بسبب اسکی کہ شیطان سی ہوتا ہی لیکن سہو و نسیان البتہ ہوا ہی بسبب غلبہ استغراق اور توجہ کی طرف اوس عالم کی اور حکم شک کا بہی مثل حکم سہو کی ہی بیچ واجب ہونی سجدہ سہو کی اور حکم اسکا تفصیل حدیث آئندہ مین مذکور ہوگا ۔ وعن عطاء ابن یسار عن ابی سعید قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا شک احدکم فی صلوتہ فلم یدر کم صلی ثلثا او اربعا فلیطرح الشک ولیبن علی ما استیقن ثم یسجد سجدتین قبل ان یسلم فان کان صلی خمسا شفعن لہ صلاتہ وان کان صلی اتماما لاربع کانتا ترغیما للشیطن رواہ مسلم ورواہ مالک عن عطاء مرسلا وفی روایتہ شفعھا بھاتین السجدتین

اور روایت ہی عطار ابن یسار سی اوسنی نقل کی ابی سعید سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی جسوقت کہ شک کری ایک تمہارا نماز اپنی مین پس نجانی کہ کتنی نماز پڑہی ہی تین رکعت یا چار رکعت پس چاہیی کہ دور کری شک اور بنا کری اوس چیز پر کہ یقین کیا ہی پہر کری دو سجدی پہلی اس سی کہ سلام پہیری پس اگر نماز پڑہی اسنی پانچ رکعت جفت کر دینگی یہ پانچ رکعتین بسبب دونون سجدون کی واسطی اوسکی نماز اوسکی کو اور اگر نماز پڑہی اسنی پوری چار ہون گی یہ سجدی سبب ذلت کی واسطی شیطان کی روایت کی یہ مسلم نے اور روایت کی مالک نی عطار سی بطریق ارسال کی اور بیچ ایک روایت مالک کی یون ہی کہ جفت کر دیگا نمازی اون پانچ رکعتون کو بسبب ان دو سجدون کی ف پس چاہیی کہ دور کری شک کو یعنی اوس رکعت کو کہ اوسمین شک ہی اور بنا کری اوس چیز پر کہ یقین

ہونا اوسکا یعنی کثرت ہی مثلاً شک ہو کہ تین پڑہی ہین یا چار تو تین مُرادی اور اوسپر بنا رکہی پہر دو سجدی کری جیسی کہ سہو کی کرتی مین پہلی روایت کی سلام پہیرنی کا ذکر کیا
روایت مین یہ قید نہین ہی اس سبب سی اختلاف کیا ہی اماموں نی بیچ ہونی سجدہ سہو کی پہلی سلام کی یا بعد اوسکی چنانچہ تفصیل اوسکی بیچ شرح اور حدیث کی آوی گی بعد اوسکی
فائدہ دونون سجدون کا بیان فرمایا کہ اگر نماز پڑہی ہی اوسنی پانچ رکعت یعنی شک ہوا کہ تین پڑہی ہین یا چار اور بنا رکہی تین پر اور واقع مین
چار پڑہی تہین جبکہ ایک رکعت اور پڑہی تو پانچ رکعتین ہوئین شفع کرینگی یہ پانچ رکعتین بسبب ان دونون سجدون کی کہ بیچ حکم ایک رکعت کی
ہین مصلی کی یعنی نماز اوسکی کو یعنی یہ پانچ رکعتین ساتہ ان دو سجدون سہو کی بیچ حکم چہ رکعتون کی ہوتی ہین اور اگر نماز پڑہی اوسنی پوری کی چار رکعت
جیسی کہ واقع مین بہی تہین تین ساتہ ہی رکعت کی کہ بنا تین پر رکہکر ایک رکعت اور پڑہی چار رکعت تمام ہوئین تو ہونگی یہ دو سجدی سبب
ذلت کی شیطان کی یعنی اگرچہ اس صورت مین احتیاج سجدتین کی نہین ہی کہ جفت کرین نماز کو جیسی کہ پہلی صورت مین تہی لیکن فائدہ
سجدتین کا ذلیل کرنا شیطان کا ہی کہ وہ چاہتا تہا کہ شک مین ڈالی اور عبادت سی باز رکہی اور مصلی نی برعکس اوسکی سجدہ کیا اور عبادت مین
زیادتی کی جاننا چاہیی کہ ظاہر اس حدیث کا دلالت اسپر کرتا ہی کہ بیچ صورت شک کی بنا اقل پر کری کہ یقینی ہی اور عمل ساتہ تحری کی یعنی
غالب ظن کی نہ کری اور مذہب جمہور ائمہ کا بہی یہی ہی اور ترمذی کہتا ہی کہ نزدیک بعضون کی اہل علم سی بیچ صورت شک کی اعادہ
کری نماز کو اور امام ابوحنیفہ کہتی ہین کہ اگر شک اول بار ہو وی یعنی شک کرنا عادت اوسکی نہین ہوا ہی تو از سر نو نماز پڑہی والا تحری
یعنی اٹکل کری اور بعد تحری کی اگر غلبہ ظن کا ایک جانب پر ہو اوسپر عمل کری اور اگر غلبہ ظن کا حاصل نہو بنا اقل پر رکہی اور سجدہ
سہو کا کری پہلی کہ بنا رکہنی ظن غالب پر ایک اصل مقرر ہی شرع مین جیسی قبلہ اور مانند اوسکی مین ہی اور صحیحین مین ابن مسعود سی آیا ہی
کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی جسوقت شک کری ایک تمہارا پس چاہیی کہ تحری کری صواب کی اور تمام کری اوسپر اور آیا ہی
اس حدیث کو شمنی بیچ شرح نقایہ کی اور جامع الاصول مین حدیث نسائی بہی بیچ تحری صواب کی لایا ہی اور امام محمد نی مؤطا مین کہا ہی
کہ آثار بیچ باب تحری غالب ظن کی بہت آئی ہین اور کہا اگر ایسا نہ کیا جاوی پس نجات سہو اور شک سی مشکل ہو اور اعادہ مین بیچ صورت
کثرت شک کی حرج عظیم ہی انتہی کہتا ہی بندہ ضعیف یعنی شیخ عبدالحق رح کہ حاصل مقام کا یہ ہی کہ اس باب مین تین حدیثین آئی ہین
اول تو یہ کہ جب شک کری پس از سر نو پڑہی دوسری یہ کہ جو کوئی شک کری اپنی نماز مین پس تحری کری صواب کی تیسری یہ حدیث
کہ اس باب مین مذکور ہی کہ متضمن ہی اوپر بنا رکہنی کی یقین پر پس جمع کیا ابوحنیفہ نی درمیان تینون حدیثون کی اسطرح کہ حمل کیا اول کو
اوپر پیش آنی شک کی اول بار مین اور دوسری کو اوپر صورت واقع ہونی تحری کی ایک جانب پر اور تیسری کو اوپر نہ واقع ہونی
تحری کی اور یہ کمال جامعیت اور نہایت تحقیق ہی بیچ مذہب امام اعظم رح کی واللہ اعلم ٭ ح ٭ **وعن**
عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلَّى الظُّهْرَ خَمْسًا فَقِيْلَ لَهٗ اَزِيْدَ فِي الصَّلٰوةِ فَقَالَ وَمَا
ذَاكَ قَالُوْا صَلَّيْتَ خَمْسًا فَسَجَدَ سَجْدَتَيْنِ بَعْدَ مَا سَلَّمَ وَفِيْ رِوَايَةٍ قَالَ اِنَّمَا اَنَا بَشَرٌ مِّثْلُكُمْ اَنْسٰى كَمَا تَنْسَوْنَ فَاِذَا
نَسِيْتُ فَذَكِّرُوْنِيْ وَاِذَا شَكَّ اَحَدُكُمْ فِيْ صَلٰوتِهٖ فَلْيَتَحَرَّ الصَّوَابَ فَلْيُتِمَّ عَلَيْهِ ثُمَّ لِيُسَلِّمْ ثُمَّ يَسْجُدْ سَجْدَتَيْنِ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ
اور روایت ہی عبداللہ بن مسعود سی کہ تحقیق رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی نماز پڑہی ظہر کی پانچ رکعت پس کہا گیا واسطی اونکی
کیا زیادتی کی گئی نماز مین پس کہا کیا سبب عرض کیا صحابہ نی پڑہی آپ نی نماز پانچ رکعت پس سجدی کیی حضرت صلعم نی بعد سلام کی
دو سجدی اور ایک روایت مین ہی کہ فرمایا سوا اسکی نہین کہ مین ہون آدمی مانند تمہاری بہولتا ہون جیسی تم بہولتی ہو پس جسوقت

ہووین میں پس یاد دلاؤ مجکو اور جب شک کرے ایک تمہارا اپنی نماز میں پس چاہیے کہ قصد کرے صواب کا پس چاہیے کہ پورا کرے اوپر اسکے
پھر سلام پھیرے پھر سجدہ کرے دو سجدے. روایت کی یہ بخاری اور مسلم نے **ف** اس حدیث میں ذکر بنا کا اوپر اقل کا نہیں ہے بلکہ
مراد وہی ہے یعنی اگر تحری فائدہ نکرے بنا اقل پر کرے اور تمام کرے اور شافعیہ جو قائل نہیں ہیں ساتھ تحری کے مراد تحری سے
اقل پر ٹھہرانا کہتے ہیں اور ابو حنیفہ کے نزدیک بیچ صورت ادا کرنے پانچ رکعت کے تفصیل ہے کہ اگر سہو کیا قعدہ اخیرہ اور وہ کھڑا ہوا
واسطے پانچوین رکعت کے پھر آوے طرف قعدہ کے جبتک کہ سجدہ نہیں کیا ہے پانچوین رکعت کا اور اگر سجدہ کیا باطل ہوئے فرض اور ہو جاوے
گئی پانچوین رکعت اور اگر قعدہ اخیرہ کرے اور اٹھا بعد سلام سے رجوع کرے طرف قعدہ کے جب تک کہ سجدہ نہیں کیا ہے پانچوین رکعت کا
اور اگر سجدہ کیا تمام ہوئے فرض اوسکے اور ملاوے ساتھ اوسکے چھٹی رکعت اور سجدہ کرے واسطے سہو کے سلام سے اور یہ حدیث محمول ہے
اسپر کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم بعد چار رکعت کے بیٹھکر پانچوین کیلیے اوٹھے تھے اور ظاہر اس حدیث کا دلالت کرتا ہے اسپر کہ آنحضرت
صلی اللہ علیہ وسلم نے ملائی نہیں چھٹی رکعت اور اکتفا کیا ساتھ سجدہ سہو کے جیسے کہ مذہب شافعی ہے جواب اسکا یہ ہے کہ احتمال ہے
کہ حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے یہ بیان جواز کیلیے کیا ہووے + **وعن** ابن سیرین عن ابی ہریرۃ قال صلی بنا رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم احدی صلاتی العشی قال ابن سیرین سماہا ابو ہریرۃ ولکن نسیت انا قال فصلی بنا
رکعتین ثم سلم فقام الی خشبۃ معروضۃ فی المسجد فاتکأ علیہا کانہ غضبان ووضع یدہ الیمنی علی الیسری
وشبک بین اصابعہ ووضع خدہ الایمن علی ظہر کفہ الیسری وخرجت سرعان القوم من ابواب المسجد فقالوا
قصرت الصلوۃ وفی القوم ابو بکر وعمر فہاباہ ان یکلماہ وفی القوم رجل فی یدیہ طول یقال لہ ذو الیدین
قال یا رسول اللہ انسیت ام قصرت الصلوۃ فقال لم انس ولم تقصر فقال اکما یقول ذو الیدین فقالوا
نعم فتقدم فصلی ما ترک ثم سلم ثم کبر وسجد مثل سجودہ او اطول ثم
رفع راسہ وکبر ثم کبر وسجد مثل سجودہ او اطول ثم رفع راسہ وکبر فربما
سألوہ ثم سلم فیقول نبئت ان عمران بن حصین قال ثم سلم متفق علیہ ولفظہ
للبخاری وفی اخری لہما فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بدل لم انس ولم تقصر کل
ذلک لم یکن فقال قد کان بعض ذلک یا رسول اللہ اور روایت ہے ابن سیرین سے اونہی نقل کیا
سے کہا ابو ہریرہ نے نماز پڑہائی ہمکو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک دو نمازون میں سے کہ بعد زوال کے ہین یعنی ظہر یا عصر
کہا ابن سیرین نے کہ تحقیق نام لیا اس نماز کو ابو ہریرہ نے ولیکن بھول گیا میں کہا ابو ہریرہ نے پس نماز پڑہی ساتھ ہمارے یعنی حضرت
صلے اللہ علیہ وسلم نے دو رکعت پھر سلام پھیرا یعنی تیسری رکعت کیلیے نہ اوٹھے پھر کھڑے ہوئے طرف لکڑی کی کہ عرض میں پڑی تھی
بیچ مسجد کے پس تکیہ کیا اوسپر گویا کہ خفگی میں تھے اور رکھا داہنا ہاتھ اپنا بائین پر اور ڈالین انگلیان انگلیون میں اور رکھا
رخسارہ داہنا اپنا اوپر پشت بائین ہاتھ اپنے کی اور نکلے جلد باز لوگون میں سے دروازون مسجد کے سے یعنی جو لوگ کہ بعد ادا کرنے نماز
کے ذکر اور دعا کیلیے نہیں ٹہرتے تھے وہ چلے گئے پس کہا صحابہ رض نے کیا کم ہوگئی نماز یعنی چار سے دو ہی ہوگئین کہ حضرت صلے اللہ
علیہ وسلم نے دو پڑہین اور صحابہ رض میں یعنی جو کہ مسجد میں باقی رہے ابو بکر اور عمر رض بھی تھے پس ڈرے دونون حضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے

یہ کہ کلام کرین اوسی اور صحابہ مین تہا ایک شخص بیچ ہاتہہ اوسکی کی تہی درازی کہاجاتا تہا اوسکو ذوالیدین یعنی صاحب دو ہاتہونکی بسبب درازی ہاتہون کی یہ لقب اوسکا ہوا تہا کہا اوسنی ای رسول خدا کی کیا بہول گئی آپ یا کم ہوئی نماز پس فرمایا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نی نہین بہولا مین اور نہ کم ہوئی نماز پہر فرمایا یعنی صحابہ سی کیا تم بہی کہتی ہو جیسا کہتا ہی ذوالیدین پس کہا صحابہ نی کہ ہان یون ہی ہی جیسی کہتا ہی وہ پس آگی بڑہی حضرت پہر نماز پڑہی وہ کہ چہوڑ دی تہی پہر سلام پہیرا پہر تکبیر کہی اور سجدہ کیا مانند سجدہ اپنی کی کہ نماز کیا تہا دراز تر پہر اوٹہایا سر اپنا اور تکبیر کہی پہر تکبیر کہی اور سجدہ کیا مانند سجدہ معمولی اپنی کی یا دراز تر پہر اوٹہایا سر اپنا اور تکبیر کہی پس اکثر سوال کیا لوگون نی ابن سیرین سی پہر سلام پہیرا پس کہتی تہی ابن سیرین خبر دیا گیا ہون یہ کہ عمران بن حصین نی کہا پہر سلام پہیرا روایت کی بخاری اور مسلم نی اور لفظ اسکی واسطی بخاری کی اور بیچ اور روایت ان دونون کی یہ ہی کہ پس فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی بدلی لم انس ولم تقصر کی سب نہ تہا پس کہا ذوالیدین نی تہا کچہ ایسین سی ای رسول خدا کی **ف** پس اکثر سوال کیا ابن سیرین سی یعنی جو حدیث مذکور ہوئی اسکو ابن سیرین جب روایت کر چکی تو اوسی بطریق استفہام کی اکثر لوگون نی پوچہا ثم سلم یعنی آیا کہا ابوہریرہ نی ثم سلم یعنی سجدی سہو کی بعد سلام کی کیی یا پہلی پس اوسکی جواب مین ابن سیرین نی کہا کہ خبر دیا گیا ہون مین کہ عمران بن حصین نی اپنی حدیث مین کہا ثم سلم یعنی یہ لفظ حدیث ابی ہریرہ کی سی نہین یاد رکہتا مین ولیکن مجکو خبر پہونچی ہی کہ عمران بن حصین نی کہ اوسنی بہی یہ حدیث روایت کی ہے اوسمین ثم سلم کہا اور مین نی جو حدیث ابوہریرہ کی مین ثم سلم ذکر کیا ہی عمران کی روایت سی ہی کہ اس جگہ لایا ہون اور شرح اس حدیث کی فتح الباری نی بہت دراز لکہی ہی اگر سب لکہی جاوی کلام طویل ہوتا ہی ولیکن اسپر دو شبہہ وارد ہوتی ہین بیان کرنا اونکا ضرور پڑا اول تو یہ کہ علماء کی نزدیک یہ بات ٹہہری ہوئی ہی کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو سہو ہونا اخبار مین جائز نہین اور افعال مین خلاف ہی اور بیان جو حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نی فرمایا کہ نہ قصر ہوا نہ نسیان پس یہ اخبار ہی خلاف واقع کی اور دوسرا یہ کہ کلام اور افعال آن حضرت صلی اللہ علیہ وسلم سی نماز کی درمیان واقع ہوئی اور باوجود اوسکی حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نی وہی نماز پوری کی از سرنو نہ پڑہی جواب اول شبہہ کا یہ ہی کہ نہ جائز ہونا نسیان کا بیچ اون اقوال و اخبار کی ہی کہ متعلق ہین ساتہ تبلیغ شرائع اور احکام اور وحی کی نہ سب خبرون مین اور دوسری اشکال کا جواب علماء نی یہ کہا ہی کہ کلام اور فعل کہ مفسد نماز کے ہین اوس صورت مین ہین کہ قصداً ہون نہ ساتہ سہو کی جیسا کہ مذہب شافعی ہی لیکن یہ جواب خالی ضعف سی نہین اور موافق مذہب حنفی کی بہی نہین کیونکہ اونکی نزدیک کلام عمداً اور سہواً مطلق مفسد نماز کا ہی پس وہ یہ جواب دیتی ہین کہ واقع ہونا اس قضیہ کا پہلی نسخ ہونی جواز کلام اور افعال کی سی ہی نماز مین اور مذہب امام احمد کا یہ ہی کہ کلام نماز مین قصداً اور سہواً مفسد نماز کا ہی مگر یہ کہ واسطی مصلحت نماز کی ہو امام سی یا مقتدی سی تو مفسد نہین جیسا کہ بیان ہوا + ح ع + **وعن**

عَبْدِ اللّٰهِ ابْنِ بُحَيْنَةَ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلّٰى بِهِمُ الظُّهْرَ فَقَامَ فِي الرَّكْعَتَيْنِ الْاُوْلَيَيْنِ لَمْ يَجْلِسْ فَقَامَ النَّاسُ مَعَهٗ حَتّٰى اِذَا قَضَى الصَّلٰوةَ وَ انْتَظَرَ النَّاسُ تَسْلِيْمَهٗ كَبَّرَ وَهُوَ جَالِسٌ فَسَجَدَ سَجْدَتَيْنِ قَبْلَ اَنْ يُّسَلِّمَ ثُمَّ سَلَّمَ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہی عبد اللہ بن بحینہ سی کہ تحقیق نبی صلی اللہ علیہ وسلم نی نماز پڑہائی صحابہ کو ظہر کی پس کہڑی ہوئی پہلی دو رکعتون مین نہین بیٹہی یعنی قعدۂ اولی کی لیی پس کہڑی ہوئی لوگ ساتہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی یہانتک کہ جب پڑہ چکی نماز اور منتظر ہوئی لوگ سلام پہیرنی کی تکبیر کہی حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نی

اوس حالت مین کہ وہ بیٹھی تھی پس کیی دو سجدی پہلی سلام پھیرنی سی پھر سلام پھیرا روایت کی یہ بخاری اور مسلم نی **ف** مذہب شافعی
مین سجدہ سہو کی سلام سی پہلی ہی کرتی ہین موجب اس حدیث کی لیکن اور روایتون مین آیا ہی کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نی سجدہ
بعد سلام کی کیا اور ثابت ہوا ہی سجدہ کرنا حضرت عمر رض کا بھی بعد سلام کی پس وہ دلالت کرتا ہی اسپر کہ یہ حدیث منسوخ ہی **ع**

الفصل الثانی

فصل دوسری **عن** عمران بن حصين ان رسول الله صلى الله عليه وسلم صلى بهم فسهى فسجد سجدتين ثم تشهد ثم سلم رواه الترمذي وقال هذا حديث حسن غريب

روایت ہی عمران بن حصین سی یہ کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی نماز پڑہائی لوگون کو پھر بھول گئی پھر سجدی کیی دو سجدی
پھر التحیات پڑہی پھر سلام پھیرا روایت کی یہ ترمذی نی اور کہا یہ حدیث حسن غریب ہی **ف** پھر سجدی کیی دو سجدی یعنی بعد
سلام پھیرنی کی جیسی کہ تیسری فصل کی پہلی حدیث سی معلوم ہوتا ہی اور اس حدیث مین جگہ سہو کی نہ بیان کی اور ذکر تشہد کا کیا
اور اور حدیثون مین ذکر تشہد کا نہین ہی اور یہ حدیث موافق مذہب ہماری کی ہی اور مذہب امام احمد کا بھی یہی ہی اور بعضی
مالکیہ اور شافعیہ بھی اسیپر ہین اور اختلاف ہی ہمین کہ درود اور دعا کہ التحیات مین آئی ہین اوس تشہد مین پڑہی کہ پہلی سجدی سی تھا
یا اوسمین پڑہی کہ بعد سجدی کی ہی کرخی نی تو یہ اختیار کیا ہی کہ دوسری تشہد مین پڑہی اور ہدایہ مین کہا ہی صحیح یہی ہی اور بعض شرح
ہدایہ کی مین لکہا ہی کہ ثواب یہ ہی کہ اول مین پڑہی اور طحاوی نی کہا کہ دونون مین پڑہی اور شیخ ابن الہمام نی کہا کہ قول طحاوی کا بہت
خوب احتیاط ہی کذا فی فتاوی قاضی خان + ع ح **وعن** المغيرة بن شعبة قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم اذا قام الامام في الركعتين فان ذكر قبل ان يستوي قائما فليجلس وان استوى قائما فلا يجلس ويسجد سجدتي السهو رواه ابو داود وابن ماجة

اور روایت ہی مغیرہ بن شعبہ سی کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ
علیہ وسلم نی جسوقت کہ کہڑا ہو امام دو رکعت پڑہ کر یعنی اور قعدہ بہلا گیا پس اگر یاد آوی پہلی اس سی کہ سیدہا کہڑا ہو پس چاہیی کہ
بیٹہہ جاوی اور اگر سیدہا کہڑا ہو چکا پس نہ بیٹہی اور سجدی کری دو سجدی سہو کی روایت کی یہ ابوداود اور ابن ماجہ نی **ف** یہ حدیث
دلالت کرتی ہی اسپر کہ معتبر پورا کہڑا ہونا اور نہونا ہی اور ظاہر مذہب ہمارا یہ ہی کہ اگر قریب تر بیٹہنی کی ہو بیٹہہ جاوی اور تشہد پڑہی
اور اگر قریب تر ہو قیام کی نہ بیٹہی اور قریب تر بیٹہنی کی اوسکو کہتی ہین کہ نیچی کا بدن سیدہا نہوجاوی اور اگر سیدہا ہوجاوی تو قریب
قیام کی ہی اور شیخ ابن الہمام نی کہا کہ اعتبار قربت مین ایک روایت ابو یوسف کی ہی کہ اختیار کیا ہی اسکو مشائخ بخاری نی جو ظاہر
مذہب یہ ہی کہ جب تک پورا نہ کہڑا ہوجاوی بیٹہہ جاوی اور صحیح تر روایت یہی ہی اور تائید کرتی ہی اسکی یہ حدیث یہی پس اگر بیچ
کہڑی ہونی کی بیٹہہ جاویگا تو سجدہ نہین آویگا اور کہڑا ہوجاویگا تو آویگا اور بعد کہڑی ہونی کی بیٹہی نہین اگر بیٹہہ جاویگا تو نماز ٹوٹ جاویگی

الفصل الثالث

فصل تیسری **عن** عمران بن حصين ان رسول الله صلى الله عليه وسلم صلى العصر وسلم في ثلث ركعات ثم دخل منزله فقام اليه رجل يقال له الخرباق وكان في يديه طول فقال يا رسول الله فذكر له صنيعه فخرج غضبان يجر رداءه حتى انتهى الى الناس فقال اصدق هذا قالوا نعم فصلى ركعة ثم سلم ثم سجد سجدتين ثم سلم رواه مسلم

اور روایت ہی عمران بن حصین سی کہ تحقیق رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی نماز پڑہائی عصر کی اور سلام پھیرا تین رکعتون مین پھر

داخل ہوئی اپنی گہر مین پس کہڑا ہوا طرف اونکی ایک شخص کہ کہا جاتا تہا واسطی اوسکی خرباق اور تہی اوسکی ہاتہون مین درازی پس کہا اوسنی ای رسول خدا کی پس ذکر کیا واسطی اونکی کام اونکا یعنی سلام پہیرنا تین رکعت مین پس نکلی حضرت صلی اللہ علیہ وسلم غصّی مین کہینچتی ہوئی چادر اپنی یہانتک کہ پہونچی طرف لوگون کی پس فرمایا کیا سچ کہتا ہی یہ عرض کیا صحابہ نی کہ ہان پس پڑہی حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نی ایک رکعت پہر سلام پہیرا پہر سجدی کیی دو سجدی پہر سلام پہیرا روایت کی یہ مسلم نی **ف** پہر داخل ہوئی گہر مین اہمین منہ قبلہ سی پہیرا اور چلنا بہت واقع ہوا یہ افعال از راہ سہو کی بہی ہماری نزدیک نماز توڑ دیتی ہین پس یہ محمول ہی ہماری نزدیک اسپر کہ یہ منسوخ ہے مانند کلام کی نماز مین یعنی یہ افعال اور کلام کرنا نماز مین پہلی جائز تہی پہر منسوخ ہوئی اور خرباق نام اوسی ذوالیدین کا ہی جو پہلی مذکور ہوا اور یہ حدیث اوپر کی حدیث سی دو ایک باتون مین مخالف ہی اس سبب سی علما نی لکہا ہی کہ واقعی متعدد ہین اور دونون واقعون مین کلام کرنیوالا ذوالیدین ہی اور پہر سجدی کیی دو سجدی پہر سلام پہیرا کہا طیبی نی کہ یہی مذہب ابوحنیفہ کا ہی کہ دو سجدی کرتی ہین واسطی زیادتی اور نقصان کی بعد سلام کی پہر تشہد پڑہتی ہین اور سلام پہیرتی ہین ؂ ع ح ✦ **وَعَنْ** عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَوْفٍ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ مَنْ صَلّٰى صَلٰوةً يَشُكُّ فِي النُّقْصَانِ فَلْيُصَلِّ حَتّٰى يَشُكَّ فِي الزِّيَادَةِ رَوَاهُ اَحْمَدُ اور روایت ہی عبد الرحمن بن عوف سی کہ کہا سنا مین نی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سی کہ فرماتی تہی جو شخص کہ پڑہی نماز کہ شک کرتا ہو کمی مین پس چاہیی کہ نماز پڑہی یہانتک کہ شک کری زیادتی مین روایت کی یہ احمد نی **ف** یعنی جسکو ظن غالب ایک جانب نہ حاصل ہو اور شک ہو کمی مین جیسی کہ چار رکعت کی نماز مین شک ہووی کہ تین پڑہا ہین یا چار پس چاہیی کہ نماز پڑہی یہانتک کہ شک کری زیادتی مین یعنی بنا کم پر کری کہ صورت مذکورہ مین تین رکعت ٹہرا وی اور ایک رکعت اور پڑہی تا شک کری کہ چار ہوئین یا پانچ اور جاننا چاہیی کہ سہو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سی چند جگہون مین واقع ہوا ایک قعدہ تو قعدۂ اول سی جیسا کہ حدیث عبد اللہ بن بحینہ کمین وارد ہوا دوسری دو رکعت اخیر سی جیسی کہ حدیث ذوالیدین مین واقع ہوا تیسری ایک رکعت اخیر سی جیسی کہ حدیث خرباق مین آیا ہی چوتہی بیچ زیادہ ہونی پانچوین رکعت کی جیسی کہ بیچ حدیث عبد اللہ بن مسعود کی ہی پس مجتہدون نی اسپر قیاس کرکی کہا کہ جو کوئی بہول جاوی ایک واجب واجبات نماز کی سی اوسپر سجدہ سہو کا واجب ہوتا ہی اور حدیثین کہ اس باب مین وارد ہوئی ہین اونسی معلوم ہوا کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نی بعضی جگہہ سجدہ سہو کا پہلی سلام کی کیا اور بعضی جگہہ بعد سلام کی ظاہر یہ ہی کہ فعل حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا کبہی اوسطرح ہو کبہی اسطرح اور دونون جائز ہون لیکن مذہب ائمہ مین معین ہی امام شافعی سب جگہہ پہلی سلام کی کہتی ہین اور حدیثین کہ وارد ہوئی ہین اسمین اونکو ترجیح دیتی ہین اور امام اعظم رح سب جای بعد سلام کی کہتی ہین پہلی کہ بہت حدیثین اسمین آئی ہین اور قوی ہین اور ابو داود اور ابن ماجہ اور احمد اور عبد الرزاق ثوبان سی لائی ہین کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی فرمایا واسطی ہر سہو کی دو سجدی ہین بعد سلام پہیرنی کی پس جب افعال حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی مختلف آئی تمسک ساتہ قول کی کیا ہی اور قول قوی ہی فعل سی نزدیک ابو حنیفہ کی جیسی کہ اصول فقہ مین مذکور ہی اور مذہب امام احمد کا یہ ہی کہ جس جگہہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی سجدہ پہلی سلام کی کیا ہی پہلی سلام کی کری اور جس جگہہ بعد سلام کی کیا ہی بعد سلام کی کری اور لکہا ہی علما نی کہ یہ قول قوی تر اور قریب تر ساتہ ثواب کی ہی اور جاننا چاہیی کہ اختلاف مذکور سجدی کا مین کہ بعد سلام کی کری یا پہلی بیچ فضیلت کی ہی اور بیچ اصل جواز کی اختلاف نہین مذکور ہی یہ کتابون ائمہ اربعہ کی مین اور ہدایہ مین لکہا ہی کہ صحیح تر یہ ہی کہ دونون طرف سلام پہیرکی سجدہ سہو کا کری پہر

باب سجود القرآن

یہ باب ہی بیچ بیان سجدون قرآن کی ف سجدہ تلاوت کا واجب ہی نزدیک امام اعظم رحمۃ اللہ کی پڑھنی والی اور سننی والی پر اگرچہ قصد سننی کا نہ ہو اور اماموں کی نزدیک سنت ہی اور ایک سجدہ ہی درمیان دو تکبیروں کی شرطیں ہی اوس میں وہی جو کہ شرطیں ہی نماز میں یعنی طہارت وغیرہ بدون رفع یدین کی اور تشہد اور سلام کی ع ح

الفصل الاول

نقل ہی عن ابن عباس قال سجد النبی صلی اللہ علیہ وسلم بالنجم وسجد معہ المسلمون والمشرکون والجن والانس رواہ البخاری

روایت ہی ابن عباس سی کہ کہا سجدہ کیا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نی سورۂ والنجم میں اور سجدہ کیا ساتھ اونکی مسلمانوں نی اور مشرکون نی اور جنوں نی اور آدمیوں نی روایت کی یہ بخاری نی ف سورۂ والنجم میں جب حضرت صلی اللہ علیہ وسلم آیۃ سجدہ کو پہونچی سجدہ کیا واسطی فرمان برداری امر الہی کی اور مسلمانوں نی بہی سجدہ کیا واسطی متابعت حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی اور مشرکوں نی بہی سجدہ کیا کہ اپنی بتوں کی یعنی لات اور عزی اور منات کی نام سنی یا سبب اوسکا یہ تہا کہ جب حضرت صلی اللہ علیہ وسلم ان کو پڑہنی لگی افرایتم اللات والعزی آخر تین آیتوں تک تو شیطان نی اپنی آواز حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی آواز کی مشابہ کرکے پڑہا تلک الغرانیق العلی + وان شفاعتھن لترتجی + یعنی یہ بت مرغابیان بلند ہیں اور تحقیق شفاعت انکی البتہ امید کی گئی ہی پس مشرکون نی گمان کیا کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نی ہماری بتوں کی تعریف کی پس خوش ہوئی اور حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نی جب سجدہ کیا اونہوں نی بہی کیا اور یہ جو بعض مفسرون نی نقل کیا ہی کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نی عیاذاً باللہ بہول سی یہ الفاظ پڑہی تہی غیر صحیح اور محض باطل ہی اور مراد مسلمانوں اور مشرکون اور جن اور انس سی وہ ہیں کہ جو حضرت صلی اللہ علیہ وسلم پاس حاضر تہی اور یہ قصہ مکہ کا ہی مسجد الحرام میں اور لفظ انس تعمیم بعد تخصیص ہی + ح ع +

وعن ابی ہریرۃ قال سجدنا مع النبی صلی اللہ علیہ وسلم فی اذا السماء انشقت واقرأ باسم ربک رواہ مسلم

اور روایت ہی ابی ہریرہ سی کہا سجدہ کیا ہمنی ساتھ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی سورۂ اذا السماء انشقت اور اقرا باسم ربک میں روایت کی یہ مسلم نی ف اسمین رد ہی امام مالک کا کہ وہ کہتی ہیں مفصل میں سجدہ نہیں + ع +

وعن ابن عمر قال کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقرأ السجدۃ ونحن عندہ فیسجد ونسجد معہ فنزدحم حتی ما یجد احدنا لجبھتہ موضعا یسجد علیہ متفق علیہ

اور روایت ہی ابن عمر سی کہ کہا تہی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم پڑہتی سجدہ یعنی آیہ سجدہ کی اور ہم ہوتی نزدیک اونکی پس سجدہ کرتی حضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور ہم بہی سجدہ کرتی ساتھ اونکی پس اژدہام کرتی ہم یہاں تک کہ نہ پاتا بعض ہمارا واسطی پیشانی اپنی کی جگہ کہ سجدہ کری اوسپر روایت کی یہ بخاری اور مسلم نی ف یعنی اتنی لوگ کثرت سی [illegible] جمع ہوتی کہ بسبب تنگی جگہ کی بعض کو اونکی ساتھ سجدہ کرنا نہ میسر ہوتا پس تاخیر کرتا سجدہ کو اون سی یہ حدیث دلالت کرتی ہی کہ واجب ہی سجدہ تلاوت کا اگر واجب نہوتا تو کاہیکو لوگ اتنا اہتمام اور اژدہام کرتی اور سجدہ کی ادا کرنی میں سنت یہ ہی کہ آگی پڑہنی والا اور صف باندہیں پیچہی اوسکی سننی والی پس یہ اقتدا صورۃ ہی نہ حقیقۃ + ع +

وعن زید بن ثابت قال قرأت علی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم والنجم فلم یسجد فیہا متفق علیہ

اور روایت ہی زید بن ثابت سی کہ کہا پڑہا میں نی روبرو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی سورۂ والنجم پس نہ سجدہ کیا

روایت کی یہ بخاری اور مسلم نے ف کہا امام شافعی نے کہ سجدہ اسمین بیان جواز کیلیے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے نہ کیا اور کہا امام مالک
نے کہ مفصل مین سجدہ نہین ہی اسلیے نکیا اور امام ابو حنیفہ کہتی ہین اسلیے نکیا کہ باوضو نتہی یا وقت کراہت کا تہا یا ترک کیا اہو تا معلوم ہو جاے کہ فرض نہین ہی
یہ بہی تو ہی کہ سجدہ کرنا فی الفور ہی واجب نہین کسی اور وقت کیا ہو پس اس سی کوئی یہ نہ سمجہی کہ سجدہ اسکا واجب نہین کیونکہ اوپر کی حدیث مین
گذر ہی چکا ہی کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نی اور مسلمانون وغیرہ نی اسمین سجدہ کیا ✦ ع ✦ وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ سَجْدَةُ
صٓ لَيْسَ مِنْ عَزَائِمِ السُّجُوْدِ وَقَدْ رَأَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَسْجُدُ فِيْهَا وَفِيْ رِوَايَةٍ
قَالَ مُجَاهِدٌ قُلْتُ لِابْنِ عَبَّاسٍ أَأَسْجُدُ فِيْ صٓ فَقَرَأَ وَمِنْ ذُرِّيَّتِهِ دَاوُدَ وَسُلَيْمَانَ حَتّٰى أَتٰى فَبِهُدَاهُمُ
اقْتَدِهْ فَقَالَ نَبِيُّكُمْ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِمَّنْ أُمِرَ أَنْ يَقْتَدِيَ بِهِمْ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ
اور روایت ہی ابن عباس سی کہ کہا سجدہ سورہ ص کا نہین ہی بہت تاکید کی سجدون مین سی اور تحقیق دیکہا مین نی پیغمبر خدا صلی اللہ
علیہ وسلم کو کہ سجدہ کرتی تہی اوسمین اور ایک روایت مین ہی کہ کہا مجاہد نی کہا مین نی واسطی ابن عباس کی کیا سجدہ کرون مین ص مین
پس پڑہی یہ آیت اور اولاد نوح کی سی داود اور سلیمان یہانتک کہ آئی اس قول اللہ تعالے تک پس ساتہ طریق اونکی کی پیروی کر
پس کہا ابن عباس نی نبی تمہاری صلی اللہ علیہ وسلم اون لوگون مین سی ہین کہ حکم کیے گئی ہین یہ کہ پیروی کرین اون انبیا کی روایت کیا
یہ بخاری نی ف نہین بہت تاکید کی سجدون مین سی یعنی اسکی بموجب مذہب حنفی کی یہ ہین کہ یہ سجدہ فرائض سی نہین ہی بلکہ واجبات
تلاوت سی ہی لکہا ہی علمار نی کہ سجدہ کرنا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا اوسمین واسطی موافقت داود علیہ السلام کی اور شکر کرنی قبول
توبہ اونکی کی تہا چنانچہ حدیث مین بہی آیا ہی کہ فرمایا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ سجدہ کیا بہائی میری داود نی واسطی قبول توبہ کی
اور ہم سجدہ کرتی ہین واسطی اداے شکر کی اور پس کہا ابن عباس نی بعد پڑہنی آیت کی واسطی دلیل پکڑنی کی سجدہ کرنی پر کہ نبی تمہاری
صلی اللہ علیہ وسلم اونمین سی ہین کہ حکم کیے گئی ہین کہ پیروی کرین اون انبیا کی یعنی جب حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو اونکی پیروی کا
حکم ہوا تو ہمکو بطریق اولی اونکی پیروی کرنی چاہیی یعنی جب داود علیہ السلام نی سجدہ کیا اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نی اونکی پیروی
کی لیی سجدہ کیا ہمکو بہی کرنا چاہیی ✦ ح ✦

الفصل الثانی فصل دوسری

عَنْ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ
قَالَ أَقْرَأَهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَمْسَ عَشْرَةَ سَجْدَةً فِي الْقُرْآنِ مِنْهَا ثَلَاثٌ فِي الْمُفَصَّلِ
وَفِيْ سُوْرَةِ الْحَجِّ سَجْدَتَيْنِ رَوَاهُ أَبُوْ دَاوُدَ وَابْنُ مَاجَةَ روایت ہی عمرو بن العاص سی کہا پڑہائی اوسکو یعنی عمرو کو
رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی پندرہ سجدی قرآن مین اون مین سی تین مفصل مین ہین اور سورہ حج مین ہین دو سجدی روایت کی
یہ ابو داود اور ابن ماجہ نی ف بعضی نسخون مین بجای اقراہ کی اقرانی ہی یعنی حکم کیا مجکو یہ کہ پڑہون مین اونپر اور تین مفصل مین یعنی
سورہ نجم اور انشقت اور اقرا مین اور سورہ حج مین دو سجدی ہین ایک بعد یشاء کی اور دوسرا بعد تفلحون کی اور باقی دس سجدی
یہ ہین کہ سورہ اعراف مین اخیر سورہ پر اور رعد مین بعد آصال کی اور نحل مین بعد یومرون کی اور بعضون نی کہا بعد یستکبرون کی لیکن
یہ قول رد کیا گیا ہی کہ یہ بعید ہی اور سبحان الذی مین بعد خشوعا کی اور مریم مین بعد بکیا کی اور فرقان مین بعد نفورا کی اور نمل مین بعد
العظیم کی اور بعضون نی کہا ہی بعد یعلنون کی اور الم تنزیل السجدہ مین بعد یستکبرون کی اور ص مین بعد اناب کی اور فصلت مین بعد
یسأمون کی اور بعضون نی کہا ہی تعبدون پر اور اختلاف کیا ہی علمار نی بیچ گنتی سجدون قرآن کی کہا امام احمد نی کہ پندرہ ہین جیسی کہ

مذکور ہوئی عمل کیا ہی اونھون نی ظاہر اس حدیث پر اور امام شافعی نی کہا چودہ ہین اسطرح کہ حج مین دو ہین اور ص مین نہین اور باقی بدستور اور
کہا امام ابو حنیفہ نی کہ چودہ اسطرح ہین کہ دوسرا سجدہ حج مین نہین اور ثابت کیا ہی سجدہ ص کا اور باقی بدستور اور کہا مالک نی کہ گیارہ ہین ساقط
کیا ہی اونھون نی سجدہ ص کو اور تینون سجدے مفصل کی کو اور قول قدیم شافعی کا بھی یہی ہی اور لکہا ہی اور علماء نی کہ یہ حدیث عمرو بن العاص
کی ضعیف ہی اور لائق دلیل پکڑنی کی نہین اور بعضی راوی اسکی مجہول ہین اور اتفاق ہی علماء کا اسپر کہ سجدہ قرأت کا کیا جاوی نماز فرض اور
نفل مین اور کہی ہین بعضی علماء اسپر کہ جو سجدہ آخر سورۃ مین ہو پس رکوع کفایت کرتا ہی سجدی سی یعنی رکوع کرنی مین ادا ہو جاتا ہی یہ قول
ابن مسعود کا ہی اور یہی مذہب ابو حنیفہ کا ہی اور تفصیل اسکی شرح منیہ مین اسطرح مذکور ہی کہ جو سجدہ واجب ہوا نماز مین پس اگر رکوع کیا اور نیت
سجدی کی اوسمین کی ادا ہو جاتا ہی یا نیت نکی پہر سجدہ نماز کا کیا ساقط ہو جاتا ہی سجدہ قرأۃ کا جبکہ نہ پڑہی ہون بعد اوسکی تین آیتین اور تین
آیتین پڑہنی مین اختلاف ہی پس اگر پڑہین بعد اوسکی تین سی زیادہ پس ضرور ہی سجدہ کرنا واسطی اوسکی قصداً اور نہین ادا ہوتا ساتہ رکوع کی
اور نہ ساتہ سجود نماز کی اور سجدہ جو نماز مین لازم آوی خارج نماز کی نہ کیا جاوی ۰ ح ع **وعن** عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ
قَالَ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللهِ فُضِّلَتْ سُورَةُ الْحَجِّ بِاَنَّ فِيْهَا سَجْدَتَيْنِ قَالَ نَعَمْ وَمَنْ لَمْ يَسْجُدْهُمَا
فَلَا يَقْرَأْهُمَا رَوَاهُ اَبُوْ دَاوُدَ وَالتِّرْمِذِيُّ وَقَالَ هٰذَا حَدِيْثٌ لَيْسَ اِسْنَادُهُ بِالْقَوِيِّ
وَفِي الْمَصَابِيْحِ فَلَا يَقْرَأْهَا كَمَا فِيْ شَرْحِ السُّنَّةِ اور روایت ہی عقبہ بن عامر سی کہ کہا مین نی اے رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم بزرگی دی گئی ہی سورۂ حج سبب اسکی کہ اوسمین دو سجدے ہین فرمایا کہ ہان اور جو سجدے نکری وہ دونون پس نہ پڑہی
اون دونون آیتون سجدے کی کو روایت کی یہ ابو داود اور ترمذی نی اور کہا ترمذی نی یہ حدیث نہین اسناد اسکی قوی اور مصابیح مین یہ
الفاظ ہین پس نہ پڑہی اس سورۃ کو جیسی کہ کتاب شرح السنہ مین ہی **ف** پس نہ پڑہی اون دونون آیتون سجدہ کی کو تاکہ نہ گنہگار ہو
بسبب ترک سجدی کی یعنی سجدہ مشروع ہوا ہی بیچ حق پڑہنی والی کی بسبب تلاوت اوسکی کی اور کرنا سجدی کا حق تلاوت سی ہی اور جبکہ
سجدی ضائع کرنی کی پس اولیٰ ہی ترک تلاوت کا ایسی کہ سجدہ واجب ہی پس گنہگار ہوگا بسبب ترک اوسکی کی اور ایک نسخہ صحیحہ مین ہی
فلا یقرء یہاں کی ظلم تقریر یہ ہی یعنی جسنی اسکی سجدی نکیی گویا دونون آیتین ہی نہ پڑہین ایسی کہ عمل نکیا اوسپر اور دوسرا سجدہ حج کا امام شافعی
کی نزدیک واجب نہین وہ کہتی ہین کہ وہ سجدہ نماز کا ہی ایسی کہ قرینہ موجود ہی کہ لفظ ارکعوا اوسکی ساتہ مذکور ہی اور یہ حدیث ضعیف ہی جیسی کہ
ترمذی نی کہا ہذا حدیث لیس اسنادہ بالقوی ۰ ع **وعن** ابْنِ عُمَرَ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَجَدَ
فِيْ صَلٰوةِ الظُّهْرِ ثُمَّ قَامَ فَرَكَعَ فَرَأَوْا اَنَّهُ قَرَأَ تَنْزِيْلَ السَّجْدَةِ رَوَاهُ اَبُوْ دَاوُدَ اور روایت ہی ابن عمر سی یہ کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نی
سجدہ کیا نماز ظہر مین پہر کہڑی ہوئی پس رکوع کیا پس گمان کیا لوگون نی کہ تحقیق حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نی پڑہی الم تنزیل السجدہ روایت
کی یہ ابو داود نی **ف** صحابہ نی فقط سجدہ کرنی سی پڑہنا اس سورۃ کا نہین معلوم کیا بلکہ ایک آیہ سورۃ کی سنی اور اس سی جانا کہ یہ سورۃ
پڑہی چنانچہ آیا ہی کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کبھی ایک آیہ سورۃ سی سنا دیتی تہی تا معلوم کرین کہ فلانی سورۃ پڑہی یا بی اختیار
بسبب نہایت شوق اور حضور کی جہر ظاہر ہو جاتا تہا اور ظاہر اس حدیث کا دلالت کرتا ہی اسپر کہ بعد سجدہ کرنی اور اوٹہنی کی آیتی اور
نہ پڑہی اور رکوع مین گئی اور یہ جائز ہی اگرچہ افضل یہ ہی کہ باقی سورۃ پڑہی بعد اوسکی رکوع مین جاوی پس شاید کہ بیان جواز کی لیی کیا
باوجودیکہ نص نہین ہی حضرت صلی اللہ علیہ وسلم سی بیچ نہ پڑہنی باقی سورۃ کی مگر ظاہر ایسا معلوم ہوتا ہی اور حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نی

اکتفا ساتہ رکوع کی کیا جیسی کہ ہماری مذہب مین رکوع مین سجدہ ادا ہوجاتا ہی اسلیکی یہ فضل ہی + س ح **وعنہ** اَنَّہٗ قَالَ کَانَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَقْرَأُ عَلَیْنَا الْقُرْاٰنَ فَاِذَا مَرَّ بِالسَّجْدَۃِ کَبَّرَ وَسَجَدَ وَسَجَدْنَا مَعَہٗ رَوَاہُ اَبُوْدَاوٗدَ اور روایت ہی اونہین ابن عمر سی کہ اونہون نی کہا تہی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم پڑہتی ہمپر قرآن پس جسوقت کہ گذرتی آیہ سجدی کی پر تکبیر کہتی اور سجدہ کرتی ہم ساتہ اونکی روایت کی یہ ابوداود نی **ف** پس معلوم ہوا کہ سجدہ قاری اور سامع دونون پر ہی اور یہ حدیث دلالت کرتی ہی اسپر کہ نہ تکبیر کہی مگر سجدی کی لیی اسی پر عمل ہی ابوحنیفہ کا اور شافعی کی نزدیک یہ ہی کہ ہاتہہ اوٹہاوی اور تکبیر کہی احرام کی لیی پہر تکبیر کہی سجدی کی لیی اور مستحب ہی یہ کہ کہڑا ہووی پہر سجدہ کری یہ حضرت عائشہ رضہ سی روایت کیا گیا ہی + ع **وعنہ** اَنَّہٗ قَالَ اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَرَأَ عَامَ الْفَتْحِ سَجْدَۃً فَسَجَدَ النَّاسُ کُلُّہُمْ مِنْہُمُ الرَّاکِبُ وَالسَّاجِدُ عَلَی الْاَرْضِ حَتّٰی اَنَّ الرَّاکِبَ لَیَسْجُدُ عَلٰی یَدِہٖ رَوَاہُ اَبُوْدَاوٗدَ اور روایت ہی اونہین سی یہ کہ اونہون نی کہا تحقیق رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی پڑہی سال فتح مکہ کی آیہ سجدی کی پس سجدہ کیا سب لوگون نی بعضی سجدہ کرنیوالی سوار تہی اور بعضی سجدہ کرنیوالی زمین پر یہانتک کہ سوار سجدہ کرتا تہا اوپر ہاتہہ اپنی کی روایت کی یہ ابوداود نی **ف** پڑہی آیہ سجدی کی یعنی یک آیہ اول یا آخر اوسکی ساتہ ملا کر پڑہی یا نری آیہ پڑہی بیان جواز کی لیی اسلیی کہ نری آیہ پڑہنی خلاف استحباب کی ہی ہماری نزدیک اور سوار سجدہ کرتا تہا اوپر ہاتہہ اپنی کی یعنی ہاتہہ زین وغیرہ پر رکہکر سجدہ کرتا تہا کہ یا وحق سختی زمین کی سی حالت سجادی مین کہا ابن ملک نی کہ یہ دلالت کرتی ہی اسپر کہ جو کوئی سجدہ کری ہاتہہ پر صحیح ہی جبکہ جہکاوی گردن اپنی نزدیک ابوحنیفہ کی نہ نزدیک شافعی کی انتہی اور یہ غیر مشہور ہی اونکی مذہب مین پس شرح منیہ مین لکہا ہی کہ اگر سجدہ کری بسبب اژدحام کی اپنی ران پر جائز ہی اور اسیطرح سوای ران کی اور چیز پر جائز ہی اگر ہوا وسکو عذر کہ منع کری سجود سی اور نہین جائز ہی بلا عذر بموجب روایت مختار کی کذا فی الخلاصہ اور اگر رکہی ہاتہہ زمین پر اور سجدہ کری اوسپر جائز ہی بموجب روایت صحیحہ کی اگرچہ بلا عذر ہو مگر یہ مکروہ ہی اور کہا ابن ہمام نی کہ جسوقت پڑہی آیہ سجدی کی سوار یا بیمار کہ نہ قادر ہو سجود پر کفایت کرتا ہی اوسکو اشارہ + ت **وعن** ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَمْ یَسْجُدْ فِیْ شَیْءٍ مِّنَ الْمُفَصَّلِ مُنْذُ تَحَوَّلَ اِلَی الْمَدِیْنَۃِ رَوَاہُ اَبُوْدَاوٗدَ اور روایت ہی ابن عباس سی یہ کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نی نہین سجدہ کیا بیچ کسی سورۃ کی مفصل مین سی جب سی کہ پہری طرف مدینہ کی روایت کی یہ ابوداود نی **ف** جب سی کہ پہری طرف مدینہ کی یعنی اگرچہ پہلی آپ مکی مین سجدہ کیا اور تمام آدمیون وغیرہ نی اونکی ساتہ سجدہ کیا یہ حدیث مخالف ہی حدیث ابوہریرہ کی کہ کہا سجدہ کیا مین نی ساتہ پیغمبر صلعم کی بیچ اذا السماء انشقت اور اقرا باسم ربک الذی خلق کی اور اسلام ابوہریرہ کا بعد آنی مدینہ کی ہی ساتوین سال ہجری مین اور حدیث ابوہریرہ کی صحیح تر اور راجح ہی اور بہت صحابہ نی روایت کیا ہی سجدہ مفصل مین اور مثبت مقدم ہی نافی پر حاصل یہ کہ سجدہ مفصل مین ثابت ہی حضرت سی کرنا چاہیی اور مفصل کہتی ہین چہوٹی سورتونکو کہ وہ سورۃ حجرات سی آخر تک ہین + ح **وعن** عَائِشَۃَ قَالَتْ کَانَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ فِیْ سُجُوْدِ الْقُرْاٰنِ بِاللَّیْلِ سَجَدَ وَجْہِیَ لِلَّذِیْ خَلَقَہٗ وَشَقَّ سَمْعَہٗ وَبَصَرَہٗ بِحَوْلِہٖ وَقُوَّتِہٖ رَوَاہُ اَبُوْدَاوٗدَ وَالتِّرْمِذِیُّ وَالنَّسَائِیُّ وَقَالَ التِّرْمِذِیُّ ہٰذَا حَدِیْثٌ حَسَنٌ صَحِیْحٌ اور روایت ہی حضرت عائشہ سی کہ کہا تہی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کہتی تہی بیچ سجود قرآن کی رات کو سجدہ کیا منہ میری نی واسطی اوسکی کہ پیدا کیا اوسکو اور بنائی کان اوسکی اور آنکہین اوسکی ساتہ

کہ سورہ ص مین اونسی مذکور ہی واسطی توبہ کی اور کرتی مین ہم وہ سجدہ واسطی شکر گذاری قبول توبہ اونکی کی روایت کی یہ نسائی نسے

بَابُ اَوْقَاتِ النَّهْيِ

یہ باب ہی بیچ بیان اون وقتون کی کہ منع کی گئی ہی نماز اونمین **ف** یہ شامل ہی تینون وقتون کو کہ حرام ہی نماز اون مین کہ وہ وقت طلوع اور غروب اور استوا یعنی ٹھیک دوپہر کا ہی اور شامل ہی اون وقتون کو کہ نماز نفل اون مین مکروہ ہی کہ وہ مابعد فجر اور عصر کا ہی اور ہماری مذہب مین بھی شامل ہی فرض اور نفل کو پس پہلی تین وقتون مین جائز نہین ادا اور نہ قضا مگر عصر اوسی دن کی اور نہین جائز ہی نماز جنازہ کی اور نہ سجدہ تلاوت کا اور جائز ہی نماز جنازہ کی جبکہ حاضر ہووی اونہین وقتون مین اور جائز ہی سجدہ تلاوت کا جو پڑہی جاوی آیۃ سجدہ کی اونہین وقتون مین لیکن اولی تاخیر ہی اونکی ان وقتون سی اور جائز مین یہ دونون یعنی نماز جنازہ اور سجدہ تلاوت کا اور قضا بعد نماز فجر اور عصر کی اور نفل ان وقتون مین بھی مکروہ مین پس اگر شروع کریگا تو لازم ہونگے چاہیی کہ توڑ ڈالی اور قضا کری وقت غیر مکروہ مین اور اگر تمام کری عہدہ اوسکی سی برآ ہی لیکن توڑنا افضل ہی کذافی شرح ابن الہمام عن المبسوط اور نزدیک شافعی اور احمد کی جائز ہی قضا اور نماز جنازہ کی جو ظاہر ہووی اور تحیۃ المسجد اگر اتفاق ہو داخل ہونیکا مسجد مین ولیکن اگر ساتھ قصد تحیۃ کی ان وقتون مین آوی اور یا تاخیر کری قضا کو تاکہ ان وقتون مین ادا کری جائز نہین ایسی کہ قصدا کری ان وقتون مین پڑہنا بموجب حدیث کی ممنوع ہی اور اسیطرح جائز ہی اونکی نزدیک نماز کسوف کی اور دو رکعتین بعد وضو کی اور دو رکعتوں احرام کی اور طواف کی اور سجدہ تلاوت کا جو پڑہا جاوی ان وقتون مین اور کراہت ہماری نزدیک ہر زمانہ اور ہر مکان مین ہی اور نزدیک شافعی کی اور اور علما کی کہ موافق اونکی ہین دن جمعہ کی وقت استوا کی جائز ہی اور مکہ معظمہ مین بھی جائز ہی سب اوقات مین اور مذہب حنفیہ کا احوط ہی ایسی کہ جب مبیح اور محرم جمع ہون ترجیح محرم کو ہی واللہ اعلم + ح ع

الفصل الاول

عن ابن عمر قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَتَحَرّٰى اَحَدُكُمْ فَيُصَلِّىْ عِنْدَ طُلُوْعِ الشَّمْسِ وَلَا عِنْدَ غُرُوْبِهَا وَفِىْ رِوَايَةٍ قَالَ اِذَا طَلَعَ حَاجِبُ الشَّمْسِ فَدَعُوا الصَّلٰوةَ حَتّٰى تَبْرُزَ وَاِذَا غَابَ حَاجِبُ الشَّمْسِ فَدَعُوا الصَّلٰوةَ حَتّٰى تَغِيْبَ وَلَا تَحَيَّنُوْا بِصَلٰوتِكُمْ طُلُوْعَ الشَّمْسِ وَلَا غُرُوْبَهَا فَاِنَّهَا تَطْلُعُ بَيْنَ قَرْنَيِ الشَّيْطٰنِ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ

روایت ہی ابن عمر سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی نہ قصد کری ایک تمہارا پس نماز پڑہی نزدیک نکلنی آفتاب کی اور نہ نزدیک ڈوبنی آفتاب کی اور ایک روایت مین یون ہی کہ فرمایا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نی جسوقت کہ نکلی کنارہ آفتاب کا پس چھوڑ دو نماز کو یہانتک کہ خوب ظاہر ہو یعنی بلند ہو بقدر نیزہ کی اور جسوقت کہ غائب ہو کنارہ آفتاب کا پس چھوڑ دو نماز کو یعنی مطلق نماز نہ پڑہو نہ فرض اور نہ نفل یہانتک کہ خوب غائب ہو آفتاب اور نہ قصد کرو اپنی نماز ون کا وقت نکلنی آفتاب کی اور نہ غائب ہونی آفتاب کی اسواسطی کہ آفتاب نکلتا ہی درمیان دونون سینگون شیطان کی روایت کی یہ بخاری اور مسلم نی **ف** نہ قصد کری اس سی امام شافعی کہتی ہین کہ تحیۃ مسجد اور قضا کی نماز قصد کرکی ان وقتون مین پڑہنی جائز نہین اور اگر اتفاقا پڑہ لی جائز ہی اور ہم کہتی ہین کہ مقصود حدیث سی منع کرنا ہی نماز سی ان وقتون مین مطلق اور درمیان سینگون شیطان کی یعنی دونون جانبون مراد اوسکی کی کہ کھڑا رہتا ہی سامنی آفتاب کی تاکہ نکلی درمیان دونون جانبون سر اوسکی کی پس ہووی قبلہ آفتاب پرستون کا اوسوقت مین نماز کو منع فرمایا تا مشابہت اونکی ساتھ نہووی + ع + وعن عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ قَالَ ثَلٰثُ سَاعَاتٍ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

يَنْهَانَا اَنْ نُصَلِّيَ فِيْهِنَّ اَوْ نَقْبُرَ فِيْهِنَّ مَوْتَانَا حِيْنَ تَطْلُعُ الشَّمْسُ بَازِغَةً حَتّٰى تَرْتَفِعَ وَحِيْنَ يَقُوْمُ قَائِمُ الظَّهِيْرَةِ حَتّٰى تَمِيْلَ الشَّمْسُ وَحِيْنَ تَضَيَّفُ الشَّمْسُ لِلْغُرُوْبِ حَتّٰى تَغْرُبَ رَوَاهُ مُسْلِمٌ

اور روایت ہی عقبہ بن عامر سی کہ کہا تین وقت تھی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم منع کرتی ہمکو کہ نماز پڑھیں ہم اون میں یا دفن کریں ہم اونمیں مردون اپنی کو یعنی نماز جنازہ کی پڑھیں والا وقت دفن ہر وقت جائز ہی وقت نکلنی آفتاب کی ظاہر ہیانتک کہ بلند ہو اور اوسوقت کہ آدھی سایہ دوپہر کا یعنی ٹھیک دوپہر کو ہیانتک کہ ڈہلی آفتاب اور اوسوقت کہ میل کرتی آفتاب واسطی ڈوبنی کی ہیانتک کہ ڈوب جاوی آفتاب روایت کی مسلم نی

وَعَنْ اَبِيْ سَعِيْدِ الْخُدْرِيِّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا صَلٰوةَ بَعْدَ الصُّبْحِ حَتّٰى تَرْتَفِعَ الشَّمْسُ وَلَا صَلٰوةَ بَعْدَ الْعَصْرِ حَتّٰى تَغِيْبَ الشَّمْسُ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ

اور روایت ہی ابی سعید خدری سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی نہیں نماز پیچھی صبح کی ہیانتک کہ بلند ہو آفتاب یعنی بقدر نیزہ کی اور نہیں نماز پیچھی نماز عصر کی ہیانتک کہ غائب ہو آفتاب روایت کی یہ بخاری اور مسلم نی **ف** مراد نفی کامل نماز کی ہی کہ ان دو وقتون میں نماز مکروہ ہی نہ حرام + ح +

وَعَنْ عَمْرِو بْنِ عَبَسَةَ قَالَ قَدِمَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمَدِيْنَةَ فَقَدِمْتُ الْمَدِيْنَةَ فَدَخَلْتُ عَلَيْهِ فَقُلْتُ اَخْبِرْنِيْ عَنِ الصَّلٰوةِ فَقَالَ صَلِّ صَلٰوةَ الصُّبْحِ ثُمَّ اَقْصِرْ عَنِ الصَّلٰوةِ حِيْنَ تَطْلُعُ الشَّمْسُ حَتّٰى تَرْتَفِعَ فَاِنَّهَا تَطْلُعُ حِيْنَ تَطْلُعُ بَيْنَ قَرْنَيْ شَيْطَانٍ وَحِيْنَئِذٍ يَسْجُدُ لَهَا الْكُفَّارُ ثُمَّ صَلِّ فَاِنَّ الصَّلٰوةَ مَشْهُوْدَةٌ مَحْضُوْرَةٌ حَتّٰى يَسْتَقِلَّ الظِّلُّ بِالرُّمْحِ ثُمَّ اَقْصِرْ عَنِ الصَّلٰوةِ فَاِنَّ حِيْنَئِذٍ تُسْجَرُ جَهَنَّمُ فَاِذَا اَقْبَلَ الْفَيْءُ فَصَلِّ فَاِنَّ الصَّلٰوةَ مَشْهُوْدَةٌ مَحْضُوْرَةٌ حَتّٰى تُصَلِّيَ الْعَصْرَ ثُمَّ اَقْصِرْ عَنِ الصَّلٰوةِ حَتّٰى تَغْرُبَ الشَّمْسُ فَاِنَّهَا تَغْرُبُ بَيْنَ قَرْنَيْ شَيْطَانٍ وَحِيْنَئِذٍ يَسْجُدُ لَهَا الْكُفَّارُ قَالَ قُلْتُ يَا نَبِيَّ اللّٰهِ فَالْوُضُوْءُ حَدِّثْنِيْ عَنْهُ قَالَ مَا مِنْكُمْ رَجُلٌ يُقَرِّبُ وَضُوْءَهُ فَيَتَمَضْمَضُ وَيَسْتَنْشِقُ فَيَسْتَنْثِرُ اِلَّا خَرَّتْ خَطَايَا وَجْهِهٖ وَفِيْهِ وَخَيَاشِيْمِهٖ ثُمَّ اِذَا غَسَلَ وَجْهَهٗ كَمَا اَمَرَهُ اللّٰهُ اِلَّا خَرَّتْ خَطَايَا وَجْهِهٖ مِنْ اَطْرَافِ لِحْيَتِهٖ مَعَ الْمَاءِ ثُمَّ يَغْسِلُ يَدَيْهِ اِلَى الْمِرْفَقَيْنِ اِلَّا خَرَّتْ خَطَايَا يَدَيْهِ مِنْ اَنَامِلِهٖ مَعَ الْمَاءِ ثُمَّ يَمْسَحُ رَاْسَهٗ اِلَّا خَرَّتْ خَطَايَا رَاْسِهٖ مِنْ اَطْرَافِ شَعْرِهٖ مَعَ الْمَاءِ ثُمَّ يَغْسِلُ قَدَمَيْهِ اِلَى الْكَعْبَيْنِ اِلَّا خَرَّتْ خَطَايَا رِجْلَيْهِ مِنْ اَنَامِلِهٖ مَعَ الْمَاءِ فَاِنْ هُوَ قَامَ فَصَلّٰى فَحَمِدَ اللّٰهَ وَاَثْنٰى عَلَيْهِ وَمَجَّدَهٗ بِالَّذِيْ هُوَ لَهٗ اَهْلٌ وَفَرَّغَ قَلْبَهٗ لِلّٰهِ اِلَّا انْصَرَفَ مِنْ خَطِيْئَتِهٖ كَهَيْئَتِهٖ يَوْمَ وَلَدَتْهُ اُمُّهٗ رَوَاهُ مُسْلِمٌ

اور روایت ہی عمرو بن عبسہ سی کہ کہا آئی نبی صلی اللہ علیہ وسلم مدینہ میں پس آیا میں بھی مدینہ میں پس داخل ہوا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی پاس پس کہا میں نی خبر دو مجکو وقت نمازون کی سی پس فرمایا پڑھ نماز صبح کی پھر بند رہ نماز سی جسوقت کہ نکلی آفتاب ہیانتک کہ بلند ہووی اسلیئی کہ تحقیق آفتاب نکلتا ہی جسوقت کہ نکلتا ہی درمیان دونون سینگون شیطان کی اور اوسوقت سجدہ کرتی ہیں اوسکو کافر پھر جب آفتاب پست ہو پھر نماز پڑھ یعنی اشراق اسلیئی کہ نماز اوسوقت کی مشہود ہی یعنی گواہی دیتی ہیں فرشتی مصلی کی اسلیئی حاضر ہوتی ہیں فرشتی ہیانتک کہ چڑھ جاوی سایہ نیزہ پر اور نہ پڑی زمین پر یعنی ٹھیک دوپہر ہو جاوی پھر بند رہ نماز سی اسلیئی کہ تحقیق جھونکی جاتی ہی دوزخ پس جسوقت کہ پھری سایہ پس نماز پڑھ یعنی ظہر اور جو چاہو قسم نوافل سی اسلیئی کہ نماز حاضر کی گئی ہی حاضر ہوتی

فرشتی یہانتک کہ پڑہی تو نماز عصر کی پہر بند رہ نماز سی یہانتک کہ غروب ہو آفتاب پس تحقیق آفتاب غروب ہوتا ہی درمیان دونون سینگون
شیطان کی اور اوسوقت سجدہ کرتی ہین طرف اوسکی کفار کہا عمرو بن عبسہ نی کہ کہا مین نی ای نبی اللہ کی پس وضو خبر دو مجکو فضیلت اوسکی
فرمایا نہین تم سی کوئی شخص کہ نزدیک کری پانی وضو اپنی کا پس کلی کری یعنی بعد دہونی ہاتہون کی اور بسم اللہ کہنی اور نیت کرنی کی اور ناک مین
پانی دی پہر جہاڑی ناک کو مگر کہ گرتی ہین گناہ چہرہ یعنی صغیرہ چہرہ اوسکی کی یعنی چہرہ کی اندر کی اور منہ اوسکی کی اور نتہنون اوسکی کی پہر جبکہ دہوتا ہی
چہرہ اپنا جیسا کہ حکم کیا اوسکو اللہ تعالی نی مگر کہ گرتی ہین گناہ اوسکی کی کنارون ڈاڑہی اوسکی سی ساتہ پانی کی پہر دہوتا ہی دونون ہاتہ
اپنی کہنیون تک مگر گرتی ہین گناہ دونون ہاتہون اوسکی کی سر انگلیون اوسکی سی ساتہ پانی کی پہر مسح کرتا ہی سر اپنی کو مگر گرتی ہین گناہ
سر اوسکی کی طرفون بالون اوسکی سی ساتہ پانی کی پہر دہوتا ہی دونون پانون اپنی ٹخنون تک مگر گرتی ہین گناہ دونون پانون اوسکی کی سر انگلیون
اوسکی سی ساتہ پانی کی پس اگر وہ کہڑا ہو پہر نماز پڑہی پس تعریف کی اللہ کی یعنی بعد نماز کی اور ثنا کی اللہ پر یعنی ذکر اللہ کیا بہت اور جناتہ
بزرگی کی یاد کیا اوسکو ساتہ اوس بزرگی کی کہ وہ لائق اوسکی ہی اور فارغ یعنی متوجہ کیا دل اپنا واسطی اللہ کی مگر کہ پہرتا ہی نماز سی پاک گناہ
گناہ اپنی سی مانند ہیئت اوس دن کی کہ جنا اوسکو ماں اوسکی نی روایت کی یہ مسلم نی **ف** چڑہ جاوی سایہ نیزہ یہ بات مکہ اور مدینہ اور
گرد نواح اونکی کی ہوتی ہی کہ بڑی دنون مین سایہ زمین پر بالکل نہین پڑتا اور آخر عبارت سی ظاہر یہ معلوم ہوتا ہی کہ گناہ صغیرہ اور کبیرہ
دونون بخشی جاتی ہین مگر صغیرہ اکثر در بخشی جاتی ہین اور کبیرہ موقوف ہین خواہش ایزدی پر + ع + **وعن كريب**

اَنَّ ابْنَ عَبَّاسٍ وَالْمِسْوَرَ بْنَ مَخْرَمَةَ وَعَبْدَ الرَّحْمٰنِ بْنَ الْاَزْهَرِ اَرْسَلُوْهُ اِلٰى عَائِشَةَ فَقَالُوْا اقْرَأْ عَلَيْهَا السَّلَامَ وَسَلْهَا عَنِ الرَّكْعَتَيْنِ بَعْدَ الْعَصْرِ قَالَ فَدَخَلْتُ عَلٰى عَائِشَةَ فَبَلَّغْتُهَا مَا اَرْسَلُوْنِىْ فَقَالَتْ سَلْ اُمَّ سَلَمَةَ فَخَرَجْتُ اِلَيْهِمْ فَرَدُّوْنِىْ اِلٰى اُمِّ سَلَمَةَ فَقَالَتْ اُمُّ سَلَمَةَ سَمِعْتُ النَّبِىَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَنْهٰى عَنْهُمَا ثُمَّ رَاَيْتُهُ يُصَلِّيْهِمَا ثُمَّ دَخَلَ فَاَرْسَلْتُ اِلَيْهِ الْجَارِيَةَ فَقُلْتُ قُوْلِىْ لَهٗ تَقُوْلُ اُمُّ سَلَمَةَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ سَمِعْتُكَ تَنْهٰى عَنْ هَاتَيْنِ الرَّكْعَتَيْنِ وَاَرَاكَ تُصَلِّيْهِمَا قَالَ يَا ابْنَةَ اَبِىْ اُمَيَّةَ سَاَلْتِ عَنِ الرَّكْعَتَيْنِ بَعْدَ الْعَصْرِ وَاِنَّهٗ اَتَانِىْ نَاسٌ مِنْ عَبْدِ الْقَيْسِ فَشَغَلُوْنِىْ عَنِ الرَّكْعَتَيْنِ اللَّتَيْنِ بَعْدَ الظُّهْرِ فَهُمَا هَاتَانِ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ

اور روایت ہی کریب مولی ابن عباس کی سی کہ تحقیق ابن عباس اور مسور بن مخرمہ اور عبد الرحمن بن ازہر نی بہیجا اوسکو یعنی کریب کو
طرف حضرت عائشہ رض کی پس کہا ان تینون نی کہہ اونسی سلام اور پوچہ اونسی حال دو رکعتون کا کہ بعد عصر کی ہین کہا کریب نی پس گیا مین
حضرت عائشہ رض کی پاس پس پہونچایا مین نی اونکو وہ پیغام کہ بہیجا تہا اونہون نی مجکو اوسکی لیی پس کہا حضرت عائشہ رض نی کہ پوچہ ام سلمہ سی
پس نکلا مین طرف اون تینون صحابیون کی پس پہر بہیجا اونہون نی مجکو طرف ام سلمہ کی پس کہا ام سلمہ نی سنا مین نی نبی صلی اللہ علیہ وسلم
سی کہ منع کرتی تہی ان دونون رکعتون سی پہر دیکہا مین نی حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو کہ پڑہتی ہین دو رکعتین پہر داخل ہوی حضرت
صلی اللہ علیہ وسلم یعنی گہر مین مسجد سی پڑہ کر یا صحن مین سی پڑہ کر اندر مکان کی آئی پس بہیجا مین نی طرف اونکی لونڈی کو پس کہا مین نی
کہہ تو واسطی اونکی کہتی ہی ام سلمہ یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سنا مین نی آپ کو کہ منع کرتی تہی ان دو رکعتون کو اور دیکہا مین نی آپ کو
کہ پڑہتی تہی یعنی کیا ہی بہید آہین کہا ای بیٹی ابی امیہ کی پوچہا تو نی دو رکعتون مین سی پیچہی عصر کے اور تحقیق شان یہ ہی کہ آئی میری پاس

جملہ صلوۃ الصبح رکعتین کی یہ ہی اصلی الصلوۃ الصبح رکعتین اور لفظ رکعتین جو مکرر ہی واسطی تاکید کی زیادتی کی ہی یعنی فرض صبح کی دو ہی رکعت
پڑہو بعد اوسکی اور نماز نہ پڑہو اور چپ رہی حضرت صلی اللہ علیہ وسلم اسکو تقریر کہتی ہین محدثین کی اصطلاح مین کہ ایک کام حضرت صلی اللہ علیہ وسلم
کی سامنی ہوا اور حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نی اوسپر سکوت فرمایا گویا راضی ہوئی پس معلوم ہوا کہ اگر سنتین فجر کی پہلی فرض سی نہ پڑہی جاوین
بعد اوسکی قضا کری چنانچہ مذہب امام شافعی کا یہی ہی اور نزدیک امام ابی حنیفہ اور ابی یوسف کی قضا نہین ہی سنتون فجر کی نہ پہلی طلوع کی
اور نہ بعد اوسکی لیکن اگر فرضون کی ساتھ فوت ہون تو قضا کیجاوین ساتھ فرض کی پہلی زوال تک اور امام محمد نی کہا کہ قضا کیجاوین فجر کی
سنتین بھی بعد طلوع آفتاب کی وقت زوال تک اور دلیل امام ابو حنیفہ اور ابو یوسف کی یہ ہی کہ اصل سنتون مین عدم قضا ہی اور قضا ثابت ہوا
ساتھ واجب کی ہی اور حدیث وارد نہین ہوئی ہی مگر بیچ قضا اونکی کی ساتھ تبعیۃ فرض کی پس باقی رہی سوای اوسکی اصل پر کہ عدم قضا ہی
اور یہ حدیث محمد بن ابراہیم کی ضعیف ہی قابل سند پکڑنی کی نہین اور اسیطرح اور سنتین بھی قضا نہ کی جاوین بعد وقت کی مگر اور بیچ قضا
اونکی کی ساتھ تبعیۃ فرض کی اختلاف ہی کذا فی الہدایہ • ع ح وعن جبیر بن مطعم ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم
قال یا بنی عبد مناف لا تمنعوا احدا طاف بهذا البیت وصلی ایۃ ساعۃ شاء من لیل او نہار
رواہ الترمذی وابو داود والنسائی ع اور روایت ہی جبیر بن مطعم سی یہ کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نی فرمایا ای اولاد
عبد مناف کی نہ منع کرو کسی کو کہ طواف کری اس خانہ کعبہ کا اور نماز پڑہی جسوقت کہ چاہی رات کو یا دن کو روایت کی یہ ترمذی اور ابو داود
اور نسائی نی ف عبد مناف کی بیٹون کو خانہ کعبہ کی کاروبار کی خدمت تہی اونکو حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نی یہ احکام فرمائی اور طواف
کرنی مین ہر ساعت خواہ وقت طلوع کا ہو خواہ استوا کا خواہ غروب کا اور سوای اسکی کسی کو خلاف نہین خلاف وہان نماز پڑہنی مین
ہی کہ امام شافعی کی نزدیک بظاہر اس حدیث کی ہر وقت جائز ہی جو نماز کہ ہو خواہ دو رکعتین طواف کی ہون یا سوای اسکی اور نزدیک
امام احمد کی جائز ہین دو رکعتین طواف کی فقط اور ہماری نزدیک جائز نہین کوئی نماز اور حکم مکہ کا تمام شہرون کا سا ہی بیچ حرمت اور کراہت
کی نماز کی اسلیے کہ حدیثین نہی کی عام ہین اور مراد اس قول سی کہ نماز پڑہی جسوقت چاہی یہ ہی کہ سوای اوقات مکروہہ کی جب چاہی پڑہی اسمی
موافقت حاصل ہو جاتی ہی سب حدیثون مین واللہ اعلم • ع ح • وعن ابی ہریرۃ ان النبی صلی اللہ علیہ
وسلم نہی عن الصلوۃ نصف النہار حتی تزول الشمس الا یوم الجمعۃ رواہ الشافعی
اور روایت ہی ابی ہریرہ سی یہ کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نی منع کیا نماز پڑہنی سی وقت دوپہر کے یہانتک کہ ڈہلی آفتاب مگر دن جمعہ
کی روایت کی یہ شافعی نی ف مذہب امام شافعی کا یہی ہی کہ اونکی نزدیک دوپہر کو دن جمعہ کی نماز پڑہنی درست ہی اور امام ابو حنیفہ
کی نزدیک نہین درست اسلیے کہ حدیثین مطلق نہی کی مشہور ہین اور یہ حدیث ضعیف ہی اونکا مقابلہ نہین کر سکتی یا یہ کہ محرم راجح ہی مبیح پر
وعن ابی الخلیل عن ابی قتادۃ قال کان النبی صلی اللہ علیہ وسلم کرہ الصلوۃ نصف النہار حتی
تزول الشمس الا یوم الجمعۃ وقال ان جہنم تسجر الا یوم الجمعۃ رواہ ابو داود وقال ابو الخلیل لم یلق ابا قتادۃ
اور روایت ہی ابو الخلیل سی اونہون نقل کی ابی قتادہ سی کہ کہا تہی نبی صلی اللہ علیہ وسلم مکروہ رکہتی نماز دوپہر کی یہانتک کہ ڈہلی آفتاب
مگر دن جمعہ کے اور فرمایا کہ تحقیق دوزخ جہونکی جاتی ہی ہر روز دوپہر کو سوای دن جمعہ کی روایت کی یہ ابو داود نی اور کہا کہ ابو الخلیل
نہین ملا ابا قتادہ سی یعنی پس اسناد اسکی متصل نہین

الفصل الثالث فصل تیسری

وعن عبد الله الصنابحي قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم ان الشمس تطلع ومعها
قرن الشيطن فاذا ارتفعت فارقها ثم اذا استوت قارنها فاذا زالت فارقها فاذا دنت للغروب
قارنها فاذا غربت فارقها ونهى رسول الله صلى الله عليه وسلم عن الصلوة في تلك الساعات
رواه مالك واحمد والنسائي اور روایت ہی عبد اللہ صنابحی سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم
نی تحقیق آفتاب نکلتا ہی اور ساتھ اوسکی ہوتا ہی سینگ شیطان کا پس جسوقت بلند ہوتا ہی جدا ہو جاتا ہی اوس سی پہر جسوقت دوپہر
ہی نزدیک ہوتا ہی آفتاب کی شیطان پہر جب ڈہلتا ہی آفتاب جدا ہوتا ہی اوس سی پہر جب قریب ہوتا ہی غروب کی نزدیک ہوتا ہی
اوس سی شیطان پس جب غائب ہو جاتا ہی جدا ہوتا ہی اوس سی اور منع کیا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی پڑہنی نماز کی سی ان تینوں
یعنی آفتاب نکلتی اور ڈوبتی اور ٹہیک دوپہر کو روایت کی یہ مالک اور احمد اور نسائی نی ف منع کیا نماز سی تا نزدیک حنفیہ ہو خواہ کچہ نماز ہو
جنازی اور سجدہ تلاوت کی اور امام مالک نی باوجودیکہ یہ حدیث روایت کی ہی اور پہر قائل نہیں ساتھ حرام ہونی نماز کی وقت دوپہر کی
اور کہا کہ نہیں پایا میں اہل فضل کو مگر کوشش کرتی تہی اور ادا کرتی تہی نماز دوپہر میں م ح • وعن ابي بصرة الغفاري
قال صلى بنا رسول الله صلى الله عليه وسلم بالمخمص صلوة العصر فقال ان هذه صلوة عرضت على
من كان قبلكم فضيعوها فمن حافظ عليها كان له اجره مرتين ولا صلوة بعدها حتى يطلع
الشاهد والشاهد النجم رواه مسلم اور روایت ہی ابی بصرہ غفاری سی کہ کہا پڑہائی ہمکو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی
نماز عصر کی مخمص میں کہ نام ایک جگہ کا ہی پہر فرمایا تحقیق یہ نماز لازم کی گئی تہی اون لوگوں پر کہ تہی پہلی تمسی پس ضائع کیا اونہوں نی اسکو
یعنی حق اوسکا ادا نکیا اور مداومت نکی اوسپر پس جو شخص کہ حفاظت کری اوسپر ہوگا واسطی اوسکی ثواب اوسکا دوہرا اور نہیں نماز پیچہی اوسکی
یہانتک کہ نکلی شاہد اور شاہد ستارا ہی روایت کی یہ مسلم نی ف دوہرا ثواب ایک تو اس سبب سی کہ یہ عمل نیک ہی اور ہر عمل نیک پر
ثواب ملتا ہی اور دوسرا ثواب بسبب محافظت اوسکی کی برخلاف اگلوں کی اور شاہد ستاری کو اسلیے کہا کہ حاضر ہوتا ہی رات کو
اور مقصود اس سی یہ ہی کہ آفتاب غروب ہو • ح • وعن معاوية قال انكم لتصلون صلوة لقد صحبنا رسول
الله صلى الله عليه وسلم فما رايناه يصليهما ولقد نهى عنهما يعني الركعتين بعد العصر رواه البخاري
اور روایت ہی معاویہ سی کہ کہا تحقیق تم البتہ پڑہتی ہو نماز البتہ تحقیق صحبت میں رہی ہم رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی پس نہ دیکہا
ہمنی اونکو کہ نماز پڑہتی ہوں یہ دو رکعتیں اور تحقیق منع کیا اون دونوں سی یعنی پڑہنی ان دو رکعت کی سی پیچہی عصر کی روایت کی یہ بخاری نی
ف اور جو ایک حدیث میں آیا ہی کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم یہ دو رکعتیں پڑہا کرتی تہی اور عایشہ نی کی تو مراد اوس سی ہی کہ آپ پڑہتی ہونگی
گہر میں پڑہتی ہونگی تاکہ لوگ اوسمیں اونکی پیروی نہ کریں اسلیے کہ یہ خاص حضرت صلی اللہ علیہ وسلم ہی کو پڑہنی درست تہیں
اوروں کو نہیں اور کہا طحاوی نی کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم سی حدیثیں متواتر آئی ہیں کہ آپ نی عصر کی بعد نماز پڑہنی سی منع فرمایا
پہر صحابہ کا عمل بہی اسی پر رہا پس نہیں لائق کسی کو کہ مخالفت کری اسکی • ع • وعن ابي ذر قال وقد صعد على درجة الكعبة
من عرفني فقد عرفني ومن لم يعرفني فانا جندب سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول لا صلوة
بعد الصبح حتى تطلع الشمس ولا بعد العصر حتى تغرب الشمس الا بمكة الا بمكة رواه احمد ورزين

اور روایت ہی ابی ذر سی کہ کہا انہون نی اوس حالت مین کہ چڑہی اوپر زینہ کعبہ کی جس شخص نی کہ پہچانا مجکو پس تحقیق پہچانا مجکو اور جسنی نہ پہچانا مجکو پس

نام میرا جندب ہی کہ سنا مین نی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو کہ فرماتی تہی نہین نماز بعد نماز صبح کی یہانتک

کہ نکلی آفتاب اور نہین نماز بعد نماز عصر کی یہانتک کہ غائب ہو آفتاب مگر مکہ مین مگر مکہ مین یہ روایت کی ہی احمد اور رزین نی ف کعبہ کا دروازہ بلند ہی

اوسپر چڑہنی کی لیی زینہ تہا چنانچہ اب بہی چوبی زینہ ہی بشکل منبر کی نزدیک زمزم کی ساتہی کعبہ کی رکہا رہتا ہی جب داخلی ہوتی ہی تو اوسکو

لگا دیتی ہین آگی دروازی کعبہ کی اور بعد داخلی کی پہر وہین رکہدیتی ہین پس احتمال ہی کہ اوس وقت مین بہی اسیطرح کا ہو یا اور طرح کا اور

ابوذر کی کہ نام اونکا جندب تہا زینہ پر چڑہ کر یہ بات کہی تا لوگ سبب سچا ہین اونکی کی یقین کرین حدیث کا گویا اشارہ کیا اسپر کہ حضرت

نی انکی حق مین فرمایا تہا کہ نہ سایہ ڈالا آسمان نی اور نہ اوٹہایا زمین نی کوئی بہت گو زیادہ ابوذر سی اور یہ حدیث ضعیف ہی + ح ح +

باب الجماعة وفضلها

باب ہی بیچ بیان جماعت کی اور بزرگی اوسکی کی ف اختلاف کیا ہی علمانی کہ جماعت سنت ہی یا واجب یا فرض عین یا فرض کفایہ بعضون نی کہا کہ فرض عین ہی مگر شرط نہین یہ قول امام احمد اور داود اور عطا اور ابو ثور کا

ہی اور کہتی ہین کہ جو کوئی سنی بانگ نماز کی اور نہ حاضر ہو مسجد مین درست نہین نماز اوسکی اور امام شافعی نی کہا کہ فرض کفایہ ہی اور ابو حنیفہ اور

یاروں اونکی کی نزدیک سنت موکدہ ہی قریب واجب کی اور شیخ ابن الہمام نی نقل کیا کہ اکثر مشائخ ہماری اسپر ہین کہ جماعت واجب ہی اور سنت

اونکا ایسلیی کہتی ہین کہ ثبوت اوسکا سنت سی ہی جیسی نماز عید کی اور بدائع مین لکہا ہی کہ واجب ہی اوپر ہر عاقل بالغ غیر معذور کی حاضر ہونا مسجد مین

جماعت کی لیی اور اگر نہ پاوی ایک مسجد مین واجب نہین پہرنا اور مسجدون مین اور اگر جاوی اچہا ہی اور قدوری نی لکہا ہی کہ اس صورت مین

جمع کری اہل عیال کو اور گہر مین جماعت سی پڑہی اور اختلاف کیا ہی کہ جماعت مسجد محلہ مین افضل ہی یا مسجد جامع مین اور اگر دو مسجدین ہون

محلہ مین اختیار کری قدیمی کو اور اگر دونون برابر ہون اختیار کری قریب تر کو اور اتفاق کہتی ہین کہ جماعت بسبب عذر کی ساقط ہوجاتی ہی

اور وہ بیماری ہی اور دونون طرف سی ہاتہ پانون کٹی ہوئی اور فالج اور چہینا پاؤن شاہ سی اور ضعف کہ اوس سی راہ چل سکی اور اندہا پن

اور بعضون نی کہا کہ مینہ اور کیچڑ اور بہت جاڑا اور بہت اندہیری ہی باتفاق عذر ہی قول صحیح مین + ح ح

الفصل الاول

عن ابی عمر قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم صلوۃ الجماعة تفضل صلوۃ الفذ بسبع وعشرین درجة متفق علیہ

روایت ہی ابن عمر سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی نماز جماعت کی زیادہ ہوتی ہی یعنی ثواب مین نماز اکیلی سی ستائیس درجہ

روایت کی یہ بخاری اور مسلم نی ف اور بعضی روایت مین پچیس درجی آیا ہی اور لکہا ہی علمانی کہ اکثر روایتون مین پچیس ہی درجی آیا ہی

سوای حدیث ابن عمر کی کہ اسمین ستائیس درجی آیا ہی اور تطبیق اسمین یہ ہی کہ پہلی پچیس درجی کی وحی ہوئی ہوگی بعد اوسکی زیادتی کی گئی

از راہ فضل اور انعام کی اور یہ بہی ہی کہ اختلاف بسبب تفاوت احوال مصلی کی ہی اور اختلاف ہی اسمین کہ فضیلت مخصوص ساتہ جماعت کے

مسجد مین ہی یا عام ہی بعضون نی کہا کہ مخصوص ساتہ جماعت کی مسجد مین ہی اور بعضون نی کہا عام ہی + ح + وعن ابی ھریرة

قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم والذی نفسی بیدہ لقد ہممت ان آمر بحطب فیحطب ثم آمر بالصلوۃ فیؤذن لہا ثم آمر رجلا فیؤم الناس ثم اخالف الی رجال وفی روایۃ لا یشہدون الصلوۃ فاحرق علیہم بیوتہم والذی نفسی بیدہ لو یعلم احدہم انہ یجد عرقا سمینا او مرماتین حسنتین لشہد العشاء رواہ البخاری ولمسلم نحوہ

اور روایت ہی ابی ہریرہ سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی

قسم ہی اوس ذات کی کہ جان میری اوسکی ہاتہ میں ہی البتہ قصد کیا مین نی یہ کہ حکم کرون مین لکڑی کسی خادم کو ساتہ جمع کرنی لکڑیون کے
پس جمع کیجاوین لکڑیان پہر حکم کرون مین ساتہ اذان کہنی کی نماز کی لیے یعنی نماز عشا کی لیے پس اذان دیجاوی اوسکی لیے پہر حکم کرون مین
ایک شخص کو پس امامت کری لوگون کی پہر جاؤن مین طرف اون لوگون کی کہ حاضر نہین ہوتی ہین نماز کی لیے یعنی بغیر عذر کی تا کہ جلادون
اونکو اپنا پیچہ اور ایک روایت مین ہی کہ جاؤن مین طرف اون لوگون کی کہ نہین حاضر ہوتی نماز مین پس جلادون مین اونپر گہر اونکی اور
قسم ہی اوس ذات کی کہ جان میری اوسکی ہاتہ مین ہی اگر جانی ایک اونکا یعنی جو کہ نہین حاضر ہوتی جماعت مین یہ کہ پاویگا ایک ہڈی
گوشت کی فربہ بلکہ دو کہر گائین بکری کی اچہی البتہ حاضر ہون نماز عشا مین روایت کی یہ بخاری نی اور مسلم نی مانند اسکی **ف** آمین لیت
اسپر کہ جائز ہی امام کو بسبب عذر کی یہ کہ خلیفہ کری کسی اور کو اور آپ جاوی ضرورت کی لیے اور اسمین مبالغہ ہی بیچ اہتمام کرنی عذاب دینی
اون لوگون کی کہ جماعت مین نہین حاضر ہوتی کہ حضرتؐ نی بذاتہ ارادہ فرمایا کہ امامت ترک کرون اور اونکو عذاب دون اور اخیر حدیث مین
بیان دون ہمتی اونکی کا کیا کہ ایسی امر خسیس دنیاوی مین حاضر ہوتی ہین اور واسطی ثواب آخرت کی اور حاصل کرنی قرب حق کی سستی کرتی ہین

وَعَنْهُ قَالَ اَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَجُلٌ اَعْمٰى فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّهٗ لَيْسَ لِيْ قَائِدٌ يَقُوْدُنِيْ اِلَى الْمَسْجِدِ فَسَاَلَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْ يُّرَخِّصَ لَهٗ فَيُصَلِّيَ فِيْ بَيْتِهٖ فَرَخَّصَ لَهٗ فَلَمَّا وَلّٰى دَعَاهُ فَقَالَ هَلْ تَسْمَعُ النِّدَاءَ بِالصَّلٰوةِ قَالَ نَعَمْ قَالَ فَاَجِبْ رَوَاهُ مُسْلِمٌ

اور روایت ہی اونہین سی کہ کہا آیا نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی پاس ایک شخص اندہا یعنی عبداللہ بن ام مکتوم پس کہا اوسنی اے رسول خدا
تحقیق نہین ہی میری کوئی کہینچنی والا کہ کہینچکر لیجاوی مجکو طرف مسجد کی پس پوچہا اوسنی حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سی یہ کہ
رخصت دین واسطی اوسکی پس نماز پڑہی اپنی گہر مین پس رخصت دی حضرتؐ نی واسطی اوسکی پس جبکہ پیٹہ پہیر کر چلا بلایا اوسکو اور فرمایا
کہ سنتا ہی تو اذان نماز کی کہا اوسنی ہان فرمایا کہ پس حاضر ہو نماز مین روایت کی یہ مسلم نی **ف** حدیث صحیحین مین آیا ہی کہ جب عتبان نے
نی شکوہ کیا بینائی اپنی کا حضرتؐ نی رخصت دی یہ کہ نماز اپنی گہر مین پڑہ لیا کری اوس سی معلوم ہوا کہ اندہی کو اجازت ہی ترک جماعت کی اور
ابن ام مکتوم کو اجازت ندی اسلیے کہ وہ فضلا ہی مہاجرین سی تہی لائق تر حال اونکی کی یہی تہا کہ عمل باولی پر کرین پس پہلی اجازت دی پہر
کی بسبب وحی کی یا بسبب تغیر ہونی اجتہاد کی اور اوسمین کمال مبالغہ ہی بیچ حاضر ہونی مسجد کی ساتہ سننی اذان کی ۔ح ۔ح

وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّهٗ اَذَّنَ بِالصَّلٰوةِ فِيْ لَيْلَةٍ ذَاتِ بَرْدٍ وَرِيْحٍ ثُمَّ قَالَ اَلَا صَلُّوْا فِي الرِّحَالِ ثُمَّ قَالَ اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَاْمُرُ الْمُؤَذِّنَ اِذَا كَانَتْ لَيْلَةٌ ذَاتُ بَرْدٍ وَمَطَرٍ يَقُوْلُ اَلَا صَلُّوْا فِي الرِّحَالِ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ

اور روایت ہی ابن عمر سی یہ کہ اونہون نی اذان دی نماز کی بیچ ایک رات کی کہ سردی تہی
اور باد تہی پہر کہا یعنی بعد فراغ اذان کی کہ خبردار ہو نماز پڑہو گہرون اپنی مین پہر کہا کہ تحقیق رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم حکم فرماتی مؤذن کو
جسوقت کہ ہوتی رات سردی کی اور مینہ کی کہی خبردار ہو نماز پڑہو اپنی گہرون مین روایت کی یہ بخاری اور مسلم نی **ف** اس سی معلوم ہوا
کہ ہوا اور جاڑا سخت اور مینہ بہی عذر ہی ترک جماعت کی لیے اور کہا ابن ہمام نی کہ کہا ابو یوسف نی کہ پوچہا مین نی ابو حنیفہ سی حال جماعت کا
کیچڑ مین پس کہا نہین درست رکہتا مین ترک اوسکا ۔ح ۔ح

وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا وُضِعَ عَشَاءُ اَحَدِكُمْ وَاُقِيْمَتِ الصَّلٰوةُ فَابْدَءُوْا بِالْعَشَاءِ وَلَا يَعْجَلْ حَتّٰى يَفْرُغَ مِنْهُ وَكَانَ

ابْنِ عُمَرَ يُوْضَعُ لَهُ الطَّعَامُ وَتُقَامُ الصَّلٰوةُ فَلَا يَاْتِيْهَا حَتّٰى يَفْرُغَ مِنْهُ وَاِنَّهٗ لَيَسْمَعُ قِرَاءَةَ الْاِمَامِ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ
اور روایت ہی اونہین ابن عمر سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی جسوقت کہ رکہا جاوی کہانا عشا کی وقت کا ایک تمہاری کا
اور قائم کیجاوی نماز تو شروع کرو کہانا اور نہ جلدی کرو یہانتک کہ فارغ ہو اوس سی اور تہی ابن عمر رکہا جاتا واسطی اونکی کہانا اور قائم
ہوتی نماز پس نہ آتی نماز کو یہانتک کہ فارغ ہوتی اوس سی اور تحقیق وہ سنتی قراءۃ امام کی روایت کی یہ بخاری اور مسلم نی **ف** ظاہر یہ ہے
کہ یہ حکم اوس صورت مین ہی کہ نماز پڑہنی والا بہوکا ہو جاتا ہی کہ نماز پڑہیگا تو دہیان کہانی ہی مین رہیگا تو وہان اولی یہی ہی کہ پہلی کہانا کہاوی
کمال اشرطیکہ وقت بہی وسیع ہو + ع ع **وَعَنْ** عَائِشَةَ اَنَّهَا قَالَتْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ
لَا صَلٰوةَ بِحَضْرَةِ الطَّعَامِ وَلَا هُوَ يُدَافِعُهُ الْاَخْبَثَانِ رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہی عائشہ سی کہ تحقیق اونہون نی کہا سنا
مین نی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو کہ فرماتی تہی نہین پوری نماز ہوتی روبرو کہانی کی اور نہ اوس حالت مین کہ دفع کرین اوسکو یعنی حضور
نماز اوسکی کو دونون خبیث یعنی حاجت بول و براز کی روایت کی یہ مسلم نی **ف** کہا نووی نی کہ مکروہ ہی نماز جبکہ کہانا سامنی آوی اور خواہش
رکہتا ہو اوسکی اور اسیطرح جب تقاضا ہو بول و براز کا اور اسی کی حکم مین ہی ہوا اور قی یعنی انکو بہی روک کر نماز نہ پڑہی چاہیی کہ حضور نماز مین
فرق آتا ہی مگر ان سب مین فراخ ہونا وقت کا شرط ہی اور اگر وقت تنگ ہو تو بہر حال پڑہ لی + ع + **وَعَنْ** اَبِيْ هُرَيْرَةَ
قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا اُقِيْمَتِ الصَّلٰوةُ فَلَا صَلٰوةَ اِلَّا الْمَكْتُوْبَةُ رَوَاهُ مُسْلِمٌ
اور روایت ہی ابی ہریرہ سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی جسوقت کہ کہڑی کیجاوی نماز یعنی تکبیر ہو فرضون کی بس نچاہیی کوئی نماز
سوای نماز فرض کی روایت کی یہ مسلم نی **ف** اس سی معلوم ہوا کہ بعد تکبیر کہنی موذن کی سنت فجر کی بہی نہ پڑہی بلکہ شریک ہووی
امام کی ساتہ فرضون مین جیساکہ مذہب شافعی ہی اور امام ابو حنیفہ رح کہتی ہین کہ اگر فجر کی سنت پڑہنی مین ایک رکعت بہی فرض کی ہاتہ
لگی تو سنت پڑہ لی بعد اوسکی شریک جماعت مین ہو تا ثواب سنتون کا بہی ہاتہ سی نجاوی اور ثواب جماعت کا بہی لیکن صف سے
الگ ہو کر اور دروازی مسجد کی پڑہی صف مین نہ پڑہی اور اگر ڈر ہو فوت ہونی دونون رکعت کا تو جماعت ہی مین مل جاوی سنتین
ترک کری کہ ثواب جماعت کا بہت بڑا ہی اور کہا ابن ملک نی سنتین فجر کی مستثنیٰ ہین اس سی سبب قول صلی اللہ علیہ وسلم کی صلوہا وان
طردتکم الخیل یعنی پڑہو سنتین فجر کی اگرچہ ہانکی تمکو لشکر پس اس سی معلوم ہوا کہ فجر کی سنتون کی بڑی تاکید ہی انکو چہوڑی نہین اور کہا ابن ہمام نے
کہ سنت فجر کی قوی تر سنتون کی ہی یہانتک کہ روایت کیا ہی حسن نی امام ابی حنیفہ سی کہ اگر پڑہی اونکو بیٹہکر بغیر عذر کی نہین جائز ہی ع ع
وَعَنْ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا اسْتَاْذَنَتِ امْرَاَةُ اَحَدِكُمْ اِلَى الْمَسْجِدِ فَلَا يَمْنَعْهَا مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ
اور روایت ہی ابن عمر سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی جسوقت کہ پروانگی مانگی عورت ایک تمہاری کی طرف مسجد کی بس منع
کری اوسکو روایت کی یہ بخاری اور مسلم نی **ف** کہا نووی نی کہ یہ نہی محمول ہی کراہت تنزیہی پر اور کہا مظہر نی کہ یہ نہین دلیل ہی اوپر جائز
ہونی نکلنی عورتون کی طرف مسجد کی نماز کی لیی لیکن ہماری زمانہ مین مکروہ ہی خوف فتنہ کی لیی چنانچہ موید ہی اسکی حدیث بخاری اور مسلم کی
حضرت عائشہ سی کہ اگر رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم دیکہتی اوس چیز کو کہ پیدا کی ہی عورتون نی البتہ منع کرتی اونکو جیسی کہ منع کی گئین عورتین
بنی اسرائیل کی اور ابن مسعود سی منقول ہی کہ منع کیا عورتون کو نکلنی سی مگر بڑہیون کی بیچ کپڑون کاروبار کی یعنی میلی پرانی کپڑون مین
حاصل یہ کہ عورتین بڑہیان بغیر بناو سنگار اور خوشبو کی مسجد مین جاوین تو جائز ہی اور جوانون کو نہین جائز اور اوسوقت مین عورتین

اور نسائی نے مانند اسکی ف یعنی اپنی خوشبو سے لوگون کو رغبت دلانے کر اوسکو دیکھا پس اوسکو زنا آنکھون کا حاصل ہوا اور یہ جو باعث اوسکی ہوئی گویا اوسنے زنا کیا + ع وعن ابی بن کعب قال صلی بنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یوم الصبح فلما سلم قال اشاھد فلان قالوا لا قال اشاھد فلان قالوا لا قال ان ھاتین الصلوتین اثقل الصلوات علی المنافقین ولو تعلمون ما فیھما لاتیتموھما ولو حبوا علی الرکب وان الصف الاول علی مثل صف الملئکۃ ولو علمتم ما فضیلتہ لابتدرتموہ وان صلوۃ الرجل مع الرجل ازکی من صلوتہ وحدہ وصلوتہ مع الرجلین ازکی من صلوتہ مع الرجل وما کثر فھو احب الی اللہ رواہ ابوداود والنسائی

اور روایت ہے ابی بن کعب سے کہ کہا نماز پڑہائی ہمکو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک دن صبح کی پس جب سلام پھیرا فرمایا کیا حاضر ہے فلانا یعنی نام اوسکا لیا عرض کیا صحابہ نے کہ نہین فرمایا کیا حاضر ہے فلانا یعنی کسی اور کا نام لیا عرض کی صحابہ نے کہ نہین فرمایا تحقیق یہ دونون نمازین یعنی فجر اور عشا کی بہت گران ہوتی ہین نمازون مین منافقون پر اور اگر جانتے تم کہ کیا کچہ ثواب ہے ان دونون مین البتہ آتے تم ان دونون کو اگرچہ چلتے گھٹنون پر یعنی افتان اور خیزان اور تحقیق صف پہلی مانند صف فرشتون کی ہے یعنی ثواب اور بزرگی مین اور قرب مین ساتہ اللہ کے اور اگر جانتے تم کہ کیا ثواب ہے اوسکا البتہ جلدی کرتے تم اوسمین پہونچنے کی لیے اور تحقیق نماز آدمی کی ساتہ ایک شخص کے ثواب زیادہ رکہتی ہے نماز اوسکی سے اکیلی اور نماز اوسکی ساتہ دو شخصون کے زیادہ ثواب رکہتی ہے نماز اوسکی سے ساتہ ایک شخص کے اور جسقدر زیادہ ہون پس وہ زیادہ تر محبوب ہے طرف اللہ کی روایت کی یہ ابوداود اور نسائی نے ف یہ دو نمازین منافقون پر ایسی بہاری ہوتی ہین کہ کسل انمین بہت ہوتا ہے اور ریا کو دخل کم ہے + ع + وعن ابی الدرداء قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ما من ثلثۃ فی قریۃ ولا بدو لا تقام فیھم الصلوۃ الا قد استحوذ علیھم الشیطن فعلیک بالجماعۃ فانما یاکل الذئب القاصیۃ رواہ احمد وابوداود والنسائی اور روایت ہے ابی درداء سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے نہین تین شخص بستی مین اور نہ بادیہ مین کہ نہ جماعت کیجاوے اونمین نماز کی مگر تحقیق غالب ہوتا ہے اونپر شیطان پس لازم کر اپنے جماعت پس سوا اسکے نہین کہ کہاتا ہے بہیڑیا اوس بکری کو کہ دور ہو ریوڑ سے روایت کی یہ احمد اور ابوداود اور نسائی نے ف یعنی اگر تین شخص بستی مین یا بادیہ مین یعنی جنگل مین رہتے ہون اور جماعت نکرین تو شیطان اونپر غالب ہوتا ہے وعن ابن عباس قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من سمع المنادی فلم یمنعہ من اتباعہ عذر قالوا وما العذر قال خوف او مرض لم تقبل منہ الصلوۃ التی صلی رواہ ابوداود والدارقطنی اور روایت ہے ابن عباس سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جس شخص کہ سنی اذان اذان کہنے والے کی پس نہ باز رکہے اوسکو مؤذن کی تابعداری سے کوئی عذر کہا صحابہ نے اور کیا ہے عذر کہا ڈرنا یعنی دشمن سے یا بیماری نہین قبول کیجاتی اوس سے نماز جو کہ بغیر جماعت کی پڑہے یعنی اگر مسجد مین پڑہے روایت کی یہ ابوداود اور دارقطنی نے ف صحابہ نے کہا ہے عذر یعنی جب ابن عباس نے یہ حدیث بیان کی تو لوگون نے پوچہا کہ عذر کیا ہے اونہون نے کہا ڈر یعنی ڈر جان کا ہو یا آبرو کا یا مال کا اور کہا ابن الملک نے کہ ڈر ظلم کا ہو یا قرضدار کا اور ہو مفلس اور اور عذر اوپر بیان ہو چکی ہین کہ مینہ ہو اور بہت جاڑا ہو یا کہانا چنا ہو یا حاجت استنجے کی ہو پس یہ سب چیزین عذر ہین اور عذر بیماری ہے یعنی ایسی بیماری کہ پہونچ نہ سکے مسجد مین کذا فی شرح المنیۃ پس دلیل ہے کہ جو کوئی اذان سنے اور پہر مؤذن کی تابعداری نکرے یعنی جماعت مین بلا عذر نہ حاضر ہو تو نماز اوسکی نہین قبول ہوگی اور اگر

سے دل نہ حاضر ہوا تو مقبول ہی ہاں نہیں قبول ہونی نماز کی یعنی کہ ثواب نہیں پاوے اور نماز کا اگرچہ فرضیت ساقط ہو جاتی ہی یا یہی کہ
اوس غصب کی گئی زمین پر پڑھی اور یہ سبطرح ہی کہ نماز ساتہ مال حرام کی وہ ناقص ہی علما کا اسپر کہ نہیں رخصت ہی بیچ ترک جماعت کی مگر
عذر سے سبب احادیث کی اور اوس کی پہلی گذری • ع • وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اَرْقَمَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى
اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ اِذَا اُقِيْمَتِ الصَّلٰوةُ وَوَجَدَ اَحَدُكُمُ الْخَلَاءَ فَلْيَبْدَاْ بِالْخَلَاءِ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ
وَرَوٰى مَالِكٌ وَاَبُوْ دَاوُدَ وَالنَّسَائِيُّ نَحْوَهٗ اور روایت ہی عبداللہ بن ارقم سی کہ کہا سنا مین نی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم
کو کہتی تہی جسوقت کہ قائم کیجاوی نماز اور پاوی ایک تمہارا حاجت پائخانہ کی پس چاہی کہ ابتدا کری ساتہ پائخانہ کی یعنی اگرچہ جماعت فوت ہو
اس حدیث کو روایت کی ترمذی نے روایت کی مالک اور ابوداود اور نسائی نے مانند اسکی • وَعَنْ ثَوْبَانَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثَلٰثٌ لَا يَحِلُّ لِاَحَدٍ اَنْ يَفْعَلَهُنَّ لَا يَؤُمُّ رَجُلٌ قَوْمًا فَيَخُصُّ نَفْسَهٗ بِالدُّعَاءِ
دُوْنَهُمْ فَاِنْ فَعَلَ فَقَدْ خَانَهُمْ وَلَا يَنْظُرُ فِيْ قَعْرِ بَيْتٍ قَبْلَ اَنْ يَسْتَاْذِنَ فَاِنْ فَعَلَ ذٰلِكَ فَقَدْ خَانَهُمْ وَلَا يُصَلِّ وَهُوَ
حَقِنٌ حَتّٰى يَتَخَفَّفَ رَوَاهُ اَبُوْ دَاوُدَ وَلِلتِّرْمِذِيِّ نَحْوُهٗ اور روایت ہی ثوبان سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی تین چیزین
ہیں کہ نہیں حلال کسی کی یہ کہ کری اونکو نہ امام ہو آدمی کسی قوم کا پس خاص کری ذات اپنی کو ساتہ دعا کی بدون اونکی یعنی مد پر
شریک نکری پس اگر کیا یہ پس تحقیق خیانت کی اوسنی اونکی اور نہ نظر کری اندر گھر کسی کی پہلی اس سی کہ اذن مانگی پس اگر کیا یہ تحقیق
خیانت کی اونکی اور نہ نماز پڑہی اوس حالت مین کہ بند کیے ہو پیشاب یا پائخانہ کو یہانتک کہ ہلکا ہو یعنی اونسی فارغ ہو روایت کی ابوداود
اور ترمذی نی مانند اسکی • وَعَنْ جَابِرٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تُؤَخِّرُوا الصَّلٰوةَ لِطَعَامٍ وَّلَا
لِغَيْرِهٖ رَوَاهُ فِيْ شَرْحِ السُّنَّةِ اور روایت ہی جابر سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی نہ تاخیر کرو نماز کو یعنی اوسکی وقت تا
واسطی کہانی کی اور نہ واسطی غیر اوسکی کی روایت کی یہ شرح السنہ مین **ف** اوپر جو گذرا ہی کہ کہانا پہلی کہا لیا کری اور نماز بعد پڑہی اور یہاں
فرمایا کہ نماز کو تاخیر نکرو طعام وغیرہ کی لیی تو یہ محمول ہی اسپر کہ تاخیر کرنی مین وقت جاتا ہو تو جب یہی حکم ہی کہ تاخیر نکری اور وہ حکم اوس
صورت مین ہی کہ وقت فراخ ہو اور کہانا حاضر ہو اور خواہش ہو اوسکی تو جب یہی چاہیے کہ پہلی کہا لی پس تعارض نہ باقی رہا • دو نون حکم ثابت ہوئے

اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ لَقَدْ رَاَيْتُنَا وَمَا يَتَخَلَّفُ عَنِ الصَّلٰوةِ
اِلَّا مُنَافِقٌ قَدْ عُلِمَ نِفَاقُهٗ اَوْ مَرِيْضٌ اِنْ كَانَ الْمَرِيْضُ لَيَمْشِيْ بَيْنَ رَجُلَيْنِ حَتّٰى يَاْتِيَ الصَّلٰوةَ وَقَالَ اِنَّ رَسُوْلَ
اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَّمَنَا سُنَنَ الْهُدٰى وَاِنَّ مِنْ سُنَنِ الْهُدٰى الصَّلٰوةَ فِي الْمَسْجِدِ الَّذِيْ يُؤَذَّنُ
فِيْهِ وَفِيْ رِوَايَةٍ قَالَ مَنْ سَرَّهٗ اَنْ يَلْقَى اللّٰهَ غَدًا مُسْلِمًا فَلْيُحَافِظْ عَلٰى هٰؤُلَاءِ الصَّلَوَاتِ الْخَمْسِ حَيْثُ
يُنَادٰى بِهِنَّ فَاِنَّ اللّٰهَ شَرَعَ لِنَبِيِّكُمْ سُنَنَ الْهُدٰى وَاِنَّهُنَّ مِنْ سُنَنِ الْهُدٰى وَلَوْ اَنَّكُمْ صَلَّيْتُمْ فِيْ بُيُوْتِكُمْ كَمَا يُصَلِّيْ
هٰذَا الْمُتَخَلِّفُ فِيْ بَيْتِهٖ لَتَرَكْتُمْ سُنَّةَ نَبِيِّكُمْ وَلَوْ تَرَكْتُمْ سُنَّةَ نَبِيِّكُمْ لَضَلَلْتُمْ وَمَا مِنْ رَجُلٍ يَتَطَهَّرُ فَيُحْسِنُ الطُّهُوْرَ
ثُمَّ يَعْمِدُ اِلٰى مَسْجِدٍ مِّنْ هٰذِهِ الْمَسَاجِدِ اِلَّا كَتَبَ اللّٰهُ لَهٗ بِكُلِّ خَطْوَةٍ يَخْطُوْهَا حَسَنَةً وَّرَفَعَهٗ بِهَا دَرَجَةً
وَّحَطَّ عَنْهُ بِهَا سَيِّئَةً وَلَقَدْ رَاَيْتُنَا وَمَا يَتَخَلَّفُ عَنْهَا اِلَّا مُنَافِقٌ مَّعْلُوْمُ النِّفَاقِ وَلَقَدْ كَانَ الرَّجُلُ يُؤْتٰى بِهٖ يُهَادٰى
بَيْنَ الرَّجُلَيْنِ حَتّٰى يُقَامَ فِي الصَّفِّ رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہی عبداللہ بن مسعود سی کہ کہا تحقیق دیکہا مین نی اپنی تئین

اور صحابہ کو اوس حالت مین کہ نہین پیچھے رہتا تھا نماز با جماعت سے مگر منافق کہ معلوم اور ظاہر تھا نفاق اوسکا یعنی جو کہ نفاق پوشیدہ رکھتا تھا
وہ بھی نہین باز رہتا تھا جماعت سے یا بیمار یعنی جو کہ اصلا طاقت مسجد مین آنے کی نہ رکھتا ہو وہ بھی باز رہتا تحقیق تھا بیمار کہ البتہ چلتا درمیان
دو شخصون کے یہانتک کہ آتا نماز مین اور کہا ابن مسعود نے کہ تحقیق پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے سکھائی ہمکو طریقے ہدایت کے اور تحقیق
طریقون ہدایت کے سے ہے نماز پڑھنی یعنی جماعت سے اوس مسجد مین کہ اذان دیجاتی ہو اوسمین اور ایک روایت مین یون ہے کہ کہا ابن
مسعود نے جس شخص کو خوش آوے یہ کہ ملاقات کرے اللہ تعالیٰ سے کل کو یعنی مسلمان پس چاہیے کہ محافظت کرے ان پانچون نمازون پر اوس
جگہ کہ اذان دیجاوے واسطے اونکی یعنی جماعت سے ادا کرے مسجدین پس تحقیق اللہ تعالیٰ نے مقرر کیے واسطے نبی تمہارے کے طریقے ہدایت کے
اور تحقیق یہ نمازین پانچون جماعت سے پڑھنی طریقون ہدایت کی سے ہین اور اگر تحقیق تم نماز پڑھو اپنے گھرون مین یعنی اگرچہ جماعت سے
جیسا کہ نماز پڑھتا ہے یہ پیچھے رہنے والا اپنے گھر مین البتہ چھوڑو گے سنت نبی اپنے کی اور اگر چھوڑو گے تم سنت نبی اپنے کی البتہ گمراہ ہوگے اور نہین
کوئی شخص کہ وضو کرے پس اچھا وضو کرے یعنی واجبات اور آداب اوسکے بجالاوے پھر قصد کرے طرف مسجد کی ان مساجد مین سے مگر لکھتا ہے
اللہ تعالیٰ واسطے اوسکے بدلے ہر قدم کے کہ قدم رکھتا ہے ایک نیکی اور بلند کرتا ہے اوسکو بسبب اوس قدم کے ایک درجہ اور دور کرتا ہے اوسکے
سبب اوسکی ایک برائی اور البتہ تحقیق دیکھا مین نے اپنے تئین اور صحابہ کو اوس حالت مین کہ نہین پیچھے رہتا تھا جماعت سے مگر منافق
ایسا کہ معلوم تھا نفاق اوسکا اور تحقیق تھا آدمی یعنی بیمار کہ لایا جاتا نماز مین اوس حالت مین کہ تکیہ کرتا درمیان دو آدمیون کے یعنی بسبب
نہایت ضعف کے یہانتک کہ کھڑا کیا جاتا صف مین روایت کی یہ مسلم نے ف سنن ہدی یعنی وہ طریقے کہ عمل کرنا اونپر موجب ہدایت اور
پہونچنے کا درگاہ قرب اور رضا باری تعالیٰ کا ہو افعال حضرتؐ کی دو طرح کی تھی ایک وہ کہ حضرتؐ بطریق عبادت کی کرتے تھے اور ایک وہ
کہ بطریق عادت کی کرتے جو بطریق عادت کی کرتے اونکو سنن زوائد کہتے ہین اور جو بطریق عبادت کی کرتے تھے اونکو سنن ہدی کہتے ہین
پھر آگے سنن ہدی کی دو قسمین ہین سنن موکدہ اور سنن غیر موکدہ سنن موکدہ وہ ہین کہ حضرتؐ نے بطریق مواظبت کی کین یا تاکید فرمائی اور
غیر موکدہ وہ کہ جنپر مواظبت اور تاکید نہ کی اور یہان سنن ہدی سے سنن موکدہ مراد ہین اور جو کہ جماعت کو واجب کہتے ہین اونکی بھی بنا
یہی ہے کہ وہ بھی سنن ہدی مین داخل ہے تتمہ اور روایت ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے بطریق مرفوع کہ فرمایا ظلم پورا ظلم اور کفر اور
نفاق وہ ہے کہ سنا اللہ کی پکارنیوالے کو کہ پکارتا ہے طرف نماز کی پس نہ جواب دیا اوسکو روایت کی یہ احمد اور طبرانی نے پس معلوم ہوا کہ یہ
وعید آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا ہے اوپر ترک کرنے جماعت کی مسجد مین اور یہ جو کہا کہ جیسا کہ نماز پڑھتا ہے یہ پیچھے رہنے والا ظاہرا یہ ایک شخص تھا
کہ جماعت مین نہین حاضر ہوتا تھا ۱۲ مولانا **وعن** ابی ہریرۃ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال لولا ما فی البیوت
من النساء والذریۃ اقمت صلوۃ العشاء وامرت فتیانی یحرقون ما فی البیوت بالنار رواہ احمد
اور روایت ہے ابی ہریرہ سے کہ نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا اگر نہوتین گھر مین عورتین اور اولاد حکم کرتا مین برپا کرنے نماز عشا کا
اور حکم کرتا مین خادمون اپنے کو کہ جلادین اوس چیز کو کہ گھرون مین ہے ساتھ آگ کے روایت کی یہ احمد نے ف یعنی عورتین اور بچے گھر مین ہوتے
ہین اور اونپر جماعت واجب نہین ہے اگر یہ گھرون مین نہوتے تو حکم کرتا نماز عشا کی برپا کرنے کا اور صحابہ کو کہتا کہ جو لوگ جماعت مین حاضر
نہین ہوئے اونکو اور اونکے اسباب کو جلادین اس سے معلوم ہوا کہ تارک جماعت بڑا گنہگار ہوتا ہے کہ اسکی سزا یہ ہوئی کہ حضرتؐ نے ارادہ
اونکے جلانیکا کیا ۱۲ مترجم **وعنہ** قال امرنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا کنتم فی المسجد

عَيْنَاهُ فَقَالَ عُمَرُ لَأَنْ أَشْهَدَ صَلٰوةَ الصُّبْحِ فِي جَمَاعَةٍ أَحَبُّ إِلَيَّ مِنْ أَنْ أَقُوْمَ لَيْلَةً رَوَاهُ مَالِكٌ

اور روایت ہی ابی بکر بن سلیمان بن ابی حثمہ سی کہ کہا تحقیق عمر بن خطاب نی نہ پایا سلیمان بن ابی حثمہ کو نماز صبح مین اور تحقیق حضرت عمر صبح کو گئی طرف بازار کی اور مکان سلیمان کا تہا درمیان مسجد اور بازار کی پس گذری اوپر شفا کی کہ نام سلیمان کی ماں کا ہی پس کہا عمر نی واسطی اوسکی نہین دیکہا مین نی سلیمان کو نماز صبح مین پس کہا ماں سلیمان کی نی تحقیق سلیمان نی رات گذاری تہی نماز پڑہتی پس غلبہ کیا آنکھون اوسکی نی یعنی نیند اوسکی نی پس کہا حضرت عمر رضی نی البتہ حاضر ہونا میرا نماز صبح کو جماعت مین بہتر ہی طرف میری سی قیام کرنی میری سی رات کو روایت کی یہ مالک نی **ف** اس سی معلوم ہوا کہ نماز صبح کی جماعت سی پڑہنی افضل ہی نماز رات اور تہجد کی سی + ح + **وعن** أَبِي مُوْسَى الْأَشْعَرِيِّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِثْنَانِ فَمَا فَوْقَهُمَا جَمَاعَةٌ رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ

اور روایت ہی ابی موسی اشعری سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی دو شخص اور زیادہ اونسی جماعت ہی روایت کی یہ ابن ماجہ نی **ف** یعنی اگر دو آدمی ہون ایک امام اور دوسرا مقتدی تو جماعت ہو جاتی ہی + ح **وعن** بِلَالِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ عَنْ أَبِيْهِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَمْنَعُوا النِّسَاءَ حُظُوْظَهُنَّ مِنَ الْمَسَاجِدِ إِذَا اسْتَأْذَنَّكُمْ فَقَالَ بِلَالٌ وَاللّٰهِ لَنَمْنَعُهُنَّ فَقَالَ لَهُ عَبْدُ اللّٰهِ أَقُوْلُ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَتَقُوْلُ أَنْتَ لَنَمْنَعُهُنَّ وَفِي رِوَايَةِ سَالِمٍ عَنْ أَبِيْهِ قَالَ فَأَقْبَلَ عَلَيْهِ عَبْدُ اللّٰهِ فَسَبَّهُ سَبًّا مَا سَمِعْتُهُ سَبَّهُ مِثْلَهُ قَطُّ وَقَالَ أُخْبِرُكَ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَتَقُوْلُ وَاللّٰهِ لَنَمْنَعُهُنَّ رَوَاهُ مُسْلِمٌ

اور روایت ہی بلال بن عبد اللہ بن عمر سی اونسی نقل کی اپنی باپ سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی نہ منع کرو عورتون کو انکی حصی مسجدون سی جبکہ پروانگی مانگین تم سی مسجد کی جانی کی یعنی بسبب حاضر ہونی مسجدون کی جو ثواب اونہین ملتا ہی اوسکی حاصل کرنی سی روکو مت یعنی نماز کی لیی مسجد مین جانی دو پس کہا بلال نی قسم ہی اللہ کی البتہ منع کرین گی ہم اونکو پس کہا بلال کو عبد اللہ نی کہتا ہون مین کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی اور تو کہتا ہی البتہ منع کرین گی ہم اونکو اور بیچ روایت سالم کی روایت کیا اونسی اپنی باپ سی کہا پھر متوجہ ہوئی بلال پر عبد اللہ پس برا کہا اوسکو برا کہنا نہین سنا مین نی اونکو کہ برا کہا ہو اوسکو مانند اوسکی کبہی اور کہا کہ خبر دیتا ہون مین تجکو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سی اور تو کہتا ہی قسم ہی اللہ کی البتہ منع کرین گی ہم اونکو روایت کی یہ مسلم نی **ف** ظاہر یہ ہی کہ عبد اللہ غصی ایسی ہوئی کہ اسطرح جواب دینی مین مقابلہ معلوم ہوتا تہا حدیث کا ساتہ رای کی اگر عذر فساد وقت کا بیان کرتی اور کہتی کہ اس وقت مین مناسب نہین ہی عورتون کو نکلنا تو وہ خفا نہ ہوتی اور ایسی اتباع کیا ہی اونکا علما نی بیچ منع کرنی نکلنی عورتون کی پس ہدایہ مین لکہا ہی کہ مکروہ ہی حاضر ہونا عورتون کا جماعتون مین یعنی جوان عورتون کا اور شیخ ابن ہمام نی کہا ہی کہ وہ منع کی گئین ہیں حضور جماعات سی اور پہلی گذر ہی چکا ہی متظہر سی کہ نکلنا انکا طرف مسجد کی نماز کی لیی ہماری زمانہ مین مکروہ ہی + ح ع + **وعن** مُجَاهِدٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا يَمْنَعَنَّ رَجُلٌ أَهْلَهُ أَنْ يَأْتُوا الْمَسَاجِدَ فَقَالَ ابْنٌ لِعَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ فَإِنَّا نَمْنَعُهُنَّ فَقَالَ عَبْدُ اللّٰهِ أُحَدِّثُكَ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَتَقُوْلُ هٰذَا قَالَ فَمَا كَلَّمَهُ عَبْدُ اللّٰهِ حَتّٰى مَاتَ رَوَاهُ أَحْمَدُ

اور روایت ہی مجاہد سی اونسی نقل کی عبد اللہ بن عمر سی یہ کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نی فرمایا نہ منع کری کوئی شخص اہل اپنی کو اس سی کہ آوین مسجدون مین پس کہا ایک بیٹی عبد اللہ بن عمر کی نی یعنی بلال نی ہم منع کرین گی اونکو پس کہا عبد اللہ نی مین حدیث بیان کرتا ہون تجکو

حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے اور تو کہتا ہے یہ کہنا ہا ہتی پس نہ بولی اوس سے عبد اللہ یہاں تک کہ وفات ہوئی روایت کی ابو داؤد نے
ف اس حدیث سے معلوم ہوا ترک کرنا ملاقات کا اولاد سے واسطے ترک کرنے سنت کی ﴿ ح

بَابُ تَسْوِيَةِ الصَّفِّ

باب ہے بیچ بیان برابر کرنے صف کی ف یعنی آپس میں ملکر کھڑے ہوں درمیان میں جگہ نہ چھوڑیں کہ آگے پیچھے ہٹ کر کھڑے ہوں برابر کھڑے رہیں
اور اگر صفیں کئی ہوں اس طرح کھڑے ہوں کہ فرق درمیان میں برابر رہے ﴿ ح

اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ

عَنِ النُّعْمَانِ بْنِ بَشِيْرٍ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُسَوِّيْ صُفُوْفَنَا حَتّٰى كَاَنَّمَا يُسَوِّيْ بِهَا الْقِدَاحَ حَتّٰى رَاٰى اَنَّا قَدْ عَقَلْنَا عَنْهُ ثُمَّ خَرَجَ يَوْمًا فَقَامَ حَتّٰى كَادَ اَنْ يُّكَبِّرَ فَرَاٰى رَجُلًا بَادِيًا صَدْرُهٗ مِنَ الصَّفِّ فَقَالَ عِبَادَ اللّٰهِ لَتُسَوُّنَّ صُفُوْفَكُمْ اَوْ لَيُخَالِفَنَّ اللّٰهُ بَيْنَ وُجُوْهِكُمْ رَوَاهُ مُسْلِمٌ

روایت ہے نعمان بن بشیر سے کہ کہا تھے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم برابر کرتے صفیں ہماری یہاں تک کہ گویا برابر کرتے ساتھ اون کے تیر کو یہاں تک کہ دیکھا تحقیق سمجھے ہم اوس سے یعنی برابر کرنا صفوں کا پھر نکلے ایک دن پس کھڑے ہوئے یہاں تک کہ قریب تھے کہ تکبیر کہیں پس دیکھا ایک شخص کو کہ باہر نکلا ہوا ہے سینہ اوسکا صف سے پس کہا اے بندو اللہ کے برابر کرو اپنی صفوں کو یا خلاف ڈالیگا اللہ درمیان مونہوں تمہارے کے روایت کی یہ مسلم نے ف گویا برابر کرتے ساتھ اون کے تیروں کو یہ مثل ہے بیچ راستی اور ہمواری کی کہ تیروں سے تیر ڈکو ہموار اور سیدھا کرتے ہیں بیان مبالغہ ہے کہ صفوں کو ایسا سیدھا اور برابر کرتے کہ تیروں کو اونسے سیدھا کرلیں اور بعضوں نے کہا ہے کہ یہ عبارت محمول قلب پر ہے پس معنی یہ ہونگے کہ گویا برابر کرتے اونکو ساتھ تیروں کے اور حاصل اخیر جملہ کا مظہر نے یہ بیان کیا ہے کہ ادب ظاہر کا علامت ہے ادب باطن کا پس اگر نہ اطاعت کروگے اللہ اور رسول کے حکم کی ظاہر میں تو یہ پہونچاوے گا طرف اختلاف قلوب کے پس باعث ہوگا کدورت کا پھر سرایت کرے گی یہ طرف ظاہر تمہارے کی پس واقع ہوگی درمیان تمہارے عداوت اسطرح کی کہ اعراض کرے گا بعض تمہارا بعض سے ﴿ ح

وَعَنْ اَنَسٍ قَالَ اُقِيْمَتِ الصَّلٰوةُ فَاَقْبَلَ عَلَيْنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِوَجْهِهٖ فَقَالَ اَقِيْمُوْا صُفُوْفَكُمْ وَتَرَاصُّوْا فَاِنِّيْ اَرَاكُمْ مِنْ وَّرَاءِ ظَهْرِيْ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ وَفِي الْمُتَّفَقِ عَلَيْهِ قَالَ اَتِمُّوا الصُّفُوْفَ فَاِنِّيْ اَرَاكُمْ مِنْ وَّرَاءِ ظَهْرِيْ

اور روایت ہے انس سے کہ کہا قائم کی گئی نماز پس متوجہ ہوئے ہمپر رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم ساتھ مونہہ اپنے کے پس فرمایا سیدھی کرو اپنی صفونکو اور آپس میں نزدیک کھڑے رہو پس تحقیق میں دیکھتا ہوں تمکو پیچھے پیٹھ اپنی کے سے یعنی نماز کی حالت میں مکاشفہ سے مصلیوں کا حال معلوم کرتا ہوں روایت کی یہ بخاری نے اور بیچ بخاری اور مسلم کی یہ ہے کہ پورا کرو صفونکو پس تحقیق میں دیکھتا ہوں تمکو پیچھے پیٹھ اپنی کے سے ف پورا کرو صفوں کو یعنی جب تک پہلی صف بھر نہ لے دوسری صف نہ قائم کرو ﴿ ح

وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَوُّوْا صُفُوْفَكُمْ فَاِنَّ تَسْوِيَةَ الصُّفُوْفِ مِنْ اِقَامَةِ الصَّلٰوةِ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اِلَّا اَنَّ عِنْدَ مُسْلِمٍ مِنْ تَمَامِ الصَّلٰوةِ

اور روایت ہے اونہیں سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے برابر کرو صفوں اپنی کو پس تحقیق برابر صفوں کا تمام کرنے نماز میں سے ہے روایت کی یہ بخاری اور مسلم نے مگر یہ کہ نزدیک مسلم کے لفظ من تمام الصلوۃ کا ہے ف یعنی کلام اللہ میں جو آیا ہے اقیموا الصلوۃ یعنی پڑھو نماز ساتھ تعدیل ارکان اور رعایت سنن اور آداب کے پس فرمایا کہ برابر کرنا صفوں کا بھی اوسیمیں سے ہے ﴿ ح

وَعَنْ اَبِيْ مَسْعُوْدٍ الْاَنْصَارِيِّ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَمْسَحُ مَنَاكِبَنَا فِي الصَّلٰوةِ وَيَقُوْلُ اسْتَوُوْا وَلَا تَخْتَلِفُوْا فَتَخْتَلِفَ قُلُوْبُكُمْ لِيَلِيَنِيْ مِنْكُمْ اُولُوا الْاَحْلَامِ وَالنُّهٰى ثُمَّ الَّذِيْنَ يَلُوْنَهُمْ ثُمَّ الَّذِيْنَ يَلُوْنَهُمْ قَالَ اَبُوْ مَسْعُوْدٍ فَاَنْتُمُ الْيَوْمَ اَشَدُّ اخْتِلَافًا رَوَاهُ مُسْلِمٌ

اور روایت ہی ابی مسعود انصاری سی کہا کہ تھی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم ہاتھ لگاتی ہماری مونڈہون پر نماز میں یعنی جب وقت ارادہ کرتی نما
پڑہنی کا اور فرماتی برابر ہو جاؤ اور نہ اختلاف کرو پس مختلف ہونگی دل تمہاری چاہیی کہ متصل ہون میری تم مین سی صاحبان بلوغ کی
اور عقل کی پھر وہ لوگ کہ قریب ہین انکی کہا ابو مسعود نی پس تم آجکی دن بہت اختلاف کرتی ہو روایت کی یہ مسلم نی ف اور نہ اختلاف کرو
یعنی بدن برابر رکھو ورنہ دلون مین اختلاف پڑیگا تحقیق اس مقام کی یہ ہی کہ درمیان قلب اور اعضا کی تعلق عجیب اور تاثیر غریب ہی
کہ سرایت کرتی ہی مخالفت ہر ایک کی طرف دوسری کی کیا نہین دیکھتا ہی تو کہ ٹھنڈک ظاہر کی تاثیر کرتی ہی باطن مین اور اسیطرح باطن کی
ظاہر مین اب آگی ترتیب جماعتون کی بیان کی کہ متصل ہون میری یعنی پہلی صف مین کھڑی ہون صاحبان بلوغ کی اور عقل کی تا یاد کرین
کیفیت نماز کی اور احکام اوسکی اور پہونچا دین امت کو پھر دوسری صف مین وہ کہ قریب اون کی ہین یعنی لڑکی اور جو کہ قریب بلوغ کی ہین
کرا نکو مراہق کہتی ہین پھر تیسری صف مین کہ قریب اونکی ہین یعنی خنثی کہ علامت مردی اور زنی دونون کی رکھتی ہین اور بعد اوسکی صف
عورتون کی کھڑی رہی اور نہین ذکر کی اسلیی کہ متعین ہین کہ بعد اوسکی رہتی ہین اور پس تم آجکی دن بہت اختلاف کرتی ہو یعنی سبب اس اختلاف
اور فتنون کا یہی ہی کہ صفین اپنی برابر نہین کرتی + ع ع وعن عبد الله بن مسعود قال قال رسول الله صلى الله
عليه وسلم ليلني منكم اولوا الاحلام والنهى ثم الذين يلونهم ثلثا واياكم وهيشات الاسواق رواه مسلم
اور روایت ہی عبد اللہ بن مسعود سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی چاہیی کہ نزدیک ہون میری تم مین سی صاحب بلوغ کی اور عقل
کی پھر وہ لوگ کہ قریب ہین اونکی تین بار فرمایا اور بچو تم شور کرنی بازار والون کی سی یعنی مسجدون مین شور مانند شور بازار والون کی نکرو روایت
کی یہ مسلم نی ف تین بار فرمایا یعنی اس حدیث مین ثم الذين يلونهم کو تین بار فرمایا پس مراتب مسنون کی چار ہوئی پہلی حدیث مین جماعت چوتھی
کی نہین مذکور ہوئی اور یہان مذکور ہوئی + ع + وعن ابى سعيد الخدرى قال راى رسول الله صلى الله
عليه وسلم فى اصحابه تاخرا فقال لهم تقدموا واتموا بى وليأتم بكم من بعدكم لا يزال قوم يتاخرون
حتى يؤخرهم الله رواه مسلم اور روایت ہی ابی سعید خدری سی کہ کہا دیکھی حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی یارون
اپنی مین تاخیر پس فرمایا واسطی اونکی آگی بڑھو اور اقتدا کرو میرا اور چاہیی کہ اقتدا کرین ساتھ تمہاری وہ کہ ہون پیچھی تمہاری ہمیشہ رہیگی
ایک قوم تاخیر کرتی یہانتک کہ پیچھی ڈالیگا اونکو اللہ یعنی رحمت و فضل اپنی سی روایت کی یہ مسلم نی ف یارون اپنی مین تاخیر یعنی دیکھا
کہ صف سی پیچھی رہی جاتی ہین اونکو فرمایا کہ آگی بڑھو اور پہلی صف مین کھڑی رہو اور اقتدا کرو میرا یعنی پیچھی میری متصل کھڑی رہو تا
کہ مجھی دیکھو اور تمہاری متابعت وہ کرین کہ تمہاری پیچھی کھڑی ہون اسلیی کہ صف پیچھی کی متابعت اگلون کی کرتی ہی یعنی افعا
انکی دیکھتی ہین اور اوسیطرح وہ بھی کرتی ہین پس یہ متابعت باعتبار ظاہر کی ہی اور حقیقت مین سب تابع امام ہی کی ہین + ع +
وعن جابر بن سمرة قال خرج علينا رسول الله صلى الله عليه وسلم فرانا حلقا فقال مالى اراكم
عزين ثم خرج علينا فقال الا تصفون كما تصف الملئكة عند ربها فقلنا يا رسول الله
وكيف تصف الملئكة عند ربها قال يتمون الصفوف الاولى ويتراصون فى الصف رواه مسلم
اور روایت ہی جابر بن سمرہ سی کہ کہا نکلی ہمپر رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم پس دیکھا ہمکو کہ بیٹھی ہین جا بجا حلقی بنائی ہوئی پس فرمایا کیا
سبب دیکھتا ہون مین تمکو جا بجا بیٹھی الگ الگ یعنی یون نہ بیٹھنا چاہیی کہ علامت نا اتفاقی کی ہی پھر نکلی ہمپر یعنی اور دفعہ بعد اسکی

اور البتہ پھیرے گا طرف تعالیٰ مونھ تمہارے کو بیچ تمہارے یعنی طرف گدی کی روایت کی دونوں طرف کی بڑی ع وعن النعمان بن بشیر

قال کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یسوی صفوفنا اذا قمنا الی الصلوٰۃ فاذا استوینا

کبر رواہ ابو داود اور روایت ہی نعمان بن بشیر سی کہ کرتے تھی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم برابر کرتے یعنی ہاتھ یا پانو

سی ہماری صفون کو جس وقت کہ کھڑی ہوتی ہم طرف نماز کی پس جب برابر ہو چکتی تکبیر تحریمہ کہتی روایت کی یہ ابو داود نی وعن انس

قال کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول عن یمینہ اعتدلوا سووا صفوفکم وعن یسارہ

اعتدلوا سووا صفوفکم رواہ ابو داود اور روایت ہی انس سی کہ کہا تھی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم فرماتی داہنی طرف اپنی سیدھی

کھڑی رہو اور برابر رکھو صفیں اپنی اور بائیں طرف فرماتی سیدھی کھڑی رہو اور برابر رکھو صفیں اپنی روایت کی یہ ابو داود نی وعن

ابن عباس قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم خیارکم الینکم مناکب فی الصلوٰۃ رواہ ابو داود

اور روایت ہی ابن عباس سی کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی بہترین تمہاری وہ ہین کہ بہت نرم ہون مونڈھی انکی نماز میں

روایت کی یہ ابو داود نی **ف** اسکی معنی علماء نی کئی طرح پر لکھی ہین ایک تو یہ کہ اگر صف مین کھڑا ہو اور حکم کری اسکو کوئی مونڈھی پر ہاتھ

رکھکر برابر کھڑی ہونی کی لیے تو تکبر نکری اور کہنا مانی اسکا اور دوسرا یہ کہ اگر کوئی چاہے کہ صف مین در آوی تو منع نکری اوسکو خصوصاً

اگر جگہ خالی ہو اور صف بھرنی کی لیے آوی اور تیسرا یہ کہ نرم کرنا مونڈھوں کا کنایہ ہی سکون اور خشوع و وقار سی یعنی نماز ساتھ خاطر جمعی کی اور

حضور دل اور وقار کی پڑہی ع **الفصل الثالث** عن انس قال کان النبی صلی

اللہ علیہ وسلم یقول استووا استووا استووا فوالذی نفسی بیدہ انی لاراکم من خلفی کما

اراکم من بین یدی رواہ ابو داود روایت ہی انس سی کہ کہا تھی نبی صلی اللہ علیہ وسلم فرماتی برابر ہو برابر ہو برابر ہو پس قسم ہی اوس

ذات کی کہ جان میری اوسکی ہاتھ مین ہی تحقیق مین البتہ دیکھتا ہون تمکو پیچھے اپنی سی جیسی کہ دیکھتا ہون تمکو آگی اپنی سی یعنی سامنہ مشاہدہ

روبرو سامنی کی روایت کی یہ ابو داود نی وعن ابی امامۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

ان اللہ وملٰئکتہ یصلون علی الصف الاول قالوا یا رسول اللہ وعلی الثانی قال ان اللہ

وملٰئکتہ یصلون علی الصف الاول قالوا یا رسول اللہ وعلی الثانی قال ان اللہ وملٰئکتہ

یصلون علی الصف الاول قالوا یا رسول اللہ وعلی الثانی قال وعلی الثانی وقال رسول اللہ

صلی اللہ علیہ وسلم سووا صفوفکم وحاذوا بین مناکبکم ولینوا فی ایدی اخوانکم وسدوا

الخلل فان الشیطٰن یدخل فیما بینکم بمنزلۃ الحذف یعنی اولاد الضان الصغار رواہ احمد

روایت ہی ابی امامہ سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی تحقیق اللہ اور فرشتی اوسکی رحمت بھیجتی ہین پہلی صف پر عرض کیا صحابہ نی یا رسول اللہ

اور دوسری پر بھی فرماؤ کہ پہلی اور دوسری پر رحمت بھیجتی ہین فرمایا تحقیق اللہ اور فرشتی اوسکی رحمت بھیجتی ہین پہلی صف پر یعنی اب بھی دوسری صف کو

عرض کیا صحابہ نی یا رسول اللہ اور دوسری پر بھی فرماؤ فرمایا تحقیق اللہ اور فرشتی اوسکی رحمت بھیجتی ہین پہلی صف پر عرض کیا صحابہ نی یا رسول اللہ دوسری کو

فرمایا اور دوسری پر بھی اور فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی برابر کرو اپنی صفوں کو اور برابری کرو درمیان مونڈھوں اپنی کی یعنی برابر کھڑی

ہو ایک دوسری سی اونچا ہو کر نہ کھڑا رہی اور نرم ہو جاؤ ہاتھوں بھائیوں اپنی کی یعنی اگر کوئی مونڈھی پر ہاتھ رکھکر صف مین برابر کری

ملنا ملاؤ اور بند کرو صف کی شگافون کو ایسی کہ تحقیق شیطان داخل ہوتا ہی درمیان تمہاری مانند خذف کی یعنی چھوٹی بچے
بھیڑ کی روایت کی یہ احمد نے **ف** لفظ وعلی الثانی مین جو عطف ہی اسکو معطوف علیہ کہتی ہین یعنی پہلی صف کے لیی تو فرمایا
دوسری کی لیی بھی فرمائی اور حضرت نی جو چوتھی بار مین دوسری صف کو فضیلت مذکورہ پہلی صف کی مین شریک کیا
اس سی معلوم ہوا کہ درجہ دوسری صف کا کم ہی اول سی ٭ع **وَعَنْ** ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ
وَسَلَّمَ اَقِیْمُوا الصُّفُوْفَ وَحَاذُوْا بَیْنَ الْمَنَاکِبِ وَسُدُّوا الْخَلَلَ وَلِیْنُوْا بِاَیْدِیْ اِخْوَانِکُمْ وَلَا تَذَرُوْا فُرُجَاتِ
الشَّیْطٰنِ وَمَنْ وَصَلَ صَفًّا وَصَلَہُ اللّٰہُ وَمَنْ قَطَعَہٗ قَطَعَہُ اللّٰہُ رَوَاہُ اَبُوْدَاوٗدَ وَرَوَی النَّسَائِیُّ مِنْہُ قَوْلَہٗ
وَمَنْ وَصَلَ صَفًّا اِلٰی اٰخِرِہٖ اور روایت ہی ابن عمرؓ سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی سیدہا کرو
صفونکو اور برابری کرو درمیان مونڈہون کی اور بند کرو فرجون کو اور نرم ہو بیچ ہاتھون بہائیون اپنی کی اور نہ چھوڑو تم فرجی
شیطان کی اور جسنی کہ ملائی صف یعنی خالی جگہ مین جا کہڑا رہا ملاویگا اوسکو اللہ یعنی ساتہ فضل اور رحمت اپنی کی اور جسنی توڑی صف
توڑیگا اوسکو اللہ یعنی دور ڈالیگا مقام قرب سی روایت کی یہ ابوداودنی اور روایت کیا نسائی نی اس حدیث مین سی قول اوسکا
من وصل صفا آخر تک یعنی انکی روایت مین ومن وصل کی اوپر کی عبارت نہین ہی **ف** نرم ہو بیچ ہاتھون بہائیون اپنی کی
یعنی ہاتھون سی پکڑ کر برابر کرین صف مین تو کہنا مانو اونکا ٭ع **وَعَنْ** اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ
عَلَیْہِ وَسَلَّمَ تَوَسَّطُوا الْاِمَامَ وَسُدُّوا الْخَلَلَ رَوَاہُ اَبُوْدَاوٗدَ اور روایت ہی ابی ہریرہؓ سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ
علیہ وسلم نی بیچ مین رکہو امام کو یعنی داہنی بائین طرف امام کی آدمی برابر ہون اور بند کرو شگافون کو روایت کی یہ ابوداودنی
وَعَنْ عَائِشَۃَ قَالَتْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَا یَزَالُ قَوْمٌ یَتَاَخَّرُوْنَ عَنِ الصَّفِّ الْاَوَّلِ حَتّٰی
یُؤَخِّرَھُمُ اللّٰہُ فِی النَّارِ رَوَاہُ اَبُوْدَاوٗدَ اور روایت ہی عائشہؓ سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی ہمیشہ رہیگی قوم کہ پیچھی ہٹتی رہیگی پہلی
صف سی یہانتک کہ پیچھی ڈالرکھیگا اونکو دوزخ مین روایت کی یہ ابوداودنی **ف** حتی یوخرہم اللہ فی النار یعنی کریگا آخر الامر انکو
دوزخمین اکریگا اونکو پیچھی جنتی والا دوزخ مین حاصل یہ کہ سبقت کرنی چاہیی تہی پہلی جماعت کیطرف اسنی جو نہ کی کو سستی تو اب بھی تم کہا کہ پیچھی کہڑا رہا اوسکی
یہ سزا ہو گا ٭ع **وَعَنْ** وَابِصَۃَ بْنِ مَعْبَدٍ قَالَ رَاٰی رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ رَجُلًا یُصَلِّیْ خَلْفَ
الصَّفِّ وَحْدَہٗ فَاَمَرَہٗ اَنْ یُّعِیْدَ الصَّلٰوۃَ رَوَاہُ اَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِیُّ وَاَبُوْدَاوٗدَ وَقَالَ التِّرْمِذِیُّ
ھٰذَا حَدِیْثٌ حَسَنٌ اور روایت ہی وابصہ بن معبد سی کہ کہا دیکہا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی ایک شخص کو کہ نماز
پڑہتا تہا پیچھی صف کی اکیلا پس حکم کیا اوسکو یہ کہ پھر پڑہی نماز روایت کی یہ احمد اور ترمذی اور ابوداودنی اور کہا ترمذی نی یہ
حدیث حسن ہی **ف** پہلی صف مین جگہ خالی تہی اور پھر وہ شخص پیچھی کہڑا ہوا تہا اوسکو نماز پھیرنی کو فرمایا از راہ استحباب کی ایسی
کہ مرتکب امر مکروہ کا ہوا امام احمد کی نزدیک نماز نہین ہوتی اکیلی پڑہنی والی کی پیچھی صف کی اور تینون اماموں کی نزدیک
نماز ہو جاتی ہی لیکن اکیلی پڑہنی چاہیی نہین کہ مکروہ ہی ٭ع

بَابُ الْمَوْقِفِ

باب ہی بیچ بیان جگہ کہڑی رہنی امام کی اور مقتدی کی

اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ

فصل پہلی **عَنْ** عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ عَبَّاسٍ قَالَ بِتُّ فِیْ بَیْتِ خَالَتِیْ مَیْمُوْنَۃَ فَقَامَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یُصَلِّیْ فَقُمْتُ عَنْ یَّسَارِہٖ

فَاَخَذَ بِيَدِيْ مِنْ وَّرَاءِ ظَهْرِهٖ فَعَدَلَنِيْ كَذٰلِكَ مِنْ وَّرَاءِ ظَهْرِهٖ اِلَى الشِّقِّ الْاَيْمَنِ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ
روایت ہی عبد اللہ بن عباس سی کہ کہا رات گذاری مین نی بیچ گھر اپنی خالہ میمونہ کی پس کہڑی ہوئی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نماز پڑہنی لگی تہی مین بہی پس کہڑا ہوا بائین طرف حضرت کی پس پکڑا ہاتھ میرا پیچہی پیٹہہ اپنی سی پس پہیرا مجکو اسطرح یعنی ہاتھ پکڑ کر پیچہی پیٹہہ اپنی سی طرف پہلو داہنی کی روایت کی یہ بخاری اور مسلم نی **ف** شرح السنہ مین لکہا ہی کہ اس حدیث سی کئی مسائل نکلی ایک تو یہ کہ جائز ہی نماز نفل جماعت سی اور دوسری یہ کہ مقتدی اگر ایک ہو تو امام کی داہنی طرف کہڑا ہو اور تیسرا یہ کہ جائز ہی تہوڑا سا عمل نماز مین اور چوتہا یہ کہ مقتدی کو جائز نہین کہ آگی ہو امام کی اسلیئی آنحضرت نی ابن عباس کو پیچہی سی پہیرا اور پانچوین یہ کہ جائز ہی امامت پیچہی اوسکی کہ نیت کری امامت کی اور ہدایہ مین لکہا ہی کہ اگر اکیلا نمازی امام کی پیچہی یا بائین طرف نماز پڑہی تو جائز ہی لیکن برا ہی + ع + **وَعَنْ** جَابِرٍ قَالَ قَامَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَجِئْتُ حَتّٰى قُمْتُ عَنْ يَسَارِهٖ فَاَخَذَ بِيَدِيْ فَاَدَارَنِيْ حَتّٰى اَقَامَنِيْ عَنْ يَمِيْنِهٖ ثُمَّ جَاءَ جَبَّارُ بْنُ صَخْرٍ فَقَامَ عَنْ يَسَارِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاَخَذَ بِيَدَيْنَا جَمِيْعًا فَدَفَعَنَا حَتّٰى اَقَامَنَا خَلْفَهٗ رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہی جابر سی کہ کہڑی ہوئی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم تاکہ نماز پڑہین پس آیا مین یہانتک کہ کہڑا ہوا مین بائین طرف حضرت کی پس پکڑا ہاتھ میرا پہر پہیرا مجکو یہانتک کہ کہڑا کیا مجکو داہنی طرف اپنی یعنی داہنا ہاتھ پکڑ کر پیٹہہ کی پیچہی سی کہینچکر داہنی طرف کہڑا کیا پہر آیا جبار بن صخر پس کہڑا ہوا بائین طرف رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی پس پکڑی حضرت نی دونون ہاتھ ہماری اکہٹی یعنی اپنی داہنی ہاتھ سی بایان ہاتھ ایک کا پکڑا اور بائین ہاتھ سی داہنا ہاتھ دوسری کا پہر ہٹایا ہمکو یہان تک کہ کہڑا کیا ہمکو پیچہی اپنی روایت کی یہ مسلم نے **ف** اس سے معلوم ہوا کہ مقتدی اگر ایک ہو تو داہنی طرف کہڑا رہے اور اگر ایک سے زیادہ ہون تو پیچہی کہڑی رہین اور کہا قاضی نی کہ اس سی یہ بہی معلوم ہوا کہ ہاتھ سی ایکبار حرکت کرنی یا دو بار متصل نہین باطل کرتی نماز کو اور اسیطرح زیادہ بہی اگر فرق ہو + ح + **وَعَنْ** اَنَسٍ قَالَ صَلَّيْتُ اَنَا وَيَتِيْمٌ فِيْ بَيْتِنَا خَلْفَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاُمُّ سُلَيْمٍ خَلْفَنَا رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہی انس سی کہ کہا نماز پڑہی مین نی اور یتیم نی بیچ گہر اپنی کی پیچہی نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی اور ام سلیم پیچہی ہماری تہی روایت کی یہ مسلم نی **ف** ام سلیم نام ہی انس کی مان کا اور یتیم اونکی بہائی تہی بعضی کہتی ہین کہ نام اونکا یہی تہا اور بعضی کہتی ہین کہ نام اونکا ضمیرہ تہا اور اس سی معلوم ہوا کہ مردون کی صف آگی ہو عورتون کی صف کے + ح + **وَعَنْهُ** اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلّٰى بِهٖ وَبِاُمِّهٖ اَوْ خَالَتِهٖ قَالَ فَاَقَامَنِيْ عَنْ يَمِيْنِهٖ وَاَقَامَ الْمَرْاَةَ خَلْفَنَا رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہی اونہین سی یہ کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نی نماز پڑہی ساتہ انس کے اور مان اوسکی کی یعنی ام سلیم کی یا کہا خالہ اوسکی کی کہا انس نی پس کہڑا کیا مجکو داہنی اپنی اور کہڑا کیا عورت کو یعنی انکی مان یا خالہ کو پیچہی ہماری روایت کی یہ مسلم نی **وَعَنْ** اَبِيْ بَكْرَةَ اَنَّهٗ انْتَهٰى اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ رَاكِعٌ فَرَكَعَ قَبْلَ اَنْ يَّصِلَ اِلَى الصَّفِّ ثُمَّ مَشٰى اِلَى الصَّفِّ فَذَكَرَ ذٰلِكَ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ زَادَكَ اللّٰهُ حِرْصًا وَّلَا تَعُدْ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ اور روایت ہی ابی بکرہ سی یہ کہ وہ پہونچی طرف نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی اوس حالت مین کہ وہ رکوع مین تہی پس رکوع کیا پہلی اس سی کہ پہونچین طرف صف کی یعنی ہنوز صف مین

نہ پہونچی تہی کہ نیت اور تحریمہ کر کر رکوع مین شریک ہو گئی تار کعت ہاتہہ سے نجاوے پہر چلی طرف صف کی پس ذکر کیا یہ
نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی پس کہا زیادہ کری تجکو اللہ حرص یعنی طاعت پر اور پہر نکرنا اسطرح بروایت کی یہ بخاری نے ف
چلی طرف صف کی یعنی ساتہ دو قدمون کی یا زیادہ غیر متوالیہ کی یعنی پی درپی قدم نرکہی بلکہ ٹہہر ٹہہر کر پس ایک دو قدم چلنے
مین نماز پہیرنی نہین آتی لیکن اولی یہ ہی کہ اس سی بہی احتراز کری اور لفظ لاتعد مین کئی قول آئی ہین ایک تو ساتہ زبر
کی اور پیش عین کی جو وسی یعنی اسطرح پہر نکرنا اور دوسرا ساتہ سکون عین کی اور پیش دال کی عدو سی یعنی جلدی نکرنا طرف
طرف نماز کی بلکہ صبر کر یہان تک کہ صف مین پہونچی پہر شروع کر نماز اور تیسرا ساتہ پیش ت کی اور زیر عین کی اعادہ سی
یعنی نہ پہیر نماز جو پڑہ چکا ہی اور قول اول صحیح تر ہی از راہ عقل و نقل کی اور یہ حدیث دلالت کرتی ہی اسپر کہ اکیلی کہڑے
پیچہی صف کی باطل نہین کرتا نماز کو اسلیے کہ حضرت نی نماز پہیرنی کو نفرمایا لیکن کراہت بلا شبہ ہی + ع ح + **اَلْفَصْلُ**

الثَّانِیْ فصل دوسری **عَنْ** سَمُرَةَ بْنِ جُنْدَبٍ قَالَ اَمَرَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا كُنَّا
ثَلٰثَةً اَنْ يَّتَقَدَّمَنَا اَحَدُنَا رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ اور روایت ہی سمرہ بن جندب سی کہ کہا حکم کیا ہمکو رسول خدا صلی اللہ
علیہ وسلم نی جسوقت کہ ہون ہم تین آدمی یہ کہ آگی ہو وی ہمارا یعنی امام ہو ایک ہمارا روایت کی یہ ترمذی نی ف
یہی ہی حکم ہی ایک امام ہو اور ایک مقتدی + ع + **وَعَنْ** عَمَّارٍ اَنَّهٗ اَمَّ النَّاسَ بِالْمَدَائِنِ وَقَامَ عَلٰى دُكَّانٍ
يُّصَلِّىْ وَالنَّاسُ اَسْفَلَ مِنْهُ فَتَقَدَّمَ حُذَيْفَةُ فَاَخَذَ عَلٰى يَدَيْهِ فَاتَّبَعَهٗ عَمَّارٌ حَتّٰى اَنْزَلَهٗ حُذَيْفَةُ فَلَمَّا
فَرَغَ عَمَّارٌ مِنْ صَلٰوتِهٖ قَالَ لَهٗ حُذَيْفَةُ اَلَمْ تَسْمَعْ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ اِذَا اَمَّ الرَّجُلُ
الْقَوْمَ فَلَا يَقُمْ فِىْ مَقَامٍ اَرْفَعَ مِنْ مَقَامِهِمْ اَوْ نَحْوَ ذٰلِكَ فَقَالَ عَمَّارٌ لِذٰلِكَ اتَّبَعْتُكَ حِيْنَ
اَخَذْتَ عَلٰى يَدَيَّ رَوَاهُ اَبُوْدَاؤُدَ اور روایت ہی عمار سی کہ وہ امام ہوئی لوگون کی شہر
مدائن مین کہ قریب کوفہ کی ہی اور کہڑی ہوئی چبوتری پر نماز پڑہتی اور مقتدی نیچی تہی اونسی پس آگی بڑہی حذیفہ یعنی پیچہی
سی پس پکڑی دونون ہاتہہ عمار کی یعنی اور کہینچا اونکو پیچہی تاکہ اوتر کر برابر مقتدیون کی کہڑی ہون پس متابعت کی حذیفہ کی
نی یہانتک کہ اوتارا اونکو حذیفہ نی چبوتری سی پس جبکہ فارغ ہوئی عمار نماز اپنی سی کہا واسطی اونکی حذیفہ نی کیا نہ سنا
تم نی رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کو کہ فرماتی تہی جبکہ امام ہو آدمی ایک قوم کا پس نہ کہڑا ہو اوس جگہ کہ بلند ہو جگہ سے
سی یا فرمایا مانند اسکی پس کہا عمار نی اسی لیے اتباع کیا مین نی تمہارا جسوقت کہ پکڑے تمنی ہاتہہ میری روایت کی یہ ابو داود نے
ف کہڑی ہوئی چبوتری پر یعنی اکیلی کہڑی ہوئی پس اگر کہڑا ہووی امام ساتہ بعضی مقتدیون کی بلند جگہہ پر تو نہین مکروہ
اور اگر مقتدی اونچی پر ہون اور امام اکیلا نیچی کہڑا ہو تو اختلاف کیا ہی مشائخ نی کہا طحاوی نی کہ یہ نہین مکروہ اسلیے کہ نہ
مشابہت ہوتی ہی ساتہ اہل کتاب کی کیونکہ وہ کہڑا کرتی تہی امام اپنی کو خاص کر بلند جگہہ پر پس وہ منع ہی اونکی مشابہت
سی ہی اور ظاہر روایت مین یہ بہی مکروہ ہی اسلیے کہ اسمین حقارت امام کی لازم آتی ہی اور بلندی کہ جسپر اکیلی کہڑی رہنا امام کا
مکروہ ہی مقدار اوسکی کیا ہی بعضون نی کہا ہی کہ بقدر قد آدم کی اور بعضون نی کہا ہی کہ بقدر ہاتہہ کی ہو اور فتوی اسی پر ہی
کذا فی شرح المنیۃ اور نماز پڑہی یعنی عمار نماز پڑہتی کہڑی رہی حقیقۃً یا ارادہ نماز کا کیا چنانچہ ظاہر تر یہی ہی اور یا مانند اسکی

یعنی حذیفہ کو لفظ حضرت کی بعینہٖ یاد نتھی اسلیے یہ کہا کہ یہی لفظ فرمائی تھی یا مانند اسکی اور اخیر حدیث سی یہ معلوم ہوتا ہے کہ یہ مسئلہ عمار
جانتی تھی اور حضرت سی سنا تھا اس بیان اعتراض وارد ہوتا ہے کہ دیدہ و دانستہ کیون ایسی حرکت کی جواب اسکا یہ ہی کہ شاید عمار بھول
گئی ہون گی جب تعرض کیا حذیفہ نی یاد آیا اونکو ۰ ع ح ۰ وَعَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ السَّاعِدِيِّ اَنَّهُ سُئِلَ مِنْ اَيِّ
شَيْءٍ الْمِنْبَرُ فَقَالَ هُوَ مِنْ اَثْلِ الْغَابَةِ عَمِلَهُ فُلَانٌ مَوْلٰى فُلَانَةَ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَامَ عَلَيْهِ رَسُوْلُ اللّٰهِ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِيْنَ عُمِلَ وَوُضِعَ فَاسْتَقْبَلَ الْقِبْلَةَ وَكَبَّرَ وَقَامَ النَّاسُ خَلْفَهُ فَقَرَاَ وَرَكَعَ وَرَكَعَ النَّاسُ خَلْفَهُ
ثُمَّ رَفَعَ رَاْسَهُ ثُمَّ رَجَعَ الْقَهْقَرٰى فَسَجَدَ عَلَى الْاَرْضِ ثُمَّ عَادَ اِلَى الْمِنْبَرِ ثُمَّ قَرَاَ ثُمَّ رَكَعَ ثُمَّ رَفَعَ رَاْسَهُ ثُمَّ رَجَعَ
الْقَهْقَرٰى حَتّٰى سَجَدَ بِالْاَرْضِ هٰذَا لَفْظُ الْبُخَارِيِّ وَفِي الْمُتَّفَقِ عَلَيْهِ نَحْوُهُ وَقَالَ فِيْ اٰخِرِهٖ فَلَمَّا فَرَغَ اَقْبَلَ
عَلَى النَّاسِ فَقَالَ يَا اَيُّهَا النَّاسُ اِنَّمَا صَنَعْتُ هٰذَا لِتَأْتَمُّوْا وَلِتَعَلَّمُوْا صَلَاتِيْ
اور روایت ہی سہل بن سعد ساعدی سی کہ تحقیق وہ پوچھی گئی کس چیز سی یعنی کس لکڑی کا تھا منبر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا پس کہا
سہل نی وہ تھا جھاو بیشہ کیسی بنایا تھا اوسکو فلانی شخص نی کہ غلام آزاد کیا ہوا فلانی عورت کا تھا واسطے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم
کی اور کھڑے ہوئی اوسپر رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم جبکہ طیار کیا گیا اور رکھا گیا یعنی مسجد مین پس منہ کیا حضرت نی طرف قبلہ کی اور تکبیر
تحریمہ کہی نماز کی لیی اور کھڑی ہوئی لوگ پیچھی حضرت کی پس پڑا حضرت نی قرآن اور رکوع کیا اور رکوع کیا لوگون نی پیچھی حضرت کی پھر
اوٹھایا سر مبارک اپنا رکوع سی پھر ہٹی پچھلی پانون پھر سجدہ کیا زمین پر پھر تشریف لی گئی منبر پر پھر پڑا قرآن پھر رکوع کیا پھر اوٹھایا سر اپنا
پھر ہٹی پچھلی پانون یہانتک کہ سجدہ کیا زمین پر یہ لفظ بخاری کی ہین اور بیچ حدیث بخاری اور مسلم کی ہی مانند اسکی اور کہا راوی نی بیچ آخر
اوس حدیث کی پس جب فارغ ہوئی حضرت متوجہ ہوئی لوگون پر پس فرمایا ای لوگون نہین کیا مین نی یہ مگر تاکہ پیروی کرو میری اور
تاکہ جانو نماز میری ف جھاو بیشہ کیسی یعنی ایک جنگل تھا نو کوس پر مدینہ سی وہان درخت بہت سی تھی وہان کی جھاو کا منبر بنا تھا اور
فلانی کا نام باقوم رومی تھا اور فلانی کا نام عائشہ انصاریہ اور لکھا ہی مظہر نی کہ اوس منبر کی تین زینہ تھی پاس پاس پس اوترنا اور چڑھنا
آسان ہوتا تھا ساتھ ایک یا دو قدم کی پس عمل کثیر نہین لازم آتا تھا کہ اوس سی نماز باطل ہوتی اور یہین دلالت ہی اسپر کہ امام جب ارادہ کری تعلیم قوم کا کہ قریب اور دور والی دیکھ سکین
تو جائز ہی اوسی اونچی جگہ پر کھڑی ہونا اور یہ لفظ بخاری کی ہین اشارہ کیا مؤلف نی ساتھ اس عبارت کی اور عبارت مابعد کی اسپر کہ
یہ حدیث پہلی فصل مین لانی چاہیی تھی لیکن بیان جوز کرنی واسطی تا العبارۃ صاحب مصابیح کی کہ ذکر کیا اونھون نی اسکو حسان مین ع ح
وَعَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ صَلّٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ حُجْرَتِهٖ وَالنَّاسُ يَأْتَمُّوْنَ بِهٖ مِنْ وَّرَاءِ الْحُجْرَةِ رَوَاهُ اَبُوْ دَاوٗدَ
اور روایت ہی حضرت عائشہ رض سی کہ کہا نماز پڑہی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی بیچ حجرہ اپنی کی اور لوگون نی اقتدا کیا حضرت کا باہر
حجرہ کی روایت کی یہ ابو داود نی ف حضرت نی رمضان شریف مین اعتکاف کی لیی بوریہ کا حجرہ بنالیا تھا اوسمین چند شب نماز
تراویح کی پڑہی اور لوگون نی اقتدا کیا ۰ ع ۰ **الفصل الثالث** فصل تیسری عَنْ اَبِيْ مَالِكٍ الْاَشْعَرِيِّ
قَالَ اَلَا اُحَدِّثُكُمْ بِصَلٰوةِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اَقَامَ الصَّلٰوةَ وَصَفَّ الرِّجَالَ وَصَفَّ خَلْفَهُمُ
الْغِلْمَانَ ثُمَّ صَلّٰى بِهِمْ فَذَكَرَ صَلٰوتَهٗ ثُمَّ قَالَ هٰكَذَا الصَّلٰوةُ قَالَ عَبْدُ الْاَعْلٰى لَا اَحْسِبُهٗ اِلَّا قَالَ
اُمَّتِيْ رَوَاهُ اَبُوْ دَاوٗدَ روایت ہی ابی مالک اشعری سی کہا کیا نہ خبر دون مین تمکو ساتھ نماز رسول خدا صلی اللہ

سے سجدہ کیا کہا ابو مالک نے کہ تمام کی حضرت نے نماز اور حفظ اپنی مردوں کی اور کھڑا کیا پیچھے اونکی لڑکوں کو پھر نماز پڑھائی اونکو پس ذکر کی ابو مالک نے کیفیت نماز آنحضرت کی پھر فرمایا آنحضرت نے اسی طرح سے ہے نماز کہا عبد الاعلی نے کہ راوی حدیث کا ہے ابو مالک سے نہیں گمان کرتا میں ابو مالک کو مگر کہ کہا امت میری کی یعنی روایت کیا ابو مالک نے آنحضرت سے کہ فرمایا اسی طرح سے ہے نماز امت میری کی روایت کی یہ ابو داؤد نے **ف** معنی یہ ہیں کہ لائق ہے اونکو یہ کہ نماز پڑھیں اسطرح اور اسمین تنبیہ ہے اسپر کہ جو کوئی نماز پڑھے اس طرح نہیں ہے حضرت کی امت تابعداروں سے + ع + **وَعَنْ** قَيْسِ بْنِ عُبَادٍ قَالَ بَيْنَا أَنَا فِي الْمَسْجِدِ فِي الصَّفِّ الْمُقَدَّمِ فَجَبَذَنِي رَجُلٌ مِنْ خَلْفِي جَبْذَةً فَنَحَّانِي وَقَامَ مَقَامِي فَوَاللَّهِ مَا عَقَلْتُ صَلَاتِي فَلَمَّا انْصَرَفَ إِذَا هُوَ أُبَيُّ بْنُ كَعْبٍ فَقَالَ يَا فَتَى لَا يَسُوءُكَ اللَّهُ إِنَّ هَذَا عَهْدٌ مِنَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَيْنَا أَنْ نَلِيَهُ ثُمَّ اسْتَقْبَلَ الْقِبْلَةَ فَقَالَ هَلَكَ أَهْلُ الْعَقْدِ وَرَبِّ الْكَعْبَةِ ثَلَاثًا ثُمَّ قَالَ وَاللَّهِ مَا عَلَيْهِمْ آسَى وَلَكِنْ آسَى عَلَى مَنْ أَضَلُّوا قُلْتُ يَا أَبَا يَعْقُوبَ مَا تَعْنِي بِأَهْلِ الْعَقْدِ قَالَ الْأُمَرَاءُ رَوَاهُ النَّسَائِيُّ

اور روایت ہے قیس بن عباد سے کہ کہا اوسوقت کہ میں بیچ مسجد کی تھا پہلی صف میں پس کھینچا مجکو ایک شخص نے پیچھے میرے سے کھینچا پھر ایک طرف کیا مجکو اور کھڑا ہوا میری جگہ پس قسم ہے اللہ کی نہیں سمجھا میں نماز اپنی کو یعنی نجانا میں نے کہ کسطرح پڑھتا ہوں اور کتنی رکعتیں پڑھیں ہیں بسبب غصہ کی کہ آیا مجکو کھینچنے سے مکان افضل سے باوجود پہلی کھڑے ہونے میری کی وہاں پس جبکہ پھرا وہ شخص کھینچنے والا نماز سے اور تمام کی نماز ناگہان وہ ابی بن کعب تھے پس کہا اونہوں نے اے جوان نہ غم دیوے تجکو اللہ یعنی بسبب اوس چیز کی کہ کی میں نے ساتھ تیری تحقیق یہ وصیت ہے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کیطرف ہماری یہ کہ نزدیک کھڑے ہو دیں ہم اونکی یعنی پس اوسیطرح بعد اونکی اماموں کی ساتھ کھڑے ہوتے ہیں پھر سامنے ہوئے قبلہ کی پس کہا ہلاک ہوئے سردار قسم ہے پروردگار کعبہ کی تین بار کہا یہ پھر کہا قسم ہے اللہ کی نہیں سرداروں پر غم کرتا میں ولیکن غم کرتا ہوں میں اون شخصوں پر کہ گمراہ کرتے ہیں سردار اونکو یعنی رعایا کہ تابع ہوتے ہیں سرداروں کی کہتا ہے قیس بن عباد کہ کہا میں نے ابی بن کعب کو اے ابا یعقوب کیا مراد رکھتے ہو تم ساتھ اہل عقد کی کہا امرا روایت کی یہ نسائی نے **ف** یہ کہ نزدیک کھڑے ہو دیں ہم یہ اشارہ ہے اس حدیث پر لیلنی منکم اولو الاحلام والنہی یعنی قریب کھڑے ہو دیں میری تم میں سے صاحب بلوغ اور عقل کی پس قیس کو ایسا نہ پایا پہلی اونکو وہاں سے ہٹا دیا اور ہلاک ہوئے اہل عقد یعنی امرا کہ رعایت لوگوں کی کاموں کی اور اہتمام تمام احکام دنیا اور دین کا حتی کہ رعایت صفوف کی نماز میں اور کھڑے رہنا اونمیں اونہیں کی ہاتھ میں ہے شاید کہ یہ ابی بن کعب نے طعن کیا اپنی زمانے کی امیروں پر کہ انتظام جماعت کا اچھی طرح نہیں کرتے تھے لیکن موت اونکی بیچ خلافت حضرت عثمان رضی کی ہوئی ہے پس شاید شکایت بعضی حاکموں اونکی کی ہو واللہ اعلم + ع ح +

بَابُ الْإِمَامَةِ

باب ہے بیچ بیان امامت کی یعنی اولی امامت کی یہی کون ہے

اَلْفَصْلُ الْأَوَّلُ

فصل پہلی **عَنْ** أَبِي مَسْعُودٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَؤُمُّ الْقَوْمَ أَقْرَأُهُمْ لِكِتَابِ اللَّهِ فَإِنْ كَانُوا فِي الْقِرَاءَةِ سَوَاءً فَأَعْلَمُهُمْ بِالسُّنَّةِ فَإِنْ كَانُوا فِي السُّنَّةِ سَوَاءً فَأَقْدَمُهُمْ هِجْرَةً فَإِنْ كَانُوا فِي الْهِجْرَةِ سَوَاءً فَأَقْدَمُهُمْ سِنًّا وَلَا يَؤُمَّنَّ الرَّجُلُ الرَّجُلَ فِي سُلْطَانِهِ وَلَا يَقْعُدُ فِي بَيْتِهِ عَلَى تَكْرِمَتِهِ إِلَّا بِإِذْنِهِ رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَفِي رِوَايَةٍ لَهُ وَلَا يَؤُمَّنَّ الرَّجُلُ الرَّجُلَ فِي أَهْلِهِ

روایت ہی ابی مسعود رضی سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی امام ہو قوم کا جو اون مین اچھا پڑہتا ہو کتاب اللہ کو یعنی خوب
تجوید جانتا ہو جدا کے کہ عالم ہو ساتہ احکام اور ارکان نماز کی اگرچہ تفصیل ہی مسائل نجانتا ہو پس اگر ہون پڑہنی مین برابر پس امامت
کری زیادہ جاننی والا اونکا سنت کو یعنی احکام نماز اور مسائل اوسکی کو بعد اسکی کہ خوب پڑہ سکی قراۃ مسنونہ پس اگر ہون سنت کی جاننی
مین اور قراۃ مین برابر پس امامت کری وہ کہ پہلا ہو اونکا ہجرت مین یعنی جو کہ پہلی ہجرت کرکی مدینہ مین آیا پس اگر ہون علم اور قراۃ
اور ہجرت مین برابر پس امامت کری بڑا اونکا عمر مین اور نہ امامت کری کوئی کسی کی بیچ جگہ حکومت اوسکی کی اور نہ بیٹہی بیچ گہر اوسکی کی
مسند اوسکی پر مگر ساتہ حکم اوسکی کی روایت کی یہ مسلم نی اور بیچ ایک روایت مسلم کی یون ہی اور نہ امامت کری کوئی کسی کی بیچ گہر اوسکی کی یعنی اگرچہ یہ فضل مین
اوس سی ہی مگر ساتہ اذن اوسکی کی ف کہا طیبی نی کہ مراد سنت سی حدیثین ہین پس جو خوب حدیثین جانتا تھا وہ بڑا فقیہ ہوتا تھا عہد
صحابہ مین اور عمل امام احمد کا اور ابو یوسف کا اسی حدیث پر ہی کہ اونکی نزدیک امامت مین قاری مقدم ہی عالم پر اور مذہب
امام ابو حنیفہ اور محمد اور مالک اور شافعی کا یہ ہی کہ بہت علم والا اور فقیہ مقدم ہی بڑی قاری پر اسلیے کہ احتیاج قراۃ کی ایک رکن
مین ہی اور علم کی سب ارکان مین اور حدیثین کہ دلالت کرتی ہین تقدیم اقرا پر اونکا جواب وہ یہ دیتی ہین کہ اوس زمانہ مین اقرا
اعلم تہی اسلیے کہ وہ سیکہتی تہی قرآن ساتہ احکام کی اسی سبب سی مقدم کیا ہی اقرا کو حدیث مین اور ہماری زمانی مین ایسا نہین ہی
پس مقدم کیا ہمنی اعلم کو اور بڑی دلیل ہماری یہ ہی کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نی مرض موت مین حضرت ابو بکر سی نماز پڑہوائی
کہ وہ اعلم تہی باوجودیکہ قاری اونسی زیادہ موجود تہی اور کہا ابن الملک نی کہ ہجرۃ منقطع ہے آجکی دن پس معتبر اوسکی جاہی ہجرۃ
معنوی ہی یعنی ہجرۃ معاصی سی اسی لیے فقہا نی بعد مساوات کی علم اور قراۃ مین پرہیزگار کو مقدم رکہا ہی اور اس حدیث مین
اتنی ہی مراتب مذکور ہوئی لیکن علما نی لکہا ہی کہ اگر سن مین بہی برابر ہون پس امامت کری خوش خلق اونکا پس اگر اسمین بہی برابر
ہون اچہی چہرہ والا اونمین سی امامت کری پس اگر اسمین بہی برابر ہون شریف ترنسب کا امامت کری پہر اگر سب باتون مین برابر
ہون قرعہ ڈالین آپسمین یا اختیار قوم کو ہی کذا ذکرہ الشیخ ابن الہمام اور نہ امامت کری کوئی کسی کی بیچ جگہ حکومت اوسکی کی اور
نہ اوس جگہ مین کہ وہ مالک ہو اوسکا جیسی کہ دوسری روایت مین آیا ہی فی اہلہ پس پہل نکری امامت مین حاکم پر یا اوسکی تابعین
کہ ولایت مین ہی شامل امام اور خلفا اور حاکمون اوسکی کی خصوصا عیدون اور جمعون مین اور پہل نکری امام حی پر اور صاحب خانہ پر
مگر ساتہ اذن اونکی کی اسلیے کہ یہ باعث ہوتا ہی پست کرنی امر سلطنت کا اور آپس کی بغض اور ترک ملاقات اور ظہور خلاف کا باوجودیکہ
مشروع ہونا جماعت کا ہی واسطی دفع ان چیزون کی منقول ہی کہ حضرت ابن عمر باوجود اوس شرف وفضل کی حجاج کی پیچہی نماز پڑہتی
تہی کہ بے شبہ ظالم اور فاسق تہا ح ح ح • وَعَنْ اَبِیْ سَعِیْدٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِذَا کَانُوْا
ثَلٰثَۃً فَلْیَؤُمَّہُمْ اَحَدُہُمْ وَاَحَقُّہُمْ بِالْاِمَامَۃِ اَقْرَأُہُمْ رَوَاہُ مُسْلِمٌ اور روایت ہی ابی سعید سی کہ کہا فرمایا رسول خدا
صلی اللہ علیہ وسلم نی جبکہ ہون تین آدمی پس امام ہو اونکا ایک اونمین کا اور بہت حقدار ہی اونکا ساتہ امامت کی اچہا پڑہا ہوا
اونکا روایت کی یہ مسلم نی ف قید تین آدمیون کی اسمین اتفاقی ہی اس سی کم وزیادہ کا بہی یہی حکم ہی کہ ایک امام ہو باقی مقتدی
اور کہا طیبی نی کہ اکثر اصحاب نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی مسلمان ہوئی بڑی عمر مین پس سیکہتی تہی علم دین پہلی پڑہنی قرآن کی اور جو کہ
اونکی ہوئی سیکہنی لگی قرآن چہوٹی عمر مین پہلی سیکہنی علم دین کی پس نہین تہا صحابہ مین قاری مگر وہ کہ فقیہ ہوتا تہا انتہی پس اعتبار

اوس فقہ کا ہی کہ جو متعلق ہو ساتھ امر صلوٰۃ کی پس بڑا عالم رکھنی والا معاملات کا نسبن ہی اولی ساتھ امامت کی اچھی قاری سی اوع
وذکر حدیث مالک بن الحویرث فی باب بعد باب فضل الاذان اور ذکر کی گئی حدیث مالک بن حویرث کی بیچ باب کی کہ پیچھے ہے
فضیلت اذان کے ہی یعنی مصابیح میں بیان مذکور تھی اور یہاں ذکر کی **الفصل الثانی** فصل دوسری عن
ابن عباس قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم ليؤذن لكم خياركم وليؤمكم قراؤكم رواه ابو داود
روایت ہی ابن عباس رضی سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی یا ہی کہ اذان دین تمہاری لیے اچھی تمہاری اور امامت
کرین تم مین سی جو خوب پڑہی ہون تم مین سی روایت کی یہ ابو داود نی ف محافظت اوقات نماز و روزہ کی موذن کی ذمہ ہوتی
ہی اور اذان بلند جگہ پر کہتا ہی لوگون کی گہرون پر نظر پڑتی ہی پس اگر وہ دیندار ہوگا تو رعایت اوقات نماز اور روزہ کی کریگا
اور نظر نامحرم سی ہی بچاویگا ع وعن ابی عطیة العقیلی قال کان مالک بن الحویرث یاتینا الی
مصلانا یتحدث فحضرت الصلوٰة یوما قال ابو عطیة فقلنا له تقدم فصله قال لنا قدموا رجلا
منکم یصلی بکم وساحدثکم لم لا اصلی بکم سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول من زار
قوما فلا يؤمهم وليؤمهم رجل منهم رواه ابو داود والترمذي والنسائي الا انه اقتصر على لفظ
النبي صلى الله عليه وسلم اور روایت ہی ابی عطیہ عقیلی تابعی سی کہ کہا تہا مالک بن حویرث صحابی آتا ہماری نماز کی
لیے طرف مسجد ہماری کی حدیث کرتا یعنی حدیثین حضرت کی بیان کرتا اور باتین کرتا پس آیا وقت نماز کا ایک دن کہا ابو عطیہ نے
پس کہا ہمنی واسطی مالک کی آگی ہو اور نماز پڑہا کہا مالک نی واسطی ہماری آگی کرو کسی شخص کو اپنی مین سی کہ نماز پڑہای تمکو اور خبر دونگا
مین تمکو کہ کیون نہین نماز پڑہاتا مین تمکو سنا مین نی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو کہ فرماتی تہی جو شخص کہ ملاقات کری کسی قوم کی پس نہ امامت
کری اونکی اور چاہیے کہ امامت کری اونکی کوئی شخص اونہین مین سی روایت کی یہ ابو داود اور ترمذی اور نسائی نی مگر کہ نسائی نی
اقتصار کیا اوپر لفظ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی ف یعنی اونی فقط حضرت ہی کی حدیث نقل کی ہی من زار آخر تک اور قصہ مالک کے
آنیکا مسجد مین اور انکار کرنا امامت سی نہین ذکر کیا اور مالک نی باوجود اذن کے انکار کیا امامت سی واسطی عمل کرنی کی ظاہر حدیث
ع وعن انس قال استخلف رسول الله صلى الله عليه وسلم ابن ام مكتوم يؤم الناس وهو اعمى
رواه ابو داود اور روایت ہی انس سی کہا خلیفہ کیا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی عبد اللہ بن ام مکتوم کو کہ امامت
کرین لوگون کی اور تہی وہ اندہی روایت کی یہ ابو داود نی ف اس حدیث مین دلیل ہی اسکی کہ جائز ہی امامت اندہی کی
بلا کراہت اور روایتین فقہیہ بہی ہماری مذہب مین آئی ہین کہ اگر اندہا پیشوا قوم کا ہو جائز ہی امامت اوسکی اور بعضون نی کہا ہی
اگر وہ علم خوب رکہتا ہو پس وہ اولی ہی کذا فی شرح الکنز نقلا من المبسوط اور اسی طرح ہی کتاب اشباہ والنظائر مین ع وعن
ابی امامة قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم ثلاثة لا تجاوز صلاتهم آذانهم العبد الآبق
حتى يرجع وامرأة باتت وزوجها عليها ساخط وامام قوم وهم له كارهون رواه الترمذي
وقال هذا حديث غريب اور روایت ہی ابی امامہ سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی تین شخص ہین کہ نہین بلند ہوتی نماز اونکی
اونکی سی یعنی قبول نہین ہوتی ایک تو غلام کہ بہاگا ہو مالک اپنی سی یہانتک کہ پہر آوی یعنی طرف مالک اپنی کی اور دوسری وہ عورت کہ رات گذری

حالت مین کہ خاوند اوسکا اوس سے خفا اور تیسرا وہ کہ امام ہو قوم کا اور وہ اوسکو مکروہ رکھتی ہون روایت کی یہ ترمذی نے اور کہا یہ حدیث
غریب ہے ف غلام کے حکم مین داخل ہے لونڈی بھی یعنی اگر وہ بھاگی گی اوسکا بھی یہی حال ہوگا اور عورت کے حق مین جو فرمایا یہ جبتک کہ
خاوند خفا ہوا ہوگا بسبب بدخلقی اوسکی کے یا بے ادبی اوسکی کے یا کم اطاعت کرنے اوسکی کے اور اگر خاوند ناحق خفا ہوا ہوگا تو عورت پر نہین
ہے گناہ بلکہ خاوند گناہگار ہوگا اور امام کے حق مین ابن ملک نے کہا ہے کہ یہ گناہ جب ہوگا کہ لوگ اوس سے ناراض ہون بسبب بدعت
اوسکی کے یا فسق اوسکی کے یا جہل اوسکی کے اور اگر ایسین کراہت اور عداوت ہو بسبب امر دنیوی کے پس نہیت ہے اوسکے لیے یہ حکم بلکہ اوس سے
ناحق ناراض ہونگے تو وہی گنہگار ہونگے اور مراد امام سے عام ہے یعنی خواہ حاکم ہو یا امام نماز کا وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُولُ
اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثَلٰثَةٌ لَا تُقْبَلُ مِنْهُمْ صَلٰوتُهُمْ مَنْ تَقَدَّمَ قَوْمًا وَهُمْ لَهُ كَارِهُونَ وَرَجُلٌ
اَتَى الصَّلٰوةَ دِبَارًا وَالدِّبَارُ اَنْ يَاْتِيَهَا بَعْدَ اَنْ تَفُوْتَهُ وَرَجُلٌ اعْتَبَدَ مُحَرَّرَةً رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ وَابْنُ مَاجَةَ
اور روایت ہے ابن عمر سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے تین شخص ہین کہ نہین قبول کیجاتی نماز اونکی یعنی ثواب نہین پاتی نماز
ایک وہ شخص کہ امام ہو قوم کا اور وہ اوس سے ناخوش ہون اور دوسرا وہ کہ آوے نماز کو پیچھے اور پیچھے آنی کے یہ معنی کہ آوے نماز کو بعد جاتی رہنے
وقت اوسکی کے یعنی وقت مستحب کی اور تیسرا وہ شخص کہ غلام سمجھے آزاد کو روایت کی یہ ابوداود نے اور ابن ماجہ نے ف یعنی غلام کو آزاد
کرکے پھر خدمت لینے لگا یا آزاد کیا لیکن آزاد کرنے کو اوس سے چھپایا یا دعوی کیا ایک آزاد پر کہ یہ میرا غلام ہے اور تصرف مالکون کا سا
اوسپر کرنے لگا یا بردہ مول لیا اور شرعًا بیع اوسکی نہوئی جیسے اس وقت مین لوگ لونڈی غلام مول لیتی ہین اور پھر اوسپر تصرف مالکانہ کیا
تفصیل اسکی یہ ہے کہ قہستانی نے لکھا ہے کہ اگر جماعت مسلمانون کی دار الاسلام سے دار الحرب مین جاکر بقہر و غلبہ کفار حربیون کو خواہ
مرد ہون خواہ عورت خواہ چھوٹی خواہ بڑی بندی کرکے دار الاسلام مین لاوین یا کفار حربی ایک ملک کے کفار حربی اور ملک کے کو بطریق
غلبہ کرکے لاوین ان دونون قسمون مین بندی کرنیوالے خواہ مسلمان ہون خواہ کافر مالک اس بندی کے ہوتی ہین بیچنا اور رہن کرنا اور
ہبہ اور صحبت کرنی بغیر نکاح کے اور سب تصرف مالکانہ ساتھ انکے جائز ہین اور لونڈی کی اولاد بھی اونہین کا سا حکم رکھتی ہے بشرطیکہ
ہی اوسی رحم مالک سے نہ پیدا ہون اسی پیدا ہونگی تو آزاد ہین پس سوای ان اقسام کی اور قسمین بردہ کی لکھکر بعضی قسمون مین اختلاف
کیا ہے اور بعضی کو لکھا ہے کہ شرعی بردہ نہین ہوتی لیکن صحیح یہ ہے کہ سوای دونون قسمون مذکورین کی شرعی بردہ نہین ہوتی پس اے
بھائیون اسمین خوب احتیاط کرنی چاہیے اگر شرعی لونڈی ہو تو خدمت مین لاوے ورنہ یہ نکرے کہ جسے نام لونڈی کرنے کا آوے اگرچہ غیر شرعی
لونڈی تھوڑے اندھا دھند مثل جانورون کے اوس سے صحبت کرنے لگے کہ حرام کاری ہے ہوگی اسیطرح اور تصرفات مالکانہ بھی نکرے اسکے
ساتھ ہے مولانا وَعَنْ سَلَامَةَ بِنْتِ الْحُرِّ قَالَتْ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ مِنْ اَشْرَاطِ
السَّاعَةِ اَنْ يَتَدَافَعَ اَهْلُ الْمَسْجِدِ لَا يَجِدُوْنَ اِمَامًا يُصَلِّيْ بِهِمْ رَوَاهُ اَحْمَدُ وَاَبُوْدَاوُدَ وَابْنُ مَاجَةَ
اور روایت ہے سلامت بیٹی حر سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے تحقیق علامتون قیامت کی سے ہے یہ کہ دفع کرین گے
اہل مسجد کی امامت کو نہین پاوین گے امام کو کہ نماز پڑھاوے اونکو روایت کی یہ احمد اور ابوداود نے اور ابن ماجہ نے ف کہتا ہے مولوی عبد الحق آخر
زمانہ مین کہ ایسی جاہل اور نااہل پیدا ہونگے کہ کوئی لائق امامت کے نہین ہوگی کہ ہر کوئی اپنی نفس سے امامت کو دفع کریگا یعنی آپس مین
ایک دوسرے کو کہیگا کہ تو بڑھ یا مین لائق امامت کی نہین وہ کہیگا تو بڑھ یا مین لائق اسکی نہین پس اگر اپنی سے افضل کو امام کرے اور اپنی سے

امامت منع کری ایسی رہ آمین داخل نہین کیونکہ دوسری کو فضل حاصل تھا دفع کرتا ہی + ع + وَعَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَلْجِهَادُ وَاجِبٌ عَلَیْکُمْ مَعَ کُلِّ اَمِیْرٍ بَرًّا کَانَ اَوْ فَاجِرًا وَاِنْ عَمِلَ الْکَبَائِرَ وَالصَّلٰوةُ وَاجِبَةٌ عَلَیْکُمْ خَلْفَ کُلِّ مُسْلِمٍ بَرًّا کَانَ اَوْ فَاجِرًا وَاِنْ عَمِلَ الْکَبَائِرَ وَالصَّلٰوةُ وَاجِبَةٌ عَلٰی کُلِّ مُسْلِمٍ بَرًّا کَانَ اَوْ فَاجِرًا وَاِنْ عَمِلَ الْکَبَائِرَ رَوَاهُ اَبُوْ دَاوٗدَ اور روایت ہی ابی ہریرہ سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ نی جہاد واجب ہی تمپر ہمراہ ہر سردار کی نیک ہو یا بد ہو اگرچہ کری کبیرہ اور نماز واجب ہی تمپر پیچھی ہر مسلمان کی نیک ہو یا بد ہو اگرچہ کری کبیرہ اور نماز جنازہ واجب ہی ہر مسلمان پر نیک ہو یا بد ہو اگرچہ کری کبیرہ روایت کی یہ ابو داؤد نی **ف** جہاد واجب ہی یعنی فرض عین ہی بعضی صورت مین اور فرض کفایہ ہی بعضی صورت مین اور امامت فاسق کی جائز ہی اگر فسق اوسکا حد کفر کو نہ پہونچی لیکن مکروہ ہی اور نیکبخت کی ہوتی ہوئی فاسق کو امامت نہ کرنی چاہیی اور نماز جنازہ پر واجب ہی یعنی فرض کفایہ ہی + ع + ع

اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ

فصل تیسری عَنْ عَمْرِو بْنِ سَلِمَةَ قَالَ کُنَّا بِمَاءٍ مَمَرِّ النَّاسِ یَمُرُّ بِنَا الرُّکْبَانُ نَسْاَلُهُمْ مَا لِلنَّاسِ مَا لِلنَّاسِ مَا هٰذَا الرَّجُلُ فَیَقُوْلُوْنَ یَزْعَمُ اَنَّ اللّٰهَ اَرْسَلَهٗ اَوْحٰی اِلَیْهِ اَوْحٰی اِلَیْهِ کَذَا فَکُنْتُ اَحْفَظُ ذٰلِكَ الْکَلَامَ فَکَاَنَّمَا یُغْرٰی فِیْ صَدْرِیْ وَکَانَتِ الْعَرَبُ تَلَوَّمُ بِاِسْلَامِهِمُ الْفَتْحَ فَیَقُوْلُوْنَ اتْرُکُوْهُ وَقَوْمَهٗ فَاِنَّهٗ اِنْ ظَهَرَ عَلَیْهِمْ فَهُوَ نَبِیٌّ صَادِقٌ فَلَمَّا کَانَتْ وَقْعَةُ الْفَتْحِ بَادَرَ کُلُّ قَوْمٍ بِاِسْلَامِهِمْ وَبَدَرَ اَبِیْ قَوْمِیْ بِاِسْلَامِهِمْ فَلَمَّا قَدِمَ قَالَ جِئْتُکُمْ وَاللّٰهِ مِنْ عِنْدِ النَّبِیِّ حَقًّا فَقَالَ صَلُّوْا صَلٰوةَ کَذَا فِیْ حِیْنِ کَذَا صَلُّوْا صَلٰوةَ کَذَا فِیْ حِیْنِ کَذَا فَاِذَا حَضَرَتِ الصَّلٰوةُ فَلْیُؤَذِّنْ اَحَدُکُمْ وَلْیَؤُمَّکُمْ اَکْثَرُکُمْ قُرْاٰنًا فَنَظَرُوْا فَلَمْ یَکُنْ اَحَدٌ اَکْثَرَ قُرْاٰنًا مِنِّیْ لِمَا کُنْتُ اَتَلَقّٰی مِنَ الرُّکْبَانِ فَقَدَّمُوْنِیْ بَیْنَ اَیْدِیْهِمْ وَاَنَا ابْنُ سِتٍّ اَوْ سَبْعِ سِنِیْنَ وَکَانَتْ عَلَیَّ بُرْدَةٌ کُنْتُ اِذَا سَجَدْتُّ تَقَلَّصَتْ عَنِّیْ فَقَالَتِ امْرَاَةٌ مِّنَ الْحَیِّ اَلَا تُغَطُّوْنَ عَنَّا اِسْتَ قَارِئِکُمْ فَاشْتَرَوْا فَقَطَعُوْا لِیْ قَمِیْصًا فَمَا فَرِحْتُ بِشَیْءٍ فَرَحِیْ بِذٰلِكَ الْقَمِیْصِ رَوَاهُ الْبُخَارِیُّ

روایت ہی عمرو بن سلمہ سی کہا تھی ہم رہتی کنارے ایک پانی کی کہ تھا وہ گذرگاہ لوگون کا گذر کرتی ہمپر قافلی پوچھتی ہم کیا ہی واسطی لوگون کی کیا ہی واسطی لوگون کی یعنی دین اسلام کیا نکالا ہی کیا صفت ہی اس شخص کی یعنی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی پس کہتی لوگ دعوی کیا ہی وہ یہ کہ اللہ نی بھیجا ہی اوسکو وحی کی ہی طرف اوسکی وحی کی ہی طرف اوسکی اسطرح یعنی قرآن عظیم کو پڑہتی تھی اوسکو قافلی والی پس تھا مین یاد رکھتا تھا اوس کلام کو یعنی قرآن کو کہ پڑہتی تھی اور حضرت کی اوصاف کو کہ بیان کرتی پس گویا چمٹ جاتا وہ کلام میری سینہ مین یعنی خوب یاد رہتا اور تھی عرب یعنی سوای حضرت کی قوم کی اکثر عرب انتظار کرتی بیچ اسلام اپنی کی فتح ہونی مکی کا یعنی کہتی تھی کہ اگر مکہ فتح ہوا ہم سب مسلمان ہو جاوینگی پس کہتی چھوڑ دو اوسکو ساتھ قوم اوسکی کی کہ قریش مین پس تحقیق وہ اگر غالب ہون اپنی قوم پر اور فتح کرین مکہ کو پس وہ نبی سچی ہین یعنی ایسی کہ باوجود اس ضعیف کی غلبہ اونپر بغیر معجزہ کی متصور نہین پس جبکہ ہوئی فتح جلدی کی ہر قوم نی ساتھ اسلام اپنی کی اور جلدی کی اسلام لانی مین باپ میری نی قوم میری پر پس جبکہ سفر سی پھر کر آیا باپ میرا کہا یعنی اپنی قوم سی آیا ہون مین تمہاری پاس قسم ہی اللہ کی نزدیک نبی برحق کی یعنی صلی اللہ علیہ وسلم کی پس کہا فرمایا نبی نی پڑہو نماز فلانی فلانی وقت مین یعنی کیفیت نماز کی اور اوقات اونکی بیان فرمائی پس جبکہ آوی وقت نماز کا پس چاہیی کہ اذان دی ایک تمہارا اور امام ہو تم مین بہت زیادہ جاننی والا تمہارا قرآن کو پس دیکہا قوم نی یعنی تامل کیا بیچ مقرر کرنی امام کی پس نہ تہا کوئی زیادہ جاننی والا قرآن کا مجہسی اسلیی کہ تہا مین سیکھتا قرآن کو قافلہ والون

سے پیش امام کیا اونھوں نے مجکو اگی اپنی اور مین تھا چھ برس کا یا سات برس کا اور تھی مجھپر ایک چادر تھا مین جسوقت سجدہ کرتا سمٹ جاتی چادر
میری بدن سے یعنی اور کھل جاتی چوتڑ پس کہا ایک عورت نے قوم مین سے کیا نہین ڈہانکتے تم ہمسے شرمگاہ امام اپنی کی پس خریدا کیا قوم نے کپڑا پس
بنایا میری لیے کرتا پس نہ خوش ہوا مین ساتھ کسی چیز کی مانند خوشی اپنی کی ساتھ اوس کرتی کی روایت کی یہ بخاری نے **ف** اسی سبب سے عمرو بن سلمہ ساتھ پیروم
کی اپنی مگر یہ عمرو بن سلمہ امام قوم کا ساتھ زیر لام کی ہی اور اختلاف کیا ہی علمانے کہ عمرو بن سلمہ بھی اپنی باپ کی ساتھ حضرت پاس حاضر ہوا تھا یا نہ
اور اسی سبب سے اختلاف ہی بیچ صحبت اوسکی کی کہ صحابی ہی یا نہین ظاہر یہ معلوم ہوتا ہی کہ نہین گیا اپنی باپ کی ساتھ اور اس حدیث
سے دلیل پکڑی ہی شافعی نے اوپر جائز ہونے امامت لڑکی کی اور اون سے بیچ امامت لڑکی کی جمعہ مین دو قول ہین یعنی جواز اور عدم جواز
اور کہا مالک اور احمد اور ابو حنیفہ نے کہ نہین جائز ہی اور اختلاف کیا ہی علمار حنفیہ نے نفل مین پس جائز کہی ہی مشائخ بلخ نے اور اسی پر
عمل اونکا ہی اور مصر مین اور شام مین بھی عمل اسی پر ہی اور منع کیا ہی اوسکو غیر اونکی نے اور اسی پر عمل ہی علمار ماورالنہر کا انتہی کہا زیلعی
نے شرح کنز مین کہ دلیل پکڑی ہی شافعی نے اسپر کہ اقتدا لڑکی کا جائز ہی ساتھ قول عمرو بن سلمہ کی کہ مقتدا ہونی آخر تک اور ہماری نزدیک نہین
جائز ہی بسبب قول ابن مسعود کی کہ نہ امامت کری وہ لڑکا کہ نہین واجب ہوئین اوسپر حدود اور اسیطرح قول ابن عباس کا ہی کہ نہ امامت
کری لڑکا یہانتک کہ محتلم ہو اور اور دلیل ہماری یہ ہی کہ لڑکا نفل پڑہتا ہی پس نہین جائز ہی کہ اقتدا کری اوسکا فرض پڑہنی والا اور
امامت عمرو کی نہین تھی ساتھ فرمانی نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی بلکہ لوگون نے اپنی اجتہاد سے اوسکو امام کیا تھا اسلیے اوسنے قرآن سیکہا تھا
فافہم اور عجیب ہی شافعیہ سے یہ کہ نہین پکڑتی ہین دلیل ابو بکر صدیق رضی اور عمر فاروق رضی اور اور بڑی بڑی صحابی رضی کی قول کو اور دلیل پکڑتی
ہین لڑکی کی فعل کو + ح ح **وَعَنِ** ابْنِ عُمَرَ قَالَ لَمَّا قَدِمَ الْمُهَاجِرُوْنَ الْاَوَّلُوْنَ الْمَدِيْنَةَ كَانَ يَؤُمُّهُمْ سَالِمٌ
مَوْلَى اَبِيْ حُذَيْفَةَ وَفِيْهِمْ عُمَرُ وَاَبُوْ سَلَمَةَ بْنُ عَبْدِ الْاَسَدِ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ اور روایت ہی ابن عمر سے کہ کہا جب آئی
مہاجرین پہلی مدینہ مین تھی امام اونکی سالم مولی ابی حذیفہ کی اور اونمین تھی حضرت عمر اور ابو سلمہ بن عبد الاسد روایت کی یہ بخاری نے
ف سالم غلام آزاد ابو حذیفہ کی قاری تھی نہایت بزرگ اور صحابی تھی قاریون مین گنی جاتی تھی چنانچہ حضرت نے حکم فرمایا تھا کہ لو قرآن کو
چار سے اونمین ایک انکو بھی گنا اور وجہ انکی امام ہونی کی باوجود موجود ہونی ایسی صحابہ کبار کی یہ تھی کہ یہ قاری خوب تھی کچھ اور مصلحت ہو ع
وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثَلٰثَةٌ لَا تُرْفَعُ لَهُمْ صَلٰوتُهُمْ فَوْقَ رُءُوْسِهِمْ
شِبْرًا رَجُلٌ اَمَّ قَوْمًا وَهُمْ لَهٗ كَارِهُوْنَ وَامْرَاَةٌ بَاتَتْ وَزَوْجُهَا عَلَيْهَا سَاخِطٌ وَاَخَوَانِ مُتَصَارِمَانِ رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ
اور روایت ہی ابن عباس سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے تین شخص ہین کہ نہین بلند ہوتی واسطی اونکی نماز اونکی اوپر سر
اونکی کی بالشت بھر یعنی قبول نہین ہوتی ایک وہ شخص کہ امام ہو قوم کا اور وہ اوس سے ناخوش ہون یعنی امور دین مین اور دوسرے
وہ عورت کہ رات گذاری اور خاوند اوسکا اوسپر خفا ہو یعنی بسبب ادا کرنی حق اوسکی کی اور تیسرے وہ کہ دو بہائی ہون آپسمین ناخوش
روایت کی یہ ابن ماجہ نے **ف** ہون آپسمین ناخوش کہ قطع کیا ہو حق اسلام کو یعنی سلام وغیرہ ترک کر ڈالا ہو زیادہ تین روز سے ح +

بَابُ مَا عَلَى الْاِمَامِ

باب ہی اوس چیز کا کہ لازم ہی امام پر یعنی رعایت کرنی مقتدیون کی **اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ**

عَنْ اَنَسٍ قَالَ مَا صَلَّيْتُ وَرَاءَ اِمَامٍ قَطُّ اَخَفَّ صَلٰوةً وَلَا اَتَمَّ صَلٰوةً مِنَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاِنْ كَانَ لَيَسْمَعُ بُكَاءَ الصَّبِيِّ فَيُخَفِّفُ مَخَافَةَ اَنْ تُفْتَنَ اُمُّهٗ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ

روایت ہی انس سی کہا نہین نماز پڑہی مین نی پیچہی کسی امام کی بہت ہلکی نماز اور نہ بہت پوری نماز حضرت نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی سی
تحقیق تہی حضرت سنتی ہی رونا لڑکی کا پس ہلکی کرتی نماز ڈر سی کہ ہی کہ تشویش مین پڑی ماں اوسکی روایت کی یہ بخاری اور مسلم نی ف یعنی اوسکا
حاصل حدیث کی یہ ہی کہ نماز آنحضرت کی سبک ہوتی تہی باوجود تمام و کمال کی اور مراد سبک سی یہ ہی کہ قرات اور تسبیحات حد سی زیادہ نہ پڑہتی
تہی اور قراۃ مین مد و شد بی محل نکرتی بلکہ قراۃ انکی بی تکلف ترتیل کی ساتہ ہوتی تہی اور خاصیت تہی حضرت کی قراۃ مین کہ اگرچہ طویل ہوتی
لیکن لوگون کو سبک معلوم ہوتی پس حاصل یہ کہ قراۃ سبک ہوتی اور رکوع اور سجود اور تعدیل ارکان وغیرہ مین نقصان نہ تہا اور ہمارے
مذہب مین یہ ہی کہ نہین لائق ہی امام کو یہ کہ طویل کری تسبیح وغیرہ اسطرح کہ ملول ہون لوگ اسلیے کہ طویل کرنا نماز کو سبب نفرت دلانی کا ہی تو
اور یہ مکروہ ہی اور اگر راضی ہون لوگ ساتہ زیادتی کی تو مضائقہ نہین کہ زیادہ کری اور یہ بہی نہ چاہیے امام کو کہ کمی کری تعداد اقل سنت سی
قراۃ مین اور تسبیح مین واسطی ملال لوگون کی اور معنی اخیر جملہ کی یہ ہین کہ تشویش مین پڑی ماں اوسکی اور جاتا رہی ذوق اور حضور نماز کا سبب
رونی بچی کی کہا خطابی نی کہ اسمین دلیل ہی اسپر کہ امام جب آہٹ پاوی کسی شخص کی کہ وہ ارادہ رکہتا ہو نماز مین شریک ہونیکا اور وہ رکوع
مین ہو تو جائز ہی اوسکو یہ کہ انتظار کری اوسکا رکوع مین تاکہ وہ پالیوی رکعت اور بعضون نی مکروہ کہا ہی اوسکو اور کہا کہ خوف رکہتا ہون مین
یہ کہ ہووی یہ شرک اور یہی مذہب امام مالک کا ہی انتہی اور مذہب ہمارا یہ ہی کہ امام اگر طویل کری رکوع کو واسطی شریک ہونی آنیوالی کی اگر واسطی
نزدیکی ڈہونڈہنی اللہ تعالی کی ساتہ رکوع کی تو یہ مکروہ تحریمی ہی اور خوف ہی اس سی بڑی گناہ کا لیکن کافر نہین ہوتا بسبب اسکی اسلیے کہ نہین نیت
کی ہی اوسنی ساتہ اسکی عبادت غیر خدا کی اور بعضون نی کہا ہی کہ اگر نہین پہچانتا ہی امام آنیوالی کو تو نہین مضائقہ یہ کہ طویل کری رکوع کو اور صحیح
یہ ہی کہ ترک اوسکا اولی ہی اور جو طویل کری رکوع کو واسطی قرب اللہ تعالی کی اور نہ خلجان ہو اوسکی دل مین کسی چیز کا سوائی اللہ تعالی کی تو بہ
نہین مضائقہ ہی اور اسمین شک نہین ہی کہ اس حالت کا ہونا نادر ہی اور اس مسئلہ کا لقب کیا گیا ہی مسئلۃ الریا پس احتیاط اوسمین اولی ہے
کذا فی شرح المنیۃ • ح ع • وعن ابی قتادۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم انی لادخل فی الصلوۃ
وانا ارید اطالتہا فاسمع بکاء الصبی فاتجوز فی صلاتی مما اعلم من شدۃ وجد امہ من بکائہ رواہ البخاری
اور روایت ہی ابی قتادہ سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نی تحقیق مین البتہ داخل ہوتا ہون نماز مین اور مین ارادہ کرتا ہون
دراز کرنی نماز کا پہر سنتا ہون رونا لڑکی کا پس کم کرتا ہون بیچ نماز اپنی کی بسبب اوس چیز کی کہ جانتا ہون مین شدت فکر ماں اوسکی کی
بسبب رونی لڑکی کے روایت کی یہ بخاری نی وعن ابی ہریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا صلی
احدکم للناس فلیخفف فان فیہم السقیم والضعیف والکبیر واذا صلی احدکم لنفسہ فلیطول ما شاء
متفق علیہ اور روایت ہی ابی ہریرہ سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی جسوقت کہ نماز پڑہا دی ایک تمہارا
لوگون کو پس چاہیے کہ ہلکی کری نماز اسلیے کہ اونمین بیمار بہی ہوتا ہی اور ضعیف یعنی اصل خلقت مین اور بوڑہا اور جسوقت کہ نماز پڑہی ایک تمہارا واسطی
اپنی یعنی اکیلا پس چاہیے کہ دراز کری جسقدر چاہی روایت کی یہ بخاری اور مسلم نی ف اور اکیلا طویل کری جسقدر چاہی اور اسیطرح جب لوگ
حضور قلب رکہنی والی ہون کہ دراز کرنی سی گہبراتی نہون اور تہوڑی ہون کوئی ذکر کہیون مین سی تو بہی جسقدر چاہی دراز کری • ح •
وعن قیس بن ابی حازم قال اخبرنی ابو مسعود ان رجلا قال واللہ یا رسول اللہ انی لاتاخر
عن صلوۃ الغداۃ من اجل فلان مما یطیل بنا فما رایت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فی موعظۃ

أَشَدَّ غَضَبًا مِنْهُ يَوْمَئِذٍ ثُمَّ قَالَ اِنَّ مِنْكُمْ مُنَفِّرِيْنَ فَاَيُّكُمْ مَا صَلّٰى بِالنَّاسِ فَلْيَتَجَوَّزْ فَاِنَّ فِيْهِمُ الضَّعِيْفَ
وَالْكَبِيْرَ وَذَا الْحَاجَةِ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہی قیس بن ابی حازم سی کہ کہا خبر دی مجکو ابو مسعود نی یہ کہ ایک شخص نی کہا قسم ہی خدا کی
یا رسول اللہ تحقیق مین پیچھی رہجاتا ہون نماز صبح کی سی بسبب فلانی شخص کی کہ لنبی پڑہاتا ہی نماز ہمکو پس نہین دیکھا مین نی رسول خدا صلی اللہ
علیہ وسلم کو بیچ کسی وعظ کہنی کی کہ سخت غصی ہین ہون اونسی اوس دن پہر فرمایا تحقیق تم مین سی بعضی نفرت دلانی والی ہین پس جو کوئی جماعت کی
بسبب طول کرنی نماز کی پس جو تم مین سی نماز پڑہائی لوگون کو پس چاہیی کہ ہلکی پڑہی اسواسطی کہ اونمین ضعیف اور بوڑہا اور حاجتمند ہوتا ہی
روایت کی یہ بخاری اور مسلم نی وَعَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلُّوْنَ لَكُمْ
فَاِنْ اَصَابُوْا فَلَكُمْ وَاِنْ اَخْطَاُوْا فَلَكُمْ وَعَلَيْهِمْ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ وَهٰذَا الْبَابُ خَالٍ عَنِ الْفَصْلِ الثَّانِيْ
اور روایت ہی ابی ہریرہ سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی نماز پڑہاوینگی امام واسطی تمہاری پس اگر اچھی طرح نماز پڑہائی پس اونکا
فائدہ تمہاری کی ہی یعنی اور اونکی لیی بہی فائدہ ہی اور اگر خطا کی یعنی بطرح پڑہائی پس تمہاری لیی ثواب ہی اور اونپر وبال ہی روایت
کی یہ بخاری نی اور یہ باب خالی ہی فصل دوسری سی ف تمہاری لیی ثواب ہی اسلیی کہ تمنی اچھی طرح پڑہی اور نیت جماعت کی کی
اور اونپر وبال ہی بسبب تقصیر کی یہ وصیت فرمائی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ بری حاکم جب پیدا ہونگی اور امامت کرینگی اور وقت کی ادا
اونمین رعایت احکام اور آداب کی نہین کرینگی پس اوسوقت مین تم نماز اپنی درست ادا کرنا اگر وہ بہی اچہی طرح پڑہین گی دونون کو مفید ہی الا
تمہین اوس سی ضرر نہین وبال اونہین پر ہوگا ح

الفصل الثالث

عَنْ عُثْمَانَ ابْنِ اَبِي الْعَاصِ قَالَ اٰخِرُ مَا عَهِدَ اِلَيَّ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا اَمَمْتَ قَوْمًا فَاَخِفَّ بِهِمُ الصَّلٰوةَ رَوَاهُ
مُسْلِمٌ وَفِيْ رِوَايَةٍ لَهٗ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَهٗ اُمَّ قَوْمَكَ قَالَ قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ
اِنِّيْ اَجِدُ فِيْ نَفْسِيْ شَيْئًا قَالَ اُدْنُهْ فَاَجْلَسَنِيْ بَيْنَ يَدَيْهِ ثُمَّ وَضَعَ كَفَّهٗ فِيْ صَدْرِيْ بَيْنَ ثَدْيَيَّ
ثُمَّ قَالَ تَحَوَّلْ فَوَضَعَهَا فِيْ ظَهْرِيْ بَيْنَ كَتِفَيَّ ثُمَّ قَالَ اُمَّ قَوْمَكَ فَمَنْ اَمَّ قَوْمًا فَلْيُخَفِّفْ فَاِنَّ فِيْهِمُ
الْكَبِيْرَ وَاِنَّ فِيْهِمُ الْمَرِيْضَ وَاِنَّ فِيْهِمُ الضَّعِيْفَ وَاِنَّ مِنْهُمْ ذَا الْحَاجَةِ فَاِذَا صَلّٰى اَحَدُكُمْ وَحْدَهٗ فَلْيُصَلِّ كَيْفَ شَاءَ
روایت ہی عثمان بن ابی العاص سی کہ کہا آخر وصیت کی مجکو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی یہ تہی کہ جب امامت کری تو ایک قوم
کی پس ہلکی پڑہ اونکو نماز روایت کی یہ مسلم نی اور ایک روایت مسلم کی مین اسطرح آیا ہی کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہا عثمان کو امام
ہو تو قوم اپنی کا کہا عثمان نی کہ کہا مین نی ای رسول خدا کی تحقیق مین پاتا ہون بیچ نفس اپنی کی ایک چیز فرمایا نزدیک ہو پس بٹھایا مجکو
آگی اپنی پہر رکہا ہاتہ اپنا بیچ سینی میری کی درمیان دونون چہاتیون میری کی پہر کہا پہیر پہر رکہا ہاتہ پیٹہ میری پر درمیان دونون
مونڈہون میری کی پہر فرمایا امام ہو قوم اپنی کا پس جو شخص کہ امام ہو قوم کا پس چاہیی کہ ہلکی پڑہاوی نماز اسلیی کہ اونمین بوڑہا بہی ہوتا ہی
اور تحقیق اون مین بیمار بہی ہوتا ہی اور تحقیق اون مین ضعیف بہی ہوتا ہی اور تحقیق اون مین حاجت والا بہی ہوتا ہی پس جب نماز پڑہی
ایک تمہارا اکیلا پس چاہیی کہ نماز پڑہی جسطرح چاہی ف پاتا ہون نفس اپنی مین ایک چیز یعنی ماخذ یعنی ادای حقوق امامت کی سی
یا کبر اور وسوسی یا وقت امامت کی عجب وکبر پاتا ہون اوسکی دفع کی لیی حضرت نی ہاتہ پہیرا اور دست مبارک کی برکت سی دفع
شبہ ہوئی اور اکیلا جسطرح چاہی پڑہی لیکن دراز پڑہنا افضل ہی اور اسوقت کی اکثر اماموں کا حال برخلاف اسکی ہی کہ لوگون کو نماز

تعریف روایت کی یہ بخاری اور مسلم نے مگر یہ کہ بخاری نے نہیں ذکر کیا واذا قال ولا الضالین فقولوا آمین **ف** پس کہنا آمین کا امام اور مقتدی دونون کی طرف سے نکلا کہ امام الحمد پڑہی اور مقتدی سنین اور آخیر حدیث سے معلوم ہوا کہ امام سمع اللہ کہی اور مقتدی ربنا جیسی کہ مذہب امام اعظم کا ہی + ع ح + **وَعَنْ** اَنَسٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَكِبَ فَرَسًا فَصُرِعَ عَنْهُ فَجُحِشَ شِقُّهُ الْاَيْمَنُ فَصَلّٰى صَلٰوةً مِّنَ الصَّلَوَاتِ وَهُوَ قَاعِدٌ فَصَلَّيْنَا وَرَاءَهُ قُعُوْدًا فَلَمَّا انْصَرَفَ قَالَ اِنَّمَا جُعِلَ الْاِمَامُ لِيُؤْتَمَّ بِهٖ فَاِذَا صَلّٰى قَائِمًا فَصَلُّوْا قِيَامًا وَاِذَا رَكَعَ فَارْكَعُوْا وَاِذَا رَفَعَ فَارْفَعُوْا وَاِذَا قَالَ سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهٗ فَقُوْلُوْا رَبَّنَا لَكَ الْحَمْدُ وَاِذَا صَلّٰى جَالِسًا فَصَلُّوْا جُلُوْسًا اَجْمَعُوْنَ قَالَ الْحُمَيْدِيُّ قَوْلُهٗ اِذَا صَلّٰى جَالِسًا فَصَلُّوْا جُلُوْسًا هُوَ فِيْ مَرَضِهِ الْقَدِيْمِ ثُمَّ صَلّٰى بَعْدَ ذٰلِكَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَالِسًا وَالنَّاسُ خَلْفَهٗ قِيَامٌ لَمْ يَاْمُرْهُمْ بِالْقُعُوْدِ وَاِنَّمَا يُؤْخَذُ بِالْاٰخِرِ فَالْاٰخِرِ مِنْ فِعْلِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هٰذَا لَفْظُ الْبُخَارِيِّ وَاتَّفَقَ مُسْلِمٌ اِلٰى اَجْمَعُوْنَ وَزَادَ فِيْ رِوَايَةٍ فَلَا تَخْتَلِفُوْا عَلَيْهِ وَاِذَا سَجَدَ فَاسْجُدُوْا اور روایت ہی انس سی یہ کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سوار ہوئی گھوڑی پر پس گرائی گئی اوس سی پس چھل گئی داہنی کروٹ حضرت کی یعنی ایسی چھلی کہ قوت کھڑی ہونی کی نماز میں نرہی پھر نماز پڑہی ایک نماز نمازون مین سی یعنی فرض اور تھی بیٹھی پس نماز پڑہی ہمنی پیچھی اونکی بیٹھی ہوئی پس جب فارغ ہوئی نماز سی فرمایا سوای اسکی نہین کہ مقرر کیا گیا ہی امام تاکہ اقتدا کیا جاوی اوسکا پس جب نماز پڑہی کھڑی ہوکر پس تم بہی نماز پڑہو کھڑی ہوکر اور جب رکوع کری پس رکوع کرو اور جب اوٹھی رکوع سی پس اوٹھو اور جب کہی سمع اللہ لمن حمدہ پس کہو ربنا لک الحمد اور جب نماز پڑہی امام بیٹھ کر پس نماز پڑہو بیٹھ کر سب مقتدی کہا حمیدی نی فرمانا رسول خدا کا جس وقت کہ نماز پڑہی بیٹھ کر پس پڑہو نماز بیٹھ کر یہ تھا حضرت کی پہلی مرض مین پھر نماز پڑہی پیچھی اسکی یعنی مرض الموت مین ایک دن پہلی انتقال کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم نی بیٹھ کر اور نماز پڑہی لوگون نی پیچھی اونکی کھڑی ہوکر نہین حکم کیا اونکو ساتھ بیٹھنی کی اور سوای اسکی نہین کہ عمل کیا جاتا ہی ساتھ فعل آخر نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی پھر جو آخر ہو یعنی پچھلا فعل ناسخ ہوتا ہی پہلی فعل کا یہ لفظ بخاری کی ہین اور اتفاق کیا ہی مسلم نی ساتھ بخاری کی لفظ اجمعون تک اور زیادہ کیا مسلم نی بیچ ایک روایت کی پس نہ اختلاف کرو امام پر اور جب سجدہ کری پس سجدہ کرو **ف** حمیدی جو مذکور ہوا شیخ ہی بخاری کا مصنف جمع بین الصحیحین کا اور عمل اکثر اماموں کا اسی پر ہی کہ امام اگر بسبب عذر کی بیٹھ کر پڑہی تو مقتدی کھڑی ہوکر پڑہین اونکو بیٹھ کر پڑہنا درست نہین + ح + **وَعَنْ** عَائِشَةَ قَالَتْ لَمَّا ثَقُلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَاءَ بِلَالٌ يُّؤْذِنُهٗ بِالصَّلٰوةِ فَقَالَ مُرُوْا اَبَا بَكْرٍ اَنْ يُّصَلِّيَ بِالنَّاسِ فَصَلّٰى اَبُوْ بَكْرٍ تِلْكَ الْاَيَّامَ ثُمَّ اِنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَجَدَ فِيْ نَفْسِهٖ خِفَّةً فَقَامَ يُهَادٰى بَيْنَ رَجُلَيْنِ وَرِجْلَاهُ تَخُطَّانِ فِي الْاَرْضِ حَتّٰى دَخَلَ الْمَسْجِدَ فَلَمَّا سَمِعَ اَبُوْ بَكْرٍ حِسَّهٗ ذَهَبَ يَتَاَخَّرُ فَاَوْمٰى اِلَيْهِ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْ لَّا يَتَاَخَّرَ فَجَاءَ حَتّٰى جَلَسَ عَنْ يَّسَارِ اَبِيْ بَكْرٍ فَكَانَ اَبُوْ بَكْرٍ يُّصَلِّيْ قَائِمًا وَكَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّيْ قَاعِدًا يَقْتَدِيْ اَبُوْ بَكْرٍ بِصَلٰوةِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالنَّاسُ يَقْتَدُوْنَ بِصَلٰوةِ اَبِيْ بَكْرٍ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَفِيْ رِوَايَةٍ لَّهُمَا يُسْمِعُ اَبُوْ بَكْرٍ النَّاسَ التَّكْبِيْرَ

اور روایت ہی حضرت عائشہ رض سی کہ کہا جبکہ بہت بیمار ہوئی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم آئی بلال خبردار کرنیکو ساتہ نماز کی پس فرمایا
حکم کرو ابو بکر کو یہ کہ نماز پڑہا دی لوگون کو پس نماز پڑہائی ابو بکر صدیق نی ان دنون مین یعنی سترہ نمازین پہر تحقیق نبی صلی اللہ علیہ وسلم نی
پائی بیچ جمیعت اپنی کی کچہ تخفیف پس کہڑی ہوئی چلائی جاتی تہی دو شخصون کی کندہون پر ہاتہہ ٹیکی ہوئی اور پانون حضرت کی کہنچی تہی
زمین مین یعنی بسبب ناطاقتی کی یہانتک کہ داخل ہوئی مسجد مین پس جب سنی ابو بکر رض نی آہٹ حضرت کی آنی کی شروع کیا ہٹنا یعنی تاکہ
حضرت انکی جگہ کہڑی ہووین پس اشارت کی طرف ابو بکر رض کی حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی یہ کہ نہ ہٹین پس آئی حضرت
یہانتک کہ بیٹہی بائین طرف ابو بکر صدیق کی پس تہی ابو بکر نماز پڑہتی کہڑی ہوئی اور تہی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نماز پڑہتی بیٹہی ہوئی
یعنی بسبب ناطاقتی کی اقتدا کرتی ابو بکر رض ساتہ نماز رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی اور لوگ اقتدا کرتی تہی ساتہ نماز ابو بکر کی روایت
کی یہ بخاری اور مسلم نی اور بیچ ایک روایت ان دونون کی یہ ہی کہ سناتی تہی ابو بکر لوگونکو تکبیر **ف** حکم کرو ابو بکر رض کو آخر تک
شرح السنۃ مین لکہا ہی کہ اسمین دلیل ہی اسپر کہ ابو بکر رض افضل ہین لوگون مین بعد رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی اور اولی ہین انکی
ساتہ خلافت حضرت کی جیسا کہ کہا صحابہ نی کہ پسند کیا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نی ابو بکر رض کو واسطی دین ہماری کی پس کیا نہ پسند کرین ہم انکو
واسطی دنیا اپنی کی اور مراد دو شخصون سی حضرت علی رض اور عباس رض ہین اور اقتدا کرتی تہی ابو بکر آخر تک یعنی جو کہ حضرت کرتی تہی ابو بکر بہی اوسیطرح
کرتی تہی اور جو فعل ابو بکر رض کرتی تہی اونکو دیکہکر اور لوگ بہی اوسیطرح کرتی تہی ایسی کہ حضرت بیٹہی تہی اور ابو بکر اونکی پہلو مین کہڑی تہی
پس معنی اقتدا کی یہ مین نہ یہ کہ ابو بکر امام قوم کی تہی اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم امام اونکی ایسی کہ اقتدا کرنا ساتہ مقتدی کی نہین جائز ہی بلکہ
امام حضرت تہی اور ابو بکر رض اور لوگ اقتدا اوسکا کرتی تہی اور کہا ہی ابن عبد البر نی کہ اجماع ہی اسپر کہ حضرت جو ابو بکر کی نماز پڑہانی مین
امام ہوگئی یہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خصائص سی تہا یعنی اور کو اسطرح درست نہین ہی لیکن امام شافعی رح نی اسمین خلاف کیا ہی اور
اسیطرح کی صورت اقتدا کی جائز کہی ہی مرقاۃ مین مذکور ہی جو چاہی سو دیکہہ لی اور بعضون نی کہا ہی کہ اس حدیث سی یہ معلوم نہین ہوتا
کہ حضرت ابو بکر نماز شروع کر چکی تہی یعنی ہنوز ابو بکر نی نماز نہ شروع کی تہی کہ حضرت تشریف لائی واللہ اعلم اور ہدایہ مین لکہا ہی کہ
نماز پڑہی کہڑا ہوا پیچہی بیٹہی ہوئی کی اور اس سی معلوم ہوا کہ جائز ہی موذنون کو بلند کرنا آواز کا جمعہ مین اور عیدین وغیرہ مین یہ
تکبیرین انتقالات کی پکار کر کہین ایسی کہ جو دور ہون امام سی وہ بہی سنین + ع + **وَعَنْ** اَبِیْ هُرَیْرَۃَ قَالَ قَالَ
رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَمَا یَخْشَی الَّذِیْ یَرْفَعُ رَاْسَهٗ قَبْلَ الْاِمَامِ اَنْ یُّحَوِّلَ اللّٰهُ رَاْسَهٗ رَاْسَ حِمَارٍ مُتَّفَقٌ عَلَیْهِ
اور روایت ہی ابی ہریرہ سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کیا نہین ڈرتا وہ شخص کہ اوٹہاتا ہی سر اپنا پہلی امام سی یہ کہ بدل ڈالی
اللہ تعالی سر اوسکا سر گدہی کا سا روایت کی یہ بخاری اور مسلم نی **ف** یعنی کر دی اوسکو اللہ کم فہم مانند گدہی کی کہ وہ بہت کم فہم ہی سب
حیوانون مین پس ہوگا یہ مسخ معنوی مجازا اور جائز ہی حمل کرنا اسکا حقیقت پر ایسی کہ مسخ ہونا اس امت مین جائز ہی جیسی ذکر کیا گیا ہی بیچ باب
اشراط الساعۃ کی کذا ذکرہ بعض علمائنا اور موید ہی اوسکا وہ جو ایک روایت مین آیا ہی ان یحول اللہ صورتہ صورۃ حمار یعنی نہین ڈرتا ہی
کہ کری ہی اللہ صورت اوسکی گدہی کی سی اور کہا خطابی نی جائز ہی مسخ اس امت مین پس جائز ہی حمل کرنا اسکا حقیقت پر اور کہا ابن حجر نی
کہ یہ مسخ خاص ہی اور ممتنع مسخ عام ہی چنانچہ حدیثون صحیحہ سی یہی بات معلوم ہوتی ہی اور موید اسکی ہی نقل ایک محدث کی کہ انہون نی
سفر کیا طرف دمشق کی واسطی طلب حدیث کی ایک شیخ سی کہ مشہور تہا انہون پس پڑہا اوس سی سب کچہ لیکن وہ شیخ ڈالی رکہتا تہا درمیان

اپنی

اپنی اور درمیان اوسکی پردہ کہ نہین معلوم ہوتا تھا منہ اوسکا پس جب وہ بہت ملازمت مین رہا اوسکی اور دیکھی اوسنی حرص اوسکی تب
کھولدیا واسطی اوسکی پردہ پس دیکھا منہ اوسکا گدہی کا سا پھر کہا اوس شیخ نی بچ ای بیٹی میری اس سی کہ سبقت کری تو امام سی جبکہ پہنچی ہین
یہ حدیث بعید جانا مین نی وقوع اوسکا پس سبقت کی مین نی امام سی پس ہو گیا منہ میرا جیسا کہ دیکھتا ہی تو یہی اور کہتا ہون مین یعنی ملاعلی قاری
کہتی ہین کہ ظاہر تر یہ ہی کہ یہ تہدید شدید اور وعید موکد ہی یا یہ ہوگا برزخ مین یا دوزخ مین + ع +

الفصل الثاني

فصل دوسری **عن** علي ومعاذ بن جبل قالا قال رسول الله صلى الله عليه وسلم اذا اتى احدكم الصلوة والامام على حال فليصنع كما يصنع الامام رواه الترمذي وقال هذا حديث غريب

روایت ہی حضرت علی اور معاذ بن جبل سی کہ کہا دونون نی کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی جسوقت کہ آوی ایک تمہارا نماز کو اور امام ایک حال پر ہو پس چاہیی کہ کری جیسا کہ کرتا ہی امام روایت کی یہ ترمذی نی اور کہا یہ حدیث غریب ہی **ف** یعنی اقتدا کری امام کا اوسکی افعال میں اور تقدیم اور تاخیر اوسپر نکری اور کہا ابن ملک نی مراد یہ ہی کہ موافقت کری امام کی بیچ اوس چیز کی کہ وہ اوسمین ہی قیام مین ہو یا رکوع مین یا غیر اوسکی مین یعنی پس انتظار نکری رجوع کرنی امام کا طرف قیام کی جیسی کہ کرتی مین عوام اور کہا ترمذی نی یہ حدیث غریب ہی لیکن عمل ہی اہل علم کا اور نووی نی کہا کہ اسناد اوسکی ضعیف ہی پس تھا ترمذی کا ارادہ کرتا تھا تقویت حدیث کا ساتھ عمل اہل علم کی جیسی کہ کہا شیخ محی الدین ابن عربی نی یہ کہ پہونچا مجکو نبی صلی اللہ علیہ وسلم سی کہ جو کوئی کہی لا الہ الا اللہ ستر ہزار بار مغفرت کیجاتی ہی واسطی اوسکی اور جسکی لیی پڑہا جاوی تو اوسکی بہی مغفرت کیجاتی ہی پس تھا مین پڑہتا اس کلمہ کو بقدر عدد روایت کیی گئی کی بغیر اسکی کہ نیت کرون مین واسطی کسی کی خاص پس حاضر ہوا مین ایک کہانی پر ساتھ یارون کی اون مین ایک جوان تھا مشہور ساتھ کشف کی پس ناگہان وہ کہانی مین رونی لگا پس پوچھا مین نی اوس سی سبب اوسکا پس کہا دیکھتا ہون مین ماں اپنی کو عذاب مین پس بخشا مین نی اپنی دل مین ثواب کلمہ مذکور کا اوسکی ماں کو پس ہنسا وہ اور کہا دیکھتا ہون مین اوسکو جنت مین کہا شیخ نی پس پہچانی مین نی صحت اس حدیث کی ساتھ صحت کشف اوسکی اور صحت کشف اوسکی ساتھ صحت حدیث کی ع ح

وعن ابي هريرة قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم اذا جئتم الى الصلوة ونحن سجود فاسجدوا ولا تعدوه شيئا ومن ادرك ركعة فقد ادرك الصلوة رواه ابو داود

اور روایت ہی ابی ہریرہ سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی جسوقت کہ آؤ تم طرف نماز کی اور ہین ہم سجدی مین ہون پس سجدہ کرو اور حساب مین رکہو اوسکو کچہ اور جسنی پایا رکوع ساتہ امام کی پس تحقیق پائی اوسنی رکعت نماز کی روایت کی یہ ابو داود نی **ف** یعنی سجدی مین امام کی ساتہ ملو تو اوسکو اوس رکعت سی کہ جسمین شریک ہوئی ہو نہ گنو کچہ یعنی جیسی رکوع مین شریک ہونی سی وہ رکعت ہاتہ لگ جاتی ہی ویسی سجدی مین شریک ہونی سی رکعت ہاتہ نہین لگتی اور اوسکی مابعد کی عبارت کی علما نی دو معنی کہی ہین ایک تو یہ کہ رکعت سی مراد رکوع ہی اور صلوۃ سی رکعت یعنی جسنی امام کو رکوع مین پایا تو اوس رکعت کو پایا اور رکعت مین محسوب ہوا دوسری یہ کہ جسنی پائی ایک رکعت نماز کی پایا اوسنی نماز ساتہ امام کی اور حاصل ہوا اوسکو ثواب نماز با جماعت کا اور فضیلت اوسکی + ح + **وعن** انس قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم من صلى لله اربعين يوما في جماعة يدرك التكبيرة الاولى كتب له براءتان براءة من النار وبراءة من النفاق رواه الترمذي

اور روایت ہی انس سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جسنے نماز پڑہی خدا کی لیی چالیس دن جماعت مین اسطرح سی کہ پاوی تکبیر اولی لکہی جاتی ہین واسطی اوسکی دو خلاصیان ایک خلاصی آگ دوزخ

اور دوسری خلاصی نفاق سی روایت کی یہ ترمذی نی ف پاوی تکبیر اولی یعنی وقت تکبیر تحریمہ کہنی امام کی یہی تکبیر تحریمہ کہی اور علما نی لکہا ہی کہ امام کی دعای استفتاح تک شریک ہوجاوی تو بہی اسی حکم مین ہی اور دوسری خلاصی نفاق سی یعنی امن مین رکہتا ہی اوسکو اللہ دنیا مین اس سی کہ عمل کری منافقون کیسی یعنی ریا اور کسل نماز مین اور جہوٹ بولنا اور وعدہ خلافی کرنی وغیرہ ذلک اور توفیق دیتا ہی اہل اخلاص کی عملون کی اور آخرت مین امن دیگا اوس عذاب سی کہ عذاب دیا جاویگا ساتہ اوسکی منافق اور گواہی دیجاوی گی اسکی لیی کہ یہ منافق نہین ہی یعنی اس سبب سی کہ منافق جب کہڑی ہوتی ہین نماز مین کہڑی ہوتی ہین کسل سی اور حال اسکا برخلاف اونکی ہوا کہ نماز مین پہلی ہی آموجود ہوا اور تکبیر اولی مین شریک ہوا ع وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ تَوَضَّأَ فَأَحْسَنَ وُضُوْءَهُ ثُمَّ رَاحَ فَوَجَدَ النَّاسَ قَدْ صَلَّوْا أَعْطَاهُ اللهُ تَعَالَى مِثْلَ أَجْرِ مَنْ صَلَّاهَا وَحَضَرَهَا لَا يَنْقُصُ ذٰلِكَ مِنْ أُجُوْرِهِمْ شَيْئًا رَوَاهُ أَبُوْ دَاوُدَ وَالنَّسَائِيُّ اور روایت ہی ابی ہریرہ سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ سلم نی جسنی وضو کیا پہر اچہا وضو کیا یعنی ساتہ رعایت شرائط اور آداب اور حضور دل کی پہر گیا یعنی مسجد مین پس پایا لوگون کو کہ تحقیق نماز پڑہ چکی ہین دیتا ہی اوسکو اللہ تعالی مانند ثواب اوس شخص کی کہ نماز پڑہی اور حاضر ہوا جماعت مین کم نہین کرتا یہ ثواب دینا اوسکو ثوابون اونکی سی کچہ روایت کی یہ ابوداؤد اور نسائی نی ف یعنی اوسکو جو ثواب ملے تو اور نمازیون کی ثواب مین سی کم ہوکر نہین ملا کہ اونکی ثواب مین کمی ہوجاوی بلکہ اونہون نی اجر اپنی عمل کا پایا اور اسنی ثواب بسبب نیت کی اور حسرت کرنی کی اور یہ ثواب جب پاویگا کہ قصداً حاضر ہونی مین تصور نکیا ہوگا بلکہ اتفاقاً کسی عذر سی رہ گیا اور اگر قصداً نہ آیا اور پہر جماعت کی بعد آیا تو یہ ثواب نہین پاویگا ع وَعَنْ أَبِي سَعِيْدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ جَاءَ رَجُلٌ وَقَدْ صَلَّى رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ أَلَا رَجُلٌ يَتَصَدَّقُ عَلَى هٰذَا فَيُصَلِّيَ مَعَهُ فَقَامَ رَجُلٌ فَصَلَّى مَعَهُ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَأَبُوْ دَاوُدَ اور روایت ہی ابی سعید خدری سی کہا آیا ایک شخص اور تحقیق نماز پڑہ چکی تہی رسول خدا صلی اللہ علیہ سلم پس فرمایا کیا نہین کوئی شخص کہ صدقہ دی اسکو پس نماز پڑہی ساتہ اسکی پس کہڑا ہوا ایک شخص پس نماز پڑہی ساتہ اوسکی روایت کی یہ ترمذی نی اور ابوداود نی ف صدقہ دی یعنی احسان کری اسپر کہ اسکی ساتہ نماز پڑہی تا حاصل ہو اسکو ثواب جماعت کا پس ہوگا گویا کہ اسکو صدقہ دیا اسمین دلیل ہی اسپر کہ نیکی کی اچہی راہ بتانی سی اور باعث ہونی سی اوسپر ثواب صدقہ دینی کا حاصل ہوتا ہی اور کہا مظہر نی کہ اسکا نام صدقہ اسلیی رکہا کہ تصدق کرتا ہی اوسپر جیسی حصہ ثواب اسلیی کہ اگر اکیلی نماز پڑہتا نہ حاصل ہوتا ثواب مگر ایک نماز کا اور بسبب جماعت کی ستائیس نمازون کا ثواب ملتا ہی ع

اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ فصل تیسری

عَنْ عُبَيْدِ اللهِ بْنِ عَبْدِ اللهِ قَالَ دَخَلْتُ عَلَى عَائِشَةَ فَقُلْتُ أَلَا تُحَدِّثِيْنِيْ عَنْ مَرَضِ رَسُوْلِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَتْ بَلَى ثَقُلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ أَصَلَّى النَّاسُ فَقُلْنَا لَا يَا رَسُوْلَ اللهِ وَهُمْ يَنْتَظِرُوْنَكَ فَقَالَ ضَعُوْا لِيْ مَاءً فِي الْمِخْضَبِ قَالَتْ فَفَعَلْنَا فَاغْتَسَلَ فَذَهَبَ لِيَنُوْءَ فَأُغْمِيَ عَلَيْهِ ثُمَّ أَفَاقَ فَقَالَ أَصَلَّى النَّاسُ قُلْنَا لَا هُمْ يَنْتَظِرُوْنَكَ يَا رَسُوْلَ اللهِ قَالَ ضَعُوْا لِيْ مَاءً فِي الْمِخْضَبِ قَالَتْ فَقَعَدَ فَاغْتَسَلَ ثُمَّ ذَهَبَ لِيَنُوْءَ فَأُغْمِيَ عَلَيْهِ ثُمَّ أَفَاقَ فَقَالَ أَصَلَّى النَّاسُ قُلْنَا لَا هُمْ يَنْتَظِرُوْنَكَ يَا رَسُوْلَ اللهِ قَالَ ضَعُوْا لِيْ مَاءً فِي الْمِخْضَبِ فَقَعَدَ فَاغْتَسَلَ ثُمَّ ذَهَبَ لِيَنُوْءَ فَأُغْمِيَ عَلَيْهِ ثُمَّ أَفَاقَ فَقَالَ أَصَلَّى النَّاسُ قُلْنَا لَا هُمْ يَنْتَظِرُوْنَكَ يَا رَسُوْلَ اللهِ وَالنَّاسُ عُكُوْفٌ فِي الْمَسْجِدِ يَنْتَظِرُوْنَ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

لِصَلٰوۃِ الْعِشَاءِ الْاٰخِرَۃِ فَاَرْسَلَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِلٰی اَبِیْ بَکْرٍ بِاَنْ یُّصَلِّیَ بِالنَّاسِ فَاَتَاہُ
الرَّسُوْلُ فَقَالَ اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَاْمُرُکَ اَنْ تُصَلِّیَ بِالنَّاسِ فَقَالَ اَبُوْبَکْرٍ وَکَانَ رَجُلًا
رَقِیْقًا یَا عُمَرُ صَلِّ بِالنَّاسِ فَقَالَ لَہٗ عُمَرُ اَنْتَ اَحَقُّ بِذٰلِکَ فَصَلّٰی اَبُوْبَکْرٍ تِلْکَ الْاَیَّامَ ثُمَّ اِنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ
عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَجَدَ فِیْ نَفْسِہٖ خِفَّۃً وَخَرَجَ بَیْنَ رَجُلَیْنِ اَحَدُھُمَا الْعَبَّاسُ لِصَلٰوۃِ الظُّھْرِ وَاَبُوْبَکْرٍ یُصَلِّیْ
بِالنَّاسِ فَلَمَّا رَاٰہُ اَبُوْبَکْرٍ ذَھَبَ لِیَتَاَخَّرَ فَاَوْمَاَ اِلَیْہِ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ بِاَنْ لَّا یَتَاَخَّرَ فَقَالَ
اَجْلِسَانِیْ اِلٰی جَنْبِہٖ فَاَجْلَسَاہُ اِلٰی جَنْبِ اَبِیْ بَکْرٍ وَالنَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَاعِدٌ وَقَالَ عُبَیْدُ اللّٰہِ
فَدَخَلْتُ عَلٰی عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ عَبَّاسٍ فَقُلْتُ لَہٗ اَلَا اَعْرِضُ عَلَیْکَ مَا حَدَّثَتْنِیْ عَائِشَۃُ عَنْ مَرَضِ
رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ ھَاتِ فَعَرَضْتُ عَلَیْہِ حَدِیْثَھَا فَمَا اَنْکَرَ مِنْہُ شَیْئًا غَیْرَ
اَنَّہٗ قَالَ اَسَمَّتْ لَکَ الرَّجُلَ الَّذِیْ کَانَ مَعَ الْعَبَّاسِ قُلْتُ لَا قَالَ ھُوَ عَلِیٌّ مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ

روایت ہی عبیداللہ بن عبداللہ سی کہ کہا گیا مین حضرت عائشہؓ کی یہان پس کہا مین نی کیا نہین حدیث کرتین تم مجکو حال بیماری رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم کی سی کہ نماز کو تشریف لائی تہی کہا حضرت عائشہؓ نی کہ ہان بہت بیمار ہوی نبی صلی اللہ علیہ وسلم پس فرمایا کیا نماز پڑہ لی
لوگون نی پس کہا ہمنی کہ نہین یا رسول اللہ اور نماز ہی انتظار کرتی ہین تمہارا پس فرمایا کہ رکہو میری لیی پانی لگن مین کہا حضرت عائشہؓ نی پس کہا
ہمنی پہر نہائی حضرتؐ پس ارادہ کیا کہ کہڑی ہون پس بیہوش ہوی حضرتؐ پہر ہشیار ہوی پس فرمایا کیا نماز پڑہی لوگون نی کہا ہمنی نہین وہ ہی
منتظر ہین آپ کی ای رسول خدا کی پس فرمایا رکہو میری لیی پانی لگن مین کہا حضرت عائشہؓ نی پس بیٹہی پہر نہائی پہر ارادہ کیا کہ کہڑی ہون
پس بیہوش ہوی حضرتؐ پہر ہشیار ہوی پس فرمایا کیا نماز پڑہ چکی لوگ کہا ہمنی نہین وہ منتظر ہین آپ کی یا رسول اللہ فرمایا رکہو میری لیی
پانی لگن مین پس بیٹہی پہر نہائی پہر ارادہ کیا کہ کہڑی ہون پس بیہوش ہوی حضرتؐ پہر ہوشیار ہوی پس فرمایا کیا نماز پڑہ چکی لوگ کہا ہمنی
نہین وہ منتظر ہین آپ کی یا رسول اللہ اور لوگ ٹہری ہوی تہی مسجد مین منتظر تہی نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی نماز عشا کی لیی پس بہیجا نبی صلی اللہ
علیہ وسلم نی کسی کو طرف ابوبکر صدیقؓ کی ساتہ اس مضمون کی کہ نماز پڑہا وین لوگون کو پس آیا اونکی پاس پیغام پہونچانیوالا یعنی بلالؓ پس کہا کہ تحقیق رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم فرماتی ہین تمکو یہ کہ نماز پڑہاؤ لوگون کو پس کہا ابوبکرؓ نی اور تہی وہ مرد نرم دل ای عمرؓ نماز پڑہاؤ تم لوگون کو یعنی مین متحمل حضرتؐ کی
جگہ کہڑی رہنی کا نہین ہون تم پڑہاؤ پس کہا واسطی اونکی عمرؓ نی تمہین لائق تر ہو ساتہ اسکی پس نماز پڑہائی ابوبکرؓ نی ان دنون مین یعنی ایام
مرض مین کہ سترہ نمازین پڑہائین پہر تحقیق نبی صلی اللہ علیہ وسلم نی پائی مزاج اپنی مین تخفیف اور نکلی حضرتؐ نماز ظہر کی لیی تکیہ کیی ہوی درمیان
دو شخصون کی کہ ایک اون دونون مین سی تہی عباسؓ اور ابوبکرؓ نماز پڑہاتی تہی لوگون کو پس جب دیکہا حضرتؐ کو ابوبکرؓ نی ارادہ کیا کہ پیچہی ہٹین
پس اشارت کی طرف اونکی نبی صلی اللہ علیہ وسلم نی یہ کہ پیچہی نہ ہٹین پس فرمایا اون دونون شخصون کو بٹہا دو مجکو طرف پہلو انکی کی پس بٹہا دیا انکو
طرف پہلو ابوبکرؓ کی اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم بیٹہی ہوی تہی اور کہا عبیداللہ نی کہ راوی اس حدیث کا ہی پس گیا مین عبداللہ ابن عباسؓ کی پاس
پس کہا مین نی واسطی اونکی کیا نہ بیان کرون مین روبرو تمہاری وہ حدیث کہ بیان کی مجہسی عائشہؓ نی بیماری رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی سی
کہا ابن عباس نی کہ ہان بیان کر پس بیان کی مین نی روبرو اونکی حدیث عائشہؓ کی پس نہ انکار کیا ابن عباس نی اوسمین سی کچہ سوای اسکی
کہ اونہون نی کہا کیا نام بیان کیا ہی عائشہ نی واسطی تیری اوس شخص کا کہ تہی ساتہ عباس کی کہا مین نی نہین کہا ابن عباس نی کہ وہ علی تہی

حدیث کی بنیا ہی اور مسلم نی **ف** حضرت عائشہ نی دوسری طرف کی آدمی کا نام جو نہ لیا تو سبب یہ تہا کہ ایک ہی شخص مقرر نہ تہا اور
عباس کی ایک طرف مین کبہی نوبت بنوبت بدلتی جاتی تہی کبہی حضرت علی کبہی اسامہ کبہی فضل بن عباس اسی لیی اور روایت مین آیا ہی کہ
کہا عائشہ نی دوسری طرف ایک آدمی تہا اہل بیت سی اشارہ ہی سب کو بطریق احتمال کی واللہ اعلم + ع + **وَعَنْ** ابی ہریرۃ
انہ کان یقول من ادرک الرکعۃ فقد ادرک السجدۃ ومن فاتتہ قراءۃ ام القران فقد فاتہ خیر کثیر رواہ مالک
اور روایت ہی ابی ہریرہ سی کہ تحقیق وہ تہی کہتی کہ جس شخص نی پایا رکوع پس تحقیق پائی سجدہ اور جسکی رہ گئی پڑہنی سورہ فاتحہ پس تحقیق رہ گیا اوسکا
ثواب بہت روایت کی یہ مالک نی **ف** یعنی جسنی سورہ فاتحہ نہ پڑہی اور اور سورہ پڑہی تو بہت ثواب اوس سی رہ گیا پس ثواب
اوسکی نماز کا ناقص ہی اور ظاہر اس حدیث سی یہ معلوم ہوتا ہی کہ پڑہنا سورہ فاتحہ کا نماز مین فرض نہین + ع ح + **وَعَنْہُ**
انہ قال الذی یرفع راسہ ویخفضہ قبل الامام فانما ناصیتہ بید الشیطان رواہ مالک اور روایت ہی اونہین سی یہ کہ کہا جو شخص کہ
اوٹہاوی سر اپنی کو اور جہکاوی اوسکو یعنی رکوع و سجود مین پہلی امام کی پس سوای اسکی نہین کہ پیشانی اوسکی بیچ ہاتہ شیطان کی ہی روایت
کی یہ مالک نی **بَابُ مَنْ صَلّٰی صَلٰوۃً مَرَّتَیْنِ** باب ہی بیچ بیان حال اوس شخص کی کہ نماز پڑہی اوسنی دو مرتبہ

اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ فصل پہلی **عَنْ** جابر قال کان معاذ بن جبل یصلی مع النبی صلی اللہ علیہ وسلم
ثم یاتی قومہ فیصلی بہم متفق علیہ روایت ہی جابر سی کہ کہا تہی معاذ بن جبل نماز پڑہتی ساتہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی پہر
اپنی قوم پاس پس نماز پڑہاتی اونکو روایت کی یہ بخاری اور مسلم نی **ف** یعنی سنت عشار کی یا نفل حضرت کی ساتہ پڑہ آتی تا فضیلت حاصل کرین
اونکی ساتہ کی نماز کی اور اونکی صحبت پڑہنی کی اور سیکہین ادب اونسی پہر اپنی قوم مین آکر فرض اپنی پڑہتی + ع + **وَعَنْہُ** قال کان
معاذ یصلی مع النبی صلی اللہ علیہ وسلم العشاء ثم یرجع الی قومہ فیصلی بہم العشاء وہی لہ نافلۃ
اور روایت ہی اونہین سی کہ کہا تہی معاذ نماز پڑہتی ساتہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی عشار کی پہر پہرتی طرف قوم اپنی کی پہر نماز پڑہاتی اونکو
عشار کی اور وہ واسطی اونکی نفل ہوتی روایت کی یہ **ف** نماز پڑہتی تہی ساتہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی عشار کی یعنی وہ عشار کہ پڑہتی اوسکو
نبی صلی اللہ علیہ وسلم برابر ہی کہ نیت کرتی تہی معاذ اوسمین سنت عشار کی یا نفل کی پہر پہرتی اپنی قوم کیطرف پس پڑہتی ساتہ اونکی فرض عشار یا
اور دو یعنی نماز دو بار پڑہنی ساتہ جماعت کی نفل اور فرض یا پچہلی نماز اوسکی لیی نافلہ ہوتی یعنی باعث زیادتی خیر اور ثواب کی ہوئی اور بعضوں نی
کہ معنی یہ کہی ہین کہ وہ یعنی عشار دوسری بارکی اوسکی لیی نافلہ ہوتی تہی اور واسطی قوم کی لیی فرض عشار کی ہوتی تہی اونکو سند لانی چاہیی
معاذ سی کہ اوسی یہ بات سنی ہو یعنی ایسی کہ نہین معلوم ہو سکتا یہ بغیر کہنی اوسکی کیونکہ نیت دل سی ہوتی تہی چنانچہ ابن ہمام نی ذکر کیا ہی کہ نیت کہنی
زبان سی بدعت ہی نہین وارد ہوئی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سی اور نہ صحابہ سی اور باوجود اسکی یہ زیادتی یعنی وہی کہ نافلہ نہین ہی روایت
صحیحہ مین چنانچہ بعضوں نی لکہا ہی کہ یہ زیادتی کلام شافعی سی ہی بنابر اجتہاد اونکی کی اور کتاب مشکوۃ مین بیان غیر یہ چہوٹی ہوئی ہی
پس معلوم ہوا کہ مولف نی بیچ کسی طریق کی مسند سی یہ لفظ نہین پایا اور تورپشتی نی کہا کہ علمار حدیث نی کہا ہی کہ قول وہی کہ نافلہ غیر محفوظ
ہی حدیث جابر سی + ع ح + یہ خلاصہ اونکی شرحون مین سی لکہا ہی مفصل دیکہا چاہی وہان دیکہی اور نفل پڑہنی اوسکی پیچہی فرض پڑہنی
درست ہی یا نہین اسمین جو اختلاف کیا ہی اماموں نی باب القراۃ فی الصلوۃ کی پہلی فصل مین بیچ حدیث جابر کی مفصل مذکور ہو چکا ہی

اَلْفَصْلُ الثَّانِیْ فصل دوسری **عَنْ** یزید بن الاسود قال شہدت مع النبی صلی اللہ علیہ وسلم

حَجَّتَهُ فَصَلَّيْتُ مَعَهُ صَلٰوةَ الصُّبْحِ فِيْ مَسْجِدِ الْخَيْفِ فَلَمَّا قَضٰى صَلٰوتَهُ وَانْحَرَفَ اِذَا هُوَ بِرَجُلَيْنِ فِيْ اٰخِرِ الْقَوْمِ لَمْ يُصَلِّيَا مَعَهُ قَالَ عَلَيَّ بِهِمَا فَجِيْءَ بِهِمَا تَرْعَدُ فَرَائِصُهُمَا فَقَالَ مَا مَنَعَكُمَا اَنْ تُصَلِّيَا مَعَنَا فَقَالَا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّا كُنَّا قَدْ صَلَّيْنَا فِيْ رِحَالِنَا قَالَ فَلَا تَفْعَلَا اِذَا صَلَّيْتُمَا فِيْ رِحَالِكُمَا ثُمَّ اَتَيْتُمَا مَسْجِدَ جَمَاعَةٍ فَصَلِّيَا مَعَهُمْ فَاِنَّهَا لَكُمَا نَافِلَةٌ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَاَبُوْدَاوٗدَ وَالنَّسَائِيُّ اور روایت ہی یزید بن اسود سی کہا کہ حاضر ہوا مین ساتہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی بیچ حج اونکی کی یعنی حجۃ الوداع مین اپس نماز پڑہی مین نی ساتہ اونکی نماز صبح کی مسجد خیف مین پس جب پڑہ چکی نماز اپنی اور پہری نماز سی پس ناگہان آنحضرت نی دیکہا دو شخصون کو بیٹہی ہوئی آخر قوم مین کہ نماز نہ پڑہی تہی اونہون نی ساتہ حضرت کی فرمایا کہ لی آؤ اون دونون کو میری پاس پس لائی گئی وہ دونون کہ کانپتا تہا گوشت مونڈہون اونکی کا یعنی حضرت کی ہیبت سی پس فرمایا کس چیز نی باز رکہا تمکو نماز پڑہنی سی ہماری ساتہ پس کہا اونہون نی یا رسول اللہ تحقیق تہی ہم نماز پڑہ چکی بیچ مکانون اپنی کی فرمایا پس نکرو تم ایسا جسوقت کہ پڑہ چکو تم نماز اپنی مکانون مین پہر آؤ تم مسجد کہ اوسمین جماعت ہوتی ہو پس نماز پڑہو ساتہ نمازیون کی پس تحقیق یہ نماز تمہاری لیی نفل ہی روایت کی یہ ترمذی اور ابوداود اور نسائی نی ف یعنی یہ جو نماز جماعت سی پڑہی نفل ہوئی گی خواہ پہلی نماز جماعت سی پڑہی ہو یا بغیر جماعت کی ۱۲ ح

اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ

فصل تیسری عَنْ بُسْرِ بْنِ مِحْجَنٍ عَنْ اَبِيْهِ اَنَّهُ كَانَ فِيْ مَجْلِسٍ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاُذِّنَ بِالصَّلٰوةِ فَقَامَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَصَلّٰى وَرَجَعَ وَمِحْجَنٌ فِيْ مَجْلِسِهِ فَقَالَ لَهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا مَنَعَكَ اَنْ تُصَلِّيَ مَعَ النَّاسِ اَلَسْتَ بِرَجُلٍ مُسْلِمٍ فَقَالَ بَلٰى يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ وَلٰكِنِّيْ كُنْتُ قَدْ صَلَّيْتُ فِيْ اَهْلِيْ فَقَالَ لَهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا جِئْتَ الْمَسْجِدَ وَكُنْتَ قَدْ صَلَّيْتَ فَاُقِيْمَتِ الصَّلٰوةُ فَصَلِّ مَعَ النَّاسِ وَاِنْ كُنْتَ قَدْ صَلَّيْتَ رَوَاهُ مَالِكٌ وَالنَّسَائِيُّ روایت ہی بسر بن محجن سے اوسنی نقل کی اپنی باپ سی کہ تحقیق وہ تہی ایک مجلس مین ساتہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی پس اذان دی گئی نماز کی لیی پس کہڑی ہوئی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم پہر نماز پڑہی اور پہری اور محجن بیٹہی ہوئی تہی جگہ اپنی مین پس فرمایا واسطی اونکی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کس چیز نی منع کیا تجکو یہ کہ نماز پڑہی تو ساتہ لوگون کی کیا نہین تم مرد مسلمان پس کہا کہ ہان ہون مین مسلمان یا رسول اللہ ولیکن تہا مین کہ تحقیق نماز پڑہ چکا تہا مین نی بیچ اہل اپنی کی پس فرمایا واسطی اونکی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی جسوقت آوی تو مسجد مین اور نماز پڑہ چکا ہو یعنی اپنی گہر مین پہر قائم کیجاوی نماز پس نماز پڑہ ساتہ لوگون کی اگرچہ تو نماز پڑہ چکا ہو روایت کی یہ مالک اور نسائی نی وَعَنْ رَجُلٍ مِّنْ اَسَدِ بْنِ خُزَيْمَةَ اَنَّهُ سَاَلَ اَبَا اَيُّوْبَ الْاَنْصَارِيَّ قَالَ يُصَلِّيْ اَحَدُنَا فِيْ مَنْزِلِهِ الصَّلٰوةَ ثُمَّ يَاْتِي الْمَسْجِدَ وَتُقَامُ الصَّلٰوةُ فَاُصَلِّيْ مَعَهُمْ فَاَجِدُ فِيْ نَفْسِيْ شَيْئًا مِّنْ ذٰلِكَ فَقَالَ اَبُوْ اَيُّوْبَ سَاَلْنَا عَنْ ذٰلِكَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فَذٰلِكَ لَهُ سَهْمُ جَمْعٍ رَوَاهُ مَالِكٌ وَاَبُوْدَاوٗدَ اور روایت ہی ایک شخص سی کہ وہ قبیلہ اسد بن خزیمہ مین سی تہا یہ کہ اوسنی پوچہا ابوایوب انصاری سی کہا کہ پڑہتا ہی ایک ہمارا یعنی مین بیچ گہر اپنی کی نماز پہر آتا ہی مسجد مین اور پڑہی جاتی ہی نماز پس کیا پڑہون مین نماز ساتہ اونکی پس پاتا ہون مین دل اپنی مین ایک چیز اس سی یعنی خدشہ اور شبہہ کہ مین پاتا ہون دوبارہ نماز پڑہنی سی کہ آیا بہتر ہی میری لیی یا برا پس کہا ابوایوب نی پوچہا مین نی پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم سی فرمایا پس یہ واسطی اوسکی نصیبہ ہی جماعت کا روایت کی یہ مالک اور ابوداود نی ف یعنی دوبارہ پڑہنی سی ثواب اور فضیلت جماعت کی اوسکو ملتی ہی اس سی دل مین شبہہ نہ لا ۱۲ ح وَعَنْ يَزِيْدَ بْنِ عَامِرٍ قَالَ جِئْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

وَهُوَ فِي الصَّلٰوةِ فَجَلَسْتُ وَلَمْ اَدْخُلْ مَعَهُمْ فِي الصَّلٰوةِ فَلَمَّا انْصَرَفَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَاٰنِيْ جَالِسًا فَقَالَ اَلَمْ تُسْلِمْ يَا يَزِيْدُ قُلْتُ بَلٰى يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَدْ اَسْلَمْتُ قَالَ وَمَا مَنَعَكَ اَنْ تَدْخُلَ مَعَ النَّاسِ فِي صَلٰوتِهِمْ قَالَ اِنِّيْ كُنْتُ قَدْ صَلَّيْتُ فِي مَنْزِلِيْ اَحْسِبُ اَنْ قَدْ صَلَّيْتُمْ فَقَالَ اِذَا جِئْتَ الصَّلٰوةَ فَوَجَدْتَ النَّاسَ فَصَلِّ مَعَهُمْ وَاِنْ كُنْتَ قَدْ صَلَّيْتَ تَكُنْ لَكَ نَافِلَةً وَهٰذِهٖ مَكْتُوْبَةٌ رَوَاهُ اَبُوْدَاوٗدَ

اور روایت ہی یزید بن عامر سی کہ آیا مین پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی پاس اور وہ نماز مین تھی پس بیٹھا مین اور نہ داخل ہوا مین اونکی نماز مین پس جبکہ پہرے نماز پڑھکر رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم دیکھا مجکو بیٹھے ہوئی پس فرمایا کیا نہین تو مسلمان ای یزید کہ نماز نہ پڑہی تو فی کہا مین نی ہان یا رسول اللہ تحقیق مین مسلمان ہون فرمایا اور کس چیز نی منع کیا تجکو یہ کہ داخل ہو تو ساتھ لوگون کی نماز اونکی مین کہا تحقیق تہا مین نماز پڑہ چکا گہر اپنی مین اور گمان کیا مین نی یہ کہ تحقیق نماز پڑہ چکی ہو تم پس فرمایا جسوقت کہ آوی تو نماز کو پس پاوی تو لوگون کو یعنی نماز پڑہتی پس نماز پڑہ ساتھ اونکی اگرچہ تحقیق پڑہ چکا ہو ہوگی یہ نماز جو دوبارہ کی واسطی تیری نفل اور وہ پہلی فرض روایت کی یہ ابوداود نی وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّ رَجُلًا سَاَلَهٗ فَقَالَ اِنِّيْ اُصَلِّيْ فِيْ بَيْتِيْ ثُمَّ اُدْرِكُ الصَّلٰوةَ فِي الْمَسْجِدِ مَعَ الْاِمَامِ اَفَاُصَلِّيْ مَعَهٗ قَالَ لَهٗ نَعَمْ قَالَ الرَّجُلُ اَيَّتَهُمَا اَجْعَلُ صَلٰوتِيْ قَالَ ابْنُ عُمَرَ وَذٰلِكَ اِلَيْكَ اِنَّمَا ذٰلِكَ اِلَى اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ يَجْعَلُ اَيَّتَهُمَا شَاءَ رَوَاهُ مَالِكٌ اور روایت ہی ابن عمر سی یہ کہ ایک شخص نی پوچہا اونسی پس کہا تحقیق مین نماز پڑہتا ہون بیچ گہر اپنی کی پہر پاتا ہون مین نماز کو مسجد مین ساتھ امام کی پس کیا نماز پڑہون مین ساتھ اوسکی کہا اوسکو ہان کہا اوس شخص نی کونسی ٹھہراؤن مین نماز اپنی یعنی فرض نماز کونسی ٹھہراؤن اول کی یا آخر کی کہا ابن عمر نی اور یہ طرف تیری ہی یعنی یہ مقرر کرنا تیری سپرد نہین ہی سوای اسکی نہین کہ یہ سپرد طرف اللہ کی ہی کہ عزت والا اور بزرگی والا ہی ٹھہرادی اون دونون مین سی جسکو چاہی نماز تیری روایت کی یہ مالک نی

ف اسمین تائید ہی اوسکی جو بعضی شافعیہ نی اختیار کیا ہی اور جو اختیار کیا ہی غزالی نی کہ فرض ایک ہی اون دونون مین سی غیر معین لیکن اکثر حدیثون سی صریح معلوم ہوتا ہی کہ اول فرض ہوتی ہی اور دوسری نفل موافق قیاس کی بہی ہی اسلئی کہ بری الذمہ ہوتا ہی ساتہ ادای اول کی پس فرض وہی ہوئی واللہ اعلم + ح + وَعَنْ سُلَيْمَانَ مَوْلٰى مَيْمُوْنَةَ قَالَ اَتَيْنَا ابْنَ عُمَرَ عَلَى الْبَلَاطِ وَهُمْ يُصَلُّوْنَ فَقُلْتُ اَلَا تُصَلِّيْ مَعَهُمْ قَالَ قَدْ صَلَّيْتُ وَاِنِّيْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ لَا تُصَلُّوْا صَلٰوةً فِيْ يَوْمٍ مَرَّتَيْنِ رَوَاهُ اَحْمَدُ وَاَبُوْدَاوٗدَ وَالنَّسَائِيُّ اور روایت ہی سلیمان مولی میمونہ کی سی کہ کہا آئی ہم ابن عمر کی پاس بلاط مین اور لوگ نماز پڑہتی تہی پس کہا مین نی ابن عمر سی کیا نہین نماز پڑہتی تم ساتہ اونکی کہا ابن عمر نی کہ تحقیق نماز پڑہ چکا ہون مین اور تحقیق مین نی سنا ہی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سی کہ فرماتی تہے نہ پڑہو تم نماز ایک دن مین یعنی ایک وقت مین دوبار روایت کی یہ احمد اور ابوداود اور نسائی نی ف بلاط نام ایک جگہہ کا ہی مدینہ مطہرہ مین کہ امیرالمومنین حضرت عمر نی مسجد سی باہر بنائی تہی لوگون کی بیٹہنی کو کہ اگر باتین وا چیت کرنی منظور ہون وہان بیٹہہ کر کرین تا مسجد مین کلام دنیا کیا جاوی اور نماز پڑہ چکا ہون مین شاید ابن عمر نماز جماعت سی پڑہ چکی ہون گی یا وقت صبح کا ہوگا یا عصر یا مغرب کا کہ انمین نماز دوبارہ نہین پڑہنی چاہیی اسلئی یہ فرمایا اور یہ حدیث ظاہر مین مخالف ہی پہلی حدیثون کی کہ دلالت کرتی ہین دوبارہ نماز پڑہنی پر تطبیق ان حدیثون مین یہ ہی کہ یہ حدیث اوس شخص کی حق مین ہی کہ پہلی جماعت سی پڑہ چکا ہو اور پہلی حدیثین اوسکی حق مین ہین کہ تنہا پڑہی ہو جیسا کہ مذہب حنفیہ ہی یا اس سی یہ مراد ہی کہ بطریق فرضیت کی دوبارہ نہ پڑہو یعنی اگر دوسری نفل جانکر

پڑہے مضائقہ نہین تنبیہ اکثر محدثین عام ہین سب نمازون مین یعنی ہر نماز کا یہی حکم علوم ہوتا ہے کہ اگر نماز پڑہ آیا ہو اور جماعت دیکہی تو شریک
ہو جاوی لیکن مجتہدون نی نظر کی ہی اور حدیثون پر کہ جنمین بعضی اوقات نماز پڑہنی مکروہ فرمائی ہی بنظر اونکی اونہون نی بعضی نمازونکو
خاص کر لیا ہی کہ اس نماز کو دوبارہ پڑہی اور اسکو نہ پڑہی چنانچہ حدیث آیندہ مین بہی تخصیص ہی + ع ح + وَعَنْ نَافِعٍ قَالَ اِنَّ
عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عُمَرَ كَانَ يَقُوْلُ مَنْ صَلَّى الْمَغْرِبَ اَوِ الصُّبْحَ ثُمَّ اَدْرَكَهُمَا مَعَ الْاِمَامِ فَلَا يُعِدْ لَهُمَا رَوَاهُ مَالِكٌ
اور روایت ہی نافع سی کہ کہا تحقیق عبد اللہ بن عمر تہی کہتی کہ جسنی نماز پڑہی مغرب کی یا صبح کی پھر پایا ان دونوں کو ساتہ امام کی پس
پھر نہ پڑہی ان دونون کو روایت کی یہ مالک نی ف یہ مؤید ہی مذہب امام مالک رح کی کہ اونکی یہان ان دونون نمازون کا اعادہ نہین
اور ہماری نزدیک عصر کا بہی یہی حکم ہی اور شافعی کی نزدیک اعادہ سب نمازون کا جائز ہی اور ہمین اشارہ ہی اسپر کہ پہلی نماز جماعت سی
نہ پڑہی ہو یعنی اوسکا یہ حکم ہی اور اگر جماعت سی پڑہ چکا ہو گا بطریق اولی اعادہ نکرنا چاہیی + ح + بَابُ السُّنَنِ وَفَضَائِلِهَا
باب ہی بیچ بیان سنتون کی اور فضیلتون یعنی بزرگیون اونکی کی ف یعنی وہ نمازین کہ فرضون کی ساتہ پڑہی جاتی ہین اور وہ دو قسم پر
ہین ایک تو رواتب یعنی جسپر حضرت نی مداومت کی اور دوسری غیر رواتب یعنی جسپر مداومت نکی مثل سنتون عصر کی اور جاننا چاہیی کہ سنت اور
نفل اور تطوع اور مندوب اور مستحب اور مرغب فیہ اور حسن یہ سب الفاظ مترادف ہین معنی اونکی ایک ہی ہین معنی اونکی یہ ہین کہ ترجیح دی شارع نی اونکی کرنیکو
نکرنی پر اگرچہ ہی بعض سنتون موکد تر بعض سی + ح ع + اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ فصل پہلی عَنْ اُمِّ حَبِيْبَةَ قَالَتْ
قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ صَلَّى فِيْ يَوْمٍ وَلَيْلَةٍ ثِنْتَيْ عَشْرَةَ رَكْعَةً بُنِيَ لَهُ بَيْتٌ فِي الْجَنَّةِ اَرْبَعًا
قَبْلَ الظُّهْرِ وَرَكْعَتَيْنِ بَعْدَهَا وَرَكْعَتَيْنِ بَعْدَ الْمَغْرِبِ وَرَكْعَتَيْنِ بَعْدَ الْعِشَاءِ وَرَكْعَتَيْنِ قَبْلَ صَلٰوةِ الْفَجْرِ
رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَفِيْ رِوَايَةِ مُسْلِمٍ اَنَّهَا قَالَتْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ مَا مِنْ عَبْدٍ مُسْلِمٍ
يُصَلِّيْ لِلّٰهِ كُلَّ يَوْمٍ ثِنْتَيْ عَشْرَةَ رَكْعَةً تَطَوُّعًا غَيْرَ فَرِيْضَةٍ اِلَّا بَنَى اللّٰهُ لَهُ بَيْتًا فِي الْجَنَّةِ اَوْ اِلَّا بُنِيَ لَهُ بَيْتٌ فِي الْجَنَّةِ
روایت ہی ام حبیبہ سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی جو پڑہی دن اور رات مین بارہ رکعتین بنایا جاتا ہی واسطی اوسکی گہر
بہشت مین چار رکعت پہلی ظہر کی اور دو رکعت پیچہی اوسکی اور دو رکعت پیچہی مغرب کی اور دو رکعت پیچہی عشا کی اور دو رکعت پہلی نماز فجر کی
روایت کی یہ ترمذی نی اور بیچ ایک روایت مسلم کی یہ ہی کہ ام حبیبہ نی کہا سنا مین نی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو کہ فرماتی تہی نہین
کوئی بندہ مسلمان کہ نماز پڑہتا ہی واسطی اللہ کی ہر دن مین بارہ رکعت نفل سوای فرض کی مگر کہ بناتا ہی اللہ اوسکی لیی گہر بہشت مین یا فرمایا
مگر بنایا جاتا ہی اوسکی لیی گہر بہشت مین ف یہ سب سنتین موکدہ ہین اور سنتین فجر کی سب سی زیادہ موکد ہین حتی کہ حسن بصری اور بعض
حنفیہ نی اونکو واجب کہا ہی اور حسن نی مغرب کی بہی دو رکعتون کو واجب کہا ہی لیکن اس حدیث سی رد کیا ہی اونکی قول کو کہ واجب
نہین بلکہ سنت ہین + ع + وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ صَلَّيْتُ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَكْعَتَيْنِ
قَبْلَ الظُّهْرِ وَرَكْعَتَيْنِ بَعْدَهَا وَرَكْعَتَيْنِ بَعْدَ الْمَغْرِبِ فِيْ بَيْتِهٖ وَرَكْعَتَيْنِ بَعْدَ الْعِشَاءِ فِيْ بَيْتِهٖ قَالَ وَحَدَّثَتْنِيْ
حَفْصَةُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُصَلِّيْ رَكْعَتَيْنِ خَفِيْفَتَيْنِ حِيْنَ يَطْلُعُ
الْفَجْرُ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہی ابن عمر سی کہ کہا نماز پڑہی مین نی ساتہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی دو رکعتین پہلی ظہر
کی اور دو رکعتین پیچہی اوسکی اور دو رکعتین پیچہی مغرب کی بیچ گہر حضرت کی یعنی حضرت حفصہ کی حجرہ مین کہ بہن ابن عمر کی تہین اور دو رکعتین

پیچھے عشاء کی بیچ گھر اونکی کی کہا ابن عمرؓ نے اور حدیث کی مجھکو حفصہ نے یہ کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم تھے نماز پڑہتے دو رکعتیں ہلکی جسوقت کہ نکلتی فجر
روایت کی یہ بخاری اور مسلم نے **ف** تثنیہ نہین منافی ہے جمع کی ساتہ اس توجیہ کی حاصل ہو جاتی ہے تطبیق اس حدیث مین اور اوس حدیث مین
کہ روایت کی گئی ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نہین چھوڑتے تھے چار رکعتین ظہر کی پہلی یہ لکہا ہے ملا علی قاری نے اور حضرت شیخ رح نے کہا ہے کہ
یہ حدیث سند شافعی کی ہے کہ اونکی نزدیک سنت ظہر کی دو رکعتیں ہین اور ہماری نزدیک چار رکعتین ہین اور اوسمین بہی حدیثین آئی ہین حضرت
اور عائشہؓ اور ام حبیبہ سے اور ترمذی نے کہا کہ اسپر عمل ہے اکثر اہل علم کا اصحاب نبی صلی اللہ علیہ وسلم وغیرہم سے اور یہی قول ہے سفیان ثوری
اور ابن المبارک اور اسحق کا اور شافعی اور احمد سے بہی چار رکعتین آئی ہین ولیکن ساتہ دو سلام کی اور شاید کہ حضرت گھر مین چار رکعتین پڑہتی
ہون کہ ازواج مطہرات نے دیکہکر وہ روایت کین اور جب مسجد مین آتے دو رکعت تحیۃ المسجد پڑہتے اوسکو ابن عمرؓ نے سنت ظہر کی گمان کیا
اور اوسکا ابن عمرؓ بیچ گھر کی حاضر نہوتی تہی اوسوقت کی سنتین پڑہنی حضرت حفصہ سی سنکر روایت کین **وعنہ** قَالَ كَانَ
النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يُصَلِّي بَعْدَ الْجُمُعَةِ حَتّٰى يَنْصَرِفَ فَيُصَلِّي رَكْعَتَيْنِ فِي بَيْتِهِ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ
اور روایت ہے اونہین سی کہا تہی نبی صلی اللہ علیہ وسلم نہین نماز پڑہتے پیچھے جمعہ کی یعنی کچہ یہانتک کہ پہرتی یعنی طرف گھر اپنی کی پس پڑہتی
دو رکعتین گھر اپنی مین روایت کی یہ بخاری اور مسلم نے **ف** کہا ابن ملک نے مراد ہے اس سے سنت جمعہ کی عمل شافعیہ کا اسی پر ہے بسبب ایک
قول کی سنت جمعہ کی مانند ظہر کی ہے اور گھر مین پڑہتے تہی اسلیے کہ نوافل گھر مین پڑہنی افضل ہین اور اور حدیثون مین آیا ہے کہ حضرت
پڑہتے تہی پہلی جمعہ کی چار رکعت اور بعد اوسکی چار اور ایک روایت مین بعد جمعہ کی چھہ بہی آئی ہین چنانچہ ابو یوسف کی نزدیک یہی ہے
وعن عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ شَقِيقٍ قَالَ سَأَلْتُ عَائِشَةَ عَنْ صَلٰوةِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ
تَطَوُّعِهِ فَقَالَتْ كَانَ يُصَلِّي فِي بَيْتِي قَبْلَ الظُّهْرِ أَرْبَعًا ثُمَّ يَخْرُجُ فَيُصَلِّي بِالنَّاسِ ثُمَّ يَدْخُلُ فَيُصَلِّي رَكْعَتَيْنِ وَكَانَ
يُصَلِّي بِالنَّاسِ الْمَغْرِبَ ثُمَّ يَدْخُلُ فَيُصَلِّي رَكْعَتَيْنِ ثُمَّ يُصَلِّي بِالنَّاسِ الْعِشَاءَ وَيَدْخُلُ بَيْتِي فَيُصَلِّي رَكْعَتَيْنِ وَكَانَ
يُصَلِّي مِنَ اللَّيْلِ تِسْعَ رَكَعَاتٍ فِيهِنَّ الْوِتْرُ وَكَانَ يُصَلِّي لَيْلًا طَوِيْلًا قَائِمًا وَلَيْلًا طَوِيْلًا قَاعِدًا وَكَانَ إِذَا قَرَأَ وَهُوَ قَائِمٌ
رَكَعَ وَسَجَدَ وَهُوَ قَائِمٌ وَكَانَ إِذَا قَرَأَ قَاعِدًا رَكَعَ وَسَجَدَ وَهُوَ قَاعِدٌ وَكَانَ إِذَا طَلَعَ الْفَجْرُ صَلّٰى
رَكْعَتَيْنِ رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَزَادَ أَبُوْ دَاوُدَ ثُمَّ يَخْرُجُ فَيُصَلِّي بِالنَّاسِ صَلٰوةَ الْفَجْرِ
اور روایت ہے عبد اللہ بن شقیق سے کہ کہا پوچہا مین نے حضرت عائشہؓ سے احوال نماز رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کا نفلون اونکی سے
پس کہا حضرت عائشہؓ نے تہی حضرت نماز پڑہتے میری گھر مین پہلی ظہر کی چار رکعتین پہر نکلتی پس نماز پڑہتی ساتہ لوگون کی یعنی فرض ظہر کی
پہر داخل ہوتی یعنی گھر مین پس نماز پڑہتی دو رکعتین اور تہی نماز پڑہتی ساتہ لوگون کی نماز مغرب کی پہر داخل ہوتی یعنی اپنی گھر مین پہر نماز
پڑہتی دو رکعتین پہر نماز پڑہتی ساتہ لوگون کی عشاء کی اور داخل ہوتی گھر میری مین پس نماز پڑہتی دو رکعتین اور تہی نماز پڑہتی رات کو
یعنی کبہی نو رکعت اونمین وتر بہی ہوتی اور تہی نماز پڑہتی رات کو دیر تک کہڑی اور رات کو دیر تک بیٹہی اور تہی جسوقت کہ پڑہتی کہڑی ہو کر
رکوع کرتی اور سجدہ کرتی اوس حالت سی کہ کہڑی ہوتی اور تہی جسوقت کہ پڑہتی بیٹہ کر رکوع کرتی اور سجدہ کرتی بیٹہی اور جسوقت نمودار ہوتی فجر
پڑہتی تہی دو رکعت روایت کی یہ مسلم نے اور زیادہ کیا ابو داود نے پہر نکلتی پس پڑہتی ساتہ لوگون کی نماز فجر کی **ف** اسمین دلیل ہے اسپر کہ
سنتین گھر مین پڑہنی مستحب ہین اور اون مین وتر بہی ہوتی یعنی ایک رکعت یا تین رکعت اور حضرت کی نماز شب مین روایتین مختلف

آتی میں چھ بھی اور آٹھ بھی اور نو بھی اور دس بھی اور گیارہ بھی اور تیرہ بھی کہ کبھی کتنی پڑھتی کبھی کتنی اور رکوع کرتی اور سجدہ کرتی اوسی حالت سے کہ کھڑی ہوتی یعنی انتقال کرتی تھی رکوع اور سجود میں حالت قیام سے نہ یہ کہ رکوع اور سجود بیٹھکر کرتی تھی اور جب بیٹھکر پڑھتی رکوع سجود بھی اوسی حالت میں کرتی اور اس صورت میں رکوع اور سجود کھڑی ہوکر بھی کرنا آیا ہے یعنی قراۃ پڑھتی بیٹھکر پھر کھڑی ہوتی اور تھوڑی سی قراۃ پڑھتی پھر رکوع اور سجود کرتی پس تین طرح پڑھتی نماز حضرت کی یا تمام کھڑی یا تمام بیٹھی یا قراۃ بیٹھکر پڑھتی بعد ازان کھڑی ہوتی اور رکوع سجود کرتی اور اسطرح نہ تھی کہ قراۃ کھڑی ہوکر پڑھیں اور پھر بیٹھکر رکوع و سجود کریں + ح **وَعَنْ** عَائِشَةَ رضی قَالَتْ لَمْ يَكُنِ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلٰى شَيْءٍ مِّنَ النَّوَافِلِ اَشَدَّ تَعَاهُدًا مِّنْهُ عَلٰى رَكْعَتَيِ الْفَجْرِ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہی حضرت عائشہ سی کہ کہا تھی نبی صلی اللہ علیہ سلم کسی چیز پر نفلون سی بہت محافظت اور مداومت کرتی جیسی کہ محافظت کرتی دو رکعتوں سنت فجر پر روایت کی یہ بخاری اور مسلم نی **ف** یعنی سنتین فجر کی سب سی زیادہ موکد ہین کہ سفر اور حضر مین اونکو حضرت نچھوڑتی اور فقہ کی کتابون مین لکھا ہی کہ بغیر عذر کی اونکو بیٹھکر پڑھنا درست نہین + ح **وَعَنْهَا** قَالَتْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَكْعَتَا الْفَجْرِ خَيْرٌ مِّنَ الدُّنْيَا وَمَا فِيْهَا رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہی اونہین سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی دو رکعتین سنت فجر کی بہتر ہین دنیا اور اوس چیز سی کہ دنیا مین ہی روایت کی یہ مسلم نی **ف** یعنی دنیا اور دنیا کی چیزین اگر اللہ کی راہ مین خرچ کری او سپر یہ افضل ہین اور جو چیز دنیا کی کہ اوسمین بخل کری اور راہ دین مین خرچ نکری اوسمین اچھا پن کہان ہی کہ اوس پر انکو بہتر کہین اور لکھا ہی علما نی کہ سب سی زیادہ موکد سنتین فجر کی ہین اور بعد انکی سنتین مغرب کی اور بعد انکی سنتین ظہر کی بعد کی اور بعد انکی سنتین عشا کی اور بعد ان سبھون کی سنتین ظہر کی پہلی کی + ح **وَعَنْ** عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مُغَفَّلٍ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلُّوْا قَبْلَ صَلٰوةِ الْمَغْرِبِ قَالَ فِي الثَّالِثَةِ لِمَنْ شَاءَ كَرَاهِيَةَ اَنْ يَّتَّخِذَهَا النَّاسُ سُنَّةً مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہی عبد اللہ بن مغفل سی کہ کہا فرمایا نبی صلی اللہ علیہ سلم نی نماز پڑھو پہلی فرض مغرب کی یعنی دو رکعتین فرمایا تیسری بار مین جو شخص کہ چاہی واسطی مکروہ جانتی اس بات کی کہ ٹھہراوین اونکو لوگ سنت روایت کی یہ بخاری اور مسلم نی **ف** یعنی تین بار حضرت نی فرمایا کہ نماز پڑھو پہلی فرض مغرب کی دو رکعتین اور تیسری بار مین یہ بھی فرمایا جو چاہی پڑھی یہ اسلیی فرمایا کہ لوگ انکو سنت موکدہ نہ ٹھہرالین نہایت یہ کہ مستحب ہین اور اکثر فقہا منع کرتی ہین انکو چنانچہ تحقیق اسکی بیچ باب فضل اذان کی گذر چکی ہی اور فصل تیسری اس باب کی مین بھی مذکور ہوگی انشاء اللہ تعالی + ح **وَعَنْ** اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ كَانَ مِنْكُمْ مُصَلِّيًا بَعْدَ الْجُمُعَةِ فَلْيُصَلِّ اَرْبَعًا رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَفِيْ اُخْرٰى لَهُ قَالَ اِذَا صَلّٰى اَحَدُكُمُ الْجُمُعَةَ فَلْيُصَلِّ بَعْدَهَا اَرْبَعًا اور روایت ہی ابی ہریرہ سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی جو شخص کہ ہو تم مین سی نماز پڑھنی والا بعد جمعہ کی پس چاہیی کہ پڑھی چار رکعت روایت کی یہ مسلم نی اور بیچ اور روایت مسلم کی یون ہی کہ فرمایا جس وقت کہ نماز پڑھی ایک تمہارا جمعہ کی پس چاہیی کہ پڑھی بعد اوسکی چار رکعت

اَلْفَصْلُ الثَّانِي

فصل دوسری **عَنْ** اُمِّ حَبِيْبَةَ قَالَتْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ مَنْ حَافَظَ عَلٰى اَرْبَعِ رَكَعَاتٍ قَبْلَ الظُّهْرِ وَاَرْبَعٍ بَعْدَهَا حَرَّمَهُ اللّٰهُ عَلَى النَّارِ رَوَاهُ اَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِيُّ وَاَبُوْ دَاوٗدَ وَالنَّسَائِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ روایت ہی ام حبیبہ سی کہ کہا سنا مین نی رسول خدا صلی اللہ علیہ سلم سی کہ فرماتی تھی جو شخص کہ محافظت کری یعنی مداومت کری اوپر چار رکعتوں کی پہلی ظہر کی اور چار پیچھی ظہر کی حرام کرتا ہی اوسکو اللہ آگ پر یعنی مستحق یا ہمیشہ نہین آگ مین رہنی کا روایت کی یہ احمد

چھہ رکعتین کہ نہ بولی درمیان اونکی ساتھ کلام بدکی برابر کیجاتی ہین واسطی اوسکی ساتھ عبادت بارہ برس کی روایت کی یہ ترمذی نی اور کہا یہ حدیث
غریب ہی نہین پہچانتی ہم اسکو مگر حدیث عمر بن ابی خثعم کی سی اور سنا مین نی محمد بن اسمعیل بخاری کو کہتی تہی کہ عمر بن ابی خثعم منکر الحدیث
ہی اور ضعیف کیا بخاری نے اسکو بہت **ف** اسکو لوگ صلوٰۃ الاوابین کہتی ہین یہ نام اسکا ابن عباس سی منقول ہی اور حدیث سی یہ
سمجھا جاتا ہی کہ دو رکعتین سنت موکدہ کی بہی داخل ان چھہ مین ہین اور اسیطرح جو بیس رکعتین حدیث آیندہ مین منقول ہین اون مین بہی وہ داخل ہین کہا
طیبی نی پس پڑہی دونون سنتین علیحدہ اور باقی مین اختیار ہی چاہی چار اکٹہی پڑہی چاہی دو دو اور اس حدیث کو اگرچہ ترمذی وغیرہ نی
ضعیف کہا ہی لیکن فضائل اعمال مین عمل کرنا حدیث ضعیف پر جائز ہی اور اسکو ابن خزیمہ نی بہی اپنی صحیح مین روایت کیا ہی اور ابن
ماجہ نی بہی اور کہا میرک نی کہ منقول ہی عمار بن یاسر سی کہ وہ بعد مغرب کی چھہ رکعتین پڑہتی تہی اور کہا اونہون نی کہ دیکہا مین نی اپنی پیاری
رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو کہ وہ پڑہتی تہی بعد مغرب کی چھہ رکعتین اور فرمایا کہ جو کوئی پڑہی بعد مغرب کی چھہ رکعتین بخشی جاتی ہین گناہ
اوسکی اگرچہ ہون مانند جہاگ دریا کی روایت کی یہ طبرانی نی + ع + اور حضرت مولا اسحق زاد اللہ شرفانی فرمایا کہ تحقیق ہماری یہ ہی کہ چھہ اوپر
سوای سنتون موکدہ کی ہین واللہ اعلم **وَعَنْ** عَائِشَةَ قَالَتْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ صَلَّى بَعْدَ الْمَغْرِبِ
عِشْرِيْنَ رَكْعَةً بَنَى اللّٰهُ لَهٗ بَيْتًا فِي الْجَنَّةِ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ اور روایت ہی حضرت عائشہ رض سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی
جو پڑہی بعد مغرب کی بیس رکعتین بناتا ہی اللہ اوسکی لیی گہر بہشت مین روایت کی یہ ترمذی نی **ف** محدثین نی اس حدیث کو ضعیف لکہا ہی
اور کہا ابن حجر نی کہ اسمین ایک حدیث اور آئی ہی کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم تہی پڑہتی اس نماز کی بیس رکعت اور فرماتی کہ یہ نماز اوابین
کی ہی پس جسنی پڑہی یہ مغفرت کی گئی اوسکی اور تہی سلف صالح پڑہتی اوسکو کہا ایک جماعت علماء کی نی کہ روایت کی گئین ہین اس نماز کی
چار رکعتین بہی اور دو بہی پس اقل اسکی دو رکعت ہین اور اکثر بیس اور روایت کی گئین ہین اسمین حدیثین بہت + ح ع + **وَعَنْهَا**
قَالَتْ مَا صَلَّى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْعِشَاءَ قَطُّ فَدَخَلَ عَلَيَّ اِلَّا صَلَّى اَرْبَعَ رَكَعَاتٍ اَوْ سِتَّ
رَكَعَاتٍ رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ اور روایت ہی اونہین عائشہ سی کہ کہا نہین نماز پڑہی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی نماز عشاء کی کبہی پہر آئے
ہون نزدیک میری مگر نماز پڑہتی چار رکعتین یا چھہ رکعتین روایت کی یہ ابوداود نی **ف** چار رکعتین یعنی دو رکعتین موکدہ اور دو مستحب اور
اوست رکعات مین لفظ او کا احتمال رکہتا ہی کہ شک کی لیی ہی یا تنویع کی لیی ہی اور مشہور روایتون مین بعد عشاء کی دو رکعتین آئی ہین
بعضی روایتون مین چار بہی آئی ہین اور چھہ رکعتین سوای اس حدیث کی نہین آئی ہین واللہ اعلم اور فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ
جو کوئی پڑہی پہلی عشاء کی چار رکعتین ہوتا ہی گویا کہ تہجد پڑہی اوس رات اور جو کوئی پڑہتا ہی چار رکعت بعد عشاء کی ہوتا ہی گویا کہ پڑہین چار رکعتین
لیلۃ القدر مین رواہ سعید بن منصور فی سننہ + س ح + و برہان شرح مواہب الرحمن **وَعَنِ** ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِدْبَارَ النُّجُوْمِ الرَّكْعَتَانِ قَبْلَ الْفَجْرِ وَاِدْبَارَ السُّجُوْدِ الرَّكْعَتَانِ بَعْدَ الْمَغْرِبِ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ
اور روایت ہی ابن عباس سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی مراد ساتھ تسبیح ادبار النجوم کی دو رکعتین فجر کی پہلی کی ہین یعنی سنتین
اور مراد ساتھ تسبیح ادبار السجود کی دو رکعتین مغرب کی بعد کی ہین روایت کی یہ ترمذی نی **ف** یعنے سورہ طور کے اخیر مین جو آیا ہی
وسبح بحمد ربک حین تقوم ومن اللیل فسبحہ وادبار النجوم یعنی اور پاکی بیان کر ساتھ تعریف رب اپنی کی جبکہ کہڑا ہووی تو اور کچہ رات کو پس
پاکی بیان کر اوسکی اور وقت پیٹہہ پہیرنی ستارون کی پس فرمایا کہ مراد ادبار النجوم سی یعنی تسبیح کرنی سی وقت پیٹہہ پہیرنی تارون کی مراد

سنتین فجر کی ہین اور یہ جو آیا ہی کہ سبح بحمد ربک قبل طلوع الشمس وقبل الغروب ومن اللیل فسبحہ وادبار السجود یعنی اور پاکی بیان کر ساتہ تعریف پروردگار اپنی کی پہلی نکلنی آفتاب کی اور پہلی ڈوبنی کی اور کچہ رات کو پس پاکی بیان کر اوسکی اور پیچہی سجود کی پس سجود سی مراد اس آیۃ مین فرض مغرب کی ہین اور ادبار السجود سی یعنی تسبیح کرنی سی پیچہی سجود کی سنتین مغرب کی ہین + ع +

الفصل الثالث

عَنْ عُمَرَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ اَرْبَعٌ قَبْلَ الظُّہْرِ بَعْدَ الزَّوَالِ تُحْسَبُ بِمِثْلِہِنَّ فِیْ صَلٰوۃِ السَّحَرِ وَمَا مِنْ شَیْءٍ اِلَّا وَھُوَ یُسَبِّحُ اللّٰہَ تِلْکَ السَّاعَۃَ ثُمَّ قَرَأَ یَتَفَیَّؤُا ظِلٰلُہٗ عَنِ الْیَمِیْنِ وَالشَّمَآئِلِ سُجَّدًا لِّلّٰہِ وَھُمْ دٰخِرُوْنَ رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ وَالْبَیْہَقِیُّ فِیْ شُعَبِ الْاِیْمَانِ روایت ہی حضرت عمر رضی سی کہا سنا مین نی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو کہ فرماتی تہی چار رکعتین پہلی ظہر کی پیچہی دوپہر کی یعنی نماز فی الزوال یا سنتین ظہر کی حساب کیجاتی ہین اور برابر رکہی جاتی ہین یعنی فضیلت اور ثواب مین ساتہ چار رکعت کی کہ نماز تہجد ہین پڑہی جاوین یعنی تہجد کی چار رکعت کا سا ثواب ہوتا ہی اونکا اور نہین کوئی چیز مگر وہ تسبیح کرتی ہی اللہ کو اسوقت پہر پڑہی یہ آیت پہرتی ہین سائی ہر چیز کی داہنی طرف سی اور بائین طرف سی اور سجدہ کرتی ہوئی واسطی اللہ کی اور وہ ذلیل ہین روایت کی یہ ترمذی نی اور بیہقی نی شعب الایمان مین **ف** حضرت نی واسطی رغبت دلانی کی اس نماز پر اور بطور دلیل کی دعوی پر آیہ مذکورہ پڑہی اور مراد سجدہ سی تابعداری ہی خواہ بالطبع ہو خواہ باختیار کہ سب بندی اوسکی حکم کی ہین اور اس بات مین کہ پیدا کیا جسکی لیی + ت ت +

وَعَنْ عَائِشَۃَ قَالَتْ مَا تَرَکَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ رَکْعَتَیْنِ بَعْدَ الْعَصْرِ عِنْدِیْ قَطُّ مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ وَفِیْ رِوَایَۃٍ لِّلْبُخَارِیِّ قَالَتْ وَالَّذِیْ ذَھَبَ بِہٖ مَا تَرَکَہُمَا حَتّٰی لَقِیَ اللّٰہَ اور روایت ہی حضرت عائشہ رضی سی کہ کہا نہین چہوڑین رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی دو رکعتین پیچہی عصر کی نزدیک میری یعنی میری گہر مین کبہی روایت کی یہ بخاری اور مسلم نی اور بخاری کی ایک روایت مین یہ ہی کہ کہا عائشہ نی کہ قسم ہی اوس ذات کی کہ روح قبض کی حضرت کی نہین چہوڑین حضرت نی یہ دونون رکعتین یہانتک کہ ملاقات کی اللہ تعالی سی **ف** یہ دو رکعتین پڑہنی حضرت کی خصوصیات سی تہین کہ حضرت ہی کو پڑہنی جائز تہین اور کو عصر کی بعد نفل پڑہنی درست نہین کہ بہت حدیثین اسکی منع مین وارد ہوئی ہین + ح ع +

وَعَنِ الْمُخْتَارِ بْنِ فُلْفُلٍ قَالَ سَأَلْتُ اَنَسَ بْنَ مَالِکٍ عَنِ التَّطَوُّعِ بَعْدَ الْعَصْرِ فَقَالَ کَانَ عُمَرُ یَضْرِبُ الْاَیْدِیَ عَلٰی صَلٰوۃٍ بَعْدَ الْعَصْرِ وَکُنَّا نُصَلِّیْ عَلٰی عَھْدِ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ رَکْعَتَیْنِ بَعْدَ غُرُوْبِ الشَّمْسِ قَبْلَ صَلٰوۃِ الْمَغْرِبِ فَقُلْتُ لَہٗ اَکَانَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یُصَلِّیْھِمَا قَالَ کَانَ یَرَانَا نُصَلِّیْھِمَا فَلَمْ یَأْمُرْنَا وَلَمْ یَنْھَنَا رَوَاہُ مُسْلِمٌ اور روایت ہی مختار بن فلفل سی کہ کہا پوچہا مین نی انس بن مالک سی حال نفل کا پیچہی عصر کی پس کہا تہی حضرت عمر رضہ مارتی تہی اوسکی ہاتہونکو کہ نیت باندہتا نماز کی پیچہی نماز عصر کی یعنی منع کرتی تہی لوگون کو بعد عصر کی نماز پڑہنی سی اور تہی ہم پڑہتی نماز رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی وقت مین دو رکعتین پیچہی غروب ہونی آفتاب کی پہلی نماز مغرب کی پس کہا مین نی انس کو کیا تہی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم پڑہتی ان دونون رکعتون کو کہا کہ تہی دیکہتی ہمکو نماز پڑہتی پس نہ حکم فرماتی ہمکو اور نہ منع کرتی ہمکو روایت کی یہ مسلم نی **ف** نہ حکم فرماتی نہ منع فرماتی اس سی تقریر حضرت کی ثابت کی یعنی حضرت نے روا رکہی اور خلفاء راشدین ان دونون رکعتون کی قائل نہین تہی پس ابتدا اونکا کافی ہی اور اکثر فقہا بہی منع کرتی ہین اسلئی کہ لازم آتی ہی اسکی پڑہنی مین تاخیر مغرب کی + ع +

وَعَنْ اَنَسٍ قَالَ کُنَّا بِالْمَدِیْنَۃِ فَاِذَا اَذَّنَ الْمُؤَذِّنُ لِصَلٰوۃِ الْمَغْرِبِ

ابْتَدَرُوا السَّوَارِيَ فَرَكَعُوا رَكْعَتَيْنِ حَتّٰى اِنَّ الرَّجُلَ الْغَرِيْبَ لَيَدْخُلُ الْمَسْجِدَ فَيَحْسَبُ اَنَّ الصَّلٰوةَ قَدْ صُلِّيَتْ مِنْ كَثْرَةِ مَنْ يُصَلِّيْهِمَا رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہی انس سی کہ کہا تھی ہم مدینہ مین پس جسوقت اذان دیتا اذان دینی والا واسطی نماز مغرب کی دوڑتی یعنی بعض صحابہ یا تابعین طرف ستونون کی پس پڑہتی دو رکعت یہانتک کہ آدمی مسافر آتا مسجد مین پس گمان کرتا کہ تحقیق نماز پڑہ چکی بسبب اون لوگون کی کہ پڑہتی نماز دو رکعت روایت کی یہ مسلم نی **ف** یعنی گمان کرتی کہ فرض مغرب کی لوگ پڑہ چکی ہین اور اونکی سنتین پڑہ رہی ہین اور کہا طیبی شافعی نی کہ اس حدیث مین دلیل ظاہر ہی اوپر اثبات ان دونون رکعتون کی آتی اور کہا ملا علی قاری حنفی نی کہ نہین شک ہی کہ تہا اور یہی کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم تعجیل کرتی تہی واسطی نماز مغرب کی اجماعا اور لازم آتی ہی اس سی تاخیر مغرب کی بلکہ خروج اسکا وقت اپنی سی نزدیک بعضی علماء کی پس شاید کہ واقع ہوا ہو بعض سی ایک وقت مین یا تہی یہ نماز پہلی پہر چہوڑ دیا اوسکو جیسی کہ کہا بعضون نی **وَعَنْ** مَرْثَدِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ اَتَيْتُ عُقْبَةَ الْجُهَنِيَّ فَقُلْتُ اَلَا اُعَجِّبُكَ مِنْ اَبِيْ تَمِيْمٍ يَرْكَعُ رَكْعَتَيْنِ قَبْلَ صَلٰوةِ الْمَغْرِبِ فَقَالَ عُقْبَةُ اِنَّا كُنَّا نَفْعَلُهُ عَلٰى عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ فَمَا يَمْنَعُكَ الْاٰنَ قَالَ الشُّغْلُ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ اور روایت ہی مرثد بن عبداللہ تابعی سی کہا آیا مین عقبہ جہنی صحابی کی پاس پس کہا مین نی کیا نہ تعجب مین ڈالون مین تمکو فعل ابی تمیم تابعی کی سی کہ پڑہتا ہی دو رکعتین پہلی نماز مغرب کی پس کہا عقبہ نی تحقیق تہی ہم یعنی گروہ صحابہ یعنی بعض اونکی پڑہتی یہ نماز بیچ زمانہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کی یعنی کبہی کبہی کہا مین نی کس چیز نی منع کیا تمکو اب کہا شغل دنیانی روایت کی یہ بخاری نی **ف** اسمین اشارہ ہے طرف مباح ہونی اس نماز کی ورنہ شغل نہ مانع ہوتا صحابی کو سنت سی +ع+ **وَعَنْ** كَعْبِ بْنِ عُجْرَةَ قَالَ اِنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَتٰى مَسْجِدَ بَنِيْ عَبْدِ الْاَشْهَلِ فَصَلّٰى فِيْهِ الْمَغْرِبَ فَلَمَّا قَضَوْا صَلٰوتَهُمْ رَاٰهُمْ يُسَبِّحُوْنَ بَعْدَهَا فَقَالَ هٰذِهٖ صَلٰوةُ الْبُيُوْتِ رَوَاهُ اَبُوْ دَاوٗدَ وَفِيْ رِوَايَةِ التِّرْمِذِيِّ وَالنَّسَائِيِّ قَامَ نَاسٌ يَتَنَفَّلُوْنَ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَيْكُمْ بِهٰذِهِ الصَّلٰوةِ فِي الْبُيُوْتِ اور روایت ہی کعب بن عجرہ سی کہا کہ تحقیق نبی صلی اللہ علیہ وسلم آئی مسجد بنی عبدالاشہل کی مین کہ ایک قبیلہ تہا انصار مین سی پس پڑہی اوسمین نماز مغرب یعنی فرض سنت پس جب پڑہ چکی یعنی بعض قوم اپنی نماز فرض دیکہا اونکو حضرت نی کہ پڑہتی ہین نفل یعنی سنتین مغرب کی بعد نماز مغرب کی پس فرمایا کہ یہ یعنی سنت مغرب کی یا مطلق نوافل نماز گہر مین پڑہنی کی ہی روایت کی یہ ابوداود نی اور بیچ روایت ترمذی اور نسائی کی یون ہی کہ کہڑی ہوئی لوگ نفل پڑہنی لگی پس فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ لازم ہی تمکو پڑہنا اس نماز کا گہرون مین **ف** یہ نوافل نماز گہرون کی ہی یعنی افضل ہی پڑہنا اسکا انمین اسلیے کہ دور تر ہی ریا سی اور قریب تر ہی طرف اخلاص کی اور گہرون مین برکت ہوتی ہی اور ظاہر یہ ہی کہ یہ حکم اوسکی لیے ہی کہ ارادہ رکہتا ہی پہر نیکا طرف گہر اپنی کی بخلاف اعتکاف کرنیوالی کی مسجد مین کہ وہ پڑہی مسجد ہی مین اور نہین کراہت ہی بالاتفاق جاننا چاہیے کہ افضل یہی ہی کہ نماز سوای فرضون کی گہر مین ادا کری اور اسیطرح تہا عمل آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا مگر کسی سبب یا عذر سی ہوا ہو تو خیر خصوصا سنت مغرب کی کہ اکثر گہر ہی مین پڑہتی اور بعضی علماء نی کہا ہی کہ اگر سنتین مغرب کی مسجد مین ادا کری سنت سی واقع نہین ہوتین اور بعضون نی کہا ہی کہ گنہگار ہوتا ہے مشہور یہ ہی کہ گنہگار نہین ہوتا اور امر استحباب کی لیے ہی اور حاشیہ ہدایہ کی بیچ جامع صغیر سی لکہا ہی کہ اگر نماز مغرب کی مسجد مین ادا کری ڈرتا ہو کہ بعد پہر نیکی گہر مین شغل پیش آویگا کہ مانع ہوگا سنت پڑہنی سی پس صحن مسجد مین ادا کری اور اگر یہ ڈر نہین ہی افضل یہ ہی کہ گہر میں پڑہی +م+ **وَعَنْ** ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُطِيْلُ الْقِرَاءَةَ فِي الرَّكْعَتَيْنِ بَعْدَ الْمَغْرِبِ حَتّٰى يَتَفَرَّقَ

أَهْلُ الْمَسْجِدِ رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ اور روایت ہے ابن عباس سے کہا تھے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم دراز کرتے قراءۃ کو یعنی لمبی کرتے دونوں
رکعتوں میں پیچھے مغرب کے یہاں تک کہ متفرق ہوتے اہل مسجد روایت کی یہ ابوداود نے **ف** اس حدیث سے معلوم ہوا کہ سنتیں مغرب کی حضرت مسجد میں
پڑھتے تھے پس محمول کسی سبب اور عذر پر ہے کہ گھر میں جانے سے مانع آیا مسجد میں پڑھیں اور ظاہر تر یہ ہے کہ محمول کیا جاوے بیان جواز پر یعنی اسلیے پڑھیں
کہ لوگ معلوم کر لیں کہ جائز یوں بھی ہے یا اعتکاف میں پڑھے ہوں اور احتمال ہے کہ گھر میں پڑھے ہوں اور گھر متصل مسجد کے تھا کہ دروازہ طرف
مسجد کے تھا ابن عباس نے حضرت کو سامنے سے پڑھتے دیکھا ہو اور بیان اوسکا کیا ہو اور ظاہر یہ ہے کہ درازگی قراءۃ کی بھی کبھی ہوئی ہو اسلیے کہ
ثابت ہوا ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ان دونوں رکعتوں میں قل یا اور قل ہو اللہ پڑھتے تھے ● ح ع ● **وَعَنْ** مَكْحُولٍ يَبْلُغُ بِهِ أَنَّ
رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ صَلَّى بَعْدَ الْمَغْرِبِ قَبْلَ أَنْ يَتَكَلَّمَ رَكْعَتَيْنِ وَفِي رِوَايَةٍ أَرْبَعَ رَكَعَاتٍ رُفِعَتْ
صَلَاتُهُ فِي عِلِّيِّينَ مُرْسَلًا اور روایت ہے مکحول تابعی سے کہ پہونچاتا ہے اس حدیث کو حضرت تک یعنی روایت کی یہ کہ رسول خدا
صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو شخص کہ نماز پڑھے پیچھے مغرب کے پہلے بولنے کے یعنی پہلے بولنے کلام دنیا کے دو رکعتیں اور ایک روایت میں چار رکعتیں اٹھائی جاتی ہے
نماز اوسکی علیین میں روایت کی یہ مکحول نے بطریق ارسال کے **ف** بعد مغرب کے یعنی مغرب کے فرضوں کے بعد یا سنتوں کے بعد اور دو رکعتیں
یعنی سنتیں مغرب کی یا سوا اونکے اور چار رکعتیں دو ان میں سے سنت مغرب کی اور دو سوا اونکے یا چار رکعتیں سوا سنتوں کے پس یہ
دو یا چار کہ سوا سنتوں کے ہوں انکو صلوٰۃ الاوابین کہتے ہیں اور بلند کیجاتی ہے نماز اوسکی یعنی نقل اونکی یا ذکر اوسکا اسی واسطے علیین میں یہ کنایہ ہے کمال قبول
ہونے اس نماز کے سے اور بہت ثواب اسکے سے اور علیین نام ایک مقام کا ہے ساتویں آسمان پر کہ اوس میں ارواح مومنوں کی جاتی ہیں
اور عمل اونکے لکھے جاتے ہیں ● ع ● **وَعَنْ** حُذَيْفَةَ نَحْوَهُ وَزَادَ فَكَانَ يَقُولُ عَجِّلُوا الرَّكْعَتَيْنِ بَعْدَ الْمَغْرِبِ فَإِنَّهُمَا
تُرْفَعَانِ مَعَ الْمَكْتُوبَةِ رَوَاهُمَا رَزِينٌ وَرَوَى الْبَيْهَقِيُّ الزِّيَادَةَ عَنْهُ نَحْوَهَا فِي شُعَبِ الْإِيمَانِ
اور روایت ہے حذیفہ سے مانند اسکی اور زیادہ کیا پس تھے حضرت فرماتے جلدی پڑھو دو رکعتیں پیچھے مغرب کی یعنی سنتیں اوسکی اسلیے کہ تحقیق
وہ دونوں اوٹھائی جاتی ہیں ساتھ فرضوں کے روایت کیا ان دونوں کو رزین نے اور روایت کی یہ بیہقی نے زیادتی حذیفہ سے مانند اسکی
شعب الایمان میں **ف** اسلیے کہ دونوں رکعتیں اوٹھائی جاتی ہیں علیین میں پس جلدی پڑھو بغیر فاصلہ کے فرضوں سے تا ملائکہ کو انتظار
منتظر نہوں اور ظاہر یہ ہے کہ بعد اسکے پڑھنا دعا کا یا ذکر کا کہ صحیح ہوا ہے پڑھنا اوسکا بعد فرضوں کے منافی تعجیل کے نہیں یا یوں کہا جائے
کہ پڑھنا اوسکا بعد دونوں رکعتوں کے منافی بعدیت کے نہیں لیکن یہاں ایک اور شبہ آتا ہے کہ فضیلت ان دونوں رکعتوں کے پڑھنے کی گھر میں
ثابت ہوئی ہے پس اگر گھر دور ہو تو جلدی نہیں ہو سکتی پس اس صورت میں کیا کرے جواب یہ ہے کہ ظاہر یہ ہے کہ گھر اختیار کرے کہ تاکید اوسکی
بہت ہے واللہ اعلم ● ح ● **وَعَنْ** عَمْرِو بْنِ عَطَاءٍ قَالَ إِنَّ نَافِعَ بْنَ جُبَيْرٍ أَرْسَلَهُ إِلَى السَّائِبِ يَسْأَلُهُ عَنْ شَيْءٍ رَآهُ
مِنْهُ مُعَاوِيَةُ فِي الصَّلَاةِ فَقَالَ نَعَمْ صَلَّيْتُ مَعَهُ الْجُمُعَةَ فِي الْمَقْصُورَةِ فَلَمَّا سَلَّمَ الْإِمَامُ قُمْتُ فِي مَقَامِي فَصَلَّيْتُ
فَلَمَّا دَخَلَ أَرْسَلَ إِلَيَّ فَقَالَ لَا تَعُدْ لِمَا فَعَلْتَ إِذَا صَلَّيْتَ الْجُمُعَةَ فَلَا تَصِلْهَا بِصَلَاةٍ حَتَّى تَكَلَّمَ أَوْ تَخْرُجَ
فَإِنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَمَرَنَا بِذٰلِكَ أَنْ لَا تُوصَلَ بِصَلَاةٍ حَتَّى نَتَكَلَّمَ أَوْ نَخْرُجَ
رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہے عمرو بن عطاء تابعی سے کہ کہا تحقیق نافع بن جبیر تابعی نے بھیجا اوسکو یعنی عمرو کو طرف سائب
صحابی کے کہ پوچھے اوسسے اوس چیز سے کہ دیکھا اوسکو اونسے معاویہ نے نماز میں پس کہا سائب نے کہ ہاں نماز پڑھی میں نے ساتھ معاویہ کے

سنت ہو گئی پس جب سلام پھیرا امام نے کھڑا ہوا میں بیچ مقام اپنے کے یعنی جہاں جمعہ پڑھا تھا پس نماز پڑھی میں نے یعنی سنتیں جمعہ کی بغیر اسکے کہ فرق کروں میں فرض اور سنت میں کچھ پس جبکہ داخل ہوئے معاویہ گھر میں بھیجا ایک شخص کو طرف میری پس کہا پھر کرنا یہ کام کہ کیا تو نے یعنی نہ نفل پڑھ کی جگہ بغیر فرق کیے نہ پڑھنا جس وقت کہ پڑھے تو نماز جمعہ کی پس نہ ملا اوسکو ساتھ اور نماز کے یعنی نماز نفل کے یا قضا یہاں تک کہ بولے تو یا نکلے تو یعنی مسجد سے اسلیے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے حکم کیا ہمکو ساتھ اسکے یعنی جو کہ اوپر مذکور ہوا بیان اوسکا یہ ہے کہ نہ ملا دیں ہم نماز کو ساتھ نماز دوسری کے یہاں تک کہ بولیں ہم یا نکلیں ہم روایت کی یہ مسلم نے **ف** جس وقت کہ پڑھے تو نماز جمعہ کی یہ بطور مثال کے فرمایا اسلیے کہ سوائے جمعہ کے اور نمازوں کا بھی یہی حکم ہے کہ فرض کے ساتھ نفلوں کو ملا کر نہ پڑھے چنانچہ مؤید ہے اسکی حدیث جو معاویہ نے ذکر کی اور مقصورہ نام ہے ایک جگہ کا کہ مسجد میں بنا دیتے تھے واسطے نماز پڑھنے بادشاہ کے اور یہاں تک کہ بولے تو یعنی کسی آدمی سے کلام کرے تو پس اس سے حاصل ہو جاتا ہے فرق اور ذکر اللہ کرنے سے فرق نہیں حاصل ہوتا یا نکلے تو یعنی حقیقۃً نکلے یا حکماً نکلے کہ سرک جاوے فرضوں کی جگہ سے + ح + **وَعَنْ** عَطَاءٍ قَالَ كَانَ ابْنُ عُمَرَ اِذَا صَلَّى الْجُمُعَةَ بِمَكَّةَ تَقَدَّمَ فَصَلّٰى رَكْعَتَيْنِ ثُمَّ يَتَقَدَّمُ فَيُصَلِّيْ اَرْبَعًا وَاِذَا كَانَ بِالْمَدِيْنَةِ صَلَّى الْجُمُعَةَ ثُمَّ رَجَعَ اِلٰى بَيْتِهٖ فَصَلّٰى رَكْعَتَيْنِ وَلَمْ يُصَلِّ فِي الْمَسْجِدِ فَقِيْلَ لَهٗ فَقَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَفْعَلُهٗ رَوَاهُ اَبُوْ دَاوٗدَ وَفِيْ رِوَايَةِ التِّرْمِذِيِّ قَالَ رَاَيْتُ ابْنَ عُمَرَ صَلّٰى بَعْدَ الْجُمُعَةِ رَكْعَتَيْنِ ثُمَّ صَلّٰى بَعْدَ ذٰلِكَ اَرْبَعًا

ترجمہ اور روایت ہے عطا سے کہ کہا تھا ابن عمر جس وقت کہ پڑھ چکتے نماز جمعہ مکہ میں آگے بڑھتے پھر پڑھتے دو رکعتیں پھر آگے بڑھتے پھر پڑھتے چار رکعتیں اور جس وقت کہ ہوتے مدینہ میں پڑھتے نماز جمعہ پھر پھرتے طرف گھر اپنے کی پھر پڑھتے دو رکعتیں اور نہ پڑھتے مسجد میں پس کہا گیا واسطے اونکے کہ کیوں گھر میں پڑھیں نہ مسجد میں پس کہا تھا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کرتے یہ روایت کی یہ ابو داؤد نے اور ترمذی کی روایت میں ہے کہ کہا عطا نے دیکھا میں نے ابن عمر کو پڑھتے تھے پیچھے جمعہ کے دو رکعتیں پھر پڑھتے تھے پیچھے اوسکے چار رکعتیں **ف** آگے بڑھ جانا بمنزلہ نکلنے کے تھا جیسے کہ قول معاویہ میں مذکور ہوا اور لکھا ہے علماء نے کہ شاید فرق درمیان مکہ اور مدینہ کے اسلیے تھا کہ گھر ابن عمر رضہ کا مدینہ میں نزدیک مسجد کے تھا وہاں سبب سنت کے گھر میں پڑھتے اور مکہ میں مسافر تھے اور مکان حرم سے دور تھا پس آگے بڑھنے کو قائم مقام گھر کے کیا اور زیادتی نماز کی مکہ میں یعنی چھ رکعت اسلیے تھی کہ وہاں زیادہ ثواب ہوتا ہے اور سنت نزدیک ابو حنیفہ کے بعد جمعہ کے چار ہیں چنانچہ ملا علی قاری نے معنی اس جملہ کے کہ پڑھتے تھے پیچھے جمعہ کے دو رکعتیں پھر پڑھتے تھے اوسکے چار رکعتیں یہ لکھے ہیں کہ پہلے دو پڑھا کرتے تھے بعد اوسکے چار پڑھنے لگے یعنی دو اور زیادہ کر لیں اونہیں دو رکعتوں میں اسلیے کہ ثابت ہوئی آنہیں نزدیک اونکے حدیث انتہی اور صاحبین کے نزدیک سنت بعد جمعہ کی چھ رکعتیں ہیں اول چار پھر دو ح

بَابُ صَلٰوةِ اللَّيْلِ باب ہے بیچ بیان نماز رات کی **ف** یعنی تہجد وغیرہ نماز رات کی میں حضرت سے روایتیں مختلف آئی ہیں جو قسم ان میں سے اختیار کرلے تبرک اتباع کی پاوے گا اور اگر کبھی کسی طرح پڑھے کبھی کسی طرح بہت مناسب ہے اور موافق تر ہے ساتھ سنت کی اور رکعتیں اوسکی تیرہ بھی اور گیارہ بھی اور نو بھی اور سات بھی آئی ہیں اور بعضے علماء نے پانچ بھی کہی ہیں اور تیرہ سے زیادہ ثابت نہیں ہیں بعضوں نے فجر کی سنت سمیت کہی ہیں اور بعضوں نے بغیر اسکے بہت صحیح قول یہی ہے اور کبھی وتر ساتھ ایک رکعت کے اور کبھی سات اور تین رکعتوں کے اور بعضی روایتوں میں عدد وتر کو شامل کر کے گنا ہے اور بعض میں خارج اور بعضی میں اطلاق کیا ہے وتر کو ایک رکعت پر اور بعضی میں تین پر یا پانچ اور سات اور بعضی میں تمام نماز رات کو وتر کہا ہے ح

اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ فصل پہلے **عَنْ** عَائِشَةَ رضہ قَالَتْ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّيْ فِيْمَا بَيْنَ اَنْ يَّفْرُغَ مِنْ صَلٰوةِ الْعِشَاءِ اِلَى الْفَجْرِ اِحْدٰى عَشْرَةَ رَكْعَةً يُسَلِّمُ مِنْ كُلِّ رَكْعَتَيْنِ وَيُوْتِرُ بِوَاحِدَةٍ فَيَسْجُدُ السَّجْدَةَ

مِنْ ذٰلِكَ قَدْرَ مَا يَقْرَأُ اَحَدُكُمْ خَمْسِيْنَ اٰيَةً قَبْلَ اَنْ يَّرْفَعَ رَاْسَهٗ فَاِذَا سَكَتَ الْمُؤَذِّنُ مِنْ صَلٰوةِ الْفَجْرِ وَتَبَيَّنَ لَهُ الْفَجْرُ قَامَ فَرَكَعَ رَكْعَتَيْنِ خَفِيْفَتَيْنِ ثُمَّ اضْطَجَعَ عَلٰى شِقِّهِ الْاَيْمَنِ حَتّٰى يَاْتِيَهُ الْمُؤَذِّنُ لِلْاِقَامَةِ فَيَخْرُجُ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ روایت ہے عائشہؓ سے کہ کہا تھے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نماز پڑھتے بیچ اکثر درمیان اسکی کہ فارغ ہوں نماز عشا سے فجر تک گیارہ رکعتیں سلام پھیرتے ہر دو رکعت پر اور وتر کرتے ساتھ ایک رکعت کے پھر کرتے سجدہ اس رکعت میں قدر اوس چیز کی کہ پڑھے ایک شخص پچاس آیتیں پہلے اس سے کہ اوٹھاتے سر اپنا پس جب چپ ہوتا مؤذن اذان دینی نماز فجر کی سے اور ظاہر ہوتی واسطے اونکی فجر یعنی روشنی ہو جاتی کھڑے ہوتے پس پڑھتے دو رکعتیں ہلکی یعنی سنتیں فجر کی پھر لیٹتے اپنی داہنی کروٹ پر یہانتک کہ آتا آنحضرتؐ کی پاس اذان دینے والا واسطے تکبیر کی یعنی اذن چاہتا واسطے تکبیر کی پس نکلتے نماز کی لیے روایت کی یہ بخاری اور مسلم نے **ف** اور وتر کرتے ساتھ ایک رکعت کی یعنی دو رکعت ملی ہوئی ہوتی تھی اپنی اوپر کی دوگانہ سے یہ کہا ابن ملک نے اور ابن حجر شافعی نے کہا کہ اس حدیث سے یہ معلوم ہوا کہ اقل وتر کی ایک رکعت ہے علیحدہ اور سلام پھیرنا ہے ہر دوگانہ پر اور یہی مذہب ہے تینوں اماموں کا اور پھر سجدہ کرتے الخ ظاہر مراد یہ ہے کہ ہر ایک سجدہ ان رکعتوں کا بقدر مذکور کی کرتے یا مراد کہ ایک سجدہ وتر کی سجدوں میں سے یا سب سجدے اوسکی اسقدر کرتے تھے اور یہ جو بعضی شہروں میں بعد وتر کی دو سجدے کرتے ہیں ساتھ کیفیت معروفہ کی اور بعضی روایات ضعیفہ فقہ کی میں ہے فضیلت اونکی واقع ہوئی ہے کچھ اصل اونکی حدیثوں سے ثابت نہیں اور نہیں وارد ہوئیں اونمیں روایات نقیہ مختار اور عمل نہیں ہے اوسپر حرمین شریفین میں ہے بلکہ تمام شہروں عرب کی میں اور ایک حدیث اس باب میں روایت کی گئی ہے کہ حکم کیا ہے ساتھ سجدے ہونے اونکی کی اور نہیں کیا ہے کوئی امام مذاہب اربعہ سے نہ ساتھ سنت ہونے اونکی کی نہ ساتھ مستحب ہونے اونکی کی اور اکثر حنفیہ دیار عرب کی جانتے تھے منع اونکو اور بعضوں نے نقل کی ہے کراہت اونکی اور سنتیں فجر کی ہلکی پڑھتے کہ اونمیں قل یا اور قل ہو اللہ پڑھتے اور لیٹتے سنتوں کی بعد اسلیے کہ ابجبکہ قیام رات کی کرتے اور تھکتے تھے اوس سے استراحت ہووے اور فرض بہ نشاط ادا ہوں پس مختار یہ ہے کہ لیٹنا مستحب ہے ۱۲ ح ع **وَعَنْهَا** قَالَتْ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا صَلّٰى رَكْعَتَيِ الْفَجْرِ فَاِنْ كُنْتُ مُسْتَيْقِظَةً حَدَّثَنِيْ وَاِلَّا اضْطَجَعَ رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہے اونہیں سے کہ کہا تھے نبی صلی اللہ علیہ وسلم جسوقت کہ پڑھ چکتے دو رکعتیں سنتیں فجر کی پس اگر ہوتی میں جاگتی بات کرتے مجھ سے اور اگر میں سوتی ہوتی لیٹ رہتے روایت کی یہ مسلم نے **ف** کہا ابن ملک نے کہ یہ دلیل ہے اسپر کہ فرق کرنا درمیان سنتوں صبح کی اور فرضوں کی جائز ہے اور دلیل ہے اسپر کہ باتیں کرنا ساتھ اہل کی مستحب ہے انتہی یعنی جو کہتا ہے کہ کلام کرنا درمیان سنت اور فرض کی باطل کر دیتا ہے نماز کو یا اوسکی ثواب کو پس قول اوسکا باطل ہے لیکن اسمیں شبہہ نہیں کہ کلام آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا کلام آخرت کا ہوتا تھا اور کلام دنیا کا البتہ خلاف اولی ہے خصوصا دو نمازوں میں اسلیے کہ حکمت بیچ مقرر ہونے سنت کی یہ ہے کہ مستعد ہووے بسبب اوسکی واسطے کمال حالت کی اور دور ہووے غفلت سے پھر داخل ہووے فرضوں میں ساتھ کمال حضور کی اور لذت کی کذا ذکر الطیبی اور حضرت شیخ رح نے لکھا ہے کہ مکروہ رکھا ہے بعضی علما نے اصحاب وغیرہ میں سے کلام کرنا بعد طلوع فجر کی تا ادا کرنے نماز فجر کی مگر جو کہ ذکر اللہ تعالیٰ کا ہو یا کلام ضروری ہو اور مضائقہ نہیں اور یہی قول ہے اسحق اور احمد کا اور کلام کرنا حضرتؐ کا اسی قبیل کا تھا چنانچہ قول حضرت عائشہؓ کا ان کانت لہ الی حاجۃ کلمنی اشعر ہے ساتھ اسکی **وَعَنْهَا** قَالَتْ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا صَلّٰى رَكْعَتَيِ الْفَجْرِ اضْطَجَعَ عَلٰى شِقِّهِ الْاَيْمَنِ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہے عائشہؓ سے کہ کہا تھے نبی صلی اللہ علیہ وسلم جب پڑھ چکتے دو رکعتیں سنتیں فجر کی لیٹتے داہنی کروٹ اپنی پر یعنی رو بقبلہ روایت کی یہ بخاری اور مسلم نے **وَعَنْهَا** قَالَتْ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّيْ مِنَ اللَّيْلِ ثَلٰثَ عَشْرَةَ

رَكْعَةً مِنْهَا الْوِتْرُ وَرَكْعَتَا الْفَجْرِ رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہی انہیں عائشہ سی کہ کہ تہی نبی صلی اللہ علیہ سلم نماز پڑہتی رات کو تیرہ رکعتیں اونمیں وتر بہی ہوتی اور دو رکعتیں سنتین فجر کی روایت کی یہ مسلم نی **ف** یعنی تین رکعتیں انمیں سی وتر کی ہوتی تہیں پہلی کہا کہ افضل سبہونکی نزدیک یہی ہی اور ترمذی نی بہی شمائل مین ایک روایت حضرت عائشہ سی روایت کی ہی کہ تم پڑہتی تہا یعنی پہر پڑہتی تین رکعتیں اور مسلم مین ثم اوتر بثلاث آیا ہی یعنی پہر وتر پڑہتی تہا تین رکعتیں اور تیرہ رکعتیں جو رات کی نماز کی کہیں اور دو رکعتیں سنتین فجر کی ہی اونمین تین گنی گئیں تو واسطی قریب ہونی تہجد کی ساتہ اونکی اور اصل آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی نماز شب کی گیارہ رکعتیں تہیں مع وتر کی جیسا کہ اور روایتوں مین آیا ہی ۱۲ ع ح **وَعَنْ** مَسْرُوقٍ قَالَ سَأَلْتُ عَائِشَةَ عَنْ صَلٰوةِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِاللَّيْلِ فَقَالَتْ سَبْعٌ وَتِسْعٌ وَإِحْدٰى عَشَرَةَ رَكْعَةً سِوٰى رَكْعَتَيِ الْفَجْرِ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ اور روایت ہی مسروق سی کہ کہا پوچہا مین نی حضرت عائشہ سی احوال نماز رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کا رات کو پس کہا کبہی سات رکعتیں تہیں اور کبہی نو اور کبہی گیارہ سوای سنت فجر کی روایت کی یہ بخاری نی **ف** سوای دو رکعت فجر کی ظاہر یہ ہی کہ یہ متعلق ساتہ احدی عشرۃ کی ہی اور اوسمین اشارہ ہی اسپر کہ تیرہ رکعتیں مع دو رکعتوں سنت فجر کی ہوتی تہیں کذا ذکرہ الشیخ اور ملا علی قاری نی لکہا ہی ایک روایت میں جو آیا ہی کہ پندرہ رکعتیں بہی پڑہی ہین وہ محمول ہی اسپر کہ دو رکعتیں سنت فجر کو بہی اسی مین گنا ہی یعنی تیرہ تہجد کی تہیں اور دو سنت فجر کی باوجود اسکی مانع نہیں ہی اس سی کہ ہوں رکعتیں حضرت کی تہجد کی بارہ اور تین کی چنانچہ دلالت کرتی ہی اسپر یہ حدیث کہ جب غالب ہوتین آنکہیں حضرت کی اور سو جاتی تہجد اپنی سی پڑہتی دنکو بارہ رکعتیں **وَعَنْ** عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا قَامَ مِنَ اللَّيْلِ لِيُصَلِّيَ افْتَتَحَ صَلٰوتَهُ بِرَكْعَتَيْنِ خَفِيفَتَيْنِ رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہی حضرت عائشہ سی کہ کہا تہی نبی صلی اللہ علیہ وسلم جب کہڑی ہوتی رات کو تا کہ نماز پڑہین یعنی تہجد کی شروع کرتی نماز اپنی ساتہ دو رکعتوں ہلکی کی روایت کی یہ مسلم نی **ف** کتاب ازہار مین لکہا ہی کہ مراد ساتہ دو رکعتوں کی دو رکعتیں وضو کی ہین مستحب ہی ادنمین تخفیف اور ظاہر یہ ہی کہ یہ دو رکعتیں تہجد ہی مین کی ہوتی تہیں کہ قائم مقام تحیۃ الوضوء کی تہیں یا یہ کہ وضو کی لیی نماز علیحدہ نہیں ہی ۱۲ ع **وَعَنْ** أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا قَامَ أَحَدُكُمْ مِنَ اللَّيْلِ فَلْيَفْتَتِحِ الصَّلٰوةَ بِرَكْعَتَيْنِ خَفِيفَتَيْنِ رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہی ابی ہریرہ سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ سلم نی جب اوٹہی ایک تمہارا یعنی نیند سی رات کو پس چاہیی کہ شروع کری نماز ساتہ دو رکعتوں ہلکی کی روایت کی یہ مسلم نی **وَعَنْ** ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ بِتُّ عِنْدَ خَالَتِي مَيْمُونَةَ لَيْلَةً وَالنَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عِنْدَهَا فَتَحَدَّثَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَعَ أَهْلِهِ سَاعَةً ثُمَّ رَقَدَ فَلَمَّا كَانَ ثُلُثُ اللَّيْلِ الْآخِرُ أَوْ بَعْضُهُ قَعَدَ فَنَظَرَ إِلَى السَّمَاءِ فَقَرَأَ إِنَّ فِي خَلْقِ السَّمٰوٰتِ وَالْأَرْضِ وَاخْتِلَافِ اللَّيْلِ وَالنَّهَارِ لَاٰيٰتٍ لِأُولِي الْأَلْبَابِ حَتّٰى خَتَمَ السُّورَةَ ثُمَّ قَامَ إِلَى الْقِرْبَةِ فَأَطْلَقَ شِنَاقَهَا ثُمَّ صَبَّ فِي الْجَفْنَةِ ثُمَّ تَوَضَّأَ وُضُوءًا حَسَنًا بَيْنَ الْوُضُوئَيْنِ لَمْ يُكْثِرْ وَقَدْ أَبْلَغَ فَقَامَ فَصَلّٰى فَقُمْتُ وَتَوَضَّأْتُ فَقُمْتُ عَنْ يَسَارِهِ فَأَخَذَ بِأُذُنِي فَأَدَارَنِي عَنْ يَمِينِهِ فَتَتَامَّتْ صَلٰوتُهُ ثَلٰثَ عَشَرَةَ رَكْعَةً ثُمَّ اضْطَجَعَ فَنَامَ حَتّٰى نَفَخَ وَكَانَ إِذَا نَامَ نَفَخَ فَآذَنَهُ بِلَالٌ بِالصَّلٰوةِ فَصَلّٰى وَلَمْ يَتَوَضَّأْ وَكَانَ فِي دُعَائِهِ اللّٰهُمَّ اجْعَلْ فِي قَلْبِي نُورًا وَفِي بَصَرِي نُورًا وَفِي سَمْعِي نُورًا وَعَنْ يَمِينِي نُورًا وَعَنْ يَسَارِي نُورًا وَفَوْقِي نُورًا وَتَحْتِي نُورًا وَأَمَامِي نُورًا وَخَلْفِي نُورًا وَاجْعَلْ لِي نُورًا وَزَادَ بَعْضُهُمْ وَفِي لِسَانِي نُورًا وَذَكَرَ عَصَبِي وَلَحْمِي وَدَمِي وَشَعْرِي وَبَشَرِي مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَفِي رِوَايَةٍ

لَہُمَا وَاجْعَلْ فِیْ نَفْسِیْ نُوْرًا وَاَعْظِمْ لِیْ نُوْرًا وَفِیْ اُخْرٰی لِمُسْلِمٍ اَللّٰہُمَّ اَعْطِنِیْ نُوْرًا
اور روایت ہی ابن عباس سی کہ کہا رات گذاری مین نی یعنی رات کو رہا مین خود سالی مین نزدیک خالا اپنی کی کہ میمونہ تہین ایک رات اور نبی صلعم
نزدیک اونکی تہی یعنی اونکی نوبت مین پس باتین کین رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی ساتہ اہل اپنی کی یعنی میمونہ سی تہوڑی سی دیر پہر سو رہی پس
جب باقی رہی تہائی رات پچھلی یا کچہ اوس سی یعنی کم تہائی سی اوٹہ بیٹہی پس دیکہا طرف آسمان کی پس پڑہی یہ آیت تحقیق بیچ پیدا کرنی آسمانو
اور زمین کی اور اختلاف رات اور دن کی یعنی کبہی اندہیرا اور کبہی اوجالا کبہی گرمی کبہی جاڑا کبہی درازی کبہی کوتاہی البتہ نشانیان ہین
واسطی عقلمندون کی یہانتک کہ تمام کی سورۃ پہر کہڑی ہوئی طرف مشک کی پس کہولا بند اوسکا پہر ڈالا پانی پیالہ مین پہر کیا وضو اچہا درمیان دو
وضوؤن کی یعنی نہ بہت پانی بہایا کہ حد اسراف کو پہونچی اور نہ کم ڈالا کہ اعضا تر نہوویں بلکہ بیچ کی درجی کا اچہا وضو کیا جیسی کہ راوی کہتا ہے
نہ بہایا بہت کی پانی کی اور تحقیق پہونچایا پانی یعنی جہان فرض تہا پہونچایا پہر کہڑی ہوئی پس نماز پڑہی اور کہڑا ہوا مین یعنی سوتی سی یا طرف
مشک کی اور وضو کیا مین نی یعنی مانند وضو حضرت کی پہر کہڑا ہوا مین بائین طرف حضرت کی پس پکڑا کان میرا پہر پہیرا مجکو بائین طرف سی داہنی
طرف اپنی پس پوری ہوئی نماز حضرت کی تیرہ رکعت پہر لیٹ رہی اور سوئی یہانتک کہ خراٹی لیی اور تہی حضرت جسوقت کہ سوتی خراٹی لیتی پس آگاہ کیا
حضرت کو بلال نی ساتہ نماز کی یعنی ساتہ پہونچنی وقت صبح کی نماز کی اور طیار ہونی جماعت کی پس نماز پڑہی یعنی سنت اور نہ وضو کیا اور تہی بیچ دعا
اونکی کی کہ درمیان سنت اور فرض کی پڑہتی یہ الفاظ یا الٰہی کر دال میری دلمین نور یعنی نور ایمان اور یقین اور میری آنکھون مین نور اور میری
کانون مین نور اور دہنی میری نور اور بائین میری نور اور اوپر میری نور اور نیچی میری نور اور آگی میری نور اور پیچہی میری نور اور کر دال اوپر
پیدا کر واسطی میری نور اور زیادہ کیا بعضی راویون نی اور پیدا کر میری زبان مین نور اور ذکر کیا بعضی نی اور کر دال پٹہی میری مین نور اور گوشت
میری مین نور اور خون میری مین نور اور بالون میری مین نور اور جلد میری مین نور روایت کی یہ بخاری اور مسلم نی اور بیچ ایک روایت بخاری
اور مسلم کی اور کر دال میری جان مین نور اور بڑا کر واسطی میری نور اور بیچ اور روایت مسلم کی یا الٰہی دی مجکو نور **ف** حضرت میمونہ بیوی تہین حضرت
پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی اور یہ حدیث دلیل ہی اسپر کہ کلام کرنا بعد عشا کی مکروہ نہین جسوقت کہ ہو کلام آخرۃ سی یا قسم نصیحت سی یا طریق
اختلاط کی گہر کی لوگون سی اور سب پوری ہوئی نماز حضرت کی تیرہ رکعت یہ تیرہ وتر سمیت ہون گی ولیکن سنتین فجر کی الگ ہین اسی لئی یہ حدیث
ساتہ حدیث عائشہ رضی کی کہ کہا دو رکعتین فجر کی داخل تیرہ مین تہین پس نماز حضرت کی مختلف تہی کبہی اوسطرح کبہی اسطرح اور خراٹی یعنی علامت
ہین کشادگی دم آنیکی جگہہ کی اور صفائی قوای جسمانی کی اور دعای مذکور اکثر مشائخ کی عمل مین ہی اور پڑہنا اسکا بعد تہجد کی ہی آیا ہی اور اسکو
دعای طویل کہتی ہین شیخ امام شہاب الدین سہروردی نی عوارف مین لکہا ہی کہ نہ دیکہا مین نی کسی کو کہ مواظبت کی ہو اس دعا پر مگر نزدیک
اونکی ایک برکت ہوتی ہی اور یہ دعا دراز ہی اوسکی آخر مین یہ کلمات ہین جو کہ اس روایت مین مذکور ہوئی **وَعَنْہُ**
اَنَّہٗ رَقَدَ عِنْدَ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَاسْتَیْقَظَ فَتَسَوَّکَ وَتَوَضَّاَ وَہُوَ یَقُوْلُ اِنَّ فِیْ خَلْقِ
السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ حَتّٰی خَتَمَ السُّوْرَۃَ ثُمَّ قَامَ فَصَلّٰی رَکْعَتَیْنِ اَطَالَ فِیْہِمَا الْقِیَامَ وَالرُّکُوْعَ وَالسُّجُوْدَ ثُمَّ
انْصَرَفَ فَنَامَ حَتّٰی نَفَخَ ثُمَّ فَعَلَ ذٰلِکَ ثَلٰثَ مَرَّاتٍ سِتَّ رَکَعَاتٍ کُلَّ ذٰلِکَ یَسْتَاکُ وَیَتَوَضَّاُ وَیَقْرَاُ ہٰؤُلَاءِ
الْاٰیٰتِ ثُمَّ اَوْتَرَ بِثَلٰثٍ رَوَاہُ مُسْلِمٌ اور روایت ہی اونہین سی کہ تحقیق وہ سوئی نزدیک رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم
کی پس جاگی اور مسواک کی اور وضو کیا اور وہ پڑہتی تہی یہ آیت تحقیق بیچ پیدا کرنی آسمانون کی اور زمین کی یہانتک کہ ختم کی سورت

پھر کھڑی ہوئی نماز پڑھی دو رکعت دراز کیا بیچ اونکی کھڑی رہنا اور رکوع کرنا اور سجدہ کرنا پھر پھری اور سوئی یہانتک کہ خراٹی لینی پہر کیا یہ
یعنی جو مذکور ہوا تین بار چہ رکعتوں مین ہر بار اون تین بار مین ہی مسواک بہی کرتی اور وضو بہی کرتی اور پڑہتی یہ آیتین پہر وتر پڑہی تین رکعتین
روایت کی مسلم نی **ف** یہ حدیث دلیل ہی اسپر کہ وتر کی تین رکعتین ہین چنانچہ مذہب ابو حنیفہ کا یہی ہی اور نہین مخالف ہین اسمین شافعی ہو مالکی
کرکرو ہی اونکی نزدیک اقتصار کرنا ایک رکعت پر + ع + **وَعَنْ** زَيْدِ بْنِ خَالِدِ الْجُهَنِيِّ اَنَّهٗ قَالَ لَاَرْمُقَنَّ صَلٰوةَ
رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اللَّيْلَةَ فَصَلّٰى رَكْعَتَيْنِ خَفِيْفَتَيْنِ ثُمَّ صَلّٰى رَكْعَتَيْنِ طَوِيْلَتَيْنِ طَوِيْلَتَيْنِ
ثُمَّ صَلّٰى رَكْعَتَيْنِ وَهُمَا دُوْنَ اللَّتَيْنِ قَبْلَهُمَا ثُمَّ صَلّٰى رَكْعَتَيْنِ وَهُمَا دُوْنَ اللَّتَيْنِ قَبْلَهُمَا ثُمَّ صَلّٰى رَكْعَتَيْنِ
وَهُمَا دُوْنَ اللَّتَيْنِ قَبْلَهُمَا ثُمَّ صَلّٰى رَكْعَتَيْنِ وَهُمَا دُوْنَ اللَّتَيْنِ قَبْلَهُمَا ثُمَّ اَوْتَرَ فَذٰلِكَ ثَلٰثَ
عَشْرَةَ رَكْعَةً رَوَاهُ مُسْلِمٌ قَوْلُهٗ ثُمَّ صَلّٰى رَكْعَتَيْنِ وَهُمَا دُوْنَ اللَّتَيْنِ قَبْلَهُمَا اَرْبَعَ مَرَّاتٍ
هٰكَذَا فِيْ صَحِيْحِ مُسْلِمٍ وَاَفْرَادِهٖ مِنْ كِتَابِ الْحُمَيْدِيِّ وَمُوَطَّاِ مَالِكٍ وَسُنَنِ اَبِيْ دَاوٗدَ وَجَامِعِ الْاُصُوْلِ
اور روایت ہی زید بن خالد جہنی سی کہ اونہون نی کہا البتہ دیکہتا رہونگا نماز رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کی کو آج کی رات پس پڑہین دو
رکعتین ہلکی پہر پڑہین دو رکعتین لمبی لمبی سی لمبی پہر پڑہین دو رکعتین اور یہ دو کم تہین اون دو رکعتوں سی کہ پہلی اونسی تہین پہر پڑہین دو
رکعتین اور یہ دو کم تہین اون دو سی کہ پہلی اونسی تہین پہر پڑہین دو رکعتین اور یہ دونوں کم تہین اون دونوں سی کہ پہلی اونسی تہین پہر پڑہین دو
رکعتین اور یہ دونوں کم تہین اون دونوں سی کہ پہلی اونسی تہین پہر وتر پڑہی پس یہ تیرہ رکعتین ہوئین روایت کی یہ مسلم نی قول زید کا پہر پڑہین دو
رکعتین اور وہ دونوں کم تہین اونسی کہ پہلی پڑہین چار بار ہی اسیطرح سی صحیح مسلم مین ہی اور افراد مسلم مین کتاب حمیدی سی اور کتاب موطا امام مالک
کی مین اور سنن ابو داود مین اور جامع الاصول مین **ف** پس یہ تیرہ رکعتین ہوئین اگر دو رکعتیں خفیف داخل ہوں نماز مین تو کہین وتر مین رکعت کا
ہوگا اور اگر داخل کہین ایک رکعت کا ہوگا اور ظاہر تر اول ہی ہی اور کتاب حمیدی کہ جمع مین صحیحین ہی اوسمین تین قسم کی حدیثین ہین ایک تو
متفق علیہ کہ بخاری اور مسلم دونوں نی روایت کی ہین دوسری افراد بخاری کہ فقط بخاری نی روایت کی ہین اور تیسری افراد مسلم کہ فقط مسلم نے
روایت کی ہین پس یہ عبارت یعنی ثم صلی رکعتین وہما دون اللتین قبلہما تین صحیح مسلم مین چار بار ہی اور کتاب حمیدی مین بہی اسیطرح اور موطا
اور سنن ابی داود اور جامع الاصول مین بہی اسیطرح مؤلف نی جو اس مبالغہ سی بیان کیا یہ رد ہی صاحب مصابیح پر کہ اونہی اسکو تین بار ذکر کیا
کہ سب گیارہ رکعتین ہوتی ہین + ح + **وَعَنْ** عَائِشَةَ قَالَتْ لَمَّا بَدَّنَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَثَقُلَ كَانَ
اَكْثَرُ صَلٰوتِهٖ جَالِسًا مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہی حضرت عائشہ رض سی کہ کہا جب بڑی ہوئی عمر رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی اور بہاری
ہوا بدن مبارک بسبب بڑہاپی کی تہی اکثر نماز نفل حضرت کی بیٹہی ہوئی روایت کی یہ بخاری اور مسلم نی **وَعَنْ** عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ
قَالَ لَقَدْ عَرَفْتُ النَّظَائِرَ الَّتِيْ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْرِنُ بَيْنَهُنَّ فَذَكَرَ عِشْرِيْنَ سُوْرَةً مِّنْ اَوَّلِ الْمُفَصَّلِ
عَلٰى تَاْلِيْفِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ سُوْرَتَيْنِ فِيْ رَكْعَةٍ اٰخِرُهُنَّ حٰمٓ الدُّخَانِ وَعَمَّ يَتَسَاءَلُوْنَ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ
اور روایت ہی عبد اللہ بن مسعود سی کہ کہا تحقیق جانتا ہون مین اون سورتون کو کہ آپسمین ایک مانند دوسری کی ہین کہ تہی نبی صلی اللہ علیہ وسلم
ملا کرتی درمیان اونکی پہر ذکر کین بیس سورتین اول مفصل مین سی موافق جمع کرنی ابن مسعود کے اور جمع کرتے حضرت دو دو سورتین اسطرح
یعنی دو دو سورتین ایک رکعت مین آخر اون بیس سورتون کی یعنی دو اخیر کی بیس مین سی حم الدخان اور عم یتساءلون تہین روایت کی یہ بخاری اور مسلم نی

ف آپس مین مانند دوسری کی ہین یعنی درازگی اور کوتاہی مین آپس مین برابر ہین اور معنی مفصل کی باب القراۃ مین معلوم ہوئی کہ بموجب قول مشہور کی ابتدا اوسکی سورہ حجرات سی ہی تا آخر اور یہ سورتین کہ ایک مانند دوسری کی ہین بموجب تالیف ابن مسعود کی کہ کلام اللہ جمع کیا تہا اونہی تہین اور تفصیل ان بیس سورتون کی بیچ کتاب ابوداؤد کی مذکور ہی وہ اسطرحسی ہی کہ پڑہتی پیغمبر خدا دو سورتین ایک رکعت مین سورہ الرحمن اور نجم ایک رکعت مین اور اقتربت الساعۃ اور الحاقۃ ایک رکعت مین اور طور اور ذاریات ایک رکعت مین اور اذا وقعت الواقعہ اور سورہ نون ایک رکعت مین اور سأل سائل اور والنازعات ایک رکعت مین اور ویل للمطففین اور عبس ایک رکعت مین اور مدثر اور مزمل ایک رکعت مین اور ہل اتی اور لا اقسم بیوم القیمہ ایک رکعت مین اور عم یتساءلون اور مرسلات ایک رکعت مین اور دخان اور اذا الشمس کورت ایک رکعت مین کہا ابوداودنی یہ ہی موافق جمع کرنی ابن مسعود کی انتہی اور آخر اس حدیث کا منافی ہی ظاہر حدیث متفق علیہ کی مگر یہ کہ کہا جاوی کہ تقدیر یون ہی کہ آخر بیس سورتون کی حٰم الدخان اور ہم شکل اوسکی جو اذا الشمس کورت ہی اور عم یتساءلون اور ہم شکل اوسکی جو والمرسلات ہی اور علما کا اجماع ہی علما کا اسپر کہ نہ پڑہا جاوی کلام اللہ مگر جسطرح کہ مرتب ہی اب اور چہوٹونکو درست ہی کہ پڑہین اخیر کیطرف سی واسطی ضرورت تعلیم کی اور اگر نماز مین پڑہی غیر مرتب تو خلاف اولی ہی اور بعضون نی کہا مکروہ ہی یہی مذہب امام احمد کا ہی اور اگر پہلی رکعت مین سورہ ناس پڑہی تو دوسری مین کیا پڑہی کہا ابوحنیفہ نی کہ وہی پہر پڑہی اور کہا شافعی نی کہ شروع کری اول بقرہ سی مفلحون تک یہ امام ابوحنیفہ سی منقول ہی اور اظہر یہی ہی + ع ح +

الفصل الثانی فصل دوسری عَنْ حُذَيْفَةَ أَنَّهُ رَأَى النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّي مِنَ اللَّيْلِ فَكَانَ يَقُولُ اللّٰهُ أَكْبَرُ ثَلَاثًا ذُو الْمَلَكُوتِ وَالْجَبَرُوتِ وَالْكِبْرِيَاءِ وَالْعَظَمَةِ ثُمَّ اسْتَفْتَحَ فَقَرَأَ الْبَقَرَةَ ثُمَّ رَكَعَ فَكَانَ رُكُوعُهُ نَحْوًا مِنْ قِيَامِهِ فَكَانَ يَقُولُ فِي رُكُوعِهِ سُبْحَانَ رَبِّيَ الْعَظِيمِ ثُمَّ رَفَعَ رَأْسَهُ مِنَ الرُّكُوعِ فَكَانَ قِيَامُهُ نَحْوًا مِنْ رُكُوعِهِ يَقُولُ لِرَبِّيَ الْحَمْدُ ثُمَّ سَجَدَ فَكَانَ سُجُودُهُ نَحْوًا مِنْ قِيَامِهِ فَكَانَ يَقُولُ فِي سُجُودِهِ سُبْحَانَ رَبِّيَ الْأَعْلَى ثُمَّ رَفَعَ رَأْسَهُ مِنَ السُّجُودِ وَكَانَ يَقْعُدُ فِيمَا بَيْنَ السَّجْدَتَيْنِ نَحْوًا مِنْ سُجُودِهِ وَكَانَ يَقُولُ رَبِّ اغْفِرْ لِي رَبِّ اغْفِرْ لِي فَصَلَّى أَرْبَعَ رَكَعَاتٍ قَرَأَ فِيهِنَّ الْبَقَرَةَ وَآلَ عِمْرَانَ وَالنِّسَاءَ وَالْمَائِدَةَ أَوِ الْأَنْعَامَ شَكَّ شُعْبَةُ رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ

روایت ہی حذیفہ سی یہ کہ اونسی دیکہا نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو نماز پڑہتی رات کو پس تہی کہتی یعنی بعد نیت باندہنی کی اللہ بڑا ہی تین بار اور کہتی صاحب ملک کا اور غلبہ کا اور بڑائی کا اور بزرگی کا پہر سبحانک اللہم پڑہتی پہر پڑہتی سورہ بقرہ پہر رکوع کیا پس تہا اندازہ رکوع اونکی کا مانند یعنی قریب قیام اونکی کی پس تہی کہتی اپنی رکوع مین پاک ہی رب میرا بڑا پہر اوٹہایا سر اپنا رکوع سی پہر تہا کہڑا رہنا اونکا یعنی قومہ قریب رکوع اونکی کی کہتی یعنی بعد سمع اللہ لمن حمدہ کی میری رب ہی کی لیی سب تعریف ہی پہر سجدہ کیا پس تہی مقدار سجدی اونکی کی قریب قیام اونکی کی پس تہی کہتی سجدی اپنی مین پاک ہی رب میرا بلند پہر اوٹہایا سر اپنا سجدی سی اور تہی بیٹہتی درمیان دونون سجدونکی قریب سجدی اپنی کی اور تہی کہتی یعنی جلسی مین ای رب میری بخش واسطی میری ای رب میری بخش واسطی میری پس پڑہین چار رکعتین پڑہین اون مین بقرہ اور آل عمران اور نساء اور مائدہ یا انعام شک کیا شعبہ نی کہ راوی حدیث کا ہی روایت کی یہ ابوداودنی **ف** تہا رکوع قریب قیام کی یعنی جیسی قیام کو قدر معمولی سی دراز کیا ایسی ہی رکوع کو بہی مقدار معمولی سی دراز کیا نہ یہ کہ حقیقۃً مقدار رکوع کی قریب قیام کی تہی اور کبہی دونون برابر بہی ہوتی تہی جیسی کہ نسائی نی حدیث عوف بن مالک کیسی روایت کیا ہی اور لفظ رب اغفرلی جو دو بار کہا احتمال سب

کہ دو بار کتی ہون اور احتمال یہی ہی کہ مراد بہت کہنا اوسکا ہو * ع * وَعَنْ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَنْ قَامَ بِعَشْرِ اٰیَاتٍ لَمْ یُکْتَبْ مِنَ الْغَافِلِیْنَ وَمَنْ قَامَ بِمِائَۃِ اٰیَۃٍ کُتِبَ مِنَ الْقَانِتِیْنَ وَمَنْ قَامَ بِاَلْفِ اٰیَۃٍ کُتِبَ مِنَ الْمُقَنْطِرِیْنَ رَوَاہُ اَبُوْدَاؤدَ اور روایت ہی عبد اللہ بن عمرو بن العاص سے ہی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی جو کوئی قیام کری ساتہ دس آیتون کی نہین لکہا جاتا غافلین سے یعنی نہین لکہا جاتا نام اوسکا صحیفہ غافلین مین اور جو کوئی قیام کری ساتہ سو آیتون کی لکہا جاتا ہی فرمان برداری کرنیوالون سی اور جو کوئی قیام کری ساتہ ہزار آیتون کے لکہا جاتا ہی بہت ثواب لینی والون سی روایت کی یہ ابوداود نی **ف** قیام کری ساتہ دس آیتون کی یعنی پڑہی دس آیتین اپنی نماز مین جگہ ٹہہر ٹہہر کر اور کہا ابن حجر نی کہ پڑہی اونکو دو رکعتون مین یا زیادہ مین اور ظاہر سیاق حدیث سی معلوم ہوتا ہی کہ مراد یہ ہی کہ سوا سورۂ فاتحہ کی دس آیتین ہون انتہی اور ظاہر تر یہ ہی کہ یہ ثواب حاصل ہوتا ہی ساتہ پڑہنی فاتحہ کی کہ سات آیتین ہین اور تین آیتین اور کہ ادنی درجہ قرارۃ نماز کی ہین اور معنی قانتین کی ہین مواظبت کرنی والی طاعت پر یا دراز کرنیوالی قیام کو عبادت مین اور طیبی کی عبارت سی معلوم ہوتا ہی کہ یہ حدیث مطلق ہی مقید نہین نہ ساتہ نماز کی نہ ساتہ رات کی یعنی جب پڑہیگا یہی ثواب پاویگا اور ذکر کیا بغوی نی اس حدیث کو بیچ محل کامل ترکی یعنی باب صلوۃ اللیل مین یعنی رات کو پڑہیگا تہجد وغیرہ مین تو بہت سا ثواب پاویگا اور سید نی لکہا ہی کہ قیام کرنا کنایہ ہی اس سی کہ یاد کری اونکو اور ہمیشگی کری اوپر پڑہنی اونکی کی اور تفکر کری اونکی معنون مین اور عمل کری موافق اونکی واللہ اعلم * ع * وَعَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ قَالَ کَانَتْ قِرَاءَۃُ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ بِاللَّیْلِ یَرْفَعُ طَوْرًا وَیَخْفِضُ طَوْرًا رَوَاہُ اَبُوْدَاؤدَ اور روایت ہی ابی ہریرہ سی کہ کہا تہا پڑہنا نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا رات کو مختلف کبہی بلند اور کبہی پست روایت کی یہ ابوداود نی **ف** یعنی جیسا مناسب حال اور وقت کے جانتی ویسا پڑہتی لکہا ہی علما نی کہ اگر تنہا ہوتی بلند آوازسی پڑہتی اور اگر کوئی وہان سوتا ہوتا پست آوازسی پڑہتی * ع * وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ کَانَتْ قِرَاءَۃُ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ عَلٰی قَدْرِ مَا یَسْمَعُہٗ مَنْ فِی الْحُجْرَۃِ وَھُوَ فِی الْبَیْتِ رَوَاہُ اَبُوْدَاؤدَ اور روایت ہی ابن عباس سی کہ کہا تہا پڑہنا نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا مقدار اوس چیز کی کہ سنتا اوسکو وہ شخص کہ ہوتا صحن مین اور حضرت ہوتی حجری مین روایت کی یہ ابوداود نی **ف** یعنی نہ بہت بلند آوازسی پڑہتی اور نہ چپکی پڑہتی کہ کوئی سنتی نہین بلکہ یہ طرح پڑہتی جو کہ مذکور ہوا اور یہ بیان رات کی قرارۃ کا ہی اور جب مسجد مین پڑہتی نسبت اسکی زیادہ پکار کر پڑہتی * ع * وَعَنْ اَبِیْ قَتَادَۃَ قَالَ اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ خَرَجَ لَیْلَۃً فَاِذَا ھُوَ بِاَبِیْ بَکْرٍ یُصَلِّیْ وَیَخْفِضُ مِنْ صَوْتِہٖ وَمَرَّ بِعُمَرَ وَھُوَ یُصَلِّیْ رَافِعًا صَوْتَہٗ قَالَ فَلَمَّا اجْتَمَعَا عِنْدَ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ یَا اَبَا بَکْرٍ مَرَرْتُ بِکَ وَاَنْتَ تُصَلِّیْ تَخْفِضُ صَوْتَکَ قَالَ قَدْ اَسْمَعْتُ مَنْ نَاجَیْتُ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ وَقَالَ لِعُمَرَ مَرَرْتُ بِکَ وَاَنْتَ تُصَلِّیْ رَافِعًا صَوْتَکَ فَقَالَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ اُوْقِظُ الْوَسْنَانَ وَاَطْرُدُ الشَّیْطٰنَ فَقَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَا اَبَا بَکْرٍ اِرْفَعْ مِنْ صَوْتِکَ شَیْئًا وَقَالَ لِعُمَرَ اخْفِضْ مِنْ صَوْتِکَ شَیْئًا رَوَاہُ اَبُوْدَاؤدَ وَرَوَی التِّرْمِذِیُّ نَحْوَہٗ اور روایت ہی ابی قتادہ سی کہا کہ تحقیق رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نکلے ایک رات پس ناگہان گذری ابوبکر رض پر کہ نماز پڑہتی تہی اوس حال مین کہ وہ پست کرتی تہی آواز اپنی اور گذری عمر رض پر اور وہ پڑہتی تہی نماز درحالیکہ بلند کرنیوالی تہی آواز اپنی کہا ابو قتادہ نے پس جبکہ جمع ہوئی حضرت ابوبکر رض اور عمر رض نزدیک نبی صلے اللہ علیہ وسلم کے فرمایا حضرت نی ای ابوبکر گذرا تہا مین تجہپر اور تو

نماز پڑھتا تھا پست کرکے آواز اپنی کہا ابوبکر نے تحقیق سنتا تھا مین اوسکو کہ مناجات کرتا تھا مین اوس سے یا رسول اللہ یعنی مناجات کرتا تھا رب اپنے سے وہ سنتا ہے نہین محتاج طرف بلند کرنے آواز کی اور فرمایا حضرت نے واسطے عمر کے گذرا تھا مین تجہپر اور تو نماز پڑھتا بلند کیے ہوئے آواز اپنی پس کہا عمر رضی اللہ عنہ نے ای رسول خدا کی جگاتا تھا مین سوتی ہوؤن کو کہ وقت عبادت کی بسبب گرانی نیند کی بہ گئی ہیں اور چاہتی ہین کہ جاگین اور ہانکتا تھا مین شیطان کو پس فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ای ابوبکر بلند کر آواز اپنی کچھ اور فرمایا حضرت نے واسطے عمر کے پست کر آواز اپنی کچھ یعنی دونون کو میانہ روی کی طرف اعتدال کی روایت کی یہ ابوداود نے اور روایت کی ترمذی نے مانند اسکی **وَعَنْ** اَبِیْ ذَرٍّ قَالَ قَامَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ حَتّٰی اَصْبَحَ بِاٰیَۃٍ وَالْاٰیَۃُ اِنْ تُعَذِّبْہُمْ فَاِنَّہُمْ عِبَادُکَ وَاِنْ تَغْفِرْ لَہُمْ فَاِنَّکَ اَنْتَ الْعَزِیْزُ الْحَکِیْمُ رَوَاہُ النَّسَائِیُّ وَابْنُ مَاجَۃَ اور روایت ہے ابی ذر سے کہ کہا قیام کیا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے صبح تک ساتھ ایک آیت کی اور آیت یہ تھی اگر عذاب کرے تو اونکو پس تحقیق وہ بندے تیرے ہین اور اگر بخشے واسطے اونکی پس تحقیق تو غالب حکمت والا ہے روایت کی یہ نسائی اور ابن ماجہ نے **ف** یہ آیت حضرت عیسیٰ علیہ السلام روز قیامت کہ اپنی امت کی حق مین جناب باری تعالیٰ مین عرض کرینگے اور حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے وقت تہجد کی گویا بحسب حال اپنی امت کی یہ آیت پڑھی یعنی حال اپنی امت کا عرض کیا اور بخشش چاہی وقت قیام سے صبح تک بار بار یہی پڑھتے رہے صلی اللہ علیہ وسلم الف الف صلوٰۃ + ح +

وَعَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِذَا صَلّٰی اَحَدُکُمْ رَکْعَتَیِ الْفَجْرِ فَلْیَضْطَجِعْ عَلٰی یَمِیْنِہٖ رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ وَاَبُوْ دَاوٗدَ اور روایت ہے ابی ہریرہ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جبکہ پڑھ چکے ایک تمہارا دو رکعتین سنت فجر کی پس چاہیے کہ لیٹ رہے داہنی کروٹ اپنی پر روایت کی یہ ترمذی اور ابوداود نے **ف** یعنی تا راحت پاوے رنج شب بیداری سے اور نماز پڑھے ساتھ خوشی خاطر کے یہ کہا ہے بعض علماء ہمارے نے اور کہا ابن ملک نے کہ یہ امر استحباب کے لیے ہے اور شخص کی حق میں کہ تہجد پڑھے اونکو تھی پس لائق ہے کہ پوشیدہ کرے یہ فعل یعنی گھر مین کرے نہ مسجد مین روبرو لوگون کے اور بچاوے اپنی کو نیند سے ایسا نہو کہ سوجاوے اور فرض بغیر طہارت کے پڑھے یہ کہا ہے سید زکریا نے کہ مشائخ ہمارے سے ہین علم حدیث مین + ح +

اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ فصل تیسری

عَنْ مَسْرُوْقٍ قَالَ سَاَلْتُ عَائِشَۃَ اَیُّ الْعَمَلِ کَانَ اَحَبَّ اِلٰی رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَتِ الدَّائِمُ قُلْتُ فَاَیَّ حِیْنٍ کَانَ یَقُوْمُ مِنَ اللَّیْلِ قَالَتْ کَانَ یَقُوْمُ اِذَا سَمِعَ الصَّارِخَ مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ روایت ہے مسروق سے کہ کہا پوچھا مین نے حضرت عائشہ سے کہ کونسا عمل تھا بہت محبوب طرف رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی کہا عمل کرنا ہمیشہ کہا مین نے پس کس وقت کھڑے ہوتے تھے رات کو نماز تہجد کے لیے فرمایا حضرت عائشہ نے تھے کھڑے ہوتے جب سنتے آواز مرغ کی روایت کی یہ بخاری اور مسلم نے **ف** عمل کہ ہمیشہ یعنی وہ عمل کہ ہمیشگی کرے اوسپر کرنیوالا اوسکا اگرچہ یعنی روایت مین آیا ہے اگرچہ وہ عمل قلیل ہو اور ملک عرب مین عادت بولنے مرغ کی بعد آدھی رات کی ہے + ع + **وَعَنْ** اَنَسٍ قَالَ مَا کُنَّا نَشَاءُ اَنْ نَرٰی رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فِی اللَّیْلِ مُصَلِّیًا اِلَّا رَاَیْنَاہُ وَلَا نَشَاءُ اَنْ نَرَاہُ نَائِمًا اِلَّا رَاَیْنَاہُ رَوَاہُ النَّسَائِیُّ اور روایت ہے انس سے کہ کہا نہ تھے ہم کہ چاہین یہ کہ دیکھین پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو رات مین نماز پڑھتے مگر کہ دیکھتے اونکو اور نہ چاہتے ہم یہ کہ دیکھین اونکو سوتے مگر کہ دیکھتے اونکو سوتے روایت کی یہ نسائی نے **ف** یعنی ہر رات مین حضرت سوتے بھی تھے اور نماز تہجد کی بھی پڑھتے تھے نہ تمام رات بیدار رہتے اور نہ تمام رات سوتے رہتے بلکہ سوتے بھی تھے اور جاگتے بھی + ح + **وَعَنْ** حُمَیْدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَوْفٍ قَالَ اِنَّ رَجُلًا مِّنْ اَصْحَابِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ قُلْتُ وَاَنَا فِیْ سَفَرٍ

مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاللّٰهِ لَأَرْقُبَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِلصَّلٰوةِ حَتّٰى أَرٰى فِعْلَهُ فَلَمَّا صَلّٰى صَلٰوةَ الْعِشَاءِ وَهِيَ الْعَتَمَةُ اضْطَجَعَ هَوِيًّا مِّنَ اللَّيْلِ ثُمَّ اسْتَيْقَظَ فَنَظَرَ فِي الْأُفُقِ فَقَالَ رَبَّنَا مَا خَلَقْتَ هٰذَا بَاطِلًا حَتّٰى بَلَغَ إِلٰى إِنَّكَ لَا تُخْلِفُ الْمِيعَادَ ثُمَّ أَهْوٰى رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلٰى فِرَاشِهِ فَاسْتَلَّ مِنْهُ سِوَاكًا ثُمَّ أَفْرَغَ فِي قَدَحٍ مِّنْ إِدَاوَةٍ عِنْدَهُ مَاءً فَاسْتَنَّ ثُمَّ قَامَ فَصَلّٰى حَتّٰى قُلْتُ قَدْ صَلّٰى قَدْرَ مَا نَامَ ثُمَّ اضْطَجَعَ حَتّٰى قُلْتُ قَدْ نَامَ قَدْرَ مَا صَلّٰى ثُمَّ اسْتَيْقَظَ فَفَعَلَ كَمَا فَعَلَ أَوَّلَ مَرَّةٍ وَقَالَ مِثْلَ مَا قَالَ فَفَعَلَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثَلٰثَ مَرَّاتٍ قَبْلَ الْفَجْرِ رَوَاهُ النَّسَائِيُّ

اور روایت ہی حمید بن عبد الرحمن بن عوف سی کہ کہا تحقیق ایک شخص نی اصحاب آنحضرت کسی نی کہا کہ کہا مین نی یعنی اپنی دل مین یا بعضی اپنی سی اوس حال مین کہ مین تہا سفر مین ساتہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی قسم ہی خدا کی البتہ دیکہونگا مین پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو وقت نماز کی یعنی جب تہجد کی لیی اوٹہین تا دیکہون مین فعل حضرت کا یعنی اور پہر مین بہی اوسیطرح کیا کرون پس جب پڑہی حضرت نی نماز عشا کی اور اوسکو عتمہ بہی کہتی ہین لیٹ رہی یعنی آرام کیا دیر تک رات مین سے پہر جاگی پس نگاہ کی آسمان مین پہر پڑہا یہ آیت ای رب میری نہین پیدا کیا تونی یعنی آسمان یا آسمان و زمین بیفائدہ یہانتک کہ پہونچی آخر آیۃ تک کہ وہ یہ ہی تحقیق تو نہین خلاف کرتا وعدہ پہر قصد کیا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی طرف بچہونی اپنی کی پس نکالی اوسین سی مسواک پہر ڈالا پانی پیالہ مین چھاگل مین سی کہ نزدیک اونکی تہی یعنی مسواک کرنیکی لیی یا وضو کی لیی پس مسواک کی پہر کہڑی ہوئی پس نماز پڑہی یعنی ساتہ نئی وضو کی یا پہلی وضو کی یہانتک کہ کہا مین نی یعنی اپنی گمان مین تحقیق نماز پڑہی موافق اندازہ اوس چیز کی کہ سوئی پہر لیٹ رہی یعنی سوئی یہانتک کہ کہا مین نی تحقیق سوئی موافق اندازی اوس چیز کی کہ نماز پڑہی پہر جاگی پہر کیا جیسی کیا پہلی بار یعنی مسواک وغیرہ اور کہا مانند اوس چیز کی کہ کہا یعنی آیت مذکورہ پڑہی پس کیا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی تین بار پہلی فجر کی روایت کی یہ نسائی نی **ف** احتمال ہی کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نی اس رات مین آیۃ مذکورہ انک لاتخلف المیعاد تک پڑہی ہو اور یہی احتمال ہی کہ آخر سورہ تک پڑہا ہو اور اس تقدیر پر یہ قول اوسکا کہ حتی بلغ الی انک لاتخلف المیعاد یعنی آیتین سنتی ہون پس اس سی تطبیق ہو جاویگی اس حدیث مین اور اوسین جو کہ ابن عباس سی پہلی منقول ہوئی کہ حضرت نی خر سورہ تک پڑہا + ع +

وَعَنْ يَعْلَى بْنِ مَمْلَكٍ أَنَّهُ سَأَلَ أُمَّ سَلَمَةَ زَوْجَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ قِرَاءَةِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَصَلٰوتِهِ فَقَالَتْ وَمَا لَكُمْ وَصَلٰوتَهُ كَانَ يُصَلِّي ثُمَّ يَنَامُ قَدْرَ مَا صَلّٰى ثُمَّ يُصَلِّي قَدْرَ مَا نَامَ ثُمَّ يَنَامُ قَدْرَ مَا صَلّٰى حَتّٰى يُصْبِحَ ثُمَّ نَعَتَتْ قِرَاءَتَهُ فَإِذَا هِيَ تَنْعَتُ قِرَاءَةً مُّفَسَّرَةً حَرْفًا حَرْفًا رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ وَالتِّرْمِذِيُّ وَالنَّسَائِيُّ

اور روایت ہی یعلی بن مملک سی یہ کہ اونہی پوچہا ام سلمہ سی کہ بی بی ہین حضرت نبی صلی اللہ علیہ وسلم پڑہنی نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی سی اور نماز اونکی سی یعنی تہجد سی پس کہا ام سلمہ نی اور کیا ہی واسطی تمہاری ساتہ نماز اونکی کی یعنی کیا حاصل ہوگا ان ساتہ بیان کرنی قراۃ اور نماز اونکی کی تم کہان طاقت رکہتی ہو کہ اونکی مثل کرسکو تہی نماز پڑہتی پہر سو رہتی موافق اندازی اوس چیز کی نماز پڑہ چکی پہر نماز پڑہتی بقدر اوسکی کہ سوئی پہر سوتی بقدر اوس چیز کی کہ نماز پڑہی یہانتک کہ صبح ہوتی پہر بیان کی ام سلمہ نی قراۃ حضرت کی پس ناگہان وہ بیان کرتی تہین قراۃ کو خوب واضح حرف حرف جدا روایت کی یہ ابوداؤد اور ترمذی اور نسائی نی

بَابُ مَا يَقُولُ إِذَا قَامَ مِنَ اللَّيْلِ

باب ہی بیچ بیان اوس چیز کی کہ پڑہتی حضرت جب کہڑی ہوتی رات کو نماز پڑہنی

الْفَصْلُ الْأَوَّلُ

[illegible] عَبَّاسٍ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا قَامَ مِنَ اللَّيْلِ [illegible]

لَكَ الْحَمْدُ اَنْتَ قَيِّمُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَمَنْ فِيْهِنَّ وَلَكَ الْحَمْدُ اَنْتَ نُوْرُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَمَنْ فِيْهِنَّ وَ
لَكَ الْحَمْدُ اَنْتَ مَلِكُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَمَنْ فِيْهِنَّ وَلَكَ الْحَمْدُ اَنْتَ الْحَقُّ وَوَعْدُكَ الْحَقُّ وَلِقَاءُكَ حَقٌّ وَقَوْلُكَ حَقٌّ
وَالْجَنَّةُ حَقٌّ وَالنَّارُ حَقٌّ وَالنَّبِيُّوْنَ حَقٌّ وَمُحَمَّدٌ حَقٌّ وَالسَّاعَةُ حَقٌّ اَللّٰهُمَّ لَكَ اَسْلَمْتُ وَبِكَ اٰمَنْتُ وَعَلَيْكَ
تَوَكَّلْتُ وَاِلَيْكَ اَنَبْتُ وَبِكَ خَاصَمْتُ وَاِلَيْكَ حَاكَمْتُ فَاغْفِرْ لِيْ مَا قَدَّمْتُ وَمَا اَخَّرْتُ وَمَا
اَسْرَرْتُ وَمَا اَعْلَنْتُ وَمَا اَنْتَ اَعْلَمُ بِهٖ مِنِّيْ اَنْتَ الْمُقَدِّمُ وَاَنْتَ الْمُؤَخِّرُ لَا اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ وَلَا اِلٰهَ
غَيْرُكَ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ روایت ہی ابن عباس سی کہا تھی نبی صلی اللہ علیہ وسلم جسوقت کھڑی ہوتی
رات کو کہ تہجد پڑہین کہتی یا الٰہی تیری ہی لیی سب تعریف ہی توہی قائم کرنی والا آسمانون اور زمین کا اور اونکا کہ بیچ انکی ہین یعنی توہی نگاہبانی
اور تدبیر کرنیوالا امور انکی کا ہی ہمیشہ کہ اگر ایکدم فیض تیرا منقطع ہو تمام عالم برباد ہوجاوی اور تیری ہی لیی سب تعریف ہی توہی روشن
کرنیوالا آسمانون اور زمین کا ہی اور اونکا کہ بیچ انکی ہین اور تیری ہی لیی سب تعریف ہی توہی ہی بادشاہ آسمانون اور زمین کا اور اونکا کہ
بیچ انکی ہین اور تیری ہی لیی سب تعریف ہی توہی ہی حق یعنی ثابت اور موجود کبھی معدوم نہین ہونیکا اور سوای تیری سب معدوم ہین اور
وعدہ تیرا کہ بندگان خاص سی ساتہ مدد کرنی کی دنیا مین اور ثواب دینی کی آخرت مین کیا ہی حق ہی اور ملاقات تیری یعنی رجوع کرنا طرف دار آخرت
کی اور دیدار ہونا تیرا حق ہی اور کلام تیرا حق ہی اور بہشت حق ہی اور دوزخ حق ہی اور سب نبی حق ہین اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم حق ہین اور
قیامت حق ہی یا الٰہی واسطی تیری تابعدار ہوا مین اور سب احکام تیری قبول کیی مین نی اور ساتہ تیری ایمان لایا مین اور تجہپر بہروسا کیا مین نی
سب امور اپنی مین اور تیری ہی طرف رجوع کی مین نی سب احوال اپنی مین اور سونپی مین نی سب امور اپنی تجکو اور ساتہ مدد تیری کی جھگڑا ہون مین
دشمنان دین سی اور طرف تیری فریاد لایا مین یعنی پیش کیا مین نی امر اپنا طرف تیری تا فیصلہ کری درمیان میری اور مخالفون میری کی پس بخش
میری لیی وہ گناہ کہ آگی کیی مین نی اور وہ گناہ کہ پیچھی کرونگا مین اور وہ گناہ کہ پوشیدہ کیی مین نی اور وہ گناہ کہ ظاہر کیی مین نی اور وہ گناہ کہ تو زیادہ جانتا ہی انکو
مجھسی توہی ہی آگی کرنیوالا اور پیچھی ڈالنی والا جسکو چاہتا ہی نہین کوئی معبود مگر تو اور نہین کوئی معبود سوای تیری روایت کی یہ بخاری اور مسلم نی
ف ظاہر تر یہ ہی کہ یہ دعا حضرت ؐ بعد افتتاح یعنی تکبیر تحریمہ کی یا بعد رکوع کی قومہ مین پڑہتی تہی جیسی کہ بعض روایات مین آیا ہی فرغ
وَعَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا قَامَ مِنَ اللَّيْلِ افْتَتَحَ صَلٰوتَهٗ فَقَالَ اَللّٰهُمَّ
رَبَّ جِبْرَئِيْلَ وَمِيْكَائِيْلَ وَاِسْرَافِيْلَ فَاطِرَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ عَالِمَ الْغَيْبِ وَالشَّهَادَةِ اَنْتَ تَحْكُمُ بَيْنَ عِبَادِكَ
فِيْمَا كَانُوْا فِيْهِ يَخْتَلِفُوْنَ اِهْدِنِيْ لِمَا اخْتُلِفَ فِيْهِ مِنَ الْحَقِّ بِاِذْنِكَ اِنَّكَ تَهْدِيْ مَنْ تَشَاءُ اِلٰى صِرَاطٍ مُّسْتَقِيْمٍ رَوَاهُ مُسْلِمٌ
اور روایت ہی عائشہ رض سی کہ کہا تھی نبی صلی اللہ علیہ وسلم جسوقت کھڑی ہوتی رات کو شروع کرتی نماز رات کی یعنی تہجد پس کہتی یا الٰہی ای پروردگار
جبرئیل اور میکائیل اور اسرافیل کی ای پیدا کرنیوالی آسمانون کی اور زمین کی ای جاننی والی پوشیدہ اور ظاہر کی تو حکم کریگا درمیان بندون اپنی کی
اوس چیز مین کہ اختلاف کرتی ہین یعنی امر دین مین جو امام دنیا مین اختلاف کرتی ہین فیصلہ انکا روز قیامت کی کریگا کہ اہل حق کو حکم ثواب کا کریگا اور
اہل باطل کو حکم عذاب کا ہدایت کر تو مجکو طرف اوس چیز کی کہ اختلاف کیا گیا اوسمین حق سی یعنی دین حق مین جو لوگ اختلاف کرتی ہین مجھی اوسکی طرف
ہدایت کر یعنی ثابت رکہ اوسپر اور زیادہ کر ہدایت ساتہ توفیق اپنی کی تحقیق تو ہدایت کرتا ہی جسکو چاہتا ہی طرف راہ سیدہی کی روایت کی یہ مسلم نی
وَعَنْ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ تَعَارَّ مِنَ اللَّيْلِ فَقَالَ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ

وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ وَسُبْحَانَ اللّٰهِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ وَلَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاللّٰهُ اَكْبَرُ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ ثُمَّ قَالَ رَبِّ اغْفِرْ لِيْ اَوْ قَالَ ثُمَّ دَعَا اُسْتُجِيْبَ لَهٗ فَاِنْ تَوَضَّأَ وَصَلّٰى قُبِلَتْ صَلٰوتُهٗ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ اور روایت ہی عبادہ بن صامت سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی جو شخص کہ جاگی نیند سی رات کو پہر کہی نہین کوئی معبود مگر اللہ کہ اکیلا ہی نہین کوئی شریک واسطی اوسکی اوسی کی لیی بادشاہی ہی اور اوسی کی لیی ہی سب تعریف اور وہ ہر چیز پر قادر ہی اور پاک ہی اللہ اور سب تعریف ہی اللہ کی لیی اور نہین کوئی معبود سوای اللہ کی اور اللہ بہت بڑا ہی اور نہین پہرنا گناہ سی اور نہین قوۃ عبادت پر مگر ساتہ مدد اللہ کی پہر کہی ای رب میری بخش میری لیی یا فرمایا پہر دعا کری یعنی راوی کو شک ہوا ہی کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نی یہ دعا رب اغفرلی پڑہنی کو فرمایا یا یہ فرمایا کہ جو دعا چاہی سو کری قبول کیجاویگی دعا واسطی اوسکی پہر اگر وضو کری اور نماز پڑہی قبول کیجاویگی نماز اوسکی روایت کی یہ بخاری نی ف یعنی تعار کی ہین جاگی نیند سی اور بعضون نی کہا کہ کروٹ لی اور ابن ملک نی کہا کہ جاگی ساتہ آواز کی جیسی کہ عادت ہوتی ہی کہ وقت جاگنی کی آواز نکلتی ہی بس درست رکہا حضرت نی یہ کہ وہ آواز ساتہ تسبیح وغیرہ کی ہو اور بعضی علما نی لکہا ہی کہ اس دعا کو کہ اسوقت مین کرتی ہین درہم الکیس کہتی ہین یعنی جیسی کوئی اپنی کیسہ مین درہم رکہتا ہی اور جب چاہتا ہی لی لیتا ہے ایسی ہی دعا جب وقت مذکور مین کرتا ہی قبول ہوتی ہی + ع ح +

اَلْفَصْلُ الثَّانِيْ فصل دوسری

عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا اسْتَيْقَظَ مِنَ اللَّيْلِ قَالَ لَا اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ سُبْحٰنَكَ اللّٰهُمَّ وَبِحَمْدِكَ اَسْتَغْفِرُكَ لِذَنْبِيْ وَاَسْاَلُكَ رَحْمَتَكَ اَللّٰهُمَّ زِدْنِيْ عِلْمًا وَلَا تُزِغْ قَلْبِيْ بَعْدَ اِذْ هَدَيْتَنِيْ وَهَبْ لِيْ مِنْ لَّدُنْكَ رَحْمَةً اِنَّكَ اَنْتَ الْوَهَّابُ رَوَاهُ اَبُوْ دَاوٗدَ روایت ہی حضرت عائشہ رض سی کہ کہا تہی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم جب جاگتی رات کو کہتی نہین کوئی معبود مگر تو پاک ہی تو یا الٰہی تسبیح کرتا ہون مین ساتہ تعریف تیری کی بخشش چاہتا ہون مین تجہسی واسطی گناہون اپنی کی اور مانگتا ہون مین تجہسی رحمت تیری یا اللہ زیادہ کر مجہکو علم اور نہ کج کر دل میرا یعنی حق سی طرف باطل کی بعد اسکی کہ راہ دکہائی تونی مجکو اور بخش میری لیی نزدیک اپنی سی رحمت یعنی توفیق اور اپنی ایمان اور ہدایت پر تحقیق تو بہت بخشنی والا ہی روایت کی یہ ابوداود نی **وَعَنْ** مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا مِنْ مُّسْلِمٍ يَبِيْتُ عَلٰى ذِكْرٍ طَاهِرًا فَيَتَعَارُّ مِنَ اللَّيْلِ فَيَسْاَلُ اللّٰهَ خَيْرًا اِلَّا اَعْطَاهُ اللّٰهُ اِيَّاهُ رَوَاهُ اَحْمَدُ وَاَبُوْ دَاوٗدَ اور روایت ہی معاذ بن جبل سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی نہین کوئی مسلمان کہ سو رہی رات کو اوپر ذکر اللہ کی اوس حال مین کہ پاک ہو یعنی باوضو ہو یا تیمم کیی ہو پہر جاگی رات کو اور مانگی اللہ سی بہلائی مگر کہ دیتا ہی اوسکو اللہ بہلائی یعنی دنیا مین یا آخرت مین روایت کی یہ احمد اور ابوداود نی **وَعَنْ** شَرِيْقِ الْهَوْزَنِيِّ قَالَ دَخَلْتُ عَلٰى عَائِشَةَ فَسَاَلْتُهَا بِمَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَفْتَتِحُ اِذَا هَبَّ مِنَ اللَّيْلِ فَقَالَتْ سَاَلْتَنِيْ عَنْ شَيْءٍ مَا سَاَلَنِيْ عَنْهُ اَحَدٌ قَبْلَكَ كَانَ اِذَا هَبَّ مِنَ اللَّيْلِ كَبَّرَ عَشْرًا وَحَمِدَ اللّٰهَ عَشْرًا وَقَالَ سُبْحَانَ اللّٰهِ وَبِحَمْدِهٖ عَشْرًا وَقَالَ سُبْحَانَ الْمَلِكِ الْقُدُّوْسِ عَشْرًا وَاسْتَغْفَرَ عَشْرًا وَهَلَّلَ اللّٰهَ عَشْرًا ثُمَّ قَالَ اللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَعُوْذُ بِكَ مِنْ ضِيْقِ الدُّنْيَا وَضِيْقِ يَوْمِ الْقِيٰمَةِ عَشْرًا ثُمَّ يَفْتَتِحُ الصَّلٰوةَ رَوَاهُ اَبُوْ دَاوٗدَ اور روایت ہی شریق ہوزنی سی کہ کہا گیا مین حضرت عائشہ رض کے پاس پس پوچہا مین نی اونسی کہ ساتہ کس چیز کی رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم شروع کرتے تہے جبکہ اوٹہتی تہی اکو

پھر کہا حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے پوچھی تو نے مجھ سے ایک چیز کہ نہیں پوچھی مجھ سے وہ چیز کسی نے پہلی تیری تھی سوال سے جب اوٹھتی تھی رات کو کہتی اللہ اکبر دس بار الحمد للہ دس بار کہتی سبحان اللہ وبحمدہ دس بار اور کہتی سبحان الملک القدوس دس بار اور استغفار کرتی دس بار اور لا الہ الا اللہ کہتی دس بار پھر کہتی دس بار یاالٰہی تجھ سے میں پناہ مانگتا ہوں ساتھ تیری تنگی یعنی سختیوں دنیا کی سے اور تنگی دن قیامت کی سے پھر شروع کرتی نماز تہجد روایت کی یہ ابو داؤد نے ثقات محدثین کے نزدیک انکو عشرات سبعہ کہتے ہیں مقابل مسبعات عشر کی یعنی جیسے مشہور صوفیہ رحمہم اللہ کی یہاں ہے کہ دس چیزیں سات سات بار پڑھتے ہیں اس حدیث میں سات چیزیں دس دس بار پڑھنی فرمائیں ۱۲ ح + بعبارت مولانا

اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ

فصل تیسری عَنْ اَبِیْ سَعِیْدٍ قَالَ کَانَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِذَا قَامَ مِنَ اللَّیْلِ کَبَّرَ ثُمَّ یَقُوْلُ سُبْحَانَکَ اللّٰھُمَّ وَبِحَمْدِکَ وَتَبَارَکَ اسْمُکَ وَتَعَالٰی جَدُّکَ وَلَا اِلٰہَ غَیْرُکَ ثُمَّ یَقُوْلُ اللّٰہُ اَکْبَرُ کَبِیْرًا ثُمَّ یَقُوْلُ اَعُوْذُ بِاللّٰہِ السَّمِیْعِ الْعَلِیْمِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ مِنْ ھَمْزِہٖ وَنَفْخِہٖ وَنَفْثِہٖ رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ وَاَبُوْدَاوٗدَ وَالنَّسَائِیُّ وَزَادَ اَبُوْدَاوٗدَ بَعْدَ قَوْلِہٖ غَیْرُکَ ثُمَّ یَقُوْلُ لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ ثَلٰثًا وَفِیْ اٰخِرِ الْحَدِیْثِ ثُمَّ یَقْرَأُ

روایت ہے ابی سعید سے کہ کہا تھی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم جب کھڑے ہوتی نماز کی لیے رات کو اللہ اکبر کہتی پھر کہتی پاک ہے تو یاالٰہی اور حمد کرتی ہیں ہم تیری اور بابرکت ہے نام تیرا اور بلند ہے بزرگی تیری اور نہیں کوئی معبود سوای تیری پھر کہتی اللہ بہت بڑا ہے پھر کہتی پناہ مانگتا ہوں میں ساتھ اللہ سننی والی جاننی والی کی شیطان راندے ہوئی سے وسوسی اسکی سے اور تکبر اوسکی سے کہ آدمی کو تکبر میں گرفتار کرتا ہے اور شعر سکھانی اوسکی سے یعنی بری شعر سکھانی سے روایت کی یہ ترمذی اور ابو داؤد اور نسائی نے اور زیادہ کیا ابو داؤد نے بعد قول انکی غیرک پھر کہتی لا الہ الا اللہ تین بار اور آخر حدیث میں یعنی بعد اعوذ کی یہ ہے کہ پھر پڑھتی وَعَنْ رَبِیْعَۃَ بْنِ کَعْبِ الْاَسْلَمِیِّ قَالَ کُنْتُ اَبِیْتُ عِنْدَ حُجْرَۃِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَکُنْتُ اَسْمَعُہٗ اِذَا قَامَ مِنَ اللَّیْلِ یَقُوْلُ سُبْحَانَ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ الْھَوِیَّ ثُمَّ یَقُوْلُ سُبْحَانَ اللّٰہِ وَبِحَمْدِہٖ الْھَوِیَّ رَوَاہُ النَّسَائِیُّ وَالتِّرْمِذِیُّ نَحْوَہٗ وَقَالَ ھٰذَا حَدِیْثٌ حَسَنٌ صَحِیْحٌ اور روایت ہے ربیعہ بن کعب اسلمی سے کہ کہا تھا میں رات گذارتا نزدیک حجری پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم کے پس تھا میں سنتا آواز حضرت صلعم کی جب کھڑی ہوتی رات کو یعنی نماز تہجد کی لیے کہتی دیر تک پاک ہے پروردگار عالموں کا پھر کہتی دیر تک پاک ہے اللہ اور پاکی بیان کرتا ہوں ساتھ تعریف اوسکی کی روایت کی یہ نسائی نے اور ترمذی نے مانند اسکی اور کہا یہ حدیث حسن صحیح ہے

بَابُ التَّحْرِیْضِ عَلٰی قِیَامِ اللَّیْلِ

باب ہے بیچ بیان رغبت دلانی کی قیام رات پر قیام رات سے مراد ہے قائم ہونا ساتھ عبادت کی رات کو یعنی تہجد وغیرہ پڑھنی ۱۲ ع +

اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ

فصل پہلی عَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَعْقِدُ الشَّیْطٰنُ عَلٰی قَافِیَۃِ رَاْسِ اَحَدِکُمْ اِذَا ھُوَ نَامَ ثَلٰثَ عُقَدٍ یَضْرِبُ عَلٰی کُلِّ عُقْدَۃٍ عَلَیْکَ لَیْلٌ طَوِیْلٌ فَارْقُدْ فَاِنِ اسْتَیْقَظَ فَذَکَرَ اللّٰہَ انْحَلَّتْ عُقْدَۃٌ فَاِنْ تَوَضَّأَ انْحَلَّتْ عُقْدَۃٌ فَاِنْ صَلّٰی انْحَلَّتْ عُقْدَۃٌ فَاَصْبَحَ نَشِیْطًا طَیِّبَ النَّفْسِ وَاِلَّا اَصْبَحَ خَبِیْثَ النَّفْسِ کَسْلَانَ مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ روایت ہے ابی ہریرہ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے گرہ لگاتا ہے شیطان اوپر گدی سر ایک تمہاری کی جس وقت کہ وہ سوتا ہے تین گرہ مارتا ہے ہر گرہ پر یعنی ڈالتا ہے بیچ دل سونیوالی کے اوپر تیری رات دراز باقی ہے پس سو رہ پس اگر جاگا وہ شخص پھر یاد کیا اللہ کو یعنی دل سے یا زبان سے کھل جاتی ہے ایک گرہ

یعنی گرہ غفلت کی پس اگر وضو کیا کھلتی ہی دوسری گرہ یعنی گرہ نجاست کی پس اگر نماز پڑہی کھلتی ہی تیسری گرہ یعنی گرہ کسالت اور بطالت کی پس صبح کرتا ہی شاداں پاک نفس اگر جاگا اور ذکر کیا اور وضو کیا اور نماز پڑہی صبح کرتا ہی پلید نفس کاہل روایت کی یہ بخاری و مسلم نے **ف** کہا ہی ابن ملک نے کہ مراد ساتھ گرہ کی گرہ کسل کی ہی یعنی باعث ہوتا ہی اوسکو کسل پر اور کہا میرک نے کہ اختلاف کیا گیا ہی بیچ اس گرہ کی بعضوں نے کہا ہی کہ یہ محمول ہی حقیقت پر کہ حقیقۃً گرہ لگاتا ہی جیسی کہ ساحر وقت سحر کی کسی پر گرہ لگاتی ہین اور موید ہی اسکی ایک روایت کہ مرقات مین مذکور ہی اور بعضون نے کہا ہی کہ محمول مجاز پر ہی گویا مشابہت دی شیطان کی منع کرنیکو ذکر و صلوۃ سی سونیوالے کے تئین ساتہ فعل ساحر کی مسحور کو کہ منع کرتا ہی مراد اوسکی سی اور بعضون نے کہا ہی کہ مراد ساتہ اسکی گرہ دل کی اور مصمم کرنا اوسکا ایک چیز پر یعنی ڈالتا ہی یہ وسوسہ ڈالتا ہی کہ رات بہت پڑی ہی سو یا رہ پس باز رہتا ہی قیام سی اور پلید نفس یعنی غمگین دل اور متفکر اور متحیر امر اپنی مین اور کسلان یعنی نہین کر سکتا امور اپنی جو ارادہ کرتا ہی اسلیے کہ مقید ہوتا ہی ساتہ قید شیطان کی اور بعید ہوتا ہی قرب رحمن سی **ع** **وعن المغیرۃ** قَالَ قَامَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتّٰى تَوَرَّمَتْ قَدَمَاهُ فَقِيْلَ لَهٗ لِمَ تَصْنَعُ هٰذَا وَقَدْ غُفِرَ لَكَ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِكَ وَمَا تَاَخَّرَ قَالَ اَفَلَا اَكُوْنُ عَبْدًا شَكُوْرًا مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہی مغیرہ سی کہ کہا قیام کیا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے یعنی رات کو یہانتک کہ سوج گئی قدم اونکی پس کہا گیا واسطے اونکی کسواسطے کرتے ہو یہ آپ حالانکہ بخشی گئی واسطے تمہاری وہ گناہ تمہاری کہ پہلی ہوئی اور وہ کہ پیچہی ہوں فرمایا کیا نہ ہوں مین بندہ شکر کرنیوالا روایت کی یہ بخاری اور مسلم نے **ف** یعنی اللہ تعالی نے جو میری سب گناہ بخشدیے ہین تو پس مین کیا مشقت عبادت کی چہوڑدوں پس بندہ شکر گذار نہوؤں ولیکن نعمت مغفرت کی اور اور نعمتین کہ مجہی عطا ہوئین ہین اونکی شکرانہ مین مجہی بہت سی عبادت کرنی چاہیے تا مین بندہ شکر گذار رہوں حضرت علی رضی اللہ عنہ سی منقول ہی کہ فرمایا ایک قوم نے عبادت کی واسطے رغبت کی یعنی واسطے رغبت اور آرزوی جنت اور ثواب کی پس یہ عبادت سوداگروں کی ہی اور ایک قوم نے عبادت کی واسطے ڈر کی یعنی ڈر دوزخ اور عذاب کی پس یہ عبادت غلاموں کی ہی اور ایک قوم نے عبادت کی واسطے شکر کی پس یہ عبادت احرار یعنی آزادوں کی ہی **ع** **وعن ابن مسعود** قَالَ ذُكِرَ عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَجُلٌ فَقِيْلَ لَهٗ مَا زَالَ نَائِمًا حَتّٰى اَصْبَحَ مَا قَامَ اِلَى الصَّلٰوةِ قَالَ ذٰلِكَ رَجُلٌ بَالَ الشَّيْطٰنُ فِيْ اُذُنِهٖ اَوْ قَالَ فِيْ اُذُنَيْهِ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہی ابن مسعود سی کہ کہا ذکر کیا گیا نزدیک نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی حال ایک شخص کا پس کہا گیا واسطے حضرت کی ہمیشہ وہ شخص سوتا ہی صبح تک نہین اوٹہتا طرف نماز کی فرمایا یہ شخص ہی کہ پیشاب کرتا ہی شیطان بیچ کان اوسکی کی یا فرمایا بیچ دونوں کانوں اوسکی کی روایت کی یہ بخاری اور مسلم نے **ف** نہین اوٹہتا طرف نماز کی یعنی نماز تہجد کی لیے یا نماز صبح کی لیے نہین اوٹہتا اور شیطان کا پیشاب کرنا بعضوں نے تو کہا ہی کہ حقیقۃً ہوتا ہی چنانچہ بعض صالحین سی منقول ہی کہ وہ سو رہی نماز نہین پڑہی یعنی تہجد یا فرض اونہوں نے خواب مین دیکہا کہ گویا ایک شخص آیا ہی سیاہ رنگ پس اوٹہایا اوسنے پاؤں اپنا پہر پیشاب کیا اونکی کان مین اور حسن بصری رح سی منقول ہی کہ اگر وہ لگاتا ہاتہ اپنا کان کو تو پاتا اوسکو تر اور بعضی کہتی ہین کہ یہ کنایہ ہی اس سی کہ شیطان اوسکو حقیر جانتا ہی اسلیے کہ عادت ہی کہ جو کوئی نہایت حقیر جانتا ہی کسی چیز کو تو پیشاب کر دیتا ہی اوس پر **ع** **وعن ام سلمۃ** قَالَتِ اسْتَيْقَظَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيْلَةً فَزِعًا يَقُوْلُ سُبْحَانَ اللّٰهِ مَاذَا اُنْزِلَ اللَّيْلَةَ مِنَ الْخَزَائِنِ وَمَاذَا اُنْزِلَ مِنَ الْفِتَنِ مَنْ يُوْقِظُ صَوَاحِبَ الْحُجُرَاتِ يُرِيْدُ اَزْوَاجَهٗ لِكَيْ يُصَلِّيْنَ رُبَّ كَاسِيَةٍ فِي الدُّنْيَا عَارِيَةٍ فِي الْاٰخِرَةِ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ

اور روایت ہے ام سلمہ سے کہا جاگی پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم ایک رات کو گھبرائی ہوئی فرماتی تھی سبحان اللہ کسقدر اوتاری گئی ہین آج کی
رات مین خزانی اور کسقدر اوتاری گئی ہین فتنی کون شخص ہی کہ جگادی حجری والیون کو ارادہ رکھتی تھی اسسے بیبیان اپنی تاکہ نماز
پڑھین یعنی تاکہ نماز پڑھ کر پاوین رحمت اور خلاص ہون عذاب اور فتنہ سے اکثر پہننی والیان کپڑی دنیا مین ننگی ہونگی آخرت مین
روایت کی یہ بخاری اور مسلم نی ف یعنی جو خزانی مال کی امت آنحضرت کو پہونچنی مقدر تھی اوس رات اوترنا اونکا حضرت کو معلوم ہوا
اسی طرح سے جو فتنہ مقدر تھی ہونی امت مین وہ حضرت کو پہلی سے معلوم ہوئی اور اخیر حدیث کی یہ معنی ہین کہ اکثر عورتین طرح طرح کی کپڑی
پہنین گی اور آخرت مین عملون سے خالی ہون گی یا یہ کہ پہنی ہوئی ہون گی کپڑی نیند کی یعنی بسبب نیند کی یاد خدا سے غافل ہون گی
او آخرت مین درجون اور بزرگیون سے خالی ہون گی یا یہ کہ بنا بر ظاہر کی اور کپنی کی کپڑی پہنی ہوئی ہون گی دنیا مین اور حقیقت مین ان کے
حکم آخرت مین ننگی ہون گی جیسا کہ پہننا بہت مہین کپڑی کا یا جالیدار کا ۔ مولانا رح آور ملا علی قاری نی لکھا ہی کہ مراد خزانون سے رحمت کے
اور فتنون سے عذاب وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَنْزِلُ رَبُّنَا تَبَارَكَ وَتَعَالَى كُلَّ لَيْلَةٍ
إِلَى السَّمَاءِ الدُّنْيَا حِينَ يَبْقَى ثُلُثُ اللَّيْلِ الْآخِرُ يَقُولُ مَنْ يَدْعُونِي فَأَسْتَجِيبَ لَهُ مَنْ يَسْأَلُنِي فَأُعْطِيَهُ مَنْ يَسْتَغْفِرُنِي فَأَغْفِرَ لَهُ
مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَفِي رِوَايَةٍ لِمُسْلِمٍ ثُمَّ يَبْسُطُ يَدَيْهِ يَقُولُ مَنْ يُقْرِضُ غَيْرَ عَدُومٍ وَلَا ظَلُومٍ حَتَّى يَنْفَجِرَ الْفَجْرُ اور روایت ہی ابی ہریرہ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا
صلی اللہ علیہ وسلم نی نزول فرماتا ہی رب ہمارا کہ بابرکت ہی اور بلند ہی ہر رات مین طرف آسمان دنیا یعنی نیچی کی اوس وقت کہ باقی رہتا ہی تہائی
رات پچھلی فرماتا ہی کون ہی کہ پکاری مجکو پس قبول کرون مین واسطی اوسکی کون ہی کہ مانگی پس دون مین اوسکو کون ہی کہ بخشش چاہی مجھسی پس
بخشون مین اوسکو روایت کی یہ بخاری اور مسلم نی اور مسلم کی ایک روایت مین یہ ہی کہ پھر کھولتا ہی دونون ہاتھ اپنی یعنی لطف اور رحمت اپنی
ظاہر کرتا ہی فرماتا ہی کون ہی کہ قرض دی ایسی کو کہ نہ فقیر ہی اور نہ ظلم کرنیوالا ہی صبح تک یہی فرماتا رہتا ہی ف نزول فرماتا ہی رب ہمارا
تاویل اسکی ابن حجر اور امام مالک رح وغیرہ نی یہ لکھی ہی کہ حکم اوسکا اور رحمت اوسکی یا ملائکہ اوسکی اوترتی ہین اور مؤید ہی اسکی ایک حدیث کہ
کہ مرات مین مذکور ہی یا یہ متشابہات سے ہی کہ علم اسکا اللہ ہی کو ہی اور معنی دعا کی ہین پکارنا جیسا کہ کہی بندہ یا رب اسکی مقابلہ مین اجابت
اور قبول ہی جیسا کہ کہی پروردگار تعالی لبیک عبدی اور سوال کی معنی ہین طلب کرنا اور اوسکی مقابلہ مین دینا مطلوب کا ہی اور کبھی دعا
اور سوال ہر ایک بجای دوسری کی بھی واقع ہوتی ہین اور یہ روایت منافی نہین ہی اوس روایت کی کہ وارد ہوئی ہی کہ نزول فرماتا ہی
اللہ تعالی جب گذرتی ہی تہائی رات اول اور ایک روایت مین ہی کہ جب گذرتی ہی آدھی رات یا دو تہائی رات اسلیے کہ احتمال ہی کہ نزول
بعضی راتون مین اوسطرح اور بعضی مین اسطرح کذا قالہ ابن حبان اور قرض دینی یعنی دیوی عبادت بدنیہ یا مالیہ بطریق قرض کی اور لیتی عوض
کی رب غنی کو کہ نہ فقیر ہی اور نہ عاجز ہی عطا سے اور نہ ظلم کرنیوالا ہی کہ وفا عہد نکری یا ناقص دی ثواب یعنی کون ہی کہ عمل کری دنیا مین بطر امید
ثواب کی آخرت مین واسطی غنی کی کہ نہین عاجز ہی ادای حق اوسکی سے اور واسطی عادل کی کہ نہین ظلم کرتا قرض دینی والی پر ساتھ ناقص کرنی
اوس چیز کی کہ لی ہی بلکہ کئی حسنہ اور بہت ثواب دیتا ہی اوسکو اور وصف کیا ذات پاک اوسکی کو ساتھ نفی ان دو وصفون کی اسلیے کہ مانع قرض
دینی سے اکثر یہی دو صفتین ہوتی ہین فقیر ہونا یا ظالم ہونا اور وان دونون سے ایک ہی سبب ہی یہ ہوئی کہ جو کوئی کری بھلائی دنیا مین پاویگا
جزا کامل میری پاس عقبی مین ع ۔ وَعَنْ جَابِرٍ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ إِنَّ فِي اللَّيْلِ لَسَاعَةً لَا يُوَافِقُهَا
رَجُلٌ مُسْلِمٌ يَسْأَلُ اللَّهَ فِيهَا خَيْرًا مِنْ أَمْرِ الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ إِلَّا أَعْطَاهُ إِيَّاهُ وَذَلِكَ كُلَّ لَيْلَةٍ رَوَاهُ مُسْلِمٌ

اور روایت ہی جابر سی کہ کہا سنا مین نی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سی کہ فرماتی تہی تحقیق رات مین ایک ساعت ہی کہ نہین پاتا اوسکو مرد مسلمان اوس حال مین کہ مانگی اوسمین اللہ سی بہلائی امر دنیا کی سی اور آخرت کی سی مگر کہ دیتا ہی اوسکو وہ اور یہ ہر شب مین ہی روایت کی یہ مسلم نی **ف** دیتا ہی حقیقۃً یا حکماً اور یہ ساعت معین ہی یا مبہم بعضی کہتی ہین کہ مبہم ہی مثل لیلۃ القدر کی اور ساعت جمعہ کی اور بعضی کہتی ہین کہ وہ ساعت آدہی رات کی ہی + ح + **وَعَنْ** عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَحَبُّ الصَّلٰوةِ اِلَى اللّٰهِ صَلٰوةُ دَاوٗدَ وَاَحَبُّ الصِّيَامِ اِلَى اللّٰهِ صِيَامُ دَاوٗدَ كَانَ يَنَامُ نِصْفَ اللَّيْلِ وَيَقُوْمُ ثُلُثَهٗ وَيَنَامُ سُدُسَهٗ وَيَصُوْمُ يَوْمًا وَيُفْطِرُ يَوْمًا مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہی عبداللہ بن عمرو سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی بہترین نمازون مین طرف اللہ کی نماز داؤد کی اور بہترین روزون مین طرف اللہ کی روزی داؤد کی تہی وہ سوتی آدہی رات اور قیام کرتی تہائی رات اور پہر سوتی چہٹی حصی رات کی مین اور روزہ رکہتی ایکدن اور افطار کرتی ایکدن روایت کی یہ بخاری اور مسلم نی **ف** اسطرح کی نماز محبوب اسلیے ہی کہ جب نفس دو ثلث مین رات کو سووی گا تو نشاط عبادت مین خوب ہووی گی اور روزی اسطرح کی محبوب اسلیے ہین کہ نفس پر اسمین مشقت بہت پڑتی ہی + ع + **وَعَنْ** عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ تَعْنِيْ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَنَامُ اَوَّلَ اللَّيْلِ وَيُحْيِيْ اٰخِرَهٗ ثُمَّ اِنْ كَانَتْ لَهٗ حَاجَةٌ اِلٰى اَهْلِهٖ قَضٰى حَاجَتَهٗ ثُمَّ يَنَامُ فَاِنْ كَانَ عِنْدَ النِّدَاءِ الْاَوَّلِ جُنُبًا وَثَبَ فَاَفَاضَ عَلَيْهِ الْمَاءَ وَاِنْ لَمْ يَكُنْ جُنُبًا تَوَضَّاَ لِلصَّلٰوةِ ثُمَّ صَلّٰى رَكْعَتَيْنِ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہی عائشہ رضی سی کہ کہا تہی یعنی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سوتی اول رات اور زندہ رکہتی آخر شب کو یعنی بیدار رہتی پہر اگر ہوتی حضرت کو حاجت طرف اہل اپنی کی یعنی صحبت کی اداکرتی حاجت اپنی پہر سوتی پس اگر ہوتی وقت پہلی اذان کی جنبی تو اوٹہتی اور ڈالتی اپنی پر پانی اور اگر نہوتی جنبی وضو کرتی نماز کی لیے پہر پڑہتی دو رکعتین سنت فجر کی روایت کی یہ بخاری اور مسلم نی **ف** یہ حدیث حضرت عائشہ رضی سی مفصل روایت کی گئی ہی شمائل ترمذی مین کہ کہا حضرت عائشہ رضی نی تہی حضرت سوتی اول رات مین بعد نماز عشا کی آدہی رات تک پہر اوٹہتی سدس رابع اور خامس مین یعنی چوتہی حصی اور پانچوین مین تہجد کی لیے پس جب ہوتا وقت سحر کا وتر پڑہتی پہر بچہونی پر آتی یعنی سونی کی لیے اسلیے کہ وہ مستحب ہی سدس سادس مین تاکہ قوت حاصل ہو سبب اوسکی نماز صبح پر اور اوسکی بعد کی وظائف طاعات پر پس جب ہوتی اونکو حاجت صحبت کرتی اہل اپنی سی پس جب سنتی اذان اوٹہتی پس اگر ہوتی جنبی ڈالتی اپنی پر پانی یعنی نہاتی اور اگر نہوتی جنبی تو وضو کرتی اور نکلتی طرف نماز کی یعنی بعد سنتین پڑہنی کی گہر مین انتہی اس حدیث سی واضح ہوگئی معنی حدیث اول کی اور ظاہر یہ ہی کہ حضرت بعد صحبت کرنیکی وضو کرکی آرام کرتی ہونگی اور مراد پہلی اذان سی اذان متعارف ہی اور دوسری اذان تکبیر ہی اور اس حدیث سی معلوم ہوا کہ حضرت آدہی رات آرام فرماتی اور آدہی رات بیدار کیونکہ اول سدس یعنی چہٹی حصی شب مین عشا تک جاگتی رہتی پہر دوسری اور تیسری سدس مین آرام فرماتی پہر چوتہی اور پانچوین سدس مین جاگتی رہتی پہر چہٹی سدس مین سوتی پس تین سدس سوتی اور تین سدس جاگتی + ع +

الفصل الثانی فصل دوسری

عَنْ اَبِيْ اُمَامَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَيْكُمْ بِقِيَامِ اللَّيْلِ فَاِنَّهٗ دَاْبُ الصَّالِحِيْنَ قَبْلَكُمْ وَهُوَ قُرْبَةٌ لَّكُمْ اِلٰى رَبِّكُمْ وَمَكْفَرَةٌ لِّلسَّيِّئَاتِ وَمَنْهَاةٌ عَنِ الْاِثْمِ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ روایت ہی ابی امامہ سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی لازم کرو قیام رات کا یعنی نماز تہجد کی پڑہنی اسلیے کہ وہ طریقہ اچہی لوگونکا ہی پہلی تمہاری تہی اور قیام رات کا سبب نزدیکی تمہاری کا ہی طرف پروردگار تمہاری کی اور سبب دور ہونی گناہون کا ہی اور باز رکہنی والا ہی گناہون سی روایت کی یہ ترمذی نی **ف** مراد اچہی لوگون سی انبیا اور اولیا ہین اور اسمین تنبیہ ہی اسپر کہ تمہین یہ نماز بطریق اولی پڑہنی چاہیی

اٹھیں کہ تم بہتر ہو سب امتوں میں اور اشارہ ہی اسپر کہ جو قیام رات کا نہیں کرتا وہ صالحین کاملین سی نہیں بلکہ ظاہر کو تو بھی والی کی کیا
پوشیدہ + ع + وَعَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثَلَاثَةٌ يَضْحَكُ اللهُ إِلَيْهِمُ
الرَّجُلُ إِذَا قَامَ بِاللَّيْلِ يُصَلِّي وَالْقَوْمُ إِذَا صَفُّوا فِي الصَّلٰوةِ وَالْقَوْمُ إِذَا صَفُّوا فِي قِتَالِ الْعَدُوِّ رَوَاهُ فِي شَرْحِ السُّنَّةِ
اور روایت ہی ابی سعید خدری سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی تین شخص ہیں یعنی تین طرح کی لوگ ہیں کہ ہنستا ہی اللہ تعالیٰ طرف
اونکی یعنی راضی ہوتا ہی اونسی اور دیکھتا ہی طرف اونکی نہایت نظر عنایت اور رحمت سی ایک وہ شخص کہ کھڑا ہو کر راتکو نماز پڑہی یعنی تہجد کی
اور دوسری وہ قوم کہ صف درست کریں واسطی پڑہنی نماز کی اور تیسری وہ قوم کہ صف درست کریں بیچ لڑنی دشمن کی یعنی وقت جہاد کی
روایت کی یہ شرح السنہ میں وَعَنْ عَمْرِو بْنِ عَبَسَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَقْرَبُ مَا يَكُونُ الرَّبُّ مِنَ
الْعَبْدِ فِي جَوْفِ اللَّيْلِ الْآخِرِ فَإِنِ اسْتَطَعْتَ أَنْ تَكُونَ مِمَّنْ يَذْكُرُ اللهَ فِي تِلْكَ السَّاعَةِ فَكُنْ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ
هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ غَرِيبٌ إِسْنَادًا + اور روایت ہی عمرو بن عبسہ سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ بہت نزدیک ہوتا
پروردگار کا بندی سی درمیان رات پچھلی کی ہی پس اگر ہو سکی تجھسی یہ کہ ہو تو اون شخصوں میں سی کہ یاد کرتی ہیں اللہ کو اوس وقت میں پس ہو
یعنی کوشش کر کہ ہو سکی کہ ہووی تو اون میں سی روایت کی یہ ترمذی نی اور کہا یہ حدیث حسن صحیح غریب ہی باعتبار سند کی ف نزدیک ہونا
رب کا یعنی رضا اوسکی کا اور درمیان رات پچھلی کی کہ ابتدا اوسکی ثلث اخیر سی ہوتی ہی اور وہ وقت اوٹھنی کا ہوتا ہی تہجد کی لیے اور عمرو
بن عبسہ مقرب حضرتؐ کی اور مجذوب درگاہ کبریائی کی ہیں ابتدا ظہور نبوت میں کہ آنحضرت مکہ میں تھی وہ اپنی وطن میں تھی اونکی دل میں پرتو ایک
نور توحید کا اور کراہت بت پرستی اور شرک کی تھی پس سنا کہ مکہ میں ایک شخص پیدا ہوا ہی کہ لوگونکو توحید کیطرف بلاتا ہی اور بتونکی عبادت
سی منع کرتا ہی وہ مکہ میں آئی اور خبر اون حضرتؐ کی پوچھی آنحضرتؐ اون دنوں میں ساتھ حکم اللہ تعالیٰ کی نظر اعدا دین کی سی پوشیدہ
تھی اونھوں نی پوچھا کہ تم میں کوئی شخص پیدا ہوا ہی کہ راہ روش تمہاری سی نکل کر اور دین کیطرف بلاتا ہی لوگوں نی کہا ہاں ایک دیوانہ ہی
کہ طریقہ باپ دادی کا چھوڑ دیا ہی اور رسم نئی نکالی ہی **بیت** دیوانہ کنی ہر دو جہانش بخشی + دیوانۂ تو ہر دو جہان را چہ کند + اونھوں
نے کہا کہ پھر وہ کہاں ملیں گی کہا لوگوں نی آدہی رات کو نکلتا ہی اور گرد خانہ کعبہ کی پھرتا ہی عمرو بن عبسہ آدہی رات کو نکلی اور کعبہ کے
پردی میں چھپ رہی ناگاہ ایک شخص کو دیکھا کہ پیدا ہوا اور کیا شخص ہی وہ کہ سب آدمی خاک آستانہ اوسکی کی ہیں پس وہ لا الہ الا اللہ کہتا ہی
اور گرد کعبہ کی پھرتا ہی عمرو بن عبسہ نکلی اور سلام کیا اور پوچھا کہ کون شخص ہی تو اور دین تیرا کیا ہی حضرتؐ نی فرمایا میں رسول خدا کا ہوں اور
دین میرا لا الہ الا اللہ ہی عمرو بن عبسہ نی کہا میں بھی اس دین کو دوست رکھتا ہوں پس وہ ایمان لائی وہ تیسری یا چوتھی ہیں دین میں پس
حضرتؐ نی اونکو رخصت کیا اور فرمایا کہ پروردگار میری نی مجھسی ایک وعدہ کیا ہی جب وہ پورا ہوگا میری پاس آنا پس بعد اوسکی عمرو بن عبسہ
مدینہ میں آئی اور حضرتؐ کی صحبت میں حاضر رہی اور کمال کو پہونچی + ع ح + وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَحِمَ اللهُ رَجُلًا قَامَ مِنَ اللَّيْلِ فَصَلّٰى وَأَيْقَظَ امْرَأَتَهُ فَصَلَّتْ فَإِنْ أَبَتْ نَضَحَ فِي وَجْهِهَا الْمَاءَ رَحِمَ
اللهُ امْرَأَةً قَامَتْ مِنَ اللَّيْلِ فَصَلَّتْ وَأَيْقَظَتْ زَوْجَهَا فَصَلّٰى فَإِنْ أَبٰى نَضَحَتْ فِي وَجْهِهِ الْمَاءَ رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ وَالنَّسَائِيُّ
اور روایت ہی ابی ہریرہ سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی رحمت کری اللہ تعالیٰ اوس شخص کو کہ اوٹھا رات سی پھر نماز پڑہی اور جگایا
اپنی عورت کو پس نماز پڑہی اوس عورت نی بھی پھر اگر عورت نہ جاگی یعنی بسبب غلبہ نیند کی اور کثرت کسل کی چھینٹی دیی اوسنی منہ اوسکی پر پانی کی

رحمت کری اللہ اوس عورت کو کہ اوٹھی رات سی پس نماز پڑہی اور جگایا خاوند اپنی کو پس پڑہی نماز خاوند اوسکی نی بہی پہر اگر نہ جاگا خاوند
چہینٹی دیے مُنہ اوسکی پر پانی کی روایت کی یہ ابو داود نی اور نسائی نی ف پس نماز پڑہی یعنی تہجد کی اور اگر قضا راوسکی ذمہ ہووی ہی
اوسکا پڑہنا اور چہینٹی دینی سی مراد یہ ہی کہ سعی کری اوسکی اوٹہانی مین واسطی طاعت رب اوسکی کی جسطرح کہ ممکن ہو پس حاصل یہ کہ مرد و
عورت کو چاہیے کہ آپسمین مددگار رہی ایک دوسری کا طاعت پر اور اسیطرح رفیقون کو بہی آپسمین یہی چاہیے اور یہ حدیث دلالت کرتی ہی
اسپر کہ جبر کرنا کسیکا خیر پر جائز ہی بلکہ مستحب ہی ع ✦ وَعَنْ اَبِیْ اُمَامَةَ قَالَ قِیْلَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ اَیُّ الدُّعَاءِ اَسْمَعُ قَالَ جَوْفُ
اللَّیْلِ الْاٰخِرِ وَدُبُرَ الصَّلَوَاتِ الْمَکْتُوْبَاتِ رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ اور روایت ہی ابی امامہ سی کہ کہا کہا گیا اے رسول خدا کی کون سی وقت بہت قبول
ہوتی ہی دعا فرمایا درمیان رات پچہلی کی یعنی تہائی رات پچہلی رہی اور پیچہی فرض نمازون کی روایت کی یہ ترمذی نی وَعَنْ اَبِیْ مَالِكٍ
الْاَشْعَرِیِّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّى اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِنَّ فِی الْجَنَّةِ غُرَفًا یُرٰی ظَاهِرُهَا مِنْ بَاطِنِهَا وَبَاطِنُهَا مِنْ ظَاهِرِهَا
اَعَدَّهَا اللّٰہُ لِمَنْ اَلَانَ الْکَلَامَ وَاَطْعَمَ الطَّعَامَ وَتَابَعَ الصِّیَامَ وَصَلّٰی بِاللَّیْلِ وَالنَّاسُ نِیَامٌ رَوَاهُ الْبَیْهَقِیُّ فِیْ شُعَبِ الْاِیْمَانِ
وَرَوَی التِّرْمِذِیُّ عَنْ عَلِیٍّ نَحْوَهٗ وَفِیْ رِوَایَتِهٖ لِمَنْ اَطَابَ الْکَلَامَ اور روایت ہی ابی مالک اشعری سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم
نی تحقیق بہشت مین بالاخانی ہین ایسی کہ معلوم ہوتی ہین باہر کی چیزین اونکی اندر اونکی سی اور اندر کی چیزین اونکی باہر اونکی سی یعنی مناسبت
صفائی کی تیار کیا ہی اونکو اللہ تعالی نی واسطی اوس شخص کی کہ نرمی سی کری بات اور کہلاوے کہانا اور پی در پی رکہی روزہ یعنی اکثر روزی نفل رکہا کری اور پڑہی نماز رات کو یعنی
تہجد ایسی وقت کہ آدمی سوتی ہون یعنی اکثر آدمی سوتی ہون نقل کی یہ بیہقی نی شعب الایمان مین اور نقل کی ترمذی نی حضرت علی رضی سی مانند اسکی
اور اونکی روایت مین بجای لمن الان الکلام کی لمن اطاب الکلام ہی معنی دونون کی ایک ہی ہین ف کہا ہی بعضون نی کہ ادنی درجہ پی در پی
روزی رکہنی کا یہ ہی کہ تین روزی ہر مہینی مین رکہی ع ✦

اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ فصل تیسری

عَنْ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ قَالَ قَالَ لِیْ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّى اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَا عَبْدَ اللّٰہِ لَا تَکُنْ مِثْلَ فُلَانٍ کَانَ یَقُوْمُ مِنَ اللَّیْلِ فَتَرَكَ قِیَامَ اللَّیْلِ مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ
روایت ہی عبد اللہ بن عمرو بن العاص سی کہ کہا فرمایا مجہکو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی اے عبد اللہ مت ہو مانند فلانی کی کہ تہا قیام کرتا رات کو
پس چہوڑ دیا قیام رات کا روایت کی یہ بخاری اور مسلم نی ف یعنی چہوڑ دیا قیام رات کا بغیر عذر کی واسطی رفاہیت نفس کی پس داخل ہوا گویا
بیچ سالک اونکی کہ جنکی حق مین کہا گیا ہی تارک اور ملعون اور اس حدیث مین اشارہ ہی طرف اسکی کہ ترک کرنا عبادت کا اور رجوع کرنا طرف
عادت کی نقصان ہی بعد زیادتی کی اور اوس سی حضرت نی پناہ مانگی ہی نعوذ باللہ من الحور بعد الکور یعنی پناہ مانگتی ہین ہم ساتہ اللہ کے
نقصان سی بعد زیادتی کی پس لائق ہی سالک کو کہ طالب زیادتی کا رہی اور اسی لیی کہا گیا ہی کہ جو کوئی نہووی زیادتی مین پس وہ
نقصان مین ہی ع ✦ وَعَنْ عُثْمَانَ بْنِ اَبِی الْعَاصِ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّى اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ کَانَ لِدَاوٗدَ عَلَیْہِ السَّلَامُ
مِنَ اللَّیْلِ سَاعَةٌ یُوْقِظُ فِیْهَا اَهْلَهٗ یَقُوْلُ یَا اٰلَ دَاوٗدَ قُوْمُوْا فَصَلُّوْا فَاِنَّ هٰذِهٖ سَاعَةٌ یَسْتَجِیْبُ اللّٰہُ عَزَّ وَجَلَّ فِیْهَا
الدُّعَاءَ اِلَّا لِسَاحِرٍ اَوْ عَشَّارٍ رَوَاهُ اَحْمَدُ اور روایت ہی عثمان رضی بن ابی العاص سی کہ کہا سنا مین نی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم
سی کہ فرماتی تہا واسطی داود علیہ السلام کی ایک وقت رات مین یعنی نصف اخیر مین کہ جگاتی اوسمین اہل اپنی کو کہتی اے آل داود کی کہڑی ہو پہر نماز پڑہو
کہ تحقیق یہ وقت ہی کہ قبول فرماتا ہی اللہ عزت والا بزرگ اسمین دعا کو مگر واسطی جادوگر یا عشار کی روایت کی یہ احمد نی ف عشار یعنی جو کہ لیوے
وغیرہ کہ ناکون وغیرہ پر بیٹہی ہین اور لوگون سی مال اونکی از راہ ظلم کی لیتی ہین جیسی یہان محصول لینی پر لوگ مقرر ہین پس فرمایا کہ ساحر کی اور

خدا کی دعا نہیں قبول ہوتی اسلیے کہ نفس ضرر پہونچاتا ہے خلق کو اسلیے کہا ہے بعض عارفین نے کہ عبودیت یہ ہے کہ تعظیم کرے امر الٰہی کی اور شفقت کرے خلق اللہ پر + ح + **وَعَنْ** اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ اَفْضَلُ الصَّلٰوۃِ بَعْدَ الْمَفْرُوْضَۃِ صَلٰوۃٌ فِیْ جَوْفِ اللَّیْلِ رَوَاہُ اَحْمَدُ اور روایت ہے ابی ہریرہ سے کہ کہا سنا مین نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرماتے تھے بہترین نماز بعد فرضون کی یعنی اور بعد سنتون معمولی اوسکی کی نماز درمیان رات کی ہے روایت کی یہ احمد نے **ف** کہا میرک نے کہ اسمین حجت ہے واسطے ابی اسحٰق مروزی شافعی کی اسپر کہ نماز رات کی افضل ہے سنن رواتب سے اور کہا ہے اکثر علمار نے کہ سنن رواتب افضل ہین لیکن قول اول قوی تر ہے واسطے صریح دلالت کرنے اس حدیث کی آتی اور تحقیق اسمین یون ہے کہ تہجد افضل ہے اس جہت سے کہ اوسمین مشقت زیادہ ہوتی ہے نفس پر اور بعید ہے ریا سے اور سنن رواتب اس جہت سے افضل ہین کہ بہت تاکید ہے اونکی پڑھنے کی ساتھ فرضون کی اور متمم ہین فرضون کی پس کچھ منافات نہین یا یون کہا جاوے کہ نماز رات کی افضل ہے اسلیے کہ شامل ہے اوپر وتر کی کہ واجب ہے حضرت جنید بغدادی رح کو بعد انتقال کی کسی نے خواب مین دیکھا پوچھا کہ تمہارے رب نے کیا معاملہ کیا تمہارے ساتھ اونہون نے کہا کہ جاتی رہین وہ باتین کہ معارف وحقائق مین کہتا تھا مین اور فنا ہوگئی اشارے کہ بیان کرتا تھا مین اور فائدہ نہ دیا مجکو مگر چند رکعتون نے کہ درمیان شب کی پڑھتا تھا مین رغبت دلانی طالبون کو اوسکی کہ اہتمام وکوشش عبادت وریاضت مین خوب کرو اور نہ اعتماد کرو نکات تصوف پر **بیت** کار کن کار بگذر از گفتار + کاندرین راہ کار دارد کار + ع ح + مولانا **وَعَنْہُ** قَالَ جَاءَ رَجُلٌ اِلَی النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اِنَّ فُلَانًا یُصَلِّیْ بِاللَّیْلِ فَاِذَا اَصْبَحَ سَرَقَ فَقَالَ اِنَّہٗ سَیَنْہَاہُ مَا تَقُوْلُ رَوَاہُ اَحْمَدُ وَالْبَیْہَقِیُّ فِیْ شُعَبِ الْاِیْمَانِ اور روایت ہے اونہین سے کہ کہا آیا ایک شخص طرف نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی کہا تحقیق فلانا شخص نماز پڑھتا ہے رات کو پس جب صبح کرتا ہے چوری کرتا ہے فرمایا شتاب ہے کہ باز رکھیگی نماز اوسکی اوس چیز سے کہ تو کہتا ہے روایت کی یہ احمد اور بیہقی نے شعب الایمان مین **ف** یعنی اوسکی مزاولت سے اللہ تعالیٰ توفیق توبہ کی نصیب کریگا اور بسبب سرایت کرنے نورانیت اور برکت اوسکی کی باز رہیگا اس فعل بد سے جیسے کہ قرآن مجید مین فرمایا ہے ان الصلوۃ تنہی عن الفحشاء والمنکر یعنی نماز باز رکھتی ہے بیحیائی اور بری بات سے شیخ **وَعَنْ** اَبِیْ سَعِیْدٍ وَاَبِیْ ھُرَیْرَۃَ قَالَا قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِذَا اَیْقَظَ الرَّجُلُ اَھْلَہٗ مِنَ اللَّیْلِ فَصَلَّیَا اَوْ صَلّٰی رَکْعَتَیْنِ جَمِیْعًا کُتِبَا فِی الذَّاکِرِیْنَ وَالذَّاکِرَاتِ رَوَاہُ اَبُوْ دَاؤدَ وَابْنُ مَاجَۃَ اور روایت ہے ابی سعید اور ابی ہریرہ سے کہا دونون نے کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جسوقت کہ جگاوے آدمی بی بی اپنی کو رات کو پس نماز پڑھے دونون نے یا فرمایا نماز پڑھے ہر ایک نے دو رکعتین اکٹھی لکھی جاتی ہین بیچ مردون ذکر کرنیوالون اور عورتون ذکر کرنیوالیون کی روایت کی یہ ابو داود اور ابن ماجہ نے **ف** اہل سے مراد بی بی ہے یا بی بی اور اولاد اور اقارب اور غلام اور لونڈیان اوسکی اور راوی کو شک ہوا ہے کہ حضرت نے لفظ فصلیا کا فرمایا یعنی مرد نے اور اوسکی اہل نے دو رکعتین نماز کی پڑھین اکٹھی یا لفظ فصلی کا فرمایا یعنی ہر ایک نے دو رکعتین نماز کی پڑھین اکٹھی مطلب دونون لفظون کا ایک ہی ہے پس لکھی جاتی ہین دونون ذاکرین اللہ کثیرا والذاکرات مین کہ جنکی فضیلت کلام اللہ مین مذکور ہے والذاکرین اللہ کثیرا والذاکرات اعد اللہ لہم مغفرۃ واجرا عظیما یعنی اور بہت یاد کرنیوالے اللہ کی مرد اور عورتین تیار کر رکھی ہے اللہ نے اونکی لیے مغفرت اور ثواب بڑا + ح + **وَعَنِ** ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَشْرَافُ اُمَّتِیْ حَمَلَۃُ الْقُرْاٰنِ وَاَصْحَابُ اللَّیْلِ رَوَاہُ الْبَیْہَقِیُّ فِیْ شُعَبِ الْاِیْمَانِ اور روایت ہے ابن عباس سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے اشراف یعنی بزرگ قدر امت میری کی اوٹھانیوالے قرآن کی اور صاحب رات کی روایت کی یہ بیہقی نے شعب الایمان مین **ف** اوٹھانیوالے قرآن کی یعنے جو

قرآن یاد کرین اور عمل کرین امر و نواہی اوسکی پر وہ میری امت مین بزرگ قدر نہین جیسی کہ اور روایت مین آیا ہی کہ جسنی حفظ کیا قرآن پس تحقیق داخل کی گئی نبوت درمیان دونون پہلوون اوسکی کی مگر یہ کہ نہین وحی کیجاتی طرف اوسکی یعنی وحی جلی پس تحقیق وحی کیجاتی ہی طرف اوسکی وحی خفی اپنی مطلب وحی جلی کا اور کہا طیبی نی کہ مراد حفظ سی یہ ہی کہ یاد کری اوسکو اور عمل کری موافق اوسکی والا ہوتا ہی بیچ زمرہ اون لوگون کی کہ جنکی حق مین فرمایا ہی اللہ تعالیٰ نی کمثل الحمار یحمل اسفارا یعنی جنکو کتاب اللہ یاد ہووی اور پہر اوسپر عمل نکیا تو وہ ایسی ہین جیسی گدہی کتابین پیٹہ لادین یعنی کچہ فائدہ نہین اونکو اوس سی اور صاحب رات کی یعنی جو مداومت کرتی ہین شب بیداری پر اور نماز اور قرآن پڑہنی پر آمین ۱۲ ع

وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّ اَبَاهُ عُمَرَ ابْنَ الْخَطَّابِ كَانَ يُصَلِّيْ مِنَ اللَّيْلِ مَاشَاءَ اللّٰهُ حَتّٰى اِذَا كَانَ مِنْ اٰخِرِ اللَّيْلِ اَيْقَظَ اَهْلَهٗ لِلصَّلٰوةِ يَقُوْلُ لَهُمُ الصَّلٰوةَ ثُمَّ يَتْلُوْ هٰذِهِ الْاٰيَةَ وَاْمُرْ اَهْلَكَ بِالصَّلٰوةِ وَاصْطَبِرْ عَلَيْهَا لَا نَسْئَلُكَ رِزْقًا نَحْنُ نَرْزُقُكَ وَالْعَاقِبَةُ لِلتَّقْوٰى رَوَاهُ مَالِكٌ اور روایت ہی ابن عمرؓ سی یہ کہ باپ اونکی حضرت عمرؓ بن الخطاب تہی نماز پڑہتی رات کو جسقدر چاہتا اللہ یہان تک کہ جب ہوتی پچہلی رات جگاتی اپنی اہل کو یعنی بی بی وغیرہ کو نماز کی لیی فرماتی اونکو پڑہو نماز پہر پڑہتی یہ آیت اور حکم کر اہل یعنی لوگون اپنی کو ساتہ نماز کی اور صبر کر اوسپر نہین مانگتی ہم تجہسی روزی ہم روزی دیتی ہین تجکو اور آخرۃ واسطی پرہیزگارون کی ہی روایت کی یہ مالک نی ف اور صبر کر اوسپر یعنی بہت صبر کر اوسپر اور ثابت مشغول نماز کی اور مشغول کر اہل اپنی کو بسبب نماز کی پس متوجہ ہو تو ساتہ اونکی عبادت اللہ تعالیٰ کی پر اور مدد ڈہونڈ ساتہ اوسکی اوپر غنا ظاہر و باطن اپنی کی اور مت فکر کر امر رزق اپنی کی اور فارغ رکہہ دل اپنا واسطی امر آخرت کی اسلیی کہ ہم قادر ہین بندون کی رزق دینی پر تجہسی رزق نہین مانگتی ہین ہم کہ بیچ حاصل کرنی رزق اور وجہ معیشت اپنی کی اور اورون کی سعی کری اور مشقت اوٹہاوی ایسی کہ باز رکہی نماز سی ہم رزق دیتی ہین تجکو جیسی کہ رزق دیتی ہین غیر تیری کو اور عاقبت محمودہ یعنی انجام کار بخیر ہونا دنیا اور آخرت مین واسطی متقیون کی ہی + ع ح +

بَابُ الْقَصْدِ فِي الْعَمَلِ

باب ہی بیچ بیان میانہ روی کرنی کی عمل مین ف یعنی عمل نفل مین چاہیی کہ میانہ روی کری یعنی کمی زیادتی نکری

اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ

فصل پہلی وَعَنْ اَنَسٍ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُفْطِرُ مِنَ الشَّهْرِ حَتّٰى نَظُنَّ اَنْ لَا يَصُوْمَ مِنْهُ شَيْئًا وَيَصُوْمُ حَتّٰى نَظُنَّ اَنْ لَا يُفْطِرَ مِنْهُ شَيْئًا وَكَانَ لَا تَشَاءُ اَنْ تَرَاهُ مِنَ اللَّيْلِ مُصَلِّيًا اِلَّا رَاَيْتَهٗ وَلَا نَائِمًا اِلَّا رَاَيْتَهٗ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ روایت ہی انس سی کہ کہا تہی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم افطار کرتی ایک مہینی مین سی یعنی اکثر ایام یہانتک کہ گمان کرتی ہم یہ کہ نہین روزہ رکہنی کی آپ اوس مہینی مین سی کچہ اور روزی رکہتی یعنی اکثر ایام اوسی مہینی مین سی یا اور مہینی مین سی یہانتک کہ گمان کرتی ہم کہ نہ افطار کرینگی اوسمین سی کچہ اور تہی کہ نچاہی تو یہ کہ دیکہی اونکو رات مین نماز پڑہتی ہوی مگر دیکہی تو اونکو اور نچاہی تو کہ دیکہی تو اونکو سوتی ہوی مگر کہ دیکہی تو اونکو روایت کی یہ بخاری نی ف یعنی تہی حضرت کہ ہمیشہ روزہ وار ہو وین نافراط یعنی زیادتی لازم آوی نہ ہمیشہ افطار کرتی تہی تا تفریط یعنی کمی لازم آوی بلکہ ہر مہینی مین کبہی روزی رکہتی اور کبہی افطار کرتی اور اسیطرح رات کو نماز بہی پڑہتی اور سوتی بہی تمام شب نماز پڑہتی اور نہ تمام شب سوتی پس تہا عمل حضرتؐ کا متوسط نہ زیادہ و نہ کم + ح + وَعَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَحَبُّ الْاَعْمَالِ اِلَى اللّٰهِ اَدْوَمُهَا وَاِنْ قَلَّ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہی حضرت عائشہ سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی بہت محبوب عملونکا نزدیک اللہ کی ہمیشہ کرنا عملونکا ہی اگرچہ کم ہوین روایت کی یہ بخاری اور مسلم نی ف کہا مظہر نی کہ بسبب اس حدیث کی برا جانتی ہین اہل تصوف ترک اوراد کو جیسی کہ برا جانتی ہین ترک نوافل کو انتہی اور ظاہر تر یہ ہی کہ یہ ترک اولی ہی اور وجہ اسکی

یہہ ہی کہ جب بندے نی ترک کی طاعت بغیر ضرورت کے پس اوسنی گویا کہ اعراض کیا عبادت مولیٰ سی پس مستحق ہوا عتاب کا بخلاف مداومت
کرنیوالی کی کہ وہ مستحق ہوتا ہی اسکا کہ محبوب ہو اور اگرچہ کم ہوں حاصل یہ کہ عمل قلیل ساتہ مداومت اور مواظبت کی بہتر ہی عمل کثیر سی ساتہ ترک عبادت
اور عدم التفات کی + ع + **وَعَنْهَا** قَالَتْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خُذُوْا مِنَ الْأَعْمَالِ مَا تُطِيْقُوْنَ فَإِنَّ اللّٰهَ لَا
يَمَلُّ حَتّٰى تَمَلُّوْا مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہی اونہین عائشہؓ سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی لو عملوں سی اوسقدر کہ طاقت رکہو
یعنی ہمیشہ کر سکو اوسکو پس تحقیق اللہ تعالیٰ نہین تنگ ہوتا یہانتک کہ تنگ ہو تم روایت کی یہ بخاری اور مسلم نی **ف** یعنی نہ لازم کرو نفسوں اپنی پر بہت
عبادت کہ نہ قدرت رکہو ہمیشہ کرنی اوسکی کی بلکہ بقدر اختیار کرو کہ ہمیشہ کر سکو پس تحقیق اللہ ملول نہین ہوتا یعنی ترک نہین کرتا دینا ثواب کا یہانتک کہ
ملول ہو تم یعنی چہوڑ دو عبادت حاصل یہ کہ اللہ تعالیٰ ثواب عبادت پر دیا جاتا ہی ترک نہین کرتا مگر جبکہ تہک کر چہوڑ دوگی اللہ تعالیٰ ثواب بہی دینا
چہوڑ دیگا پس عبادت متوسط کرو تا ہمیشہ نبہی + ع + **وَعَنْ أَنَسٍ** قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِيُصَلِّ أَحَدُكُمْ
نَشَاطَهُ وَإِذَا فَتَرَ فَلْيَقْعُدْ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہی انس سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی چاہیے کہ پڑہی نماز ایک
تمہارا وقت خوشی تک اور جبوقت کہ سست ہو پس چاہیے کہ بیٹہہ جاوی روایت کی یہ بخاری اور مسلم نی **ف** حاصل یہ کہ چلنی والی راہ آخرت کو چاہیے
کہ کوشش کری عبادت مین بقدر طاقت کی اور اختیار کری میانہ روی طاعت مین اور احتراز کری ملول ہو کر عبادت کرنی سی اور جب سست ہو اور
بیٹہہ رہا عبادت سی اور مشغول ہو کسی مباح چیز مین قسم کلام اور نیند وغیرہ سی اور قصد حاصل ہونی خوشی کی عبادت مین تو وہ گنا جاتا ہی طاعت
اسی لیی کہا گیا ہی کہ نیند عالم کی عبادت ہی اور جاننا چاہیے کہ بیچ ترک کرنی عمل کی وقت کسالت اور ملالت کی حدیثین بہت واقع ہوئی ہین پہلی
گران ہوتا عمل پر نفس پر آخر کو سبب ترک عمل اور نقصان اوسکی کا ہوتا ہی لیکن چاہیے کہ کوشش کری اور نفس کو بہت عمل کرنی کی عادت ڈالی
اور ساتہ مشقت اور ریاضت کی خوگر ہووی مانند کاہل جو دوڑ اور آرام طلبون کی نہ ہوجاوی کہ تہوڑی سی عمل مین فی الحال تہکا جاتی ہین اور
چہوڑ دیتی ہین اکثر ہوتا ہی کہ جنکو پہلی دو رکعت نماز کی اور ایک سیپارہ قرآن کا پڑہنا گران معلوم ہوتا تہا اور ملول ہوتی تہی اوس سی اونکو
بہت عمل کی عادت ڈالنی سی سو رکعت نماز کی اور دس سیپارہ قرآن کی پڑہنی آسان معلوم ہوتی ہین + ت ع + **وَعَنْ عَائِشَةَ**
قَالَتْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا نَعَسَ أَحَدُكُمْ وَهُوَ يُصَلِّيْ فَلْيَرْقُدْ حَتّٰى يَذْهَبَ عَنْهُ النَّوْمُ فَإِنَّ أَحَدَكُمْ إِذَا صَلّٰى وَهُوَ
نَاعِسٌ لَا يَدْرِيْ لَعَلَّهُ يَسْتَغْفِرُ فَيَسُبُّ نَفْسَهُ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہی حضرت عائشہؓ سی کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی
جبکہ اونگہی ایک تمہارا اوس حال مین کہ نماز پڑہتا ہو پس چاہیے کہ سو رہی یہانتک کہ جاتی رہی اوس سی نیند پس تحقیق ایک تمہارا جب نماز پڑہتا ہی اونگہتا
ہوا نہین جانتا وہ خبر کہتا ہی غلبہ نیند کی سی شاید کہ ارادہ کری طلب مغفرت کا پس بد دعا کری نفس اپنی کو روایت کی یہ بخاری اور مسلم نی
ف یعنی مثلاً ارادہ کری کہ کہی اللّٰہم اغفر لی بجای اوسکی بسبب غلبہ نیند کی کہہ بیٹہی اللّٰہم اعفر لی ساتہ عین مہملہ اور فا کی کہ معنی اوسکی ہین یا اللہ
خاک آلودہ کر مجکو پس یہ بد دعا ہوئی نفس پر اپنی کہ وہ کنایہ ہی ذلت اور خواری سی + ع + **وَعَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ** قَالَ قَالَ رَسُوْلُ
اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ الدِّيْنَ يُسْرٌ وَلَنْ يُشَادَّ الدِّيْنَ أَحَدٌ إِلَّا غَلَبَهُ فَسَدِّدُوْا وَقَارِبُوْا وَأَبْشِرُوْا وَاسْتَعِيْنُوْا
بِالْغَدْوَةِ وَالرَّوْحَةِ وَشَيْءٍ مِّنَ الدُّلْجَةِ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ اور روایت ہی ابی ہریرہؓ سی کہ کہا فرمایا رسول خدا
صلی اللہ علیہ وسلم نی تحقیق دین آسان ہی اور نہین سختی کرتا دین مین کوئی مگر کہ غالب آتا ہی دین اوسپر پس میانہ روی کرو اور قریب طاقت
کی لو عمل اور خوشی ہو یعنی ساتہ جنت اور سلامتی کی اور ہر نعمت اور کرامت کی اسلیی کہ دیتا ہی اللہ تعالیٰ بہت سا ثواب تہوڑی سی عمل پر

اور مدد چاہو ساتھ وقت صبح اور وقت شام کی اور کچھ اخیر رات کی روایت کی یہ بخاری نی **ف** دین آسان ہی یعنی احکام دین کی اللہ تعالیٰ نی آسان مقرر کیی ہین پس سخت نہ پکڑ واونکو اپنی نفسون پر بطور رہبانیت کی اور نہین سختی کرتا دین مین کوئی مگر کہ غالب آتا ہی دین اوسپر یعنی جو کوئی اپنی نفس پر جبر و جبر با تو نکو واجب کرتا ہی اور مشکل طرح عبادت کرنی اختیار کرتا ہی تو دین اوسپر غالب آتا ہی یعنی ادای حق اوسکا عاجز ہوتا ہی پس دین غالب ہوا اور وہ مغلوب اور قاربوا کی معنی یہ ہین کہ قریب ہوا مر دین کی ساتھ سہولت کی اور نہ دور ہو اوس سی مائلہ سختی کی اور طیبی نی کہا ہی کہ قاربوا تاکید ہی سددوا کی پس جو معنی سددوا کی ہین سو ہی قاربوا کی اور بعضون نی یہ معنی کہی ہین کہ نزدیکی اللہ کی ڈہونڈہو اور معنی حدیث کی یہ ہین کہ بہت زیادہ نکرو عبادت کہ ہر وقت عبادت کرتی رہو بلکہ غنیمت گنو عبادت ان تین وقتون میں اول دن مین اور آخر روز مین اور کچھ اخیر رات مین یہ اشارہ ہی تہجد کی طرف ع • **وعن** عمر قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من نام عن حزبہ او عن شیء منہ فقرأہ فیما بین صلاۃ الفجر وصلاۃ الظہر کتب لہ کانما قرأہ من اللیل رواہ مسلم

اور روایت ہی حضرت عمر سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی جو شخص کہ سو رہا بغیر پڑہی تمام وظیفہ اپنی کی یا بعض وظیفہ کی پہر پڑہا اوسکو درمیان نماز فجر کی اور نماز ظہر کی لکہا جاتا ہی واسطی اوسکی گویا کہ پڑہا اوسکو رات کو روایت کی یہ مسلم نی **ف** یعنی ایک شخص نی کچہ وظیفہ مقرر کیا تہا قسم کلام اللہ اور اوراد کا اور نماز سی کہ شب کو پڑہتا تہا اور وہ فوت ہوگیا پہر اوسنی امین نماز فجر اور ظہر کی یعنی پہلی پہلی زوال کی پڑہ لیا تو اوسکی لیی ثواب رات کی پڑہنی کا سا لکہا جاتا ہی اور ایسی ہی حکم دن کی وظیفہ کا ہی کہ دن کو فوت ہوگیا رات کو پڑہ لیا تو دن کی پڑہنی کا سا ثواب لکہا جاتا ہی روز و شب آپسمین خلیفہ ایک دوسری کی ہین اور یہین جو خاص رات کی وظیفہ کا ذکر کیا اسلیی کہ اکثر واقع ہوجاتا ہی یعنی نماز تہجد کی اور اوراد بسبب غلبہ نیند کی رہ جاتی ہین اسی لیی اس حدیث کو اس باب مین لائی ح • **وعن** عمران بن حصین قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم صل قائما فان لم تستطع فقاعدا فان لم تستطع فعلی جنب رواہ البخاری

اور روایت ہی عمران بن حصین سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی نماز پڑہ کہڑی ہوکر پس اگر نہو سکی پس پڑہ بیٹہ کر پس اگر نہ ہوسکی پس پڑہ کروٹ پر روایت کی یہ بخاری نی **ف** یعنی کروٹ سی پڑہی قبلہ کی طرف منہ کرکی اور اگر قبلہ کیطرف منہ نکر سکی اور نہ کوئی قبلہ کیطرف منہ پہیر دیوالا ہم ہو پہنچی تو ہر طرف جائز ہی اور ہمارے نزدیک افضل یہ ہی کہ چت لیٹی مستقبلہ ہوکر اور تکیہ مونڈہون کی نیچی رکہکر سر اونچا کرلی اور اشارون سی نماز پڑہی چنانچہ دارقطنی نی ایک حدیث روایت کی ہی کہ اوس سی چت ہی نماز پڑہنی ثابت ہوتی ہی اور یہ حدیث حضرت نی عمران سی فرمائی تہی اونکو بواسیر تہی وہ چت نہ لیٹ سکتی تہی پس اور ون کی لیی حجت نہین ہوسکتی اسلیی کہ وہ معذور تہی اور یہ حکم حضرت نی فرض نماز کا فرمایا ہی پس نفلون مین یہ بطریق اولی جائز ہوگا ع • **وعنہ** انہ سال النبی صلی اللہ علیہ وسلم عن صلاۃ الرجل قاعدا قال ان صلی قائما فہو افضل ومن صلی قاعدا فلہ نصف اجر القائم ومن صلی نائما فلہ نصف اجر القاعد رواہ البخاری

اور روایت ہی اونہین عمران سی کہ اونہون نی پوچہا نبی صلی اللہ علیہ وسلم سی حال آدمی کا بیٹہی ہوئی یعنی نماز نفل کا باوجود قدرت کی قیام پر فرمایا اگر پڑہی کہڑی ہوکر پس وہ بہتر ہی اور جو کوئی پڑہی بیٹہی یعنی نفل بغیر عذر کی بیٹہی ہوئی پس واسطی اوسکی آدہا ثواب کہڑے کا اور جو کوئی پڑہی لیٹی ہوئی یعنی بغیر عذر کی پس واسطی اوسکی آدہا ثواب بیٹہی کو روایت کی بخاری نی **ف** یہ حدیث محمول ہی نماز نفل پر اسلیی کہ نماز فرض بیٹہ کر پڑہتی اگر بی عذر ہو درست نہین اور اگر بعذر ہو قیام ساقط ہی پس کچہ کمی بیشی فضل بیٹہکر پڑہنی سی نہوگی اور بیٹہ کر پڑہنی والی کو آدہا ثواب کہڑی کا نہوگا بلکہ پورا ثواب پاویگا اور کہا طیبی نی کہ آیا جائز ہی کہ نفل لیٹکر

پڑہی باوجود قدرت قیام یا تہو دکی یا نہین بس گئی ہی بعضی طرف اسکی کہ نہین جائز اور گئی ہی ایک قوم طرف جواز اسکی کی اور طرف اسکی کہ
ثواب اسکو برابر آدہی ثواب بیٹہہ کر پڑہنی والی کی ہوتا ہی چنانچہ قول حسن بصری کا بہی یہی ہی اور یہی صحیح تر اور اولی ہی واسطی ثابت ہونی اسکی
حدیث سی انتہی اور مذہب ابو حنیفہ کا یہ ہی کہ یہ جائز نہین بس کہا گیا ہی کہ یہ حدیث بیچ حق فرض پڑہنی والی بیمار کی ہی ایسا بیمار کہ ممکن ہو
اوسکو کہڑی ہوکر پڑہنا یا بیٹہہ کر پڑہنا ساتہ شدت اور زیادتی کی مرض مین ۰ ع ۰

اَلْفَصْلُ الثَّانِیْ فصل دوسری

عَنْ اَبِیْ اُمَامَةَ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ مَنْ اَوٰی اِلٰی فِرَاشِهٖ طَاهِرًا وَذَكَرَ اللّٰهَ حَتّٰی یُدْرِكَهُ النُّعَاسُ لَمْ یَتَقَلَّبْ سَاعَةً مِّنَ اللَّیْلِ یَسْاَلُ اللّٰهَ فِیْهَا خَیْرًا مِّنْ خَیْرِ الدُّنْیَا وَالْاٰخِرَةِ اِلَّا اَعْطَاهُ اِیَّاهُ ذَكَرَهُ النَّوَوِیُّ فِیْ كِتَابِ الْاَذْكَارِ بِرِوَایَةِ ابْنِ السُّنِّیِّ
روایت ہی ابی امامہ سی کہ کہا سنا مین نی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سی کہ فرماتی تہی جو شخص جگہ پکڑی طرف بچہونی اپنی کی پاک ہوکر یعنی باوضو ہوکر یا
تیمم کرکی اور نجاستون سی پاک ہوکر یا پاک گناہون سی ہوکر اور یاد کری اللہ کو یعنی زبان سی یا دل سی یہانتک کہ غلبہ کری اوسکو نیند نہین
کروٹ لیتا کسیوقت رات مین وہ حال مین کہ مانگی اللہ تعالی سی اوسمین کوئی بہلائی بہلائیون دنیا اور آخرت کی سی مگر کہ دیتا ہی اوسکو اللہ تعالی
وہ بہلائی ذکر کی یہ نووی نی کتاب الاذکار مین ساتہ روایت ابن سنی کی وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ عَجِبَ رَبُّنَا مِنْ رَجُلَیْنِ رَجُلٍ ثَارَ عَنْ وِطَائِهٖ وَلِحَافِهٖ مِنْ بَیْنِ حِبِّهٖ وَاَهْلِهٖ اِلٰی صَلٰوتِهٖ فَیَقُوْلُ اللّٰهُ لِمَلٰٓئِكَتِهٖ اُنْظُرُوْا اِلٰی عَبْدِیْ ثَارَ عَنْ فِرَاشِهٖ وَوِطَائِهٖ مِنْ بَیْنِ حِبِّهٖ وَاَهْلِهٖ اِلٰی صَلٰوتِهٖ رَغْبَةً فِیْمَا عِنْدِیْ وَشَفَقًا مِّمَّا عِنْدِیْ وَرَجُلٍ غَزَا فِیْ سَبِیْلِ اللّٰهِ فَانْهَزَمَ مَعَ اَصْحَابِهٖ فَعَلِمَ مَا عَلَیْهِ فِی الْاِنْهِزَامِ وَمَا لَهٗ فِی الرُّجُوْعِ فَرَجَعَ حَتّٰی هُرِیْقَ دَمُهٗ فَیَقُوْلُ اللّٰهُ لِمَلٰٓئِكَتِهٖ اُنْظُرُوْا اِلٰی عَبْدِیْ رَجَعَ رَغْبَةً فِیْمَا عِنْدِیْ وَشَفَقًا مِّمَّا عِنْدِیْ حَتّٰی هُرِیْقَ دَمُهٗ رَوَاهُ فِیْ شَرْحِ السُّنَّةِ
اور روایت ہی عبداللہ بن مسعود سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی خوش ہوتا ہی رب ہمارا دو شخصون سی ایک وہ شخص کہ اوٹہا
رات کو نرم بچہونون اپنی سی اور بالاپوش اپنی سی محبوبہ اور اہل اپنی کی پاس سی طرف نماز اپنی کی بس فرماتا ہی اللہ واسطی فرشتون اپنی
کے دیکہو طرف بندے میری کی کہ اوٹہا فرش اپنی سی اور نرم بچہونی اپنی سی محبوب اور اہل اپنی کی پاس سی طرف نماز اپنی کی واسطی رغبت
کرنی کی بیچ اوس چیز کی کہ نزدیک میرے ہی یعنی جنت اور ثواب اور واسطی ڈرنی کی اوس چیز سی کہ نزدیک میری ہی یعنی دوزخ اور عذاب
اور دوسرا وہ شخص کہ جہاد کیا خدا کی راہ مین پس بہاگا ساتہ یارون اپنی کی پہر جانا اوس گناہ کو کہ اوسپر ہی بہاگنی مین یعنی بلا عذر بہاگنی
اور جانا اوس ثواب کو کہ واسطی اوسکی ہی پہر آنی مین پس پہرا اور لڑا یہانتک کہ شہید ہوا پس فرماتا ہی اللہ تعالی اپنی مقرب فرشتونکو دیکہو
طرف بندی میری کی یعنی نظر تعجب سی کہ پہرا واسطی رغبت کرنے کی اوس چیز مین کہ نزدیک میری ہی یعنی ثواب اور واسطی ڈرنی کی اوس
چیز سی کہ نزدیک میری ہی یعنی عذاب یہانتک کہ بہا خون اوسکا یعنی شہید ہوا روایت کی یہ شرح السنہ مین ف لحاف یعنی جو کپڑا
کہ اوڑہا جاتا ہی اور محبوب اور اہل اپنی کی پاس سی یعنی یہ چیزین بہت پیاری ہوتی ہین باوجود اسکی اونکی پاس سی اوٹہکر رغبتا
کیطرف عبادت رب اپنی کی جانا کہ یہ کچہ نفع نہین دینی کی اوسکو نہ قبر مین اور نہ حشر مین بلکہ نفع دیگی طاعت رب کی دنیا مین اور
اس حدیث مین اشارہ ہی طرف نیکی کی عمل کرنا واسطی اللہ کی ساتہ امید ثواب کی کہ اوس عمل پر ملتا ہی منافی اخلاص اور کمال کی

تین اگرچہ منافی اکمل کی ہی کہ اکمل یہی ہی کہ محض اللہ تعالی کی خوشنودی کی لیے عمل کری کچہ غرض اور نہو لیکن ہان اگر محض واسطے ثواب کی
یا نجات عذاب کی کری کہ اگر خالی ہو ثواب عذاب سی تو عبادت ہی اوسکی چہوڑ دی نہیں صحیح ہوتی عبادت اوسکی بلکہ کہا ہی بعضون نی کہ کفر ہی ع

اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ فصل تیسری **عَنْ** عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ حُدِّثْتُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ صَلٰوةُ الرَّجُلِ قَاعِدًا نِصْفُ الصَّلٰوةِ قَالَ فَاَتَيْتُهٗ فَوَجَدْتُّهٗ يُصَلِّيْ جَالِسًا فَوَضَعْتُ يَدِيْ عَلٰى رَاْسِهٖ فَقَالَ مَالَكَ يَا عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عَمْرٍو قُلْتُ حُدِّثْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَنَّكَ قُلْتَ صَلٰوةُ الرَّجُلِ قَاعِدًا عَلٰى نِصْفِ الصَّلٰوةِ وَاَنْتَ تُصَلِّيْ قَاعِدًا قَالَ اَجَلْ وَلٰكِنِّيْ لَسْتُ كَاَحَدٍ مِّنْكُمْ رَوَاهُ مُسْلِمٌ روایت ہی عبد اللہ ابن عمرو سی کہ کہا حدیث کیا گیا مین یعنی پہونچی مجہی یہ حدیث کہ تحقیق رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی فرمایا نماز آدمی کی یعنی نفل بیٹہی ہوئی یعنی بغیر عذر کی آدہی نماز ہوتی ہی یعنی بہ نسبت کہڑی کی کہا اوسنی پس آیا مین حضرت کی پاس پس پایا مین نی اونکو نماز پڑہتی بیٹہی ہوئی پس رکہا مین نی ہاتہہ اپنا حضرت کی سر مبارک پر پس فرمایا حضرت نی کیا ہی واسطی تیری ای عبد اللہ بن عمرو کہا مین نی خبر دیا گیا تہا مین ای رسول خدا کی کہ تحقیق فرمایا تمنی نماز آدمی کی بیٹہی ہوئی برابر آدہی نماز کی ہی اور تم پڑہتی ہو بیٹہی ہوئی فرمایا کہ ہان اسیطرح سی ہی ولیکن مین نہیں مانند ایک کی تم مین سی روایت کی یہ مسلم نی **ف** عادت عرب کی ہی کہ جب کسی کو کوئی بات تعجب کی دکہتی ہین تو اوسکی سر پر ہاتہہ رکہدیتی ہین پس اونکی نزدیک یہ بات خلاف ادب کی نہیں بلکہ ازراہ بی تکلفی اور کمال الفت کی ہوتی ہی پس جب حضرت نماز سی فارغ ہوئی تو عبد اللہ نی ہاتہہ سر مبارک پر ازراہ تعجب کی رکہا تعجب اسلیی کیا کہ حضرت افضل اعمال پر عمل کرتی ہین پہر بیٹہہ کر کیون نماز پڑہتی ہین پہر حضرت کی جواب کا حاصل یہ ہی کہ یہ میری خصوصیات سی ہی کہ میری نماز کا ثواب ناقص نہیں ہوتا کسیطرح پڑہون مجکو اور دونیا سی نگر ذا ورنہ اورون کو مجبیر ع + **وَعَنْ** سَالِمِ بْنِ اَبِي الْجَعْدِ قَالَ قَالَ رَجُلٌ مِّنْ خُزَاعَةَ لَيْتَنِيْ صَلَّيْتُ فَاسْتَرَحْتُ فَكَاَنَّهُمْ عَابُوْا ذٰلِكَ عَلَيْهِ فَقَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ اَقِمِ الصَّلٰوةَ يَا بِلَالُ اَرِحْنَا بِهَا رَوَاهُ اَبُوْ دَاوُدَ اور روایت ہی سالم ابن ابی الجعد سی کہ کہا کہا ایک شخص نی قوم خزاعہ مین سی کاشکی مین نماز پڑہون اور آرام پکڑون پس گویا کہ لوگون نی عیب پکڑا اوسپر پس کہا اوسنی سنا ہی مین نی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سی کہ فرماتی تہی تکبیر کہہ نماز کی ای بلال راحت دی ہمکو ساتہہ اوسکی روایت کی یہ ابو داود نی پس آرام پکڑون مین یعنی ساتہہ عبادت ربانی کی اور مناجات اوسکی کی اور لذت پڑہنی کلام اوسکی کی اور بعض حاضرین نی عیب اسلیی پکڑا یہ عبارت محتمل تہی دو معنون کی ایک یہ کہ آرام پکڑون مین ساتہہ نماز کی اور دوسری یہ کہ نماز سی آرام پکڑون یعنی نماز پڑہ کر آرام سی ہو بیٹہون پس مراد اوسکی معنی اول تہی اور لوگ سمجہی کہ دوسری معنی مراد ہین اور وہ خلاف ادب کی ہین پس اونہون نی مراد اپنی بیان کی حدیث حضرت کی سنا کر حضرت نی بہی فرمایا ہی ای بلال راحت دی مجکو ساتہہ نماز کی یعنی مشغول ہونا اونکا نماز مین راحت تہا اونکی لیی اسلیی کہ وہ گنتی تہی سوای نماز کی اور حالون کو رنج اور آرام پکڑتی تہی ساتہہ نماز کی اسلیی کہ اوسمین مناجات ہی اور اسی لیی فرمایا ہی قرۃ عینی فی الصلوٰۃ یعنی آرام مجہی نماز مین آتا ہی ع

الوتر باب ہی بیچ بیان نماز وتر کی **ف** اختلاف وتر مین درمیان علماء کی دو باتون مین ہی اول یہ کہ سنت ہی یا واجب امام ابو حنیفہ کہتی ہین واجب ہی اور اور امام کہتی ہین سنت ہی اور دوسرا اختلاف یہ ہی کہ وتر ایک رکعت ہی یا تین رکعت کثر اماموں کی نزدیک ایک رکعت ہی اور ہماری نزدیک تین رکعت اور حدیثین دونون بابون مین وارد ہین اور جو کہ ایک رکعت کہتی ہین وہ دو رکعت پہلی اوسکی پڑہ لینا بہتر کہتی ہین اور اگر نہ پڑہی مکروہ ہی ع +

اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ فصل پہلی **عَنِ** ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلٰوةُ اللَّيْلِ مَثْنٰى مَثْنٰى فَاِذَا خَشِيَ اَحَدُكُمُ الصُّبْحَ صَلّٰى رَكْعَةً وَّاحِدَةً تُوْتِرُ لَهٗ مَا قَدْ صَلّٰى مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ

اللہ علیہ وسلم قرا القرآن کلہ فی لیلۃ ولا صلی لیلۃ الی الصبح ولا صام شہرا کاملا غیر رمضان رواہ مسلم

اور روایت ہی سعد بن ہشام سی کہ کہا گیا مین حضرت عائشہ کی پس کہا مین نی ای مان مسلمانون کی خبر دو مجکو خلق رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی سی کہا حضرت عائشہ رض نی کیا نہین پڑہتا تو نی قرآن کہا مین نی کہ ہان پڑہا ہی کہا حضرت عائشہ رض نی پس تحقیق خلق نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا تہا قرآن یعنی جو کچہ کہ قرآن مین اچہی اخلاق وصفات مذکور ہین حضرت نی وہ اپنی مین حاصل کی تہی کہا مین نی ای مان مومنون کی خبر دو مجکو وتر رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی سی یعنی وقت اور کیفیت اور عدد رکعات اوسکی سی پس کہا تہی ہم تیار کرتی واسطی حضرت کی مسواک اونکی اور پانی وضو اونکی کا پس اوٹہاتا اونکو اللہ جب چاہتا یہ کہ اوٹہا دی اونکو رات کو پس مسواک کرتی یعنی پہلی وضو کی اور وضو کرتی اور نماز پڑہتی نو رکعتین نہ بیٹہتی اونمین مگر آٹہوین رکعت مین پس یاد کرتی اللہ کو اور تعریف کرتی اللہ کی اور دعا مانگتی یعنی التحیات پڑہتی کہ التحیات مین ذکر اور حمد اور دعا ہی پہر کہڑی ہوتی اور سلام نہ پہیرتی پس پڑہتی نوین رکعت پہر بیٹہتی پس یاد کرتی اللہ کو اور تعریف کرتی اوسکی اور دعا مانگتی اوس سی یعنی دعا متعارف پڑہتی پہر پہیرتی سلام کہ سناتی ہمکو یعنی پکار کر سلام پہیرتی کہ ہم سنتی پہر پڑہتی دو رکعت بعد سلام کی بیٹہی ہوئی پس یہ ہوئین گیارہ رکعتین ای بیٹی میری پس جبکہ بڑہی عمر کو پہونچی حضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور پہیل گیا گوشت پڑہتی تہی وتر سات رکعتین اور کرتی دو رکعتون مین مانند کرنی اونکی کی پہلی صورت مین یعنی اوسیطرح بیٹہ کر پڑہتی پس یہ ہوئین نو رکعتین ای بیٹی میری اور تہی نبی اللہ کی صلی اللہ علیہ وسلم جب نماز پڑہتی کوئی نماز دوست رکہتی یہ کہ ہمیشگی کرین اوسپر اور تہی جبکہ غالب ہوتی اونکو نیند یا بیماری یعنی مانع ہوتی کہڑی ہونی رات کی سی پڑہتی اول روز مین بارہ رکعتین اور نہین جانتی مین پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو پڑہا ہو قرآن سارا ایک رات مین اور نہین جانتی مین کہ نماز پڑہی ہو کسی رات مین صبح تک یعنی اول سی آخر تک اور نہین جانتی مین کہ روزی رکہی ہون سارے مہینی سوای رمضان کی روایت کی یہ مسلم نی ف جب نماز پڑہتی حضرت اوسیطرح اور عبادت کرتی تو ہمیشگی کرتی اوسپر اور ترک کرنا اوسکا ہوتا بسبب عذر کی یا واسطی بیان جواز کی اور روزی رکہی تمام مہینی اور حضرت عائشہ ہی سی جو روایت ہی کہ حضرت سارے شعبان مین روزی رکہتی تہی تو اوسکو ناسخ کر دیا ہی ایک اور روایت نی کہ اونسی ہی کہ اکثر شعبان مین روزی رکہتی پس دفع ہوا تعارض اور پڑہنا دو رکعتون کا بعد وتر کی اکثر حدیثون مین آیا ہی لیکن ظاہر مین یہ حدیثین معارض معلوم ہوتی ہین اس حدیث کی اجعلوا آخر صلوتکم باللیل وترا پس دفع اس تعارض کا مشکل پڑا ہی بہت علما پر پس امام مالک منکر ہوئی ہین حدیث دو رکعتون بعد وتر کی اور کہا ہی کہ صحیح نہین ہی یہ حدیث اور امام احمد نی کہا ہی کہ مین نہ پڑہتا ہون ان دو رکعتونکو اور نہ منع کرتا ہون کسی کو انسی اور جمہور علما قائل ہین اونکی بسبب وارد ہونی حدیثون صحیح کی انمین پس تطبیق انمین دو طرحسی دی ہی ایک تو یہ کہ اجعلوا آخر صلوتکم باللیل وترا مین صلوۃ سی مراد اور نوافل ہین سوای ان دو رکعتون کی یعنی سوای ان دو رکعتون کی اور نوافل بعد وترون کی نہ پڑہا کرو اور دوسری یہ کہ کبہی یہ دو رکعت پڑہا کری اور کبہی فقط وتر پر ختم کرو اور اکثر دونون پہلو مین حدیث اجعلوا آخر صلوتکم وترا محمول ہی استحباب پر نہ وجوب پر پہر اختلاف ہی اسمین کہ آیا ادا کرنا دو رکعتون کا بعد وتر کی اول شب مین تہا یا آخر شب مین پس حدیث ابو امامہ کی مطلق واقع ہوئی ہی کہ اوسمین اسیقدر آیا ہی کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم دو رکعتین بعد وتر کی بیٹہکر پڑہتی تہی اور یہ نہین کہا کہ اول شب پڑہتی تہی یا آخر شب اور حدیث ثوبان کی دلالت کرتی ہی کہ یہ بر تقدیر ادا کرنی وتر کی ہی اول شب میں یہ دونون حدیثین آخر باب مین آوین گی اور حدیثین بخاری اور مسلم اور موطا کی دلالت کرتی ہین کہ بر تقدیر قیام کی تہا یعنی تہجد پڑہتی تہی بعد وتر کی یہ بہی پڑہتی صحیح یہی ہی اور بعضون نی کہا ہی کہ یہ دو رکعتین ملحق وتر کی ہین اور قائم مقام سنتون وتر کی ہین ط ح ع ود مولانا

وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ اجْعَلُوْا اٰخِرَ صَلٰوتِکُمْ بِاللَّیْلِ وِتْرًا رَوَاہُ مُسْلِمٌ اور روایت ہی ابن عمر سی کہ نقل
کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سی کہ فرمایا کرو اخیر نماز اپنی بیچ رات کی وتر کو روایت کی یہ مسلم نی **ف** مراد اس سی استحباب کی لیی ہی اور شرح اسکی پہلی
مذکور ہو چکی ہی + ع + **وَعَنْہُ** عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ بَادِرُوا الصُّبْحَ بِالْوِتْرِ رَوَاہُ مُسْلِمٌ
اور روایت ہی اونہین سی کہ نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سی کہ فرمایا جلدی کرو صبح سی ساتھ وتر کی روایت کی یہ مسلم نی **ف** یعنی وتر صبح
سی پہلی پہلی پڑھ لیا کرو ہمارے نزدیک یہ امر وجوب کی لیی ہی اور اگر رات کو وتر رہ جاوین تو قضا اونکی واجب ہی کہ دن کو پڑھ لی + ح +
وَعَنْ جَابِرٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَنْ خَافَ اَنْ لَّا یَقُوْمَ مِنْ اٰخِرِ اللَّیْلِ فَلْیُوْتِرْ اَوَّلَہٗ
وَمَنْ طَمِعَ اَنْ یَّقُوْمَ اٰخِرَہٗ فَلْیُوْتِرْ اٰخِرَ اللَّیْلِ فَاِنَّ صَلٰوۃَ اٰخِرِ اللَّیْلِ مَشْہُوْدَۃٌ وَّذٰلِکَ اَفْضَلُ رَوَاہُ مُسْلِمٌ
اور روایت ہی جابر سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی جو شخص کہ ڈری اس سی کہ نہ اوٹھ سکی آخر رات مین پس چاہیی کہ وتر پڑھ لی
اول شب اور جو امید رکھی اوٹھنی کی آخر رات مین پس چاہیی کہ وتر پڑھی پچھلی رات کو اسلیی کہ نماز پچھلی رات کی حاضر کی گئی ہی یعنی حاضر ہوتی ہین
فرشتی رحمت کی اور انوار و برکات اور یہ یعنی وتر اخیر رات کی بہتر ہین روایت کی یہ مسلم نی **ف** وتر اخیر رات کی بہتر ہین اسلیی کہ ثواب اوسکا
بہت ہوتا ہی بسبب حاضر ہونی ملائکہ رحمت اور برکت کی اور واقع ہونی اونکی کی افضل وقت مین + ع + **وَعَنْ** عَائِشَۃَ قَالَتْ
مِنْ کُلِّ اللَّیْلِ اَوْتَرَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مِنْ اَوَّلِ اللَّیْلِ وَاَوْسَطِہٖ وَاٰخِرِہٖ وَانْتَہٰی وِتْرُہٗ اِلَی السَّحَرِ مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ
اور روایت ہی حضرت عائشہ رض سی کہ کہا ہر جزو رات کی مین پڑھی وتر رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی اول رات مین بھی اور بیچ رات مین بھی اور
آخر رات مین بھی اور آخر عمر مین ٹھیرا وتر پڑھنا حضرت کا سحر کی وقت مین کہ وہ چھٹا حصہ رات کا ہی روایت کی یہ بخاری اور مسلم نی **وَعَنْ**
اَبِیْ ہُرَیْرَۃَ قَالَ اَوْصَانِیْ خَلِیْلِیْ بِثَلٰثٍ صِیَامِ ثَلٰثَۃِ اَیَّامٍ مِّنْ کُلِّ شَہْرٍ وَّرَکْعَتَیِ الضُّحٰی وَاَنْ اُوْتِرَ قَبْلَ اَنْ اَنَامَ مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ
اور روایت ہی ابی ہریرہ رض سی کہ کہا وصیت کی مجھکو دوست میری نی یعنی پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی ساتھ تین باتون کی روزہ رکھنی تین دن کی ہر
مہینی مین اور پڑھنی دو رکعتین ضحی کی اور یہ کہ پڑھون مین وتر پہلی اس سی کہ سووون مین روایت کی یہ بخاری اور مسلم نی **ف** روزی تین دن کی
یعنی ایام بیض کی تیرھوین اور چودھوین اور پندرھوین تاریخ اور بعضون نی کہا ہی کہ ایک روزہ اول مہینی مین اور ایک درمیان مہینی مین
اور ایک آخر مہینی مین اور بعضون نی کہا ہر روزہ ہر عشرہ کی اول مین اور بعضون نی کہا مطلق یعنی سارے مہینی مین جب چاہی رکھ لی اور دو رکعتین
ضحی کی یعنی جو کہ بعد آفتاب بلند ہونی کی پڑھی جاتی ہین یعنی نماز اشراق یا نماز چاشت پس دو رکعت ادنی درجہ اوسکا ہی اور اکثر اشراق کی
چھ رکعتین ہین اور چاشت کی بارہ اور وتر ابو ہریرہ کو اول شب مین پڑھنی اسلیی فرمائی کہ وہ اول شب مین مشغول رہتی تھی حضرت کی حدیثون
کی یاد کرنی مین اور تکرار کرنی اونکی مین پس آدھی رات بہت جاتی تھی اخیر رات مین اوٹھنا مشکل تھا اور بسبب اسی مشغولی علم کی ضحی کی بھی رکعتین
پڑھنی کو فرمایا پس اس سی معلوم ہوا کہ مشغول رہنا علم دین مین افضل ہی اور عبادت سی + ع ح + **اَلْفَصْلُ الثَّانِیْ** فصل دوسری
عَنْ غُضَیْفِ بْنِ الْحَارِثِ قَالَ قُلْتُ لِعَائِشَۃَ اَرَاَیْتِ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ کَانَ یَغْتَسِلُ مِنَ الْجَنَابَۃِ
فِیْ اَوَّلِ اللَّیْلِ اَمْ فِیْ اٰخِرِہٖ قَالَتْ رُبَّمَا اغْتَسَلَ فِیْ اَوَّلِ اللَّیْلِ وَرُبَّمَا اغْتَسَلَ فِیْ اٰخِرِہٖ قُلْتُ اللّٰہُ اَکْبَرُ اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ الَّذِیْ جَعَلَ
فِی الْاَمْرِ سَعَۃً قُلْتُ کَانَ یُوْتِرُ اَوَّلَ اللَّیْلِ اَمْ فِیْ اٰخِرِہٖ قَالَتْ رُبَّمَا اَوْتَرَ فِیْ اَوَّلِ اللَّیْلِ وَرُبَّمَا اَوْتَرَ فِیْ اٰخِرِہٖ قُلْتُ اللّٰہُ اَکْبَرُ اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ الَّذِیْ
جَعَلَ فِی الْاَمْرِ سَعَۃً قُلْتُ کَانَ یَجْہَرُ بِالْقِرَاءَۃِ اَمْ یُخْفِتُ قَالَتْ رُبَّمَا جَہَرَ وَرُبَّمَا خَفَتَ قُلْتُ اللّٰہُ اَکْبَرُ اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ الَّذِیْ جَعَلَ فِی الْاَمْرِ سَعَۃً رَوَاہُ اَبُوْ دَاوٗدَ

وَعِيُوَهُ ابْنُ مَاجَةَ اَلْفَصْلُ الْاٰخِرُ روایت ہی غضیف بن حارث سی کہ کہا کہا مین نی واسطی عائشہ رض کی کیا دیکھا تو نی پیغمبر خدا صلی اللہ
علیہ وسلم کو کہ تھی غسل کرتی جنابت سی اول رات یا آخر رات یعنی جماع کرتی ہی نہاؤ التی تھی یا سو رہتی تھی اور جب تہجد کی لیی اوٹھتی نہاتی کہا حضرت عائشہ رض
نی اکثر اوقات نہاتی اول شب اور اکثر اوقات نہاتی آخر شب کہا مین نی اللہ اکبر سب تعریف اللہ ہی کی لیی ہی کہ جسنی کی امر دین مین وسعت
کہا مین نی تھی وتر پڑہتی اول شب یا آخر شب کہا حضرت عائشہ نی اکثر پڑہتی وتر اول شب اور اکثر پڑہتی وتر آخر شب کہا مین نی اللہ بہت بڑا ہی سب تعریف ہی اللہ کی لیی
کہ جسنی گردانی امر دین مین وسعت کہا مین نی پکار کر پڑہتی تھی قراۃ یا آہستہ تہجد مین یا مطلق کہا حضرت عائشہ نی اکثر پکار کر پڑہتی تھی اور اکثر آہستہ کہا
مین نی اللہ بہت بڑا ہی سب تعریف ہی واسطی اللہ کی کہ جسنی گردانی امر دین مین وسعت روایت کی یہ ابو داود نی اور روایت کیا ابن ماجہ نی
فقرہ اخیر یعنی جسمین ذکر قراۃ کا ہی ❊ ف لفظ اللہ اکبر غضیف نی از راہ تعجب اور خوشی کی کہا **وَعَنْ** عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِيْ قَيْسٍ قَالَ
سَاَلْتُ عَائِشَةَ بِكَمْ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُوْتِرُ قَالَتْ كَانَ يُوْتِرُ بِاَرْبَعٍ وَّثَلٰثٍ وَّسِتٍّ وَّثَلٰثٍ وَّثَمَانٍ وَّثَلٰثٍ وَّعَشْرٍ وَّثَلٰثٍ
وَلَمْ يَكُنْ يُوْتِرُ بِاَنْقَصَ مِنْ سَبْعٍ وَّلَا بِاَكْثَرَ مِنْ ثَلٰثَ عَشَرَةَ رَوَاهُ اَبُوْ دَاوُدَ اور روایت ہی عبد اللہ بن ابی قیس سی کہ کہا پوچھا مین نی حضرت عائشہ رض سی کہ
ساتہ کتنی رکعتون کی تھی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم وتر پڑہتی کہا حضرت عائشہ رض نی تھی وتر پڑہتی حضرت ساتہ چار رکعت کی اور تین رکعت کی اور چہ
اور تین اور آٹھہ اور تین اور دس اور تین کی اور نہین وتر پڑہتی کم سات سی اور نہ زیادہ تیرہ سی روایت کی یہ ابو داود نی ❊ ف ساتہ چار رکعت کی اور تین کی یعنی چار
رکعت تہجد کی ہوتی تہین اور تین وتر کی سب سات ہوتی تہین کی اوپر کی رکعتون کو مجازاً وتر کہا اسیطرح چہ تہجد کی اور تین وتر کی سب نو ہوتی ہین آٹھہ
تہجد کی اور تین وتر کی سب گیارہ ہوتین اور دس تہجد کی اور تین وتر کی سب تیرہ ہوتین اس حدیث مین دلالت ہی اسپر کہ وتر کی تین رکعتین ہوتی تہین
اور نہین وتر پڑہتی تہی کم سات سی یعنی غالباً الا پانچ رکعتین بہی ثابت ہوئی ہین اور نہ تیرہ سی زیادہ یعنی غالباً والا پندرہ رکعتین بہی ثابت ہوئی ہین ع
وَعَنْ اَبِيْ اَيُّوْبَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَلْوِتْرُ حَقٌّ عَلٰى كُلِّ مُسْلِمٍ فَمَنْ اَحَبَّ اَنْ يُّوْتِرَ بِخَمْسٍ فَلْيَفْعَلْ وَمَنْ اَحَبَّ
اَنْ يُّوْتِرَ بِثَلٰثٍ فَلْيَفْعَلْ وَمَنْ اَحَبَّ اَنْ يُّوْتِرَ بِوَاحِدَةٍ فَلْيَفْعَلْ رَوَاهُ اَبُوْ دَاوُدَ وَالنَّسَائِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ
اور روایت ہی ابی ایوب سی کہا کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی وتر حق ہی یعنی لازم ہی ہر مسلمان پر پس جو شخص چاہی کہ پڑہی وتر پانچ رکعت
پس چاہیی کہ کری اور جو کوئی چاہی کہ وتر پڑہی تین رکعت پس چاہیی کہ کری اور جو کوئی چاہی کہ وتر پڑہی ایک رکعت پس چاہیی کہ کری روایت کی یہ ابو داود
اور نسائی اور ابن ماجہ نی ❊ ف حق کی معنی ہین ثابت اور واجب پس ابو حنیفہ حق کی معنی لیتی ہین واجب اور امام شافعی لیتی ہین ثابت یعنی ثابت ہی
سنت سی اور پانچ رکعت وتر کی اختیار کی ہین سفیان ثوری اور اور اماموں نی اور تین رکعت اختیار کی ہین امام ابو حنیفہ نی اور ایک رکعت امام شافعی
اور اور اماموں نی ❊ ع ح ❊ **وَعَنْ** عَلِيٍّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ اللّٰهَ وِتْرٌ يُّحِبُّ الْوِتْرَ فَاَوْتِرُوْا يَا اَهْلَ
الْقُرْاٰنِ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَاَبُوْ دَاوُدَ وَالنَّسَائِيُّ اور روایت ہی حضرت علی رض سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی تحقیق اللہ وتر ہی دوست
رکہتا ہی وتر کو پس وتر پڑہو ای اہل قرآن کی روایت کی یہ ترمذی اور ابو داود اور نسائی نی ❊ ف اللہ وتر ہی یعنی یکتا ہی ذات و صفات مین
پس نہین کوئی مثل اوسکی اور یکتا ہی اپنی افعال مین پس نہین کوئی شریک اوسکا اور نہ مددگار دوست رکہتا ہی وتر کو یعنی ثواب دیتا ہی اوسپر اور
قبول کرتا ہی اوسکو حاصل یہ کہ اللہ یکتا ہی اس مناسبت سی دوست رکہتا ہی عدد طاق کو پس وتر بہی طاق ہی اوسکو دوست رکہتا ہی اور ثواب
دیتا ہی اوسپر اور آنحضرت رعایت اس عدد کی اکثر افعال مین کرتی تہی اور اسمین اشارہ اسپر بہی ہی کہ دوست رکہتا ہی انقطاع کرنیوالی کو ماسوا
اللہ سی اور اہل قرآن یعنی جو کہ ایمان لائی قرآن پر اور حفظ اور تلاوت کرنیوالی ہوئی اسمین تنبیہ ہی اوپر لازم کرنی قیام رات کی اور پڑہنی قرآن کی اوسمین

وَعَنْ خَارِجَةَ بْنِ حُذَافَةَ قَالَ خَرَجَ عَلَيْنَا رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَقَالَ اِنَّ اللّٰہَ اَمَدَّکُمْ بِصَلٰوۃٍ ھِیَ خَیْرٌ لَّکُمْ مِنْ حُمْرِ النَّعَمِ اَلْوِتْرُ جَعَلَہُ اللّٰہُ لَکُمْ فِیْمَا بَیْنَ صَلٰوۃِ الْعِشَاءِ اِلٰی اَنْ یَّطْلُعَ الْفَجْرُ رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ وَاَبُوْدَاوٗدَ

اور روایت ہی خارجہ بن حذافہ سی کہ کہا نکلی ہم پر رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم اور فرمایا تحقیق اللہ تعالی نی امداد کی تمکو یعنی زیادہ کی ہی نماز بیچگانہ ایک نماز کہ وہ بہتر ہی واسطی تمہاری سرخ اونٹون سی وہ وتر ہی مقرر کیا اوسکو اللہ تعالی نی واسطی تمہاری درمیان نماز عشاء کی نکلنی فجر تک یعنی وقت اوسکا اوسکی مابین مین ہی جب چاہی پڑہ لی روایت کی یہ ترمذی اور ابو داود نی **ف** سرخ اونٹون کو اہل عرب بہت عزیز رکہتی ہین اور بہت عمدہ جانتی ہین تمام اموال مین اونکی رغبت دلانی کی لیی حضرت نی یہ بات فرمائی پس مراد یہ ہی کہ یہ نماز بہتر ہی تمام متاع دنیا سی اور یہ حدیث دلالت کرتی ہی اسپر کہ وتر واجب ہین اور پہلی عشاء سی پڑہنا اونکا جائز نہین + ع +

وَعَنْ زَیْدِ بْنِ اَسْلَمَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَنْ نَامَ عَنْ وِتْرِہٖ فَلْیُصَلِّ اِذَا اَصْبَحَ رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ مُرْسَلًا اور روایت ہی زید بن اسلم سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی جو شخص کہ سو جاوی غافل ہوکر وتر اپنی سی پس چاہی کہ پڑہی جسوقت کہ صبح ہو روایت کی یہ ترمذی نی بطریق ارسال کی **ف** جب صبح ہو تو پہلی فرض فجر کی قضا وتر کی پڑہی اگر صاحب ترتیب ہی اور ممکن ہی پڑہنا اوسکا یعنی اتنا وقت ہی کہ وتر پڑہ سکتا ہی اور اگر ممکن نہو پڑہنا اوسکا تو بعد نماز فجر کی پڑہی اور اگر صاحب ترتیب نہو تو اختیار رکہتا ہی چاہی اول پڑہی چاہی بعد + ع +

وَعَنْ عَبْدِ الْعَزِیْزِ بْنِ جُرَیْجٍ قَالَ سَاَلْنَا عَائِشَۃَ بِاَیِّ شَیْءٍ کَانَ یُوْتِرُ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَتْ کَانَ یَقْرَاُ فِی الْاُوْلٰی بِسَبِّحِ اسْمَ رَبِّکَ الْاَعْلٰی وَفِی الثَّانِیَۃِ بِقُلْ یٰاَیُّھَا الْکٰفِرُوْنَ وَفِی الثَّالِثَۃِ بِقُلْ ھُوَ اللّٰہُ اَحَدٌ وَالْمُعَوِّذَتَیْنِ رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ وَاَبُوْدَاوٗدَ وَرَوَاہُ النَّسَائِیُّ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ اَبْزٰی وَرَوَاہُ اَحْمَدُ عَنْ اُبَیِّ بْنِ کَعْبٍ وَالدَّارِمِیُّ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ وَلَمْ یَذْکُرَا وَالْمُعَوِّذَتَیْنِ اور روایت ہی عبد العزیز بن جریج سی کہ کہا پوچہا ہمنی حضرت عائشہ سی کہ کونسی سورت پڑہتی تہی وتر مین رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کہا حضرت عائشہ نی کہ پڑہتی تہی پہلی رکعت مین سبح اسم ربک الاعلی اور دوسری مین قل یا ایہا الکافرون اور تیسری مین قل ہو اللہ احد اور قل اعوذ برب الفلق اور قل اعوذ برب الناس روایت کی یہ ترمذی اور ابو داود نی اور روایت کی یہ نسائی نی عبد الرحمن بن ابزی سی اور روایت کی یہ احمد نی ابی بن کعب سی اور دارمی نی نقل کی ابن عباس سی اور نہین ذکر کیا احمد اور دارمی نی لفظ معوذتین کا یعنی فقط قل ہو اللہ ہی تیسری رکعت مین پڑہنی روایت کی ہی **ف** کہا ابن ہمام نی کہ حنفیون نی اخیر ہی روایت پر عمل کیا ہی کہ تیسری رکعت مین فقط قل ہو اللہ ہی پڑہتی ہین چنانچہ حضرت عائشہ سی بہی ایک روایت آئی ہی کہ حضرت تیسری رکعت مین قل ہو اللہ ہی پڑہتی تہی اور یہان جو حضرت عائشہ سی روایت منقول ہوئی اوسپر عمل ایسلیی نہین کرتی ہین کہ ایکی سند مین کچہ خلل ہی اور دوسری یہ کہ جو یہ ذکر کیا خلاف عادت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی ہی کہ اخیر کی رکعت کو اوپر کی رکعتون سی دراز نہ کرتی تہی اور بہت سی دلیلین ملا علی قاری نی لکہی ہین جو چاہی مرقاۃ مین دیکہ لی اور یہ حدیث صریح دلالت کرتی ہی اسپر کہ وتر کی تینون رکعتین ایک ہی سلام سی پڑہتی تہی + ع ح +

وَعَنِ الْحَسَنِ بْنِ عَلِیٍّ قَالَ عَلَّمَنِیْ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ کَلِمَاتٍ اَقُوْلُھُنَّ فِیْ قُنُوْتِ الْوِتْرِ اَللّٰھُمَّ اھْدِنِیْ فِیْمَنْ ھَدَیْتَ وَعَافِنِیْ فِیْمَنْ عَافَیْتَ وَتَوَلَّنِیْ فِیْمَنْ تَوَلَّیْتَ وَبَارِکْ لِیْ فِیْمَا اَعْطَیْتَ وَقِنِیْ شَرَّ مَا قَضَیْتَ فَاِنَّکَ تَقْضِیْ وَلَا یُقْضٰی عَلَیْکَ اِنَّہٗ لَا یَذِلُّ مَنْ وَّالَیْتَ تَبَارَکْتَ رَبَّنَا وَتَعَالَیْتَ رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ وَاَبُوْدَاوٗدَ وَالنَّسَائِیُّ وَابْنُ مَاجَۃَ وَالدَّارِمِیُّ اور روایت ہی حضرت حسن بن علی رضی سی کہ کہا سکہلائی مجکو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کتنی کلمی کہ کہون مین انکو بیچ

قنوت وتر کی یا الٰہی ہدایت کر مجھکو بیچ زمرہ اون لوگون کی کہ ہدایت کیا تو نی اونکو یعنی انبیا اور اولیا اور عافیت مین رکھ مجھکو تنوت دنیاوی اور آخرت کی سی بیچ ضمن اون لوگون کی کہ عافیت مین رکھا تو نی اونکو اور کارسازی کر میری بیچ جملہ اون لوگون کی کہ کارسازی کی تو نی اونکی اور برکت دی میری لیی اوس چیز مین کہ دی ہی تو نی یعنی عمر اور مال اور علوم اور اعمال اور بچا مجھکو برائی اوس چیز کی سی کہ مقدر کی تو نی پس تحقیق تو حکم کرتا ہی جو چاہتا ہی اور نہین حکم کیا جاتا تجھپر تحقیق نہین ذلیل ہوتا وہ شخص کہ دوست رکھا تو نی اوسکو با برکت ہی تو اے رب ہمارے یعنی کثرت سی ہی خیر تیری دارین مین اور بلند ہی تو روایت کی یہ ترمذی اور ابو داود اور نسائی اور ابن ماجہ اور دارمی نی **ف** کہ دین مین قنوت وتر مین بیان مطلق جو قنوت الوتر کہا تو ظاہر یہ ہی کہ تمام سال مین پڑہنا مراد ہی جیسی کہ مذہب ہمارا ہی اور شافعی مقید کرتی ہین قنوت کو بیچ وتر نصف اخیر رمضان کی اور ہدایت کر یعنی ثابت رکھ ہدایت پر یا زیادہ کر مجھکو اسباب ہدایت کی یعنی پہونچنی کی اعلی مراتب کو اور نہین ذلیل ہوتا یعنی آخرت مین اہل حق اگرچہ باعتبار ظاہر کی مبتلا کسی بلا مین ہو یا کوئی اوسکو ذلیل کری اور خوار جانی لیکن حقیقت مین اللہ کی نزدیک وہی عزت ہوتا ہی جیسی کہ حضرت زکریا علیہ السلام کو آرہ سی چیرا اور حضرت یحیی علیہ السلام کو ذبح کیا پس یہ سب امتحانات اللہ تعالی کی ہین غرض کہ لوگون کی ذلیل کرنی سی اولیاء اللہ ذلیل نہین ہوتی اللہ کی نزدیک وہ عزت والی ہی ہین اور بعضی روایتون مین اس جملہ کی بعد ولا یعز من عادیت بھی آیا ہی اور بعضی روایتون مین بعد تعالیت کی نستغفرک ونتوب الیک اور بعضی مین بعد اسکی وصلی اللہ علیہ وسلم زیادہ ہی اور قنوت شافعیہ یہی ہی کہ وتر مین اور نماز فجر مین پڑہتی ہین اور ہماری نزدیک اللہم انا نستعینک آخر تک ہی اور لکہا ہی علماء نی کہ افضل یہ ہی کہ دونون پڑہی اور کہا ابن ہمام نی کہ بیان مختلف فیہ تین باتین ہین ایک تو یہ کہ قنوت وتر مین پہلی رکوع کی پڑہی یا بعد اوسکی اور دوسری یہ کہ قنوت وتر دن مین تمام سال پڑہی یا نصف اخیر رمضان مین اور تیسری یہ کہ قنوت سوای وتر کی اور نماز مین پڑہی یا نہین پس امام شافعی تو کہتی ہین کہ قنوت بعد رکوع کی پڑہی اور ابو حنیفہ کہتی ہین کہ پہلی رکوع کی اور دونون سند پکڑتی ہین حدیثون سی لیکن دلیل ابو حنیفہ کی قوی ہی جو چاہی مرقات مین دیکہ لی اور بیان باقی دو باتون مختلف فیہ کا باب القنوت مین ہووی گا انشاء اللہ تعالی + ع + وَعَنْ أُبَيِّ بْنِ كَعْبٍ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا سَلَّمَ فِي الْوِتْرِ قَالَ سُبْحَانَ الْمَلِكِ الْقُدُّوسِ رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ وَالنَّسَائِيُّ وَزَادَ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ يُطِيلُ وَفِي رِوَايَةٍ لِلنَّسَائِيِّ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ أَبْزَى عَنْ أَبِيهِ قَالَ كَانَ يَقُولُ إِذَا سَلَّمَ سُبْحَانَ الْمَلِكِ الْقُدُّوسِ ثَلَاثًا وَيَرْفَعُ صَوْتَهُ بِالثَّالِثَةِ اور روایت ہی ابی بن کعب سی کہا تہی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم جب سلام پہیرتی وتر مین کہتی پاک ہی بادشاہ نہایت پاک روایت کی یہ ابو داود اور نسائی نی اور زیادہ کیا نسائی نی کہ کہتی تہی حضرت یہ تین بار بلند کرتی تہی آواز تیسری بار مین اور بیچ ایک روایت نسائی کی عبد الرحمن بن ابزی سی اونہون نقل کیا اپنی باپ سی کہ کہا تہی کہتی حضرت جب سلام پہیرتی سبحان الملک القدوس تین بار اور بلند کرتی آواز اپنی تیسری بار مین **ف** دارقطنی کی روایت مین رب الملائکۃ والروح بہی آیا ہی یعنی یون ہی سبحان الملک القدوس رب الملائکۃ والروح + ع + وَعَنْ عَلِيٍّ قَالَ إِنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَقُولُ فِي آخِرِ وِتْرِهِ اللّٰهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِرِضَاكَ مِنْ سَخَطِكَ وَبِمُعَافَاتِكَ مِنْ عُقُوبَتِكَ وَأَعُوذُ بِكَ مِنْكَ لَا أُحْصِي ثَنَاءً عَلَيْكَ أَنْتَ كَمَا أَثْنَيْتَ عَلَى نَفْسِكَ رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ وَالتِّرْمِذِيُّ وَالنَّسَائِيُّ وَابْنُ مَاجَهْ اور روایت ہی حضرت علی رض سی کہ کہا تحقیق نبی صلی اللہ علیہ وسلم پڑہتی تہی بیچ آخر وتر اپنی کی یا الٰہی تحقیق مین پناہ مانگتا ہون ساتہ رضا تیری کی غضب تیری سی اور ساتہ عافیت تیری کی عذاب تیری سی اور پناہ مانگتا ہون مین ساتہ ذات تیری کی آثار صفات تیری سی یعنی غضب وغیرہ سی نہین گن سکتا مین تعریف تیری یعنی مجہ مین طاقت نہین کہ تیری تعریف کر سکون تو ویسا ہی

وَاَوْتَرَ الْمُسْلِمُوْنَ رَوَاهُ فِي الْمُوَطَّاءِ اور روایت ہی مالک سی پہنچی اونکو یہ بات کہ ایک شخص نی پوچھا ابن عمر سی حال وتر کا کہ کیا واجب
ہی یا سنت ہی کہا عبداللہ نی تحقیق وتر پڑہی ہین پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی اور وتر پڑہی ہین مسلمانون نی یعنی صحابہ نی پس شروع کیا اوس شخص نی
تکرار کرنا اوسی اور عبداللہ کہتی تہی وتر پڑہی ہین رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی اور وتر پڑہی ہین مسلمانون نی روایت کی یہ مؤطا مین ف اکتفا کیا
ابن عمرؓ نی ساتہ دلیل کی مدلول سی گویا کہ کہا کہ وہ واجب ہی ساتہ دلیل مواظبت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی اور اجماع اہل اسلام کی اور صریح واجب نکہا احتیاطاً
اسلیے کہ سنا تہا حضرت سی نہین کہا اور وہ شخص تکرار کرتا تہا واسطی طلب کرنی جواب صریح کی + ع + وَعَنْ عَلِيٍّ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُوْتِرُ بِثَلٰثٍ يَقْرَأُ فِيْهِنَّ بِتِسْعِ سُوَرٍ مِنَ الْمُفَصَّلِ يَقْرَأُ فِيْ كُلِّ رَكْعَةٍ بِثَلٰثِ سُوَرٍ اٰخِرُهُنَّ قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ
اور روایت ہی حضرت علی رض سی کہ کہا تہی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم وتر پڑہتی تین رکعت پڑہتے اونمین نو سورتین مفصل سی پڑہتی ہر
رکعت مین تین سورتین آخر اونکی ہوتی قل ہو اللہ احد روایت کی یہ ترمذی نی ف بعضی روایتون مین تفصیل اس مجمل کی اسطرح آئی ہی کہ پڑہتی
تہی حضرت پہلی رکعت مین الہکم التکاثر اور انا انزلنا اور اذا زلزلت الارض اور دوسری رکعت مین والعصر اور اذا جاء اور انا اعطینا اور تیسری رکعت مین
قل یا اور تبت اور قل ہو اللہ + ع + وَعَنْ نَافِعٍ قَالَ كُنْتُ مَعَ ابْنِ عُمَرَ بِمَكَّةَ وَالسَّمَاءُ مُغَيِّمَةٌ فَخَشِيَ الصُّبْحَ فَاَوْتَرَ بِوَاحِدَةٍ ثُمَّ انْكَشَفَ
فَرَاٰى اَنَّ عَلَيْهِ لَيْلًا فَشَفَعَ بِوَاحِدَةٍ ثُمَّ صَلّٰى رَكْعَتَيْنِ رَكْعَتَيْنِ فَلَمَّا خَشِيَ الصُّبْحَ اَوْتَرَ بِوَاحِدَةٍ رَوَاهُ مَالِكٌ
اور روایت ہی نافع سی کہ کہا تہا مین ساتہ ابن عمرؓ کی مکہ مین اور آسمان پر تہا ابر پس ڈری صبح ہو جانی سی پس وتر پڑہا ایک رکعت پہر کہل گیا ابر
پس دیکہا یہ کہ ابہی رات ہی پس دوگانہ کیا اوس رکعت کو ساتہ ایک اور رکعت کی پہر پڑہتی گئی دو دو رکعتین پہر جبکہ خوف کیا صبح ہو جانیکا وتر پڑہا ایک
رکعت نقل کی یہ مالک نی وَعَنْ عَائِشَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُصَلِّيْ جَالِسًا فَيَقْرَأُ
وَهُوَ جَالِسٌ فَاِذَا بَقِيَ مِنْ قِرَاءَتِهِ قَدْرُ مَا يَكُوْنُ ثَلٰثِيْنَ اَوْ اَرْبَعِيْنَ اٰيَةً قَامَ وَقَرَأَ وَهُوَ قَائِمٌ ثُمَّ
رَكَعَ ثُمَّ سَجَدَ ثُمَّ يَفْعَلُ فِي الرَّكْعَةِ الثَّانِيَةِ مِثْلَ ذٰلِكَ رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہی عائشہ رض سی کہ تحقیق تہی رسول خدا صلی اللہ
علیہ وسلم یعنی اخیر عمر مین نماز پڑہتی بیٹہی ہوئی یعنی رات مین یا دن مین پس پڑہتی قرآن بیٹہی ہوئی یعنی بسبب قراءۃ طویل کی پس جسوقت کہ باقی رہتا
قرآن سی قدر تیس آیت کی یا چالیس آیت کی کہڑی ہوتی اور پڑہتی کہڑی کہڑی پہر رکوع کرتی پہر سجدہ کرتی پہر کرتی دوسری رکعت مین مانند اسکی روایت
کی یہ مسلم نی ف اسطرح نماز پڑہنی جائز ہی بالاتفاق اور عکس اسکا یعنی جائز ہونا اسکا باب سنن مین ہو چکا ہی اور وجہ مناسبت اس حدیث کی ساتہ
باب کی نہین ظاہر ہوتی مگر یہ کہ کہا جاوی کہ اسمین ذکر کیا شفع کا کہ وہ مقدمہ وتر کا ہی + ع + وَعَنْ اُمِّ سَلَمَةَ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُصَلِّيْ بَعْدَ الْوِتْرِ رَكْعَتَيْنِ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَزَادَ ابْنُ مَاجَةَ خَفِيْفَتَيْنِ وَهُوَ جَالِسٌ اور روایت ہی ام سلمہ سی یہ کہ نبی صلی اللہ
علیہ وسلم تہی پڑہتی بعد وتر کی دو رکعتین روایت کی یہ ترمذی نی اور زیادہ کیا ابن ماجہ نی پڑہتی دو رکعتین ہلکی بیٹہی ہوئی ف شرح اسکی اوپر بیان ہو چکی
وَعَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُوْتِرُ بِوَاحِدَةٍ ثُمَّ يَرْكَعُ رَكْعَتَيْنِ يَقْرَأُ فِيْهِمَا وَهُوَ
جَالِسٌ فَاِذَا اَرَادَ اَنْ يَرْكَعَ قَامَ فَرَكَعَ رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ اور روایت ہی حضرت عائشہ رض سی کہ کہا تہی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم
پڑہتی وتر ایک رکعت پہر پڑہتی دو رکعتین پڑہتی اونمین قرآن بیٹہی ہوئی پس جسوقت کہ ارادہ کرتی کہ رکوع کرین کہڑی ہوتی پہر رکوع کرتی روایت کی
یہ ابن ماجہ نی ف کہا ابن حجر نی کہ نہین منافی ہی یہ پہلی حدیث کی اسلیے کہ کبہی پڑہتی تہی اونکو بیٹہی ہوئی بغیر کہڑی ہونی کی اور کبہی کہڑے
ہو جاتی وقت ارادہ رکوع کی + ع + وَعَنْ ثَوْبَانَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنَّ هٰذَا السَّهَرَ

وَثِقَلٌ فَاِذَا اَوْتَرَ اَحَدُكُمْ فَلْيَرْكَعْ رَكْعَتَيْنِ فَاِنْ قَامَ مِنَ اللَّيْلِ وَاِلَّا كَانَتَا لَهُ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَالدَّارِمِيُّ
اور روایت ہی ثوبان سی کہ اونہونی نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سی کہ فرمایا تحقیق یہ بیداری رات کی مشکل اور بھاری ہی پس جب وتر پڑہی ایک
تمہارا یعنی پہلی سونی کی یا تو بہ خلاف افضل کی یا اوسطی نہ اعتماد ہونی کی ساتہ جاگنی کی آخر رات کو پس چاہیے کہ پڑہی دو رکعتیں پس اگر اوٹہا رات کو نماز تہجد
کی لیے تو بہتر ہی اور اگر نہ اوٹہا ہوں گی یہ دو رکعتیں کافی اوسکی لیے یعنی اصل ثواب نماز تہجد کا اوسکی لیے حاصل ہو جاتا ہی نقل روایت کی یہ ترمذی
اور دارمی نی + **وَعَنْ** اَبِىْ اُمَامَةَ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُصَلِّيْهِمَا بَعْدَ الْوِتْرِ وَهُوَ جَالِسٌ يَقْرَأُ
فِيْهِمَا اِذَا زُلْزِلَتْ وَقُلْ يَا اَيُّهَا الْكٰفِرُوْنَ رَوَاهُ اَحْمَدُ اور روایت ہی ابی امامہ سی کہ تحقیق نبی صلی اللہ علیہ وسلم تہی
پڑہتی یہ دو رکعتیں وتر کی بیٹھی ہوئی پڑہتی اونمیں اذا زلزلت اور قل یا ایہا الکافرون روایت کی یہ احمد نی

بَابُ الْقُنُوْتِ

باب ہی بیچ بیان قنوت کی **ف** قنوت کی کئی معنی آئی ہیں طاعت کو بہی کہتی ہیں اور خشوع کو بہی اور قیام نماز کو بہی اور دعا کو بہی اور
اس جگہ مراد دعا مخصوص ہی پس شافعیہ کی نزدیک دعا قنوت اللّٰہم اہدنی آخر تک ہی جو کہ اوپر مذکور ہوئی اور ہماری نزدیک اَللّٰهُمَّ
اِنَّا نَسْتَعِيْنُكَ ہی کہ ثابت کیا ہی اوسکو ہماری علماء نی ساتہ طریق صحیح کی طبرانی وغیرہ سی اور شیخ ابن ہمام ابو داود سی لائی ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ
علیہ وسلم جبکہ بد دعا کرتی تہی مضر پر آئی اونکی پاس جبرئیل اور اشارہ ساتہ سکوت کی کیا اور کہا ای محمد صلعم خدای تعالی نی تجکو برا کہنے والا
اور لعنت کرنیوالا نہیں پیدا کیا ہی تجکو واسطی رحمت عالمین کی بہیجا ہی پہر پڑہی یہ آیت لیس لک من الامر شی یعنی نہیں تجکو کچہ دخل پہر جبر
مین بعد ازاں جبرئیل نی سکہائی یہ دعا اللّٰہم انا نستعینک آخر تک اور شیخ جلال الدین سیوطی بہی اسکو کتاب عمل الیوم واللیلہ مین لائی ہیں ساتہ
اختلاف بعضی لفظوں کی + ح + **اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ** فصل پہلی **عَنْ** اَبِىْ هُرَيْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ اِذَا اَرَادَ اَنْ يَّدْعُوَ عَلٰى اَحَدٍ اَوْ يَدْعُوَ لِاَحَدٍ قَنَتَ بَعْدَ الرُّكُوْعِ فَرُبَّمَا قَالَ اِذَا قَالَ
سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهٗ رَبَّنَا لَكَ الْحَمْدُ اَللّٰهُمَّ اَنْجِ الْوَلِيْدَ بْنَ الْوَلِيْدِ وَسَلَمَةَ بْنَ هِشَامٍ وَعَيَّاشَ بْنَ اَبِىْ
رَبِيْعَةَ اَللّٰهُمَّ اشْدُدْ وَطْاَتَكَ عَلٰى مُضَرَ وَاجْعَلْهَا سِنِيْنَ كَسِنِىْ يُوْسُفَ يَجْهَرُ بِذٰلِكَ وَكَانَ يَقُوْلُ
فِىْ بَعْضِ صَلٰوتِهٖ اَللّٰهُمَّ الْعَنْ فُلَانًا وَفُلَانًا لِاَحْيَاءٍ مِّنَ الْعَرَبِ حَتّٰى اَنْزَلَ اللّٰهُ لَيْسَ لَكَ مِنَ الْاَمْرِ
شَىْءٌ اَلْاٰيَةَ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ روایت ہی ابی ہریرہ سی کہ تحقیق رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم
تہی جسوقت ارادہ کرتی یہ کہ بد دعا کریں کسیکو یا دعا دیں کسی کو تو قنوت پڑہتی کبہی رکوع کی پس بعضی وقت کہتی جسوقت کہ کہہ چکتی سمع اللہ لمن حمدہ
ربنا لک الحمد یا الٰہی نجات دی ولید بن ولید کو اور سلمہ بن ہشام کو اور عیاش بن ابی ربیعہ کو یا الٰہی سخت کر عذاب اپنا قوم مضر پر اور کر تو اوس عذاب کو
قحط مانند قحط یوسف کی یعنی کر عذاب اپنا اون پر اسطرح کہ مسلط کر اونپر بڑا قحط سات برس کا جیسا کہ حضرت یوسف علیہ السلام کی وقت میں بیچ مصر
ہوا تہا پکار کر کہتی یہ اور تہی کہتی بیچ بعضی نماز اپنی کی یا الٰہی لعنت کر تو فلانی کو اور فلانی کو کہتی تہی یہ واسطی قبائل عرب کی کہ کافر تہی یہانتک کہ اوتاری
اللہ نی یہ آیت نہیں واسطی تیری امر سی کچہ آخر تک روایت کی یہ بخاری اور مسلم نی **ف** بعضی اصحاب کہ گرفتار عذاب کی تہی کفار کی قید میں اونکی
نجات کی لیے حضرت دعا کرتی تہی اور بعضی کفار قبائل عرب کی لیے بد دعا کرتی چنانچہ ولید بن ولید قریشی مخزومی بہائی خالد بن ولید کی روز بدر کی
کافر تہی اونکو جب عبد اللہ بن جحش نی قید کیا پس آئی بہائی اونکی خالد اور ہشام اور فدیہ دیا چار ہزار درہم اور جبکہ مکہ کو لی گئی وہاں جاکر
ولید مسلمان ہوئی لوگوں نی کہا کہ مسلمانوں میں تہا تو قبل فدیہ کی کیوں نہ مسلمان ہوا تا مال ہی ہاتہ لگتا اور ہمارا مال بہی کہا خوش نہ آیا مجہی

اپنی لوگ کہ قید پر صبر نکیا اور سلام بن صبری سی لایا ایسی بہائیون نی اوسکو قید کیا اور ایذا دیتی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم دعا کرتی تہی اونکی نجات
کی لیی پس وہ بہاگی اونکی ہاتہہ سی اور حضرت پاس حاضر ہوئی اور سلمہ بن ہشام بہائی ابوجہل کی قدیم الاسلام تہی اونکو بہی کافرون نی مکہ مین قید
کیا تہا اور عذاب دیتی تہی وہ بہی اونکی ہاتہہ سی بہاگ کر حضرت پاس حاضر ہوئی اور عیاش بن ابی ربیعہ بہی بہائی تہی ابوجہل کی اخیافی یعنی ان
کی طرف سی اور قدیم الاسلام تہی پہلی ہجرت سی مسلمان ہو کر حبشہ مین ہجرت کر گئی پہر مدینہ مین آئی بعد ہجرت کی پس ابوجہل مدینہ مین آیا اور کہا
کہ تیری ماں نی قسم کہائی ہی کہ سایہ مین نہین بیٹہنی کی جب تک تجہی دیکہی گی نہین پس عیاش ماں کی محبت سی اوسکی ساتہہ مکہ مین آئی ابوجہل نی اسکو
باندہا اور بند کیا پس بہاگی اور مدینہ مین آئی آخر کو تبوک مین شہید ہوئی یہ شامل اسکی تہی کہ حضرت قنوت مین مومنون کی لیی دعا کرتی تہی اور بددعا
کی شامل یہی اللہم اشدد وطأتک اور حضرت کی بددعا سی اہل مکہ سات برس تک گرفتار قحط مین رہی کہ ہڈیان مردار کی کہاتی تہی اور حاصل آیت کا
یہی کہ حضرت کو بددعا کرنی سی اللہ تعالی نی منع فرمایا چنانچہ تفصیل اسکی اوپر بیان ہو چکی ہی اور کہا طیبی نی کہ جب اوتری کوئی حادثہ مانند آفت
دشمن کی یا قحط کی یا وبا کی یا پیاس کی یا ضرر ظاہر کی مسلمانون مین اور مانند انکی کی قنوت پڑہین لوگ تمام نمازون فرض مین انتہی اور حنفیون
کی نزدیک بہی جائز ہی وقت اوترنی حادثہ کی + ح ع + وَعَنْ عَاصِمٍ الْأَحْوَلِ قَالَ سَأَلْتُ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ عَنِ
الْقُنُوتِ فِي الصَّلٰوةِ كَانَ قَبْلَ الرُّكُوعِ أَوْ بَعْدَهُ قَالَ قَبْلَهُ إِنَّمَا قَنَتَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
بَعْدَ الرُّكُوعِ شَهْرًا إِنَّهُ كَانَ بَعَثَ أُنَاسًا يُقَالُ لَهُمُ الْقُرَّاءُ سَبْعُونَ رَجُلًا فَأُصِيبُوا فَقَنَتَ
رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعْدَ الرُّكُوعِ شَهْرًا يَدْعُو عَلَيْهِمْ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ
اور روایت ہی عاصم احول سی کہ کہا پوچہا مین نی انس بن مالک سی حال قنوت کا نماز مین کہ پہلی رکوع کی تہی یا بعد رکوع کی کہا پہلی رکوع کی نہین
قنوت پڑہی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی پیچہی رکوع کی یعنی صبح مین یا سب نمازون مین مگر مہینا بہر تحقیق بہیجی تہی حضرت نی کتنی لوگ کہا جاتا تہا
اونکو قرا کہ ستر شخص تہی پس شہید کیی گئی سب پس قنوت پڑہی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی پیچہی رکوع کی مہینا بہر بددعا کرتی تہی اوپر قتل کرنیوالون
قرا کی روایت کی یہ بخاری اور مسلم نی ف حال قنوت کا نماز مین یعنی صبح کی نماز مین یا وتر مین یا سب نمازون مین وقت ہونی حادثہ کی اور
یہ حدیث دلالت کرتی ہی اسپر کہ پڑہنا قنوت کا بعد رکوع کی منسوخ ہوا یہی مذہب ہی ابوحنیفہ کا اور بہیجی تہی یعنی طرف بعضی قبیلون کی واسطی تعلیم
قرآن کی اور احکام ایمان کی کتنی آدمی کہ کہا جاتا تہا اونکو قرا سبب بہت پڑہنی اور یاد کرنی قرآن کی کہ ستر شخص تہی اہل صفہ سی غریب زاہد کہ رہتی تہی
صفہ مسجد مین اور سیکہتی تہی قرآن اور علم اور باوجود اسکی تہی وہ مددگار مسلمانون کی بسبب کمال شجاعت کی جب اوترتا اونپر حادثہ اور بعضی لکڑیان
لاتی تہی اونکو اور خریدتی ساتہہ اوسکی طعام واسطی اہل صفہ کی اور شب کو دور کرتی قرآن کا پس اونکو بہیجا تہا حضرت نی طرف اہل نجد کے
تاکہ دعوت کرین اونکو طرف اسلام کی اور پڑہین اونپر قرآن پس جب اوتری وہ بیر معونہ پر کہ وہ ایک موضع ہی درمیان مکہ اور عسفان کے
قتل کیا اونکو عامر بن طفیل اور رعل اور ذکوان اور قارہ نی کہ نہ نجات پائی اونمین سی مگر کعب بن زید انصاری نی سو بہی اسطرح کہ ایک رمق اونمین
باقی تہی اور یارون نی گمان کیا کہ مر گئی پس وہ جیتی رہی یہانتک کہ دن خندق کی شہید ہوئی اور اونمین سی ایک عامر بن فہیرہ تہی کہ نہ پایا گیا
بدن انکا اونکو ملائکہ نی دفن کر دیا پس اوپر حضرت نی بہت غم کیا کہ انس کہتی تہی کہ ہمنی نہین دیکہا حضرت کو کہ غمگین ہوئی ہون کسی کی لیی مانند
غمگین ہونی کی اونپر اور حضرت اونکی قاتلون پر قنوت مین بددعا کرتی رہی مہینی بہر تک اور یہ واقعہ سن چار ہجری مین درپیش ہوا ح ع

الفصل الثانی فصل دوسری

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَنَتَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

شهرًا متتابعًا في الظهر والعصر والمغرب والعشاء وصلاة الصبح إذا قال سمع الله لمن حمده
من الركعة الآخرة يدعو على أحياء من بني سليم على رعل وذكوان وعصية ويؤمن من خلفه رواه أبو داود
روایت ہی ابن عباس سی کہ کہا قنوت پڑہی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی مہینا بہر متصل یعنی ہر روز بیچ ظہر کی اور عصر کی اور مغرب کی
اور عشا کی اور نماز صبح کی جبوقت کہ کہتی لفظ سمع اللہ لمن حمدہ کو آخر کی رکعت مین بد دعا کرتی اوپر کتنی قبیلون کی بنی سلیم سی رعل پر
اور ذکوان پر اور عصیہ پر اور آمین کہتی جو پیچہی ہوتی یعنی مقتدی روایت کی یہ ابوداود نی **ف** یہ حدیث دلالت کرتی ہی اسپر کہ قنوت
فرضون مین نہین ہی ہر اوقات مین بلکہ جب اوترے مسلمانوں پر حادثہ قسم قحط یا غلبہ دشمن وغیرہ ذالک سی تو پڑہی ۔ ع ۔ **وعن**
أنس أن النبي صلى الله عليه وسلم قنت شهرًا ثم تركه رواه أبو داود والنسائي اور روایت ہی انس سی کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نی
قنوت پڑہی مہینا بہر یعنی بعد رکوع کی پہر چہوڑ دیا اسکو یعنی فرضون مین بالکل پڑہنی چہوڑ دی یا بعد رکوع کی پڑہنی چہوڑ دی روایت کی یہ
ابوداود اور نسائی نی **ف** اکثر اہل علم اسی پر ہین کہ نہین ہی قنوت نماز صبح مین مانند نمازون سوای ترک سند اونکی یہ حدیث ہی اور اور حدیثین بہت سی
کہ دلالت کرتی ہین ترک قنوت پر چنانچہ مرقات مین تفصیل مذکور ہی جو چاہی دیکہ لی اور مالک اور شافعیہ کہتی ہین کہ قنوت پڑہی نماز صبح مین ہمیشہ
اور سب نمازون مین پڑہی اگر واقع ہو کوئی حادثہ ۔ ع ۔ **وعن** أبي مالك الأشجعي قال قلت لأبي يا أبت إنك
قد صليت خلف رسول الله صلى الله عليه وسلم وأبي بكر وعمر وعثمان وعلي ههنا بالكوفة
نحوًا من خمس سنين أكانوا يقنتون قال أي بني محدث رواه الترمذي والنسائي وابن ماجة
اور روایت ہی ابی مالک اشجعی سی کہ کہا مین نی واسطی باپ اپنی کی ای باپ میری تحقیق پڑہی تو نی نماز پیچہی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی
اور ابوبکر رض اور عمر رض اور عثمان رض کی اور علی رض کی پیچہی اسی جگہ یعنی کوفہ مین قریب پانچ برس کی کیا تہی وہ قنوت پڑہتی کہا ای بیٹی میری قنوت
بدعت ہی روایت کی یہ ترمذی اور نسائی اور ابن ماجہ نی **ف** یعنی ابومالک نی اپنی باپ سی پوچہا کہ کیا حضرت اور خلفاء اربعہ رض قنوت پڑہتی تہی
صبح کی نماز مین اور اور نمازون مین جیسی کہ اب بعض آدمی پڑہتی ہین انہون نی کہا ای بیٹی میری یہ جو لوگ پڑہتی ہین اور مواظبت اسپر کرتی ہین
بدعت ہی اور حضرت نی اسکو پڑہا نہ تہا سوای ایک مہینی کی بعد ازان ترک کیا جیسی کہ اوپر گذرا یہ حدیث دلیل ہی امام ابوحنیفہ کی اور شافعیہ کہتی ہین
کہ روایتیں قنوت نہ پڑہنی کی سب ضعیف ہین لیکن ملا علی قاری نی خوب خوب جواب دیی ہین اور خلفاء اربعہ رض سی اکثر روایتیں اسیطرح کی نقل کی ہین
جو چاہی انکی شرح مین اس مقام کو دیکہ لی ۔ ع ۔

الفصل الثالث فصل تیسری

عن الحسن أن عمر بن الخطاب
جمع الناس على أبي بن كعب فكان يصلي لهم عشرين ليلة ولا يقنت بهم إلا في النصف الباقي فإذا
كانت العشر الأواخر تخلف فصلى في بيته فكانوا يقولون أبق أبي رواه أبو داود وسئل أنس بن مالك
عن القنوت فقال قنت رسول الله صلى الله عليه وسلم بعد الركوع وفي رواية قبل الركوع وبعده رواه ابن ماجة
روایت ہی حسن بصری سی یہ کہ عمر بن الخطاب نی جمع کیا لوگون کو ابی بن کعب پر پس تہی ابی نماز پڑہاتی اونکو بیس راتون کو اور نہ قنوت پڑہاتی تہی
مگر ساتہ اونکی مگر پیچہی آدہی اخیر رمضان کی پس جبکہ ہوتا دہا آخر کا پیچہی رہتا ابی پس پڑہتی نماز یعنی تراویح اپنی گہر مین پس کہتی لوگ بہاگ
گئی ابی روایت کی یہ ابوداود نی اور پوچہی گئی انس بن مالک یعنی قنوت کی ہی پس کہا قنوت پڑہتی تہا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم
پیچہی رکوع کی اور ایک روایت مین ہی کہ قنوت پڑہتی تہا پہلی رکوع کی اور پیچہی اوسکی روایت کی یہ ابن ماجہ نی **ف** جبکہ

چونکہ ابی بن کعب کو حفظ کیا تہا اونہون نی تمام قرآن حضرت کی زمانہ مین اور یہی تاریخ ہی کہ سید القرا کہلاتی تہی یعنی رمضان مین نکل گیا تو یا اکیلے
مین یا مہجور مین لوگون کی اور لوگ اونکا اقتدا کرتی امید دونون حدیثین حسن بصری کی دلیل ہین شافعیہ کی جو پہلی دلیل ہی اسپر کہ قنوت مسنون ہی
رمضان کی نصف آخر مین اور مشائخ ہماری کہتی ہین کہ حدیثین قنوت پڑہنی کی وتر مین مطلق یعنی بغیر تخصیص رمضان کی بہت آئی ہین پس عمل اونپر اولی ہو واجب
ہوگا اور وتر ہمیشہ پڑہی جاتی بے خصوص ساتہ رمضان کی نہین پس قنوت بہی ہمیشہ پڑہنی چاہیی اور دوسری حدیث دلیل ہی اوپر ہونی قنوت کی
بعد رکوع کی پس اوسکا جواب ہماری علما یہ دیتی ہین کہ حدیثین بیچ قنوت پڑہنی کی پہلی رکوع کی بہت آئی ہین اور عمل صحابہ کا بہی موافق اوسکی عمل کیا
ہی اور جو کہ بعد رکوع کی آئی ہین تعداد ایک صحابی کی ہین نہ ہمیشہ کذا ذکر الشیخ اور ملا علی قاری نے حرز مین لکہا ہی کہ قنوت پڑہنا ابی کا شاید تقیید تہا ساتہ نصف
آخری کی کنارہ پہ اپنی کر ساتہ سند صحیح کی حضرت عمر رضی سے آیا ہی کہ سنت ہی جبکہ آدہا رمضان گذر چکی یہ کہ لعنت کری کافرون پر وتر مین اور لوگون نے
سنا بہت دی ابی کو ساتہ غلام بہاگنی والی کی واسطی مکروہ جاننی اس فعل کی اونسی اور شاید کہ ابی بسبب عذر کی گہر مین نماز پڑہتی تہی اور عمدہ یہ تہا
کہ اخیر دہی مین وہ خلوت اختیار کرتی تہی تاکہ حاصل ہو وہی کمال خلوت مین جو کہ نہ حاصل ہوتا تہا جلوت مین اور قنوت پڑہی حضرت نی بعد رکوع کی
کہا ابن ہمام نی کہ مراد اس سی یہ ہی کہ تہا یہ ایک مہینہ فقط یعنی صبح مین ساتہ دلیل اوس حدیث کی کہ صحیحین مین ہی [illegible] چنانچہ اوپر گذر چکی
اور ایک روایت مین پہلی رکوع کی یعنی وتر مین اور بعد اوسکی یعنی صبح مین بوقت قنوت حادثہ کی اس سی حاصل ہو جاتی ہی تطبیق حدیثون کی واللہ اعلم

باب قیام شہر رمضان

یہ باب ہی بیچ بیان قیام کرنے کے مہینے رمضان مین ف قیام سے مراد ہے جاگنی ہی راتون کو عبادت کی لیی یعنی نماز تراویح اور تلاوت قرآن وغیرہا کی لیی ۱۲ ع

الفصل الاول

فصل پہلی

عن زيد بن ثابت ان النبي صلى الله عليه وسلم اتخذ حجرة في المسجد من حصير فصلى فيها ليالي حتى اجتمع عليه ناس ثم فقدوا صوته ليلة وظنوا انه قد نام فجعل بعضهم يتنحنح ليخرج اليهم فقال ما زال بكم الذي رأيت من صنيعكم حتى خشيت ان يكتب عليكم ولو كتب عليكم ما قمتم به فصلوا ايها الناس في بيوتكم فان افضل صلوة المرء في بيته الا الصلوة المكتوبة متفق عليه

روایت ہی زید بن ثابت رضی سی کہ تحقیق نبی صلی اللہ علیہ وسلم نی بنایا حجرہ مسجد مین بوریی کا پس نماز پڑہی اوسمین یعنی نوافل سوای تراویح
کی کئی راتین یعنی رمضان مین یہانتک کہ جمع ہوی حضرت کی پاس لوگ یعنی پس تہی حضرت نکلتی حجری سی اور نماز پڑہتی جماعت سی تراویح
اور تراویح یہانتک کہ جمع ہوی یعنی بہت ہوی لوگ پہر نپایی آواز یعنی آہٹ حضرت کی ایک رات یعنی بسبب انکی کہ داخل ہوی حجری مین نہ
عبادت پڑہتی اونمون کی اور نہ نکلی طرف اونکی بعد تہوڑی دیر کی جیسی کہ عادت اونکی تہی اور گمان کیا لوگون نی کہ تحقیق حضرت سو رہی ہین پہر شروع
کیا بعض اونکی نی کہنکارنا تاکہ نکلین حضرت طرف اونکی اپنی نماز تراویح کی لیی جیسی کہ نکلتی تہی راتون گذشتہ مین پس فرمایا حضرت نی یعنی حجری
مین سی نکلکر اور فرمایا کہ ہمیشہ رہی ساتہ تمہاری سو وہ چیز کہ دیکہی مین نی کام تمہاری سی یعنی شدت حرص کی اوپر پڑہنی نماز تراویح کی جماعت
سی یہانتک کہ خوف کیا مین نی یہ کہ فرض کیجاوی تم پر یعنی اگر ہمیشہ پڑہنا تراویح کو جماعت سی تو فرض کیجاتی تم پر اور اگر فرض کی جاتی
تو نہ پڑہ سکتی اوسکو پس پڑہو نماز اپنی اے لوگو اپنی گہرون مین پس تحقیق بہترین نماز آدمی کی نماز اوسکی ہی گہر اوسکی مین سوای فرض
مسجد ہی مین نفل بہی روایت کی یہ بخاری اور مسلم نی ف حضرت نی مسجد نبوی مین حجرہ بوریی کا اعتکاف کی لیی بنایا تہا
معلوم ہوا کہ جائز ہی بنانا حجری کا مسجد مین بوریی کا یا مانند اوسکی کا لیکن شرط یہ ہی کہ نہ روکی جگہ زیادہ حاجت اپنی سی

والا حرام ہے اسلیے کہ زیادہ رغبت میں تنگی ہوگی مصلیوں پر لیکن وہ جگہ ایسی ہو کہ احتیاط رکھتی ہوں اور یک دوگی اگرچہ بہت سی ہے
اور یہ بات بھی قرینہ ہے کہ اگر لوگ بہت سے ہوں کی مسجد میں تو نہیں محتاج ہوتی کی اور جگہ کی کہ گھیرتی ہے انکی بیس شہر حرام اور یہ
تفصیل خوب ہی دلالت کرتی ہے اسپر کہ حرام ہے تنگی کرنی لوگوں پر بیچ مسجد حرام کے ایام حج میں اور آمین بیان ہے معرفانی حضرت ہوکہ
امت پیا اور دلیل ہے اسپر کہ تراویح جماعت سے سنت ہے اور یہ بیں نماز پڑھو گھروں میں کہ یہ بعید ہے ریا سے یہ امر استحباب کی لیے ہے اور اسلیے
کہ بہترین نماز آدمی کی نماز اسکی ہے گھر اوسکی میں یہ حکم عام ہے سب نوافل اور سنتوں کی لیے مگر وہ نوافل کہ شعار اسلام سے ہیں مانند کسوف
اور استسقا اور عید کی کہ وہ مسجد ہی میں افضل ہیں اور ظاہر یہ ہے کہ کعبہ اور مسجد نبوی مستثنیٰ ہیں واسطے مسافروں کی اسلیے کہ اونکو یہ کمال میسر
ہیں سب غنیمت جانیں نماز ادن میں قیاس کیا میں نے اسکو اسپر کہ کہا ہے ائمہ ہماری نے کہ طواف مسافرین کو افضل ہے نماز نفل سے واللہ اعلم

وَعَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُرَغِّبُ فِيْ قِيَامِ رَمَضَانَ مِنْ غَيْرِ اَنْ يَّاْمُرَهُمْ فِيْهِ بِعَزِيْمَةٍ فَيَقُوْلُ مَنْ قَامَ رَمَضَانَ اِيْمَانًا وَّاحْتِسَابًا غُفِرَ لَهٗ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهٖ فَتُوُفِّيَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالْاَمْرُ عَلٰى ذٰلِكَ ثُمَّ كَانَ الْاَمْرُ عَلٰى ذٰلِكَ فِيْ خِلَافَةِ اَبِيْ بَكْرٍ وَّصَدْرًا مِّنْ خِلَافَةِ عُمَرَ عَلٰى ذٰلِكَ رَوَاهُ مُسْلِمٌ

اور روایت ہے ابی ہریرہ سے کہ کہا تھے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم رغبت دلاتے
بیچ قیام رمضان کی یعنی تراویح کی بدون اسکی کہ حکم کریں صحابہ کو قیام رمضان میں ساتھ تاکید کی پس فرماتے جو شخص کہ قیام کرے رمضان کا
ساتھ اعتقاد صحیح کی اور واسطے طلب ثواب کی یعنی نہ واسطے دکھانے سنانے کی بخشی جاتی ہیں واسطے اوسکی وہ گناہ صغیرہ کہ پہلے کیے ہیں پس
وفات کیے گئی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم اور امر اسطرح پر تھا یعنی جو کوئی چاہتا واسطے ثواب کی بطور خود پڑھتا جماعت مقرر نہ تھی پھر امر
اسیطرح پر تھا بیچ خلافت ابی بکر رضی کی اور تھا امر ابتدای خلافت حضرت عمر رضی کی میں اسی طرح یعنی پیچھے اونہوں نے حکم جماعت کا کیا روایت
کی یہ مسلم نے ف جو شخص کہ قیام کرے یعنی شب بیداری کرے رمضان میں ساتھ عبادت کی یا مراد یہ ہے کہ تراویح پڑھے ساتھ اعتقاد کے
کہ یعنی اللہ تعالیٰ پر ایمان رکھتا ہو اور سچ جانتا ہو کہ قیام رمضان باعث نزدیکی اللہ تعالیٰ کا ہے + ع +

وَعَنْ جَابِرٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا قَضٰى اَحَدُكُمُ الصَّلٰوةَ فِيْ مَسْجِدِهٖ فَلْيَجْعَلْ لِبَيْتِهٖ نَصِيْبًا مِّنْ صَلٰوتِهٖ فَاِنَّ اللّٰهَ جَاعِلٌ فِيْ بَيْتِهٖ مِنْ صَلٰوتِهٖ خَيْرًا رَوَاهُ مُسْلِمٌ

اور روایت ہے جابر سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جس وقت کہ پڑھے ایک تمہارا نماز اپنی مسجد میں پس چاہیے کہ ٹھہراوے
گھر اپنی کی لیے حصہ نماز اپنی سے یعنی نفل اور سنتیں بلکہ قضا بھی گھر میں پڑھے پس تحقیق اللہ تعالیٰ گردانتا ہے بیچ گھر اوسکی کی سبب نماز
اوسکی کی بھلائی روایت کی یہ مسلم نے ف بھلائی یعنی توفیق نیک دیتا ہے گھر والوں کو اور برکت اوتارتا ہے اونکی رزقوں اور عمروں میں
اور تراویح اس سے مستثنیٰ ہے بالاتفاق اسلیے کہ ثابت ہوا ہے پڑھنا اوسکا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے مسجد میں اور اجماع ہوا ہے
صحابہ کا اوسپر اور اس حدیث کو اس باب میں جو لائے گویا اشارہ ہے اسپر کہ رمضان میں بھی کچھ نماز گھر میں پڑھنی چاہیے + ع ع +

اَلْفَصْلُ الثَّانِيْ فصل دوسری

عَنْ اَبِیْ ذَرٍّ قَالَ صُمْنَا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمْ يَقُمْ بِنَا شَيْئًا مِّنَ الشَّهْرِ حَتّٰى بَقِيَ سَبْعٌ فَقَامَ بِنَا حَتّٰى ذَهَبَ ثُلُثُ اللَّيْلِ فَلَمَّا كَانَتِ السَّادِسَةُ لَمْ يَقُمْ بِنَا فَلَمَّا كَانَتِ الْخَامِسَةُ قَامَ بِنَا حَتّٰى ذَهَبَ شَطْرُ اللَّيْلِ فَقُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ لَوْ نَفَّلْتَنَا

بنی کلب سے روایت کی یہ ترمذی اور ابن ماجہ نے اور زیادہ کیا رزین نے کہ بخشتا ہے ان لوگوں کو کہ مستحق ہو چکے ہیں آگ کی یعنی دوزخ
میں سے اور کہا ترمذی نے کہ سنا میں نے محمد یعنی بخاری کو کہ ضعیف کہتے تھے اس حدیث کو ف بقیع نام مقبرہ کا ہے مدینہ منورہ میں اور
مفصل اس حدیث میں نہیں مذکور ہوا ایک اور روایت میں آیا ہے کہ حضرت عائشہ رض کہتی ہیں کہ جب نہ پایا میں نے حضرت کو تو میں ڈھونڈھنے
میں نے اپنی پر کپڑے اپنے اور نکلی میں ڈھونڈھتی ہوئی نقش قدم حضرت کے پس ناگہاں وہ سجدہ کرنیوالے تھے بقیع میں پس دراز کیا سجدہ
یہاں تک کہ گمان کیا میں نے کہ حضرت نے وفات پائی پس جب سلام پھیرا التفات کیا طرف میری پس فرمایا کیا تھی تو ڈرتی یہ کہ ظلم کرے اللہ تجھ پر
اور رسول اوسکا یعنی تو نے یہ جانا کہ میں تیری باری میں کسی اور پاس گیا اور اس جملہ میں ذکر اللہ کا زینت اور حسن کلام کے لیے ہے اب آگے
حاصل حضرت عائشہ رض کے جواب کا یہ ہے کہ نہیں گمان کیا میں نے یہ کہ ظلم کیا ہو اللہ اور رسول اوسکے نے مجھ پر بلکہ گمان کیا میں نے یہ کہ تم ساتھ حکم
اللہ تعالیٰ کے یا ساتھ اجتہاد اپنے کے نکلے میری پاس سے واسطے کسی بیوی اپنی کے کہا ابن حجر نے کہ حضرت عائشہ رض اگر جواب میں نعم کہتیں تو ہوتا
کفر اسلیے اسطرح جواب دیا اور عذر بیان کیا پھر حضرت نے اونکی تسلی کے لیے عذر اپنے نکلنے کا بیان کیا کہ اللہ تعالیٰ نزول فرماتا ہے یعنی متوجہ
ہوتا ہے ساتھ رحمت عام کے طرف آسمان دنیا کے شب برات میں اسلیے کہ وہ رات مبارک ہے اور بنی کلب ایک قبیلہ ہے عرب میں کہ اونکی بہت
بکریاں بہت ہوتی تھیں پس فرمایا کہ جتنے اونکے بال ہیں اونسے بھی زیادہ گناہ لوگوں کے بخشے جاتے ہیں پس حاصل یہ کہ وقت اور ترقی برکات
اور تجلیات رحمانیہ کا تھا میں نے چاہا کہ اپنی امت کے لیے دعائے بخشش کی کروں اور یہ حدیث اگرچہ ضعیف ہے لیکن عمل کرنا حدیث ضعیف پر
فضائل اعمال میں بالاتفاق جائز ہے اور اس حدیث کو اس باب میں اسلیے مؤلف لایا کہ یہ رات بسبب زیادتی فضیلت کی مانند مقدمہ
قیام رمضان کی ہے ع • **وعن** زید بن ثابت قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم صلوٰۃ المرء فی بیتہ افضل
من صلوتہ فی مسجدی ھذا الا المکتوبۃ رواہ ابو داود والترمذی ت
اور روایت ہے زید بن ثابت سے کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز آدمی کی بیچ گھر اوسکے کے بہتر ہے نماز اوسکی سے اس مسجد میری میں
یعنی مسجد نبوی میں مگر فرض کہ وہ مسجد ہی میں پڑھنے بہتر ہیں روایت کی یہ ابو داود اور ترمذی نے ف مسجد نبوی میں ایک نماز کا ثواب برابر
ثواب ہزار نماز کے ہوتا ہے پس گھر میں نوافل پڑھنے وہاں کی نماز پڑھنے سے بھی بہتر ہیں اسلیے کہ بعید ہے ریا سے یہ حضرت نے اوسوقت فرمایا کہ
چند شب قیام رمضان میں کرکے ترک کیا اور عذر بیان کیا اور پھر فرمایا کہ جاؤ اور اپنے گھروں میں نماز پڑھو اور سند پکڑی ہے ساتھ اسکے امام مالک
اور ابو یوسف اور بعض شافعیہ وغیرہ نے کہ افضل نماز تراویح میں یہ ہے کہ اپنے گھروں میں تنہا پڑھے اور حضرت نے جو پڑھی ہے مسجد میں بیان جواز کے لیے
پڑھی ہے اور حکمت تھی اور ابو حنیفہ اور شافعی اور جمہور علما اور اونکے اور بعض مالکیہ وغیرہ کہتے ہیں کہ افضل ہے پڑھنا اوسکا مسجد میں جیسا کہ حضرت عمر
بن الخطاب نے اور اور صحابہ نے بعد اونکے مقرر کیا اور ہمیشہ رہا اوپر عمل مسلمانوں کا اسلیے کہ وہ شعار دین سے ہے اور مشابہ نماز عید کے ہے اور مختار
یہ ہے کہ اگر ایک آدمی پیشوا ہو کہ اوسکے سبب سے کثرت جماعت میں ہوتی ہے اوسکو چاہیے کہ مسجد میں پڑھے اور اگر ایسا نہیں ہے تو روا ہے
کہ گھر میں ادا کرے کذا فی کتب الفقہ ع • **الفصل الثالث** • **عن** عبد الرحمن بن عبد القاری
قال خرجت مع عمر بن الخطاب لیلۃ الی المسجد فاذا الناس اوزاع متفرقون یصلی الرجل لنفسہ ویصلی
الرجل فیصلی بصلوتہ الرھط فقال عمر انی لو جمعت ھؤلاء علی قاری واحد لکان امثل ثم عزم فجمعھم علی ابی بن
کعب قال ثم خرجت معہ لیلۃ اخری والناس یصلون بصلوۃ قارئھم قال عمر نعمت

اَلْبِدْعَةُ هٰذِهٖ وَالَّتِیْ تَنَامُوْنَ عَنْهَا اَفْضَلُ مِنَ الَّتِیْ تَقُوْمُوْنَ یُرِیْدُ اٰخِرَ اللَّیْلِ وَکَانَ النَّاسُ
یَقُوْمُوْنَ اَوَّلَهٗ رَوَاهُ الْبُخَارِیُّ ع روایت ہی عبدالرحمن بن عبد القاری سی کہ کہا نکلا مین ساتہ عمر بن الخطاب کی ایک رات
یعنی رمضان مین طرف مسجد کی پس ناگہان لوگ متفرق اور جدا جدا تہی یعنی وہ نفل پڑہتی تہی اوسمین بعد عشا رکی متفرق جیسا کہ بیان اوس
حال کا کیا کہ پڑہتا تہا ایک آدمی اکیلا اور نماز پڑہتا تہا ایک آدمی پس نماز پڑہتی تہی ساتہ نماز اوسکی کی ایک قوم یعنی اکیلی پڑہتی تہی اور
بعضی جماعت سی پس کہا حضرت عمر رضہ نی تحقیق مین اگر جمع کرون لوگون کو ایک قاری پر تو البتہ ہو بہتر پہر قصد کیا اور جمع کیا لوگون کو ابی
بن کعب پر یعنی اونکو امام سب کا کیا کہا عبدالرحمن نی کہ پہر نکلا مین حضرت عمر رضہ کی ساتہ ایک رات اور لوگ نماز پڑہتی تہی ساتہ نماز امام
اپنی کی یعنی ابی بن کعب کی کہا عمر رضہ نی اچہی بدعت ہی یہ اور وہ نماز کہ سورہتی ہو اوس سی یعنی غفلت کرتی ہو اوس سی بہتر ہی اوس نماز سی کہ قیام کرتی
ہو وہ کرنی آخر رات کا یعنی اس قول سی مراد اونکی یہ تہی کہ نماز تراویح کی آخر شب مین پڑہنی افضل ہی اول وقت پڑہنی سی اور تہی لوگ
پڑہتی اول رات روایت کی یہ بخاری نی ف اچہی بدعت ہی یعنی تقرر جماعت کا اچہی بدعت ہی نہ کہ اصل جماعت اسلیی کہ حضرت سی
ہو چکی ہی کہ حضرت نی ساتہ جماعت کی کئی بار ادا کی جیسا کہ گذرا اور حق یہ ہی جو کچہ کہ خلفاء راشدین نی کیا سنت ہی پس معنی بدعت کی یہان
اعتبار لغت کی ہین نہ اصطلاح فقہار کی + ح ح + وَعَنِ السَّائِبِ بْنِ یَزِیْدَ قَالَ اَمَرَ عُمَرُ اُبَیَّ بْنَ کَعْبٍ وَ
تَمِیْمًا الدَّارِیَّ اَنْ یَّقُوْمَا لِلنَّاسِ فِیْ رَمَضَانَ بِاِحْدٰی عَشَرَةَ رَکْعَةً وَکَانَ الْقَارِیُّ یَقْرَاُ بِالْمِئِیْنَ
حَتّٰی کُنَّا نَعْتَمِدُ عَلَی الْعَصَا مِنْ طُوْلِ الْقِیَامِ فَمَا کُنَّا نَنْصَرِفُ اِلَّا فِیْ فُرُوْعِ الْفَجْرِ رَوَاهُ مَالِکٌ
روایت ہی سائب بن یزید سی کہ کہا حکم کیا حضرت عمر رضہ نی ابی بن کعب کو اور تمیم داری کو کہ نماز پڑہا دین لوگون کو رمضان مین یعنی رات کو
گیارہ رکعتین اور تہا امام پڑہتا وہ سورتین کہ ہر ایک زیادہ سو آیتون سی ہین یہانتک کہ تہی ہم سہارا دیتی عصا پر بسبب دراز ہونی قیام کی پس
نہ پہرتی مگر نزدیک طلوع فجر کی روایت کی یہ مالک نی ف ابی اور تمیم کو حکم کیا یعنی کبہی وہ امام ہو کبہی وہ امام ہو پس احتمال ہی یہ کہ
اولا باری سی پڑہانی کا حکم کیا ہو رکعات مین یا راتون مین اور ساتہ گیارہ رکعت کی لکہا ہی علماء نی کہ صحت کو پہونچا ہی کہ قیام کرتی تہی
عمر رضہ کی عہد مین ساتہ بیس رکعتون کی پس شاید کبہی بیس رکعت پڑہتی ہون گی اور کبہی گیارہ یا بعضی راتون مین قصد تشبہ کا ساتہ
حضرت کی کیا ہو کہ حضرت سی گیارہ پڑہنی ثابت ہوئی ہین اونہون نی بہی گیارہ کا حکم دیا اور بعد اوسکی بیس قرار پائی ہون جیسی حضرت
سی ایک روایت مین بیس آئی ہین کہ تین رکعتین اوسمین وترون کی ہین اور سہارا دینی عصا پر نفلون مین تکیہ کرنا جائز ہی خصوصا وقت
حاجت کی + ح ح + وَعَنِ الْاَعْرَجِ قَالَ مَا اَدْرَکْنَا النَّاسَ اِلَّا وَهُمْ یَلْعَنُوْنَ الْکَفَرَةَ فِیْ رَمَضَانَ قَالَ وَ
کَانَ الْقَارِیُّ یَقْرَاُ سُوْرَةَ الْبَقَرَةِ فِیْ ثَمَانِ رَکَعَاتٍ فَاِذَا قَامَ بِهَا فِیْ ثِنْتَیْ عَشَرَةَ رَکْعَةً رَاَی النَّاسُ اَنَّهٗ قَدْ خَفَّفَ رَوَاهُ مَالِکٌ
روایت ہی اعرج سی کہ کہا نہین پایا مین لوگونکو کہ وہ لعنت کرتی تہی کافرونکو رمضان مین یعنی وترون مین رمضان کی کہا اور تہا پڑہنی والا
سورة البقرہ آٹہ رکعتون مین پس جسوقت کہ پڑہتا سورہ بقر کو بارہ رکعتون مین جانتی لوگ کہ ہلکی پڑہی روایت کی یہ مالک نی ف شاید کہ لعنت
اخیر رمضان مین تہا اس تقریر سی حاصل ہو جاتی ہی تطبیق حدیثون مین پس نہین منافی ہوتا اوس حدیث کی کہ ثابت ہوئی ہی حضرت عمر
سی کہ جب آدہا رمضان گذرتی یہ کہ لعنت کری کافرونکو وترون مین اور شاید سبب لعنت کا یہ تہا کہ جب کافرون نی تعظیم نہ کی اوس مہینی کی
اور اونکو اللہ تعالی نی بزرگ کیا یعنی اس مہینی کی اور ہدایت بیان کلام اللہ سی کہ اوسمین اترا اور مستحق ہوئی لعنت کی کہ بد دعا کی جاوی اونپر اور

نصف اخیر کی بددعا کرتی مین اشارہ ہی اونکی زوال پر اور انتقال کرنا اونکی اچھی حال سی طرف بری حال کی اور جاننا چاہیے کہ نہین ثابت ہوا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کی تراویح مین عدد معین بلکہ گیارہ بھی ثابت ہوئی ہین اور تیرہ بھی اور بیس بھی لیکن اجماع ہوا صحابہ کا بیس رکعت تراویح کی بیچ کتین ہین ۱۲ ح وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ ابْنِ اَبِيْ بَكْرٍ قَالَ سَمِعْتُ اَبِيْ يَقُوْلُ كُنَّا نَنْصَرِفُ فِيْ رَمَضَانَ مِنَ الْقِيَامِ فَنَسْتَعْجِلُ الْخَدَمَ بِالطَّعَامِ مَخَافَةَ فَوْتِ السَّحُوْرِ وَفِيْ اُخْرٰى مَخَافَةَ الْفَجْرِ رَوَاهُ مَالِكٌ اور روایت ہی عبداللہ بن ابی بکر سی کہ کہا سنا مین نی اپنی باپ کو کہ کہتی تہی ہم پہرتی رمضان مین قیام سی یعنی نماز تراویح کی سی پس جلدی کرتی خادمون کو کہانی کی واسطی خوف جاتی رہنی وقت سحر کی اور بیچ اور روایت کی واسطی خوف ہوجانی فجر کی روایت کی یہ مالک نی وَعَنْ عَائِشَةَ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ هَلْ تَدْرِيْنَ مَا فِيْ هٰذِهِ اللَّيْلَةِ يَعْنِيْ لَيْلَةَ النِّصْفِ مِنْ شَعْبَانَ قَالَتْ مَا فِيْهَا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ فَقَالَ فِيْهَا اَنْ يُّكْتَبَ كُلُّ مَوْلُوْدٍ مِنْ بَنِيْ اٰدَمَ فِيْ هٰذِهِ السَّنَةِ وَفِيْهَا اَنْ يُّكْتَبَ كُلُّ هَالِكٍ مِنْ بَنِيْ اٰدَمَ فِيْ هٰذِهِ السَّنَةِ وَفِيْهَا تُرْفَعُ اَعْمَالُهُمْ وَفِيْهَا تُنْزَلُ اَرْزَاقُهُمْ فَقَالَتْ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ مَا مِنْ اَحَدٍ يَدْخُلُ الْجَنَّةَ اِلَّا بِرَحْمَةِ اللّٰهِ تَعَالٰى فَقَالَ مَا مِنْ اَحَدٍ يَدْخُلُ الْجَنَّةَ اِلَّا بِرَحْمَةِ اللّٰهِ تَعَالٰى ثَلٰثًا قُلْتُ وَلَا اَنْتَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ فَوَضَعَ يَدَهُ عَلٰى هَامَتِهٖ فَقَالَ وَلَا اَنَا اِلَّا اَنْ يَّتَغَمَّدَنِيَ اللّٰهُ مِنْهُ بِرَحْمَتِهٖ يَقُوْلُهَا ثَلٰثَ مَرَّاتٍ رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ فِي الدَّعَوَاتِ الْكَبِيْرِ اور روایت ہی عائشہ رضی سی یہ کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نی فرمایا کیا جانتی ہی تو کہ کیا واقع ہوتا ہی اس رات مین یعنی رات ادہی شعبان کی مین یعنی شب برات مین کہا عائشہ نی کیا واقع ہوتا ہی اسمین یا رسول اللہ فرمایا اس رات مین یہ ہوتا ہی کہ لکہا جاتا ہی ہر پیدا ہونیوالا بنی آدم مین سی اس برس مین اور اس رات مین لکہا جاتا ہی ہر مرنیوالا بنی آدم سی اس برس مین اور اس رات مین اوٹہائی جاتی ہین عمل آدمیون کی اور اس رات مین اوترتی ہین رزق اونکی پس کہا حضرت عائشہ رضی نی یا رسول اللہ نہین کوئی کہ داخل ہو بہشت مین مگر ساتہ رحمت خدا تعالی کی پس فرمایا کہ نہین کوئی کہ داخل ہو بہشت مین مگر ساتہ رحمت اللہ تعالی کی تین بار فرمایا کہا مین نی اور نہ تم ای رسول خدا کی یعنی تم بہی بغیر اونکی رحمت کی بہشت مین نہین داخل ہونگی پس رکہا ہاتہ اپنا حضرت نی اپنی سر پر پہر فرمایا اور نہ مین یعنی مین بہی جنت مین نہین داخل ہونگا مگر یہ کہ ڈہانکی مجکو اپنی فضل و کرم سی اللہ ساتہ رحمت اپنی کی کہا اس کلمہ کو تین بار روایت کی بیہقی نی دعوات کبیر مین ف لکہا جاتا ہی یعنی دوبارہ بعد لکہنی کی لوح محفوظ مین اور اوٹہائی جاتی ہین عمل یعنی لکہی جاتی ہین اعمال صالحہ کہ اوٹہائی جاوینگی اس سال مین یعنی سال آیندہ مین ہر روز اور مراد رزق کی نازل ہونی سی لکہنا رزق کا ہی جیسا کہ حدیث مین آیا ہی کہ لکہی جاتی ہین اوسمین اجلین اور رزق اور لکہی جاتی ہین حاجی کہ اس سال مین حج کرینگی اور جب حضرت عائشہ رض نی سنا کہ اعمال صالحہ کہ سال بہر مین ہوتی ہین لکہی جاتی ہین پہلی کرنی کی سمجہین کہ داخل ہونا جنت مین ساتہ تقدیر الہی اور نفس اوسکی کی ہوتا ہی نہ بسبب عمل کی پس کہا یا رسول اللہ آخر تک اونکی سوال کا حضرت صلعم نی جواب دیا کہ سب اللہ ہی کی رحمت سی داخل ہوتی ہین جنت مین اور نہین معارض ہی اسکی قول اللہ تعالی کا وتلک الجنۃ التی اورثتموہا بما کنتم تعملون یعنی یہ جنت وہ ہی کہ دی گئی ہو اوسکو بسبب اوس چیز کی کہ تہی تم کرتی اسلیے کہ عمل سبب ظاہری ہی دخول جنت کا اور سبب حقیقی رحمت اللہ تعالی کی ہی نہ اور کچہ اور علاوہ اسکی یہ کہ عمل بہی منجملہ رحمت سی ہی بندہ کی پس بہر تقدیر نہین داخل ہوتا مگر ساتہ رحمت محض کی اور بعضون نی کہا ہی کہ داخل ہونا جنت کا بسبب رحمت کی ہی اور تفاوت درجات کا بسبب تفاوت اعمال کی ہی ۱۲ ت ت وَعَنْ اَبِيْ مُوْسَى الْاَشْعَرِيِّ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

قَالَ اِنَّ اللّٰہَ تَعَالٰی لَیَطَّلِعُ فِیْ لَیْلَةِ النِّصْفِ مِنْ شَعْبَانَ فَیَغْفِرُ لِجَمِیْعِ خَلْقِہٖ اِلَّا لِمُشْرِکٍ اَوْ مُشَاحِنٍ رَوَاہُ ابْنُ مَاجَةَ وَرَوَاہُ اَحْمَدُ عَنْ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ وَفِیْ رِوَایَتِہٖ اِلَّا اثْنَیْنِ مُشَاحِنٌ وَقَاتِلُ نَفْسٍ

اور روایت ہی ابی موسی اشعری سی اونی نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سی کہ فرمایا تحقیق اللہ تعالی البتہ متوجہ ہوتا ہی بیچ رات ادہوا کی شعبان ہی یعنی شب برات مین پس بخشتا ہی ساری مخلوقات اپنی مگر مشرک کو یا کینہ کرنی والی کو روایت کی یہ ابن ماجہ نی اور روایت کی احمد نی عبد اللہ بن عمرو بن العاص سی اور ایکی روایت مین یہ ہی مگر دو شخص کینہ کرنی والا اور جان کو مار ڈالنی والا ف حاصل یہ کہ اللہ تعالی درگذر کرتا بندون سی حقوق اپنی مگر کفر اور حق بندون کی کہ اونکو تاخیر دیتا ہی یہانتک کہ توبہ قبول کری اونکی یا عذاب کری اونکو اور کینہ کرنی والیکو یعنی بی جہت شرعی بسبب نفس امارہ کی اور بعضی روایتون مین یہ بہی زیادہ آیا ہی کہ نہین بخشتا ناتا کاٹنی والی کو اور بعضی مین ازار لٹکانی والی کو یعنی ٹخنون سی نیچی اور ماں باپ کی نافرمانی کرنی والی کو اور ہمیشہ شراب پینی والی کو اور بعضی مین زانی کو اور بعضی مین عشار کو یعنی محصول ظلم سی لینی والی کو اور ساحر اور کاہن اور عراف کو یعنی جو خبرین غیب کی دیوی اور صاحب عرطبہ کو یعنی باجا بجانی والی کو ع ح ﴿ وَعَنْ عَلِیٍّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِذَا کَانَتْ لَیْلَةُ النِّصْفِ مِنْ شَعْبَانَ فَقُوْمُوْا لَیْلَھَا وَصُوْمُوْا یَوْمَھَا فَاِنَّ اللّٰہَ تَعَالٰی یَنْزِلُ فِیْھَا لِغُرُوْبِ الشَّمْسِ اِلَی السَّمَاءِ الدُّنْیَا فَیَقُوْلُ اَلَا مِنْ مُّسْتَغْفِرٍ فَاَغْفِرَ لَہٗ اَلَا مُسْتَرْزِقٌ فَاَرْزُقَہٗ اَلَا مُبْتَلًی فَاُعَافِیَہٗ اَلَا کَذَا اَلَا کَذَا حَتّٰی یَطْلُعَ الْفَجْرُ رَوَاہُ ابْنُ مَاجَةَ اور روایت ہی حضرت علی سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی جسوقت کہ ہو رات ادہوا شعبان کی پس کہڑی ہو نماز اوس رات مین اور روزہ رکہو دن اوسکی کا یعنی پندرہوین تاریخ اسواسطی کہ اللہ تعالی نزول فرماتا ہی اوس رات مین وقت چہپنی آفتاب کی طرف آسمان نیچی کی پس فرماتا ہی خبردار ہو کوئی بخشش مانگنی والا ہی پس بخشون مین اوسکو خبردار ہو کوئی رزق مانگنی والا ہی پس رزق دون مین اوسکو خبردار ہو کوئی گرفتار بلا پس عافیت دون مین اوسکو آگاہ ہو ہی ایسا اور ایسا فرماتا رہتا ہی اللہ تعالی اوسکو یہانتک کہ نمودار ہو فجر ف اللہ تعالی نزول فرماتا ہی یعنی متوجہ ہوتا ہی ساتہ رحمت عام کی اور ایسا اور ایسا کنایہ ہی طرح طرح کی حاجتمندون سی جنانچہ ہی کوئی کچہ مانگنی والا پس دون مین اوسکو اور ہی کوئی غمگین پس شاد کردون اوسکو اسیطرح اور سمجہ لی اور اکثر سلف سی مانند عمر ابن الخطاب اور ابن مسعود وغیرہما کی منقول ہی کہ وہ پڑہتی یہ دعا اللھم ان کنت کتبتنا اشقیاء فامحہا واکتبنا سعداء وان کنت کتبتنا سعداء فاثبتنا فانک تمحو من تشاء وتثبت وعندک ام الکتاب اور پڑہنا اس دعا کا پندرہوین شعبان مین حدیث مین بہی آیا ہی لیکن حدیث قوی نہین کذا فی تفسیر السید معین الدین الصفوی اور اس دعا مین پہلی کتابت سی مراد کتابت معلقہ ہی کہ محکمہ بدلی نہین جاتی اور کتاب لآلی مین مذکور ہی کہ اس رات مین سو رکعتین ساتہ دس دس قل کی کہ دیلمی وغیرہ نی روایت کی ہین روایت موضوع ہی اور بعضی رسالون مین لکہا ہی کہ کہا علی بن ابراہیم نی کہ یہ جو احداث کی گئی ہی پندرہوین شعبان کی بیچ نماز یہ کہ سو رکعتین ہین اور ہر رکعت مین پڑہتی ہین دس دس قل اور اوسکو جماعت سی پڑہتی ہین اور اہتمام اوسکا جمعون اور عیدون سی زیادہ کرتی ہین نہین آئی اوسمین کوئی خبر اور نہ اثر مگر ضعیف یا موضوع اور نہ فریب کہا وی کوئی ساتہ ذکر کرنی صاحب قوت القلوب اور غیرہما کی اور عوام بسبب اس نماز کی بڑی فتنون مین پڑی ہین یہانتک کہ لازم کی ہی بسبب اسکی کثرت چراغان کی اور مترتب ہوتی اوسپر بہت سی فسق یہانتک کہ ڈری ہین اولیا خسف سی اور بہاگی ہین اوس سی طرف جنگلون کی اور اول حدوث اس نماز کا بیت المقدس مین چار سو اڑتالیس مین ہوا ہی اور کہا کہ مقرر ہی اسکو ائمہ صلوة الرغائب اور مانند اسکی وعاظ اماموں مساجد کی نی جال واسطی

جمع کرنی عوام کی وہ طلب کرنی برکت وغیرہ کی سو اوس کی تاکید کی بعد تیرہ سو برس کی اللہ تعالیٰ کی امید ہی کہ کوشش کی وہ ضرورت تیری
پاس کرنی میں سب جاتا رہا امر وسکا اور بالکل باطل ہوئی بیچ شہرون مصر اور شام کی بیچ اوائل سنہ آٹھ سو کی اور کہتا ہو میں یعنی ملا علی قاری کی
کہتی ہیں کہ جائز ہی عمل کرنا حدیث ضعیف پر اور علمار نی جو انکار کیا ہی اوسکا سبب تحقیق ہونی ہمکارت کی اوسکا کیا ہی یعنی یہ کہ اگر تیسا بغیر خرد بین
مذکورہ کی پڑھی جاتی ہی اور کہا ہی بعضون نی کہ اول حدوث چراغان کا قوم برامکہ سی ہوا کہ وہ پہلی آتش پرست تھی پس جبکہ مسلمان ہو ئی
داخل کیا اونہون نی اسلام میں ایسی چیز کو کہ وہم میں ڈالی کہ یہ سنت اور شعار دین سی ہی یعنی چراغان جلانی تکی اوس تو نکی وقت مقصود
اونکو عبادت کرنا آگ کا تھا اسواسطی کہ رکوع کرتی اور سجدہ کرتی ساتھ مسلمانون کی طرف اوس آگ کی اور نہین آیا شرع میں مستحب ہونا روشنی
چراغان کا واجب سی کسی جگہ اور یہ جو کرتی ہین عوام حاجی کہ چراغان زیادہ جلاتی ہین جبل عرفات اور مشعر حرام پر اور منی میں بھی
اسی قبیلہ سی ہی اور پیدا ہوا ہی طرطوسی نی جمع ہونا شب ختم میں بیچ تراویح کی اور نصب کرنا منبرون کا اور بیان کیا ہی کہ یہ بدعت بدی
تھا ہوا یعنی مالکی مذہب ہیں کہتی ہین کہ رحمت کری اللہ تعالیٰ طرطوسی کو کہ کیا دریافت کیا اوسنی حالانکہ تحقیق مبتلا ہوئی ہین ساتھ اسکی اہل حرمین
شریفین کی یہی یہانتک کہ راتون ختم کی میں دس ہوتا ہی اجتماع مردون کا اور عورتون کا اور لڑکون کا اور غلامونکا اسقدر کہ شیخ جمعیت
اور کسوت میں اور عیدین اور مترتب ہوتی ہین اوس پر فساد بہت اور منکرات نئی نئی اور کمنہ کرتی ہین چراغان کیطرف اور سجدہ کرتی ہین بیت اللہ شریف
کیطرف اور کمتری ہوتی طرح بیت آتش پرستون کی بیچ میں مطاف کی یہانتک کہ تنگ ہوتا ہی طواف کرنیوالون پر مکان اور تشویش ہوتی
ہین انکو اور ذکر کرنیوالون کو اور مصلیون کو اور قاریون قرآن کی کو اسوقت نسئال اللہ العفو والعافیۃ والغفران والرضوان انہ المستعان

باب صلوٰۃ الضحیٰ

باب ہی بیچ بیان نماز ضحی کی ضحی اور ضحوہ کی معنی میں چڑھنا دن کا پس اوسوقت کی نماز کو
نماز ضحی کہتی ہین اور ضحی کی دو نمازیں ہین ایک کو نماز اشراق کہتی ہین اور دوسری کو نماز چاشت یعنی بعد بلند ہونی آفتاب کی ایک دو
نیزہ کہ وقت نماز کا ہی اوسوقت نماز پڑہی تا قریب پہر کی ایک تو یہ وقت ضحی کا ہی اسکو عرف میں اشراق کہتی ہین اور دوسرا وقت یہ ہی
کہ خوب گرمی ہو اور دہوپ زمین پر پہیل جاوی ایسا کہ دوسرا پہر شروع ہو دوپہر تک اوسوقت کو بہی ضحی کہتی ہین اور عرف میں اسکو نماز
چاشت کہتی ہین اور عربی میں ضحوہ صغری اور ضحوہ کبری کہتی ہین چنانچہ نسائی میں ایک حدیث آئی ہی ماحاصل اوسکا یہ ہی کہ جب آفتاب
مشرق کی جانب ایسا ہوتا کہ جیسا عصر کی وقت مغرب کی جانب ہوتا ہی تو حضرت صلی اللہ علیہ وسلم دو رکعت پڑہتی تہی اور جیسا
مشرق کی جانب ایسا ہوتا کہ جیسا ظہر کی وقت مغرب کی جانب ہوتا ہی تو چار رکعت پڑہتی پس اس سی معلوم ہوا کہ ضحی کی دو نمازیں
ہین اور ادنی درجہ اشراق کی دو رکعتین ہین اور اکثر چھ اور چاشت کی ادنی دو ہین اور اکثر بارہ اور مختار نزدیک اکثر علمار کی چار رکعت
ہین بلکہ حدیثین اوسکی صحیح تر اور اخبار و آثار اوسمین اکثر ہین اور حدیثین اور آثار بیچ فضیلت ضحی کی بہت آئی ہین اور اکثر علما
اوسکی استحباب کی میں مختار قول یہی ہی اور شیخ ولی الدین بن عراقی نی کہا ہی کہ صحیح حدیثین مشہور بیچ باب صلوۃ ضحی کی بہت
آئی ہین یہانتک کہ کہا ہی محمد بن جریر طبرانی نی کہ اخبار اس باب میں درجہ تواتر معنوی کو پہونچتی ہین اور قاضی ابو بکر نی کہا ہی کہ یہ
نماز اگلی انبیاء اور رسولون کی ہی اور سیوطی لایا ہی دیلمی سی کہ اوسنی نقل کی حدیث ابو ہریرہ کی کہ صلوۃ ضحی اکثر صلوۃ داؤد کی تہا
اور ابن نجار حدیث ثوبان سی لایا ہی کہ نماز ضحی ایسی نماز ہی کہ محافظت کرتی تہی اوسپر آدم علیہ السلام اور نوح علیہ السلام اور ابراہیم
علیہ السلام اور موسی علیہ السلام اور عیسی علیہ السلام صلوات اللہ وسلامہ علیہم اجمعین + مولانا + ح +

الفصل الاول

نفس بی عن أُمِّ هَانِئٍ قَالَتْ إِنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَخَلَ بَيْتَهَا يَوْمَ فَتْحِ مَكَّةَ فَاغْتَسَلَ وَصَلَّى ثَمَانِيَ رَكَعَاتٍ فَلَمْ أَرَ صَلٰوةً قَطُّ أَخَفَّ مِنْهَا غَيْرَ أَنَّهُ يُتِمُّ الرُّكُوْعَ وَالسُّجُوْدَ وَقَالَتْ فِي رِوَايَةٍ أُخْرٰى وَذٰلِكَ ضُحًى مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ۔ روایت ہے ام ہانی سے کہ تحقیق نبی صلی اللہ علیہ وسلم آئے انکی گھر میں دن فتح مکہ کے پس نہائے اور نماز پڑھی آٹھ رکعتیں پس نہیں دیکھی میں نے کوئی نماز کبھی بہت سبک اوس نماز سے لیکن پورا کرتے تھے رکوع اور سجدہ اور کہا ام ہانی نے اور روایت میں اور یہ نماز چاشت کی تھی روایت کی یہ بخاری اور مسلم نے ف ام ہانی بہن ہیں حضرت علیؓ کی اور نام انکا فاختہ ہے اور آٹھ رکعتیں ساتھ دو سلاموں کے یا چار سلاموں کے پڑھیں اور ہلکی پڑھیں یعنی سورت دراز اور تسبیحات وغیرہ بہت نہیں پڑھیں

وعن مُعَاذَةَ قَالَتْ سَأَلْتُ عَائِشَةَ كَمْ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّيْ صَلٰوةَ الضُّحٰى قَالَتْ أَرْبَعَ رَكَعَاتٍ وَيَزِيْدُ مَا شَاءَ اللّٰهُ رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہے معاذہ سے کہ کہا پوچھا میں نے حضرت عائشہؓ سے کہ کتنی رکعتیں پڑھتے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نماز ضحی کی کہا چار رکعتیں اور زیادہ پڑھتے جسقدر چاہتا اللہ تعالی روایت کی یہ مسلم نے ف جسقدر چاہتا اللہ اور زیادہ بہت سی زیادہ یہ نماز کسی روایت میں نہیں آئی اور یہ حدیث دونوں وقت کی نماز کو محتمل ہے ضحوہ صغری کو بھی اور ضحوہ کبری کو بھی یعنی اشراق اور چاشت کو اور احیاء میں لکھا ہے کہ لائق ہے یہ کہ پڑھے ان میں والشمس اور واللیل اور والضحی اور الم نشرح ۱۲ ش ۴ مولانا

وعن أَبِيْ ذَرٍّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصْبِحُ عَلٰى كُلِّ سُلَامٰى مِنْ أَحَدِكُمْ صَدَقَةٌ فَكُلُّ تَسْبِيْحَةٍ صَدَقَةٌ وَكُلُّ تَحْمِيْدَةٍ صَدَقَةٌ وَكُلُّ تَهْلِيْلَةٍ صَدَقَةٌ وَكُلُّ تَكْبِيْرَةٍ صَدَقَةٌ وَأَمْرٌ بِالْمَعْرُوْفِ صَدَقَةٌ وَنَهْيٌ عَنِ الْمُنْكَرِ صَدَقَةٌ وَيُجْزِئُ مِنْ ذٰلِكَ رَكْعَتَانِ يَرْكَعُهُمَا مِنَ الضُّحٰى رَوَاهُ مُسْلِمٌ

اور روایت ہے ابی ذر سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ صبح ہوتی ہے لازم ہوتا ہے اوپر ہر ہڈی ایک تمہاری کے صدقہ پس ہر تسبیح یعنی سبحان اللہ کہنا صدقہ ہے اور تحمید یعنی الحمد للہ کہنا صدقہ ہے اور ہر تہلیل یعنی لا الہ الا اللہ کہنا صدقہ ہے اور تکبیر یعنی اللہ اکبر کہنا صدقہ ہے اور امر کرنا ساتھ نیکی کے صدقہ ہے اور منع کرنا برائی سے صدقہ ہے اور کفایت کرتی ہیں ان سب سے دو رکعتیں کہ پڑھے انکو وقت ضحی کے روایت کی یہ مسلم نے ف یعنی صبح کو جو ہر ہڈی سالم ہوتی ہے آفات سے اور لائق ہوتی ہے کاروبار کے تو اوسکے شکرانہ کی صدقہ دینا ہر ایک کو لازم ہوتا ہے پس یہ کلمات وغیرہ صدقہ ہوتے ہیں اور شکرانہ اونکا ادا ہو جاتا ہے اور کافی ہوتی ہیں ان سب سے دو رکعتیں ضحی کی یعنی انسے شکرانہ ادا ہو جاتا ہے حاجت اونکی نہیں رہتی اسلیے کہ نماز مشتمل ہے تمام اعضای بدن کا پس قائم ہوتا ہے ہر عضو ساتھ شکرانہ اپنی کے پس لائق ہے کہ مداومت کرے اسپر اور یہ حدیث بھی محتمل ہے دونوں نمازوں پر یعنی اشراق اور چاشت پر لیکن ظاہر مراد اوس سے اشراق ہے

وعن زَيْدِ بْنِ أَرْقَمَ أَنَّهُ رَأٰى قَوْمًا يُصَلُّوْنَ مِنَ الضُّحٰى فَقَالَ لَقَدْ عَلِمُوْا أَنَّ الصَّلٰوةَ فِيْ غَيْرِ هٰذِهِ السَّاعَةِ أَفْضَلُ إِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ صَلٰوةُ الْأَوَّابِيْنَ حِيْنَ تَرْمَضُ الْفِصَالُ رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہے زید بن ارقم سے کہ تحقیق دیکھا اونہوں نے ایک قوم کو کہ نماز پڑھتی ہے وقت ضحی کے پس کہا تحقیق جانتے ہیں یہ لوگ یعنی احادیث و اخبار سے کہ تحقیق نماز غیر اس وقت میں بہتر ہے یعنی ثواب اوسکا بہت ہوتا ہے تحقیق رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا نماز بہت رجوع کرنے والوں کی طرف اللہ کی اوس وقت کہ گرم ہوں بچے اونٹوں کے یعنی ریت سے انکی روایت کی یہ مسلم نے ف جانتے ہیں لوگ یعنی زید نے انکار کیا اونپر کہ اول وقت نماز چاشت پڑھتے تھے اور نہ صبر کیا وقت گرمی تک یہ نماز پڑھتے ہیں باوجود علم انکے کے ساتھ اسکے کہ نماز غیر اس وقت میں افضل ہے اور گرم ہوں بچے اونٹوں کے یعنی جس وقت کہ شدت گرمی تک

گرم ہو جاوی کہ اونٹون کی بچون کی پانون جلنی لگین اوس وقت نماز چاشت کی پڑہنی بہتر ہی اسلیے کہ گرمی تریب ٹہیک دوپہر دن آنی کی ہوتی ہی اور اسوقت مین نفس اپنی ہی کہ ہوت دل چاہتا ہی آرام کرنیکو پس اسوقت ایسا ہی کہ نہین پڑہتی مگر جو کہ رجوع کرتی ہین درگاہ حق مین اور نام

اس نماز کا صلوٰۃ الاوابین معلوم ہوا اور اس حدیث سی صریح معلوم ہوا وقت چاشت کا + ع + و مولانا + **الفصل الثانی**

فصل دوسری **عن** اَبِی الدَّرْدَاءِ وَاَبِی ذَرٍّ قَالَا قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ عَنِ اللّٰہِ تَبَارَكَ وَتَعَالٰی اَنَّہٗ قَالَ یَا ابْنَ اٰدَمَ ارْكَعْ لِیْ اَرْبَعَ رَكَعَاتٍ مِّنْ اَوَّلِ النَّهَارِ اَكْفِكَ اٰخِرَهٗ رَوَاهُ التِّرْمِذِیُّ وَرَوَاهُ اَبُوْدَاؤدَ وَالدَّارِمِیُّ عَنْ نُعَیْمِ بْنِ هَمَّارٍ الْغَطْفَانِیِّ وَاَحْمَدُ عَنْهُمْ

روایت ہی ابی درداء اور ابی ذر سی کہ کہا دونون نی فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی درحالیکہ نقل کرنیوالی تہی جناب باری تعالیٰ سی کہ وہ فرماتا ہی ای بیٹی آدم کی پڑہ خاص میری لیے چار رکعتین اول دن مین کفایت کرونگا تجکو اس دن کی شام تک روایت کی ترمذی نی اور روایت کی ابو داود اور دارمی نی نعیم بن ہمار غطفانی سی اور احمد نی ان سب سی **ف** کفایت کرونگا تیری حاجتونکو اور دفع کرونگا اوس چیز کو کہ برا جانتا ہی تو یعنی دل اپنا فارغ رکہ میری عبادت کی لیے اول روز مین فارغ رکہونگا دل تیرا آخر روز تک بسبب حاجت روائی تیری کی من کان للہ کان اللہ لہ اور یہ چار رکعتین اشراق کی ہین یا چاشت کی + ع + **وعن** بُرَیْدَةَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ فِی الْاِنْسَانِ ثَلٰثُمِائَةٍ وَّسِتُّوْنَ مَفْصِلًا فَعَلَیْہِ اَنْ یَّتَصَدَّقَ عَنْ كُلِّ مَفْصِلٍ مِّنْہُ بِصَدَقَةٍ قَالُوْا وَمَنْ یُّطِیْقُ ذٰلِكَ یَا نَبِیَّ اللّٰہِ قَالَ النُّخَاعَةُ فِی الْمَسْجِدِ تَدْفِنُهَا وَالشَّیْءُ تُنَحِّیْہِ عَنِ الطَّرِیْقِ فَاِنْ لَّمْ تَجِدْ فَرَكْعَتَا الضُّحٰی تُجْزِئُكَ رَوَاهُ اَبُوْدَاؤدَ اور روایت ہی بریدہ سی کہ کہا سنا مین نی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو کہ فرماتی تہی کہ آدمی مین تین سو ساٹھ بند ہین پس آدمی پر لازم ہی یہ کہ تصدق کری بدلی ہر بند اپنی کی صدقہ کہا صحابہ نی کون ہی کہ طاقت رکہی ای نبی اللہ کی فرمایا تہوک کہ مسجد مین پڑا ہو دفن کر دینا اوسکا یعنی یہ بہی ایک صدقہ ہی اور دور کر دینا ایک چیز کا راہ سی یعنی موذی چیز کا مانند نجاست اور پتہر اور کانٹی کی یہ بہی ایک صدقہ ہی پس اگر نپاوی تو یعنی کوئی چیز صدقون مین سی بقدر تین سو ساٹھ کی پس دو رکعتین ضحی کی پڑہنی کفایت کرتی ہین تجکو یعنی بہر احتیاج اور صدقہ کی نہین ہی روایت کی یہ ابو داود نی **ف** لازم سی مراد تاکید ہی نہ وجوب شرعی اسلیے کہ کسینے وجوب نہین کہا ہی دو رکعتون ضحی کی کو اور صدقات مذکورہ کو اگرچہ وجب ہی شرعًا اور عقلًا شکر اللہ کی نعمتون پر اجمالًا او تفصیلًا اور اس حدیث مین اشارہ ہی طرف نماز اشراق کی + ع + و مولانا + **وعن** اَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَنْ صَلَّی الضُّحٰی ثِنْتَیْ عَشْرَةَ رَكْعَةً بَنَی اللّٰہُ لَہٗ قَصْرًا مِّنْ ذَهَبٍ فِی الْجَنَّةِ رَوَاهُ التِّرْمِذِیُّ وَابْنُ مَاجَةَ وَقَالَ التِّرْمِذِیُّ هٰذَا حَدِیْثٌ غَرِیْبٌ لَّا نَعْرِفُہٗ اِلَّا مِنْ هٰذَا الْوَجْہِ اور روایت ہی انس سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی جو پڑہی وقت ضحی کے بارہ رکعتین بناتا ہی اللہ اوسکی لیے محل سونیکا بہشت مین روایت کی یہ ترمذی نی اور ابن ماجہ نی اور کہا ترمذی نی کہ یہ حدیث غریب ہی نہین پہچانتی ہم اسکو یعنی اسکی اسناد کو مگر اسی وجہ سی یعنی جو کہ ذکر کی ترمذی نی اپنی کتاب مین + **وعن** مُعَاذِ بْنِ اَنَسٍ الْجُهَنِیِّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَنْ قَعَدَ فِیْ مُصَلَّاهُ حِیْنَ یَنْصَرِفُ مِنْ صَلٰوةِ الصُّبْحِ حَتّٰی یُسَبِّحَ رَكْعَتَیِ الضُّحٰی لَا یَقُوْلُ اِلَّا خَیْرًا غُفِرَ لَہٗ خَطَایَاهُ وَاِنْ كَانَتْ اَكْثَرَ مِنْ زَبَدِ الْبَحْرِ رَوَاهُ اَبُوْدَاؤدَ

اور روایت ہی معاذ بن انس جہنی سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی جو شخص بیٹہا رہی یعنی ہمیشہ رہی اپنی نماز کی جگہ مین اوس وقت کہ پہری نماز صبح کی سی یہانتک کہ پڑہی دو رکعتین ضحی کی یعنی بعد طلوع اور بلند ہونی آفتاب کی نہ کہتا ہو یعنی اس بیچ مین اسکی مگر نیک بات تو بخشی جاتی ہین

اوسکی لیے گناہ اوسکی اگرچہ بہت ہوں جہاگ دریا کی سی روایت کی یہ ابو داود نے **ف** جو شخص بیٹھا رہے الخ ملا علی قاری کی شرح سے ایسا معلوم
ہوتا ہے کہ مراد یہ ہے کہ ہمیشہ مشغول رہے ذکر و فکر میں اور سوا نیک کاموں میں مثل سکہنے سکہلانے علم کی اور وعظ اور نصیحت کی اور طواف کرنے بیت اللہ
کی بعد فارغ ہونے کی نماز صبح سے یہانتک کہ پڑہے دو رکعت ضحی کی خواہ مسجد میں ہو خواہ گہر میں اور اسکی مابین میں سوای کلام نیک کی نکرے تو
بخشی جاتی ہیں صغیرہ گناہ اور احتمال ہے کہ کبیرہ بہی بخشی جاوین انتہی پس اونکی تقریر سے یہ معلوم ہوتا ہے کہ یہ جو فرمایا کہ بیٹھا رہے نماز کی جگہ یہ بطور
تمثیل کی فرمایا ہے اور مراد مشغول رہنا ذکر اللہ اور اچہے کاموں میں ہے اور حضرت شیخ رح نے لکہا ہے کہ مراد ضحی سے نماز اشراق کی ہے اور اور حدیث میں
ضحی سے احتمال اشراق اور چاشت دونوں کا ہے اور ظاہر حدیث سے یہ معلوم ہوتا ہے کہ یہ ثواب جب ہوتا ہے کہ نماز ہی کی جگہ بیٹھا رہے اور اگر اوٹھکر
خلوت میں جاکر مشغول عبادت میں ہو یہ ثواب نہیں پانے کا اور بیچ وصیتوں مشائخ کی مذکور ہے کہ اگر ڈر پریشانی کا ہو بار یا راہ یا دے خلوت میں جاوے
مشغول ہووے اور لکہا ہے علما نے کہ اس وقت میں قبلہ رخ بیٹہنے کو ہاتہ سے نہ دیوے اور اگر نیند آوے رفع کرے شیخ الاسلام شہاب الدین سہروردی نے
کہا ہے کہ عمل کرنا اوسکی دنیا میں فی الحال ہے نورانیت باطن کی ہوتی ہے یہ عمل ہے **الفصل الثالث** فصل تیسری

عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ حَافَظَ عَلٰى شُفْعَةِ الضُّحٰى غُفِرَتْ لَهٗ ذُنُوْبُهٗ وَاِنْ كَانَتْ مِثْلَ زَبَدِ الْبَحْرِ رَوَاهُ اَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ روایت ہے ابی ہریرہؓ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جو
محافظت کرے اوپر دو رکعت ضحی کی تو بخشی جاتی ہیں اوسکی لیے گناہ اوسکی اگرچہ ہوں مانند جہاگ دریا کی روایت کی یہ احمد و ترمذی اور ابن ماجہ نے

وَعَنْ عَائِشَةَ اَنَّهَا كَانَتْ تُصَلِّي الضُّحٰى ثَمَانِيَ رَكَعَاتٍ ثُمَّ تَقُوْلُ لَوْ نُشِرَ لِيْ اَبَوَايَ مَا تَرَكْتُهَا رَوَاهُ مَالِكٌ
اور روایت ہے عائشہ رض سے یہ کہ وہ تہیں پڑہتیں نماز ضحی کی آٹھ رکعتیں پہر کہتیں کہ اگر زندہ کیے جاوین میرے لیے ماں باپ میرے نہ چہوڑوں میں
اس نماز کو روایت کی یہ مالک نے **ف** یہ تعلیق بالمحال ہے ساتھ قصد مبالغہ کی کہ اس نماز کی لذت مجھے ایسی حاصل ہے کہ اگر میری ماں باپ بھی
جیوں باوجودیکہ اونکا زندہ ہونا محال ہے اور نہایت خوشی ہوتی ہے اونکی ملاقات کی تو بہی میں اس نماز کو نہ چہوڑوں اس میں رغبت دلانی ہے
اس نماز کی محافظت اور مداومت پر + ع + **وَعَنْ اَبِیْ سَعِيْدٍ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّي الضُّحٰى
حَتّٰى نَقُوْلَ لَا يَدَعُهَا وَيَدَعُهَا حَتّٰى نَقُوْلَ لَا يُصَلِّيْهَا رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ** اور روایت ہے ابی سعید سے کہ کہا تہے
رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم پڑہتے نماز ضحی کی یہانتک کہ کہتے ہم کہ نہ چہوڑینگے اسکو یعنی کبہی اور چہوڑتے اسکو یعنی کبہی یہانتک کہ کہتے ہم کہ نہ پڑہینگے
اس نماز کو روایت کی یہ ترمذی نے **ف** یعنی جیسی کہ عادت شریفہ تہی اور اکثر نوافل میں کہ ہمیشہ نکرتے تہے واسطے شفقت کی امت پر تا نہ
بن ہو جاوے اور حکم اسکی فرضیت کا نہ نازل ہو اور یہ حکم فعل آنحضرت ہی کا تہا کہ ایک نفل حضرت کی التزام سے فرض ہو جاتا تہا اور اگر امت
التزام کرے مستحب ہے + ع + **وَعَنْ مُوَرِّقٍ الْعِجْلِيِّ قَالَ قُلْتُ لِابْنِ عُمَرَ تُصَلِّي الضُّحٰى قَالَ لَا قُلْتُ فَعُمَرُ قَالَ
لَا قُلْتُ فَاَبُوْ بَكْرٍ قَالَ لَا قُلْتُ فَالنَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا اِخَالُهٗ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ** اور روایت ہے مورق عجلی سے کہ کہا کہا میں نے واسطے ابن عمرؓ
کے پڑہتے ہو تم ضحی کو کہا نہیں کہا میں نے پس عمرؓ یعنی وہ بہی پڑہتے تہے کہا نہیں کہا میں نے پس ابوبکرؓ یعنی وہ بہی پڑہتے تہے کہا نہیں
کہا میں نے پس نبی صلی اللہ علیہ وسلم کہا کہ نہیں گمان کرتا میں حضرت کو بہی روایت کی بخاری نے **ف** ابن عمرؓ نے جو اس نماز کی نفی کی تو
اوسکی یہ ہے کہ مراد اونکی یہ تہی کہ مسجد میں نہ پڑہتے تہے یا یہ کہ ابن عمرؓ کو فعل آنحضرت کا اور امر اونکا نہ پہونچا ہوگا یا ہمیشہ پڑہنے کا انکار
ہے ذہن میں کی نہیں کی اسیرہ واسطے خوف فرض ہو جانے کی اور اصل نماز یہ ثابت ہے حضرت سے بہت روایتوں سے کہا ملا علی حنفی نے کہ شک نہیں

نہین کرا وسکو گیا بعد حضرت کی خوف فرض ہو جانیکا پس صواب یہ ہی کہ کہا جاوی کہ موجبت کرنی اسپر مستحب ہی اور یہی مذہب ہی اکثر علمار اور مشائخ کا + ع +

باب التطوع

یہ باب ہی بیچ بیان نماز نفل کی **ف** اطلاق تطوع کا اکثر غیر رواتب پر یعنی غیر سنتون پر کیا گیا ہی + ح + اسکی وجہ تسمیہ کی حضرت شیخ نی ترجمہ مین لکہی ہی جو چاہی دیکہ لی

الفصل الاول

فصل پہلی **عن** اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لِبِلَالٍ عِنْدَ صَلٰوۃِ الْفَجْرِ یَا بِلَالُ حَدِّثْنِیْ بِاَرْجٰی عَمَلٍ عَمِلْتَہٗ فِی الْاِسْلَامِ فَاِنِّیْ سَمِعْتُ دَفَّ نَعْلَیْکَ بَیْنَ یَدَیَّ فِی الْجَنَّۃِ قَالَ مَا عَمِلْتُ عَمَلًا اَرْجٰی عِنْدِیْ اَنِّیْ لَمْ اَتَطَہَّرْ طُہُوْرًا فِیْ سَاعَۃٍ مِّنْ لَیْلٍ اَوْ نَہَارٍ اِلَّا صَلَّیْتُ بِذٰلِکَ الطُّہُوْرِ مَا کُتِبَ لِیْ اَنْ اُصَلِّیَ مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ

روایت ہی ابی ہریرہ سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی بلال کو وقت نماز فجر کی اے بلال بیان کر واسطہ میری بہت امید رکہا گیا عمل کہ کیا تو نی اسلام مین یعنی کونسا عمل ہی تیری پاس کہ امید اوسکی ثواب کی بہت رکہتا ہی اسلیے کہ تحقیق سنی مین نی آواز پاپوشون تیری کی آگی اپنی بہشت مین عرض کیا بلال نی کہ نہین کیا مین نی کوئی عمل کہ بہت امید رکہا گیا ہو نزدیک میری اس عمل سی کہ تحقیق مین نی نہین طہارت کی کوئی طہارت کسی وقت مین رات کو یا دن کو مگر نماز پڑہی مین نی ساتہ اوس طہارت کی اوسقدر کہ مقدر کی گئی میری لیے یہ کہ نماز پڑہون مین روایت کی یہ بخاری اور مسلم نی **ف** سنی مین نی آواز یہ ایک امر تہا کہ کشف کیا گیا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر عالم غیب سی نیند مین یا جاگتی مین یا دیکہا شب معراج مین اور آگی چلنا بلال کا ایسا تہا جیسی خادم چلتی مین مخدوموں کی آگی اور طہارت شامل ہی وضو اور غسل اور تیمم کو اور اس حدیث مین بیان ہی اوس نماز کی فضیلت کا کہ بعد وضو کی پڑہتی ہین کہ اوسکو شکر الوضو کہتی ہین + ع + **وعن** جَابِرٍ قَالَ کَانَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یُعَلِّمُنَا الْاِسْتِخَارَۃَ فِی الْاُمُوْرِ کُلِّہَا کَمَا یُعَلِّمُنَا السُّوْرَۃَ مِنَ الْقُرْاٰنِ یَقُوْلُ اِذَا ہَمَّ اَحَدُکُمْ بِالْاَمْرِ فَلْیَرْکَعْ رَکْعَتَیْنِ مِنْ غَیْرِ الْفَرِیْضَۃِ ثُمَّ لِیَقُلْ اَللّٰہُمَّ اِنِّیْ اَسْتَخِیْرُکَ بِعِلْمِکَ وَاَسْتَقْدِرُکَ بِقُدْرَتِکَ وَاَسْئَلُکَ مِنْ فَضْلِکَ الْعَظِیْمِ فَاِنَّکَ تَقْدِرُ وَلَا اَقْدِرُ وَتَعْلَمُ وَلَا اَعْلَمُ وَاَنْتَ عَلَّامُ الْغُیُوْبِ اَللّٰہُمَّ اِنْ کُنْتَ تَعْلَمُ اَنَّ ہٰذَا الْاَمْرَ خَیْرٌ لِّیْ فِیْ دِیْنِیْ وَمَعَاشِیْ وَعَاقِبَۃِ اَمْرِیْ اَوْ قَالَ فِیْ عَاجِلِ اَمْرِیْ وَاٰجِلِہٖ فَاقْدُرْہُ لِیْ وَیَسِّرْہُ لِیْ ثُمَّ بَارِکْ لِیْ فِیْہِ وَاِنْ کُنْتَ تَعْلَمُ اَنَّ ہٰذَا الْاَمْرَ شَرٌّ لِّیْ فِیْ دِیْنِیْ وَمَعَاشِیْ وَعَاقِبَۃِ اَمْرِیْ اَوْ قَالَ فِیْ عَاجِلِ اَمْرِیْ وَاٰجِلِہٖ فَاصْرِفْہُ عَنِّیْ وَاصْرِفْنِیْ عَنْہُ وَاقْدُرْ لِیَ الْخَیْرَ حَیْثُ کَانَ ثُمَّ اَرْضِنِیْ بِہٖ قَالَ وَیُسَمِّیْ حَاجَتَہٗ رَوَاہُ الْبُخَارِیُّ

اور روایت ہی جابر سی کہ کہا تہی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سکہاتی ہمکو دعا استخارہ کی بیچ سب کامون کی جیسی سکہاتی ہمکو سورۃ قرآن کی یعنی بہت اہتمام تہا اسکی سکہانی کا فرماتی جب قصد کری ایک تمہارا کسی کام کا پس چاہیے کہ پڑہی دو رکعتین سوای فرض کی پہر چاہیے کہ کہی یا الٰہی تحقیق مین طلب خیر کی کرتا ہون تجہسی ساتہ استعانت علم تیری کی اور طلب قدرت کی کرتا ہون یعنی اوپر پانی خیر کی اور حاصل کرنی اوسکی کی بواسطہ قدرت تیری کی اور مانگتا ہون تجہسی فضل تیری سی کہ بڑا ہی پس تحقیق تو قادر ہی یعنی ہر چیز پر اور نہین مین قادر یعنی کسی چیز پر مگر ساتہ قدرت تیری کی اور جانتا ہی تو اور نہین جانتا مین اور تو جاننی والا غیبون کا ہی یا الٰہی اگر تو جانتا ہی کہ یہ کام کہ مین قصد اوسکا کرتا ہون بہتر ہی میرے لیے دین میری مین اور دنیا میری مین اور زندگانی میری مین اور انجام کار میری مین یا فرمایا بیچ اس جہان کی اور اوس جہان کی پس مہیا کر اوسکو میری لیے اور آسان کر اوسکو میری لیے پہر برکت دی اوسمین میری لیے اور اگر جانتا ہی تو یہ کہ کام برا ہی میری لیے دین میری مین اور زندگانی میری مین اور انجام کار میری مین یا فرمایا اس جہان مین اور اوس جہان مین پس پہیر اوسکو مجہسی اور پہیر مجکو اوس سی اور مہیا کر میری لیے بہلائی جہان

پہر ہی اوسکا ساتہ ادسکی بیان کرنی کی اور نام لیوی حاجت اپنی کا یعنی بجای لفظ ہذا الامر کی روایت کی یہ بخاری نی ف ت
کہ جو کام مباح ہو اور تردد رکہتا ہو اوسکی بہلائی مین مانند سفر اور تجارت کی اور نکاح اور مانند اوسکی کی نہ مانند کہانی اور پینی وغیرہ کی کہ ان مین
استخارہ نہین چاہیی اور اگر وہ کام غیر معین ہو تو استخارہ اوس مین باعتبار تعین وقت کی یا حالت مخصوص کی ہوگا اور استخارہ نکیا جاوی تا کہ نیک باب
اور مستحب کی اور چہوڑنی حرام اور مکروہ کی پس استخارہ کی برکت سی جو بات کہ اوسکی حق مین مناسب ہوتی ہی او سپر دل قرار پکڑ جاتا ہی اور یہی
دو رکعت اگر دو رکعت سنتون معمولی اور تحیۃ المسجد اور شکر الوضو مین بہی پڑہ کر یہ دعا پڑہی جائز ہی لیکن اولی یہی ہی کہ دو رکعت جدی پڑہی
ساتہ نیت استخارہ کی اور جسوقت چاہی پڑہی سوای اوقات مکروہہ کی اور سورت جونسی چاہی پڑہی اور بعضی روایت مین ہی کہ قل یا اور قل ہو اللہ
پڑہی اور او ماجل امری مین لفظ او کا شک راوی کی لیی تہا یعنی راوی کو شک ہوا ہی کہ حضرت نی فی دینی و معاشی و عاقبۃ امری فرمایا ان
تینون لفظون کی جگہ عاجل امری وآجلہ فرمایا اور فضل یہ ہی کہ دونون جملہ پڑہی اور نام لیوی حاجت اپنی کا یعنی لفظ ہذا الامر کہ حدیث مین
واقع ہی بطریق عموم کی استخارہ کرنیوالی کی عبارت مین وہی امر خاص مذکور ہو مثل ہذا السفر و ہذا الاقامۃ اور مانند اوسکی کی اور جائز ہی کہ ہذا الامر
اور پہر نام حاجت کا لیوی اور ایک روایت مین استخارہ مختصر یہ منقول ہی اگر جلدی ہو یہ پڑہی اَللّٰہُمَّ خِرْ لِیْ وَاخْتَرْ لِیْ وَلَا تَکِلْنِیْ اِلٰی اِخْتِیَارِیْ
یعنی ای اللہ پسند کر میری اور اختیار کر میری یعنی جو مناسب جانی تو اور نہ سونپ مجکو طرف اختیار میری کی اور حضرت انس رضہ سی روایت ہی کہ فرمایا اونکو
پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ ای انس جو قصد کری تو کسی کام کا پس استخارہ کر اللہ تعالی سی اوسکی لیی سات بار پہر دیکہ کہ جو کچہ کہ تیری دل مین
القا ہو اوسمین خیرات کر کہ وہی بہتر ہی ؁ ع ح ؁ مغر

الفصل الثانی

فصل دوسری عَنْ عَلِیٍّ قَالَ حَدَّثَنِیْ اَبُوْبَکْرٍ وَصَدَقَ اَبُوْبَکْرٍ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ مَا مِنْ رَجُلٍ یُذْنِبُ ذَنْبًا ثُمَّ یَقُوْمُ فَیَتَطَهَّرُ ثُمَّ یُصَلِّیْ ثُمَّ یَسْتَغْفِرُ اللّٰہَ اِلَّا غَفَرَ لَہٗ ثُمَّ قَرَأَ وَالَّذِیْنَ اِذَا فَعَلُوْا فَاحِشَۃً اَوْ ظَلَمُوْا اَنْفُسَہُمْ ذَکَرُوا اللّٰہَ فَاسْتَغْفَرُوْا لِذُنُوْبِہِمْ رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ وَابْنُ مَاجَۃَ اِلَّا اَنَّ ابْنَ مَاجَۃَ لَمْ یَذْکُرِ الْاٰیَۃَ

روایت ہی حضرت علی رضہ سی کہ کہا حدیث کی مجکو ابو بکر رضہ نی اور سچ کہا ابو بکر رضہ نی کہا کہ سنا مین نی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتی
تہی نہین کوئی شخص کہ گناہ کری گناہ کر تا پہر کہڑا ہو پس وضو کری پہر نماز پڑہی پہر بخشش چاہی گناہون کی اللہ سی مگر کہ بخشتا ہی اللہ اوسکو
پہر پڑہی یہ آیت اور وہ لوگ کہ جسوقت کرتی ہین گناہ بیحیائی کی یعنی کبیرہ گناہ مانند زنا اور کہنی کلمہ کفر وغیرہ کی یا ظلم کرتی ہین اپنی جانون پر
یعنی صغیرہ گناہ کرتی ہین مانند بوسہ لینی اجنبی عورت یا لڑکی کی اور مساس کرنی کی اور نظر حرام کرنی کی اور مانند اوسکی کی یاد کرتی ہین اللہ کو
یعنی عذاب اوسکی کو پس طلب بخشش کی کرتی ہین واسطی گناہون اپنی کی روایت کی یہ ترمذی اور ابن ماجہ نی مگر یہ کہ ابن ماجہ نی نہین ذکر کی آیۃ
ف سچ کہا ابو بکر نی یہ جملہ معترضہ ہی بیان کیا اوسکو حضرت علی رضہ نی واسطی اظہار بزرگی اور نہایت سچی ہونی ابو بکر رضہ کی اور نہ واسطی سچی
ہونی بحکم نام حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نی صدیق رکہا تہا اور آیا ہی کہ عادت حضرت علی رضہ کی یہ تہی کہ قبول نکرتی تہی حدیث یہانتک کہ قسم دیتی
تہی راوی کو کہ وہ کہتا قسم ہی مین نی یون حضرت صلی اللہ علیہ وسلم سی سنا لیکن جب حضرت ابو بکر رضہ سی کوئی حدیث سنتی قبول کر لیتی بغیر قسم
اور پس وضو کری اور غسل افضل ہی اور ساتہ ٹہنڈی پانی کی اکمل ہی اور پہر نماز پڑہی یعنی دو رکعت پہلی رکعت مین قل یا پڑہی اور دوسری
مین قل ہو اللہ پس نماز کو نماز توبہ کہتی ہین اور پہر بخشش چاہی مراد بخشش چاہنی سی یہ کہ توبہ کری ساتہ ہمت کی اور اوس گناہ کو چہوڑ دی اور
ارادہ کری کہ آیندہ کبہی نکروںگا اور تدارک کری حقوق کا اگر اوسکی ذمہ پر ہو [illegible] پہر پڑہی حضرت نی یہ آیۃ بطور سند کی کہ اللہ تعالی نی

روایت ہے عبداللہ بن ابی اوفی سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جو شخص کہ ہووے اوسکو کوئی حاجت طرف اللہ کی یا طرف
کسی بنی آدم کی یعنی حاجت دینی یا دنیوی پس چاہیے کہ وضو کرے پس اچھا وضو کرے یعنی ساتھ رعایت آداب کے پھر پڑھے دو رکعتیں پھر تعریف
کرے اللہ تعالی پر اور درود بھیجے پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم پر پھر کہے نہیں کوئی معبود مگر اللہ بردبار بخشش کرنیوالا پاک ہے اللہ پروردگار
عرش بڑے کا اور سب تعریف واسطے اللہ کے ہے کہ پروردگار عالموں کا ہے سوال کرتا ہوں میں تجھی سے عمل کہ سبب اوترنے رحمت تیری کے ہوں
اور مانگتا ہوں عمل کہ حاصل اور لازم ہو سبب اونکے بخشش تیری اور فائدہ ہر نیکی سے اور سلامتی ہر گناہ سے نہ چھوڑ میرے لیے کوئی گناہ
مگر کہ بخش تو اوسکو اور نہ چھوڑ کوئی فکر مگر کہ کھول دے اوسکو اور نہ چھوڑ کوئی حاجت کہ ہووے وہ تیری پسند مگر کہ روا کر تو اوسکو اے بہت رحم کرنیوالے
سب رحم کرنیوالوں سے روایت کی یہ ترمذی اور ابن ماجہ نے اور کہا ترمذی نے یہ حدیث غریب ہے ف افضل ہے کہ اوسمیں بعد التحیات کا پڑھے اور اس نماز کو صلوۃ الحاجات
کہتے ہیں کہا ابن حجر نے کہ مستحب ہے قصد کرنا ہفتہ کی صبح کو حاجت اپنی کے لیے بموجب ارشاد آنحضرت کے کہ جو کوئی صبح کو جاوے ہفتہ کے دن بیچ طلب حاجت کے ملا
طلب اوسکی پس میں ضامن ہوں واسطے روا ہونے اوسکی کے تمام ہوئی + حاجت اگر حافظہ درست ہونے کی ہو تو اوسکے لیے صلوۃ الحافظہ پڑھے کہ حصن حصین میں مذکور
ہے اور ابن ماجہ نے اوسکی شرح ہندی میں ساری روایت بتفصیل لکھی ہے جو چاہے اوس میں دیکھے

باب صلوۃ التسبیح

یہ باب ہے بیچ بیان صلوۃ التسبیح کے

عن ابن عباس ان النبي صلى الله عليه وسلم قال للعباس بن عبد المطلب يا عباس يا عماه الا اعطيك الا
امنحك الا احبوك الا افعل بك عشر خصال اذا انت فعلت ذلك غفر الله لك ذنبك اوله واخره قديمه و
حديثه خطاه وعمده صغيره وكبيره سره وعلانيته ان تصلي اربع ركعات تقرء في كل ركعة فاتحة الكتاب
وسورة فاذا فرغت من القراءة في اول ركعة وانت قائم قلت سبحان الله والحمد لله ولا اله الا الله والله
اكبر خمس عشرة مرة ثم تركع فتقولها وانت راكع عشرا ثم ترفع راسك من الركوع فتقولها عشرا ثم
تهوي ساجدا فتقولها وانت ساجد عشرا ثم ترفع راسك من السجود فتقولها عشرا ثم تسجد
فتقولها عشرا ثم ترفع راسك فتقولها عشرا فذلك خمس وسبعون في كل ركعة تفعل ذلك في
اربع ركعات ان استطعت ان تصليها في كل يوم مرة فافعل فان لم تفعل ففي كل جمعة مرة
فان لم تفعل ففي كل شهر مرة فان لم تفعل ففي كل سنة مرة فان لم تفعل ففي عمرك مرة
رواه ابو داود وابن ماجه والبيهقي في الدعوات الكبير وروى الترمذي عن ابي رافع نحوه

روایت ہے ابن عباس سے کہ تحقیق نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا واسطے عباس بن عبدالمطلب کے اے عباس اے چچا میرے کیا نہ دوں میں تجکو کیا نہ دوں میں تجکو
کیا نہ بخشوں میں تجکو کیا نہ کروں میں تجکو صاحب دس خصلتوں کا جس وقت کرے تو بخشے تجھکو اللہ تیرے لیے گناہ تیرے پہلے اور پچھلے اور پرانے اور نئے چوک کے اور جانکر
کئے اور چھپے اور ظاہر یہ کہ نماز پڑھے تو چار رکعتیں پڑھ ہر رکعت میں سورۂ فاتحہ اور کوئی سورۃ پس جبکہ پڑھ چکے تو قراءۃ پہلی رکعت میں اور تو کھڑا ہو کہہ
سبحان اللہ والحمد للہ ولا الہ الا اللہ واللہ اکبر پندرہ بار پھر رکوع کر پس کہہ ان کلمات کو رکوع میں دس بار یعنی بعد تین بار سبحان ربی العظیم کی پھر اوٹھا تو سر اپنا رکوع سے پس کہہ ان کلمونکو
دس بار یعنی بعد سمع اللہ لمن حمدہ کی پھر جھک تو سجدہ میں پس کہہ ان کلمونکو دس بار یعنی بعد سبحان ربی الاعلی کی پھر اوٹھا سر سجدہ سے کہہ ان کلمون کو
دس بار پھر سجدہ کر پھر کہہ ان کلمون کو دس بار پھر اوٹھا تو سر اپنا سجدہ سے پس کہہ ان کلمونکو دس بار پس یہ تسبیحات پچھتر بار ہوئیں ہر رکعت
میں تو یہ چار رکعت میں اگر طاقت رکھے تو پڑھ اس نماز کو ہر دن میں ایکبار پس پڑھ پس اگر نہ پڑھ سکے ہر روز پس ہر ہفتہ میں ایکبار۔

پس اگر نہ پڑھ سکی ہر ہفتہ میں پس ہر مہینی میں ایکبار پس اگر نہ پڑھ سکی ہر مہینی مین پس ہر برس مین ایکبار پس اگر نہ پڑھ سکی ہر برس مین پس
تمام عمر مین ایک بار روایت کی یہ ابو داود اور ابن ماجہ نی اور بیہقی نی دعوات کبیر مین اور روایت کی ترمذی نی ابی رافع سی مانند اسکے
ف کیا نہ کرون مین تجکو صاحب دس خصلتون کا یعنی ایسی چیز بتاتا ہون کہ اوس سی دس طرح کی گناہ تیری جو کہ حدیث مین مذکور ہوئی
بخشی جاوین اور بعضون نی کہا ہی کہ مراد دس خصلتون سی دس دس بار تسبیح کہنی ہی سوا قیام کی اور ساقط ہوا ہی مشکوۃ مین سی لفظ
عشر خصال کا بعد لفظ وعلانیتہ کی اور اصول مین وہ موجود ہی چنانچہ حصن حصین مین بہی ہی اسی لیی طیبی نی لکہا ہی کہ بہت مناسب ظاہر سیاق
حدیث کی یہی ہی کہ مراد دس خصلتون سی یہ ہون اول چار رکعت پڑہنی اور دوسری فاتحہ پڑہنی اور تیسری ضم سورہ کرنی اور چوتہی پندرہ بار تسبیحات کہنی قیام مین
پانچوین دس بار کہنا اونکا رکوع مین چہٹی دس بار کہنا اونکا قومہ مین ساتوین دس بار کہنا اونکا پہلی سجدی مین آٹہوین دس بار کہنا اونکا
جلسہ مین نوین دس بار کہنا اونکا دوسری سجدی مین دسوین دس بار کہنا اونکا جلسۂ استراحت مین انتہی اور ابن عباس سی منقول ہی کہ
اس نماز مین یہ سورتین پڑہی الہکم التکاثر اور والعصر اور قل یا اور قل ہو اللہ اور بعضی روایت مین اذا زلزلت اور والعادیات اور اذا جاء
اور سورۂ اخلاص پڑہنی آئی ہین اور یہ تسبیحات قعدہ مین التحیات کی پہلی پڑہی بخلاف اور ارکان کی اور جلال الدین سیوطی رح نی
لکہا ہی امام احمد سی کہ پڑہی صلوۃ تسبیح مین پہلی سلام کی یہ دعا اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَسْاَلُکَ تَوْفِیْقَ اَہْلِ الْھُدٰی وَاَعْمَالَ اَہْلِ الْیَقِیْنِ وَمُنَاصَحَۃَ اَہْلِ التَّوْ
بَۃِ وَعَزْمَ اَہْلِ الصَّبْرِ وَجِدَّ اَہْلِ الْخَشْیَۃِ وَطَلَبَ اَہْلِ الرَّغْبَۃِ وَتَعَبُّدَ اَہْلِ الْوَرَعِ وَعِرْفَانَ اَہْلِ الْعِلْمِ حَتّٰی اَخَافَکَ اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَسْاَلُکَ مَخَافَۃً تَحْجُزُنِیْ
عَنْ مَعَاصِیْکَ وَحَتّٰی اَعْمَلَ بِطَاعَتِکَ عَمَلًا اَسْتَحِقُّ بِہٖ رِضَاکَ وَحَتّٰی اُنَاصِحَکَ بِالتَّوْبَۃِ خَوْفًا مِّنْکَ وَحَتّٰی اُخْلِصَ لَکَ النَّصِیْحَۃَ حَیَاءً مِّنْکَ وَ
حَتّٰی اَتَوَکَّلَ عَلَیْکَ فِی الْاُمُوْرِ کُلِّھَا وَحُسْنَ ظَنٍّ بِکَ سُبْحَانَ خَالِقِ النُّوْرِ اور عبد العزیز بن داود رح نی لکہا ہی کہ جو کوئی ارادہ کری جنت کا
لازم کری اپنی پر صلوۃ تسبیح اور ابو عثمان زاہد نی کہا ہی کہ نہ دیکہی مین نی کوئی چیز رفع سختی اور غم کی بیچ مثل صلوۃ تسبیح کی اور اکثر اماموں
اور بزرگون کا اسپر عمل رہا ہی اور مستحب ہی پڑہنا اسکا جمعہ کو دوپہر ڈہلی اور اگر اسمین احتیاج سجدۂ سہو کی پڑی تو اون سجدون مین تسبیحات
نہ پڑہی کہ تین سو سی زیادہ ہو جاوینگی اور درجہ اعتدال کا ومن کی لیی یہ ہی کہ پڑہا کری اس نماز کو ہر جمعہ مین چنانچہ تہی عبد اللہ بن
عباس کہ اسی پر تہا کہ پڑہتی تہی اس نماز کو جمعہ کی دن بعد زوال کی اور پڑہتی تہی اسمین سورتین جو مذکور ہوئین ۱۳۰ ع فجر **وَعَنْ**
اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ اِنَّ اَوَّلَ مَا یُحَاسَبُ بِہِ الْعَبْدُ یَوْمَ الْقِیٰمَۃِ مِنْ عَمَلِہٖ صَلٰوتُہٗ
فَاِنْ صَلُحَتْ فَقَدْ اَفْلَحَ وَاَنْجَحَ وَاِنْ فَسَدَتْ فَقَدْ خَابَ وَخَسِرَ فَاِنِ انْتَقَصَ مِنْ فَرِیْضَتِہٖ شَیْءٌ قَالَ الرَّبُّ تَبَارَکَ
وَتَعَالٰی اُنْظُرُوْا ھَلْ لِعَبْدِیْ مِنْ تَطَوُّعٍ فَیُکَمَّلُ بِھَا مَا انْتَقَصَ مِنَ الْفَرِیْضَۃِ ثُمَّ یَکُوْنُ سَائِرُ عَمَلِہٖ عَلٰی ذٰلِکَ
وَفِیْ رِوَایَۃٍ ثُمَّ الزَّکٰوۃُ مِثْلُ ذٰلِکَ ثُمَّ تُؤْخَذُ الْاَعْمَالُ عَلٰی حَسَبِ ذٰلِکَ رَوَاہُ اَبُوْدَاوٗدَ وَرَوَاہُ اَحْمَدُ عَنْ رَجُلٍ
اور روایت ہی ابی ہریرہ سی کہ کہا سنا مین نی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو کہ فرماتی تہی تحقیق اول عمل کہ حساب کیا جاویگا ساتہ اوسکی بندہ
دن قیامت کی اعمال اوسکی سی نماز اوسکی ہی پس اگر درست ہوئی نماز یعنی صحیح ادا ہوئی یا مقبول ہوئی تو مخلصی ہوئی اور نجات ہوئی اور اگر
فاسد ہوئی نماز یعنی ادا کی گئی یا ادا کی گئی غیر صحیح یا غیر مقبول پس تحقیق نا امید ہوا یعنی ثواب سی اور زیانکار ہوا یعنی بسبب واقع ہونی عذاب
کی پس اگر ناقص ہوئی نماز فرض مین سی کچہ چیز یعنی کوئی فرض نماز کا یا واجب یا سنت مؤکدہ فرماویگا اللہ برکت والا اور بلند یعنی فرشتون کو
دیکہو کیا ہی واسطی بندی میری کی کچہ سنت یا نفل یعنی صحیفۂ اعمال مین پس پوری کیجاویگی ساتہ اوسکی وہ چیز کہ ناقص ہی فرضون مین سے

یعنی مقدار اوسکی پہر ہونگی باقی عمل اوسکی اسی طور پر اور ایک روایت مین پہر زکوٰۃ ہے اسی کی پہر لیے جاوینگی اعمال اسی طور پر روایت کی یہ ابو داود نی اور روایت کی یہ احمد نی ایک شخص سی **ف** اور روایت مین آیا ہی کہ اول جو قیامت مین حکم کیا جاویگا درمیان بندون کی خون ہوگا وجہ تطبیق کی ان دونون حدیثون مین یہ ہی کہ اللہ کی حقوق مین سی پہلی مواخذہ نماز کا ہوگا اور بندون کی حقوق مین سی پہلی خون کا اور باقی عمل اسطور پر یعنی مثلاً اگر روزی فرض مین کچہ نقصان ہوا ہوگا تو روزی نفل سی اوسی پورا کر دینگی اور اگر زکوٰۃ مین نقصان ہوا ہوگا تو صدقہ نفل سی پورا کر دینگی اور حج مین نقصان ہوا ہوگا تو حج نفل یا عمری سی پورا کرینگی اور اگر کسیکا حق اسپر ہوگا تو اوسکی اعمال صالحہ سی بقدر اوسکی لیکر حق والیکو دینگی اسیطرح حال اور اعمال کا ہوگا اور دوسری روایت مین ذکر زکوٰۃ کا بعد نماز کی صریح آیا بعد اوسکی ذکر باقی اعمال کا علی العموم کیا + ع ح + **وعن** اَبِیْ اُمَامَۃَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَا اَذِنَ اللّٰہُ لِعَبْدٍ فِیْ شَیْءٍ اَفْضَلَ مِنْ رَکْعَتَیْنِ یُصَلِّیْہِمَا وَاِنَّ الْبِرَّ لَیُذَرُّ عَلٰی رَاْسِ الْعَبْدِ مَادَامَ فِیْ صَلٰوتِہٖ وَمَا تَقَرَّبَ الْعِبَادُ اِلَی اللّٰہِ بِمِثْلِ مَا خَرَجَ مِنْہُ یَعْنِی الْقُرْاٰنَ رَوَاہُ اَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِیُّ اور روایت ہی ابی امامہ سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی نہین متوجہ ہوتا ساتہ رحمت کی اللہ تعالی واسطی بندی کی بیچ کسی عمل کی بہتر دو رکعتون سی کہ پڑہی اونکو یعنی نماز افضل سب اعمال سی ہی اور عنایت اللہ تعالی کی بندی پر اوسمین زیادہ ہی اور علون سی اور تحقیق نیکی البتہ بکہری جاتی ہی اوپر سر بندی کی یعنی نازل ہوتی ہی رحمت اور ثواب کہ اثر نیکی کا ہی جب تک کہ ہوتا ہی نماز اپنی مین اور نہین نزدیکی حاصل کی بندون نی طرف اللہ کی ساتہ مانند اوس چیز کی کہ نکلی اوس سی یعنی قرآن یعنی جیسی قرآن پڑہنی سی قرب الٰہی ہوتا ہی ایسا اور کسی چیز سی نہین ہوتا روایت کی یہ احمد اور ترمذی نی

باب صلوٰۃ السفر

باب ہی بیچ نماز سفر کی **ف** کسی امام اور عالم کو خلاف نہین ہی بیچ جائز ہونی قصر کی مسافر کو ولیکن ہماری نزدیک قصر واجب ہی اور فرض وقت مسافر پر دو رکعتین ہین چار کی اور امام شافعی کی نزدیک قصر اولی ہی + ح +

الفصل الاول

فصل پہلی **عن** اَنَسٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ صَلَّی الظُّہْرَ بِالْمَدِیْنَۃِ اَرْبَعًا وَصَلَّی الْعَصْرَ بِذِی الْحُلَیْفَۃِ رَکْعَتَیْنِ مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ روایت ہی انس سی یہ کہ تحقیق رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی نماز پڑہی ظہر کی مدینہ مین چار رکعتین اور پڑہی نماز عصر کی ذی الحلیفہ مین دو رکعتین روایت کی یہ بخاری اور مسلم نی **ف** اس حدیث مین بیان ہی حضرت کی سفر کا کہ جب حضرت نی ارادہ سفر مکہ کا کیا حج کی لیے تو ظہر مدینہ مین پوری پڑہی پہر جب نکلی اور ذی الحلیفہ مین پہونچی کہ نام ایک جگہہ کا ہی کہ تین کوس پر مدینہ سی ہی نماز عصر کی قصر کی دو رکعتین پڑہین مذہب امام اعظم اور شافعی کا بہی یہی ہی کہ مسافر شرعی جب نکلی شہر کی مکانات سی قصر کری + ع + **وعن** حَارِثَۃَ بْنِ وَہْبٍ الْخُزَاعِیِّ قَالَ صَلّٰی بِنَا رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَنَحْنُ اَکْثَرُ مَا کُنَّا قَطُّ وَاٰمَنُہٗ بِمِنًی رَکْعَتَیْنِ مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ اور روایت ہی حارثہ بن وہب خزاعی سی کہ کہا نماز پڑہائی ہمکو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی منا مین دو رکعتین اوس حال مین کہ ہم تہی بہت ایسی کہ نہی کبہی اور بہت امن مین تہی روایت کی یہ بخاری اور مسلم نی **ف** یہ ذکر حجۃ الوداع کا ہی کہ اون دنون مین صحابہ بیشمار تہی اور با امن تہی غرض اس سی یہ تہی کہ مشروع ہونا قصر کا موقوف اوپر خوف فتنہ کی کفار سی نہین جیسا کہ ظاہر قرآن کا دلالت کرتا ہی بلکہ بہرحال سفر مین قصر روا ہی چنانچہ حدیث آیندہ مین ذکر اوسکا صریح واقع ہوا ہی + ح + **وعن** یَعْلَی بْنِ اُمَیَّۃَ قَالَ قُلْتُ لِعُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ اِنَّمَا قَالَ اللّٰہُ تَعَالٰی اَنْ تَقْصُرُوْا مِنَ الصَّلٰوۃِ اِنْ خِفْتُمْ اَنْ یَّفْتِنَکُمُ الَّذِیْنَ کَفَرُوْا فَقَدْ اَمِنَ النَّاسُ قَالَ عُمَرُ عَجِبْتُ مِمَّا عَجِبْتَ مِنْہُ

جب اگر نہ پڑھ سکی ہر ہفتہ مین تب ہر مہینی مین ایکبار پس اگر نہ پڑھ سکی ہر مہینی مین پس ہر برس مین ایکبار پس اگر نہ پڑھ سکی ہر برس مین تب
تمام عمر مین ایک بار روایت کی یہ ابو داود اور ابن ماجہ نی اور بیہقی نی دعوات کبیر مین اور روایت کی ترمذی نی ابی رافع سی مانند اسکی
ف کیا ذکر دن مین تجکو صاحب دس خصلتون کا یعنی ایسی چیز بتاتا ہون کہ اوس سی دس طرح کی گناہ تیری جو کہ حدیث مین مذکور ہوئی
بخشی جاوین اور بعضون نی کہا ہی کہ مراد دس خصلتون سی دس دس بار تسبیح کہنی ہی سوا قیام کی اور ساقط ہوا ہی مشکوۃ مین سی لفظ
عشر خصال کا بعد لفظ و علانیتہ کی اور اصول مین وہ موجود ہی چنانچہ حصن حصین مین بھی ہی اسی لیی طیبی نی لکہا ہی کہ بہت مناسب بنظر سیاق
حدیث کی یہی ہی کہ مراد دس خصلتون سی یہ ہون اول چار رکعت پڑہنی اور دوسری فاتحہ پڑہنی اور تیسری ضم سورہ کرنی اور چوتہی پندرہ بار تسبیحات کہنی قیام مین
پانچوین دس بار کہنا اونکا رکوع مین چہٹی دس بار کہنا اونکا قومہ مین ساتوین دس بار کہنا اونکا پہلی سجدی مین آٹہوین دس بار کہنا اونکا
جلسہ مین نوین دس بار کہنا اونکا دوسری سجدی مین دسوین دس بار کہنا اونکا جلسۂ استراحت مین انتہی اور ابن عباس سی منقول ہی کہ
اس نماز مین یہ سورتین پڑہی الہکم التکاثر اور والعصر اور قل یا اور قل ہو اللہ اور بعضی روایت مین اذا زلزلت اور والعادیات اور اذا جاء
اور سورۂ اخلاص پڑہنی آئی ہین اور تسبیحات قعدہ مین التحیات کی پہلی پڑہی بخلاف اور ارکان کی اور جلال الدین سیوطی رح نی
لکہا ہی امام احمد سی کہ پڑہی صلوۃ تسبیح مین پہلی سلام کی یہ دعا اَللّٰھُمَّ اِنِّیۡ اَسۡأَلُکَ تَوۡفِیۡقَ اَھۡلِ الۡھُدٰی وَاَعۡمَالَ اَھۡلِ الۡیَقِیۡنِ وَمُنَاصَحَۃَ اَھۡلِ التَّوۡ
بَۃِ وَعَزۡمَ اَھۡلِ الصَّبۡرِ وَجِدَّ اَھۡلِ الۡخَشۡیَۃِ وَطَلَبَ اَھۡلِ الرَّغۡبَۃِ وَتَعَبُّدَ اَھۡلِ الۡوَرَعِ وَعِرۡفَانَ اَھۡلِ الۡعِلۡمِ حَتّٰی اَخَافَکَ اَللّٰھُمَّ اِنِّیۡ اَسۡأَلُکَ مَخَافَۃً تَحۡجُزُنِیۡ
عَنۡ مَعَاصِیۡکَ وَحَتّٰی اَعۡمَلَ بِطَاعَتِکَ عَمَلًا اَسۡتَحِقُّ بِہٖ رِضَاکَ وَحَتّٰی اُنَاصِحَکَ بِالتَّوۡبَۃِ خَوۡفًا مِّنۡکَ وَحَتّٰی اُخۡلِصَ لَکَ النَّصِیۡحَۃَ حَیَاءً مِّنۡکَ وَ
حَتّٰی اَتَوَکَّلَ عَلَیۡکَ فِی الۡاُمُوۡرِ کُلِّھَا وَحُسۡنَ ظَنٍّ بِکَ سُبۡحَانَ خَالِقِ النُّوۡرِ اور عبد العزیز بن داود رح نی کہا ہی کہ جو کوئی ارادہ کری جنت کا
لازم کری اپنی پر صلوۃ تسبیح اور ابو عثمان زاہد نی کہا ہی کہ نہ دیکہی مین نی کوئی چیز دفع سختی اور غم کی لیی مثل صلوۃ تسبیح کی اور اکثر اماموں
اور بزرگون کا اسپر عمل رہا ہی اور مستحب ہی پڑہنا اسکا جمعہ کو دو پہر ڈہلی اور اگر اسمین احتیاج سجدۂ سہو کی پڑی تو اون سجدون مین تسبیحات
نہ پڑہی کہ مین سو سی زیادہ ہوجاوینگی اور درجہ اعتدال کا مومن کی لیی یہ ہی کہ پڑہا کری اس نماز کو ہر جمعہ مین چنانچہ عمل عبد اللہ بن
عباس کا اسی پر تہا کہ پڑہتی تہی اس نماز کو جمعہ کی دن بعد زوال کی اور پڑہتی تہی اسمین سورتین جو مذکور ہوئین * ح ع فخر **وعن**
اَبِیۡ ھُرَیۡرَۃَ قَالَ سَمِعۡتُ رَسُوۡلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡہِ وَسَلَّمَ یَقُوۡلُ اِنَّ اَوَّلَ مَا یُحَاسَبُ بِہِ الۡعَبۡدُ یَوۡمَ الۡقِیٰمَۃِ مِنۡ عَمَلِہٖ صَلَاتُہٗ
فَاِنۡ صَلُحَتۡ فَقَدۡ اَفۡلَحَ وَاَنۡجَحَ وَاِنۡ فَسَدَتۡ فَقَدۡ خَابَ وَخَسِرَ فَاِنِ انۡتَقَصَ مِنۡ فَرِیۡضَتِہٖ شَیۡءٌ قَالَ الرَّبُّ تَبَارَکَ
وَتَعَالٰی اُنۡظُرُوۡا ھَلۡ لِعَبۡدِیۡ مِنۡ تَطَوُّعٍ فَیُکَمَّلُ بِھَا مَا انۡتَقَصَ مِنَ الۡفَرِیۡضَۃِ ثُمَّ یَکُوۡنُ سَائِرُ عَمَلِہٖ عَلٰی ذٰلِکَ
وَفِیۡ رِوَایَۃٍ ثُمَّ الزَّکٰوۃُ مِثۡلَ ذٰلِکَ ثُمَّ تُؤۡخَذُ الۡاَعۡمَالُ عَلٰی حَسَبِ ذٰلِکَ رَوَاہُ اَبُوۡدَاوٗدَ وَرَوَاہُ اَحۡمَدُ عَنۡ رَجُلٍ
اور روایت ہی ابی ہریرہ سی کہ کہا سنا مین نی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو کہ فرماتی تہی تحقیق اول عمل کہ حساب کیا جاویگا ساتہ اوسکی بندہ
دن قیامت کی اعمال اوسکی سی نماز اوسکی ہی پس اگر درست ہوئی نماز یعنی صحیح ادا ہوئی یا مقبول ہوئی تو مخلص ہوئی اور نجات ہوئی اور اگر
فاسد ہوئی نماز یعنی ادا کی گئی یا ادا کی گئی غیر صحیح یا غیر مقبول پس تحقیق نا امید ہوا یعنی ثواب سی اور زیان کار ہوا یعنی بسبب واقع ہونی عذاب
کی پس اگر ناقص ہوئی نماز فرض مین سی کچہ چیز یعنی کوئی فرض نماز کا یا واجب یا سنت موکدہ فرماویگا اللہ برکت والا اور بلند یعنی فرشتون کو
دیکہو کیا ہی واسطی بندی میری کی کچہ سنت یا نفل یعنی صحیفۂ اعمال مین پس پوری کیجاویگی ساتہ اوسکی وہ چیز کہ ناقص ہوئی فرضون مین سی

اوسکی پھر ہوین گی باقی عمل اوسکی اسی طور پر اور ایک روایت مین پھر زکوۃ مانند اسی کی پھر لیے جاوین گی اعمال اوسی طور پر
روایت کی یہ ابو داود نے اور روایت کی یہ احمد نے ایک شخص سے **ف** اور روایت مین آیا ہی کہ اول جو قیامت مین حکم کیا جاویگا بیچ
بندون کی خون ہوگا وجہ تطبیق کی ان دونون حدیثون مین یہ ہی کہ اللہ کی حقوق مین سے پہلی مواخذہ نماز کا ہوگا اور بندون کی
حقوق مین سے پہلی خون کا اور باقی عمل اسطور پر یعنی مثلاً اگر روزی فرض مین کچھ نقصان ہوا ہوگا تو روزی نفل سے اوسی پورا کردینگی اور اگر
زکوۃ مین نقصان ہوا ہوگا تو صدقہ نفل سے پورا کردین گی اور حج مین نقصان ہوا ہوگا تو حج نفل یا عمری سے پورا کرین گی اور اگر کسیکا حق
اوسپر ہوگا تو اوسکی اعمال صالحہ سے بقدر اوسکی لیکر حق والیکو دین گی اسیطرح حال اور اعمال کا ہوگا اور دوسری روایت مین ذکر زکوۃ کا بعد
مذکور آیا بعد اوسکی ذکر باقی اعمال کا علی العموم کیا + ع ح + **وعن** اَبِیْ اُمَامَۃَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ
وَسَلَّمَ مَا اَذِنَ اللّٰہُ لِعَبْدٍ فِیْ شَیْءٍ اَفْضَلَ مِنْ رَکْعَتَیْنِ یُصَلِّیْہِمَا وَاِنَّ الْبِرَّ لَیُذَرُّ عَلٰی رَاْسِ الْعَبْدِ
مَا دَامَ فِیْ صَلٰوتِہٖ وَمَا تَقَرَّبَ الْعِبَادُ اِلَی اللّٰہِ بِمِثْلِ مَا خَرَجَ مِنْہُ یَعْنِی الْقُرْاٰنَ رَوَاہُ اَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِیُّ
روایت ہی ابی امامہ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے نہین متوجہ ہوتا ساتھ رحمت کی اللہ تعالی واسطی بندی کی بیچ کسی
چیز کی بہتر دو رکعتون سے کہ پڑھی اونکو یعنی نماز افضل سب اعمال سے ہی اور عنایت اللہ تعالی کی بندی پر اوسمین زیادہ ہی اور عملون سے اور
تحقیق نیکی البتہ بکھری جاتی ہی اوپر سر بندی کی یعنی نازل ہوتی ہی رحمت اور ثواب کہ اثر نیکی کا ہی جب تک کہ ہوتا ہی نماز اپنی مین اور
نہین نزدیکی حاصل کی بندون نے طرف اللہ کی ساتھ مانند اوس چیز کی کہ نکلی اوس سے یعنی قرآن یعنی جیسی قرآن پڑھنی سے قرب الٰہی
حاصل ہوتا ہی ایسا اور کسی چیز سے نہین ہوتا روایت کی یہ احمد اور ترمذی نے

باب صلوۃ السفر

باب ہی بیچ نماز سفر کی
کسی امام اور عالم کو خلاف نہین ہی بیچ جائز ہونی قصر کی مسافر کو ولیکن ہماری نزدیک قصر واجب ہی اور فرض وقت مسافر پر
دو رکعتین ہین چار کی اور امام شافعی کی نزدیک قصر اولی ہی + ح +

الفصل الاول

فصل پہلی **عن** اَنَسٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ صَلَّی الظُّہْرَ بِالْمَدِیْنَۃِ اَرْبَعًا وَصَلَّی الْعَصْرَ بِذِی الْحُلَیْفَۃِ رَکْعَتَیْنِ مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ
روایت ہی انس سے یہ کہ تحقیق رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز پڑھی ظہر کی مدینہ مین چار رکعتین اور پڑھی نماز عصر کی ذی الحلیفہ مین
دو رکعتین روایت کی یہ بخاری اور مسلم نے **ف** اس حدیث مین بیان ہی حضرت کی سفر کا کہ جب حضرت نے ارادہ سفر مکہ کا کیا حج کی لیے
تو ظہر مدینہ مین پوری پڑھی پھر جب نکلی اور ذی الحلیفہ مین پہونچی کہ نام ایک جگہ کا ہی کہ تین کوس پر مدینہ سے ہی نماز عصر کی قصر کی
اور یہی ہی مذہب امام اعظم اور شافعی کا بھی یہی ہی کہ مسافر شرعی جب نکلی شہر کی مکانات سے قصر کری + ع + **وعن**
حَارِثَۃَ بْنِ وَہْبٍ الْخُزَاعِیِّ قَالَ صَلّٰی بِنَا رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَنَحْنُ اَکْثَرُ مَا کُنَّا قَطُّ وَاٰمَنُہٗ بِمِنًی رَکْعَتَیْنِ مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ
روایت ہی حارثہ بن وہب خزاعی سے کہ کہا نماز پڑھائی ہمکو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے منا مین دو رکعتین اوس حال مین کہ ہم تھی بہت ایسی
کہ کبھی نہوئی تھی اور بہت امن مین تھی روایت کی یہ بخاری اور مسلم نے **ف** یہ ذکر حجۃ الوداع کا ہی کہ اون دنون مین صحابہ بیشمار تھی اور امن تھی
غرض اس سے یہ ہی کہ معلوم ہو کہ مشروع ہونا قصر کا موقوف اوپر خوف فتنہ کی کفار سے نہین جیسا کہ ظاہر قرآن کا دلالت کرتا ہی بلکہ بہر حال سفر مین قصر
واجب ہی چنانچہ حدیث آیندہ مین ذکر اوسکا صریح واقع ہوا ہی + ح + **وعن** یَعْلَی بْنِ اُمَیَّۃَ قَالَ قُلْتُ لِعُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ اِنَّمَا
قَالَ اللّٰہُ اَنْ تَقْصُرُوْا مِنَ الصَّلٰوۃِ اِنْ خِفْتُمْ اَنْ یَّفْتِنَکُمُ الَّذِیْنَ کَفَرُوْا فَقَدْ اَمِنَ النَّاسُ قَالَ عُمَرُ عَجِبْتُ مِمَّا عَجِبْتَ مِنْہُ

فسألت رسول الله صلى الله عليه وسلم فقال صدقة تصدق الله بها عليكم فاقبلوا صدقته رواه مسلم
اور روایت ہی یعلی بن امیہ سی کہ کہا مین نی واسطی عمر بن الخطاب رضی کی سوای اسکی نہین کہ فرمایا اللہ تعالی نی یہ کہ کم پڑہو نماز کو قصر اگر
ہی کہ فتنہ مین ڈالین تمکو وہ لوگ کہ کافر ہوی ہین تحقیق کہ امن مین آئی اب لوگ پس نہ خوف رہا تو پس کیا وجہ ہی قصر کی کہا عمر رضی نی تعجب کیا مین
اس چیز سی کہ تعجب کیا تو نی اوس سی پس پوچہا مین نی پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم سی تو فرمایا احسان ہی کہ احسان کیا اللہ تعالی نی ساتہ اوسکی تمپر پس قبول کرو صدقہ
اوسکا روایت کی یہ مسلم نی ف الفاظ آیہ کی جو مذکور ہوئی اوپر یہی ہین تہا واذا ضربتم فی الارض فلیس علیکم جناح ان تقصروا من الصلوۃ آخر تک
پس قبول کرو صدقہ اوسکا یعنی خواہ خوف ہو یا نہو اور آیہ مین قید خوف کی باعتبار عادت اور اغلب کی لگائی ہی کہ اکثر سفر اون کا خوف سی
خصوصا اوس زمانی مین کہ کافر دیا ایذا مسلمانون کی تہی اور یہ امر یعنی فاقبلوا وجوب کی لئی ہی پس موید ہی قول ابی حنیفہ کا کہ قصر واجب ہی
اور اتمام یعنی پورا پڑہنا اوسکا برا ہی ۱۲ ع وعن انس قال خرجنا مع رسول الله صلى الله عليه وسلم من المدينة
الى مكة فكان يصلي ركعتين ركعتين حتى رجعنا الى المدينة قيل له اقمتم بمكة شيئا قال اقمنا بها عشرا متفق عليه
اور روایت ہی انس سی کہ کہا نکلی ہم ساتہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی مدینہ سی طرف مکہ کی یعنی حجۃ الوداع مین پس تہی نماز پڑہتی دو دو رکعتین
یعنی چار کی دو پڑہتی یہانتک کہ پہر آئی ہم طرف مدینہ کی کہا گیا واسطی انس کی کیا ٹہری تہی تم مکہ مین کچہ یعنی ایک مدت کہا ٹہری تہی ہم مکہ مین
دس دن روایت کی یہ بخاری اور مسلم نی ف دس دن یہہ کہ چوتہی ذی الحجہ کو وہان پہونچی تہی اور چودہوین کو صبح کو روانہ طرف مدینہ کی
ہوئی پس معلوم ہوا کہ دس دن کی اقامت سی آدمی مقیم نہین ہوتا یہ حدیث ظاہر مین منافی ہی مذہب شافعی کی کہ اونکی یہان اگر اقامت کری
چار دن تو واجب ہوتا ہی پورا پڑہنا نماز کا تفصیل اسکی آگی مذکور ہووی گی ۱۲ ع وعن ابن عباس قال سافر النبي صلى
الله عليه وسلم سفرا فاقام تسعة عشر يوما يصلي ركعتين ركعتين قال ابن عباس فنحن نصلي فيما
بيننا وبين مكة تسعة عشر ركعتين ركعتين فاذا اقمنا اكثر من ذلك صلينا اربعا رواه البخاري
اور روایت ہی ابن عباس رض سی کہ کہا سفر کیا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نی ایک سفر پس ٹہری انیس دن نماز پڑہتی تہی دو دو رکعتین کہا ابن عباس رض
نی پس ہم نماز پڑہتی ہین دو دو رکعت بیچ اوس منزل کی کہ درمیان ہماری اور درمیان مکہ کی ہی انیس دن یعنی جب اقامت کرتی ہین ایک منزل آنیہ
درمیان مکہ اور مدینہ کی انیس دن تو دو دو رکعت پڑہتی ہین پس جس وقت کہ ٹہرتی ہین زیادہ اس سی تو پڑہتی ہین چار رکعت روایت کی
یہ بخاری نی ف پس ٹہری انیس دن یعنی ٹہری انیس دن بغیر نیت اقامت کی کہ ارادہ کوچ کا کرتی تہی آج کل مین اور ابن عباس رض کا مذہب
اس سی کہ اگر اقامت کری انیس دن تو قصر کری اور زیادہ رہی تو پوری پڑہی اس بات مین متفرد ہین ابن عباس اور اون کا یہ مذہب نہین
جانا چاہئی کہ ہماری مذہب مین یہ ہی کہ اگر پندرہ دن کی یا زیادہ اوس سی نیت اقامت کی کری تو نماز پوری پڑہی اور اگر پندرہ دن سی کم نیت اقامت
کی کری تو قصر کری اور اگر بغیر نیت اقامت کی برسون رہی تو بہی قصر کری اور یہ روایت کیا گیا ہی ابن عباس اور ابن عمر رض سی کہا یہ طحاوی نی
اور امام محمد نی کتاب الآثار مین ابن عمر سی لائی ہین کہ وہ آذربیجان مین چہہ مہینی رہی کہ ارادہ آجکل چلنی کا کرتی تہی اور نماز سفر کی پڑہتی تہی اور انس بن مالک
صحابی بہی اونکی ساتہ تہی اور انس ہی ساتہ عبد الملک بیٹی مروان کی دو مہینی شام مین رہی اور دو ہی رکعت پڑہتی رہی اور مذہب شافعی مین یہ ہی
کہ اگر نیت چار روز تک اقامت کی کری سوای دو دن آنی اور کوچ کرنی کی یا زیادہ کی تو مقیم ہو جاتا ہی اور چار رکعت پڑہتا ہی اگر بغیر نیت اقامت
ساتہ توقف آجکل کی زیادہ اٹہارہ دن سی ٹہر جاتا تو پوری پڑہی اور قول مختار اونکی یہان یہی ہی ۱۲ ع وعن حفص بن

عاصم قال صحبت ابن عمر في طريق مكة فصلى لنا الظهر ركعتين ثم جاء رحله وجلس فرأى ناسا قياما فقال ما يصنع هؤلاء قلت يسبحون قال لو كنت مسبحا اتممت صلاتي صحبت رسول الله صلى الله عليه وسلم فكان لا يزيد في السفر على ركعتين وابا بكر وعمر وعثمان كذلك متفق عليه

اور روایت ہی حفص بن عاصم سی کہ کہا رفاقت کی مین نی ابن عمر کی مکہ کی راہ مین پس نماز پڑہائی ہمکو ظہر کی دو رکعتین پہر آئی ڈیری اپنی مین اور بیٹھی پس دیکہا لوگونکو کہڑی ہوئی پس کہا کیا کرتی ہین یہ کہا مین نی نفلین پڑہتی ہین کہا اگر ہوتا مین نفلین پڑہنی والا پوری پڑہتا مین نماز فرض اپنی یعنی اگر میں ادا کرنی نوافل کا ہوتو پورا پڑہتا فرضون کا اہم اور اولی تہا پس جب فرض قصر کیی گئی تو ترک نفل اولی ہوگا کیونکہ کامل کرنا فرض کا اولی ہی نفل سی صحبت رکہی مین نی پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم سی پس تہی نہ زیادہ کرتی سفر مین دو رکعتون پر اور صحبت رکہی مین نی ابوبکر رضا اور عمر رضا اور عثمان رضا سی اسیطرح یعنی وہ بہی سفر مین زیادہ دو رکعت سی نہ پڑہتی تہی روایت کی یہ بخاری اور مسلم نی ف کہا ابن الملک نی کہ یہی اصل ہی اوسکی لیی کہ اختیار کیا ہی یہ کہ نفل نہ پڑہی سفر مین اور حکم سنن رواتب یعنی معمولی کا فصل دوسری مین مذکور ہوگا ۔ع۔ وعن ابن عباس قال كان رسول الله صلى الله عليه وسلم يجمع بين صلوة الظهر والعصر اذا كان على ظهر سير ويجمع بين المغرب والعشاء رواه البخاري

اور روایت ہی ابن عباس سی کہ کہا تہی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم جمع کرتی درمیان ظہر کی اور عصر کی جسوقت کہ ہوتی سفر مین اور جمع کرتی درمیان مغرب اور عشا کی نقل کی یہ بخاری نی ف ظاہر اس حدیث پر عمل ہی شافعیون کا کہ اونکی نزدیک سفر مین جمع کرنا درمیان ظہر اور عصر کی درست ہی خواہ ظہر کی وقت مین عصر کو پڑہ لی یا عصر کی وقت مین ظہر کو اسیطرح مغرب اور عشا مین یعنی مغرب کی وقت مین عشا پڑہ لی یا عشا کی وقت مین مغرب اور حنفیون کی نزدیک یہ حدیث محمول ہی جمع صوری پر یعنی ظہر آخر وقت مین پڑہتی اور عصر اول وقت مین پس صورۃ جمع ہو گئین اور حقیقت مین دونون نمازین اپنی وقت مین اسیطرح مغرب اور عشا مین کہ تاخیر کرتی مغرب کو اور اول وقت پڑہتی عشا کو ۔ع۔ وعن ابن عمر قال كان رسول الله صلى الله عليه وسلم يصلي في السفر على راحلته حيث توجهت به يومي ايماء صلوة الليل الا الفرائض ويوتر على راحلته متفق عليه اور روایت ہی ابن عمر سی کہ کہا تہی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نماز پڑہتی سفر مین اپنی سواری پر جسطرف متوجہ کرتی سواری اونکو اشارہ کرتی اشارہ کرنا پڑہتی سفر مین سواری پر نماز شب کی سوای فرض کی اور وتر بہی پڑہتی اپنی سواری پر روایت کی یہ بخاری اور مسلم نی ف نماز پڑہتی سفر مین جسطرف متوجہ کرتی سواری ولیکن وقت تحریمہ کی منہ قبلہ کو کر لیتی جیسی کہ انس کی حدیث مین آیا ہی اور اشارہ کرتی یعنی رکوع اور سجود کا اشارہ سی کرتی اور اشارہ سجود کا پست تر اشارہ رکوع سی کرتی اور اس حدیث مین دو حکم مذکور ہوی ایک تو یہ کہ سواری پر نفل پڑہنی جائز ہی اور فرض نہین اگرچہ اس حدیث مین ذکر رات کی نماز کا واقع ہوا ہی لیکن اور حدیثون مین نفل عام آئی ہین پس شامل ہین سنتون موکدہ کو اور سوای اونکی کو اور امام ابوحنیفہ رح سی روایت ہی کہ مستحب ہی اوترنا سنت فجر کی لیی اور ایک روایت مین واجب ہی اور اسی لیی جائز نہین ہی ادا کرنا اونکا بیٹہی ہوی بغیر عذر کی اور فرض سواری پر درست نہین مگر یہ کہ جنگل مین ہو اور غالب اوسمین خوف ہلاک کا نفس پر یا مال پر ہو یعنی خوف ہو چور کا یا درندہ کا یا قافلہ سی دور پڑنی کا یا راہ بہول جانیکا یا جانور سرکش ہو کہ اوس پر سوار نہو سکی بعد اوترنی کی یا مسلی تر ہو اور ضعیف ہو کہ سوار آپ نہو سکی اور نہ کسی کو پاوی کہ سوار کر دی اوسکو یا کیچڑ ایسی ہو کہ نماز اوس پر ممکن نہو یا اندیشہ کا ہو تو ان صورتون مین فرض سواری پر جائز ہی اور ضرورتین کہ مستثنی ہین بیان شرع سی کذا فی شروح الہدایۃ اور کہا طحاوی نی کہ وجہ پڑہنی وتر دن کی سواری پر ہماری نزدیک یہ ہی کہ شاید آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم

اور روایت ہی ابن عمر سی کہ کہا نماز پڑہی مین نی ساتہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی ظہر کی سفر مین دو رکعتین اور بعد اوسکی دو رکعتین یعنی سنت اور ایک روایت مین ہی کہ کہا ابن عمر رض نی نماز پڑہی مین نی ساتہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی شہر مین اور سفر مین پس پڑہین مین نی ساتہ حضرت کی شہر مین ظہر کی چار رکعتین اور بعد اوسکی دو رکعتین یعنی سنت اور پڑہی مین نی نماز ساتہ اونکی سفر مین ظہر کی دو رکعتین اور پیچہی اوسکی دو رکعتین یعنی سنت اور عصر کی دو رکعتین اور نہ پڑہی پیچہی اوسکی کچہ یعنی سنت اور نماز مغرب کی شہر مین اور سفر مین برابر تین رکعتین اور نہ کم کرتی تہی شہر مین اور سفر مین اور نماز مغرب کی وتر ہی دن کی اور پڑہتی پیچہی اوسکی دو رکعتین یعنی سنت روایت کی یہ ترمذی نی **ف** اس سی معلوم ہوا کہ قصر چار رکعت مین ہی تین مین نہین اور وتر دن کی ہی یعنی جیسی نماز وتر وتر رات کی ہی یہ نماز وتر دن کی ہی اور اسمین تقویت ہی قول ابی حنیفہ کی کہ نماز وتر کی تین رکعتین ہین ساتہ ایک سلام کی اور کہا ابن ملک نی کہ یہ حدیث دلالت کرتی ہی اسپر کہ سنتین معمولی سفر مین بہی پڑہی مانند حضر کی انتہی اور معتمد ہماری مذہب مین یہ ہی کہ پڑہی اونکو منزل مین اور چہوڑ دی اونکو راہ مین + ع + **وعن** معاذ بن جبل قال كان النبي صلى الله عليه وسلم في غزوة تبوك اذا زاغت الشمس قبل ان يرتحل جمع بين الظهر والعصر وان ارتحل قبل ان تزيغ الشمس اخر الظهر حتى ينزل للعصر وفي المغرب مثل ذلك فاذا غابت الشمس قبل ان يرتحل جمع بين المغرب والعشاء وان ارتحل قبل ان تغيب الشمس اخر المغرب حتى ينزل العشاء ثم يجمع بينهما رواه ابوداود والترمذي اور روایت ہی معاذ بن جبل سی کہا تہی نبی صلی اللہ علیہ وسلم غزوہ تبوک مین جسوقت کہ ڈہلتی دوپہر پہلی اس سی کہ کوچ کرین جمع کرتی درمیان ظہر اور عصر کی اور اگر کوچ کرتی پہلی ڈہلنی دوپہر کی دیر کرتی ظہر کو یہانتک کہ اوترتی واسطی نماز عصر کی یعنی ظہر ساتہ عصر کی پڑہتی اور مغرب مین کرتی مانند اسی کی جب غائب ہوتا آفتاب پہلی کوچ کرنی کی جمع کرتی درمیان مغرب اور عشا کی اور اگر کوچ کرتی پہلی غائب ہونی آفتاب کی دیر کرتی مغرب کو یہانتک کہ اوترتی واسطی عشا کی پہر جمع کرتی درمیان دونون نمازون کی روایت کی یہ ابوداود اور ترمذی نی **ف** اس حدیث سی شافعیہ نی جمع تقدیم اور جمع تاخیر ثابت کی ہی بیان اسکا اوپر ہو چکا ہی کہ اونکی نزدیک سفر مین جمع کرنا دو نمازون کا جائز ہی اور حنفیہ کہتی ہین کہ کہا ابوداود نی کہ نہین ہی بیچ تقدیم وقت کی کوئی حدیث قوی پس کہنا ابوداود کا دلیل ہی اس حدیث کی ضعیف ہونی پر اور ہماری دلیل حدیث صحیحین کی ہی ابن مسعود سی کہ نہین دیکہا مین نی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو کہ پڑہی ہو کوئی نماز غیر وقت مقرر مین پس بر تقدیر تعارض کی ترجیح حدیث ابن مسعود کی سبب زیادتی فقہ راوی کی اور سبب اسکی کہ وہ بڑی احتیاط والی تہی + ع + **وعن** انس قال كان رسول الله صلى الله عليه وسلم اذا سافر واراد ان يتطوع استقبل القبلة بناقته فكبر ثم صلى حيث وجهه ركابه رواه ابوداود اور روایت ہی انس سی کہ کہا تہی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم جسوقت کہ سفر کرتی یعنی نکلتی شہر سی مسافر ہوتی یا مقیم ہوتی اور ارادہ کرتی یہ کہ نفل پڑہین سامنی کرتی قبلہ کی اوٹنی اپنی پہر تکبیر کہتی پہر پڑہتی نماز جسطرف متوجہ کرتی اونکو سواری اونکی روایت کی یہ ابوداود نی **ف** امام شافعی کی نزدیک اس صورت مین منہ قبلہ کیطرف کرنا شرط ہی اور ہماری نزدیک نفلون مین شرط نہین اور فرضون مین شرط ہی یعنی اگر سبب عذر کی جو کہ اوپر مذکور ہوئی فرض سواری پہ پڑہی تو روبقبلہ ہو کر تکبیر تحریمہ کہنی ضرور ہی + ع + **وعن** جابر قال بعثني رسول الله صلى الله عليه وسلم في حاجة فجئت وهو يصلي على راحلته نحو المشرق ويجعل السجود اخفض من الركوع رواه ابوداود اور روایت ہی جابر سی کہ کہا بہیجا مجکو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی بیچ کسی کام کی پس آیا مین اور حضرت نماز پڑہتی تہی اپنی سواری پر طرف

ہماری مذہب کی کہ سفر مین دو ہی پڑہنی چاہئیں اور خوف مین ایک رکعت کل کیا ہی ظاہر اسکی پر ایک جماعت نی سلف مین سی کہ اونمین سے حسن بصری اور اسحٰق بہی ہین اور کہا جمہور علمائی کہ نماز خوف کی مانند نماز امن کی ہی بیچ عدد رکعات کی اور تاویل کی اونہون نی حدیث کی یہ کہ مراد یہ ہی کہ بیچ دو رکعۃ حقیقی یا حکمی کی ایک رکعت امام کی ساتہ پڑہی اور دوسری رکعت تنہا جیسی کہ آئی ہی حدیثون صحیحہ مین نماز حضرت کی اور صحابہ کی حالت خوف مین اتنہی اور چار رکعتین بیچ شہر کی اور تین رکعتین مطلق حالت خوف مین یون پڑہی کہ امام کی ساتہ دو رکعتین پڑہی اور باقی اکیلی تفصیل اسکی صلوٰۃ الخوف مین آویگی انشاء اللہ تعالیٰ + ع + **وَعَن** ابْنِ عُمَرَ قَالَا سَنَّ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ صَلٰوۃَ السَّفَرِ رَکْعَتَیْنِ وَھُمَا تَمَامٌ غَیْرُ قَصْرٍ وَالْوِتْرُ فِی السَّفَرِ سُنَّۃٌ رَوَاہُ ابْنُ مَاجَۃَ اور روایت ہی ابن عباس سی اور ابن عمر سی کہ کہا دونون نی مقرر کین رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی نماز سفر کی دو رکعتین اور وہ پوری ہین نہین ناقص اور وتر سفر مین سنت ہی روایت کی یہ ابن ماجہ نی **ف** مقرر کین حضرت نی قصر ثابت ہی کتاب اللہ سی پس مراد یہ ہی کہ حضرت نی واضح کیا ساتہ قول اور فعل کی قصر کو جو کتاب اللہ مین تہی اور نہین ناقص یعنی سفر مین مشروع ہی دو رکعتین ہین نہ یہ کہ پہلی چار تہین اب دو رکعتین کم کردین اور وتر سفر مین سنت ہی یعنی ثابت ہی ساتہ سنت کی یا سنت ہی سنتون اسلام سی پس یہ منافی وجوب کی نہین + ع ح + **وَعَن** مَالِکٍ بَلَغَہٗ اَنَّ ابْنَ عَبَّاسٍ کَانَ یَقْصُرُ الصَّلٰوۃَ فِیْ مِثْلِ مَا یَکُوْنُ بَیْنَ مَکَّۃَ وَالطَّائِفِ وَفِیْ مِثْلِ مَا بَیْنَ مَکَّۃَ وَعُسْفَانَ وَفِیْ مِثْلِ مَا بَیْنَ مَکَّۃَ وَجُدَّۃَ قَالَ مَالِکٌ وَذٰلِکَ اَرْبَعَۃُ بُرُدٍ رَوَاہُ فِی الْمُوَطَّاءِ اور روایت ہی مالک سی پہونچی اونکو یہ بات کہ ابن عباس تہی قصر کرتی نماز بیچ مانند اوس مسافت کی کہ درمیان مکہ اور طائف کی ہی اور بیچ مانند اوس مسافت کی کہ درمیان مکہ اور عسفان کی ہی اور بیچ مانند اوس مسافت کی کہ درمیان مکہ اور جدہ کی ہی کہا مالک نی اور یہ مسافت ہی چار برید کی روایت کی یہ موطا مین **ف** چار برید سولہ فرسخ کی ہوتی ہین اور فرسخ تین کوس کا اور کوس چار ہزار گز کا اور گز چوبیس انگشت کا پس چار برید اڑتالیس کوس کی ہوئی اگر منزل بارہ کوس کی ہو تو چار برید کی چار منزلین ہوئین اور ظاہر اس حدیث کا معلوم ہوتا ہی کہ تینون مسافتین کہ حدیث مین مذکور ہوئین برابر ہون لیکن واقع مین برابر نہین پس اگر اشارہ اخیر کیطرف ہو یعنی مسافت مابین مکہ اور جدہ کیطرف تو مناسب ہی اور ظاہر یہ ہی کہ یہ حد ابن عباس نی اپنی اجتہاد سی مقرر کی تہی بعد از ین جاننا چاہیی کہ بعضی علمائی کہا ہی کہ ثابت نہین ہوئی کتاب مین اور نہ سنت مین مسافت حد سفر کی بلکہ ثابت جو ہوا ہی مطلق سفر ثابت ہوا ہی اور سفر کہ جنمین قصر واقع ہوا ہی متفاوت ہین بعضے قریب اور بعضی بعید جیسا کہ ظاہر ہوتا ہی حدیثون باب کی سی صحابہ اور تابعین اور اونکی بعد کی علماء اوسکی تعین مین اجتہاد اور استنباط کرکے مختلف ہوئی ہین امام شافعی نی حد سفر کی ایک روز اور ایک روایت مین دو روز کہی کذا ذکر فی الہدایۃ اور حاوی کہ اونکی مذہب مین ہے اونمین تعین سولہ فرسخ کی کی ہی اور مذہب امام مالک اور امام احمد کا بہی یہی ہی اور امام ابو حنیفہ نی تین منزلین کہی ہین کہ ہر منزل ایسی ہو کہ چھوٹی دنون مین قافلہ صبح کو چلی تو بعد دوپہر کی منزل پر پہونچ جاوی اور امام ابو یوسف نی دو روز اور اکثر تیسری دن کا کہا ہی اور مذہب ظواہر نی مطلق سفر اعتبار کیا ہی دراز ہو یا کوتاہ اور دلیلین ہر ایک کی فقہ کی کتابون مین مذکور ہین + ح ع + **وَعَن** الْبَرَاءِ قَالَ صَحِبْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ ثَمَانِیَۃَ عَشَرَ سَفَرًا فَمَا رَاَیْتُہٗ تَرَکَ رَکْعَتَیْنِ اِذَا زَاغَتِ الشَّمْسُ قَبْلَ الظُّہْرِ رَوَاہُ اَبُوْ دَاوٗدَ وَالتِّرْمِذِیُّ وَقَالَ ھٰذَا حَدِیْثٌ غَرِیْبٌ اور روایت ہی براء سی کہ کہا رفاقت کی مین نی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی اٹھارہ دن سفر مین پس نہین دیکھا مین نی حضرت کو کہ چھوڑی ہون دو رکعتین جس وقت کہ ڈہلی آفتاب پہلی ظہر کی روایت کی یہ ابو داؤد

اور انہی کی اور سرکشی کی اوسمین جیسی کہ عادت اونکی ... یا ہووے نی ہلسے دن کو اور نصا

نی ذلیلین اکالین اپنی طرف سی چنانچہ آگی ... پر نہین کہ مراد فرض کرنی سی یہ ہی کہ حکم تعجب کی تہ تیسوان بعد نماز عصر کے

اور اجتہاد اپنی کی اپنی کہا گیا کہ اللہ تعالی ن ... مین ایکدن کہ فارغ ہوا ہمیں واسطی ذکر اور حضرت فاطمہ زہرا اور حضرت علی اور تمام

اپنی اجتہاد سی اور یہ امتحان تہا حق سبحانہ تعالی کیطرف سی آگی نبی کہ آیا حق دریافت کرتی ہین یا نہین پس تعین کیا یوم دنی ہفتہ کو اور رہا ٹہیا اور

یتا ہی کہ فارغ ہوا اللہ تعالی شغل پیدا کرنی سی پس ہمکو بہی چاہی کہ فارغ ہووین کار وبار دنیا سی اور مشغول ہووین عبادت پروردگار مین اور نصاری

نی تعین کیا اتوار کو اسلیی کہ اللہ تعالی نی ابتدا کی اوسمین پیدایش کی پس یہ دن مبدا رکمالات اور نعمتون کا ہی کہ اوسمین وہ پاک ذات متوجہ ہوا خلق پر

ساتہ فیض پہونچانی اور انعام کرنیکی پس وہ لائق تعظیم اور عبادت کی ہی دونوں نی خطا کی اور نہ پایا جو کچہ کہ علم الہی مین تہا یعنی دن جمعہ کا اور گمراہ ہوئی

راہ صواب سی پس راہ دکہائی اور معلوم کروایا ہمکو اللہ تعالی نی اوس دن کو یہان بہی دونون وجہین بیان کی ہین اور اول ظاہر تر ہی کہ حق سبحانہ نی

حکم کیا اس امت کو ساتہ عبادت کی روز جمعہ مین ساتہ قول اپنی کی یا ایہا الذین آمنوا اذا نودی للصلوۃ من یوم الجمعۃ فاسعوا الی ذکر اللہ اور توفیق دی اونکو

حکم بجالانی کی اور گمراہ کیا ساتہ انکار اور سرکشی اور ذلیلین نکالنی کی جیسی کہ عادت اس امت نیک کی ہی اور لوگ واسطی ہماری تابع ہین کیونکہ ہرگاہ

یتہا دن جمعہ کا سبدار وجود انسان کا اور اول ایام اوسکی کا ہوئی اوسمین عبادت کرنیوالی باعتبار عبادت کی متبوع اور عبادت کرنیوالی بیچ دونون کی

بعد اوسکی مین تابع اور یہ حدیث دلالت کرتی ہی اسی پر کہ جمعہ اول ہفتہ کا ہی شرعاً لیکن زبان زد عرف کی برخلاف اوسکی ہوا ہی + ع ح +

وَعَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ خَیْرُ یَوْمٍ طَلَعَتْ عَلَیْهِ الشَّمْسُ یَوْمُ الْجُمُعَةِ فِیْهِ خُلِقَ

اٰدَمُ وَفِیْهِ اُدْخِلَ الْجَنَّةَ وَفِیْهِ اُخْرِجَ مِنْهَا وَلَا تَقُوْمُ السَّاعَةُ اِلَّا فِیْ یَوْمِ الْجُمُعَةِ رَوَاهُ مُسْلِمٌ

اور روایت ہی ابی ہریرہ سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی بہترین دن کا کہ نکلا اوسمین آفتاب دن جمعہ کا ہی اوسمین پیدا کیی گئی آدم ع

بنی تمام ہوئی پیدایش اونکی اور اوسمین داخل کیی گئی بہشت مین اور اوسمین نکالی گئی بہشت سی اور نہین قائم ہونی کی قیامت مگر دن جمعہ کی روایت

کی یہ مسلم نی ف نکلا اوسمین آفتاب مراد یہ ہی کہ سب دنوں مین دن جمعہ کا افضل ہی اسلیی کہ کوئی دن السا نہیں کہ اوسمین آفتاب نکلا ... جمعہ حضرت آدم

ہو پیدا ہوئی اس سی فضیلت اوسکی معلوم ہوئی یہ بات تو ظاہر ہی اور بہشت سی جو نکلی اوسمین فضیلت جمعہ کی اسلیی ہوئی کہ نکلنا اونکا سبب ہی پیش

انبیا اور اولیا کا اور باعث ہوئی حسنات بیشمار کا اونسی ہوا اور ایسی ہی موت حضرت آدم علیہ السلام کی سبب پہونچنی اونکی کی درگاہ رب العزت مین

ہوئی اور ایسی ہی قائم ہونا قیامت کا سبب ہی دخول جنت کا اوسمین وعدہ حق تعالی کی متقیون کی لیی ظاہر ہون گی اور مراد قائم ہونی قیامت سے

یا تو پہلا نفخہ ہی کہ ہلاکت کی لیی ہوگا یا دوسرا نفخہ کہ واسطی بعث ونشر کی ہوگا اور کہا طیبی نی کہ کہا بعضون نی کہ افضل دنون مین دن عرفہ کا ہے

اور بعضون نی کہا کہ جمعہ افضل ہی چنانچہ اس حدیث سی معلوم ہوتا ہی یہ اوس صورت مین ہی کہ جب مطلق چہوڑا جاوی یعنی بہترین ایامون کا عرفہ ہے

اور بہترین دن کا جمعہ ہی اور اوسوقت کہ کہا جاوی کہ بہترین دن سال مین پس وہ عرفہ ہی یا بہترین دن یعنی ہفتہ مین پس وہ جمعہ ہی پس

کلام پورا ہوا اور حاجت تطبیق کی نہ رہی اور جب موافق ہووی دن جمعہ کا دن عرفہ کی ساتہ تو ہوگا افضل دنون کا مطلق پس ہوگا عمل اوسمین

افضل اور حج ہوگا اوسمین حج اکبر اور افضل ہوگا ستر حجون سی کہ غیر جمعہ مین ہون اور کہا ابن مسیب نی کہ جمعہ محبوب تر ہی طرف اللہ تعالی کی

حج نفل سی اور جامع صغیر مین ابن عباس سی ہی مرفوعاً کہ جمعہ حج المساکین ہی + ح ع + وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ

صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ فِی الْجُمُعَةِ لَسَاعَةً لَا یُوَافِقُهَا عَبْدٌ مُسْلِمٌ یَسْاَلُ اللّٰهَ فِیْهَا خَیْرًا اِلَّا اَعْطَاهُ اِیَّاهُ مُتَّفَقٌ عَلَیْهِ

تا عصر سے غروب ہونے آفتاب تک الخ

نواں بیچ نماز عصر کی بیسواں بعد نماز عصر کی تا آخر وقت مستحب کی اکتیسواں بعد نماز عصر کے
بلا فاصلہ بتیسواں آخر ساعت بعد نماز عصر کی بتیسواں اوسوقت کہ غروب ہونی لگی آفتاب روایت ہی کہ حضرت فاطمہ زہرا وقت عصر تک تمام
اہل بیت نبوت رضی اللہ عنہم سے تسبیح کرتی تہی خادمہ کو کہ اسدار اور نگہبانی کرین آخر ساعت روز جمعہ کی اور خبر کرین تا ذکر اور دعا کرین اوسمین اور
پوچھا گیا امام مقبلی سی کہ کیونکر دعا کری خطبہ کی حالت مین اوسوقت تو حکم ہی چپ رہنی کا پس جواب دیا کہ نہین ہی شرط دعا کی تلفظ بلکہ حضور
اوسکا ساتھ دل ہی کی کافی ہی اور کہا امام شافعی نے پہونچا ہی مجکو یہ کہ دعا قبول کیجاتی ہی شب جمعہ مین بہی واللہ اعلم ع ح + و مولانا ++

الفصل الثانی

فصل دوسری عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ خَرَجْتُ اِلَی الطُّوْرِ فَلَقِیْتُ کَعْبَ الْاَحْبَارِ فَجَلَسْتُ مَعَهٗ فَحَدَّثَنِیْ عَنِ التَّوْرٰىةِ وَحَدَّثْتُهٗ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَکَانَ فِیْمَا حَدَّثْتُهٗ اَنْ قُلْتُ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ خَیْرُ یَوْمٍ طَلَعَتْ عَلَیْهِ الشَّمْسُ یَوْمُ الْجُمُعَةِ فِیْهِ خُلِقَ اٰدَمُ وَفِیْهِ اُهْبِطَ وَفِیْهِ تِیْبَ عَلَیْهِ وَفِیْهِ مَاتَ وَفِیْهِ تَقُوْمُ السَّاعَةُ وَمَا مِنْ دَابَّةٍ اِلَّا وَهِیَ مُصِیْخَةٌ یَوْمَ الْجُمُعَةِ مِنْ حِیْنِ تُصْبِحُ حَتّٰی تَطْلُعَ الشَّمْسُ شَفَقًا مِنَ السَّاعَةِ اِلَّا الْجِنَّ وَالْاِنْسَ وَفِیْهِ سَاعَةٌ لَا یُصَادِفُهَا عَبْدٌ مُسْلِمٌ وَهُوَ یُصَلِّیْ یَسْاَلُ اللّٰهَ شَیْئًا اِلَّا اَعْطَاهُ اِیَّاهُ قَالَ کَعْبٌ ذٰلِكَ فِیْ کُلِّ سَنَةٍ یَوْمٌ فَقُلْتُ بَلْ فِیْ کُلِّ جُمُعَةٍ فَقَرَاَ کَعْبٌ التَّوْرٰىةَ فَقَالَ صَدَقَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اَبُوْ هُرَیْرَةَ لَقِیْتُ عَبْدَ اللّٰهِ ابْنَ سَلَامٍ فَحَدَّثْتُهٗ بِمَجْلِسِیْ مَعَ کَعْبِ الْاَحْبَارِ وَمَا حَدَّثْتُهٗ فِیْ یَوْمِ الْجُمُعَةِ فَقُلْتُ لَهٗ قَالَ کَعْبٌ ذٰلِكَ فِیْ کُلِّ سَنَةٍ یَوْمٌ قَالَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ سَلَامٍ کَذَبَ کَعْبٌ فَقُلْتُ لَهٗ ثُمَّ قَرَاَ کَعْبٌ التَّوْرٰىةَ فَقَالَ بَلْ هِیَ فِیْ کُلِّ جُمُعَةٍ فَقَالَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ سَلَامٍ صَدَقَ کَعْبٌ ثُمَّ قَالَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ سَلَامٍ قَدْ عَلِمْتُ اَیَّةَ سَاعَةٍ هِیَ قَالَ اَبُوْ هُرَیْرَةَ فَقُلْتُ اَخْبِرْنِیْ بِهَا وَلَا تَضِنَّ عَلَیَّ فَقَالَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ سَلَامٍ هِیَ اٰخِرُ سَاعَةٍ فِیْ یَوْمِ الْجُمُعَةِ قَالَ اَبُوْ هُرَیْرَةَ فَقُلْتُ کَیْفَ تَکُوْنُ اٰخِرَ سَاعَةٍ فِیْ یَوْمِ الْجُمُعَةِ وَقَدْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ لَا یُصَادِفُهَا عَبْدٌ مُسْلِمٌ وَهُوَ یُصَلِّیْ فِیْهَا فَقَالَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ سَلَامٍ اَلَمْ یَقُلْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مَنْ جَلَسَ مَجْلِسًا یَنْتَظِرُ الصَّلٰوةَ فَهُوَ فِیْ صَلٰوةٍ حَتّٰی یُصَلِّیَ قَالَ اَبُوْ هُرَیْرَةَ فَقُلْتُ بَلٰی قَالَ فَهُوَ ذٰلِكَ رَوَاهُ مَالِكٌ وَاَبُوْ دَاوٗدَ وَالتِّرْمِذِیُّ وَالنَّسَائِیُّ وَرَوٰی اَحْمَدُ اِلٰی قَوْلِهٖ صَدَقَ کَعْبٌ

روایت ہی ابی ہریرہ سی کہ کہا نکلا مین طرف پہاڑ طور کی پس ملا مین کعب احبار سی پس بیٹہا مین ساتہ اونکی پس بیان کیا روبرو میری توراۃ
مین سی اور مین نی بیان کی حدیث روبرو اونکی پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم سی پس تہی بیچ ان حدیثون کی کہ حدیث کی مین نی اونکو حضرت
سی یہ کہ کہا مین نی فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی بہترین دن کہ نکلا اوسمین آفتاب دن جمعہ کا ہی اوسمین پیدا کیے گئی آدم علیہ السلام اور
اوسمین اوتاری گئی جنت سی اور اوسمین توبہ قبول کی گئی اونکی یعنی جس جمعہ مین اوتری اوسی کی اخیر مین توبہ قبول ہوئی یا اور جمعہ مین اور اوسمین
یعنی اور جمعہ مین وفات ہوئی اونکی اور اوسی دن مین قائم ہوگی قیامت اور نہین کوئی جانور مگر کہ وہ کان لگائی ہوئی یعنی وہ منتظر ہی قائم
ہونی قیامت کا دن جمعہ کی اوسوقت سی کہ صبح کرتا ہی یہانتک کہ طلوع ہو آفتاب بسبب خوف قائم ہونی قیامت کی سوای جن اور آدمی
کی یعنی انکو غافل اوس سی کیا ہی تا سلسلہ معیشت کا نہ منقطع ہوجاوی اور جمعہ مین ایک ساعت ہی کہ نہین پاتا اوسکو بندہ مسلمان اور وہ
نماز پڑہتا ہو یعنی حقیقتًا یا حکمًا کہ انتظار نماز کرتا ہو یا دعا کرتا ہو مانگی اللہ سی کچہ مگر کہ دیتا ہی اوسکو وہ چیز کہا کعب نی یہ یعنی دن ذکر کیا گیا کہ
مشتمل ہی ساعت بزرگ کو بیچ ہر سال کی ایک دن ہی پس کہا مین نی نہ بلکہ یہ دن ہر ہفتہ مین ہی پس پڑہی کعب نی توراۃ پس کہا سچ فرمایا

رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہا ابو ہریرہ نے ملا مین عبد اللہ بن سلام سے پس خبر دی مین نے انکو اپنی بیٹھنے کی ساتھ کعب احبار کی اور خبر
دی مین نے اوس حدیث کی کہ بیان کی مین نے اونسے بیچ حال دن جمعہ کی پھر کہا مین نے واسطے ... شک کر کے کہا کعب نے یہ ہر سال مین ایک دن ہے
کہا عبد اللہ بن سلام نے جھوٹ بولا کعب نے پھر کہا مین نے اونکو کہ پھر پڑھی کعب نے توراۃ پھر کہا کہ وہ ساعت ہر جمعہ مین ہے پس کہا عبد اللہ بن
سلام نے کہ سچ کہا کعب نے پھر کہا عبد اللہ بن سلام نے کہ تحقیق جانتا ہون مین کونسی ساعت ہے وہ کہا ابو ہریرہ نے پس کہا مین نے خبر دو مجکو بیچ
اس ساعت کی اور بخیلی کرو مجھپر پس کہا عبد اللہ بن سلام نے وہ آخر ساعت ہے دن جمعہ کی کہا ابو ہریرہ نے پس کہا مین نے کسطرح ہوگی آخر ساعت دن
جمعہ کی اور حال یہ کہ تحقیق فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے اوسکی حق مین کہ نہین پاتا اوسکو بندہ مسلمان اور وہ نماز پڑھتا ہو اوس مین یعنی اور اوس وقت
نماز پڑھی جاتی نہین ہے کہ مکروہ ہے پس کہا عبد اللہ بن سلام نے کیا نہین فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جو شخص کہ بیٹھے ایک مجلس بیچ کی جگہ مین منتظر
نماز کا پس وہ نماز ہی مین ہے یعنی حکما یہان تک کہ نماز پڑھے یعنی حقیقۃً کہا ابو ہریرہ نے پس کہا مین نے ہان مقرر یون ہی فرمایا حضرت نے کہا عبد اللہ نے
پس وہ مراد ساتھ نماز کی یہی انتظار ہے یعنی اور یہ آخر روز مین ہو سکتا ہے پس اگر اوس وقت دعا کرے تو مستجاب ہے روایت کی یہ مالک اور ابو داؤد اور
ترمذی اور نسائی نے اور روایت کی احمد نے اقول صدق کعب **ف** یہانتک کہ طلوع ہو آفتاب یعنی کہ قیامت ظاہر ہوگی دن جمعہ کی درمیان
صبح اور طلوع آفتاب کی پس جب حیوانات اوس وقت مین منتظر اور ڈرتے ہین تو انسان کو بطریق اولی چاہئے کہ مشغول ذکر مولی مین اور ڈر نیوالا
اون چیزون سے کہ در پیش آنیوالی ہین اور اس حدیث مین ایک معجزہ حضرت کا مذکور ہوا کہ باوجود امی ہونے کی خبر دی ان چیزون کی کہ پوشیدہ تھین
مگر سے عالم اہل کتاب پر یعنی کعب پر سبحان اللہ کیا علم تھا حضرت کا اور کعب احبار کہ بڑے دانشمند تھے یہود کے پایا انہون نے زمانہ حضرت کا لیکن حاضر
نہین ہوئے حضرت کے پاس پھر سلام لائے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی خلافت مین اور عبد اللہ بن سلام صحابی ہین وہ بھی یہود کی عالمون مین سے تھے مشرف

وَعَنْ اَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِلْتَمِسُوا السَّاعَةَ الَّتِيْ تُرْجٰى فِيْ يَوْمِ الْجُمُعَةِ بَعْدَ الْعَصْرِ اِلٰى
غَيْبُوْبَةِ الشَّمْسِ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ اور روایت ہے انس سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے ڈھونڈو اوس ساعت کو کہ امید
قبولیت دعا کی ہے بیچ دن جمعہ کی پیچھے عصر کی غائب ہونے آفتاب تک روایت کی یہ ترمذی نے **وَعَنْ** اَوْسِ بْنِ اَوْسٍ قَالَ قَالَ
رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ مِنْ اَفْضَلِ اَيَّامِكُمْ يَوْمَ الْجُمُعَةِ فِيْهِ خُلِقَ اٰدَمُ وَفِيْهِ قُبِضَ وَفِيْهِ النَّفْخَةُ
وَفِيْهِ الصَّعْقَةُ فَاَكْثِرُوْا عَلَيَّ مِنَ الصَّلٰوةِ فِيْهِ فَاِنَّ صَلٰوتَكُمْ مَعْرُوْضَةٌ عَلَيَّ قَالُوْا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ وَكَيْفَ تُعْرَضُ صَلٰوتُنَا
عَلَيْكَ وَقَدْ اَرِمْتَ قَالَ يَقُوْلُوْنَ بَلِيْتَ قَالَ اِنَّ اللّٰهَ حَرَّمَ عَلَى الْاَرْضِ اَجْسَادَ الْاَنْبِيَاءِ رَوَاهُ اَبُوْدَاؤُدَ وَالنَّسَائِيُّ
وَابْنُ مَاجَةَ وَالدَّارِمِيُّ وَالْبَيْهَقِيُّ فِي الدَّعْوَاتِ الْكَبِيْرِ اور روایت ہے اوس بن اوس سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ
علیہ وسلم نے تحقیق بہتر دنون تمہاری مین سے دن جمعہ کا ہے اوس مین پیدا کیے گئے آدم اور اوس مین قبض کی گئی روح اونکی اور اوس مین ہوگا پھونکنا صور کا یعنی
نفخہ دوسرا کہ اوس سے زندہ کرنے مردونکی ہوگا اور اسی مین ہے نفخہ مرنے کا یعنی پہلا نفخہ کہ اوس سے سب مرجاوینگے پس بہت بھیجو مجھپر درود اوس دن مین اسلئے کہ تحقیق
درود تمہارا عرض کیا جاتا ہے مجھپر کہا اصحاب نے ای رسول خدا کسطرح عرض کیا جاویگا درود ہمارا آپ پر اور حال یہ کہ پرانی ہوگئی ہونگی ہڈیاں آپکی کہا راوی نے مراد رکھتے تھے
صحابہ ساتھ لفظ ارمت کی بلیت یعنی بوسیدہ ہو گیا ہوگا جسد مبارک آپکا فرمایا حضرت نے تحقیق اللہ تعالی نے حرام کیا ہے زمین پر جسمون انبیا کی یعنی زمین نہین کھاتی بدن
انبیا کی روایت کی یہ ابو داؤد اور نسائی اور ابن ماجہ اور دارمی نے اور بیہقی نے دعوات کبیر مین **ف** بہتر دنون تمہاری سے دن جمعہ کا ہے اس مین اشارہ ہے
طرف اسکی کہ دن عرفہ کا افضل ہے یا مساوی ہے جمعہ کی اور بہت بھیجو درود مجھپر اوس مین اسلئے کہ وہ افضل عبادات سے ہے اور اس مین ہر نیکی کا ثواب

ستودہ ہونا ہی ایسا انبیاء کو نبوت اور سکا اولیٰ ہی اور بہت حدیثوں بیچ فضیلت درود بھیجنی کی دن جمعہ میں اور ترغیب جمعہ مین وارد ہوئی ہین کیب
نسبت ہی نائل ہونا اس کو ... نجا ہی اور اخیر حدیث کا حاصل یہ ہی کہ زندہ ہین انبیا قبرون میں یہ مسئلہ متفق علیہ ہی کسی کو بیچ خلاف نہیں لیکن حیات
انکو دنیا حقیقی جسمانی دنیا کی سی ہی حیات معنوی روحانی جیسی کہ شہدا کو ہی اور سوا انکی اور اموات بھی سنتی ہین سلام اور کلام اور عرض ہوتی
ہین اعمال اقربا انکی کو بعض ایام میں + ح ع + وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَلْيَوْمُ الْمَوْعُوْدُ
يَوْمُ الْقِيٰمَةِ وَالْيَوْمُ الْمَشْهُوْدُ يَوْمُ عَرَفَةَ وَالشَّاهِدُ يَوْمُ الْجُمُعَةِ وَمَا طَلَعَتِ الشَّمْسُ وَلَا غَرَبَتْ عَلٰى يَوْمٍ اَفْضَلَ مِنْهُ
فِيْهِ سَاعَةٌ لَا يُوَافِقُهَا عَبْدٌ مُؤْمِنٌ يَدْعُو اللّٰهَ بِخَيْرٍ اِلَّا اسْتَجَابَ اللّٰهُ لَهٗ وَلَا يَسْتَعِيْذُ مِنْ شَيْءٍ اِلَّا اَعَاذَهٗ
مِنْهُ رَوَاهُ اَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِيُّ وَقَالَ هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ لَا يُعْرَفُ اِلَّا مِنْ حَدِيْثِ مُوْسَى بْنِ عُبَيْدَةَ وَهُوَ يُضَعَّفُ

اور روایت ہی ابی ہریرہ رضی اللہ عنہ سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی دن موعود دن قیامت کا اور دن مشہود دن عرفہ کا اور شاہد دن
جمعہ کا اور نہ نکلا آفتاب اور نہ غروب ہوا کسی دن مین کہ افضل ہو دن جمعہ سی اوسمین ایک ساعت ہی نہین پاتا اوسکو بندہ مومن کہ دعا کری اللہ
سانے خیر کی مگر کہ قبول کرتا ہی اللہ واسطی اوسکی اور نہین پناہ مانگتا کسی چیز سی مگر کہ پناہ دیتا ہی اوسکو اوس سی روایت کی یہ احمد اور ترمذی نے
اور کہا ترمذی نی یہ حدیث غریب ہی نہیں معلوم کیجاتی مگر حدیث موسی بن عبیدہ کی سی اور وہ ضعیف کیا جاتا ہی ف دن موعود الخ یعنی
سورۂ بروج مین جو فرمایا ہی اللہ تعالی نی والیوم الموعود و شاہد و مشہود پس مراد یوم موعود سی دن قیامت کا ہی کہ حق سبحانہ تعالی نی خبر دی ہی
اوسکی آنی کی اور وعدہ کیا ہی مومنون سی بعد آنی اوسکی کی نعمتین بہشت کا اور مراد شاہد سی دن جمعہ کا ہی کہ حاضر ہوتا ہی خلق پر اور مشہود دن
عرفہ کا ہی کہ حاضر ہوتی ہین مومن اوسمین ہر طرف سی اور حاضر ہوتی ہین ملائکہ اور ابو موسی راوی اگرچہ ضعیف کیا گیا ہی لیکن قوت دیتی ہین اوسکو
اور حدیثین + ح + اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ فصل تیسری عَنْ اَبِيْ لُبَابَةَ بْنِ عَبْدِ الْمُنْذِرِ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى
اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ يَوْمَ الْجُمُعَةِ سَيِّدُ الْاَيَّامِ وَاَعْظَمُهَا عِنْدَ اللّٰهِ وَهُوَ اَعْظَمُ عِنْدَ اللّٰهِ مِنْ يَوْمِ الْاَضْحٰى وَيَوْمِ الْفِطْرِ
فِيْهِ خَمْسُ خِلَالٍ خَلَقَ اللّٰهُ فِيْهِ اٰدَمَ وَاَهْبَطَ اللّٰهُ فِيْهِ اٰدَمَ اِلَى الْاَرْضِ وَفِيْهِ تَوَفَّى اللّٰهُ اٰدَمَ وَفِيْهِ سَاعَةٌ
لَا يَسْاَلُ الْعَبْدُ فِيْهَا شَيْئًا اِلَّا اَعْطَاهُ مَا لَمْ يَسْاَلْ حَرَامًا وَفِيْهِ تَقُوْمُ السَّاعَةُ مَا مِنْ مَلَكٍ
مُقَرَّبٍ وَلَا سَمَاءٍ وَلَا اَرْضٍ وَلَا رِيَاحٍ وَلَا جِبَالٍ وَلَا بَحْرٍ اِلَّا هُوَ مُشْفِقٌ مِنْ يَوْمِ الْجُمُعَةِ رَوَاهُ
ابْنُ مَاجَةَ وَرَوَى اَحْمَدُ عَنْ سَعْدِ بْنِ مُعَاذٍ اَنَّ رَجُلًا مِنَ الْاَنْصَارِ اَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
فَقَالَ اَخْبِرْنَا عَنْ يَوْمِ الْجُمُعَةِ مَاذَا فِيْهِ مِنَ الْخَيْرِ قَالَ فِيْهِ خَمْسُ خِلَالٍ وَسَاقَ اِلٰى اٰخِرِ الْحَدِيْثِ
اور روایت ہی ابی لبابہ بن عبد المنذر سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی تحقیق دن جمعہ کا سردار ہی دنون میں اور بڑا ہی دنون مین نزدیک
اللہ کی اور وہ بڑا ہی نزدیک خدا کی دن عید قربان اور دن عید الفطر کی سی اوسمین پانچ باتین ہین پیدا کیا ہی اللہ تعالی نی اوسمین آدم علیہ السلام کو
اور اوتارا اللہ تعالی نی اوسمین آدم کو طرف زمین کی اور اوسمین وفات دی اللہ تعالی نی آدم کو اور اوسمین ایک ساعت ہی کہ نہین مانگتا بندہ اوسمین کچھ مگر کہ دیتا ہی اللہ اوسکو
جب تک کہ نہ مانگی حرام کو یعنی مانگنا حرام کا نہین قبول اور اوسمین قائم ہوگی قیامت نہین کوئی فرشتہ مقرب اور نہ آسمان اور زمین اور نہ ہوائین اور نہ پہاڑ
اور نہ دریا مگر کہ وہ ڈرتی ہین دن جمعہ سی یعنی اس لیے کہ قیامت اوسمین ہونی ہی مبادا ناگہان برپا ہو نقل کی یہ ابن ماجہ نی اور نقل کی احمد نی
سعد بن معاذ سی یہ کہ ایک شخص انصار میں سی آیا نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی پاس پس کہا خبر دو ہمکو دن جمعہ کی سی کہ کیا ہی اوسمین بھلائی سی

فرمایا اوسمین پانچ چیزین اور بیان کی ساری حدیث یعنی جوکہ اوپر مذکور ہوئی **ف** اور وہ بڑا ہی ان عید قربان کے اور دن عید فطر کی سی اس سی معلوم ہوا کہ دن عرفہ کا ساری ہی یا افضل ہی جمعہ سی لیکن بیچ حدیث رزین کی ہی کہ افضل دنون مین دن عرفہ کا ہی اور اوسمین پانچ باتین ہین یہ حصر کی لیی نہین ہی کہ پانچ ہی باتین ہوتی ہین اور کچھ نہین ہوتا بلکہ اور بعضی چیزین بزرگ قدر ہی داخل زیارت باری تعالی کی جنت مین وغیر ذلک اسمین ہوتی ہین + ع + **وَعَنْ** اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ قَالَ قِیْلَ لِلنَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لِاَیِّ شَیْءٍ سُمِّیَ یَوْمُ الْجُمُعَۃِ قَالَ لِاَنَّ فِیْھَا طُبِعَتْ طِیْنَۃُ اَبِیْکَ اٰدَمَ وَفِیْھَا الصَّعْقَۃُ وَالْبَعْثَۃُ وَفِیْھَا الْبَطْشَۃُ وَفِیْ اٰخِرِ ثَلٰثِ سَاعَاتٍ مِّنْھَا سَاعَۃٌ مَنْ دَعَی اللّٰہَ فِیْھَا اُسْتُجِیْبَ لَہٗ رَوَاہُ اَحْمَدُ اور روایت ہی ابی ہریرہ رض کی کہ کہا گیا واسطے نبی صلی اللہ علیہ سلم کی واسطی کس چیز کی نام رکہا گیا دن جمعہ کا جمعہ فرمایا اسواسطی کہ اسمین خمیر کی گئی اور جمع کی گئی مٹی آپ تیرے کی کہ آدم علیہ السلام تہا اور اوسدن مین نفخہ ہوگا مرنیکا یعنی نفخہ پہلا کہ اوس سی سب اہل دنیا مرجاوینگی اور زندہ ہونیکا یعنی دوسرا نفخہ کہ اوس سی سب جی اوٹہینگی اور اوسمین ہوگا پکڑنا سخت یعنی دار وگیر قیامت کی اور بیچ آخر تین ساعتون کی جمعہ سی ایک ساعت یعنی جمعہ کی اخیر ساعت ہی کہ جو کوئی دعا مانگی اللہ سی اوس ساعت مین قبول کی جاتی ہی دعا اوسکی نقل کی یہ احمد نے **ف** کہا طیبی نی کہ حاصل حضرت کی جواب کا یہ ہوا کہ جمعہ اسکا نام ایسی ہوا کہ ایسی امور بڑی اسمین جمع ہوئی ہین انتہی اور مخفی نہو جیو کہ معنی جمعیت کی ہر ایک مین موجود ہین قطع نظر کرنی کر اہت مجموعہ سی + ع + **وَعَنْ** اَبِی الدَّرْدَاءِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَکْثِرُوا الصَّلٰوۃَ عَلَیَّ یَوْمَ الْجُمُعَۃِ فَاِنَّہٗ مَشْھُوْدٌ تَشْھَدُہُ الْمَلٰئِکَۃُ وَاِنَّ اَحَدًا لَمْ یُصَلِّ عَلَیَّ اِلَّا عُرِضَتْ عَلَیَّ صَلٰوتُہٗ حَتّٰی یَفْرُغَ مِنْھَا قَالَ قُلْتُ وَبَعْدَ الْمَوْتِ قَالَ اِنَّ اللّٰہَ حَرَّمَ عَلَی الْاَرْضِ اَنْ تَاْکُلَ اَجْسَادَ الْاَنْبِیَاءِ فَنَبِیُّ اللّٰہِ حَیٌّ یُّرْزَقُ رَوَاہُ ابْنُ مَاجَۃَ

اور روایت ہی ابی درداء سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی بہت بہیجو درود مجہپر دن جمعہ کی اسلیے کہ تحقیق دن جمعہ کا حاضر کیا گیا ہی حاضر ہوتی ہین اوسمین فرشتی اور تحقیق کوئی نہین بہیجتا درود مجہپر مگر کہ عرض کیا جاتا ہی مجہپر درود اوسکا یعنی ساتہ مکاشفہ کی یا بواسطہ ملائکہ کی یہانتک کہ فارغ ہوتا ہی اوس سی کہا ابودرداء نی کہ کہا مین نی اور بعد مرنیکی بہی عرض کرینگی فرمایا تحقیق اللہ نی حرام کیا ہی زمین پر کہانا بدنون انبیا کا پس نبی اللہ کی زندہ ہین یعنی حقیقۃً مثل زندگانی دنیا کی روزی دیی جاتی ہین روایت کی یہ ابن ماجہ نی **ف** یہ حدیث تائید کرتی ہی تفسیر ابن عباس کی کہ اونہون نی کہا ہی مشہود جمعہ ہی جیسی کہ پہلی حدیث تائید کرتی ہی تفسیر حضرت علی کی کہ اونہون نی کہا شاہد جمعہ ہی اور وہ صحیح تر ہی اور نہین منافی ہی اطلاق مشہود کا اس جگہ جمعہ پر اور اعتبار کر یعنی باعتبار حاضر ہونیکی ملائکہ اسمین اور باوجود اسکی احتمال ہی کہ ضمیر فانہ کی اس حدیث مین پہری طرف اکثار صلوۃ کی کہ سمجہا گیا اکثروا سی اور عرض کیا جاتا ہی مجہپر درود اوسکا یعنی ہمیشہ پس اس روایت مین تفصیل ہی بطریق اولی عرض ہونا ہی اگرچہ طویل ہو مدت ابتدا شروع سی یہانتک کہ فارغ ہو اوس سی یعنی سب درود اس مدت کی عرض ہوتی ہین آگی اسکی ابودرداء نی بطریق استفہام کی کلام مذکور عرض کیا گمان اسکی کہ حکم خاص ساتہ حالت ظاہری کی ہی اور حرام کیا ہی یعنی منع کیا ہی زمین کو کہانا بدنون انکی سی پس نہین فرق ہی واسطی انکی بیچ دونون حالتون کی یعنی حالت زندگانی اور مرنیکی اسی لیی کہا گیا ہی اولیاء اللہ لا یموتون ولکن ینتقلون من دار الی دار اور رزق دیی جاتی ہین یعنی رزق معنوی اور منافی نہین ہی کہ انبیاء کو رزق حسی بہی ہو جیسا کہ ظاہر ہی بات ہی جیسا کہ ارواح شہدا کی حق مین آیا ہی کہ کہاتی ہین میوی جنت کی پس انبیا تو اشرف ہین اونکی لیی کیون نہ یہ بات ہو + ع + **وَعَنْ** عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَا مِنْ مُّسْلِمٍ یَّمُوْتُ یَوْمَ الْجُمُعَۃِ اَوْ لَیْلَۃَ الْجُمُعَۃِ

إِلَّا وَقَاهُ اللهُ فِتْنَةَ الْقَبْرِ رَوَاهُ أَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِيُّ وَقَالَ هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ وَلَيْسَ إِسْنَادُهُ بِمُتَّصِلٍ

اور روایت ہی عبداللہ ابن عمرو سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی نہین کوئی مسلمان کہ مری دن جمعہ کی یا شب جمعہ مین مگر کہ بچا لیتا ہی اوسکو اللہ فتنہ قبر کی سی یعنی سوال قبر اور عذاب اوسکی سی روایت کی یہ احمد نی اور ترمذی نی اور کہا ترمذی نی یہ حدیث غریب ہی اور نہین اسناد اسکی متصل **ف** ایک روایت مین آیا ہی کہ فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ جو کوئی مری دن جمعہ مین خلاص کیا جاتا ہی عذاب قبر سی آوریگا دن قیامت کی اس حال مین کہ اوسپر ہوگی مہر شہیدون کی اور اور روایت مین آیا ہی کہ فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نی جو کوئی مرتا ہی دن جمعہ کی لکہا جاتا ہی الله واسطی اوسکی اجر شہید کا اور بچایا جاتا ہی فتنہ قبر کی سی اور اور روایت مین آیا ہی کہ نہین کوئی مسلمان مرد یا مسلمان عورت کہ مری شب جمعہ مین یا دن جمعہ مین مگر کہ بچایا جاتا ہی عذاب قبر اور فتنہ قبر کی سی اور ملتا ہی اللہ سی اوس حال مین کہ نہین حساب اوسپر اور آویگا دن قیامت کی اوس حال مین کہ ساتھ اوسکی گواہ ہونگی کہ گواہی دینگی واسطی اوسکی یا مہر ہوگی یعنی شہیدون کی کذا ذکرہ الطیبی پس جسکی روح اللہ تعالی اسدن مین کرتا ہی تو دلیل ہوتی ہی واسطی سعادت اور بہلائی آخرت اوسکی کی ۰ ع ح ❊ **وَعَنِ** ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّهُ قَرَأَ الْيَوْمَ أَكْمَلْتُ لَكُمْ دِيْنَكُمْ الْآيَةَ وَعِنْدَهُ يَهُوْدِيٌّ فَقَالَ لَوْ نَزَلَتْ هٰذِهِ الْآيَةُ عَلَيْنَا لَاتَّخَذْنَاهَا عِيْدًا فَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ فَإِنَّهَا نَزَلَتْ فِيْ يَوْمِ عِيْدَيْنِ فِيْ يَوْمِ جُمُعَةٍ وَيَوْمِ عَرَفَةَ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ

اور روایت ہی ابن عباس سی یہ کہ اونہون نی پڑہی یہ آیت آجکی دن پورا کیا مین نی واسطی تمہاری دین تمہارا آخر آیہ تک اور نزدیک ابن عباس کی ایک یہودی تہا پس کہا اوسنی اگر اوترتی یہ آیہ ہمپر البتہ ٹہراتی ہم اوسکو یعنی اوسدن کو کہ جسمین یہ اوتری ہی عید پس کہا ابن عباس نی تحقیق یہ آیت اوتری بیچ دن دو عیدون کی بیچ دن جمعہ کی اور دن عرفہ کی یہ روایت کی یہ ترمذی نی اور کہا یہ حدیث حسن غریب ہی **ف** روز عرفہ کی حجۃ الوداع مین یہ آیہ اوتری الیوم آخر تک کہ مضمون اوسکا یہ ہی کہ آجکی دن پورا کیا مین نی دین تمہارا اور تمام کی مین نی تمپر نعمت اپنی اور پسند کیا مین نی واسطی تمہاری اسلام کو از روی دین کی پس ایک روز ابن عباس نی یہ آیت پڑہی اور اونکی پاس ایک یہودی تہا اوسنی کہا کہ اگر ہمپر یہ آیت اوترتی تو اوسکی دن کو کہ جسمین یہ اوتری عید ٹہراتی بسبب نہایت خوشی اور شکرانہ اس نعمت کی پس عجب ہی کہ تمنی عید نہ ٹہرایا اوسدن کو ابن عباس نی کہا کہ یہ اوتری ہی اوسدن مین کہ اوسمین دو عیدین ہین یعنی اللہ تعالی نی اوسکو از راہ فضل و احسان کی دو عیدون کی دن مین اوتارا بغیر اسکی کہ کرین ہم اپنی طرف سی عید اسلیے کہ حجۃ الوداع دن جمعہ کی تہا اوسی مین یہ اوتری پس ہمین حاجت عید ٹہرانی کی کیا ہی اللہ کی طرف سی وہ دن عید کا ہی ۰ ح ح ❊ **وَعَنْ** أَنَسٍ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا دَخَلَ رَجَبٌ قَالَ اللّٰهُمَّ بَارِكْ لَنَا فِيْ رَجَبٍ وَشَعْبَانَ وَبَلِّغْنَا رَمَضَانَ قَالَ وَكَانَ يَقُوْلُ لَيْلَةُ الْجُمُعَةِ لَيْلَةٌ أَغَرُّ وَيَوْمُ الْجُمُعَةِ يَوْمٌ أَزْهَرُ رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ فِي الدَّعَوَاتِ الْكَبِيْرِ

اور روایت ہی انس سی کہ کہا تہی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم جبکہ آتا مہینا رجب کا فرماتی یا الہی برکت دی ہماری لیے یعنی طاعت اور عبادت ہماری مین بیچ مہینی رجب اور شعبان کی اور پہونچا ہمکو رمضان تک کہا انس نی اور تہی فرماتی رات جمعہ کی رات روشن اور دن جمعہ کا دن ہی چمکتا روایت کی یہ بیہقی نی دعوات کبیر مین **ف** پہونچا ہمکو رمضان تک یعنی سارا رمضان پاوین اور توفیق دی اسکی روزون کی اور تراویح کی اور نورانیت شب جمعہ کی اور روز جمعہ کی معنوی ہی بالذات یا بسبب عبادت کی ہی کہ ہوتی ہی اسمین ح ع

باب وجوبہا باب ہی بیچ بیان واجب ہونی جمعہ کی یعنی فرض ہونی اوسکی کی **ف** کہا ابن ہمام نی کہ جمعہ فریضہ محکمہ ہی کہ

ثابت ہوا کہ اس باب میں سنت یا مرفوع ہی کہ کافی ہوتا ہی ... مراد ساتھ ذکر کی اس آیت میں ... بر خلاف مذہب ... کا ہی

الفصل الاول فصل پہلی عن ابن عمر وابي هريرة انهما قالا سمعنا رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول على اعواد منبره لينتهين اقوام عن ودعهم الجمعات او ليختمن الله على قلوبهم ثم ليكونن من الغافلين رواه مسلم. روایت ہی ابن عمر اور ابی ہریرہ سی یہ کہا اون دونوں نی کہ سنا ہم نی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سی کہ فرماتی تھی اوپر لکڑیوں یعنی زینہ منبر اپنی کی البتہ باز رہیں قوم چھوڑنی اپنی سی جمعہ کو یا مہر کریگا اللہ اوپر دلوں اونکی کی پھر البتہ ہو جاوین گی غافلوں سی روایت کی یہ مسلم نی ف یعنی ان دو امروں میں ایک امر مقرر ہونیوالا ہی یا تو چھوڑنا نماز جمعہ کا یا مہر کرنا دلوں پر اور پھر ہو جاوین گی غافلوں سی اور اگر چھوڑین گی مہر کیجاوی گی دلوں پر اور مہر کرنا دلوں پر کنایہ ہی اس سی کہ نہایت غفلت ڈالی گا دلوں پر اور نہ کبھی قبول کری نصیحت کی سی + ع

الفصل الثاني فصل دوسری عن ابي الجعد الضميري قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم من ترك ثلث جمع تهاونا بها طبع الله على قلبه رواه ابوداود والترمذي والنسائي وابن ماجة والدارمي ورواه مالك عن صفوان بن سليم واحمد عن ابي قتادة روایت ہی ابی الجعد ضمیری سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جو شخص کہ چھوڑ دی تین جمعہ بسبب سستی کی ساتھ اونکی مہر کریگا اللہ اوسکی دل پر روایت کی یہ ابوداود اور ترمذی اور نسائی اور ابن ماجہ اور دارمی نی اور روایت کی یہ مالک نی صفوان بن سلیم سی اور احمد نی ابی قتادہ سی وعن سمرة بن جندب قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم من ترك الجمعة من غير عذر فليتصدق بدينار فان لم يجد فبنصف دينار رواه احمد وابوداود وابن ماجة اور روایت ہی سمرہ بن جندب سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی جو شخص کہ چھوڑ دیوی جمعہ بغیر عذر چاہی کہ تصدق کری ایک دینار پس اگر نپاوی پس آدہا دینار روایت کی یہ احمد اور ابوداود اور ابن ماجہ نی ف دینار ساڑھی چار ماشہ سونیکا ہوتا ہی اگر سونا نہو روپیہ زر کا ہو تو ایک دینار جتنا روپیہ کا ہو اور پس تصدق کرنی سی بالکل گناہ جمعہ کی ترک کا نہیں جاتا رہتا بلکہ تخفیف اوسکی گناہ میں ہو جاتی ہی + ع وعن عبد الله بن عمرو عن النبي صلى الله عليه وسلم قال الجمعة على من سمع النداء رواه ابوداود اور روایت ہی عبداللہ بن عمرو سی کہ نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سی فرمایا جمعہ لازم ہی اوس شخص پر کہ سنی آواز روایت کی یہ ابوداود نی ف یعنی جمعہ واجب ہی اوسپر کہ ہو بیچ ایسی جگہ کی کہ درمیان اوسکی اور درمیان شہر کی فرق مقدار پہونچنی آواز کی ہو یعنی اگر شہر میں کوئی پکاری تو وہاں آواز پہونچی اور شرح منیہ میں ذکر کیا ہی کہ جو کوئی بیچ اطراف شہر کی ہو کہ نہو درمیان اوسکی اور درمیان شہر کی فرق بلکہ مکان متصل ہوں پس لازم ہی اوسپر جمعہ یعنی اگرچہ نسنی آواز اور اگر ہو درمیان اوسکی اور درمیان شہر کی فرق بسبب درمیان ہونی زراعت یا چراگاہ کی پس نہیں جمعہ اوسپر اگرچہ سنی آواز اور امام محمد سی منقول ہی کہ اگر سنی آواز پس لازم ہی اوسپر نہیں اور فتوی امام محمد ہی کی قول پر ہی + ع وعن ابي هريرة عن النبي صلى الله عليه وسلم قال الجمعة على من آواه الليل الى اهله رواه الترمذي وقال هذا حديث اسناده ضعيف اور روایت ہی ابی ہریرہ سی کہ نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سی فرمایا کہ جمعہ فرض ہی اوس شخص پر کہ جگہ دی اوسکو رات طرف اہل اوسکی کی روایت کی یہ ترمذی نی اور کہا یہ حدیث ہی کہ اسناد اوسکی ضعیف ہی ش یعنی جمعہ واجب ہی اوسپر کہ ہو درمیان وطن اوسکی کی اور درمیان اوس جگہ کی کہ ادا کیا جاتا ہی جمعہ اسقدر مسافت کہ بعد ادا کرنی جمعہ کی ممکن ہو پھر آنا اپنی وطن کو پہلی شب سی کہ رات اپنی گھر میں کری + ع

وعن طارق بن شہاب قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الجمعۃ حق واجب علی کل مسلم فی جماعۃ الا علی اربعۃ عبد مملوک او امرأۃ او صبی او مریض رواہ ابو داود وفی شرح السنۃ بلفظ المصابیح عن رجل من بنی وائل

روایت ہے طارق بن شہاب سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جمعہ حق ہے واجب ہے ہر مسلمان پر جماعت میں مگر چار پر واجب نہیں غلام کہ کسی کی ملک میں ہو اور عورت پر اور لڑکے پر اور بیمار پر روایت کی یہ ابو داود نے اور شرح السنہ میں ساتھ لفظ مصابیح کے ایک شخص قوم بنی وائل کے سے

ف جمعہ حق ہے یعنی ثابت ہے فرضیت اوسکی ساتھ کتاب اور سنت کے اور واجب ہے یعنی فرض موکد ہے اور جماعت جمعہ میں فرض ہے بغیر جماعت کے جمعہ درست نہیں اور اختلاف کیا ہے علماء نے کہ کتنے لوگ ہوں جماعت میں جنسے جمعہ درست ہو امام ابو حنیفہ اور امام محمد کے نزدیک تین ہونے سوائے امام کے اور ابو یوسف کے نزدیک دو ہوں سوائے امام کے اور امام شافعی کے نزدیک چالیس آدمی کامل چاہییں اور غلام اوسکی تصرف میں ہو کر اسلئے جمعہ اوس سے ساقط ہوا اور عورت پر فرض نہیں بسبب اسکے کہ حق خاوند کے اوسکی ذمہ متعلق ہیں اور اوسکا امام ہوتا ہے مرد اونکا جمعہ میں اور لڑکا بسبب نابالغ ہونے کے غیر مکلف ہے اوس سے اسلئے فرض نہیں اور بیمار پر بسبب ضعف اور ناتوانی اور دفع ضرر کے فرض نہیں اور بیماری سے مراد وہ بیماری ہے کہ بسبب اوسکی دشوار ہو حاضر ہونا جمعہ میں اور دیوانہ لڑکوں کے حکم میں داخل ہے اور مسافر اور اندھے اور لنگڑے پر بھی جمعہ فرض نہیں یہ امر حدیثوں سے ثابت ہوا ہے اور کہا ابن ہمام نے کہ بوڑھا کہ جسکو ضعف لاحق ہو بیمار کے حکم میں ہے اوس پر بھی جمعہ واجب نہیں اور مقعد یعنی جو خدمت کرے اوسکی اوس پر بھی واجب نہیں اور واجب نہیں ممرض یعنی بیمار داری کرنیوالے پر بھی اگر اوسکی جانے سے بیمار ضائع ہو جاوے ع ح۔

الفصل الثالث

عن ابن مسعود ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال لقوم یتخلفون عن الجمعۃ لقد ہممت ان امر رجلا یصلی بالناس ثم احرق علی رجال یتخلفون عن الجمعۃ بیوتہم رواہ مسلم روایت ہے ابن مسعود سے یہ کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا واسطے اون لوگوں کے کہ پیچھے رہتے ہیں جمعہ سے البتہ تحقیق قصد کیا میں نے یہ کہ حکم کروں میں ایک شخص کو کہ نماز پڑھائے لوگوں کو پھر جلا دوں میں گھر اون لوگوں کے کہ پیچھے رہ جاتے ہیں جمعہ سے یعنی بغیر ضرورت کے روایت کی یہ مسلم نے ف اسمیں بڑا وعید ہے تارک جمعہ کیلئے چاہیئے کہ غور کریں لوگ اسمیں اور جمعہ کو کبھی ترک نہ کریں

وعن ابن عباس ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال من ترک الجمعۃ من غیر ضرورۃ کتب منافقا فی کتاب لا یمحی ولا یبدل وفی بعض الروایات ثلثا رواہ الشافعی اور روایت ہے ابن عباس سے یہ کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص کہ چھوڑے جمعہ کو بغیر ضرورت کے لکھا جاتا ہے منافق بیچ کتاب کی کہ نہیں مٹائی جاتی اور نہیں بدلی جاتی اور بیچ بعض روایتوں کے ہے کہ جو شخص چھوڑے تین جمعہ یعنی اوسکا یہ حال ہے روایت کی یہ شافعی نے ف بغیر ضرورت کی ضرورت یہ ہے کہ خوف ہو ظالم وغیرہ کا یا مینہ ہو یا برف پڑتی ہو یا کیچڑ ہو وغیر ذلک پس ان صورتوں میں ترک کریگا تو منافق نہیں لکھا جاویگا اور اگر اسطرح کی عذر نہوں گی اور ترک کریگا تو منافق لکھا جاویگا اور بیچ کتاب کی کہ نہیں مٹائی جاتی یعنی نامہ اعمال میں حاصل یہ کہ حکم ساتھ نفاق اوسکی کی ہمیشہ ثابت ہے یہانتک کہ نجات دے اللہ تعالے اوسکو یا بخشدے خیال تو کرے آدمی کیا وعید شدید ہے ترک جمعہ پر عیاذا باللہ منہ ع ح۔

وعن جابر ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال من کان یؤمن باللہ والیوم الاخر فعلیہ الجمعۃ یوم الجمعۃ الا مریض او مسافر او امرأۃ او صبی او مملوک فمن استغنی بلہو او تجارۃ استغنی اللہ عنہ واللہ غنی حمید رواہ الدارقطنی اور روایت ہے جابر سے یہ کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص کہ ایمان رکھتا ہے ساتھ اللہ کے اور دن آخرت کے پس فرض ہے اوس پر نماز جمعہ کی دن جمعہ کے مگر مریض ہو یا مسافر یا عورت یا لڑکا یا غلام تو نہیں فرض اوپر اوس کے پس جو کوئی بے پروائی کرے نماز جمعہ سے ساتھ کھیلنے کے یا سوداگری کی بے پروائی کرتا ہے اللہ اوس سے یعنی عنایت نہیں فرماتا اوس پر اور اللہ بے

تعریف کیا گیا روایت کی یہ دارقطنی نے ف یعنی جو کوئی کھیل یا تجارت میں مشغول رہا اور سنا جمعہ ترک کی اوس سے اللہ بیزار ہوتا ہے اور مہر لگا دیتا ہے
میں کتاب ع •

باب التنظیف والتبکیر

باب ہے بیچ بیان پاکی کرنے اور سویرے جانے کی جمعہ کی لیے ف مراد پاکی کرنے سے یہاں پاک کرنا بدن کا ہے ساتھ نہانے اور لبیں لوانے اور ناخن کترواتے اور زیر ناف کی بال لینے اور بغلوں کی بال دور کرنے کی اور پاک کرنا کپڑے کا اور استعمال کرنا خوشبو کا کہ یہ سب روز جمعہ کی سنت ہے اور تفصیل اسکی باب السواک میں بیچ بیان فطرہ کی گذر چکا ہے اور سویرے جانے سے یہ مراد ہے کہ اول وقت نماز جمعہ کی لیے جاوے اور اگر اول روز میں جاوے تو افضل ہے چنانچہ امام غزالی نے بعض سلف سے نقل کیا ہے کہ وہ وقت صبح کی جمعہ کی لیے جاتے تھے واسطے جلدی کرنے کی طرف عبادت کی اور مسجد شریف نبوی میں عادۃ لوگوں نے یہ پکڑی ہے کہ سویرے آکر مصلی بچھا جاتے ہیں جگہ روکنے کی لیے اور چلے جاتے ہیں بیٹھتے نہیں اس فعل پر بعضی علماء نے کلام کیا ہے کہ اگر بیٹھ کر ذکر و فکر میں مشغول ہوں تو بہتر ہے اور یوں پہلے سے جگہ کا روک لینا اچھا نہیں کہ اور لوگ آپس میں تنگ ہو وینگے ۱۲ ح • پس اس سے معلوم ہوا کہ یہاں جو لوگ جامع مسجد میں کپڑے رکھکر چلے جاتے ہیں اپنے گھروں میں کھانے پینے وغیرہ کی لیے یہ بھی خوب نہیں

الفصل الاول

فصل پہلے

عن سلمان قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم لا يغتسل رجل يوم الجمعة ويتطهر ما استطاع من طهر ويدهن من دهنه او يمس من طيب بيته ثم يخرج فلا يفرق بين اثنين ثم يصلي ما كتب له ثم ينصت اذا تكلم الامام الا غفر له ما بينه وبين الجمعة الاخرى رواه البخاري

روایت ہے سلمان سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے نہاوے جو شخص دن جمعہ کی اور پاکی حاصل کرے جسقدر کہ ہو سکے پاکی اور لگاوے تیل اپنے سے یعنی جو کہ میسر ہووے گھر سے بے تکلف اور لگاوے خوشبو گھر اپنے میں سے پھر نکلے طرف مسجد کی پس نہ فرق کرے درمیان دو شخصوں کی پھر نماز پڑھے جو کہ مقدر کی گئی واسطے اوسکی یعنی سنت جمعہ کی یا قضا یا نوافل پھر چپ رہے جبکہ خطبہ پڑھے امام بخشے جاتے ہیں اوسکی لیے وہ گناہ کہ درمیان اوسکی اور درمیان جمعہ دوسرے کی ہوئے ہیں یعنی گذرے ہوئے جمعہ میں روایت کی یہ بخاری نے ف پاکی حاصل کرے یعنی لبیں لواوے اور ناخن کترواوے اور بال زیر ناف کی لے اور بغلوں کی بال دور کرے اور کپڑے پاک کرے اور نہ فرق کرے دو شخصوں میں یعنی اگر مسجد میں بیٹھے ہوں باپ اور بیٹا یا دو شخص کہ آپس میں محبت رکھتے ہوں اونکے درمیان میں نہ بیٹھے یا نہ فرق کرے دو شخصوں میں کہ نہ جگہ ہو درمیان میں اونکے پس اونکو ایذا ہووے گی اور اگر درمیان میں جگہ ہو مضائقہ نہیں یا مراد یہ ہے کہ نہ فرق کرے ساتھ قدم رکھنے کی یعنی چیر پھاڑ کر آگے جانیکا ارادہ نہ کرے بلکہ جہاں جگہ پاوے وہیں بیٹھ جاوے اور اگر بغیر فرق کرنے اور قدم رکھنے کی صف اول میں پہونچ سکے بہتر ہے یہ حکم اوس صورت کا ہے کہ آگے جگہ خالی نہیں لیکن جانتا ہے کہ جاویگا تو لوگ بخوشی جگہ کر دینگے اور اگر آگے جگہ خالی ہو تو چیر پھاڑ کر آگے جانا درست ہے اسلیے کہ قصور اونکا ہے کیونکہ جماعت پہلی اور حقیقت میں اس حدیث میں اشارہ ہے ساتھ اول وقت جانیکی تا حاجت فرق کرنے اور پھلانگنے لوگوں کی نہ پڑے ۱۲ ح

وعن ابي هريرة عن رسول الله صلى الله عليه وسلم قال من اغتسل ثم اتى الجمعة فصلى ما قدر له ثم انصت حتى يفرغ من خطبته ثم يصلي معه غفر له ما بينه وبين الجمعة الاخرى وفضل ثلثة ايام رواه مسلم

اور روایت ہے ابی ہریرہ سے کہ نقل کی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا جو شخص کہ نہایا پھر آیا جمعہ میں پس نماز پڑھی اوسقدر کہ مقدر تھی واسطے اوسکی پھر چپ رہا یہانتک کہ فارغ ہوا خطیب اپنے خطبہ سے پھر نماز پڑھی ساتھ اوسکے بخشی جاتی ہیں اوسکی وہ گناہ کہ درمیان اوسکی اور درمیان جمعہ دوسرے کی ہوئے ہیں اور زیادہ تین دن کی روایت کی یہ مسلم نے ف یہ زیادتی اسلیے ہے کہ ہر نیکی کا ثواب دہ چند ہوتا ہے پس جمعہ سے جمعہ تک

اور تین دن اور زیادہ ہولی تا دنا کا یورا ہوجاوی ع + وعنہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من توضأ فاحسن الوضوء ثم اتی الجمعۃ فاستمع وانصت غفر لہ ما بینہ وبین الجمعۃ وزیادۃ ثلثۃ ایام ومن مس الحصا فقد لغا رواہ مسلم

روایت ہی ابی ہریرہ سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی جس شخص نی کہ وضو کیا اور اچہا وضو کیا یعنی برعایت آداب پہر آیا جمعہ میں پس خطبہ سنا اور چپ رہا یعنی اگر دور تہا بخشی جاتی ہین اوسکی لیی وہ گناہ کہ درمیان اوسکی اور درمیان جمعہ دوسری کی ہوئی ہین اور زیادہ تین دن کی اور جس نی چہوا کنکریون کو پس تحقیق بیہودہ کیا روایت کی یہ مسلم نی ف جسنی چہوا کنکریون کو یعنی برابر کیا اونکو سجدہ کی لیی ایکبار سے زیادہ نماز میں اور بعضون نی کہا چہونی سی یہ مراد ہی کہ وقت خطبہ کی کہیلا اون سی اور بیہودہ کیا لغو کی معنی ہین کلام باطل اور بیفایدہ پس اس قول کو ذکر کیا اسلیی کہ منع ہی سننی خطبہ کی سی ع + وعنہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا کان یوم الجمعۃ وقفت الملائکۃ علی باب المسجد یکتبون الاول فالاول ومثل المہجر کمثل الذی یہدی بدنۃ ثم کالذی یہدی بقرۃ ثم کبشا ثم دجاجۃ ثم بیضۃ فاذا خرج الامام طووا صحفہم ویستمعون الذکر متفق علیہ

اور روایت ہی ابی ہریرہ رضی سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی جبکہ ہوتا ہی دن جمعہ کا ٹہرتی ہین فرشتی دروازہ مسجد پر لکہتی ہین اول آنیوالی کو پہر اوسکی بعد اول آنیوالی کو اور مثل اوس شخص کی کہ اول وقت گیا نماز جمعہ کی لیی مانند مثال اوس شخص کی کہ بہیجتا ہی اونٹ واسطی قربانی کی لیی مکہ میں کہ بہت ثواب رکہتا ہی پہر مثل اوسکی کہ بعد اوسکی آتا ہی مانند مثال اوس شخص کی کہ بہیجتا ہی گائین مکہ مین قربانی کی لیی پہر جو کہ بعد اوسکی آوی مانند اوسکی کہ بہیجی دنبہ پہر جو کہ بعد اوسکی آوی مانند اوسکی کہ تصدق کری مرغی پہر انڈا پہر جبکہ نکلتا ہی امام یعنی خطبہ کی لیی لپیٹتی ہین وہ دفترا اپنی اور سنتی ہین خطبہ روایت کی یہ بخاری اور مسلم نی ف ٹہرتی ہین یعنی صبح سی یا طلوع آفتاب سی یا وقت زوال کی اور یہ خوب ہی اور یہ ملائکہ سوای حفظہ یعنی اعمال لکہنی والون کی ہین ع + وعنہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا قلت لصاحبک یوم الجمعۃ انصت والامام یخطب فقد لغوت متفق علیہ اور روایت ہی اونہین سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی جبکہ کہی تو واسطی پاس بیٹہنی والی اپنی کی دن جمعہ کی چپ رہ اور اس حال مین کہ امام خطبہ پڑہتا ہی پس تحقیق تو نی بہی لغو کیا روایت کی یہ بخاری اور مسلم نی ف تو نی بہی لغو کیا اسلیی کہ کلام کیا وقت خطبہ کی اس سی معلوم ہوا کہ کلام کرنا وقت خطبہ کی ممنوع ہی اگرچہ بطریق امر بالمعروف اور نہی منکر کی ہو اسلیی کہ اشارہ کرنا کافی ہی اور کلام کرنا عبث ہی اور تفصیل اس مسئلہ کی یہ ہی کہ چپ رہنا اوس وقت واجب ہی نزدیک اکثر علماء کی اور امام ابو حنیفہ بہی اونہین مین ہین اور بعضون کی نزدیک مستحب ہی اور امام شافعی اونہین سی ہین اور مواہب لدنیہ مین لکہا ہی کہ امام شافعی کی اس مسئلہ مین دو قول ہین یعنی وجوب اور استحباب اور مذہب حنفی مین وقت نکلنی امام کی بہی خطبہ کی لیی شروع نماز تک نماز اور کلام دونون حرام ہین اور اگر کوئی نماز مین ہو اور امام شروع کری خطبہ تو توڑ ڈالی نماز دو رکعت پر اور صاحبین کی نزدیک مضایقہ نہین کلام کرنیکا بعد نکلنی امام کی پہلی شروع کرنی خطبہ کی اور بعد اوترنی کی منبر سی پہلی تکبیر تحریمہ کی اسلیی کہ کراہت بسبب اسکی کے ہوتی ہی کہ کلام کرنی مین خطبہ نہین سن سکتا اور یہ مقام سننی کی ہین نہین پس جائز ہوا کلام کرنا اور دلیل امام ابو حنیفہ کی اوپر حرمت دونون چیزون کی یہ حدیث ہی اذا خرج الامام فلا صلوۃ ولا کلام اور اقوال صحابہ کی بہی اسی طرح ہین اور قول صحابی کا حجۃ ہی ہماری لیی اور واجب ہی تقلید اوسکی اور لکہا ہی علماء نی کہ خطبہ کی وقت قضا نماز پڑہنی صاحب ترتیب کو مکروہ نہین اور باختلاف کیا علماء نی اوسکی حق مین کہ دور بیٹہا ہوا ایسا کہ خطبہ نہ سنتا ہو مختار یہی ہی کہ اوسکو بہی واجب ہی چپ ہی رہنا اور حرام ہی خطبہ کی وقت کہانا اور پینا اور کتابت اور مکروہ ہی جواب دینا چہینک کا اور

سلام کا اور یکہا ہی وہ حضرت عمر نی کلیم کی اور عمر نی اعتنوۃ حرم کی اجنبیتی جو چیز حرام ہی بیچ ما ہی خطبہ مین بہی اور مروی ہوا ہی جن بیچ و عن
خلیفہ بیتی مین نہ آوری ہو پاہو سب اور سب طرح عمر کری وقت چہینک کی دل مین اور ورکرنا شکر کا مین خلاف شرع کا سا تہ اشارہ اتبا کی کی
مکروہ نہین وہو الصحیح اور وجہ مناسبت اس حدیث کی سات عنوان باب کی یہ ہی کہ عنوان باب منعقد ہی سویری جانیکا کہ موجب زیادتی ثواب
ہی اور جسوقت اس شخص نی کسی کو نصیحت کی اچہی بات کی وقت خطبہ امام کی تو اسکی لغو صادر ہوا تو اب سویری جانیکا اسکی فوت ہوا
پس چاہیی کہ سویری جاوی اور ایسی حرکت نکری کہ جس سی ثواب جاتا رہی + ح + د مولانا + **وَعَنْ** جَابِرٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰہِ
صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَا یُقِیْمَنَّ اَحَدُکُمْ اَخَاہُ یَوْمَ الْجُمُعَۃِ ثُمَّ یُخَالِفُ اِلٰی مَقْعَدِہٖ فَیَقْعُدُ فِیْہِ وَلٰکِنْ یَقُوْلُ اِفْسَحُوْا رَوَاہُ مُسْلِمٌ
اور روایت ہی جابر سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی نہ اوٹہاوی ایک تمہارا بہائی اپنی کو دن جمعہ کی پہر قصد کری طرف جگہ اسکی
کی پس بیٹہی اوسمین ولیکن کہی کشادہ کرو جگہ کو روایت کی یہ مسلم نی **ف** حرام ہی کسی کو اوٹہا کر اوسکی جگہ پر بیٹہنا بدون اوسکی رضا کی لیکن بیٹہنا
حقیقتہ ہو نہ از راہ خوف وحیا کی اور اگر کسیکو پہلی بہیجدی تا اسکی ہی جگہ روک رکہی تو بہی اوسکو اوٹہانا حرام ہوتا ہی اسلیی کہ مسجدون اور مانند
اونکی کا مستحق بسبب بہیجنی کی نہین ہوتا بلکہ جسکو پہنچا ہی ثواب وار اوس جگہ کا کہ جسمین بیٹہا ہی وہ ہوتا ہی بسبب پہلی جا بیٹہنی کی اوسمین اگر نیت
رکہتا تہا کہ یہ جگہ بہیجنی والی کی لیی ہی بلکہ مکروہ ہی اوسکو اوٹہنا وہان سی اور ایثار کرنا بہیجنی والی کا اگر ہو وہ شخص کہ جسکی لیی یہ اوٹہتا ہی کم ہی
فضیلت مین یعنی اگر اپنی سی افضل کو ایثار کری تو نہین مکروہ پس وہان سی اوٹہنا مکروہ اسلیی ہی کہ ایثار عبادات مین بلا عذر مکروہ ہی اور اللہ تعالیٰ
نی جو ایثار کرنیوالون کی فضیلت بیان کی ہی اس آیت مین والذین یؤثرون علی انفسہم تو مراد اوس سی ایثار حظوظ نفس مین ہی اور یعنی ایثار کرنا
غیر کی حاجت کو اپنی حاجت پر مقدم رکہنا اور عجیب بات یہ ہی کہ خادم بعضی ظالمون کی جامع مسجدون مین جاتی ہین اور فقیرونکو اوٹہا دیتی ہین
اور روکی دیتی ہین اور مارتی ہین چنانچہ ایک عارف سی کہا گیا کہ آیا نہین دیکہتا تو ظلم انکا اسی مولانا کہا اونہون نی انکی عبادت کا تو دیا ہی
انکی ظلم اور گناہ کا کیا ٹہکانا ہی اور کشادہ کرو جگہ کو یہ کہنا جب ہو سکتا ہی کہ جگہ قابل فراخی کی ہو اور نہ تنگ کری کسی کو بلکہ پڑہی نماز جہان
جگہ پاوی اگرچہ دروازہ مسجد پر ہو اور مناسبت حدیث کو باب کی سات یہ ہی کہ اسمین رغبت دلائی سویری جانی پر تا ماجت کسی کی اوٹہانی کی نہ پڑی

الفصل الثانی فصل دوسرے **عَنْ** اَبِیْ سَعِیْدٍ وَاَبِیْ ھُرَیْرَۃَ قَالَا قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ
مَنِ اغْتَسَلَ یَوْمَ الْجُمُعَۃِ وَلَبِسَ مِنْ اَحْسَنِ ثِیَابِہٖ وَمَسَّ مِنْ طِیْبٍ اِنْ کَانَ عِنْدَہٗ ثُمَّ اَتَی الْجُمُعَۃَ
فَلَمْ یَتَخَطَّ اَعْنَاقَ النَّاسِ ثُمَّ صَلّٰی مَا کَتَبَ اللّٰہُ لَہٗ ثُمَّ اَنْصَتَ اِذَا خَرَجَ اِمَامُہٗ حَتّٰی
یَفْرُغَ مِنْ صَلٰوتِہٖ کَانَتْ کَفَّارَۃً لِّمَا بَیْنَھَا وَبَیْنَ الْجُمُعَۃِ الَّتِیْ قَبْلَھَا رَوَاہُ اَبُوْ دَاوٗدَ
روایت ہی ابی سعید اور ابی ہریرہ سی کہ کہا دونون نی فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی جو کوئی نہاوی دن جمعہ کی اور پہنی اچہی کپڑی
اور لگاوی خوشبو اگر ہو اوسکی پاس پہر آوی جمعہ مین اور نہ پہلانگی گردن لوگون کی پہر نماز پڑہی اوسقدر کہ مقدر کی اللہ نی واسطی اوسکی
پہر چپ رہی جسوقت کہ نکلی امام اوسکا یہانتک کہ فارغ ہو نماز اپنی سی ہو گا کفارہ واسطی اوس چیز کی کہ درمیان اس جمعہ کی اور درمیان اوس
جمعہ کی کہ پہلی اوس سی ہی روایت کی یہ ابو داود نی **ف** اچہی کپڑون سی مراد سفید کپڑی ہین کہ پسند تہی حضرت کو + ع + **وَعَنْ**
اَوْسِ بْنِ اَوْسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَنْ غَسَّلَ یَوْمَ الْجُمُعَۃِ وَاغْتَسَلَ وَبَکَّرَ وَابْتَکَرَ وَمَشٰی وَلَمْ یَرْکَبْ وَ
دَنَا مِنَ الْاِمَامِ وَاسْتَمَعَ وَلَمْ یَلْغُ کَانَ لَہٗ بِکُلِّ خُطْوَۃٍ عَمَلُ سَنَۃٍ اَجْرُ صِیَامِھَا وَقِیَامِھَا رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ وَاَبُوْ دَاوٗدَ وَالنَّسَائِیُّ وَابْنُ مَاجَۃَ

ہے اوس بن اوس سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ نے جو کوئی نہلاوے دن جمعہ کے اور نہاوے آپ اور سویرے جاوے اور اول آکر
اور پیادہ جاوے اور سوار ہووے اور نزدیک ہو امام سے اور سنے خطبہ اور نہ کہے بیہودہ بات ہوگا واسطے اوسکے بدلے ہر قدم کے اول برس کا
روزے اوسکے کا اور قیام اوسکے کا یعنی ہر قدم پر ثواب ایک برس کے روزوں کا اور قیام راتوں اوسکے کا لکھا جاتا ہے روایت کی یہ ترمذی اور
نسائی اور ابن ماجہ نے **ف** نہلاوے یعنی اپنی عورت کو مراد یہ ہے کہ صحبت کرے بیوی سے اور باعث اوسکے غسل کا ہو یا مراد یہ ہے کہ
دہووے اپنا سر دہووے خطمی وغیرہ سے اور صحبت کرنی جمعہ کو بہتر ایسے ہووے کہ اس سے خطرہ زنا کا دل میں نہیں آتا اور حضور نماز میں خوب ہوتا ہے
اور پیادہ جانے کی قید کا فائدہ یہ ہے کہ تمام راہ پیادہ چلے بالکل سوار نہو یہ تاکید فرمایا کہ لفظ مشی عام تھا خواہ تمام راہ پیادہ چلے یا تھوڑی دور سوار ہوکے
ع + **وعن** عبد الله بن سلام قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم ما على احدكم ان وجد
ان يتخذ ثوبين ليوم الجمعة سوى ثوبي مهنته رواه ابن ماجة ورواه مالك عن يحيى بن سعيد
اور روایت ہے عبد اللہ بن سلام سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے نہیں قباحت اوپر ایک تمہارے کی اگر مقدور رکھے یہ کہ بنا رکھے دو کپڑے
واسطے دن جمعہ کے سوائے کپڑے کاروبار اپنے کی روایت کی یہ ابن ماجہ نے اور روایت کی مالک نے یحییٰ بن سعید سے **ف** کپڑے کاروبار کے یعنی جو کپڑے
ہمیشہ گھر میں پہنے رہتا ہے کہ اوس سے کاروبار گھر کا کیا کرتا ہے اور اس سے معلوم ہوا کہ اگر کوئی کپڑے جمعہ اور عید کے لیے بنا رکھے منافی زہد کے نہیں
چنانچہ حضرت کے بھی دو کپڑے تھے کہ خاص جمعہ کو پہنتے تھے + ح + **وعن** سمرة بن جندب قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم
احضروا الذكر وادنوا من الامام فان الرجل لا يزال يتباعد حتى يؤخر في الجنة وان دخلها رواه ابو داود
اور روایت ہے سمرہ بن جندب سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ حاضر ہو وقت خطبہ کے اور نزدیک ہو امام سے بتحقیق آدمی
ہمیشہ دور رہتا ہے یعنی بھلائیوں کی جگہوں سے بلا عذر یہاں تک کہ پیچھے رہیگا بیچ داخل ہونے بہشت کے اگرچہ داخل ہو بہشت میں نقل کی یہ ابو داود نے
ف اسمیں رغبت دلائی اسپر کہ طلب کرے اعلیٰ امور اور ارادہ نکرے ادنیٰ اونکا **بیت** ہمت بلند دار کہ نزد خدا و خلق + باشد بقدر ہمت تو اعتبار تو
وعن معاذ بن انس الجهني عن ابيه قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم من تخطى رقاب الناس يوم الجمعة
اتخذ جسرا الى جهنم رواه الترمذي وقال هذا حديث غريب اور روایت ہے معاذ بن انس جہنی سے کہ نقل کی اپنے باپ سے کہ کہا فرمایا رسول
خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جو کہ پھلانگے لوگوں کی گردنوں سے دن جمعہ کے بنایا جاویگا پل طرف دوزخ کی روایت کی یہ ترمذی نے اور کہا یہ حدیث غریب ہے
ف کہا شیخ نے کہ لفظ عن ابیہ از راہ سہو کے کہا ہے ایسے کہ انس باپ معاذ کی کوئی روایت ہے اور یہ صحیح ہے بلکہ صواب عن سہل بن معاذ عن ابیہ ہے
جیسے کہ ترمذی میں ہے اور بنایا جاویگا پل سکو بدلا مثل فعل اسکے کا یعنی گا جیسے یہی لوگوں کو گذر گاہ اپنا کیا تھا اسکو بھی گذرگاہ لوگوں کا کرینگے ع +
وعن معاذ بن انس ان النبي صلى الله عليه وسلم نهى عن الحبوة يوم الجمعة والامام يخطب رواه الترمذي وابو داود
اور روایت ہے معاذ بن انس سے یہ کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے منع کیا گوٹ مارنے سے دن جمعہ کو اوس حال میں کہ امام خطبہ پڑھتا ہو روایت کی یہ ترمذی
اور ابو داود نے **ف** گوٹ مارنا نشست کو کہتے ہیں کہ زمین سے لگاوے پیٹ سے ساتھ کپڑے کے یا ہاتھ کی طرح کی بیٹھنی سے منع فرمایا ایسے کہ نیند آجاتی ہے سبب
خطبہ نہیں سن سکتا اور قریب ہے کہ وضو ٹوٹ جاوے یعنی اکثر گر پڑتا ہے پہلو پر پس ٹوٹ جاتا ہے وضو + ع + **وعن** ابن عمر قال قال
رسول الله صلى الله عليه وسلم اذا نعس احدكم يوم الجمعة فليتحول من مجلسه ذلك رواه الترمذي
اور روایت ہے ابن عمر سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جس وقت کہ اونگھے ایک تمہارا دن جمعہ کے سبب چاہیے کہ بدل ڈالے وہ جگہ اپنی

تو جس جا بیٹھا ہو وہاں سی سرک کر اور جگہ جا بیٹھی کہ اس سی غلبہ نیند کا کم ہو جائیگا روایت کی یہ ترمذی نی

الفصل الثالث

فصل تیسری عَنْ نَافِعٍ قَالَ سَمِعْتُ ابْنَ عُمَرَ يَقُولُ نَهَى رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ يُقِيمَ الرَّجُلُ الرَّجُلَ مِنْ مَقْعَدِهِ وَيَجْلِسَ فِيهِ قِيلَ لِنَافِعٍ فِي الْجُمُعَةِ قَالَ فِي الْجُمُعَةِ وَغَيْرِهَا مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ روایت ہی نافع سی کہ کہا سنا مین نی ابن عمر سی کہتی تھی منع فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی یہ کہ اوٹھا دی کوئی کسی جگہ اوسکی سی اور بیٹھ جاوی اوس مین کہا گیا واسطی نافع کی کہ کیا جمعہ مین اور سوای جمعہ مین روایت کی یہ بخاری اور مسلم نی **ف** یہ بات منع ہے اسلئی کہ ایذا ہوتی ہی مسلمان کو بس آمین ہم

وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَحْضُرُ الْجُمُعَةَ ثَلَاثَةٌ رَجُلٌ حَضَرَهَا بِلَغْوٍ فَذَلِكَ حَظُّهُ مِنْهَا وَرَجُلٌ حَضَرَهَا بِدُعَاءٍ فَهُوَ رَجُلٌ دَعَا اللّٰهَ إِنْ شَاءَ أَعْطَاهُ وَإِنْ شَاءَ مَنَعَهُ وَرَجُلٌ حَضَرَهَا بِإِنْصَاتٍ وَسُكُوتٍ وَلَمْ يَتَخَطَّ رَقَبَةَ مُسْلِمٍ وَلَمْ يُؤْذِ أَحَدًا فَهِيَ كَفَّارَةٌ إِلَى الْجُمُعَةِ الَّتِي تَلِيهَا وَزِيَادَةِ ثَلَاثَةِ أَيَّامٍ وَذَلِكَ بِأَنَّ اللّٰهَ يَقُولُ مَنْ جَاءَ بِالْحَسَنَةِ فَلَهُ عَشْرُ أَمْثَالِهَا رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ

اور روایت ہی عبداللہ بن عمرو سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی حاضر ہوتی ہین جمعہ مین تین طرح کی شخص ایک شخص حاضر ہوتا ہی ساتہ بیفائدہ کلام کرنیکی یا فعل باطل کی یعنی حالت خطبہ کی پس یہ نصیبہ اوسکا ہی حاضر ہونی جمعہ سی یعنی ثواب جمعہ سی محروم ہی اور وبال لغو کا نصیب اوسکا ہی اور ایک شخص حاضر ہوتا ہی جمعہ مین واسطی دعا کی یعنی مشغول دعا مین رہتا ہی حالت خطبہ کی بین حتی کہ باز رکھی دعا اوسکو خطبہ کی سننی سی پس کمال اوسکی سی پس وہ ایک شخص ہی کہ دعا مانگی اللہ سی اگر چاہی دی اوسکو یعنی بسبب وسعت کرم اپنی کی اور اگر چاہی ندی اوسکو اور ایک شخص حاضر ہوتا ہی جمعہ مین ساتہ چپ رہنی کی یعنی خطبہ سننی کی لیی جب ہو نزدیک اور ساتہ چپ رہنی کی یعنی جب ہو دور اور نہ پہلانگی گردن مسلمان کی اور نہ ایذا دی کسی کو پس وہ جمعہ کفارہ ہی اوس جمعہ تک کہ متصل ہی اوسکی یعنی پہلا جمعہ اور تین دن زیادہ اور یہ بسبب اسکی کہ اللہ تعالے فرماتا ہی جو شخص کہ کری ایک نیکی پس واسطی اوسکی ہی دس برابر اوسکی روایت کی یہ ابوداود نی **ف** اور اگر چاہی ندی اوسکو یعنی بسبب اس فعل بد کی کہ باز رہا سننی خطبہ کی سی بسبب کرنی دعا کی اور یہ مکروہ ہی ہماری نزدیک اور حرام ہی اوروں کی نزدیک اور ایک نسخہ مین لفظ یلغو ساتہ صیغہ مضارع کی آیا ہی لیکن صحیح بلغو ہی کہ مطابق ہی ساتہ فقرون آیندہ کی اور نہ ایذا دی کسی کو مانند اوٹھا دینی کی جگہ اوسکی سے یا بیٹھنی کی بعض جگہ اوسکی یہ اصل اوسکی بر بغیر مرضی اوسکی کی یا لہسن پیاز کی بو سی + ع +

وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ تَكَلَّمَ يَوْمَ الْجُمُعَةِ وَالْإِمَامُ يَخْطُبُ فَهُوَ كَمَثَلِ الْحِمَارِ يَحْمِلُ أَسْفَارًا وَالَّذِي يَقُولُ لَهُ أَنْصِتْ لَيْسَ لَهُ جُمُعَةٌ رَوَاهُ أَحْمَدُ

اور روایت ہی ابن عباس سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی جو شخص کہ کلام کری دن جمعہ کی اوس حال مین کہ امام خطبہ پڑہتا ہو پس وہ مانند گدہی کی ہی اوٹہاتا ہی کتابین اور وہ شخص کہ کہی واسطی اوسکی کہ چپ رہ نہین واسطی اوسکی ثواب جمعہ کا روایت کی یہ احمد نے **ف** مانند گدہی کی ہی یعنی حال اوسکا مانند حال گدہی کی ہی کہ اوٹہاتا ہی کتابین اپنی پیٹہ پر یہ کنایہ ہی عالم بی عمل سی اور نہ فائدہ اوٹہانی ساتہ علم کی باوجود رنج و مشقت اوٹہانی کی حاصل کرنی اوسکی مین اور جو اوس بولنی والی کو کہی چپ رہ نہین اوسکو ثواب جمعہ کا بسبب صادر ہونے لغو کی اوس سی اور کہا گیا ہی یہ اوس شخص سی ہی جیسا کہ حدیث ابوہریرہ کی مین گذرا اور یہ جو آیا ہی کہ ایک اعرابی نی عرض کیا حضرت سی دن جمعہ کی حالت خطبہ مین کہ یا رسول اللہ ہلاک ہو گئی مال اور بہوکی ہی عیال پس دعا کرو اللہ سی ہماری لیی پس اوٹہائی حضرت نی ہاتہ اپنی اور دعا کی اور بعضی روایتوں سی ایک کا آنحضرت کا حالت خطبہ مین ثابت ہوا ہی پس احتمال ہی کہ وہ پہلی شروع خطبہ کی یا بعد فراغ کی ہو اور احتمال ہی کہ اوسکی

یا خصائص حضرت کی سے ہو + ع + وعن عبید بن السباق مرسلا قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
فی جمعۃ من الجمع یا معشر المسلمین ان ھذا الیوم جعلہ اللہ عیدا فاغتسلوا ومن کان عندہ طیب فلا یضرہ
ان یمس منہ وعلیکم بالسواک رواہ مالک ورواہ ابن ماجۃ عنہ وھو عن ابن عباس متصلا
ترجمہ روایت ہے عبید بن سباق سے بطریق ارسال کے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے بیچ ایک جمعہ کے جمعوں میں سے اے گروہ مسلمانوں کے
تحقیق یہ دن ہے کہ ٹھیرایا اسکو اللہ نے عید پس نہاؤ اور جو شخص کہ ہو اوسکے پاس خوشبو پس نہیں ضرر کرتا اوسکو یہ کہ لگا دے اوس میں سے اور لازم ہے تمکو
ساتھ مسواک کا روایت کی یہ مالک نے اور روایت کی ابن ماجہ نے عبید سے اور اوسنے نقل کی ابن عباس سے متصل ف عید یعنی دن خوشی اور
فرحت کا واسطے فقرا اور مساکین کی اور اولیا اور صالحین کی اور نہاؤ یعنی خوب طہارت اور ستھرائی حاصل کرو اور خوشبو یعنی خوشبو مردانی
جس میں خوشبو ہو اور رنگ نہو یعنی مانند عطر وغیرہ کی اور کہا ابن حجر نے کہ افضل خوشبو ہے مشک کی کہ اوس میں گلاب ملا ہو اسلیے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم
اکثر استعمال خوشبوی مشک کا کرتے تھے اور نہیں ضرر کرتا اگر کہا جاوے کہ یہ وان بولتے ہیں جہان گمان گناہ کا ہوتا ہے اور خوشبو لگانی خصوصا
دن جمعہ کی سنت موکدہ ہے پس کیا معنی اس عبارت کی جواب یہ کہ بعضی مسلمان مرد توہم کرتے تھے یہ کہ خوشبو لگانی عادت عورتوں کی ہے پس
نفی کی گناہ کی جیسے کہ اللہ تعالی نے فرمایا فلا جناح علیہ ان یطوف بہما باوجودیکہ طواف یعنی سعی صفا ومروہ کی واجب ہے یا رکن ہے اور لازم ہے
تمکو کہ استعمال کرو مسواک کا دن جمعہ کی خصوصا نزدیک وضو اور غسل کی + ع + وعن البراء قال قال رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم حقا علی المسلمین ان یغتسلوا یوم الجمعۃ ولیمس احدھم من طیب اھلہ فان لم یجد
فالماء لہ طیب رواہ احمد والترمذی وقال ھذا حدیث حسن ترجمہ اور روایت ہے براء سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے
لازم ہے مسلمانوں پر یہ کہ نہاویں دن جمعہ کی اور لگاوے ایک اونکا خوشبوی اہل اپنے سے پس اگر نہ پاوے پس پانی واسطے اوسکے خوشبوی ہے روایت کی احمد
ترمذی نے اور کہا یہ حدیث حسن ہے ف خوشبوی اہل اپنے کی یہ اسلیے کہا کہ عورتیں اکثر خوشبو رکھتی ہیں گویا یہ اشارہ ہے اسپر کہ اگر اس پاس
خوشبو نہو بیوی سے مانگ لے مگر خوشبو زنانی نہو یعنی ایسی نہو کہ رنگ رکھتی ہو اور پانی خوشبو ہے یعنی اگر خوشبو نہ ملے پانی سے نہالے کہ پانی بمنزلہ خوشبو کی ہے
اسلیے کہ سبب ستھرائی کا ہے اور بدبو اوس سے جاتی رہتی ہے اور یہ حدیث اور اوپر کی حدیث موید ہے مذہب امام مالک کی کہ اونکی نزدیک
غسل جمعہ کا واجب ہے لیکن حمل کیا ہے اسکو جمہور نے اوپر سنت موکدہ ہونے کی اسلیے کہ اور حدیثوں سے معلوم ہوتا ہے کہ واجب نہیں اور کہا ہے
علمانے کہ ترک کرنا اوسکا مکروہ ہے + خ ح +

باب الخطبۃ والصلوٰۃ

یہ باب ہے بیچ بیان خطبہ کی اور نماز جمعہ کی
ف خطبہ کہتے ہیں اوس کلام کو کہ خطاب کیا جاتا ہے ساتھ اوسکی اور شرع میں خطبہ کہتے ہیں ایک کلام کو کہ مشتمل ہو اوپر ذکر اور شہادتین اور
درود اور نصیحت کی اور خطبہ شرط اور فرض ہے نماز جمعہ میں اور ادنی مقدار فرض کی امام ابوحنیفہ رح کی نزدیک سبحان اللہ یا الحمد للہ یا لا الہ الا اللہ
ہے اور اول مسنت سے خطبہ طویل ہے یا ایسا واجب ہو یا سنت نہ شرط کہ بغیر اوسکی نماز درست نہو اور صاحبین کہتے ہیں کہ ضرور ہے ذکر طویل کہ اوسکو خطبہ کہتے ہیں
پس تنہا تسبیح اور تحمید کو خطبہ نہیں کہتے اور شافعی کہتے ہیں جائز نہیں جبتک کہ نہ پڑھے دو خطبے اور دلیلیں سبھوں کی فقہ کی کتابوں میں
مذکور ہیں + ح +

الفصل الاول

عن انس ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم کان یصلی الجمعۃ
حین تمیل الشمس رواہ البخاری ترجمہ روایت ہے انس سے یہ کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم تھے نماز پڑھتے جمعہ کی جسوقت کہ ڈھلتا
آفتاب روایت کی یہ بخاری نے ف جب بہت سردی ہوتی تو دوپہر ڈھلتے ہی پڑھتے اور جب بہت گرمی میں ٹھنڈے وقت پڑھتے تھے جیسا کہ

اور حدیث انس کی جو آگے آتی ہے ❊ ع ❊ **وعن** سہل بن سعد قال ما کنا نقیل ولا نتغدی الا بعد الجمعۃ متفق علیہ

اور روایت ہے سہل بن سعد سے کہا نہ تھے ہم قیلولہ کرتے اور نہ کھانا کھاتے اول روز کا مگر بعد پڑھنے نماز جمعہ کی روایت کی یہ بخاری اور مسلم نے **ف** قیلولہ کہتے ہیں استراحت کرنے کو دوپہر میں خواہ سووے یا نہ سووے اور حاصل حدیث کا یہ ہے کہ سویرے جاتی تھی نماز جمعہ کو یہی قیلولہ اور کھانے میں مشغول ہو جاتی تھی بلکہ بعد نماز کے یہ کام کرتے تھے ❊ ع ❊ **وعن** انس قال کان النبی صلی اللہ علیہ وسلم اذا اشتد البرد بکر بالصلوۃ واذا اشتد الحر ابرد بالصلوۃ یعنی الجمعۃ رواہ البخاری اور روایت ہے انس سے کہا کہ تھے نبی صلی اللہ علیہ وسلم جب شدت ہوتی سردی کی سویرے پڑھتے نماز اور جب شدت ہوتی گرمی کی دیر کر کر پڑھتے نماز یعنی جمعہ کی روایت کی

وعن السائب بن یزید قال کان النداء یوم الجمعۃ اولہ اذا جلس الامام علی المنبر علی عہد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وابی بکر وعمر فلما کان عثمان وکثر الناس زاد النداء الثالث علی الزوراء رواہ البخاری

اور روایت ہے سائب بن یزید سے کہا تھی اذان دن جمعہ کی اول اس اذان کی جس وقت کہ بیٹھتا امام منبر پر بیچ زمانے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم اور حضرت ابی بکر رض اور عمر رض کی پس جب خلیفہ ہوئے حضرت عثمان رض اور بہت ہوئے لوگ زیادہ کی اذان تیسری اوپر زوراء کی روایت کی یہ بخاری نے **ف** حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی زمانہ مبارک میں سنت یہ تھی کہ جب حضرت تشریف لاتے اور منبر پر بیٹھتے تو اذان کہی جاتی اور اذان اول کہ صبح آتے تک کہتی ہیں نہ تھی اور اسی طرح حضرت ابوبکر رض اور عمر رضی اللہ عنہما کی زمانے میں رہا جب حضرت عثمان رض نے بہتات لوگوں کی دیکھی اور دیکھا کہ حضرت کی زمانے میں لوگ کم تھے اور قریب قریب رہتے تھے مسجد سے اور اکثر خدمت بابرکت میں حاضر رہتے تھے اور اب لوگ دور دور رہتے ہیں مسجد سے اور اپنے کاروبار میں مشغول رہتے ہیں مناسب جانا کہ جب وقت آوے نماز کا اذان کہی جاوے تا لوگ دور کے بھی آویں اور خطبہ میں حاضر ہوں پس مراد تیسری اذان سے یہی اذان اول ہے اسکو تیسری اذان کہا اگرچہ باعتبار وقوع کی اول ہے پہلی کہ تیسری ہے اور دو اذانوں کی کہ حضرت کی زمانے میں تھیں ایک اذان خطبہ کے وقت کی ہوئی اور دوسری اذان تکبیر ہوئی اور تیسری یہ ہوئی جو اول کہی جاتی ہے اب یہ اذان حضرت عثمان رض نے مقرر کی وہ بھی سنت ہوئی بدعت نہیں ہوئی کہ فعل خلفای راشدین کا بھی سنت ہے اور وقت چڑھنے سنتوں کی جو ایک اور اذان کہتی ہیں یہ نہ حضرت کی زمانے میں تھی نہ صحابہ رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین کی زمانے میں تھی نہ تابعین کی زمانے میں اور نہ اوسپر عمل ہے اکثر اسلام کی شہروں میں معلوم نہیں کہ کسی نے نکالی ہے اور لکھا ہے علمائے کہ جب پہلی اذان ہو جمعہ کی تو بیع کرنی حرام ہوتی ہے اور سعی کرنی یعنی جلدی جانا اور حاضر ہونا نماز میں واجب ہوتا ہے اور زوراء نام ایک جگہ کا ہے بیچ بازار مدینہ کی ❊ ع ❊ **وعن** جابر بن سمرۃ قال کانت للنبی صلی اللہ علیہ وسلم خطبتان یجلس بینہما یقرأ القرآن ویذکر الناس فکانت صلوتہ قصدا وخطبتہ قصدا رواہ مسلم

اور روایت ہے جابر بن سمرہ سے کہا تھے دو خطبے نبی صلی اللہ علیہ کی دو خطبے بیٹھتے تھے درمیان دونوں کی پڑھتے تھے یعنی خطبوں میں قرآن اور نصیحت کرتے تھے لوگوں کو اور ذکر کرتے ان چیزوں کا کہ باعث خوف اور امید کی ہیں پس تھی نماز انکی اوسط درجہ کی اور خطبہ انکا اوسط یعنی نہ بہت دراز نہ بہت کوتاہ روایت کی یہ مسلم نے **ف** بیٹھتے درمیان دونوں خطبوں کی اسقدر کہ قرار پکڑتا ہر عضو اپنی جگہ پر اور مستحب ہے کہ بیٹھیں سبحان اللہ پڑھ کے دعا کرنی حضرت سے اس خطبہ میں اور یہ جلسہ سنت ہے نہ واجب ❊ ع ❊ **وعن** عمار قال سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول ان طول صلوۃ الرجل وقصر خطبتہ مئنۃ من فقہہ فاطیلوا الصلوۃ واقصروا الخطبۃ وان من البیان سحرا رواہ مسلم

اور روایت ہے عمار سے کہا سنا میں نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے تھے تحقیق لمبی پڑھنی نماز اور کوتاہ کرنا خطبہ کا یہ علامت ہے دانائی

اوسکی پس دراز کرو نماز اور کوتاہ کرو خطبہ اپنی تحقیق بعضا بیان تاثیر والا ہی روایت کی یہ مسلم نی **ف** خطبہ کی حالت مین توجہ ہوتی ہی خلق کی طرف اور حالت نماز
خاوند حقیقی کیطرف پس علامت دانائی کی ہی کہ جسمین توجہ رب کیطرف ہو اوسکو دراز کری اور جسمین توجہ خلق کیطرف ہو اوسکو کوتاہ کری اور
مراد طول سی یہ ہی کہ موافق سنت کی ہو نہ کم اوس سی اور نہ دراز تاکہ موقعت ہو جاوی اس حدیث مین اور اوپر کی حدیث مین اور بعضا بیان
سحر ہی گویا یہ دلیل ہی کوتاہی خطبہ کی یعنی خطبہ چاہی کہ ساتھ الفاظ مختصر اور معانی بہت کی ہو یہ بھی کہ بیان کو تاثیر عظیم ہی دلون مین کر کہ
کر دیتا ہی ایک جانب جیسی کہ سحر کو تاثیر ہی پس اسمین تعریف بھی ہی بیان کی اور مذمت بھی یعنی اگر حق کی طرف پھیری اچھا ہی اور اگر باطل
کی طرف پھیری برا ہی + ع ح + **وعن** جابر قال کان رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیہ وسلم اذا خطب احمرت عیناہ
وعلا صوتہ واشتد غضبہ حتی کانہ منذر جیش یقول صبحکم ومساکم ویقول بعثت انا والساعۃ
کہاتین ویقرن بین اصبعیہ السبابۃ والوسطی رواہ مسلم اور روایت ہی جابر سی کہا تھی رسول خدا صلی اللّٰہ
علیہ وسلم جب خطبہ فرماتی یعنی جمعہ کا یا اور کوئی خطبہ سرخ ہو جاتین آنکھین اونکی اور بلند ہوتی آواز اونکی اور سخت ہوتا غصہ اونکا یہانتک کہ گویا
ڈرانی والی ہین لشکر سی کہ کہتا ہو وہ ڈرانیوالا صبح کو لوٹیگا تمکو لشکر اور شام کو لوٹیگا یعنی نزدیک ہی کہ وقت صبح مین اور وقت شام مین لشکر
آوی اور لوٹی اور فرماتی حضرت کہ بھیجا گیا ہون مین ساتھ قیامت کی مانند ان دو کی اور ملاتی دو اونگلیان اپنی کو یعنی شہادت کی اونگلی اور
بیچ کی اونگلی روایت کی یہ مسلم نی **ف** سرخ ہوتین آنکھین حضرت کی بسبب تجلی کرنی انوار جلال جبار اعلی کی اور بسبب دیکھنی تقصیرات امت مرحومہ کی
اور بلند ہوتی آواز بسبب اوترنی غم کی یا اسلیے کہ لوگون کی کانون مین آواز پہونچی اور تاثیر کری اونکی دلون مین اور سخت ہوتا غضب بسبب افعال
امت کی پس حاصل یہ کہ جیسی ڈرانیوالا بلند کرتا ہی آواز اور سرخ کرتا ہی آنکھین اور سخت غصہ ہوتا ہی لوگون کی تغافل پر ویسی ہی حال حضرت کا تھا
وقت خطبہ کی بسبب غفلت امت کی اور اخیر حدیث کا حاصل یہ ہی کہ جیسی بیچ کی اونگلی تھوڑی سی بڑہی ہوئی ہی شہادت کی اونگلی سی ایسی ہی مین
آگی آیا ہون قیامت کی اور قیامت متصل ہی مجھسی اور جلد آنیوالی ہی پیچھی میری + ع ح + **وعن** یعلی بن امیۃ قال سمعت النبی
صلی اللّٰہ علیہ وسلم یقرأ علی المنبر ونادوا یا مالک لیقض علینا ربک متفق علیہ
اور روایت ہی یعلی بن امیہ سی کہ کہا سنا مین نی نبی صلی اللّٰہ علیہ وسلم کو کہ پڑہتی تھی منبر پر ونادوا یا مالک لیقض علینا ربک نقل کی بخاری و مسلم نی
ف اس آیت مین بیان ہی حال جواب دوزخیون اور مالک کا ہی کہ روز قیامت کی دوزخی پکارینگی مالک کو کہ داروغہ دوزخ کا ہی ای مالک
پروردگار سی عرض کر کہ ہمین مار ڈالی تاہم اس عذاب سی خلاص ہون جواب اسکا آگی مذکور ہی کہ مالک کہیگا انکم ماکثون یعنی یہ آرزو تمہاری
باطل ہی تم ٹھہرنیوالی ہو آگ مین کہ ہمیشہ رہوگی پس آنحضرت صلی اللّٰہ علیہ وسلم یہ آیت پڑہتی تھی ڈرانی کی لیے + ع ح + **وعن** ام ہشام بنت
حارثۃ بن النعمان قالت ما اخذت ق والقرآن المجید الا عن لسان رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیہ وسلم یقرأہا
کل جمعۃ علی المنبر اذا خطب الناس رواہ مسلم اور روایت ہی ام ہشام بیٹی حارثہ بیٹی نعمان کی سی کہ کہا نہین سیکھی مین نی سورۃ ق والقرآن المجید
مگر زبان رسول خدا صلی اللّٰہ علیہ وسلم کی سی کہ پڑہتی تھی یہ سورت ہر جمعہ مین منبر پر جب خطبہ پڑہتی لوگون کی آگی روایت کی یہ مسلم نی **ف** ساری
سورۃ پڑہنی حضرت سی خطبہ مین ثابت نہین ہوئی پس ظاہر یہ ہی کہ ہر جمعہ مین بعض سورت پڑہتی ہونگی یعنی تھوڑی کسی مین تھوڑی کسی مین
پس ساری سورت اونہون نی یاد کی تمام جمعون مین واللّٰہ اعلم + ع ح + **وعن** عمرو بن حریث ان النبی صلی اللّٰہ علیہ وسلم
خطب وعلیہ عمامۃ سوداء قد ارخی طرفیہا بین کتفیہ یوم الجمعۃ رواہ مسلم

اور روایت ہی عمرو بن حریث سی کہ تحقیق نبی صلی اللہ علیہ وسلم نی خطبہ فرمایا اور تھی حضرت کی سر مبارک پر پگڑی سیاہ تحقیق چھوڑی تھی اوپر
سری ایسکی درمیان دونوں مونڈھوں اپنی کی روایت کی یہ مسلم نی ف حدیث ضعیف مین آیا ہی کہ نماز پڑھنی عمامہ سی بہتر ہی ستر
نمازوں سی کہ بغیر عمامہ کی ہوں اور کہا طیبی نی کہ اس حدیث سی یہ نکلا کہ زینت کا کپڑا پہننا دن جمعہ کی اور عمامہ سیاہ باندھنا اور لٹکانا دونوں پلّہ
پگڑی کا درمیان مونڈھوں کی سنت ہی انتہی اور میرک نی کہا کہ یہ خطبہ حضرت کی مرض موت مین تھا اور کہا طیبی نی کہ سنت ہی پہننا سیاہ کپڑے کا
اور صاحب مدخل نی لکھا ہی کہ حضرت کا عمامہ سات ہاتھ کا تھا اور نقل کیا ہی سیوطی نی باندھنا عمامہ سیاہ کا بہت صحابہ اور تابعین سے
اونمین سی انس بن مالک ہین اور عمار بن یاسر اور معاویہ اور ابو درداء اور براء اور عبدالرحمن بن عوف اور واثلہ اور سعید بن مسیب اور حسن بصری
اور سعید بن جبیر اور سوای انکی اور بھی ہین اور لکھا ہی نووی نی کہ جائز ہی باندھنا عمامہ کا ساتھ چھوڑنی شملہ کی اور بغیر چھوڑنی اوسکی کی اور نہیں
کراہت بیچ کسی کی ان دونوں مین سی ح ع • وعن جابر قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وھو یخطب اذا
جاء احدکم یوم الجمعۃ والامام یخطب فلیرکع رکعتین ولیتجوز فیھما رواہ مسلم اور روایت ہی جابر سی کہ کہا فرمایا رسول خدا
صلی اللہ علیہ وسلم نی اوس حالت مین کہ وہ خطبہ پڑھتی تھی جبکہ آوی ایک تمہارا دن جمعہ کی اور امام خطبہ پڑھتا ہو پس چاہیے کہ پڑھی دو رکعتین
اور ہلکی پڑھی روایت کی یہ مسلم نی ف شافعیہ نی حمل کیا ہی اسکو تحیۃ المسجد پر کہ اونکی نزدیک واجب ہی اگرچہ خطبہ ہوتا ہو اور ایسی ہی امام احمد
کی نزدیک بھی اور ساتھ اس حدیث کی دلیل پکڑتی ہین وہ اوپر تاکید وجوب اوسکی کی کہ وقت خطبہ کی بھی اوسکا حکم فرمایا اور نزدیک حنفیہ کی
جبکہ تحیۃ المسجد بیچ غیر وقت خطبہ کی واجب نہین تو وقت خطبہ کی بطریق اولی نہوئی گی اور یہی ہی مذہب مالک اور سفیان ثوری کا اور یہی ہی
جمہور صحابہ و تابعین کذا قال النووی اور تاویل اس حدیث کی اونکی نزدیک یہ ہی کہ مراد خطبہ سی ارادہ خطبہ کا ہی یعنی امام خطبہ پڑھا چاہتا
نہ یہ کہ بالفعل پڑھتا ہو یہ تاویل کرتی ہین بسبب قرینوں اور حدیثوں صحیحہ کی کہ دلالت کرتی ہین اوپر حرمت نماز کی بیچ وقت خطبہ کی چنانچہ آیا ہی
کہ فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نی جب نکلی امام پس نہین درست نماز اور نہ کلام اور حضرت علی اور ابن عمر سی آیا ہی کہ وہ مکروہ کہتی تھی نماز اور
کلام کو بعد نکلنی امام کی پس قول صحابی کا ہی حجت ہی اور واجب ہی تقلید اوسکی ہماری نزدیک اگر منافی نہو اوسکی کوئی اور چیز سنت سی اور
یہ جو صحیحین مین حدیث جابر کی ساتھ طرق متعددہ کی آیا ہی کہ ایک شخص مسجد مین آیا اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم خطبہ پڑھتی تھی پس فرمایا آنحضرت
نی کہ آیا نماز پڑھی ہی تونی ای فلانی اوسنی کہا نہین پڑھی ہی مین نی فرمایا پڑھ دو رکعت اور ہلکی پڑھ تاویل اسکی یہ کی ہی کہ یہ واقعہ پہلی منع ہونی
نماز سی وقت خطبہ کی تھا یا یہ مخصوص اوسی شخص کو تھا اور بعضی کہتی ہین کہ یہ قصہ پہلی شروع کرنی خطبہ کی تھا اور شیخ ابن الہمام نی لکھا ہی کہ معارضہ
اس حدیث کا ساتھ اور حدیثوں کی لازم نہین آتا شاید کہ آنحضرت نی موقوف کیا ہو خطبہ یہانتک کہ فارغ ہوا ہو وہ شخص نماز سی بلکہ واقع مین
یوں ہی ہی چنانچہ دارقطنی نی روایت کیا ہی کہ فرمایا اوسکو پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ ادا کر دو رکعت پھر آنحضرت چپ ہی خطبہ سی یہانتک
کہ فارغ ہوا وہ نماز سی • ح ع • وعن ابی ھریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من ادرک رکعۃ من الصلوۃ
مع الامام فقد ادرک الصلوۃ متفق علیہ اور روایت ہی ابوہریرہ سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی جس شخص نی
کہ پائی ایک رکعت نماز سی ساتھ امام کی پس پائی اوسنی نماز روایت کی یہ بخاری اور مسلم نی ف یہ حکم عام ہی سب نمازوں کی لیے خصوصیت جمعہ کی نہین
چنانچہ بیچ باب ما علی الماموم کی بھی ایک حدیث اسی مضمون کی گذر چکی ہی من ادرک رکعۃ فقد ادرک الصلوۃ اور شرح اوسکی بھی وہان بیان ہو چکی
ہی لیکن شافعیہ نی مقید کیا ہی اسکو ساتھ جمعہ کی اور پھر یہ حدیث آیندہ کی بیچ اخیر باب کی اور ہدایہ مین لکھا ہی کہ جو کوئی پاوی امام کو دن جمعہ کی

ہی ساتہ اوسکی ہیہ یا تہ لگی اور بناکری اوسپر جمعہ کو دلیل اوسکی یہ حدیث حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی ہی ما ادرکتم فصلوا وما فاتکم فاتموا یعنی جو
تہ امام کی ادا کرو اور جو رہ جاوی پورا کرو اوسکو پس اگر پاوی امام کو التحیات مین یا سجدہ سہو مین بنا کری اوسپر جمعہ کو نزدیک ابی حنیفہ اور ابی
یوسف کی اور امام محمد کہتی ہین کہ اگر پاوی ساتہ امام کی اکثر دوسری رکعت کا بنا کری اوسپر جمعہ اور اگر نہ پاوی بنا کری اوسپر ظہر کو انتہی اور مراد اکثر
رکعت دوسری کی پانی سی پانا اوسکا رکوع مین ہی یعنی اگر رکوع مین بہی ملا تو اکثر پایا اور بعد سر اوٹہانیکی اکثر نہ پایا اور شیخ ابن الہمام نی کہا ہی کہ
شیخین کی دلیل بہی حدیث مطلق ہی ۴ ح ح ۴ **الفصل الثانی** فصل دوسری **عن** ابنِ عُمَرَ قَالَ کَانَ النَّبِیُّ
صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَخْطُبُ خُطْبَتَیْنِ کَانَ یَجْلِسُ اِذَا صَعِدَ الْمِنْبَرَ حَتّٰی یَفْرُغَ اُرَاہُ الْمُؤَذِّنُ ثُمَّ یَقُوْمُ فَیَخْطُبُ ثُمَّ یَجْلِسُ فَلَا
یَتَکَلَّمُ ثُمَّ یَقُوْمُ فَیَخْطُبُ رَوَاہُ اَبُوْدَاؤدَ روایت ہی ابن عمر سی کہ کہا تہی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم پڑہتی تہی دو خطبہ
تہی بیٹہتی جب چڑہتی منبر پر یہانتک کہ فارغ ہو کہا راوی نی گمان کرتا ہون کہ کہا ابن عمر نی یہانتک کہ فارغ ہوتا موذن پہر اوٹہتی پس خطبہ
پڑہتی پہر بیٹہتی اور نہ کلام کرتی پہر کہڑی ہوتی پس خطبہ پڑہتی روایت کی یہ ابوداود نی **ف** جب چڑہتی منبر پر کہا ہی علما نی کہ مستحب ہی
خطبہ پڑہنا منبر پر اور پہر بیٹہتی یعنی تہوڑسی دیر کہا ابن حجر نی کہ اولی یہ ہی کہ بقدر سورہ اخلاص کی بیٹہی اور نہ کلام کرتی یعنی نہ دعا کرتی
اور نہ اور کچہ پڑہتی اور پہر کہڑی ہوتی پس خطبہ پڑہتی شرح منیہ مین لکہا ہی کہ اشد مکروہ ہی تعریف کرنی بادشاہون کی ساتہ اوس چیز کی
کہ نہو اون مین بلکہ یہین ملانا عبادت کا ساتہ گناہ کی یعنی جہوٹ کی ہوتا ہی انتہی اور کہا ہی بعضی اماموں ہمارے نی کہ جو کوئی کہی ہمارے
زمانی کی بادشاہ کو عادل کافر ہوتا ہی ۴ ح ح ۴ یہ جو حدیث مین آیا ہی کہ دونون خطبون کی درمیان کی جلسہ مین حضرت کلام نکرتی تہی اوس
کلام نکرنی کی شرح حضرت شیخ نی تو یہی لکہی ہی جو کہ فائدہ مین مذکور ہوئی اور ملا علی قاری نی شرح طیبی سی نقل کیا ہی کہ اولی ہی پڑہنا قرآن کا
واسطی روایت ابن حبان کی تہی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم پڑہتی بیچ بیٹہنی اپنی کی کتاب اللہ اور کہا بعضون نی کہ اولی پڑہنا سورہ اخلاص کا
ہی انتہی پس حضرت شیخ رح کو شاید یہ روایت نہ پہونچی ہوگی واللہ اعلم **وعن** عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ کَانَ النَّبِیُّ صَلَّی
اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِذَا اسْتَوٰی عَلَی الْمِنْبَرِ اسْتَقْبَلْنَاہُ بِوُجُوْہِنَا رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ وَقَالَ ھٰذَا حَدِیْثٌ لَا نَعْرِفُہٗ
اِلَّا مِنْ حَدِیْثِ مُحَمَّدِ بْنِ الْفَضْلِ وَھُوَ ضَعِیْفٌ ذَاھِبُ الْحَدِیْثِ اور روایت ہی عبداللہ بن مسعود سی کہ کہا تہی نبی صلی اللہ علیہ وسلم
جب بیٹہتی منبر پر سامنی کرتی ہم اونکی منہ اپنی روایت کی یہ ترمذی نی اور کہا یہ حدیث ہی کہ نہین پہچانتی ہم اوسکو مگر حدیث محمد بن فضل کسی اور
وہ ضعیف ہی بہولا ہوا حدیث کا **ف** اس سی معلوم ہوا کہ مستحب ہی لوگونکو یہ کہ سامنی خطیب کی طرف کرکی بیٹہین خطبہ سننی کی لیی اور خطیب بہی اونکی طرف
منہ کری اور جب خطیب منبر پر بیٹہی تو سلام نکری لوگون پر ہمارے نزدیک خلاف ہی اوسمین شافعی اور احمد کا ۴ ع ۴ **الفصل الثالث**
فصل تیسری **عن** جَابِرِ بْنِ سَمُرَۃَ قَالَ کَانَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَخْطُبُ قَائِمًا ثُمَّ یَجْلِسُ ثُمَّ یَقُوْمُ فَیَخْطُبُ قَائِمًا فَمَنْ
نَبَّاَکَ اَنَّہٗ کَانَ یَخْطُبُ جَالِسًا فَقَدْ کَذَبَ فَقَدْ وَاللّٰہِ صَلَّیْتُ مَعَہٗ اَکْثَرَ مِنْ اَلْفَیْ صَلٰوۃٍ رَوَاہُ مُسْلِمٌ
روایت ہی جابر بن سمرہ سی کہ کہا تہی نبی صلی اللہ علیہ وسلم خطبہ فرماتی کہڑی ہوکر پہر بیٹہتی پہر کہڑی ہوتی اور خطبہ فرماتی کہڑی پس جو شخص کہ خبر دی
تجکو یہ کہ تحقیق وہ خطبہ فرماتی بیٹہ کر پس تحقیق وہ شخص جہوٹا ہی پس قسم ہی اللہ کی نماز پڑہی ہی مین نی ساتہ حضرت کی زیادہ دو ہزار نمازون سے
روایت کی یہ مسلم نی **ف** یعنی نماز جمعہ اور اور نمازین زیادہ دو ہزار سی پڑہین پس فقط دو ہزار نمازین جمعہ ہی کی مراد نہین اسلیی کہ اول آنا جمعہ
بعد آنکی مدینہ مین پہلا اور مدت اقامت کی مدینہ مین دس برس ہوئی پس قریب پانسو جمعون کی ہوتی ہین اور مقصود جابر کا بیان کرنا کثرت

صحبت کا ہی ساتھ حضرت کی اور شرح منیہ مین لکھا ہی کہ جو شہر فتح ہو ساتھ تلوار کی مانند مکہ کی اوسمین خطبہ پڑہی ساتھ تلوار کی اور جس شہر کی لوگ بخوشی مسلمان ہوں مانند مدینہ کی اوسمین خطبہ بغیر تلوار کی پڑہی اور ینابیع مین لکھا ہی کہ خطبہ دوسرا بہ نسبت پہلی خطبہ کی کم پکار کر پڑہی ۱۲ ع

وعن كعب بن عجرة انه دخل المسجد وعبد الرحمن بن ام الحكم يخطب قاعدا فقال انظروا الى هذا الخبيث يخطب قاعدا وقال الله تعالى واذا راوا تجارة او لهوا انفضوا اليها وتركوك قائما رواه مسلم

اور روایت ہی کعب بن عجرہ سی یہ کہ وہ داخل ہوی مسجد مین اور عبد الرحمن بن ام الحکم کہ بنی امیہ سی تہا خطبہ پڑہتا تہا بیٹہی ہوی پس کہا کعب بن عجرہ نی دیکہو طرف اس خبیث کی کہ خطبہ پڑہتا ہی بیٹہی ہوی حالانکہ فرمایا اللہ تعالی نی اور جسوقت دیکہتی ہین سوداگری یا کہیل دوڑتی ہین طرف اوسکی اور چہوڑتی ہین تجکو کہڑی ہوی یعنی خطبہ مین روایت کی یہ مسلم نی **ف** آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم خطبہ پڑہتی تہی ناگاہ قافلہ شام سی آیا اور ایام قحط کی تہی مدینہ والون پر بڑی تکلیف تہی پس صحابہ بی طاقت ہوی اور دیکہنی قافلہ کی لیی باہر گئی مگر بارہ صحابی لگی پس آیت مذکورہ اوتری اسمین جو ہی کہ چہوڑتی ہین تجکو کہڑی ہوی اس سی معلوم ہوا کہ حضرت کہڑی ہوی خطبہ پڑہتی تہی اور کہڑی ہو کر خطبہ پڑہنا شرط ہی خطبہ کی امام شافعی کی نزدیک اور ہماری نزدیک سنت ہی شرطون صحت ادای جمعہ کی سی ایک تو وقت ہی پس وہ بعد وقت کی صحیح نہین بخلاف اور نمازون کی اور وقت اوسکا وقت ظہر کا ہی اجماعًا پس نہین جائز ہی پہلی زوال کی مگر امام احمد بن حنبل کی نزدیک درست ہی اور نہین جائز بعد داخل ہونی وقت عصر کی بہی مگر امام مالک کی نزدیک جائز ہی اور شرط خطبہ کی یہی ہی کہ وقت مین ہو پہلی وقت کی نہین جائز اور یہ کہ ہو روبروی جماعت کی یعنی اگر گہر مین پڑہ آوی تو نہین درست اور اس حدیث مین دلیل ہی اسپہ کہ جائز ہی غصہ اور سختی کرنی اوسپر کہ ارتکاب کری حرام کا یا مکروہ کا ایسی کہ ارتکاب کرنا خلاف اوس چیز کا کہ مداومت کی اوسپر پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی سا فی ہی شرح طیبی کی ۱۲ ع

وعن عمارة بن رويبة انه راى بشر بن مروان على المنبر رافعا يديه فقال قبح الله هاتين اليدين لقد رايت رسول الله صلى الله عليه وسلم ما يزيد على ان يقول بيده هكذا واشار باصبعه المسبحة رواه مسلم

اور روایت ہی عمارہ بن رویبہ سی کہ اونہون نی دیکہا بشر بیٹی مروان کی کو منبر پر اوٹہاتا تہا دونون ہاتہ اپنی یعنی وقت خطبہ کی جیسا کہ طریق واعظین کا ہی پس کہا عمارہ نی برا کری اللہ تعالی ان دونون ہاتہونکا تحقیق دیکہا مین نی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو کہ نہ زیادہ کرتی اسپر کہ اشارہ کرین ساتہ ہاتہ اپنی کی اسطرح اور اشارہ کیا عمارہ نی ساتہ اونگلی شہادت اپنی کی روایت کی یہ مسلم نی **ف** یعنی وقت خطبہ کے اشارہ ایک اونگلی سی کرتی تہی واسطی خطاب کرنی کی لوگون کو اور واسطی رغبت دلانی کی اونکو اوپر سننی خطبہ کی اور تامل کرنی کی اوسمین ۱۲ ع

وعن جابر قال لما استوى رسول الله صلى الله عليه وسلم يوم الجمعة على المنبر قال اجلسوا فسمع ذلك ابن مسعود فجلس على باب المسجد فراه رسول الله صلى الله عليه وسلم فقال تعال يا عبد الله بن مسعود رواه ابو داود

اور روایت ہی جابر سی کہ کہا جب بیٹہی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم دن جمعہ کی منبر پر فرمایا صحابہ کو بیٹہہ جاؤ پس سنا یہ ابن مسعود نی پس بیٹہہ گئی اوپر دروازی مسجد کی پس دیکہا اونکو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی پس فرمایا کہ آ اے عبد اللہ بن مسعود روایت کی یہ ابو داود نے **ف** کہا طیبی نی کہ اسمین دلیل ہی اسپر کہ جائز ہی کلام کرنا منبر پر انتہی اور ہماری نزدیک مکروہ ہی خطیب کو کلام کرنا حالت خطبہ مین جبکہ نہو کلام امر بالمعروف کہا ابن حجر نی کہ ظاہر یہ ہی کہ حضرت نی دیکہا کسی کو حاضرین مین سی کہ کہڑا ہوا نماز پڑہنی کی لیی پس حکم کیا اوسکو بیٹہنی کا واسطی حرام ہونی نماز کی بیٹہی ہوی پر وقت بیٹہنی امام کی منبر پر سب علماء کی نزدیک ۱۲ ع

وعن ابي هريرة قال قال رسول الله

صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ اَدْرَكَ مِنَ الْجُمُعَةِ رَكْعَةً فَلْيُصَلِّ اِلَيْهَا اُخْرٰى وَمَنْ فَاتَتْهُ الرَّكْعَتَانِ فَلْيُصَلِّ اَرْبَعًا اَوْ قَالَ الظُّهْرَ رَوَاهُ الدَّارَقُطْنِيُّ اور روایت ہی ابی ہریرہ رضی سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی جو شخص کہ پاوی جمعہ کی ایک رکعت پس چاہیی کہ ملاوی ساتہ اوسکی دوسری رکعت اور جو شخص کہ نہ ملین اوسکو دونون رکعت پس چاہیی کہ پڑہی چار رکعت یا فرمایا پڑہی ظہر کو روایت کی یہ دارقطنی نی **ف** کہا نووی نی کہ یہ حدیث خالی ضعف سی نہین انتہی اور بر تقدیر ثبوت اسکی کی معنی یہ ہین کہ جسکو دو رکعتون مین سی بالکل کچہ ہاتہ نہ لگی تو وہ چار رکعت ظہر کی پڑہ لی اور باقی کلام متعلق اس مقام کا حدیث ابو ہریرہ کی مین کہ آخر فصل اول مین ہی گذر چکا ہی + ح +

باب صلوٰۃ الخوف

باب ہی بیچ بیان نماز خوف کی **ف** یعنی اسمین احکام اوس نماز کی مذکور ہین کہ پڑہی جاوی وقت خوف کی کفار سی اور نماز خوف کی ثابت ہی کتاب و سنت سی اور اتفاق ہی اکثر علما کا اسپر کہ نماز خوف کا حکم بعد انتقال حضرت کی بہی ثابت ہی اور بعضون نی کہا ہی کہ مخصوص حضرت ہی کی زمانہ مین تہی اور بعضی اماموں کی نزدیک مثل امام مالک کی مخصوص ہی حالت سفر مین اور ہماری نزدیک جائز ہی سفر مین بہی اور حضر مین بہی اور نماز خوف کی روایت کی گئی ہی کتنی ہی طرح بحسب اختلاف زمان اور مکان کی چنانچہ بعضون نی کہا ہی سولہ طرح پر آئی ہی اور بعضون نی کہا کم اس ہی اور بعضون نی کہا زیادہ اس سی پہر اتفاق ہی علما کا اسپر کہ جتنی طرحین آئی ہین صلوۃ الخوف کی حدیث مین سب معتبر ہین اور اختلاف علما مین بیچ ترجیح کی ہی کہ کسینی کسی طرح کو ترجیح دیا ہی اور کسینی کسی طرح کو چنانچہ امام ابو حنیفہ نی روایت ابن عمر کو ترجیح دیا ہی اور عمل کیا ہی اوسپر کہ ثابت ہی صحاح ستہ مین اور شمنی نی کہا ہی کہ نماز خوف کی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نی چار جگہہ پڑہی ہی ذات الرقاع اور بطن نخل اور عسفان اور ذی قرد مین پس اس سی معلوم ہوا کہ نماز خوف کی سفر مین تہی اور فقہانی جو حضر مین جائز رکہی ہی قیاس کیا ہی اسی پر + ع ح +

الفصل الاول

فصل پہلی عَنْ سَالِمِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ غَزَوْتُ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قِبَلَ نَجْدٍ فَوَازَيْنَا الْعَدُوَّ فَصَافَفْنَا لَهُمْ فَقَامَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّيْ لَنَا فَقَامَتْ طَائِفَةٌ مَعَهُ وَاَقْبَلَتْ طَائِفَةٌ عَلَى الْعَدُوِّ وَرَكَعَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمَنْ مَعَهُ وَسَجَدَ سَجْدَتَيْنِ ثُمَّ انْصَرَفُوْا مَكَانَ الطَّائِفَةِ الَّتِيْ لَمْ تُصَلِّ فَجَاؤُوْا فَرَكَعَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِهِمْ رَكْعَةً وَسَجَدَ سَجْدَتَيْنِ ثُمَّ سَلَّمَ فَقَامَ كُلُّ وَاحِدٍ مِنْهُمْ فَرَكَعَ لِنَفْسِهِ رَكْعَةً وَسَجَدَ سَجْدَتَيْنِ وَرَوَى نَافِعٌ نَحْوَهُ وَزَادَ فَاِنْ كَانَ خَوْفٌ هُوَ اَشَدُّ مِنْ ذٰلِكَ صَلَّوْا رِجَالًا قِيَامًا عَلٰى اَقْدَامِهِمْ اَوْ رُكْبَانًا مُسْتَقْبِلِي الْقِبْلَةِ اَوْ غَيْرَ مُسْتَقْبِلِيْهَا قَالَ نَافِعٌ لَا اُرٰى ابْنَ عُمَرَ ذَكَرَ ذٰلِكَ اِلَّا عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ

روایت ہی سالم بن عبد اللہ بن عمر سی باپ اپنی سی یعنی عبد اللہ بن عمر سی کہ کہا جہاد کیا مین نی ساتہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف نجد کی پس مقابلہ کیا ہمنی دشمن کا پس صف باندہی ہمنی واسطی اون کی پس کہڑی ہوئی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نماز پڑہاتی تہی واسطی ہماری پس کہڑی ہوئی ایک جماعت ساتہ حضرت کی اور متوجہ ہوئی ایک جماعت طرف دشمن کی اور رکوع کیا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی ساتہ اون لوگون کی کہ ساتہ تہی حضرت کی اور کیی دو سجدی پہر پہری جماعت یعنی جنہون نی حضرت کی ساتہ نماز پڑہی تہی جگہ اوس جماعت کی کہ نہین نماز پڑہی تہی اور آئی وہ لوگ کہ نماز نہین پڑہی تہی پس رکوع کیا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی ساتہ اونکی ایک رکوع اور سجدی کیی دو سجدی پہر سلام پہیرا پہر کہڑی ہوئی ہر ایک اون مین سی پس رکوع کیا واسطی ذات اپنی کی ایک رکوع اور کیی دو سجدی اور روایت کی نافع نی مانند اسکی اور زیادہ کیا پس اگر ہو خوف زیادہ اس سی یعنی

اس صورت سے کہ جسمین نماز جماعت سے پڑہ سکین اور یہ طرح مذکور کیا تہا یہ اس حالت لڑائی مین ہو نماز پڑہو پیادہ کہڑے قدمون اپنی پر یا سوار
یعنی اگر پیادہ ہو سکو ساتہ تہی قبلہ کی یعنی اگر ممکن ہو یا نہو ساتہ قبلہ کی یعنی اگر ممکن نہو کہا نافع نی نہین گمان کرتا مین ابن عمر کو کہ ذکر کیا ہو یہ مگر رسول
صلی اللہ علیہ وسلم سی روایت کی یہ بخاری نی ف نجد کہتی ہین زمین بلند کو اور مراد یہان نجد حجاز ہی نہ نجد یمن اور اس حدیث مین دلالت
اسپر کہ کردہ ہی تعدد جماعتون کا یعنی کئی بار جماعتین کرنی خصوصاً جبکہ لوگ حاضر ہون اور دلالت ہی اسپر کہ فرض نہین جائز ہی پیچہی نفل پڑہنی والی کی اور حکمت
دو بار پڑہانی دونون جماعتون کو اور یہ حدیث دلیل قوی ہی اوپر وجوب کی جماعت کی کہ ایسی حالت مین بہی جماعت نہ چہوڑی اور کہا ابن ہمام نی کہ نماز خوف اوسی
طرح مذکور کی جب ہی موقوف ہی کہ جبکہ تین قوم نماز پڑہنی مین پیچہی امام کی اور جبکہ جہگڑین پس افضل ہی کہ نماز پڑہاوی امام ایک جماعت کو تمام نماز اور دوسری جماعت کو
دوسرا امام تمام نماز اور پہر کہڑی ہوئی ہر ایک اونمین سی اور تفصیل اسکی یہ ہی کہ دوسری جماعت گئی مقابل دشمن کی اور آئی پہلی جماعت اپنی جگہ پر تمام کی تنہا اور سلام پہیرا اور
گئی مقابل دشمن کی پہر آئی جماعت دوسری اور تمام کی نماز تنہا اور سلام پہیرا اسیطرح ذکر کیا ہی بعض شارحین نی علماء ہماری سی اور کہا ابن
نی اسیطرح کہا ہی بعضون نی اور اسپر عمل کیا ہی ابو حنیفہ رح نی لیکن حدیث نہین دلالت کرتی اسپر انتہی ہی یہ اسیطرح سا لیکن کہا ابن ہمام نی
کہ یہ حدیث دلالت کرتی ہی بعض اوس چیز پر کہ گئی ہین ابو حنیفہ طرف اوسکی کہ وہ جانا ہی جماعت پہلی کا اور تمام کرنا جماعت دوسری کا اپنی جگہ
پیچہی امام کی اور دلالت کرتی ہی اوپر تمام اوس چیز کی کہ گئی ہین طرف اوسکی ابو حنیفہ ایک اور حدیث کہ موقوف ہی ابن عباس پر روایت ابی
حنیفہ سی ذکر کیا ہی اوسکو امام محمد نی کتاب الآثار مین اور ظاہر یہ ہی کہ اسمین عقل کو دخل نہین پس موقوف اسمین مانند مرفوع کی ہوا اور مذہب حنفی مین
یہ ہی کہ جماعت پہلی تمام کری نماز اپنی بغیر قرأت کی مانند لاحق کی اور دوسری جماعت تمام کری ساتہ قرأت کی مانند مسبوق کی اور یہ کب ہی کہ جب
امام مسافر ہو اور اگر ہو امام مقیم اور نماز چار رکعت کی ہو پس نماز پڑہی ساتہ ہر ایک جماعت کی دو رکعتین اور مغرب سفر مین اور حضر مین پڑہی ساتہ
پہلی جماعت کی دو رکعتین اور ساتہ دوسری کی ایک رکعت اور قدمون اپنی پر یعنی اشارہ ہی طرف ترک کرنی رکوع اور سجود کی یعنی اشارہ سی
رکوع اور سجود کری ایسی حالت مین اور مذہب ابی حنیفہ مین فاسد کرتا ہی نماز کو چلنا اور سوار ہونا اور لڑنا اور مگر رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سی
ایسی کہ نہین مجال عقل کو اسمین پس یہ حکم مرفوع مین ہی ع + وَعَنْ يَزِيْدَ بْنِ رُوْمَانَ عَنْ صَالِحِ بْنِ خَوَّاتٍ عَمَّنْ صَلَّى
مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ ذَاتِ الرِّقَاعِ صَلَاةَ الْخَوْفِ اَنَّ طَائِفَةً صَفَّتْ مَعَهُ وَطَائِفَةٌ وِجَاهَ
الْعَدُوِّ فَصَلّٰى بِالَّتِيْ مَعَهُ رَكْعَةً ثُمَّ ثَبَتَ قَائِمًا وَاَتَمُّوْا لِاَنْفُسِهِمْ ثُمَّ انْصَرَفُوْا فَصَفُّوْا وِجَاهَ الْعَدُوِّ
وَجَاءَتِ الطَّائِفَةُ الْاُخْرٰى فَصَلّٰى بِهِمُ الرَّكْعَةَ الَّتِيْ بَقِيَتْ مِنْ صَلَاتِهِ ثُمَّ ثَبَتَ جَالِسًا وَاَتَمُّوْا لِاَنْفُسِهِمْ
ثُمَّ سَلَّمَ بِهِمْ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَاَخْرَجَ الْبُخَارِيُّ بِطَرِيْقٍ اٰخَرَ عَنِ الْقَاسِمِ عَنْ صَالِحِ بْنِ خَوَّاتٍ عَنْ سَهْلِ بْنِ
اَبِيْ حَثْمَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اور روایت ہی یزید بن رومان سی اوسنی نقل کی صالح بن خوات سی اوسنی نقل کی
اوس شخص سی کہ نماز پڑہی تہی ساتہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی دن ذات الرقاع کی نماز خوف کی یہ کہ تحقیق ایک جماعت نی صف باندہی
ساتہ حضرت کی اور ایک جماعت مقابل ہوئی دشمن کی پس نماز پڑہی حضرت نی ایک رکعت ساتہ اوس جماعت کی کہ ساتہ تہی حضرت کی پہر رہی
کہڑی اور پوری پڑہی اوس جماعت نی واسطی اپنی پہر پہری وہ اور صف باندہی مقابل دشمن کی اور آئی جماعت دوسری کہ مقابل دشمن
کی کہڑی تہی پس ادا کی ساتہ اونکی ایک رکعت کہ باقی رہی تہی نماز حضرت کی سی پہر رہی بیٹہی ہوئی یعنی جب التحیات مین بیٹہی اور پوری کی اونہون نی
واسطی اپنی یعنی جو باقی رہی تہی نماز اور پہر التحیات مین شریک ہو گئی پہر سلام پہیرا حضرت نی ساتہ اونکی روایت کی یہ بخاری اور مسلم نی اور

ایت کی بخاری نی ساتھ اور طریق کی قاسم سی کہ نقل کی قاسم نی صالح بن خوات سی اونی نقل کی سہل سی جانی خبر سی اوس نقل کی نبی صلی اللہ
علیہ وسلم سی **ف** اوس شخص سی کہ نماز پڑہی تہی نام اوس شخص کا سہل بن ابی حثمہ تہا اور یہی کہ قاسم بن محمد نی روایت کی ہی حدیث صلوۃ الخوف
کی صالح بن خوات سی اونی سہل بن ابی حثمہ سی جیسی کہ آگی کی روایت مین ہی اور ذات الرقاع نام ایک غزوہ کا ہی کہ سنہ ہجری مین ہوا
کہ پڑہی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کفار سی اور ادا کی یہ نماز اور بغیر جنگ کی پہری اور ذات الرقاع اوسکو اسلیے کہتی ہین کہ مسلمان ننگی پاؤن تہی
اور پاؤن مین سوراخ پڑ گئی تہی اور ناخن ٹوٹ گئی تہی پس پاؤن پر رقاع یعنی چیتہڑی لپیٹ لی تہی اور یہ ایک اور طور ہی طور دن صلوۃ الخوف
کی سی ہین ہی ہر جماعت نی ایک رکعت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی ساتھ ادا کی اور دوسری رکعت تنہا لیکن بیچ اثنا نماز آنحضرت کی یہ کہ
قضا کی اوسکی بعد تمام کرنی نماز آنحضرت کی اور پہلی صورت مین بعد تمام کرنی نماز حضرت کی پڑہی اور اسپر عمل کیا ہی امام شافعی اور امام مالک نی ح

وعن جابرٍ قال اقبلنا مع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حتی اذا کنا بذات الرقاع قال کنا اذا اتینا
علی شجرۃ ظلیلۃ ترکناھا لرسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال فجاء رجل من المشرکین وسیف رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم معلق بشجرۃ فاخذ سیف نبی اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فاخترطہ فقال لرسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
اتخافنی قال لا قال فمن یمنعک منی قال اللہ یمنعنی منک قال فتہددہ اصحاب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
فاغمد السیف وعلقہ قال فنودی بالصلوۃ فصلی بطائفۃ رکعتین ثم تاخروا وصلی بالطائفۃ الاخری رکعتین قال فکانت
لرسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اربع رکعات وللقوم رکعتان متفق علیہ اور روایت ہی جابر سی کہ کہا آئی ہم ساتھ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم
کی یہانتک کہ جب پہونچی ہم ذات الرقاع مین کہا جابر نی تہی ہم جبکہ گذرتی درخت سایہ دار پر چہوڑ دیتی ہم اوسکو واسطی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم
کی یعنی تا استراحت فرمائین حضرت سایہ مین پس اسیطرح کیا ہمنی ذات الرقاع مین اور اوتری حضرت درخت کی نیچی استراحت کی لیے کہا جابر نی
پس آیا ایک شخص مشرکون مین سی اور تلوار حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی لٹکی ہوئی تہی درخت مین پس لی تلوار حضرت نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی یعنی اور حضرت
سوتی تہی یا غافل تہی اور بسبب ہی پہر کہینچی میان سی وہ پس کہا اوسنی واسطی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی آیا ڈرتی ہو تم مجہسی فرمایا حضرت نی
نہیں یعنی تجہسی مین کیون ڈرنی لگا میری رب کی سوای کوئی ضرر نہین پہنچا سکتا ہی اور نہ نفع کہا اوسنی پس کون بچاویگا تمکو مجہسی فرمایا حضرت نی
خدا بچاویگا مجکو تجہسی کہا جابر نی پس ڈرایا اوسکو اصحاب رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی نی پس میان مین کی اوسنی تلوار اور لٹکا دیا اوسکو کہا جابر نی
پس اذان کہی گئی واسطی نماز کی پس پڑہی نماز ساتہ ایک جماعت کی دو رکعتین پہر پیچہی ہٹی وہ جماعت یعنی بارادہ مقابلہ دشمنون کی اور پڑہی
حضرت نی نماز ساتہ جماعت دوسری کی دو رکعت کہا جابر نی پس ہوئین واسطی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی چار رکعتین اور واسطی لوگون کی
دو دو رکعتین روایت کی یہ بخاری اور مسلم نی **ف** اس سی معلوم ہوا کہ حضرت نہایت شجاع تہی اور صبر کرتی تہی کفار کی ایذا پر اور حلم کرتی تہی
انکی جاہلون سی اور ذکر کیا ہی واقدی نی کہ جب اوس مشرک نی یہ ارادہ کیا تو اوسکی پیٹہہ مین درد ہونی لگا پس چہوٹی تلوار اوسکی ہاتہہ سی
گر پڑی زمین پر اور وہ مسلمان ہوا اور ہدایت پائی بسبب اوسکی بہت خلق تی اور ابو عوانہ نی روایت کیا ہی کہ وہ مسلمان نہین ہوا لیکن
عہد کیا کہ نہین لڑیگا نبی صلی اللہ علیہ وسلم سی اور حضرت نی نہ سزا دی اوسکو واسطی تالیف قلب کی ایکی اور سبب سی جب اذان کہی گئی
کہ کہی گئی واسطی نماز ظہر کی یا عصر کی اور کہا مظہر نی یہ روایت مخالف ہی پہلی روایت کی باوجودیکہ جگہ ایک ہی ہی اور یہ سبب اختلاف راویونکی
تہا پس عمل کی جاوینگی اسپر کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نی نماز پڑہی اوس جگہ مین دو بار ایکبار تو جیسی کہ روایت کی سہل نی اور دوسری بار

جیسی کہ روایت کی جابر نے پس عمل کیا ادس نے اول نماز صبح پر اور پیچھے ظہر پر پیچھے عصر پر یہ عمل کی جابر نے کی تعدد غزوات پر اور حضرت نے جو چار رکعتیں پڑھیں اور قوم نے دو دو اسکی کئی وجہین علمار نے بیان کی ہین اون مین سی صحیح اور ثواب یہ ہی کہ یہ پہلی اوترنی آیت قصر کی تھا یا بیچ موضع اقامت کی تھا اور یہی مذہب امام اعظم رحمہ اللہ کا ہی اور مراد اس قول سی کہ واسطی لوگون کی دو دو رکعتین یہ ہی کہ امام کی ساتھ دو دو رکعتین ہوئین اور دو دو تنہا ٭ ع ٭ **وعنہ** قَالَ صَلَّى بِنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلٰوةَ الْخَوْفِ فَصَفَفْنَا خَلْفَهٗ صَفَّيْنِ وَالْعَدُوُّ بَيْنَنَا وَبَيْنَ الْقِبْلَةِ فَكَبَّرَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَكَبَّرْنَا جَمِيْعًا ثُمَّ رَكَعَ وَرَكَعْنَا جَمِيْعًا ثُمَّ رَفَعَ رَاْسَهٗ مِنَ الرُّكُوْعِ وَرَفَعْنَا جَمِيْعًا ثُمَّ انْحَدَرَ بِالسُّجُوْدِ وَالصَّفُّ الَّذِيْ يَلِيْهِ وَقَامَ الصَّفُّ الْمُؤَخَّرُ فِيْ نَحْرِ الْعَدُوِّ فَلَمَّا قَضَى النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ السُّجُوْدَ وَقَامَ الصَّفُّ الَّذِيْ يَلِيْهِ انْحَدَرَ الصَّفُّ الْمُؤَخَّرُ بِالسُّجُوْدِ ثُمَّ قَامُوْا ثُمَّ تَقَدَّمَ الصَّفُّ الْمُؤَخَّرُ وَتَاَخَّرَ الْمُقَدَّمُ ثُمَّ رَكَعَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَرَكَعْنَا جَمِيْعًا ثُمَّ رَفَعَ رَاْسَهٗ مِنَ الرُّكُوْعِ وَرَفَعْنَا جَمِيْعًا ثُمَّ انْحَدَرَ بِالسُّجُوْدِ وَالصَّفُّ الَّذِيْ يَلِيْهِ الَّذِيْ كَانَ مُؤَخَّرًا فِي الرَّكْعَةِ الْاُوْلٰى وَقَامَ الصَّفُّ الْمُؤَخَّرُ فِيْ نَحْرِ الْعَدُوِّ فَلَمَّا قَضَى النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ السُّجُوْدَ وَالصَّفُّ الَّذِيْ يَلِيْهِ انْحَدَرَ الصَّفُّ الْمُؤَخَّرُ بِالسُّجُوْدِ فَسَجَدُوْا ثُمَّ سَلَّمَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَسَلَّمْنَا جَمِيْعًا رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ادنہین سی کہ کہا نماز پڑہائی ہمکو رسول خدا نے نماز خوف کی پس کین ہم نے پیچھے حضرت کی دو صفین اور دشمن تہی درمیان ہماری اور درمیان قبلہ کی پس تکبیر کہی نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اور تکبیر کہی ہم نے اکٹھی یعنی دونون صفون نے پہر رکوع کیا حضرت نے اور رکوع کیا ہم نے اکٹھی یعنی بعد قرأت کی پہر اوٹھایا سر اپنا رکوع سے اور اوٹہایا ہم نے اکٹھی پہر جہکی حضرت واسطی سجدی کی ساتھ اوس صف کی کہ پاس تہی حضرت کی اور کہڑی رہی یعنی قومہ مین صف پچہلی مقابل دشمن کی پس جبکہ کر چکی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سجدہ اور کہڑی ہوئی یعنی حضرت کی ساتھ وہ صف کہ پاس تہی حضرت کی جہکی صف اخیر کی واسطی سجدی کی پہر کہڑی ہوئی لوگ صف اخیر کی یعنی سجدی سی پہر آگی بڑہی صف اخیر کی یعنی اور کہڑی ہوئی جگہ صف اول کی اور پیچھے ہٹی صف پہلی پہر رکوع کیا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے یعنی قیام کیا اور پڑہی فاتحہ اور سورت پہر رکوع کیا اور رکوع کیا ہم نے اکٹھی پہر اوٹھایا سر اپنا رکوع سی اور اوٹھایا ہم نے اکٹھی پہر جہکی واسطی سجدی کی اور جہکی وہ صف کہ نزدیک ہوگئی تہی وہ کہ تہی پیچھے رکعت پہلی مین اور کہڑی رہی صف پچہلی یعنی جو کہ آگی تہی پہلی رکعت مین مقابل دشمن کی پس جبکہ کر چکی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سجدہ ساتھ اوس صف کی کہ نزدیک تہی حضرت کی جہکی صف پچہلی واسطی سجدہ کی پہر سجدہ کیا پہر سلام پہیرا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اور سلام پہیرا ہم نے اکٹھی یعنی بعد پڑہنی التحیات کی روایت کی یہ مسلم نے **ف** یہ اور طور ہی صلوٰۃ الخوف کا جیسا موقع وقت کا حضرت دیکھتی اوسطرح پڑہتی یہان دشمن سامنی تہا جانب قبلہ کی سب ایک جگہ مقابل کہڑی احتیاج نہ تہی جماعت کی اور طرف نہ پہری اور رکوع تک سب متفق رہی اور وقت سجدہ کی ایک جماعت کہڑی رہی اور دوسری سجدہ مین گئی جیسی کہ مذکور ہوا اور یہ نماز عسفان مین پڑہی حضرت نے ٭ ع ٭

الفصل الثانی فصل دوسری

عن جَابِرٍ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُصَلِّيْ بِالنَّاسِ صَلٰوةَ الظُّهْرِ فِي الْخَوْفِ بِبَطْنِ نَخْلٍ فَصَلّٰى بِطَائِفَةٍ رَكْعَتَيْنِ ثُمَّ سَلَّمَ ثُمَّ جَاءَ طَائِفَةٌ اُخْرٰى فَصَلّٰى بِهِمْ رَكْعَتَيْنِ ثُمَّ سَلَّمَ رَوَاهُ فِيْ شَرْحِ السُّنَّةِ روایت ہی جابر سی یہ کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے پڑہی ساتھ لوگون کی نماز ظہر کی وقت خوف مین بیچ مکان بطن نخل کی پس نماز پڑہائی ایک جماعت کو دو رکعتین پہر سلام پہیرا پہر آئی جماعت دوسری پس نماز پڑہائی اونکو دو رکعتین پہر سلام پہیرا روایت کی یہ یعنی صاحب مصابیح نے شرح السنۃ مین **ف** بطن نخل نام ایک جگہ کا ہی درمیان مکہ

اور طائف کی اور یہ حدیث بموجب مذہب شافعی رحمہ کی تو محمول ہی اسپر کہ حضرت نی قصر کیا نماز کو یعنی چار رکعت کی دو رکعتین پڑہین اور
بعد اوسکی دو رکعت نفل پڑہین کہ اوکی بیان نفل پڑہنی والی کی پیچھی پڑہنا فرض کا درست ہی اور بموجب تو مذہب ہمارا یہ کی نہایت مشکل ہی اور اگر
کہ اگر عمل کیجاوی سفر پر تو لازم آتا ہی اقتدا فرض پڑہنی والی کا ساتھ نفل پڑہنی والی کی اور یہ درست نہین ہی ہمارے بیان پس نہین عمل کر سکتی اسپر مگر بعض نے کہا
اور اگر عمل کیجاوی حضر یعنی اقامت پر تو منافی ہی اوسکی سلام پہیرنیکی پر دو گانہ پر الا یہ کہ نہین منع مگر یہ کہ کہین کہ یہ خصوصیات حضرت کی سی ہی
اور اپنی قوم نے بس تمام کین دو رکعتین اخیر کی بعد سلام حضرت کی ور اختیار کیا ہی طحاوی نے یہ کہ تہا یہ امر ایسی وقت مین کہ نماز فرض دو بار پڑہی
جاتی تہی واللہ تعالی اعلم + ع + **الفصل الثالث** فصل تیسری **عن** اَبِیْ هُرَیْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ
وَسَلَّمَ نَزَلَ بَیْنَ ضَجْنَانَ وَعُسْفَانَ فَقَالَ الْمُشْرِکُوْنَ لِهٰؤُلَاءِ صَلٰوةٌ هِیَ اَحَبُّ اِلَیْهِمْ مِنْ اٰبَائِهِمْ
وَاَبْنَائِهِمْ وَهِیَ الْعَصْرُ فَاَجْمِعُوْا اَمْرَکُمْ فَتَمِیْلُوْا عَلَیْهِمْ مَیْلَةً وَّاحِدَةً وَاَنَّ جِبْرَئِیْلَ اَتَی النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ
عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَاَمَرَهٗ اَنْ یَّقْسِمَ اَصْحَابَهٗ شَطْرَیْنِ فَیُصَلِّیْ بِهِمْ وَتَقُوْمُ طَائِفَةٌ اُخْرٰی وَرَاءَهُمْ وَلْیَاْخُذُوْا حِذْرَهُمْ
وَاَسْلِحَتَهُمْ فَتَکُوْنُ لَهُمْ رَکْعَةٌ وَّلِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ رَکْعَتَانِ رَوَاهُ التِّرْمِذِیُّ وَالنَّسَائِیُّ
روایت ہی ابی ہریرہ سی یہ کہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم اوترے درمیان ضجنان اور عسفان کی پس کہا مشرکون نے یعنی دشمنون کو واسطی مسلمانونکی
ایک نماز ہی کہ وہ بہت پیاری ہی طرف اونکی باپون اونکی سی اور بیٹیون اونکی سی اور وہ نماز عصر ہی پس قصد کرو امر اپنی کا یعنی قتال کا پہر دوڑ پڑو
حملہ کرو ایک مرتبہ اور تحقیق جبرئیل آئی نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی پاس پس حکم کیا حضرت کو یہ کہ تقسیم کرین اپنی یارونکو دو جماعتین پس نماز پڑہاوین ایک
جماعت کو اور کہڑی رہی جماعت دوسری پیچھی اونکی اور چاہیے کہ لیوین یعنی سب ملکی بچاو اپنا یعنی سپر وغیرہ اور ہتیار اپنی پس ہووے واسطی اونکی یعنی
ہر جماعت کی ایک ایک رکعت اور واسطی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی دو رکعتین روایت کی یہ ترمذی اور نسائی نی ف ضجنان ایک پہاڑ ہی
درمیان مین مکہ اور مدینہ کی اور عسفان نام ایک جگہ کا ہی دو منزل مکہ سی **باب صلوٰۃ العیدین** باب ہی بیچ بیان نماز
دونون عیدون کی **ف** یعنی عید فطر اور عید قربان کی اور عید مشتق ہی عود سی بمعنی پہرنیکی اسکا نام عید اسلیے ہوا کہ آتی ہی ہر برس مین اور
بعضون نے کہا عید اسلیے ہوا کہ اللہ تعالی سو دکرتا ہی یعنی متوجہ ہوتا ہی بندون پر ساتہ مغفرۃ اور رحمۃ کی چنانچہ اسی لیے کہا گیا ہی لیس العید لمن

لبس الجدید انما العید لمن امن من الوعید لیس العید لمن تجمر بالعود انما العید للتائب الذی لا یعود لیس العید لمن تزین بزینۃ الدنیا انما العید لمن
تزود بزاد التقوی لیس العید لمن رکب المطایا انما العید لمن ترک الخطایا لیس العید لمن بسط البساط انما العید لمن جاز الصراط یعنی نہین عید
اوسکی لیے کہ پہنی نئی کپڑی عید اوسکی لیے ہی کہ امن مین ہو وعید سی یعنی بری کامون سی باز رہی تا لائق رحمت اور مغفرۃ اللہ تعالی کی ہو
اور امن مین ہو عذاب اوسکی سی اور نہین ہی عید اوسکی لیے کہ خوشبو کری ساتہ عود کی عید ہی اوسی توبہ کرنیوالی کی لیے کہ پہر گناہ نکری نہین عید
اوسکی لیے کہ زینت کری ساتہ زینت دنیا کی عید اوسکی لیے ہی کہ توشہ راہ آخرت کا تقوی کو کری نہین عید اوسکی لیے کہ سوار ہو سواریون پر
عید اوسکی لیے ہی کہ چھوڑی گناہ نہین عید اوسکی لیے کہ بچہاوی فرش عید اوسکی لیے ہی کہ گذر جاوی پل صراط سی اور نماز عید کی نزدیک
شافعی اور تمام علمار کی سنت مؤکدہ ہی اور امام ابو حنیفہ کی نزدیک واجب ہی + ع + **الفصل الاول** فصل پہلی **عن**
اَبِیْ سَعِیْدِ الْخُدْرِیِّ قَالَ کَانَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَخْرُجُ یَوْمَ الْفِطْرِ وَالْاَضْحٰی اِلَی الْمُصَلّٰی فَاَوَّلُ شَیْءٍ یَّبْدَاُ بِهِ
الصَّلٰوةُ ثُمَّ یَنْصَرِفُ فَیَقُوْمُ مُقَابِلَ النَّاسِ وَالنَّاسُ جُلُوْسٌ عَلٰی صُفُوْفِهِمْ فَیَعِظُهُمْ وَیُوْصِیْهِمْ وَیَاْمُرُهُمْ وَاِنْ

كَانَ يُرِيْدُ اَنْ يَقْطَعَ بَعْثًا قَطَعَهٗ اَوْ يَامُرُ بِشَيْءٍ اَمَرَ بِهٖ ثُمَّ يَنْصَرِفُ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ

اور روایت ہی ابی سعید خدری سی کہ کہا تہی نبی صلی اللہ علیہ وسلم نکلتی دن عید فطر کی اور عید قربان کی طرف عیدگاہ کی پس اول چیز کہ شروع کرتی ساتہ اسکی نماز تہی یعنی بعد اسکی پہونچنی کی نماز پہلی پڑہتی تہی خطبہ کی پہر پہرتی نماز سی پس کہڑی ہوتی سامنی لوگون کی اور لوگ بیٹہی ہوتی صفون اپنی پر پس نصیحت کرتی اونکو اور وصیت کرتی اونکو اور حکم فرماتی اونکو اور اگر چاہتی یہ کہ بہیجین لشکر یعنی جہاد کی لیی حکم فرماتی بہیجنی کا یا چاہتی کہ حکم فرماوین ساتہ ایک چیز کی یعنی لوگون کی امورمین سی اور اونکی مصلحتون مین سی حکم فرماتی ساتہ اوسکی پہر پہرتی یعنی طرف گہر اپنی کے نقل کی یہ بخاری اور مسلم نی **ف** عیدگاہ مدینہ کی باہر شہر کی ہی کہتی ہین کہ مسافت حجرۂ شریف سی وہانتک ہزار قدم کی ہی نہایت وہ جگہ متبرک ہی اور اب گرد اوسکی چار دیواری بنادی ہی شرح السنہ مین لکہا ہی کہ نکلی امام نماز کی لیی یعنی عیدگاہ مین مگر یہ سبب عذر کی نماز پڑہی مسجد شہر کی مین اور کہا ابن ہمام نی سنت ہی یہ کہ نکلی امام طرف عیدگاہ کی اور خلیفہ کر جاوی کسی کو کہ نماز پڑہا دی ضعیفونکو شہر مین اور کہا ابن حجر نی کہ کلام سوای مسجد مکہ اور بیت المقدس کی ہی اسلیی کہ ان دونون جگہون مین سب نمازین پڑہنی افضل ہین واسطی اتباع صحابہ اور تابعین کی اور سبب بزرگی ان مسجدون کی اور کہڑی ہوتی یعنی زمین پر اسلیی کہ حضرت کی زمانہ شریف مین منبر نہ تہا عیدگاہ مین بعد اوسکی جب بہت ہوئی مسلمان اختیار کیا گیا منبر اسلیی کہ آواز دور پہونچتی ہی اور نصیحت کرتی اونکو یعنی زہد کرنی کی دنیا مین اور رغبت کرنی کی آخرت مین اور وعدہ کرنی ثواب کا اور ڈراتی عذاب سی تا کہ لوگ اس دن مین بہت خوشی کر کی غافل نہو وین طاعت سی اور نہ پڑین گناہ مین جیسا حال اسوقت کی لوگون کا ہی اور وصیت کرتی اونکو یعنی ساتہ تقوی کی اور ادنی درجہ تقوی کا یہ ہی کہ بچی شرک سی اور اوسطیہ ہی کہ فرمان برداری کری حکمون کی اور بچی ممنوع باتون سی اور اعلی اوسکا یہ ہی کہ حضور ہو ساتہ اللہ کی اور بی غرض ہو ماسوائی اللہ سی اور حکم کرتی یعنی احکام فطرہ کی بیان کرتی عید فطر مین اور احکام قربانی کی بیان کرتی عید قربان مین اور یہ تمام کرنا حضرت کا اوس قبیلہ کا تہا کہ جو منع ہی کہ یہ واجبات اسلام سی تہا ع ح ♦ **وعن** جابر بن سمرة قال صليت مع رسول الله صلى الله عليه وسلم العيدين غير مرة ولا مرتين بغير اذان ولا اقامة رواه مسلم اور روایت ہی جابر بن سمرہ سی کہ کہا نماز پڑہی مین نی ساتہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی دونون عیدون کی نہ ایکبار نہ دوبار یعنی بہت بار بغیر اذان و تکبیر کی روایت کی یہ مسلم نی **ف** شرح السنہ مین لکہا ہی کہ اسپر عمل تہا اکثر اہل علم کا اصحاب نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی سی کہ نہ اذان ہی اور نہ تکبیر ہی عید کی نمازون مین اور نہ اور نوافل مین اور اذان ہی مین آیا ہی بلکہ مکروہ ہی ♦ ع ح ♦ **وعن** ابن عمر قال كان رسول الله صلى الله عليه وسلم وابو بكر وعمر يصلون العيدين قبل الخطبة متفق عليه

اور روایت ہی ابن عمر سی کہ کہا تہی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم اور ابو بکر رض اور عمر رض نماز پڑہتی دونون عیدون کی پہلی خطبہ کی نقل کی یہ بخاری اور مسلم نی **ف** کہا ابن منذر نی کہ اجماع ہی فقہا کا اسپر کہ خطبہ عید کا بعد نماز کی ہی پہلی پڑہنا خطبہ کا جائز نہین اور اگر خطبہ پہلی پڑہا ہی کسینی تو نماز جائز ہی سب علما کی نزدیک اور مروان بن حکم نی خطبہ پہلی پڑہا جبکہ حاکم ہوا مدینہ کا معاویہ کی طرف سی پس بہت برا جانا صحابہ نی ♦ ع ♦ **وسئل** ابن عباس اشهدت مع رسول الله صلى الله عليه وسلم العيد قال نعم خرج رسول الله صلى الله عليه وسلم فصلى ثم خطب ولم يذكر اذانا ولا اقامة ثم اتى النساء فوعظهن وذكرهن وامرهن بالصدقة فرايتهن يهوين الى اذانهن وحلوقهن يدفعن الى بلال ثم ارتفع هو وبلال الى بيته متفق عليه

اور پوچہی گئی ابن عباس کیا حاضر ہوئی تہی تم ساتہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی نماز عیدین مین کہا کہ ہان نکلی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم

نماز پڑہی عید کی پہر خطبہ فرمایا اونہین ذکر کیا ابن عباس نے یعنی بیچ بیان کرنے کیفیت آنحضرت کی اذان ہو اور نہ تکبیر کا پہر آئے حضرت عورتون کی
پاس یعنی بعد خطبہ کی اور ساتہ حضرت کی بلال تہی پس نصیحت کی انکو اور یاد دلائی احکام دین کی اور ثواب عذاب آخرت کی اور حکم کیا اونکو
ساتہ صدقہ کی یعنی صدقۃ الفطر یا زکوۃ یا یون ہین مشددینی کی بہی فرمایا پس دیکہا مین نے عورتون کو کہ دراز کیں ہاتہہ طرف اپنی کانون کی اور اپنی
گلون کی یعنی تاکہ زیور اوتارین دیتی تہین زیور کانون کا اور گلون کا بلال کو یعنی اونکا کپڑی مین ڈالتی جاتی تہین تاکہ دیوینا فقیرونکو
پہر چلی حضرت اور بلال طرف گہر حضرت کی روایت کی یہ بخاری اور مسلم نے ف عورتین بہی حضرت کی حکم سی عیدگاہ مین حاضر ہوتی تہین
اونکو حضرت نے علیحدہ وعظ و نصیحت فرمائی کہ بسبب دور ہونیکی اچہی طرح نہ سنتی تہین + ع + وعن ابن عباس ان النبی
صلی اللہ علیہ وسلم صلی یوم الفطر رکعتین لم یصل قبلہما ولا بعدہما متفق علیہ اور روایت ہی ابن عباس سی یہ کہ نبی صلی اللہ
علیہ وسلم نے پڑہین دن فطر کی دو رکعتین نہ پڑہی نماز پہلی اونکی اور نہ پیچہی اونکی روایت کی یہ بخاری اور مسلم نے ف کہا ابن ہمام نے کہ نفی
محمول ہی عیدگاہ پر بدلیل حدیث ابی سعید خدری کی کہ تہی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نہین نماز پڑہتی پہلی عید کی کچہ پس جب پہرتی گہر
مکان اپنی کی پڑہتی دو رکعتین انتہی اور درمختار مین لکہا ہی کہ نفل پڑہنی پہلی نماز عید کی مطلق مکروہ ہین یعنی گہر مین بہی پڑہنی مکروہ ہین اور
عیدگاہ مین بہی اور بعد نماز کی عیدگاہ مین پڑہنی مکروہ ہین اور گہر مین جائز ہین انتہی + ع ح + وعن ام عطیۃ قالت امرنا
ان نخرج الحیض یوم العیدین وذوات الخدور فیشہدن جماعۃ المسلمین ودعوتہم وتعتزل الحیض عن مصلاہن
قالت امرأۃ یا رسول اللہ احدانا لیس لہا جلباب قال لتلبسہا صاحبتہا من جلبابہا متفق علیہ
اور روایت ہی ام عطیہ سی کہ کہا حکم کی گئین ہم یہ کہ نکالین ہم حائض عورتون کو یعنی بالغون کو حیض والیون کو دن دونون عیدون کی اور
پردہ والیون کو یعنی سب عورتین نکلین پس حاضر ہون جماعت مسلمین کی بیچ اور دعا اونکی مین اور الگ رہین حیض والیان مصلی اپنی سی
کہا ایک عورت نے یا رسول اللہ کسی کی پاس ہم مین سی نہین چادر فرمایا چاہیے کہ اوڑہا دوی اوسکو ساتہ والی اوسکی چادر اپنی روایت کی
یہ بخاری اور مسلم نے ف کہا خطابی نے کہ حکم فرمایا سب عورتون کو حاضر ہونی کا عیدگاہ مین تاکہ نماز پڑہین وہ کہ جنکو عذر نہین اور پہونچیا
برکت دعا کی عذر والیون کو اور اسمین رغبت دلائی لوگون کو بیچ حاضر ہونی کی نمازون مین اور مجلسون ذکر کی مین اور نزدیک ہونی صلحا
کی تاکہ پہونچی اونکو برکت اونکی اور حاضر ہونا عورتون کا عیدگاہ مین نہین مستحب ہماری زمانہ مین واسطی ظاہر ہونی فساد کی اور توجیہ کی ہی
طحاوی نے یہ کہ تہا یہ ابتدائی اسلام مین اوس زمانہ مین کہ مسلمان کم تہی چاہا حضرت نے کہ بہت معلوم ہون مسلمان بسبب اونکی تاکہ ڈرین
منکرین انتہی اب حاجت عورتون کی نکلنی کی نہ رہی اسلیے کہ مرد مسلمان بہت ہین اور اوڑہا دوی چادر اپنی یعنی جو عورت کئی چادرین رکہتی ہو وہ
عاریت دیوی ایک چادر اوس عورت کو کہ اوسکی پاس چادر نہو یا مراد یہ ہی کہ کونہ اپنی چادر کا اوسکو اوڑہا دوی اور دو عورتین ایک جگہ بیٹہین
وعن عائشۃ قالت ان ابابکر دخل علیہا وعندہا جاریتان فی ایام منی تدففان وتضربان وفی روایۃ تغنیان
بما تقاولت الانصار یوم بعاث والنبی صلی اللہ علیہ وسلم متغش بثوبہ فانتہرہما ابو بکر فکشف النبی
صلی اللہ علیہ وسلم عن وجہہ فقال دعہما یا ابابکر فانہا ایام عید وفی روایۃ یا ابابکر
ان لکل قوم عیدا وہذا عیدنا متفق علیہ اور روایت ہی عائشہ رضی سی کہ کہا تحقیق حضرت ابوبکر صدیق آئی اونکی پاس
اور تہی دیکہا اونکی دو چہوکریان تہین یعنی انصار کی لڑکیون مین سی بیچ دنون منا کی یعنی جن دنون مین حاجی منا مین رہتی ہین کہ وہ روز عید النحر کا

اور ایام تشریق کی تہی گاتی تہین دونو اور بجاتی تہین دف اور ایک روایت مین ہی یعنی بدلی پہلی الفاظ کی یا زیادہ اونپر کہ گاتی تہین وہ اشعار کہی تہی انصار نی
دن بعاث کی اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم ڈہانکی ہوئی تہی کپڑا اپنا پس ڈانٹا اونکو حضرت ابوبکر رضی نی پس کہولا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نی منہ اپنا اور
فرمایا چہوڑ دی انکو ای ابوبکر اسلیئی کہ تحقیق یہ دن عید کی ہین یعنی خوشی کی اور ایک روایت مین ہی کہ فرمایا حضرت نی ای ابوبکر تحقیق واسطی ہر قوم
کی عید ہی اور یہ عید ہی ہماری روایت کی یہ بخاری اور مسلم نی **ف** لفظ تضربان گویا تاکید تغنیان کی ہی اور بعضون نی معنی اسکی یہ کہی ہین کہ
اوچہلتی کودتی تہین اور بجاتی تہین دف اسکی بجانی مین دو قول ہین بعضی مباح کہتی ہین مطلق یعنی ہر وقت اور بعضی حرام کہتی ہین مطلق اور صحیح یہ ہی
کہ نکاح مین اور ولیمہ مین اور بیچ اون شادیون کی کہ انکی حکم مین ہین اور عیدین مین مباح ہی اور پہر فرق کیا ہی علمانی اوس دف مین کہ جہانجہ
ہو اور اوس مین کہ جہانجہ دار ہو یعنی جہانجہ دار کو مکروہ کہا ہی اور بغیر جہانجہ دار کو مباح لیکن بغیر جہانجدار مین بہی اختلاف کیا ہی اور گاتی تہین الخ
یعنی گاتی تہین اشعار لڑائی اور شجاعت انصار کی کہ اونہون نی کہی تہی جبکہ بعاث کی لڑائی پر فخر کیتی تہی جیسی کہ عادت شجاعون کی ہی کہ وقت
لڑائی کی کرتی اپنی شجاعت اور فخر کی کہتی ہین اور بعاث نام ایک جگہ کا ہی دو کوس مدینہ سی پس وہ لڑکیان وہ اشعار پڑہتی تہین کہ انمین
تمام وصف لڑائی کی اور شجاعت کی تہی کہ اوسکی ذکر کرنی مین مدد تہی امر دین کی اور رغبت دلاتی تہی مومنون کو جہاد کفار پر ذکر فواحش اور بری
باتون کا اونمین نہ تہا کہ حرام ہی ذکر کرنا اونکا کیا مقدور تہا کہ روبروی حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی بری گیت گاتین اور ایک روایت صحیح بخاری
کی مین عوض لفظ تغنیان کی آیا ہی ولیستا بمغنیتین یعنی گاتی تہین اور گانا کسب اونکا نہ تہا کہ کچہ خوب گاتی ہون اور مشہور و معروف ہون اور نہ
اور شوق دلاوین فاحشہ اور خواہش نفسانی پر کہ وہ باعث فتنہ اور فساد کی ہو بلکہ گاتی تہین جیسی کہ لڑکیان گہر مین کچہ گایا کرتی ہین اور
ڈانٹا اونکو اور صحیح بخاری مین آیا ہی کہ کہا ابوبکر رضی نی آیا مزمار شیطان بجاتی ہو نزدیک پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کی اور مزمار کہتی ہین اسکو کہ بجاتی ہین اوسکو
گانیوالی مانند نی اور دف اور رباب اور مانند انکی کی اور مزمار شیطان اسکو اسلیئی کہا کہ وہ مشغول کرتا ہی دلکو لہو و لعب مین اور باز رکہتا ہی یاد خدا
سی اور واسطی ہر قوم کی ہی یعنی اگلی امتون کی اور قومون باطلہ کی عید ہی مانند نوروز کی واسطی مجوس وغیرہم کی اور کہا ہی علمائی ہماری نی
کہ مشابہت کرنی ساتہ اونکی اون دن مین کفر ہی اور مشابہت یہ ہی کہ اس دن مین ناچ کری اور انڈی لڑاوی اور مہندی لگاوی اور سوا اوسکی کری
بطور تعظیم اوس دن کی اور جاننا چاہیی کہ ساتہ اس حدیث کی سند پکڑی ہی اہل سماع نی ساتہ مباح ہونی راگ کی اور سننی اوسکی کی ساتہ سازکی اور جو کچہ حق یہ ہی
سی ساتہ نظر انصاف کی بی آمیزش تعصب کی سمجہا جاتا ہی یہ کہ ابوبکر صدیق نی انکار کیا گانی اور دف بجانی کا اور منع کیا اور ڈرانا اوس سی اسلیئی
کہ مقرر تہا اونکی نزدیک منع ہونا لہو اور غنا کا مطلق اور گمان کیا اونہون نی کہ منع نکرنا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا اوس سی اسلیئی ہی کہ نجانا
حضرت نی اوسکو بسبب سونیکی یا غفلت کی اور نجانا ابوبکر رضی نی کہ روا رکہا حضرت نی اوس دن تہوڑا سا گانا حاصل یہ کہ ابوبکر رضی کو اس فرق تفصیل کا
علم نہ تہا اسلیئی منع کیا پس دلالت کرتی ہی حدیث اوپر مباح ہونی تہوڑی سی گانی کی بیچ روز عید کی اور سوا اوسکی کی اون جگہون مین کہ مباح ہی اونمین
خوشی کرنی اور اسمین شک نہین کہ یہ بیچ جگہ مخصوص کی اور وجہ مخصوص کی ہی اس سی اباحت علی الاطلاق نہین لازم آتی اور کہا اشرف نی کہ اسمین
دلیل ہی اسپر کہ سماع اور بجانا دف کا منع نہین لیکن بعض اوقات مین اور ہمیشگی کرنی اسپر یا کثرت اسپر مکروہ ہی کہونی والی ہی عدالت کو اور شان والی کی
مروت کو اور کہا ابن ملک نی کہ اس حدیث مین دلیل ہی اسپر کہ بجانا دف کا جائز ہی جبکہ نہو اوسمین جہانجہ اور بعض اوقات ہو اور پڑہنا ایسی شعرون کا
کہ اونمین کسیکی ہجو نہو اور نہ گالیان ہون جائز ہی اور فتاوی قاضی خان مین لکہا ہی کہ سننا آواز ملاہی کا یعنی باجون کا گناہ ہی واسطی قول علیہ السلام
کی کہ سننا ملاہی کا گناہ ہی اور بیٹہنا اوسپر فسق ہی اور لذت اوٹہانی ساتہ اوسکی قبیلہ کفر سی ہی اور داخل ہی ملاہی مین بجانا ڈہولون کا اور

مارنا الکی سی کا نہ سیز فی وغیرہ پر وقت تعلیم گانیون کی اور اگر سنی تا گمان پس نہین گناہ او سپر اور وجہ یہ ہی او سپر یہ کہ خوب کوشش کری بیان کی
نہ سنی ہلیی کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نی رکہیں او نگلیان کانون اپنی مین یعنی وقت سنی کی اور پڑہنا اشعار عرب کا کہ جنمین ذکر فسق اور شراب
اور امردکی کا ہو مکروہ ہی ہ ع ح ق حضرت شیخ الاسلام کہ بڑی محدث ہین اونہون نی ترجمہ بخاری کی مین بیچ شرح اسی حدیث کی یہ مسئلہ خوب
مفصل لکہا ہی تہوڑا اسا مضمون اوسکا یہان لکہا جاتا ہی تا حق ظاہر ہو وہ یہ ہی کہ اس حدیث سی ظاہر ہوتا ہی کہ گانا اور دف بجانا منع ہی سوای
عید اور مانند اوسکی کی یعنی نکاح وغیرہ مین ہلیی کہ ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ افضل اصحاب کی ہین اور خوب جانتی تہی احکام دین کی اونہون نی گانیکو مزمار
شیطان کہا اور حضرت نی اونکو منع نفرمایا کہ اسطرح نکہیو یہ مزمار شیطان اور حرام نہین ہی بلکہ فرمایا کہ منع مت کر آج عید ہی یعنی حکم منع سی اسقدر لہو
سرور آجکا مستثنی اور جائز ہی اور لڑکیان اگر اشعار تعریف دلاوری اور شجاعت کی ساتہ آواز خوش کی گاوین مضائقہ نہین اور حضرت آپ ساتہ تکیہ
اوسکی کی متعید نہوی اور ابوبکر رضہ کو غیرت نہ دلائی بلکہ تغافل کیا اور ساتہ جائز ہونی اس دن کی اشارۃ فرمائی پس تمسک نہین ہی آمین اوپر اباحت
سماع اور غنا کی مطلق جیسی کہ بعضی تکلف کرتی ہین اور اس مسئلہ مین درمیان علما اور فقہا اگلی اور پچہلی کی صحابہ اور تابعین وغیرہم سی اختلاف ہی
مشہور صحابہ مین حرمت اور کراہت اوسکی تہی حتی کہ کہا ہی اونہون نی کہ مراد بیچ آیہ ومن الناس من یشتری لہو الحدیث کی غنا ہی اور تہی ابن
عباس اور ابن مسعود کہ قسم کہاتی تہی اسپر اور اسطرح بیچ آیہ واستفزز من استطعت منہم بصوتک کی کہ مراد آواز شیطان سی غنا ہی نزدیک ابن عباس
اور مجاہد کی اور ابن عمر رضہ سی آیا ہی کہ منع کرتی تہی گانی سی اور سنی اوسکی سی اور حضرت امیر المومنین علی رضہ سی منقول ہی کہ جو کوئی مرجاوی اور
اوسکی لیی گاین ہوں پس مت نماز پڑہو اوسپر اور ابی امامہ سی آیا ہی کہ کہا فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی مت بیچو گانیون کو اور مت خرید کرو اونکو اور
نہ تعلیم دو اونکو اور بیچ شان اونکی کی نازل ہوئی ومن الناس من یشتری لہو الحدیث اوسی سبب سی بعضون نی کہا ہی کہ بعضی حدیثین کہ اوپر مباح
ہونی غنا کی دلالت کرتی ہین پہلی حرام ہونی اوسکی سی تہین بعد ازان نسخ کی گئین ساتہ اس آیہ کی اور ابن مسعود سی آیا ہی کہ کہا غنا اوگاتا ہی
نفاق کو جیسی کہ اوگاتا ہی پانی سبزہ کو اور جابر سی یہ لفظ آیا ہی جیسی کہ اوگاتا ہی پانی کہیتی کو اور انس سی یہ لفظ آئی ہین کہ غنا اور لہو اوگاتی ہین
نفاق کو دل مین جیسی کہ اوگاتا ہی پانی گہاس کو اور ابوہریرہ رضہ سی آیا ہی کہ محبت غنا کی اوگاتی ہی نفاق دل مین جیسی کہ اوگاتا ہی پانی گہاس کو
مراد نفاق عملی ہی کہ پوشیدہ رکہتا ہی خواہش گناہ کو برخلاف حال ظاہر کی اور کہا فضیل بن عیاض نی غنا منتر زنا کا ہی اور بہت حدیثین اس
جانب مین آئی ہین اور فقہائی کہ اہل فتوی اور روایت اور پیشوا دین کی ہین بیچ حکم حرمت اور کراہت اوسکی کی بہت تشدید اور تغلیظ کی ہی اور قول
صحیح مراد مشہور تر چار دن اماموں سی یہ ہی کہ یہ مکروہ ہی اور اطلاق حرام کا بہی آیا ہی اور نقل کیا ہی قاضی ابوالطیب نی حرام ہونا اسکا شعبی اور سفیان
ثوری اور حماد اور نخعی اور مالکی سی اور یہی منقول ہی اہل مدینہ اور کوفہ اور عراق سی اور بغوی نی معالم مین کہا ہی غنا حرام ہی سب دینون مین
اور قرطبی نی کہا خلاف نہین بیچ حرام ہونی اوسکی کی اسلیی کہ یہ قبیلہ لہو لعب سی ہی کہ مذموم ہی وہ باتفاق لیکن جو کہ سالم ہو محرمات سی پس جائز ہی
تہوڑا سا شادیون مین اور عیدون مین اور مانند اونکی مین اور ایک جماعت علما کی طرف مباح ہونی اوسکی کی گئی ہین اور جانا جاتا ہی کہ محل اختلاف کا
وہ غنا ہی کہ گاتی ہین اوسکو مغنی کہ شناسا ہین ساتہ صنعت غنا کی اور اختیار کرتی ہین شعر نرم کرنیوالی دل کی اور گاتی ہین ساتہ سرون نرم کرنیوالی
دل کی کہ شدت شہوت پیدا کرتی ہین نفسون مین اور خوش کرتی ہین نفسون کو اور جو غنا کہ جاری ہوئی ہی عادت ساتہ استعمال اوسکی کی واسطی خوش کرنی
اونٹون کی اور راہ تہانی بوجہون کی اور قطع مسافت کی بیچ راہون حج کی اور بیچ وصف کعبہ اور زمزم اور مقام کی اور بیچ راہون جہاد کی اور بیچ
وصف جہاد کی مانند حدی اور تعصب اور کہانی کی اور مانند گانی عورتون کی واسطی تسکین لڑکون کی اور مانند اونکی کی مباح ہی اگر سالم ہو ذکر خوش نما

اور محرمات سے بلکہ مستحب ہے اگر موجب نشاط کا ہو اور پر اعمال کی کہتا ذکر کیا ابن حزم نے کتاب الاستیعاب میں اور کہا ہے داؤد ظاہری نے کہ قائل ہین اباحت غنا
کی کہ روایت کیا گیا ہے غنا اور سماع اکثر صحابہ اور تابعین اور تبع تابعین اور علماء مدینہ نے علاوہ اسکے کہ صاحب زہد اور تقوی کے ہین اور کہا ہے کہ اکثر
اکابر سے ہو الفاظ تعظیم کی دلیل ہوئی میں محمول ہیں اوپر غنا کہ جس میں فحش یا الفاظ شرعی چیز ہو یعنی شغل مزامیر وغیرہ کی یہ بات کہی اہل کہ تم میں حال جیسا کہ
درمیان قول اور فعل کی کہ ہم لوگ بہت سے سننا غنا کا اور خوش ہونا اوسکا منقول ہے اور تمام اور فعل مشائخ طریقت اگلی اور پچھلوں کی بھی مخالف
آئی ہین بیچ سماع کی اکثر بیچ متقدمین اس جماعت کی کہ اوستاد طریقت کی اور رہنمای حق کی ہین طریقہ اجتناب کا ہے اور بیچ شان مرین کی روش سماع
کی شریف ہوئی شیخ حماد دباس کہ مقتدای وقت اور شیخ طریقہ قادریہ کی ہین ایک روز جمعہ کی نماز کو جاتی تھی ناگاہ درمیان راہ کی آواز گانی کی اونکی
کان مین پہنچی ٹھہر گئی اور کہا آیا آج کون سی معصیت مجھی وجود مین آئی کہ اوسکی سزا مین ساتھ اس بلا کی مبتلا ہوا مین ہرچند اپنی نفس مین تامل کیا
کوئی بات گناہ کی نپائی جب گھر مین آئی تو تحقیق اس امر کی کی بعد از تحقیق معلوم ہوا کہ پیالہ تصویردار خرید کیا تھا فرمایا یہی امر تھا کہ بسبب شومی اوسکی کی
گرفتار ہوا مین اور کلام حضرت غوث الاعظم رضی اللہ عنہ کی سے بھی کراہت اسکی معلوم ہوتی ہے اور پوچھی گئی شبلی غنا سے کہا کہ آیا حق ہے وہ کہا لوگون نے
سمہنین لعب حق کی مگر ضلال اور کہا کہ کفایت کرتا ہے بیچ کراہت اوسکی کی یہ کہ ہے آدمیت شورش طبع اور اراد تماشا شہوت کا اور خواہش طرف عورتون
کی اور رعونت نفس کی اور خوشی اور سبکی عقل کی اور زیارت اور مشغول ہونا ساتھ ذکر خدا کی خوشتر اور سالم تر ہے اور کسی کو ایمان لایا ہے ساتھ خدا
اور دن آخرت کی اور شیخ ابوالحسن شاذلی سے کہ امام اور سر حلقہ سلسلہ شاذلیہ کی ہین آیا ہے کہ فرمایا ہے کہ سماع کرتی ہین اور کھانا ظالمون کا کھاتی ہین
اونمین شبہ یہودیہ کا ہے کہ قرآن مجید مین فرمایا ہے اللہ تعالی نے سَمّٰعُوْنَ لِلْكَذِبِ اَكّٰلُوْنَ لِلسُّحْتِ اور امام غزالی نے لکھا ہے کہ سماع کی تین قسم ہے
ایک حرام محض وہ جوانون کی لیے ہے کہ غالب ہوتی ہے اونپر شہوت اور دنیا کی انپر مین حرکت دیتا سماع اونکو مگر وہ چیز کہ غالب ہو دلون اونکی پر صفات بدسی اور
دوسری مکروہ وہ اوس شخص کی لیے ہے کہ کرے اوسکو عادت اکثر اوقات مین طریق لہو کی اور تیسری مباح وہ اوسکی لیے ہے کہ نہ حظ ہو واسطی اوسکی
مگر لذت اوٹھانا ساتھ آواز خوش کی اور چوتھی مندوب وہ اوسکی لیے ہے کہ غالب ہوا اوسپر حب اللہ تعالی کی اور نہ حرکت دے اوسکو سماع سوای
صفات نیک کی اور بزرگوار مشائخ چشتیہ رحمہم اللہ کی سماع سنتی تہی لیکن باحتیاط اور شرائط اور آداب اور اکثر اوقات خلوتون مین سنتی تھی کہ موجود
اغیار اور نامحرمون سے خالی ہوتا تہا اور حضرت شیخ المشائخ نظام الدین اولیا قدس سرہ بہی سنتی تہی لیکن انکی مجلس مین مزامیر اور تالی نہی اور
یارونکو اوس سے منع فرماتی تہی محصل کلام یہ کہ مشہور درمیان صوفیہ کی کہ قائل ساتھ سماع کی ہین یہ ہے کہ سماع اہل کی لیے مباح ہے اور بیان کیے ہین
شرائط او آداب اوسکی اور معین کیے ہین اہل اوسکی اور حقیقت حال کی جو کچہ کہ نقل اقوال سی سمجہی جاتی ہے یہ ہے کہ انکار فقہا اور اکابر اولیا کا بیچ
ساتھ غیر مشروع کی ہے کہ غنا کی ساتھ مزامیر اور ممنوع باتین ہون اور ساتھ قصد لہو اور خواہش نفسانی کی ہو والا نفس راگ کہ حقیقت اوسکی آواز
خوش ہے ممنوع نہین کہ وہ مباح الاصل ہے اور راگ مین جیسی مفاسد ہین مصالح بہی ہین اکثر دل کو نرم کرتا ہے اور ذوق اور شوق اور حلاوت
اور خشوع عبادت مین پیدا کرتا ہے حتی کہ بعضون کو کشود باطن خوب ہوا ہے لیکن بہتر یہ کہ اوس سے دور رہے طریقہ اتباع اکابر سلف سے اور شاید کہ
بسبب عادت کرنی اوسکی کی لذت اوسکی کو عبادت اور ریاضت پر ترجیح دین اور ساتھ فریب دینی نفس و شیطان کی اطاعت شرعی اونکی
نظر مین سبک ہو اور قصور اور فتور رہ پاوی نعوذ باللہ منہ پس سماع بذاتہ مباح ہے اور منع ہوتا ہے بسبب عوارض کی یعنی ذکر عورتون کا ہو
یا شراب کا یا عورت مشتہاۃ نامحرم گاتی ہو یا امرد گاتا ہو یا مزامیر ہو یا قصد لہو اور خواہش نفسانی سے ہو اور حضور نا اہل ہو یا محض سننا
اوپر جو کہ مدعی معرفت اور محبت اور حال کی ہو کر سماع سنتی ہین اور سبب جہل ہوتی ایک حالت کی فریب کہا کر ذوق طاعت اور لذت ذکر

اوسکا ارث سی محروم رہتی ہین وہ بھی گرفتار مکر نفس و شیطان کی ہین کہ اونکو قریب دیکر صراط مستقیم سی پھیر اہی تا آنکہ بسبب اس طریقہ کی دین سی دور تر پڑتی ہین اور رفتہ رفتہ نماز سی سوائی نشست و برخاست کی کچھ نصیب اونکو نہین ہوتا اور وہ بھی ساتھ ریا اور تکلف کی او خوش کرنی خلائق کی کرتی ہین کاشکی یہ ذوق اور شوق ہوتا تو نماز اور روزہ ہی ٹھیک کرتی دین تو سلامت رہتی قوی تر شبہہ اس جگہ پیروی بزرگوں کی جو کچھ اونھون نی کیا ہی بی سند ہو گا ہم بھی اتباع اونکا کرتی ہین یہ محض بہانہ اور حیلہ ہی بزرگون نی جو کیا ہی بغلبہ حال اور بیخودی کی کیا ہی اور کبھی کبھی کیا ہی تا مطلع مصلحت وقت کی اور ساتھ اچھی نیتون کی اور غلو ترین نہ ساہی اور طریقہ نہین ٹھہرایا اور تعصب کرتی تھی اور اجتماع خاص ساتھ کیفیت مخصوص کی نکرتی وہ ذوق و حال کہان وہ مصلحت و نیت کہان نری اسبات کی تقلید کرتی ہین اور باقی سب ترک ع بدنام کنندہ نکو نامی چند ۴ حاشا آنکو پیرون کی ساتھ کیا نسبت اور پیرون کو انسی کہان عنایت اور ایک جماعت باپ دادا کی ارث جاکر کرتی ہین بنیر اہلیت کی اونکی حق مین صادق ہی یہ آیہ اِنَّهُمْ اَلْفَوْا آبَاءَهُمْ ضَالِّيْنَ فَهُمْ عَلٰى آثَارِهِمْ يُهْرَعُوْنَ حاصل یہ کہ جو کچھ شائع ہوا ہی اس زمانی اور ان شہرون مین کہ مجلس سماع اور رقص کی ازراہ دستانی اور دکانداری کی اور حب جاہ اور شہرت کی کرتی ہین اور ایک جماعت اہل تعصبا یعنی حال لانی والی مانند گویون کی ساتھ دعوت اور بغیر دعوت کی بقصد شہرت اور طمع اور توجہ لوگون کی اور بعضی ساتھ غرض حاصل کرنے نقدی کی یا طعام کی آتی ہین حاشا کہ یہ طریقہ پہلی زمانی مین اور کسی بزرگ سی نہین جاری ہوا ان کو دلون نی اون بزرگون کو اپنی تئین سمجھا ہی کہ نقل اونکی بطور نقالون کی کرتی ہین خوب تامل کرین کہ کیا کرتی ہین معاذ اللہ یہ کیا معیشت ہی کاش نام فقر کا اپنی پہ نرکھتی اور لباس فقیری نہ پہنتی شرعًا اور رواجًا تعزیر اونکی واجب ہی یہ تعظیم اہلی کہ تعظیم کرتی مین گویا مدد اور نیت دلاتی ہی اونکو اس عمل پر کہ ہوتی اپنی دلون مین اور قوی ہوتی ہین اسیر اور عجب تر یہ ہی کہ ان باتون کو مشائخ کی عرسون مین قرب خدا جانتی ہین عیاذًا باللہ ومنہ الاستعانۃ والیہ الالتجاء للہ الحمد تمام ہوا کلام حضرت شیخ الاسلام رح کا **وعن** اَنَسٍ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَغْدُوْ يَوْمَ الْفِطْرِ حَتّٰى يَاْكُلَ تَمَرَاتٍ وَيَاْكُلُهُنَّ وِتْرًا رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ اور روایت ہی انس سی کہ کہا تھی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نہ جاتی عیدگاہ کو دن عید الفطر کی یہانتک کہ کہاتی کئی کہجورین اور کہاتی کہجورین طاق روایت کی یہ بخاری نی **ف** جلدی افطار عید کو پہلی کرتی تا مخالفت ہو پہلی دنون کی جیسی رمضان مین نہ افطار کرنا واجب ہی ایسی ہی اس دن مین افطار کرنا واجب ہی اور کہجورین طاق کہاتی تین یا پانچ یا سات اکثر اسی طرح یا زیادہ اوسکی ہر امر مین خوب ہی ان اللہ وتر یحب الوتر یعنی اللہ طاق ہی دوست رکہتا ہی طاق کو اور کہجورین پر افطار پہلی کرتی کہ یہی اکثر قوت ہوتی تہین اور بعضون نی کہا کہ حکمت کہجورون کی کہانی مین یہ تہی کہ وہ شیرین ہوتی ہین اور شیرینی تقویت بصر کرتی ہی خصوصًا وقت نماز بعد کی نیت بسبب روزون کی کہ ضعف ہو جاتا تہا اسی تقویت ہوتی اور شیرینی موافق مقتضای ایمان کی ہی لکہا ہی علمائی کہ جو کوئی خواب مین دیکہی شیرینی اتی تو تعبیر اوسکی یہ ہی کہ حلاوت ایمان اوسکو نصیب ہو اور شیرینی نرم کرتی ہی دلکو بس پہلی افطار شیرینی سی افضل ہی ۱۲ ع **وعن** جَابِرٍ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا كَانَ يَوْمُ عِيْدٍ خَالَفَ الطَّرِيْقَ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ اور روایت ہی جابر سی کہ کہا تھی نبی صلی اللہ علیہ وسلم جب ہوا دن عیدگاہ مخالفت کرتی راہ مین روایت کی یہ بخاری نی **ف** یعنی تشریف لیجاتی اور راہ سی اور آتی اور راہ سی اور حکمت اس فعل مین یہی تا گواہی عبادت کی دین دونون راہین اور رہنی والی اونکی جن و انس اور اور کتنی ہی وجہین لکہی ہین جو جانی اور شرحون مین دیکہی اور یہ جانی ہو کہ سب احتمالات ہین ہر ایک نی موجب سمجہ اپنی کی کہا ہی اسرار اسکی اللہ جانی یا رسول اوسکا ۱۲ ح **وعن** الْبَرَاءِ قَالَ خَطَبَنَا النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ النَّحْرِ فَقَالَ اِنَّ اَوَّلَ مَا نَبْدَاُ بِهٖ فِيْ يَوْمِنَا هٰذَا اَنْ نُصَلِّيَ ثُمَّ نَرْجِعَ فَنَنْحَرَ فَمَنْ فَعَلَ ذٰلِكَ فَقَدْ

أَصَابَ سُنَّتَنَا وَمَنْ ذَبَحَ قَبْلَ أَنْ نُصَلِّيَ فَإِنَّمَا هُوَ شَاةُ لَحْمٍ عَجَّلَهُ لِأَهْلِهِ لَيْسَ مِنَ النُّسُكِ فِي شَيْءٍ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ
اور روایت ہی براء سی کہ کہا خطبہ فرمایا ہمکو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نی دن نحر کی پس فرمایا تحقیق اول اوس چیز کا کہ شروع کرین ہم بیچ اس دن اپنی
کی یہ ہی کہ نماز پڑہین ہم پہر پہرین اور ذبح کرین پس جس شخص نی کہ کیا یعنی تقدیم نماز اور خطبہ کی ذبح پر پس تحقیق پہونچا سنت ہماری کو اور جس
شخص نی کہ ذبح کیا پہلی نماز عید سی پس سوای اسکی نہین کہ وہ بکری گوشت کی ہی جلدی کی اوسکو واسطی اہل اپنی کی نہین ہی قربانی سی کچہ یہ
کی یہ بخاری اور مسلم نی **ف** یعنی ثواب قربانی کا نہ ملا اور شروع یہ ہی کہ اول نماز پڑہی پہر خطبہ بعد ازان قربانی کری اور اس حدیث مین وقت
قربانی کا مذکور ہی اب اجماع ہی علما کا اسپر کہ نہین جائز قربانی کرنی پہلی طلوع ہونی فجر سی دن عید قربان کی پہر نزدیک شافعیہ کی وقت اسکا
آتا ہی جب بلند ہوتا ہی آفتاب بقدر نیزہ کی اور گذر جاتا ہی بعد اوسکی وقت بقدر دو رکعتون اور دو خطبون ہلکی کی پہر اگر ذبح کری بعد اسکی
جائز ہی برابر ہی کہ نماز پڑہی امام یا نہ پڑہی پس اگر ذبح کری پہلی اسکی نہین جائز برابر ہی کہ شہر مین ہو یا باہر اور رہتا ہی نزدیک انکی وقت قربانیکا تا غروب
ہونی آفتاب تیرہوین تاریخ کی اور قربانی انکی نزدیک سنت ہی اور نزدیک ابو حنیفہ کی قربانی واجب ہی صاحب نصاب پر اگرچہ نصاب نامی
نہو اور وقت اوسکا بعد نماز امام کی ہی بیچ حق شہر والون کی اور بیچ حق گانو والون کی بعد طلوع ہونی فجر کی اور رہتا ہی وقت اوسکا بارہوین
تاریخ کی اخیر تک ۔ع۔ وَعَنْ جُنْدُبِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ الْبَجَلِيِّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ
ذَبَحَ قَبْلَ الصَّلٰوةِ فَلْيَذْبَحْ مَكَانَهَا أُخْرَى وَمَنْ لَمْ يَذْبَحْ حَتّٰى صَلَّيْنَا فَلْيَذْبَحْ عَلَى اسْمِ اللّٰهِ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ
اور روایت ہی جندب بن عبد اللہ بجلی سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی جو شخص کہ ذبح کری پہلی نماز عید کی پس چاہیی کہ ذبح
کری بجگہ اوسکی اور قربانی اور جسنی کہ ذبح نکی یہانتک کہ نماز پڑہی ہمنی پس چاہیی کہ ذبح کری اوپر نام اللہ تعالی کی یعنی پہر درست ہی قربانی اسکا
اور ثواب اوسکا ملتا ہی روایت کی بخاری اور مسلم نی وَعَنِ الْبَرَاءِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ ذَبَحَ قَبْلَ
الصَّلٰوةِ فَإِنَّمَا يَذْبَحُ لِنَفْسِهِ وَمَنْ ذَبَحَ بَعْدَ الصَّلٰوةِ فَقَدْ تَمَّ نُسُكُهُ وَأَصَابَ سُنَّةَ الْمُسْلِمِينَ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ
اور روایت ہی براء سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی جو شخص کہ ذبح کری پہلی نماز کی پس سوای اسکی نہین کہ ذبح کرتا ہی واسطی نفس اپنی
کی یعنی اپنی کہانی کی لیی ذبح کی ثواب قربانی کا نہوا اور جسنی ذبح کی پیچہی نماز کی پس تحقیق پوری ہوئی قربانی اوسکی اور پہونچا سنت مسلمین کو
یعنی موافقت کی اونکی طریقہ کی روایت کی یہ بخاری اور مسلم نی **ف** یہی مذہب جمہور کا ہی اور تعجب ہی کہ امام شافعی نی باوجود وارد ہونی
حدیثون صحیحہ کی کیون مخالفت کی جمہور کی کہ کہا برابر ہی کہ امام پڑہی نماز یا نہ پڑہی جیسی کہ اوپر مذہب اونکا مذکور ہوا ۔ع۔ وَعَنِ
ابْنِ عُمَرَ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَذْبَحُ وَيَنْحَرُ بِالْمُصَلّٰى رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ اور روایت ہی ابن عمر سی کہ کہا تہی رسول خدا
صلی اللہ علیہ وسلم ذبح کرتی اور نحر کرتی عیدگاہ مین روایت کی یہ بخاری نی **ف** بکری اور دنبہ اور بہیڑ اور گائین اور بہینس اور اونٹ
خواہ نر ہو خواہ مادہ انکی سوای قربانی درست نہین اور سوای اونٹ کی اور جانورون کی حلال کرنیکو ذبح کہتی ہین اور اونٹ کی حلال کرنیکو
نحر کہتی ہین اور طور نحر کا یہ ہی کہ اونٹ کو کہڑا کرتی ہین اور نیزہ اوسکی سینہ مین مارتی ہین اوس سی وہ زمین پر گر پڑتا ہی اور اونٹ کو ذبح کرنا بہی جائز ہی لیکن نحر افضل ہی
دوسرا الفصل الثانی فصل دوسری عَنْ أَنَسٍ قَالَ قَدِمَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمَدِينَةَ وَلَهُمْ يَوْمَانِ
يَلْعَبُونَ فِيهِمَا فَقَالَ مَا هٰذَانِ الْيَوْمَانِ قَالُوا كُنَّا نَلْعَبُ فِيهِمَا فِي الْجَاهِلِيَّةِ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ
أَبْدَلَكُمُ اللّٰهُ بِهِمَا خَيْرًا مِنْهُمَا يَوْمَ الْأَضْحٰى وَيَوْمَ الْفِطْرِ رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ روایت ہی انس سی کہ تشریف لائی نبی صلی اللہ علیہ وسلم

مدینہ مین اور مدینہ والون کو دو دن تہی کہ کہیلتی تہی اونمین اور خوشیان کرتی تہی پس فرمایا حضرت نی کیسی ہین یہ دو دن عرض کیا صحابہ نی
تہی ہم کہیلتی ان دو دنون مین جاہلیت مین پس فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی تحقیق گردانا اللہ تعالیٰ نی واسطی تمہاری بدلی ان دو دنون کی
بہتر انسی دن عید قربان کا اور دن عید فطر کا روایت کی یہ ابو داود نی **ف** دو دن تہی کہ کہیلتی تہی اونمین ایک اونمین سی دن نوروز کا تہا
کہ اوس دن تحویل آفتاب کی ہوتی ہی حمل مین اور دوسرا دن مہرجان کا کہ اوس روز تحویل آفتاب کی میزان مین ہوتی ہی پس ان دنون مین ہوا
معتدل ہوتی ہی اور رات دن برابر ہوتی ہین حکمائی ان دو دنون کو اختیار کیا تہا خوشی کی لیی پس دہی رسم لوگون مین چلی آتی تہی حتی کہ جب مسلمان
ہوئی ابتدا مین بسبب عادت کی اوسیطرح خوشی کرتی تہی حضرت نی اونکی حقیقت پوچہی صحابہ نی عرض کیا کہ قدیم سی یہ رسم چلی آتی ہی اسکی حقیقت کا
ہمین علم نہین حضرت نی فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نی ہمین عوض اونکی دو دن عیدون کی عطا فرمائی ہین اونمین خوشی کرنی چاہیی گویا اشارہ ہی اسپر
کہ عید حقیقی اور خوشی مومن کو چاہیی کہ عبادت کی دن کری پس اس حدیث مین نہی ہی لہو و لعب سی اون دنون مین اور اشارہ نہین اسپر ہی کہ کچہ مواد
خوشی کہ جسمین فحش اور نکلنا طریقہ دین سی نہو اگر عیدین مین کری تو جائز ہی اور اسمین نہی ہی تعظیم عیدون مشرکین کیسی اور اونکی رسمون کی برتنی سی اور
خوشی کرنی سی اونمین اور نہی ہی حاضر ہونی سی اونکی عیدون مین حتی کہ بعضی علمائی حکم کفر کا کیا ہی کہا ابو حفص کبیر حنفی نی کہ جو کوئی تحفہ بہیجی نوروز کو
ایک انڈا طرف مشرک کی واسطی تعظیم اس دن کی پس وہ کافر ہوتا ہی اور نابود ہوتی ہین اعمال اوسکی اور کہا قاضی ابو المحاسن حسن بن منصور حنفی نی کہ
جو کوئی خریدی اوسمین وہ چیز کہ نہین خریدتا ہی غیر اسکی مین یعنی جیسی یہان کہیلین وغیرہ دوالی مین لیتی ہین یا تحفہ بہیجی اوسمین کسی کو پس اگر ارادہ
کری ساتہ اسکی تعظیم اوس دن کا جیسی کہ تعظیم کرتی ہین اوسکی کافر پس کافر ہوتا ہی اور اگر ارادہ کری ساتہ خریدنی کی تنعم کا اور ساتہ ہدیہ بہیجنی کی
محبت کا بسبب عادت کی تو کافر نہین ہوتا لیکن مکروہ ہی کہ مشابہت کافرون کی ساتہ ہوتی ہی پس احتراز کری اس سی بہی اور دن عاشورا کی اگر
اظہار خوشی کا کری تو مشابہت ہوتی ہی ساتہ خوارج کی اور اگر اوس دن ظاہر کری علامتین غم کی تو مشابہت ہوتی ہی روافض کی ساتہ ان دونون
باتون سی بچی اور شریک ہوتی ہین روافض مجوسیون کی بسبب تعظیم کرنی نوروز کی اور سبب یہ بیان کرتی ہین کہ اس دن مین قتل کیی گئی ہین حضرت
عثمان غنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور شہری خلافت حضرت علی علیہ السلام کو ۱۲ ح ح **ف** اور فتاوی ذخیرہ مین ہی کہ جو کوئی نکلی ہولی یا دوالی
کی دیکہنی کی لیی وہ کافر ہوتا ہی اسلیی کہ اوسمین اعلان کفر کا ہوتا ہی پس گویا کہ اونکی مددگی کفر پر اور ایسا ہی قنیہ مین نکلنا طرف نوروز مجوس کی اور موافقت کرنی ساتہ اونکی بیچ
بعضی مسلمان امور ان مین کرتی ہین موجب کفر کی ہین انتہی اور تجنیس مین ہی کہ متفق ہین مشائخ ہماری اسپر کہ جسنی اعتقاد کیا امر کفار کو اچہا پس
وہ کافر ہی انتہی اور اسیطرح جو کوئی اچہا جانی کلام اہل اہوا کو یعنی صوفیہ خلاف شرع کو اور کہی کہ یہ کلام معنوی ہی یا کہی کہ یہ کلام ہی کہ معنی
اسکی صحیح ہین اگر وہ کلام کفر ہی تو اچہا جاننی والا بہی اوسکا کافر ہوتا ہی کذا فی الظہیریۃ اور نوادر الفتاوی مین ہی کہ جو کوئی رسوم ہندو کو
اچہا جانی کافر ہوتا ہی اور عمدۃ الاسلام مین ہی کہ جو کوئی رسمین کافرون کی کری جیسی کہ نئی گہر مین بیل اور گہوڑی سنگ مدور رنگی یا بندوق
لی ہی یا گرہ سبز باندہی کافر ہوتا ہی **وعن بریدۃ قال کان النبی صلی اللہ علیہ وسلم لا یخرج یوم الفطر حتی یطعم ولا
یطعم یوم الاضحی حتی یصلی رواہ الترمذی وابن ماجۃ والدارمی** اور روایت ہی بریدہ سی کہ کہا تہی نبی صلی اللہ علیہ وسلم نہین
نکلتی تہی دن فطر کی یعنی نماز کی لیی یہانتک کہ کہاتی کچہ اور نہ کہاتی دن عید قربان کی یہانتک کہ نماز پڑہتی روایت کی یہ ترمذی اور ابن ماجہ
اور دارمی نی **ف** سبب کہانا کہ تشریف لیجانی کا روز عید کی اوپر مذکور ہو چکا ہی اور عید قربان کو بعد نماز کی کہاتی واسطی رفاقت فقرا کی
اسلیی کہ جب لوگ گوشت قربانیکا تقسیم کرتی جب وہ کہاتی پس حضرت بہی اونکی لیی تاخیر فرماتی ۱۲ ع **وعن کثیر بن عبد اللہ**

عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَبَّرَ فِي الْعِيدَيْنِ فِي الْأُولَى سَبْعًا قَبْلَ الْقِرَاءَةِ وَفِي الْآخِرَةِ خَمْسًا قَبْلَ الْقِرَاءَةِ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ وَالدَّارِمِيُّ اور روایت ہی کثیر بن عبداللہ سی کہ اونہوں نقل کی اپنا باپ سی اونہون نقل کی دادا سی یہ کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نی تکبیرین کہین بیچ نماز دونوں عیدوں کی پہلی رکعت مین سات تکبیرین پہلی قراءۃ سی اور دوسری رکعت مین پانچ تکبیرین پہلی قرارت سی روایت کی یہ ترمذی اور ابن ماجہ و دارمی نی **ف** یعنی سات تکبیرین پہلی رکعت مین سوای تکبیر تحریمہ اور تکبیر رکوع کی کہین پہلی قرأت کی اور پانچ دوسری رکعت مین سوای تکبیر قیام اور تکبیر رکوع کی پہلی قراۃ کی اور عمل کیا ہی اسپر شافعی نی اور یہ مسئلہ آگے مفصل لکھا جاویگا انشاء اللہ تعالی + ع + وَعَنْ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ مُرْسَلًا أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَبَا بَكْرٍ وَعُمَرَ كَبَّرُوا فِي الْعِيدَيْنِ وَالْاسْتِسْقَاءِ سَبْعًا وَخَمْسًا وَصَلَّوْا قَبْلَ الْخُطْبَةِ وَجَهَرُوا بِالْقِرَاءَةِ رَوَاهُ الشَّافِعِيُّ اور روایت ہی جعفر بن محمد سی بطریق ارسال کی یہ کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم اور ابوبکر رضؓ اور عمر رضؓ تکبیر کہتی دونوں عیدوں مین اور نماز استسقاء مین سات اور پانچ اور نماز پڑہتی پہلی خطبہ سی یعنی عید کی اور استسقاء کی اور پکار کر پڑہتی قرأت روایت کی یہ شافعی نی **ف** جعفر یعنی امام جعفر صادق بیٹی امام محمد باقر کی بیٹی علی یعنی امام زین العابدین بیٹی امام حسین بن علی کی اور سات اور پانچ یعنی پہلی رکعت مین سات اور دوسری مین پانچ تکبیرین کہتی اسی پر عمل ہی شافعی کا وَعَنْ سَعِيدِ بْنِ الْعَاصِ قَالَ سَأَلْتُ أَبَا مُوسَى وَحُذَيْفَةَ كَيْفَ كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُكَبِّرُ فِي الْأَضْحَى وَالْفِطْرِ فَقَالَ أَبُو مُوسَى كَانَ يُكَبِّرُ أَرْبَعًا تَكْبِيرَهُ عَلَى الْجَنَائِزِ فَقَالَ حُذَيْفَةُ صَدَقَ رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ اور روایت ہی سعید بن العاص سی کہ کہا پوچہا مین ابوموسی اور حذیفہ سی کہ کسطرح تہی پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم تکبیر کہتی نماز عید قربان اور عید الفطر مین پس کہا ابوموسی نی تہی تکبیر کہتی چار مانند تکبیر کہنی اونکی کی جنازی پر پس کہا حذیفہ نی سچ کہا ابوموسی نی روایت کی یہ ابوداود نی **ف** یعنی جیسی چار تکبیرین جنازی کی نماز مین کہتی اسیطرح چار چار تکبیرین ہر رکعت عید کی مین کہتی اور پہلی رکعت مین کہتی چار تکبیرین پہلی قراۃ سی تکبیر تحریمہ سمیت اور دوسری رکعت مین بہی قراۃ سی چار تکبیرین کہتی تکبیر رکوع سمیت اور حدیثین تکبیرات عید کی مختلف آئی ہین اسلیے اختلاف ہوا اماموں مین تینون اماموں کی نزدیک سات تکبیرین ہین پہلی رکعت مین اور پانچ دوسری رکعت مین لیکن نزدیک مالکؒ اور احمدؒ کی پہلی رکعت مین سات تکبیرین مع تکبیر تحریمہ کی ہین اور دوسری مین پانچ سوای تکبیر قیام کی اور نزدیک شافعیؒ کی پہلی رکعت مین بہی سات ہین سوای تکبیر تحریمہ کی اور دوسری مین بہی پانچ سوای تکبیر قیام کی اور ہماری نزدیک تین اول رکعت مین اور تین دوسری رکعت مین سوای تکبیر تحریمہ اور تکبیر رکوع کی جیساکہ اس حدیث سی معلوم ہوا اور یہی مذہب ابن مسعود کا ہی اور امام شافعیؒ نی جو اختیار کیا ہی مذہب ابن عباسؓ کا ہی اور اور جو حدیثین کہ سند اونکی ہین اونکی صحت اور ضعف مین اور اونکی سندون مین کلام بہت ہی یہان بخوف درازگی کی نہین ذکر کیا جاتا اور ہماری علماء نی کہا ہی کہ جب حدیثین مختلف آئین ہین کم کو اختیار کیا اسلیے کہ تکبیرین اور رفع یدین خلاف معمول کی ہین پس اختیار کرنا کم کا اولی ہی کذا فی العینیؒ وَعَنِ الْبَرَاءِ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نُوِّلَ يَوْمَ الْعِيدِ قَوْسًا فَخَطَبَ عَلَيْهِ رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ اور روایت ہی براء سی یہ کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم دیکئی کئی دن عید کی کمان پس خطبہ کہا اوسپر روایت کی یہ ابوداود نی **ف** یعنی جیسی عصا ٹیک کر خطبہ پڑہتی ہین ویسا ہی کمان ٹیک کر خطبہ پڑہا وَعَنْ عَطَاءٍ مُرْسَلًا أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ إِذَا خَطَبَ يَعْتَمِدُ عَلَى عَنَزَتِهِ اعْتِمَادًا رَوَاهُ الشَّافِعِيُّ اور روایت ہی عطاء سی بطریق ارسال کی یہ کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم جب

خطبہ فرماتے تکیہ کرتے برچھی اپنی پر تکیہ کرنا یعنی ٹیک کر کھڑے ہوتے روایت کی یہ شافعی نے **وعن** جابر قال شهدت الصلوٰة مع النبي صلى الله عليه وسلم في يوم عيد فبدأ بالصلوٰة قبل الخطبة بغير اذان ولا اقامة فلما قضى الصلوٰة قام متكئا على بلال فحمد الله واثنى عليه ووعظ الناس وذكرهم وحثهم على طاعته ومضى الى النساء ومعه بلال فامرهن بتقوى الله ووعظهن وذكرهن رواه النسائي اور روایت ہے جابر سے کہا حاضر ہوا میں نماز میں ساتھ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے بیچ دن عید کے پس شروع کی نماز پہلی خطبہ کے بغیر اذان و تکبیر کے پس جبکہ پڑھ چکے نماز کھڑے ہوئے یعنی خطبہ کے لیے تکیہ کیے ہوئے بلال پر پس حمد کی اللہ کی اور تعریف کی اوسپر اور نصیحت کی لوگوں کو اور یاد دلایا اونکو ثواب و عذاب اور رغبت دلائی اونکو اوپر بندگی اللہ کی اور تشریف لے گئے طرف عورتوں کی اور ساتھ اونکے بلال تھے پس حکم کیا اونکو ساتھ تقوی اللہ کی اور نصیحت کی اونکو اور یاد دلایا اونکو ثواب و عذاب روایت کی یہ نسائی نے **ف** اس حدیث سے یہ نکلا کہ خطیب کو لائق ہے یہ کہ ٹیکے کوئی چیز مانند تلوار اور کمان اور برچھی اور عصا کی تکیہ کرنے میں **وعن** ابي هريرة قال كان النبي صلى الله عليه وسلم اذا خرج يوم العيد في طريق رجع في غيره رواه الترمذي والدارمي اور روایت ہے ابی ہریرہ رض سے کہا تھے نبی صلی اللہ علیہ وسلم جب نکلتے دن عید کے بیچ ایک راہ کے پھر کر آتے اور راہ سے روایت کی یہ ترمذی اور دارمی نے **ف** سبب اسکا پہلی فصل میں بیان ہو چکا اور جب جاوے عید گاہ کو تو تکبیر کہتا جاوے راہ میں پس صاحبین کے نزدیک دونوں عیدوں میں پکار کر اور امام اعظم رح کے نزدیک عید الفطر میں چپکے کہے اور عید قربان میں پکار کر کہے **وعنه** انه اصابهم مطر في يوم عيد فصلى بهم النبي صلى الله عليه وسلم صلوٰة العيد في المسجد رواه ابو داود وابن ماجة اور روایت ہے اونہیں سے یہ کہ پہنچا صحابہ کو مینہ عید کے دن پس نماز پڑھائی اونکو عید کی حضرت نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے مسجد میں روایت کی یہ ابو داود اور ابن ماجہ نے **ف** یعنی حضرت نماز عید کی جنگل میں پڑھتے تھے مگر جب مینہ برستا ہوتا تو مسجد میں پڑھتے پس معلوم ہوا کہ افضل ادا کرنا اسکا جنگل میں ہے اور عذر ہو تو مسجد میں پڑھے اور ظاہر یہ ہے کہ مستثنی ہے مکہ کہ یہی ہے کہ نماز پڑھے عید کی مسجد الحرام میں چنانچہ ان ایام میں عمل اسیپر ہے اور اسیطرح مدینہ منورہ میں بھی مسجد نبوی میں پڑھتے ہیں شیخ **وعن** ابي الحويرث ان رسول الله صلى الله عليه وسلم كتب الى عمرو بن حزم وهو بنجران عجل الاضحى واخر الفطر وذكر الناس رواه الشافعي اور روایت ہے ابی الحویرث سے یہ کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے لکھا طرف عمرو بن حزم کی اور وہ تھے نجران میں یہ کہ جلد پڑھ عید قربان اور دیر کر عید فطر کو اور نصیحت کر لوگوں کو یعنی خطبہ میں روایت کی یہ شافعی نے **ف** نجران نام ایک شہر کا ہے حضرت نے وہاں کا عامل کر کے عمرو بن حزم کو بھیجا تھا ان دنوں میں عمر اونکی سترہ برس کی تھی اونکو حضرت نے یہ احکام لکھ بھیجے اور عید قربان کی جلدی کرنے کو اسلیے فرمایا کہ بعد اسکے لوگ قربانی ذبح کرنے میں مشغول ہوں اور عید فطر میں تاخیر کو فرمایا اسلیے کہ لوگ صدقہ فطر کا ادا کر لیں **وعن** ابي عمير بن انس عن عمومة له من اصحاب النبي صلى الله عليه وسلم ان ركبا جاؤا الى النبي صلى الله عليه وسلم يشهدون انهم راوا الهلال بالامس فامرهم ان يفطروا واذا اصبحوا ان يغدوا الى مصلاهم رواه ابو داود والنسائي اور روایت ہے ابی عمیر بن انس سے کہ نقل کی اپنے چچاؤں سے جو اصحاب نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ہیں یہ کہ قافلہ آیا طرف نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی گواہی دیتے تھے یہ کہ اونہوں نے دیکھا چاند عید کا کل پس حکم کیا [illegible] اصحاب کو یہ کہ افطار کریں اور جب صبح کریں جاویں طرف عید گاہ اپنی کی روایت کی یہ ابو داود اور نسائی نے **ف** یعنی تیسویں شعبان کو [illegible] حضرت نے چاند عید کا نہ دیکھا صبح کو روزہ رکھا ایک قافلہ باہر سے آیا اور اسنے خبر دی کہ ہمنے کل دیکھا ہے چاند حضرت نے حکم فرمایا افطار کا اور فرمایا [illegible] بعد زوال [illegible] وقت نماز عید کا نہ تھا چنانچہ ایک روایت میں صریح آیا ہے کہ قدموا آخر النہار اور اسیپر عمل ہے امام

وقت نماز عید کا شروع ہوتا ہی جبکہ آفتاب بلند ہوتا ہی اور باقی رہتا ہی وقت زوال تک شرح منیہ مین لکھا ہی کہ اگر پیش آوی کچھ عذر کہ باز رکھی نماز سی دن فطر کی پہلی زوال سی تو پڑہین اسکو دوسری دن پہلی زوال کی اور اگر باز رکھی عذر نماز سی دوسری دن تو پہر نہ پڑہین بخلاف عید قربان کی کہ وہ پڑہی جاوی تیسری دن بہی اگر باز رکھی عذر نماز سی پہلی دن اور دوسری دن اور اسیطرح اگر تاخیر کری عید اضحی کو دوسری یا تیسری دن تک جائز ہی لیکن برا ہی ۰ ع ۰

الفصل الثالث ۔ عن ابن جريج قال اخبرني عطاء عن ابن عباس وجابر بن عبد الله قالا لم يكن يؤذن يوم الفطر ولا يوم الاضحى ثم سألته يعني عطاء بعد حين عن ذلك فاخبرني قال اخبرني جابر بن عبد الله ان لا اذان للصلوة يوم الفطر حين يخرج الامام ولا بعد ما يخرج ولا اقامة ولا نداء ولا شيء لا نداء يومئذ ولا اقامة رواه مسلم روایت ہی ابن جریج سی کہ کہا خبر دی مجکو عطا نی ابن عباس سی اور جابر بن عبد اللہ سی کہ کہا دونون نی نہ تہی اذان دیجاتی دن عید کی اور نہ دن عید قربان کی پہر پوچہا مین نی اوس سی یعنی عطا سی بعد مدت کی یہی مسئلہ مذکورہ پس خبر دی مجکو عطا نی کہا کہ خبر دی مجکو جابر بن عبد اللہ نی یہ کہ نہین اذان ہی واسطی نماز کی دن عید فطر کی جسوقت کہ نکلی امام اور نہ بعد نکلنی کی اور نہ تکبیر ہی اور نہ پکارنا ہی اور نہ کچہ اور نہین آواز اوسدن اور نہ تکبیر روایت کی یہ مسلم نی ف جریج نی عطا سی دوبار تفصیل اس مسئلہ مذکورہ کی پوچہی یا احتیاطاً بعینہ وہی مسئلہ پوچہا اور جواب مین فقط دن فطر ہی کا ذکر کیا اسلیے کہ کافی ہی اسی پر دوسری عید کو قیاس کریگا اور نہ پکارنا کہ کہین الصلوٰۃ الصلوٰۃ اور مانند اسکی اور نہ کچہ اور یہ تاکید ہی لا نداء کی اور اسکی بعد پہر تکرار کیا لا نداء ولا اقامۃ کذا ذکرہ الشیخ اور ملا علی نی لکہا ہی کہ لفظ لا نداء اول سی آخر تک تاکید ہی پہلی جملہ کی اور ثابت ہی کہ تفسیر کیجاوی نداء کی ساتہ اذان کی اسلیے کہ مستحب ہی بالاتفاق یہ کہ پکارا جاوی الصلوٰۃ جامعۃ انتہی ان دونون قولون مین تعارض ہوا تطبیق انمین یون دیجاوی کہ حضرت شیخ نی جو نفی کی ہی تو عیدگاہ مین کہنی کی اور بطریق التزام کی کہنی کی نفی کی ہی اور ملا علی نی جو مستحب لکہا ہی تو خارج عیدگاہ کی اور کبہی کبہی کہنی کو واللہ تعالی اعلم ۰ مولانا

وعن ابي سعيد الخدري ان رسول الله صلى الله عليه وسلم كان يخرج يوم الاضحى ويوم الفطر فيبدأ بالصلوة فاذا صلى صلاته قام فاقبل على الناس وهم جلوس في مصلاهم فان كانت له حاجة ببعث ذكره للناس او كانت له حاجة بغير ذلك امرهم بها وكان يقول تصدقوا تصدقوا تصدقوا وكان اكثر من يتصدق النساء ثم ينصرف فلم يزل كذلك حتى كان مروان بن الحكم فخرجت مخاصرا مروان حتى اتينا المصلى فاذا كثير بن الصلت قد بنى منبرا من طين ولبن فاذا مروان ينازعني يده كانه يجرني نحو المنبر وانا اجره نحو الصلوة فلما رأيت ذلك منه قلت اين الابتداء بالصلوة فقال لا يا ابا سعيد قد ترك ما تعلم قلت كلا والذي نفسي بيده لا تأتون بخير مما اعلم ثلث مرار ثم انصرف رواه مسلم اور روایت ہی ابی سعید خدری سی یہ کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم تہی نکلتی دن عید قربان کی اور دن عید فطر کی پس شروع کرتی نماز پہر جب پڑہ چکتی اپنی نماز کہڑی ہوتی یعنی خطبہ کی لیے پہر متوجہ ہوتی طرف لوگون کی اور لوگ بیٹہی ہوتی بیچ جگہ نماز پڑہنی کی پس اگر ہوتی آنحضرت کو حاجت بہیجنی لشکر کی ذکر کرتی اوسکو واسطی لوگون کی او بہیجنا ہوتی اونکو حاجت کسی اور کام کی یعنی مسلمانون کی فائدی کی بات کی حکم فرماتی اونکو ساتہ اوسکی اور تہی حضرت فرماتی یعنی خطبہ مین صدقہ دو صدقہ دو صدقہ دو اور تہین اکثر تصدق کرنیوالی عورتین پہر پہرتی حضرت اپنی مکانکو پس ہمیشہ رہا اسیطرح یعنی نماز پہلی خطبہ کی پڑہا کرتی تہی اور خطبہ زمین پر پڑہتی نہ منبر پر جاری رہا خلفاء کی زمانی مین اور بعد اونکی یہانتک کہ ہوا مروان بن حکم یعنی حاکم ہوا مدینہ کا معاویہ کیطرف سی پس نکلا مین ہاتہ مین ہاتہ پکڑی ہوی مروان کی یہانتک کہ آئی ہم عیدگاہ مین پس ناگہان کثیر بن صلت نی بنایا

تحقیق تھا بنا منبر مٹی اور کچی اینٹ سے پس ناگہاں مروان کھینچتا تھا مجکو ساتھ ہاتھ اپنے کے گویا کہ وہ کھینچتا تھا مجکو طرف منبر کے یعنی تا خطبہ پہلے پڑھے
اور میں کھینچتا تھا اوسکو طرف نماز کے یعنی تا نماز پہلے خطبہ سے پڑھے پس جب دیکھا میں نے یہ اوس سے کہا میں نے کہاں ہے ابتدا کرنا ساتھ نماز کے
یعنی جو کہ فعل حضرت کا اور خلفا کا تھا پس کہا مروان نے مت ہے جگہ اے ابو سعید تحقیق چھوڑی گئی وہ چیز کہ تو جانتا ہے یعنی پہلے پڑھنا نماز کا چھوڑ دیا
میں نے واسطے مصلحت کی کہ وہ مصلحت یہ ہے کہ اگر نماز پہلے پڑھتے تو لوگ انتظار خطبہ کا نہ کرتے کہا میں نے یوں نہیں قسم ہے اوس ذات کی کہ جان میری
اوسکی ہاتھ میں ہے نہیں لاؤگے تم بہتر اوس چیز سے کہ جانتا ہوں میں کہے میں نے یہ بات تین بار پھر پھرا ابو سعید یعنی جماعت میں نہ شریک ہوا سبب
اس فعل بد مروان کی روایت کی یہ مسلم نے ف قسم ہے اللہ کی تین بار فرمانا تاکید کی ہے یا اشارہ ہے طرف تین حالتوں کی یعنی قسم ہے اللہ کی واسطے دنیا
اپنی کی اور قسم ہے اللہ کی واسطے موت اپنی کی اور قسم ہے اللہ کی واسطے آخرت اپنی کی اور مخاصمہ کہتے ہیں اسکو کہ کھینچے دو شخص آپس میں ہاتھ پکڑے ہوئے ایک
کا ہاتھ ہر ایک کا نزدیک کھینچے دوسرے کی ہے اور مروان سنہ ہجری میں پیدا ہوا اور دیکھا نہیں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو اور کثیر بن الصلت
پیدا ہوا حضرت کی زمانے میں اسی سبب سے جامع الاصول والے نے اوسکو صحابیوں میں گنا ہے اور بعضوں نے کہا کہ تابعی تھا گھر اوسکا عیدگاہ
کی پاس تھا اونے منبر بنایا تا خطبہ اوس پر پڑھا جاوے جیسے کہ وہ سنت ہے جمعہ میں اور ظاہر حدیث سے یہ معلوم ہوا کہ اول منبر عیدگاہ میں مروان نے
بنوایا اور پھر احتمال یہ بھی ہے کہ معنی اسکی یہ ہوں کہ پھرا مروان طرف منبر کی تا خطبہ پڑھے اور نہ سنی بات ابو سعید کی کہ نماز پہلے خطبہ کی پڑھنی
چاہیے اور عیدین کی نماز یوں ہے کہ دو رکعتیں پڑھے اول تکبیر تحریمہ کہے پھر ثنا کہ اللہم پڑھے پھر تین تکبیریں کہے ہر بار ہاتھ کانوں تک اٹھاوے
اور مابین تکبیروں کے ہاتھ چھوڑ رکھے بقدر تین تسبیح کی پھر اعوذ و بسم اللہ کہکر سورہ فاتحہ پڑھے اور ایک سورت اور ساتھ اوسکے پڑھے اور
مستحب یہ ہے کہ عیدین میں اور جمعہ میں سبح اسم ربک الاعلی اور ہل اتاک حدیث الغاشیہ پڑھے پھر رکوع اور سجدہ کرے جب دوسری رکعت شروع
کرے تو ابتدا کرے ساتھ قراءت کی پھر تین تکبیریں کہے بطور سابق اور چوتھی تکبیر کہکر رکوع میں جاوے اور بعد اسکی دو خطبہ پڑھے پس عید کی خطبہ
میں تعلیم کرے لوگوں کو احکام فطرہ کی اور عید الاضحیٰ میں تعلیم کرے احکام قربانی کی اور تکبیر تشریق کی اور واجب ہے کہ عرفہ کی فجر سے تا عصر تیرہویں
کی تکبیر کہے ایک بار ہر فرض پڑھنے والا بعد پڑھنے فرض کی اور تکبیر یوں کہے اللہ اکبر اللہ اکبر لا الہ الا اللہ واللہ اکبر اللہ اکبر وللہ الحمد ع ح ملتقی

باب فی الاضحیۃ

یہ باب ہے بیچ بیان قربانی کی ف قربانی کرنی واجب ہے مذہب حنفی میں ہر مسلمان مقیم غنی پر یعنی
جو کہ مالک نصاب کا ہو اگرچہ نصاب نامی نہو اور نزدیک امام شافعی کی سنت موکدہ ہے اور مشہور و مختار مذہب امام احمد کی میں بھی یہی ہے ع

الفصل الاول فصل پہلی **عن** انس قال ضحی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بکبشین املحین اقرنین ذبحھما
بیدہ وسمی وکبر قال رایتہ واضعا قدمہ علی صفاحھما ویقول بسم اللہ واللہ اکبر متفق علیہ
اور روایت ہے انس سے کہ کہا قربانی کی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے ساتھ دو دنبوں ابلق سینگ دار کی یعنی دراز تھے سینگ اونکے ذبح
کیا اونکو ساتھ ہاتھ اپنے کی اور بسم اللہ کہی اور تکبیر کہی کہا انس نے دیکھا میں نے حضرت کو کہ رکھے ہوئے تھے قدم اپنا اوپر پہلو یا کلا اونکی کی اور کہتے تھے
بسم اللہ واللہ اکبر نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے ف مستحب ہے کہ قربانی اپنے ہاتھ سے ذبح کرے جو کہ جانتا ہو آداب ذبح کی والا حاضر رہے وقت
ذبح کی اور اوپر ذبح کرے اور اللہ کا نام لینا وقت ذبح کی شرط ہے ہمارے نزدیک اور تکبیر کہنی مستحب ہے سب کے نزدیک اور فرمانے بسم اللہ واللہ اکبر
میں اشارہ ہے اسپر کہ لفظ واللہ اکبر واو سمیت کہنا افضل ہے اور مکروہ ہے وقت ذبح کی درود پڑھنا نزدیک جمہور کی سوائے شافعی کی کہ اونکی
نزدیک سنت ہے ق ح • **وعن** عائشۃ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم امر بکبش اقرن یطاء فی سواد ویبرک فی سواد

وَيَنْظُرُ فِي سَوَادٍ فَأُتِيَ بِهِ لِيُضَحِّيَ بِهِ قَالَ يَا عَائِشَةُ هَلُمِّي الْمُدْيَةَ ثُمَّ قَالَ اشْحَذِيهَا بِحَجَرٍ فَفَعَلَتْ ثُمَّ أَخَذَهَا وَأَخَذَ الْكَبْشَ فَأَضْجَعَهُ ثُمَّ ذَبَحَهُ ثُمَّ قَالَ بِسْمِ اللّٰهِ اللّٰهُمَّ تَقَبَّلْ مِنْ مُحَمَّدٍ وَآلِ مُحَمَّدٍ وَمِنْ أُمَّةِ مُحَمَّدٍ ثُمَّ ضَحّٰى بِهِ رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہی حضرت عائشہ رضہ سی یہ کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی حکم کیا ساتہ لانی دنبہ سینگ دار کی کہ چلتا ہو سیاہی مین یعنی پانون سیاہ ہون اور بیٹہتا ہو سیاہی مین یعنی سینہ اور پیٹ سیاہ ہو اور دیکہتا ہو سیاہی مین یعنی آنکہون کی گرد سیاہی ہو پس لائی گئی آنحضرت ایسا دنبہ تاکہ قربانی کرین ساتہ اوسکی فرمایا ای عائشہ رض لا آؤ تو چہری پہر فرمایا تیز کر اوسکو ساتہ پتہر کی پس تیز کی مین نی پہر لیا اوسکو اور پکڑا دنبی کو پس لٹایا اوسکو پہر ارادہ کیا ذبح اوسکی کا پہر کہا بسم اللہ آخر تک یعنی ذبح کرتا ہون ساتہ نام اللہ کی یا الٰہی قبول کر محمد سی اور آل محمد سی اور امت محمد سی پہر قربانی کی ساتہ اوسکی روایت کی یہ مسلم نی **ف** تیز کر اسکو مکروہ ہی تیز کرنا چہری کا سامنی جانور کی کہ ذبح کیا جاتا ہی اوسکو پہلی کہ حضرت عمر رض نی مارا ساتہ دری کی ایک شخص کو کہ کیا اوسنی یہ اور مکروہ ہی ذبح کرنا جانور کا سامنی دوسری جانور کی اور حضرت نی جو اسطرح کہکر ذبح کیا تو مراد اس سی شریک کرنا ہی ثواب مین امت کو نہ کہ قربانی سبکی طرف سی کی اسلیے کہ قربانی کرنا ایک بکری کا کئی کی طرف سی درست نہین ٭ ع **وَعَنْ** جَابِرٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَذْبَحُوا إِلَّا مُسِنَّةً إِلَّا أَنْ يَعْسُرَ عَلَيْكُمْ فَتَذْبَحُوا جَذَعَةً مِنَ الضَّأْنِ رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہی جابر سی کہ کہا فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نی نہ ذبح کرو مگر مسنہ کو مگر یہ کہ دشوار ہو تم پس ذبح کرو جذعہ دنبہ یا بہیڑ سی روایت کی یہ مسلم نی **ف** شرح اس حدیث کی تنقیح کی ہی بیان اوسکا یہ جب مذہب حنفی کی یہ ہی کہ مسنہ اونٹون مین وہ ہی کہ پوری پانچ برس کا ہوکر چہٹی مین شروع ہوا ہو اور گائی بیل بہینس مین وہ ہی کہ دو برس کا پورا ہوکر تیسری مین شروع ہوا ہو بکری اور دنبہ بہیڑ مین وہ ہی کہ ایک برس کا پورا ہوکر دوسری مین شروع ہوا ہو پس ان سب اقسام مین مسنہ ہونا شرط ہی قربانی کی لیی مگر دنبہ اور بہیڑ کا اگر جذعہ بہی ہو تو درست ہی اور جذعہ اوسکو کہتی ہین کہ چہ مہینی سی زیادہ ہو اور برس روز سی کم اور کہا بعضون نی کہ یہ اوس صورت مین درست ہی کہ فربہ ہو ایسا کہ اگر مسنہ مین ملجاوی تو مشتبہ ہو کہ یعنی معلوم نہ ہو کہ وہ مسنہ ہی اور اگر چہوٹا اور دبلا ہو درست نہین اور حدیث کی ظاہر عبارت سی یہ معلوم ہوتا ہی کہ اگر مسنہ بہم نہ پہونچی یا قیمت اوسکی میسر نہو تو جذعہ درست ہی اور نہین تو نہین لیکن فقہا کی نزدیک یہ محمول ہی استحباب پر یعنی مستحب یون ہین ہی کہ اگر مسنہ بہم پہونچی تو جذعہ نکری اور اگر بہم نہ پہونچی تو کری پس اگر میسر ہوتی ہوئی بہی جذعہ کریگا تو درست ہی ٭ ع ح ٭ **وَعَنْ** عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَعْطَاهُ غَنَمًا يَقْسِمُهَا عَلٰى صَحَابَتِهِ ضَحَايَا فَبَقِيَ عَتُودٌ فَذَكَرَهُ لِرَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ ضَحِّ بِهِ أَنْتَ وَفِي رِوَايَةٍ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ أَصَابَنِي جَذَعٌ قَالَ ضَحِّ بِهِ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہی عقبہ بن عامر سی یہ کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نی دیا اونکو ریوڑ بکریون کا کہ بانٹین اونکو اوپر صحابیون آنحضرت کی بطریق قربانی کی پس باقی رہا بعد تقسیم کی ایک بچہ بکری کا پس ذکر کیا اوسکو روبرو رسول خدا صلی اللہ کی پس فرمایا قربانی کر ساتہ اوسکی اور ایک روایت مین ہی کہ کہا مین نی یا رسول اللہ پہونچا مجکو ایک بچہ دنبہ کا فرمایا قربانی کر ساتہ اوسکی روایت کی یہ بخاری اور مسلم نی **ف** عتود کہتی ہین بکری کی بچہ کو کہ قوی ہو اور برس دن کا ہو اسمین دلیل ہی اوپر جائز ہونی قربانی کی ساتہ بکری کی بچہ کی کہ برس دن کا ہو اور یہی مذہب ہمارا ہی اور بعضون نی کہا ہی کہ عتود بکری کی بچہ کو کہتی ہین جو کہ چہ مہینی سی زیادہ کا ہو اس صورت مین یہ حکم مخصوص ساتہ عقبہ بن عامر کی ہی اور کو نہین درست اور جذعہ دنبی کا بچہ جو کہ چہ مہینی سی زیادہ کا ہو ٭ ع ح ٭ **وَعَنِ** ابْنِ عُمَرَ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَذْبَحُ وَيَنْحَرُ بِالْمُصَلّٰى رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ اور روایت ہی ابن عمر رض سی کہ کہا تہی نبی صلی اللہ علیہ وسلم ذبح کرتی اور نحر کرتی عیدگاہ مین روایت کی یہ بخاری نی **ف** معنی ذبح اور نحر کی باب صلوۃ العیدین کی پہلی فصل کی اخیر مین بیان ہو چکی ہین ٭

افضل ہی کرنا قربانیکا عیدگاہ مین ۔ع۔ وعن جابر ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال البقرۃ عن سبعۃ والجزور
عن سبعۃ رواہ مسلم وابوداود واللفظ لہٗ اور روایت ہی جابر سی یہ کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نی فرمایا کہ گائی سات کی طرف سی
کفایت کرتی ہی اور اونٹ بہی سات کی طرف سی روایت کی یہ مسلم اور ابوداودنی اور لفظ ہین ابوداود کی وعن ام سلمۃ قالت قال
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا دخل العشر واراد بعضکم ان یضحی فلا یمس من شعرہ وبشرہ شیئا وفی روایۃ
فلا یاخذن شعرا ولا یقلمن ظفرا وفی روایۃ من رای ھلال ذی الحجۃ واراد ان یضحی فلا یاخذ
من شعرہ ولا من اظفارہ رواہ مسلم اور روایت ہی ام سلمہ سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی جسوقت کہ آوی
اول دہا بقرعید کا اور ارادہ کری بعض تمہارا قربانی کرنیکا پس نہ دور کری بال اپنی اور ناخن اپنی ذرا بہی اور بیچ ایک روایت کی ہی پس نہ لیوی بال
اور نہ ترشواوی ناخن اور بیچ ایک روایت کی ہی کہ جو شخص کہ دیکہی چاند بقرعید کا اور ارادہ کری قربانی کا پس نہ لیوی بال اپنی اور نہ ناخن اپنی روایت
کی مسلم نی ف بال وغیرہ لینی کو منع فرمایا تا مشابہت ہو احرام والون کی ساتہ اور نہی یہان تنزیہی ہی پس نہ لینا بالون وغیرہ کا مستحب ہی اور خلاف
اسکا ترک اولی ہی اور امام شافعی کی نزدیک خلاف اسکا مکروہ ہی ۔ع۔ وعن ابن عباس قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
ما من ایام العمل الصالح فیہن احب الی اللہ من ھذہ الایام العشر قالوا یا رسول اللہ ولا الجہاد فی سبیل
اللہ قال ولا الجہاد فی سبیل اللہ الا رجل خرج بنفسہ ومالہ فلم یرجع من ذلک
بشیء رواہ البخاری اور روایت ہی ابن عباس سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی نہین
کوئی دن کہ عمل نیک اونمین بہت محبوب ہو طرف اللہ کی ان دس دنون سی کہ دہا بقرعید کا ہی کہا صحابہ نی یا رسول اللہ اور نہ جہاد بیچ راہ خدا کی
بیچ غیر ان ایام کی واقع ہو محبوب تر ہی طرف اللہ کی ان دنون کی اعمال سی فرمایا اور نہ جہاد بیچ راہ خدا کی یعنی وہ بہی ان دنون کی اعمال کی برابر
نہین مگر جہاد اوس شخص کا کہ نکلا ساتہ ذات اپنی کی اور مال اپنی کی پس نہ پہرا اونمین سی ساتہ کسی چیز کی روایت کی یہ بخاری نی ف یعنی اگر ایسا جہاد ہو
کہ جان و مال سب تلف ہو جاوی تو البتہ افضل اور محبوب تر ہی ان دنون کی اعمال سی اسلیے کہ ثواب ملتا ہی بقدر مشقت کی اور شاید کہ مراد یہ ہی کہ نیک
عمل کرنی ان دنون میں بہت محبوب ہین سوا اعمال رمضان کی اور دنون کی اعمال سی یا یہ کہ رمضان شریف کی اعمال احب ہین باعتبار فرض
روزی اور لیلۃ القدر ہونی کی اونمین اور اعمال اس دہہ کی احب ہین باعتبار ہونی عرفہ کی اور افعال حج کی اونمین ۔ع۔ مولانا

الفصل الثانی

فصل دوسرا عن جابر قال ذبح النبی صلی اللہ علیہ وسلم یوم النحر کبشین اقرنین املحین موجوئین فلما
وجہہما قال انی وجہت وجہی للذی فطر السموات والارض علی ملۃ ابراہیم حنیفا وما انا من المشرکین ان
صلاتی ونسکی ومحیای ومماتی للہ رب العلمین لا شریک لہ وبذلک امرت وانا من المسلمین اللہم منک ولک عن محمد و
امتہ بسم اللہ واللہ اکبر ثم ذبح رواہ احمد وابوداود وابن ماجۃ والدارمی وفی روایۃ لاحمد وابی داود والترمذی ذبح بیدہ وقال بسم اللہ
واللہ اکبر اللہم ھذا عنی وعمن لم یضح من امتی روایت ہی جابر سی کہ ذبح کری چاہی نبی صلی اللہ علیہ وسلم نی دن ذبح کی یعنی عید قربان کی
دو دنبہ سینگ والی ابلق خصی پس جبکہ روبہ قبلہ کیا اونکو کہا تحقیق مین متوجہ کرتا ہون منہ اپنا واسطی اوسکی کہ پیدا کیا آسمانون کو اور زمین کو در حالیکہ اوپر
دین ابراہیم کی ہون حالیکہ توحید کرنیوالی ہین اور نہین مین مشرکون سی تحقیق نماز میری اور تمام عبادتین میری اور زندگانی میری اور مرنا میرا خالص واسطی اللہ پروردگار
عالمون کی نہین کوئی شریک واسطی اوسکی اور ساتہ اوسی کی حکم کیا گیا ہون مین اور مین مسلمانون سی ہون یا الہی یہ قربانی تیری ہی عطا کی ہی اور

اور خالص تیری ہی رضا کی لیے ہی قبول کر محمد سے اور امت اوسکی سے ساتھ نام اللہ کی اور اللہ بہت بڑا ہے پھر ذبح کیا روایت کی یہ احمد اور ابو داؤد اور ابن ماجہ اور دارمی نے اور بیچ ایک روایت احمد اور ابو داؤد اور ترمذی کی یہ ہے کہ ذبح کیے حضرت نے ساتھ ہاتھہ اپنے کی اور کہا بسم اللہ واللہ اکبر یا الٰہی یہ میری طرف سے ہے اور اوسکی طرف سے ہے کہ نہیں قربانی کی امت میری مین سے **ف** مراد خصی سے وہ ہے کہ بیضے اوسکی کوٹ کر شہوت کی دور تہی یہ داخل نقصان کی نہیں بلکہ ایسا خصی فربہ ہوتا ہے اور گوشت اوسکا لذیذ ہوتا ہے اور نہیں مین مشرکون سے اختلاف کیا ہے علما نے کہ آیا نبی صلی اللہ علیہ وسلم پہلی نبوت کے کسکی شریعت پر عبادت کرتے تہے بعضون نے کہا ہے حضرت ابراہیم کی شریعت پر بعضون نے کہا ہے حضرت موسیٰ کی شریعت پر اور بعضے کہا ہے حضرت عیسیٰ کی شریعت پر اور صحیح یہ ہے کہ حضرتؐ کسی کی شریعت پر نہیں عبادت کرتے تہے بلکہ موافق اپنی فہم و الہام کے کرتے تہے یا ان تقدیر کرتے تہے اور نہیں عبادت کی بت کی کبہی اجماعًا اور عبادت اونکی غیر معلوم ہے ہمکو اور محمد سے اور امت اونکی سے یہ مشارکت یا تو محمول ثواب پر ہے یعنی حضرتؐ نے ثواب قربانی اپنی کی مین امت کو بہی شریک کیا یا محمول حقیقت پر ہے پس اس صورت مین یہ خصائص حضرتؐ کی سے ہے اور ظاہر تر یہ ہے کہ ایک دنبہ حضرتؐ نے اپنی طرف سے کیا اور ایک امت ضعیفہ کیطرف سے اور اس حدیث سے معلوم ہوا کہ مستحب ہے قربانی کرنی اپنے ہاتھہ سے اگر قادر ہو اوسپر اگرچہ عورت ہو

وَعَنْ حَنَشٍ قَالَ رَأَيْتُ عَلِيًّا يُضَحِّيْ بِكَبْشَيْنِ فَقُلْتُ لَهٗ مَا هٰذَا فَقَالَ اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَوْصَانِيْ اَنْ اُضَحِّيَ عَنْهُ فَاَنَا اُضَحِّيْ عَنْهُ رَوَاهُ اَبُوْدَاوٗدَ وَرَوَى التِّرْمِذِيُّ نَحْوَهٗ اور روایت ہے حنش سے کہ کہا دیکہا مین نے حضرت علیؓ کو کہ قربانی کرتے تہے دو دنبہ پس کہا مین نے واسطے اونکے کیا ہے یہ یعنی کافی تو ایک دنبہ ہے قربانی مین دو کیون کرتے ہو پس فرمایا حضرت علیؓ نے کہ تحقیق رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے وصیت فرمائی تہی مجکو یہ کہ قربانی کرون اونکی طرف سے یعنی بعد وفات اونکی کی پس مین قربانی کرتا ہون اونکی طرف سے روایت کی یہ ابو داؤد نے اور روایت کی ترمذی نے مانند اسکی **ف** حضرت علیؓ یا تو سوا قربانی اپنی کی دو دنبہ قربانی کرتے ہونگے حضرتؐ کیطرف سے یہی حضرتؐ دو کرتے تہے حالت حیات مین یا ایک اپنی طرف سے کرتے ہون اور ایک حضرتؐ کی طرف سے اور ظاہر یہ ہے کہ ہمیشہ کرتے ہون گے اور یہ حدیث دلالت کرتی ہے اسپر کہ جائز ہے قربانی کرنی میت کیطرف سے اور بعضے علما جائز نہیں کہتے کہا ابن مبارک نے کہ دوست رکہتا ہون یہ کہ تصدق دیا جاوے میت کیطرف سے اور قربانی نہ کیجاوے پس اگر قربانی کرے اوسکی طرف سے تو نہ کہاوے اوس سے کچہ اور تصدق دے بالکل ‎‎ ع

وَعَنْ عَلِيٍّ قَالَ اَمَرَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْ نَسْتَشْرِفَ الْعَيْنَ وَالْاُذُنَ وَاَنْ لَا نُضَحِّيَ بِمُقَابَلَةٍ وَلَا مُدَابَرَةٍ وَلَا شَرْقَاءَ وَلَا خَرْقَاءَ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَاَبُوْدَاوٗدَ وَالنَّسَائِيُّ وَالدَّارِمِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ وَانْتَهَتْ رِوَايَتُهٗ اِلٰى قَوْلِهٖ وَالْاُذُنَ اور روایت ہے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے کہا حکم کیا ہمکو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ کہ خوب دیکہین ہم قربانی کی آنکہہ اور کان کو کہ اوسمین ایسا نقصان نہو کہ بسبب اوسکی قربانی درست نہو اور یہ کہ نہ قربانی کرین ہم ساتھ اوس جانور کی کہ کٹا ہو کان اگلی طرف سے یا پچہلی طرف سے اور نہ اوس جانور کو کہ اوسکی کان چری ہوئی ہون لمبائی مین یا پہٹی ہون گول روایت کی یہ ترمذی اور ابو داؤد اور نسائی اور دارمی اور ابن ماجہ نے اور تمام ہوئی روایت ابن ماجہ کی تا قول اونکی والاذن **ف** نہیں جائز نزدیک شافعی کی قربانی کرنی ساتھ اوس بکری کی کہ کٹا ہو تہوڑا سا کان اوسکا اور نزدیک ابی حنیفہ کی جائز ہے اگر کٹا ہو کم آدہے سے کہا طحاوی نے کہ عمل کیا ہے شافعی نے اس حدیث پر اور جو کچہ کہ ابو حنیفہ نے کہا ہے وہ خوب بات ہے اسلیے کہ عمل ہو جاتی ہے ساتھ اوسکی تطبیق درمیان اس حدیث کی اور حدیث قتادہ کی کہ کہا سنا مین نے ابن کلیب سے کہ کہا سنا مین نے حضرت علیؓ سے کہ فرماتے تہے منع کیا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے عضباء قرن اور اذن سے کہا قتادہ نے پس کہا مین نے سعید بن مسیب سے کہ کیا ہے عضباء اذن کہا وہ کہ کٹا ہو جسکا آدہا کان یا آدہے سے زیادہ انتہی اور حاصل مذہب حنفی کا یہ ہے کہ نہیں جائز ہے قربانی کرنی ساتھ جانور کان کٹی کی سب کٹا ہو یا اکثر یعنی آدہے

زیادہ اوسکا آدہا کٹا ہوا ہو نہیں خلاف ہی اور نہیں جائز ہی وہ کہ جسکی کان خاص نہون اور نہ دم کٹا اور ناک کٹا اور پکٹی کٹا اور اعتبار کیا جاتا ہی تہائی کا
بہی جو کچہ اعتبار کیا جاتا ہی کان مین یعنی آدہی سی کم دم وغیرہ کٹی ہو تو درست ہی اور نہیں تو نہین اور نہیں جائز وہ کہ خشک ہون تہن اوسکی
اور نہ وہ کہ جسکی ایک آنکہہ کی روشنی بالکل جاتی رہی یا اکثر جاتی رہی اور نہ دبلا کہ جسکی گودہ نہو اور نہ خارشتی اور نہ لنگڑا ایسا کہ نہ جا سکی جگہ
قربانی تک اور نہ ایسا بیمار کہ گہانس نہ کہا سکی اور نہ بے دانت والا کہ گہانس نہ کہا سکی اور نہ نجاست خور اور جائز ہی وہ کہ پہٹ جاوی کان
اوسکا طول مین یا جانب منہ اوسکی سی اور لٹکتا ہو یا پیٹہہ ہرا ہو پیچہی اوسکی سو ایسی نہی حدیث مین تنزیہی ہی + ع + **وعنه**
قَالَ نَهَى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْ نُّضَحِّيَ بِاَعْضَبِ الْقَرْنِ وَالْاُذُنِ رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ
اور روایت ہی اونہیں سی کہا منع کیا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی یہ کہ قربانی کرین ہم سا تہ سینگ ٹوٹی کی اور کان کٹی کی روایت کی یہ ابن ماجہ نی
ف مذہب ابو حنیفہ کی مین جائز ہی قربانی ساتہ اوس جانور کی کہ سینگ نہون یا ٹوٹی ہون یا خول اوسکا اوتر گیا ہو پس حدیث مین نہی تنزیہی ہی ع
وعن الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سُئِلَ مَاذَا يُتَّقٰى مِنَ الضَّحَايَا فَاَشَارَ بِيَدِهٖ فَقَالَ
اَرْبَعًا الْعَرْجَاءُ الْبَيِّنُ ظَلْعُهَا وَالْعَوْرَاءُ الْبَيِّنُ عَوَرُهَا وَالْمَرِيْضَةُ الْبَيِّنُ مَرَضُهَا وَالْعَجْفَاءُ الَّتِيْ لَا تُنْقِيْ رَوَاهُ مَالِكٌ وَاَحْمَدُ
وَالتِّرْمِذِيُّ وَاَبُوْ دَاوٗدَ وَالنَّسَائِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ وَالدَّارِمِيُّ اور روایت ہی براء بن عازب سی یہ کہ تحقیق رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم
پوچہی گئی کہ کونسا جانور لائق قربانی کی نہیں پس اشارہ کیا ساتہ انگلیون ہاتہہ اپنی کی پس فرمایا چار طرح کی جانور لائق قربانی کی نہیں ایک تو
لنگڑا کہ ظاہر ہو لنگڑا پن اوسکا یعنی جو چل نسکی اور دوسرا کانا کہ ظاہر ہو کانا پن اوسکا یعنی ایک آنکہہ سی بالکل نہ دکہائی دیتی ہو یا آدہی سی زیادہ
بینائی تہو اور تیسرا بیمار کہ ظاہر ہو بیماری اوسکی یعنی جو کہ گہانس نہ کہا سکی اور چوتہا دبلا کہ نہو گودا ہڈیون مین روایت کی یہ مالک اور احمد اور
ترمذی اور ابو داود اور نسائی اور ابن ماجہ اور دارمی نی **وعن** اَبِيْ سَعِيْدٍ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
يُضَحِّيْ بِكَبْشٍ اَقْرَنَ فَحِيْلٍ يَنْظُرُ فِيْ سَوَادٍ وَيَاْكُلُ فِيْ سَوَادٍ وَيَمْشِيْ فِيْ سَوَادٍ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَاَبُوْ دَاوٗدَ وَالنَّسَائِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ
اور روایت ہی ابی سعید سی کہ کہا تہی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم قربانی کرتی ساتہ دنبہ سینگ دار فربہ کی دیکہتا تہا سیاہی مین یعنی آنکہون
کی گرد سیاہی تہی اور کہاتا تہا سیاہی مین یعنی منہ بہی سیاہ تہا اور چلتا تہا سیاہی مین یعنی پانون بہی سیاہ تہی روایت کی یہ ترمذی اور ابو داود
اور نسائی اور ابن ماجہ نی **ف** کہا ہی علماء نی کہ مستحب ہی قربانی کرنی ساتہ جانور فربہ کامل تر کی یہانتک کہ قربانی کرنی ساتہ بکری نر کی
افضل ہی دو بکریون دبلی سی اور بہت گوشت کی افضل ہی کم گوشت کی سی مگر یہ کہ ہو گوشت برا یعنی اگر بہت گوشت دبلی کا گوشت ہو تو افضل نہیں ع
وعن مُجَاشِعٍ مِنْ بَنِيْ سُلَيْمٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَقُوْلُ اِنَّ الْجَذَعَ يُوَفِّيْ مِمَّا يُوَفِّيْ مِنْهُ الثَّنِيُّ رَوَاهُ اَبُوْ دَاوٗدَ وَالنَّسَائِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ
اور روایت ہی مجاشع سی کہ بنی سلیم مین تہا ہی یہ کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم تہی فرماتی تحقیق جذع یعنی دنبہ یا بہیڑ کہ زیادہ ہو چہہ مہینی سی کفایت
کرتا ہی اوس چیز سی کہ کفایت کرتی ہی اوس سی ثنی روایت کی یہ ابو داود اور نسائی اور ابن ماجہ نی **ف** یعنی جائز ہی قربانی کرنی ساتہ جذع کے
مانند قربانی کرنی کی ساتہ بکری کی کہ برس دن سی زیادہ ہو ثنی بکریون مین وہ ہی کہ برس دن پورا کر کی دوسری مین لگی اور بیل گائی مین
وہ ہی کہ دو برس پوری کر کی تیسری مین لگی اور اونٹ مین وہ ہی کہ پانچ برس پوری کر کی چہٹی مین لگی + ع + مولانا **وعن**
اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ نِعْمَتِ الْاُضْحِيَّةُ الْجَذَعُ مِنَ الضَّاْنِ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ
روایت ہی ابی ہریرہ سی کہ کہا سنا مین نی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سی کہ فرماتی تہی اچہا ہی قربانی مین جذع دنبہ سی یعنی بچہ چہہ مہینی کا

روایت کی یہ ترمذی نے ف تعریف کی حضرت نے جذع کی تاکہ جانیں لوگ کہ جائز ہے قربانی ساتھ اوسکی یعنی جائز ہے قربانی ساتھ اوس کی بھیڑ جذع بکری کی + ع + وعن ابن عباس قال كنا مع رسول الله صلى الله عليه وسلم في سفر فحضر الاضحى فاشتركنا في البقرة سبعة وفي البعير عشرة رواه الترمذي والنسائي وابن ماجة وقال الترمذي هذا حديث حسن غريب

اور روایت ہے ابن عباس سے کہ کہا تھے ہم ساتھ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی سفر میں پس آئی عید قربان پس شریک ہوئے ہم گائے میں سات اور اونٹ میں دس روایت کی یہ ترمذی اور نسائی اور ابن ماجہ نے اور کہا ترمذی نے یہ حدیث حسن غریب ہے ف اسحق بن راہویہ نے عمل کیا ہے اسپر کہ اونکے نزدیک ایک اونٹ میں دس آدمیوں کو شریک ہونا قربانی کے لیے جائز ہے اور اور علماء کے نزدیک یہ منسوخ ہے ساتھ اوس حدیث کی کہ اوپر گذری کہ گائے سات کی طرف سے اور اونٹ بھی سات کی طرف سے + ع + وعن عائشة قالت قال رسول الله صلى الله عليه وسلم ما عمل ابن آدم من عمل يوم النحر احب الى الله من اهراق الدم وانه ليأتي يوم القيامة بقرونها واشعارها واظلافها وان الدم ليقع من الله بمكان قبل ان يقع بالارض فطيبوا بها نفسا رواه الترمذي وابن ماجة

اور روایت ہے عائشہ رض سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے نہیں کیا ابن آدم نے کوئی عمل دن نحر کی کہ محبوب تر ہو نزدیک اللہ کی جاری کرنی خون کی سے اور تحقیق وہ جانور ذبح کیا ہوا آویگا دن قیامت کی ساتھ سینگوں اور بالوں اور کھروں اپنے کی اور تحقیق خون قربانی کا البتہ قبول ہوتا ہے جناب الہی میں پہلے اس سے کو گرے بیچ زمین کے یعنی نزدیک قصد کرنی ذبح کی پس خوش کرو ساتھ اوسکی نفسوں کو روایت کی یہ ترمذی اور ابن ماجہ نے ف کہا زین العرب نے کہ معنی یہ ہیں کہ افضل عبادتوں میں دن عید کی بہانا خون قربانیکا ہے اور وہ آویگی دن قیامت کی جیسی کہ تھی دنیا میں بغیر نقصان کسی چیز کی تاکہ ہو بدلہ اوسکی ہر عضو کا اور ہو سواری اوسکی پل صراط پر اور پس خوش کرو یعنی جب جانا تمنے کہ اللہ تعالی قبول کرتا ہے اوسکو اور بدلہ دیتا ہے اوسپر ثواب بہت پس چاہیے کہ ہوں نفس تمہارے ساتھ قربانی کی خوش نہ کراہت کرنیوالے واسطے اوسکی + ع + وعن ابي هريرة قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم ما من ايام احب الى الله ان يتعبد له فيها من عشر ذي الحجة يعدل صيام كل يوم منها بصيام سنة وقيام كل ليلة منها بقيام ليلة القدر رواه الترمذي وابن ماجة وقال الترمذي اسناده ضعيف

اور روایت ہے ابی ہریرہ رض سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے نہیں کوئی دن کہ زیادہ ہو محبوب طرف اللہ تعالی کی عبادت کرنی اونمیں دس دن ذیحجہ کی سے برابر کیے جاتی ہیں روزے ہر دن کی اونمیں سے ساتھ روزوں برس دن کی اور قیام ہر شب کا اون میں سے برابر قیام شب قدر کی روایت کی یہ ترمذی اور ابن ماجہ نے اور کہا ترمذی نے اسناد اس حدیث کی ضعیف ہے ف یعنی عبادت کرنی اس دہہ میں محبوب تر ہے عبادت کرنی سے اور دنوں میں جو عبادت کہ ہو خصوصا قربانی کرنی کہ افضل اور محبوب تر اور عملوں سے ہے اور روزے ہر دن کی اونمیں سے یعنی اول ذیحجہ سے عرفہ تک اور اس عشرہ کی افضل ہونے کا بیان پہلی فصل کی اخیر میں گذر چکا ہے + ع +

الفصل الثالث

فصل تیسرے عن جندب بن عبد الله قال شهدت الاضحى يوم النحر مع رسول الله صلى الله عليه وسلم فلم يعد ان صلى وفرغ من صلاته سلم فاذا هو يرى لحم اضاحي قد ذبحت قبل ان يفرغ من صلاته فقال من كان ذبح قبل ان يصلي او نصلي فليذبح مكانها اخرى وفي رواية قال صلى النبي صلى الله عليه وسلم يوم النحر ثم خطب ثم ذبح وقال من كان ذبح قبل ان يصلي او نصلي فليذبح اخرى مكانها ومن لم يذبح فليذبح باسم الله متفق عليه

اور روایت ہی جندب بن عبداللہ سی کہ کہا حاضر ہوا مین عید قربان مین کہ دن نحر کا ہی یعنی قربانیکا ساتہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی پس نہ تجاوز کیا نماز پڑہنی سی اور فارغ ہوئی نماز اپنی کی سی اور سلام پہیرنی سی یعنی نہ تجاوز کیا نماز سی طرف خطبہ کی پس ناگہان دیکہا گوشت قربانیونکو کہ تحقیق ذبح کی گئین پہلی اس سی کہ فارغ ہون نماز اپنی سی پس فرمایا جسنی کہ ذبح کیا پہلی اسی کہ نماز پڑہی یا فرمایا نماز پڑہین ہم پس چاہیے کہ ذبح کری جگہ اوسکی اور اور ایک روایت مین ہی کہ کہا جندب نی کہ نماز پڑہی نبی صلی اللہ علیہ وسلم نی دن عید قربان کی پہر خطبہ فرمایا پہر ذبح کیا اور فرمایا جو کوئی ذبح کری پہلی اس سی کہ نماز پڑہی یا فرمایا پہلی اس سی کہ نماز پڑہین ہم پس چاہیے کہ ذبح کری جگہ اوسکی اور جسنی کہ نہ ذبح کیا پس چاہیے کہ ذبح کری ساتہ نام اللہ کی روایت کی یہ بخاری اور مسلم نی **وعن** نَافِعٍ اَنَّ ابْنَ عُمَرَ قَالَ اَلْاَضْحٰى يَوْمَانِ بَعْدَ يَوْمِ الْاَضْحٰى رَوَاهُ مَالِكٌ وَقَالَ بَلَغَنِي عَنْ عَلِيِّ بْنِ اَبِي طَالِبٍ مِثْلُهُ اور روایت ہی نافع سی یہ کہ ابن عمر نی کہا کہ قربانی کی دو دن ہین پیچہی دن نحر کی روایت کی مالک نی اور کہا مالک نی کہ پہونچا مجکو علی بن ابیطالب سی مانند اسکی **ف** اسی پر عمل ہی امام ابوحنیفہ اور مالک اور احمد رحمہم اللہ کا کہ کہا اونہون نی تمام ہوتا ہی وقت قربانی کا دن پیچہی بارہوین تاریخ کی اور کہا شافعی نی تیرہوین تک اور یہ حدیث حجہ ہی اونپر ع **وعن** ابْنِ عُمَرَ قَالَ اَقَامَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْمَدِيْنَةِ عَشْرَ سِنِيْنَ يُضَحِّيْ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ اور روایت ہی ابن عمر سی کہ کہا ٹہہری رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم مدینہ مین دس برس قربانی کرتی تہی یعنی ہر سال روایت کی یہ ترمذی نی **ف** ہمیشہ کرنا حضرت کا قربانی کو دلیل ہی وجوب ہونی اوسکی کی ع

وعن زَيْدِ بْنِ اَرْقَمَ قَالَ قَالَ اَصْحَابُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ مَا هٰذِهِ الْاَضَاحِيُّ قَالَ سُنَّةُ اَبِيْكُمْ اِبْرَاهِيْمَ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالُوْا فَمَا لَنَا فِيْهَا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ بِكُلِّ شَعْرَةٍ حَسَنَةٌ قَالُوْا فَالصُّوْفُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ بِكُلِّ شَعْرَةٍ مِنَ الصُّوْفِ حَسَنَةٌ رَوَاهُ اَحْمَدُ وَابْنُ مَاجَةَ اور روایت ہی زید بن ارقم سی کہ کہا کہا اصحاب رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی نی ای رسول خدا کی کیا ہی یہ قربانی فرمایا طریقہ ہی تمہاری باپ ابراہیم کا اونپر سلام ہو جو عرض کیا صحابہ نی پس کیا ثواب ہی واسطی ہماری بیچ انکی ای رسول خدا کی فرمایا بدلی ہر بال کی نیکی ہی یعنی گائی اور بکری کی قربانی کرنی مین کہ اونکی بال ہوتی ہین عرض کیا صحابہ نی پس صوف ای رسول خدا کی یعنی دنبی اور بہیڑ اور اونٹ کی پشم کی بدلی کیا ثواب ملتا ہی فرمایا بدلی ہر بال کی پشم مین سی ایک نیکی روایت کی یہ احمد اور ابن ماجہ نی

باب العتیرة

باب ہی عتیرہ کی بیان مین معنی عتیرہ کی آگی بیان ہونگی

الفصل الاول

فصل پہلی **عن** اَبِيْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا فَرَعَ وَلَا عَتِيْرَةَ قَالَ وَالْفَرَعُ اَوَّلُ نِتَاجٍ كَانَ يُنْتَجُ لَهُمْ كَانُوْا يَذْبَحُوْنَهُ لِطَوَاغِيْتِهِمْ وَالْعَتِيْرَةُ فِيْ رَجَبٍ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ روایت ہی ابی ہریرہ رض سی نقل کی پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم سی کہ فرمایا نہین فرع اسلام مین اور نہ عتیرہ کہا ابو ہریرہ رض نی فرع پہلا بچہ جانور کا پیدا ہوتا کافرون کی یہان ذبح کرتی اوسکو واسطی بتون اپنی کی اور عتیرہ وہ جانور کہ ذبح کرتی رجب مین روایت کی یہ بخاری اور مسلم نی **ف** فرع اول بچہ جانور کا کہ جو پیدا ہوتا ذبح کرتی اوسکو واسطی بتون اپنی کی جاہلیت مین اور مسلمان بہی کیا کرتی تہی ابتدای اسلام مین واسطی اللہ تعالی کی پہر منسوخ ہوا اور منع کیا گیا اوس سی واسطی مشابہت کفار کی اور عتیرہ کہتی ہین بکری کو کہ ذبح کی جاتی رجب کی اول مین تقرب حاصل کرتی تہی ساتہ اوسکی اہل جاہلیت اور مسلمان بہی ابتدای اسلام مین یعنی کافر بتون کی لیی کرتی تہی اور مسلمان اللہ تعالی کی لیی پہر منسوخ ہوا اور بعضون نی کہا نہی کہ اسی لیی تہی کہ وہ اپنی بتون کی لیی ذبح کرتی تہی اور اگر اللہ تعالی کی لیی کری جائز ہی انتہی ظاہر یہ ہی کہ نہی عام ہی واسطی مشابہت بت پرستون کی ع

الفصل الثانی

فصل دوسری **عن** مِخْنَفِ بْنِ سُلَيْمٍ

قَالَ كُنَّا وُقُوْفًا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِعَرَفَةَ فَسَمِعْتُهٗ يَقُوْلُ يَا اَيُّهَا النَّاسُ اِنَّ عَلٰى كُلِّ اَهْلِ بَيْتٍ فِيْ كُلِّ عَامٍ اُضْحِيَّةً وَعَتِيْرَةً هَلْ تَدْرُوْنَ مَا الْعَتِيْرَةُ هِيَ الَّتِيْ تُسَمُّوْنَهَا الرَّجَبِيَّةَ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَاَبُوْدَاوُدَ وَالنَّسَائِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ ضَعِيْفُ الْاِسْنَادِ وَقَالَ اَبُوْدَاوُدَ وَالْعَتِيْرَةُ مَنْسُوْخَةٌ اور روایت ہی مخنف بن سلیم سی کہ کہا تھی ہم ٹھیرنی والی ساتھ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی عرفات مین یعنی بیچ حجۃ الوداع کی پس سنا مین نی حضرت کو کہ فرماتی تھی ای لوگون تحقیق ہر گھر والی پر ہر سال مین قربانی کرنی واجب ہی اور عتیرہ کرنا کیا جانتی ہو تم کیا ہی عتیرہ وہ وہ ہی کہ نام رکھتی ہو اوسکا رجبیہ روایت کی یہ ترمذی اور ابوداود اور نسائی اور ابن ماجہ نی اور کہا ترمذی نی یہ حدیث غریب ہی ضعیف الاسناد اور کہا ابوداود نی عتیرہ منسوخ ہی

الفصل الثالث

فصل تیسری عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اُمِرْتُ بِيَوْمِ الْاَضْحٰى عِيْدًا جَعَلَهُ اللّٰهُ لِهٰذِهِ الْاُمَّةِ قَالَ لَهٗ رَجُلٌ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَرَاَيْتَ اِنْ لَّمْ اَجِدْ اِلَّا مَنِيْحَةً اُنْثٰى اَفَاُضَحِّيْ بِهَا قَالَ لَا وَلٰكِنْ خُذْ مِنْ شَعْرِكَ وَاَظْفَارِكَ وَتَقُصُّ شَارِبَكَ وَتَحْلِقُ عَانَتَكَ فَذٰلِكَ تَمَامُ اُضْحِيَّتِكَ عِنْدَ اللّٰهِ رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ وَالنَّسَائِيُّ روایت ہی عبداللہ بن عمرو سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی حکم کیا گیا مین بیچ دن عید قربان کی یہ کہ ٹھیراؤن مین اوسکو عید مقرر کیا ہی اوسکو اللہ نی عید واسطی اس امت کی عرض کیا واسطی حضرت کی ایک شخص نی ای رسول خدا کی خبر دو مجکو اگر نہ پاؤن مین مگر منیحہ مادہ کیا قربانی کرون مین اوسکو فرمایا کہ نہین ولیکن دور کر تو بال اپنی اور ناخن اپنی اور کتروا تو لبین اپنی اور مونڈ تو بال زیر ناف اپنی کی پس یہ ہی پوری قربانی تیری نزدیک خدا کی یعنی ثواب قربانی کا ملیگا روایت کی یہ ابوداود اور نسائی نی **ف** منیحہ مشتق ہی منح سی بمعنی عطا کی عرب مین عادت تھی کہ اونٹنی دودہ والی محتاجونکو دیتی تھی کہ ساتھ دودہ اور پشم اور بچون اوسکی کی فائدہ اوٹھاوین وقت احتیاج تک اور بعد حاجت روائی کی پھیر دین اوسکو منیحہ کہتی تھی پس اوس شخص کی پاس اسطرح کا جانور تھا اونی اجازت اوسکی قربانی کرنیکی چاہی حضرت نی اوسکو منع فرمایا اسلیے کہ اوسکی پاس کوئی چیز سوای اوسکی نتھی کہ انتفاع اوٹھاتا اوسکی پیر ظاہر حدیث سی معلوم ہوتا ہی کہ قربانی واجب ہی مگر عاجز پر نہین اور یہی لوگ کہا ہی ایک جماعت نی سلف کی کہ واجب تھا قربانی کرنا تنگدست پر بھی اور جمہور کی نزدیک تنگدست پر مستحب ہی کرنا قربانی کا اور کہا ابوحنیفہ نی کہ نہین واجب ہی مگر اوس پر کہ مالک ہو نصاب کا اور جمہور کی نزدیک سنت موکدہ ہی + ع +

باب صلوٰۃ الخسوف

باب ہی بیچ بیان نماز خسوف کی **ف** مشہور لغت مین یہ ہی کہ خسوف کہتی ہین چاندگہن کو اور کسوف کہتی ہین سورج گہن کو اور اس باب مین سب حدیثین سورج گہن ہی کی آئی ہین سوای دوسری حدیث کی کہ وہ محتمل ہی چاندگہن کو پس اولی تھا کہ کہتا مؤلف لفظ کسوف کا بدلی خسوف کی اور بعضون نی لفظ کسوف کا دونون جگہ استعمال کیا ہی چاندگہن مین بھی اور سورج گہن مین بھی اور بعضون نی اسیطرح لفظ خسوف کو دونون جگہ استعمال کیا ہی اور نماز سورج گہن کی سنت ہی نزدیک جمہور علماء کی بلااختلاف اور ہماری نزدیک نماز سورج گہن کی دو رکعت ہین جماعت سی بغیر خطبہ کی اور چاندگہن مین جماعت نہین ہر ایک مرد اکیلا پڑہی اور نزدیک شافعی کی دونون ساتھ جماعت اور خطبہ کی ہین + ع ح +

الفصل الاول

فصل پہلی عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ اِنَّ الشَّمْسَ خَسَفَتْ عَلٰى عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَبَعَثَ مُنَادِيًا اَلصَّلٰوةُ جَامِعَةٌ فَتَقَدَّمَ فَصَلّٰى اَرْبَعَ رَكَعَاتٍ فِيْ رَكْعَتَيْنِ وَاَرْبَعَ سَجَدَاتٍ قَالَتْ عَائِشَةُ مَا رَكَعْتُ رُكُوْعًا قَطُّ وَلَا سَجَدْتُ سُجُوْدًا قَطُّ كَانَ اَطْوَلَ مِنْهُ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ روایت ہی عائشہ رضی اللہ عنہا سی کہ کہا تحقیق سورج گہنا بیچ زمانی

رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی یعنی بعد ہجرت کی پس بہیجا ایک پکارنیوالی کو کہ پکارتی نماز جمعہ کر نیوالی ہی پاس آگی بڑہی حضرت پس پڑہی نماز چار رکوع کیے دو رکعت مین اور چار سجدی کیی کہا عائشہ رضی اللہ عنہا نی نہین رکوع کیا مین نی کوئی رکوع کبہی اور نہ سجدہ کیا مین نی کوئی سجدہ کبہی کہ ہو دراز اوس رکوع اور سجود سی کہ نماز خسوف مین کیا مین نی یعنی یہ سب سی دراز تہی روایت کی یہ بخاری اور مسلم نی **ف** سنت ہی پکارنا ان الفاظ سی الصلوٰۃ جامعۃ خصوصا جبکہ لوگ جمع نہوئی ہون اور اجماع ہی علما کا اسپر کہ پڑہی جاوی یہ نماز جماعت سی مسجد جامع مین یا عیدگاہ مین اور نہ پڑہی جاوی اوقات مکروہہ مین اور چار رکوع اور چار سجدی یعنی ہر رکعت مین دو دو رکوع کیی اور دو دو سجدی اور امام ابو حنیفہ کی نزدیک ہر رکعت مین ایک ایک ہی رکوع ہی مثل اور نمازون کی دلیل اونکی کئی حدیثین ہین کہ اونسی ایک ایک ہی رکوع ثابت ہوتا ہی بلکہ ایک حدیث قولی بہی وارد ہوئی ہی اور جہان قول اور فعل جمع ہوتی ہین تو قول کو مقدم رکہتی ہین فعل پر + ع + **وعنہا** قَالَتْ جَهَرَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي صَلٰوةِ الْخُسُوْفِ بِقِرَاءَتِهٖ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہی اونہین عائشہ رضی اللہ عنہا سی کہ کہا پکار کر پڑہی حضرت نبی صلی اللہ علیہ وسلم نی نماز خسوف مین یعنی چاند گہن مین قراءۃ اپنی روایت کی یہ بخاری اور مسلم نی **وعن** عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبَّاسٍ قَالَ انْخَسَفَتِ الشَّمْسُ عَلٰى عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَصَلّٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالنَّاسُ مَعَهٗ فَقَامَ قِيَامًا طَوِيْلًا نَحْوًا مِّنْ قِرَاءَةِ سُوْرَةِ الْبَقَرَةِ ثُمَّ رَكَعَ رُكُوْعًا طَوِيْلًا ثُمَّ رَفَعَ فَقَامَ قِيَامًا طَوِيْلًا وَهُوَ دُوْنَ الْقِيَامِ الْاَوَّلِ ثُمَّ رَكَعَ رُكُوْعًا طَوِيْلًا وَهُوَ دُوْنَ الرُّكُوْعِ الْاَوَّلِ ثُمَّ رَفَعَ ثُمَّ سَجَدَ ثُمَّ قَامَ فَقَامَ قِيَامًا طَوِيْلًا وَهُوَ دُوْنَ الْقِيَامِ الْاَوَّلِ ثُمَّ رَكَعَ رُكُوْعًا طَوِيْلًا وَهُوَ دُوْنَ الرُّكُوْعِ الْاَوَّلِ ثُمَّ رَفَعَ فَقَامَ قِيَامًا طَوِيْلًا وَهُوَ دُوْنَ الْقِيَامِ الْاَوَّلِ ثُمَّ رَكَعَ رُكُوْعًا طَوِيْلًا وَهُوَ دُوْنَ الرُّكُوْعِ الْاَوَّلِ ثُمَّ رَفَعَ ثُمَّ سَجَدَ ثُمَّ انْصَرَفَ وَقَدْ تَجَلَّتِ الشَّمْسُ فَقَالَ اِنَّ الشَّمْسَ وَالْقَمَرَ اٰيَتَانِ مِنْ اٰيَاتِ اللّٰهِ لَا يَخْسِفَانِ لِمَوْتِ اَحَدٍ وَّلَا لِحَيَاتِهٖ فَاِذَا رَاَيْتُمْ ذٰلِكَ فَاذْكُرُوا اللّٰهَ قَالُوْا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ رَاَيْنَاكَ تَنَاوَلْتَ شَيْئًا فِيْ مَقَامِكَ هٰذَا ثُمَّ رَاَيْنَاكَ تَكَعْكَعْتَ فَقَالَ اِنِّيْ رَاَيْتُ الْجَنَّةَ فَتَنَاوَلْتُ مِنْهَا عُنْقُوْدًا وَلَوْ اَخَذْتُهٗ لَاَكَلْتُمْ مِنْهُ مَا بَقِيَتِ الدُّنْيَا وَرَاَيْتُ النَّارَ فَلَمْ اَرَ كَالْيَوْمِ مَنْظَرًا قَطُّ اَفْظَعَ وَرَاَيْتُ اَكْثَرَ اَهْلِهَا النِّسَاءَ قَالُوْا بِمَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ بِكُفْرِهِنَّ قِيْلَ يَكْفُرْنَ بِاللّٰهِ قَالَ يَكْفُرْنَ الْعَشِيْرَ وَيَكْفُرْنَ الْاِحْسَانَ لَوْ اَحْسَنْتَ اِلٰى اِحْدٰهُنَّ الدَّهْرَ ثُمَّ رَاَتْ مِنْكَ شَيْئًا قَالَتْ مَا رَاَيْتُ مِنْكَ خَيْرًا قَطُّ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہی عبد اللہ بن عباس سی کہ کہا گہا آفتاب بیچ زمانی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی پس نماز پڑہی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی اور لوگوں بیچ ساتہ اونکی پس کہڑی ہوئی کہڑا ہونا دراز قریب پڑہنی سورہ بقرہ کی یعنی اتنی دیر کہڑی رہی کہ اوسمین سورہ بقرہ پڑہ سکین پہر رکوع کیا رکوع دراز پہر اوٹہی پس کہڑی رہی کہڑی رہنا دراز اور وہ کہڑی رہنا کم تہا کہڑی رہنی پہلی سی پہر رکوع کیا رکوع دراز اور وہ رکوع کم تہا پہلی رکوع سی پہر اوٹہی پہر سجدہ کیا پہر کہڑی ہوئی پس کہڑی رہی کہڑی رہنا دراز اور وہ کم تہا پہلی کہڑی رہنی سی پہر رکوع کیا رکوع دراز اور وہ تہا کم پہلی رکوع سی پہر کہڑی ہوئی پس کہڑی رہی کہڑی رہنا دراز اور وہ کم تہا پہلے کہڑے رہنے سے پہر رکوع کیا رکوع لنبا اور وہ کم تہا پہلی رکوع سی پہر اوٹہی پہر سجدہ کیا پہر پہری نماز سی یعنی بعد التحیات وسلام کی اوس حال مین کہ تحقیق روشن ہوا تہا سورج پس فرمایا تحقیق سورج اور چاند دو نشانیان ہین نشانیون خدا کی سی نہین گہتی یہ دونون واسطی مرنی کسی کی اور نہ پیدا ہونی کسی کی پس جبکہ دیکہو تم یہ پس یاد کرو اللہ کو کہا صحابہ نی ای رسول خدا کی دیکہا ہمنی آپ کو کہ قصد کیا آپ نی لینی ایک چیز کا بیچ جگہ اپنی کی کہ یہ ہی یعنی نماز کی جگہ پہر کیا ہی

آپ کو کہ پیچہے ہٹتے ہیں فرمایا تحقیق دیکہی مین نے بہشت یعنی جبکہ دیکہو تم مجکو آگے بڑہتے ہیں پس قصد کیا مین نے لینے خوشہ انگور کا اونسین سے اور
اگر لیتا مین اوسکو البتہ کہاتے تم اوسین سے جب تک کہ رہتی دنیا اور دیکہا مین نے دوزخ کو یعنی جبکہ دیکہا تمنے مجکو پیچہے ہٹتے اوسوقت دوزخ
سامنے لائی گئی تہی پس ڈر ہین کہ پہونچے مجکو گرمی اوسکی پس نہین دیکہی مین نے مانند آج کے دن کی کوئی جگہ دیکہنی کی کبہی بہت ہولناک اور
دیکہین مین نے اکثر رہنے والے اوسکے عورتین پس کہا صحابہ نے ساتہ کس سبب کے یا رسول اللہ فرمایا بسبب کفر اونکے کہا گیا کفر کرتی ہین ساتہ
اللہ کے فرمایا کفران نعمت کرتی ہین خاوند کا اور کفران کرتی ہین احسان کا اگر نیکی کرے تو طرف ایک کے اونمین سے مدت تک پہر دیکہے تجہسے
کچہ چیز برخلاف مرضی اپنی کے کہے نہین دیکہی مین نے تجہسے نیکی کبہی روایت کی یہ بخاری اور مسلم نے **ف** نشانیان ہین نشانیون قدرت سے
یعنی یہ نشانیان ہین اوسپر کہ پیدا کی گئی ہین تابعدار خداتعالی کے نہین انکو قدرت کسی کی نفع اور ضرر کی اور نہین قدرت اپنی سے کچہ
دفع کرنے کی پس کیونکر بعضی آدمیون نے انکو معبود ٹہرایا ہے آگے اسکے دفع فرمایا اعتقاد اہل جاہلیت کو کہ خسوف اور کسوف سبب جاتے رہنے کی
ہوتی ہین مانند مرنے کسی بزرگ کے اور ضرر عام کے یعنی قحط وغیرہ کے پس آگاہ فرمایا حضرت نے کہ یہ سب باطل ہے اور یاد کرو اللہ کو یعنی نماز پڑہو
گہن کی اگر وقت کراہیت نماز کا نہو اور اگر وقت کراہیت کا ہو تسبیح و تہلیل و تکبیر و استغفار وغیرہ کرو اور یہ امر استحباب کے لیے ہے اسلیے کہ نماز کسوف کی
سنت ہے بالاتفاق اور کہاتے جبتک دنیا رہتی اسطرح کہ جو دانہ کہاتے اوسکی جگہ اور دانا پیدا ہو جاتا جیسے کہ خاصیت میوون بہشت کی ہے
اور سبب نہ لینے حضرت کا اوس میوہ کو یہ تہا کہ اگر لیتے اوسکو اور دیکہتے اوسکو لوگ ایمان بالغیب نرہتا ع + **وعن** عائشة رضي الله عنها نحو
حديث ابن عباس وقالت ثم سجد فاطال السجود ثم انصرف وقد انجلت الشمس فخطب الناس فحمد
الله واثنى عليه ثم قال ان الشمس والقمر ايتان من ايت الله لا يخسفان لموت احد ولا لحيوته فاذا
رايتم ذلك فادعوا الله وكبروا وصلوا وتصدقوا ثم قال يا امة محمد والله ما من احد اغير من الله ان يزني عبده او تزني
امته يا امة محمد والله لو تعلمون ما اعلم لضحكتم قليلا ولبكيتم كثيرا متفق عليه اور روایت ہے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے مثل حدیث
ابن عباس کی اور کہا حضرت عائشہ رضی نے پہر سجدہ کیا پس لنبا کیا سجدہ پہر پہرے نماز سے اور تحقیق روشن ہو گیا تہا آفتاب پہر خطبہ فرمایا یعنی
ارادہ کیا خطبہ فرمانے کا روبرو لوگون کے پس حمد کی اللہ کی اور ثنا کی اللہ پر پہر فرمایا تحقیق آفتاب اور چاند نشانیان ہین نشانیون خدا کی سے
نہین گہتے واسطے مرنے کسی کے اور نہ پیدا ہونے کسی کے پس جب دیکہو تم یہ پس دعا مانگو اللہ سے اور تکبیر کہو اور نماز پڑہو اور صدقہ دو پہر فرمایا اے
امت محمد کی قسم ہے اللہ کی نہین کوئی غیرت مند زیادہ اللہ سے اوپر زنا کرنے غلام اپنے کے یا لونڈی اپنی کے اے امت محمد کی قسم ہے اللہ کی
اگر جانو تم وہ چیز کہ جانتا ہون مین یعنی ہول دن آخرت کے اور غضب اللہ تعالی کا البتہ ہنسو تم کم اور روؤ تم بہت روایت کی یہ بخاری اور مسلم نے
ف اس روایت مین درازگی سجدہ کی اور خطبہ اور دعا اور تکبیر اور نماز اور تصدق اور اور بعضی چیزین کہ آگے مذکور ہین زیادہ ہین اور
غیرت کے معنی اصل مین ہین مکروہ جاننا شرکت غیر کو اپنے حق مین اور غیرت اللہ تعالی کی مکروہ جاننا مخالفت امر اور نہی اپنے کو حاصل یہ کہ
غیرت اللہ تعالی کی اور مکروہ جاننا اوسکا اشد ہے غیرت تمہاری سے اور کراہیت تمہاری سے اوپر زنا کرنے اپنے غلام اور لونڈی کی ع ع +
وعن ابي موسى قال خسفت الشمس فقام النبي صلى الله عليه وسلم فزعا يخشى ان تكون الساعة فاتى المسجد فصلى
باطول قيام وركوع وسجود ما رايته قط يفعله وقال هذه الايات التي يرسل الله لا تكون لموت احد ولا لحيوته
ولكن يخوف الله بها عباده فاذا رايتم شيئا من ذلك فافزعوا الى ذكره ودعائه واستغفاره متفق عليه

اور روایت ہی ابی موسی سے کہا گہنا سورج پس کھڑی ہوئی حضرت نبی صلی اللہ علیہ وسلم گھبرائی ہوئی ڈرتی تھی ہونی قیامت کی سے پس آئی مسجد مین
پس نماز پڑہی ساتھ بہت دراز قیام اور رکوع کی اور سجود کی نہین دیکھا مین نے حضرت کو کبھی کرتی ہون مانند اسکی اور فرمایا یہ نشانیان ہین
کہ بھیجتا ہی اللہ نہین ہوتین سبب کسی کی مرنی کی اور نہ کسی کی پیدا ہونی کی ولیکن ڈراتا ہی اللہ ساتھ ان نشانیون کی اپنی بندون کو پس
جب دیکھو تم کچھہ ان نشانیون مین سی پس دوڑو طرف اسی اور پناہ ڈہونڈہو طرف ذکر خدا کی اور دعا اوسکی کی اور استغفار اوسکی کی روایت کی
بخاری اور مسلم نی **ف** ڈرتی تھی ہونی قیامت کی سی یہ راوی نی گویا بطریق تمثیل کی کہا کہ ڈری حضرت مانند ڈرنی اوس شخص کی کہ ڈرتا
ہونی قیامت کی سی والا حضرت جانتی تھی کہ جب تک مین لوگون مین ہون تب تک قیامت نہین آئیگی اور حضرت ڈرتی تھی وقت ظاہر
ہونی آیات کی مانند خسوف اور زلزلون اور ہوا اور کڑک کی واسطی شفقت کی اوپر زمین کی رہنی والون کی کہ مبادا عذاب اللہ کا آجاوی
اونپر اور فرمایا یہ نشانیان یعنی کسوف اور زلزلی اور کڑک اور ہوا ڈراتا ہی اللہ تعالی بندون کو کہ دیکھو مین قادر ہون تغیر حالت پر اور چھین لینی
نعمت پر اور اوتارنی بلا پر اماذنا اللہ منہا + ع + **وعن** جابرٍ قال انکسفت الشمس فی عھد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
یوم مات ابراھیم بن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فصلی بالناس ست رکعات باربع سجدات رواہ مسلم
اور روایت ہی جابر سی کہ کہا گہنا آفتاب بیچ زمانی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی اوس دن کہ مری ابراہیم بیٹی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی
پس نماز پڑہائی لوگون کو چھہ رکوع ساتھ چار سجدون کی روایت کی یہ مسلم نی **ف** حضرت ابراہیم صاحبزادی تھی حضرت کی کہ ماریہ قبطیہ سی
پیدا ہوئی تھی سشنہ ہجری مین اور سلسنہ مین حالت شیرخوارگی مین وفات پائی عمر اونکی اٹھارہ مہینی کی تھی یا کچھہ زیادہ پس اونکی وفات
کی وقت لوگون نی کہا کہ گہنا آفتاب کا سبب ہی اونکی وفات کا اور چھہ رکوع ساتھ چار سجدون کی یعنی دو رکعت پڑہین کہ ہر رکعت مین تین
رکوع اور دو دو سجدی کیی اور حدیثون مین رکوع کرنی اس نماز مین مختلف آئی ہین پس امام اعظم رحمۃ اللہ علیہ نی ترجیح دی ہی اون حدیثون کو کہ جنمین
ایک رکوع آیا ہی اسلیی کہ وہ اصل ہی اور ہمین حدیثین قولی اور فعلی دونون طرح کی وارد ہوئی ہین جیسی کہ اوپر گذرا اور حدیثین مضطرب ہین
اور امام شافعی نی ترجیح دی ہی دو رکوع کی حدیث کو اور نزدیک امام شافعی اور اکثر اہل علم کی یہ ہی کہ جب گہن دیر تک رہی جائز ہی کہ
کری ہر رکعت مین تین رکوع یا پانچ یا چار + ع + **وعن** ابنِ عباسٍ قال صلی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حین کسفت
الشمس ثمان رکعات فی اربع سجدات وعن علیٍ مثل ذلک رواہ مسلم اور روایت ہی ابن عباس سی کہ کہا نماز پڑہائی
رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی اوس وقت کہ گہنا آفتاب آٹھہ رکوع بیچ چار سجدون کی یعنی ہر رکعت مین چار چار رکوع اور دو دو سجدی کیی
اور روایت ہی حضرت علی رضی اللہ عنہ سی مانند اسی کی روایت کی یہ مسلم نی **ف** یعنی حضرت علی نی بہی روایت کی کہ حضرت نی اس طرح ادا کی یا اونسی بہی آپ اسی طرح ادا کی
وعن عبدِ الرحمٰنِ بنِ سمرۃ قال کنتُ ارتمی باسھمٍ لی بالمدینۃ فی حیٰوۃ رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم اذ کسفت الشمس فنبذتھا فقلت واللہ لانظرن الی ما حدث لرسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
فی کسوف الشمس قال فاتیتہ وھو قائمٌ فی الصلوٰۃ رافعٌ یدیہ فجعل یسبح ویھلل ویکبر
ویحمد ویدعو حتی حسر عنھا فلما حسر عنھا قرأ سورتین وصلی رکعتین رواہ مسلمٌ
فی صحیحہ عن عبد الرحمٰن بن سمرۃ وکذا فی شرح السنۃ عنہ وفی نسخ المصابیح عن جابر بن سمرۃ
اور روایت ہی عبد الرحمن بن سمرہ سی کہ کہا تہا مین تیراندازی کرتا ساتھ تیرون اپنی کی مدینہ مین بیچ زندگی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی

کہ ناگاہ دیکھا سورج میں پس پہینک دئی مین نی تیر پہر کہا مین نی یعنی دل مین قسم ہی اللہ کی البتہ دیکہون گا مین طرف اوس چیز کی کہ پیدا ہوئی واسطی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی بیچ گہنی آفتاب کی یعنی دیکہون حضرتؐ کو کہ کیا کرتی ہین اسوقت کہا عبدالرحمن نی پس آیا مین حضرتؐ کی پاس اور حضرتؐ کہڑی تہی نماز مین اوٹہائی ہوئی تہی دونون ہاتہ اپنی پہر شروع کیا کہتی تہی سبحان اللہ اور لاالہ الا اللہ اور اللہ اکبر اور الحمد للہ اور دعا مانگتی یہانتک کہ جاتا رہا اندہیرا آفتاب سی پس جب جاتا رہا اندہیرا اوس سی پڑہین دو سورتین اور نماز پڑہی دو رکعت یعنی دو رکعتین پڑہین اور اونمین دو سورتین پڑہین روایت کی یہ مسلم نی بیچ صحیح اپنی کی عبدالرحمن بن سمرہ سی اور اسطرح شرح السنہ مین عبدالرحمن سی اور بیچ نسخون مصابیح کی جابر بن سمرہ سی **ف** کہڑی ہوئی تہی نماز مین یعنی نماز کی ہیئت پر کہڑی تہی قبلہ کیطرف منہ کیا ہوئی اور لوگ پیچہی صف باندہی ہوئی تہی یا نماز یعنی دعا کی ہی اسلیی کہ نہین معلوم ہوتا کسی مذہب سی کہ حضرتؐ اوٹہاتی ہون ہاتہ اپنی نماز کسوف مین بیچ اوقات اذکار کی اور حدیثین کئی کئی رکوع کی مضطرب ہین اور مضطرب ہوئی مین اونمین راوی ہی کہ بعضون نی روایت کیی ہین تین اور بعضون نی چار اور بعضون نی پانچ اور اضطراب ہوتا ہی موجب ضعف کا پس واجب ہوا ترک کرنا روایات تعدد کا + ع +

وَعَنْ اَسْمَاءَ بِنْتِ اَبِیْ بَكْرٍ قَالَتْ لَقَدْ اَمَرَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ بِالْعَتَاقَۃِ فِیْ كُسُوْفِ الشَّمْسِ رَوَاہُ الْبُخَارِیُّ

اور روایت ہی اسماء بنت ابی بکرؓ سی کہ کہا تحقیق حکم فرمایا حضرت نبی صلی اللہ علیہ وسلم نی ساتہ آزاد کرنی بردی کی بیچ گہنی آفتاب کی روایت کی یہ بخاری نی

الفصل الثانی

فصل دوسری **عَنْ** سَمُرَةَ بْنِ جُنْدُبٍ قَالَ صَلّٰی بِنَا رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فِیْ كُسُوْفٍ لَا نَسْمَعُ لَہٗ صَوْتًا رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ وَاَبُوْ دَاوٗدَ وَالنَّسَائِیُّ وَابْنُ مَاجَۃَ

اور روایت ہی سمرہ بن جندب سی کہ کہا نماز پڑہائی ہمکو پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم نی بیچ سورج گہن کی نہین سنتی تہی ہم حضرتؐ کی آواز روایت کی یہ ترمذی اور ابو داؤد اور نسائی اور ابن ماجہ نی **ف** یہ حدیث اور اور کئی حدیثین دلالت کرتی ہین اسپر کہ نماز کسوف مین امام پکار کر نہ پڑہی مذہب ابو حنیفہ اور شافعی رحمہما اللہ کا یہی ہی اور کئی روایتین صحیحین وغیرہا مین آئی ہین کہ اونسی پکار کر پڑہنا ثابت ہوتا ہی پس کہا ابن ہمام نی جب تعارض ہوا تو واجب ہوئی ترجیح چپکی پڑہنی کی اسلیی کہ اصل دن کی نماز مین چپکی پڑہنا ہی + ع +

وَعَنْ عِكْرِمَةَ قَالَ قِيْلَ لِابْنِ عَبَّاسٍ مَاتَتْ فُلَانَۃُ بَعْضُ اَزْوَاجِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَخَرَّ سَاجِدًا فَقِيْلَ لَہٗ تَسْجُدُ فِیْ ہٰذِہِ السَّاعَۃِ فَقَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِذَا رَاَيْتُمْ اٰيَۃً فَاسْجُدُوْا وَاَیُّ اٰيَۃٍ اَعْظَمُ مِنْ ذَہَابِ اَزْوَاجِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ رَوَاہُ اَبُوْ دَاوٗدَ وَالتِّرْمِذِیُّ

اور روایت ہی عکرمہ سی کہ کہا کہا گیا واسطی ابن عباس کی مرگئی فلانی یعنی بیبیون نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی سی یعنی حضرت صفیہؓ پس گری سجدہ کرتی ہوئی یا نماز پڑہی پس کہا گیا واسطی اونکی سجدہ کرتی ہو اسوقت مین پس کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی جبکہ دیکہو تم کوئی نشانی پس سجدہ کرو اور کونسی نشانی بہت بڑی ہی جاتی رہنی بیبیون نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی سی روایت کی یہ ترمذی اور ابو داؤد نی **ف** لوگون نی ابن عباس سی پوچہا کہ اسوقت تم بلا سبب کیون سجدہ کرتی ہو کہ سجدہ بلا سبب ممنوع ہی اونہون نی اوسکا جواب دیا کہ حضرتؐ نی فرمایا کہ سجدہ کرو جب دیکہو تم کوئی نشانی نشانیون اور ترقی بلاؤن اور سختیون کی سی کہ ڈراتا ہی خدا تعالی ساتہ اونکی بندون کو اور کون سی نشانی بزرگتر اور سخت تر اور ڈرانیوالی زیادہ ہوگی انتقال ازواج مطہرات کی سی اسلیی کہ اونکو فضیلت صحبت اور زوجیت یعنی اختلاط اور ارتباط کی ساتہ حضرتؐ کی تہی اور کسو نہ تہی پس اونکی حیات سبب برکت اور خیر کثیر اور رحمت کی تہی اور انتقال اونکا باعث جانی برکت اور خیر کثیر کا ہوا اور خوف عذاب کا ہی پس لائق ہی ذکر اللہ کا کرنا اور سجدہ کرنا تو کہ منقطع ہو نی برکت اونکی کی تاکہ

دفع ہو عذاب بسبب برکت ذکر اور نماز کی اور سجدہ کر یعنی نماز پڑہو اور بعضون نی کہا مراد فقط سجدہ ہی اور کہا طیبی نی کہ لفظ آیۃ مطلق ہی
پس اگر ارادہ کیا جاوی ساتہ اسکی خسوف آفتاب اور چاند کا پس مراد ساتہ سجدی کی نماز ہی اور اگر ہو غیر اسکی مانند چلنی باد تند اور زلزلہ کی اور
سوای اسکی کی پس سجدۂ متعارف مراد ہی اور جائز ہی حمل نماز پر بہی اسلیے کہ آیا ہی کہ جب پیش آتا حضرت کو کوئی امر نماز پڑہتی انتہی کہا ابن ہمام
نی کہ بیچ مبسوط شیخ الاسلام کی ہی کہ کہا بیچ تاریکی یا باد تند کی پڑہنا نماز کا اچہا ہی اور ابن عباس سی ہی کہ اونہون نی نماز پڑہی زلزلہ کی لیی
بصرہ مین ۔ خ ع ۔ **الفصل الثالث** فصل تیسری **عن** اُبَیِّ بْنِ کَعْبٍ قَالَ انْکَسَفَتِ الشَّمْسُ عَلٰی عَہْدِ
رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَصَلّٰی بِہِمْ فَقَرَأَ بِسُوْرَۃٍ مِّنَ الطُّوَلِ وَرَکَعَ خَمْسَ رَکَعَاتٍ وَسَجَدَ سَجْدَتَیْنِ
ثُمَّ قَامَ الثَّانِیَۃَ فَقَرَأَ بِسُوْرَۃٍ مِّنَ الطُّوَلِ ثُمَّ رَکَعَ خَمْسَ رَکَعَاتٍ وَسَجَدَ سَجْدَتَیْنِ ثُمَّ جَلَسَ کَمَا ہُوَ مُسْتَقْبِلَ
الْقِبْلَۃِ یَدْعُوْ حَتّٰی انْجَلٰی کُسُوْفُہَا رَوَاہُ اَبُوْ دَاوٗدَ روایت ہی ابی بن کعب سی کہ کہا گہا آفتاب بیچ زمانی
رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی پس نماز پڑہائی حضرت نی صحابہ کو پس پڑہی ایک سورہ لمبی سورتون مین سی اور رکوع کیی پانچ اور
سجدی کیی دو سجدی پہر کہڑی ہوئی دوسری رکعت مین پہر پڑہی ایک سورہ لمبی سورتون مین سی پہر رکوع کیی پانچ اور سجدی کیی دو
پہر بیٹہی رہی جیسی کہ تہی یعنی ہیئت نماز پر سامنی قبلہ کی دعا مانگتی یہانتک کہ جاتا رہا گہن آفتاب کا نقل کی یہ ابوداود نی **وعن**
النُّعْمَانِ بْنِ بَشِیْرٍ قَالَ کَسَفَتِ الشَّمْسُ عَلٰی عَہْدِ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَجَعَلَ یُصَلِّیْ رَکْعَتَیْنِ رَکْعَتَیْنِ وَیَسْاَلُ
عَنْہَا حَتَّی انْجَلَتِ الشَّمْسُ رَوَاہُ اَبُوْ دَاوٗدَ وَفِیْ رِوَایَۃِ النَّسَائِیِّ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ صَلّٰی حِیْنَ انْکَسَفَتِ
الشَّمْسُ مِثْلَ صَلٰوتِنَا یَرْکَعُ وَیَسْجُدُ وَلَہٗ فِیْ اُخْرٰی اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ خَرَجَ یَوْمًا مُّسْتَعْجِلًا اِلَی الْمَسْجِدِ وَقَدِ انْکَسَفَتِ
الشَّمْسُ فَصَلّٰی حَتَّی انْجَلَتْ ثُمَّ قَالَ اِنَّ اَہْلَ الْجَاہِلِیَّۃِ کَانُوْا یَقُوْلُوْنَ اِنَّ الشَّمْسَ وَالْقَمَرَ لَا یَنْخَسِفَانِ اِلَّا لِمَوْتِ عَظِیْمٍ مِّنْ
عُظَمَاءِ اَہْلِ الْاَرْضِ وَاِنَّ الشَّمْسَ وَالْقَمَرَ لَا یَنْخَسِفَانِ لِمَوْتِ اَحَدٍ وَّلَا لِحَیٰوتِہٖ وَلٰکِنَّہُمَا خَلِیْقَتَانِ مِنْ خَلْقِہٖ
یُحْدِثُ اللّٰہُ فِیْ خَلْقِہٖ مَا شَاءَ فَاَیُّہُمَا انْخَسَفَتْ فَصَلُّوْا حَتّٰی تَنْجَلِیَ اَوْ یُحْدِثَ اللّٰہُ اَمْرًا رَوَاہُ النَّسَائِیُّ
اور روایت ہی نعمان بن بشیر سی کہ کہا گہا آفتاب زمانہ حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی مین پس شروع کی حضرت نی نماز پڑہنی
دو دو رکعت یعنی دو رکعت پڑہین جب دیکہا کہ نہ کہلا آفتاب دو اور پڑہین اسیطرح پڑہتی رہی گہن تک اور مانگتی یعنی اللہ تعالی سی دعا
کہ روشن کردی آفتاب یا پوچہتی لوگون سی کہلنا آفتاب کا یعنی جب پڑہ چکتی دو رکعت پوچہتی کہ کیا کہل گیا گہن کرتی رہی یہ یہانتک کہ روشن
ہوا آفتاب نقل کی یہ ابوداود نی اور بیچ روایت نسائی کی یہ ہی کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نی پڑہی نماز اوسوقت کہ گہا آفتاب مانند نماز ہماری کے
رکوع کرتی تہی اور سجدہ کرتی تہی اور بیچ اور روایت نسائی کی یہ ہی کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نکلی ایک روز جلدی کرتی ہوئی طرف مسجد کے
اوس حال مین کہ تحقیق گہا تہا آفتاب پس نماز پڑہی یہانتک کہ روشن ہوا آفتاب پہر کہا تحقیق اہل جاہلیت کی تہی کہتی کہ تحقیق سورج اور چاند
نہین گہتی مگر واسطی مرنی بڑی کی بڑی سرداروں اہل زمین کی سی اور حال یہ ہی کہ سورج اور چاند نہین گہتی واسطی مرنی کسی کی اور
نہ پیدا ہونی کسی کی ولیکن یہ دونون مخلوق ہین اللہ کی مخلوقون مین سی پیدا کرتا ہی اللہ بیچ مخلوق اپنی کی جو چاہتا ہی یعنی کسوف
اور روشنی اور مانند اسکی پس کوئی سا اون دونون مین سی گہی پس نماز پڑہو یہانتک کہ روشن ہو یا پیدا کری اللہ کوئی حکم یعنی عذاب یا قیامت
نقل کی یہ نسائی نی ف مانند نماز ہماری کی یعنی کئی کئی رکوع نکیی بلکہ ایک ایک رکوع کیا ہر رکعت مین مانند نماز ہماری کی اور یہ حدیث

بیچ نسخہ کی ہی اور مانند ہنکی اور حدیثیں بہت آئی ہین ۔ ع ۔ **باب فی سجود الشکر** باب ہے بیچ بیان سجدہ شکر کی
ف اختلاف کیا ہی علما نے بیچ سجدہ شکر کی یعنی کہ آیا جائز و مسنون اور موجب تقرب درگاہ الٰہی کا ہی یا نہین حنفیوں کی حدیثیں ہی اور
حرام ہیث ع مین اوسکی کچھ اصل نہین ورمسی پرمی کہی حرمت دونون سجدون کی بعد وتر کی اور نزدیک بعضون کی جائز اور شرع ع تم
کراہت کی ہی اور تفصیل کلام کی یہ ہی کہ سجدہ و ناچ نماز کا کئی قسم پر ہی ایک سجدہ سہو اور وہ بیچ حکم سجدہ نماز کی ہی دوسرا سجدہ تلاوت کا
اسمین بہی خلاف نہین تیسرا سجدہ مناجات کا بعد از نماز کی ظاہر کلام اکثر علما کا یہ ہی کہ وہ مکروہ ہی چوتھا سجدہ شکر کا حصول بڑی نعمت پر
اور دفع بلا پر اسمین اختلاف ہی نزدیک امام شافعی اور احمد کی سنت ہی اور قول امام محمد کا بھی یہی ہی اور آثار اور حدیثین اسمین ثابت ہی
ہین اور نزدیک امام مالک اور ابو حنیفہ کی مکروہ ہی وہ کہتی ہین کہ نعمتین اللہ تعالیٰ کی ان گنت ہین بندہ عاجز ہی اونکی ادای شکر سی
ہر نعمت پر حکم سجدہ کا موجب تکلیف کا ہی اور جو کہ قائل ہین وہ کہتی ہین کہ مراد نعمتون سی نعمتین نئی پیدا ہونیوالی ہین کہ کبھی کبھی حاصل ہو
۔ دائمہ ثابتہ مثل وجود اور توابع اور لوازم اوسکی کی اور حضرت صلی اللہ علیہ وسلم سی روایت کیا گیا ہی کہ وقت پہونچنے خبر قتل ابی جہل
کی سجدہ کیا اور حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ نی وقت سننی خبر قتل مسیلمہ کذاب کی اور حضرت علی رضی اللہ عنہ نی وقت قتل ذی الثدیہ
خارجی کی اور کعب بن مالک نی وقت بشارت قبول توبہ کی کہ پیچھی رہگئی تھی غزوہ تبوک سی عجیب قصہ ہی اونکا ۔ ح ۔ **وھذا**
الباب خال عن الفصل الاول والثالث اور یہ باب خالی ہی پہلی فصل اور تیسری فصل سی

الفصل الثانی

فصل دوسری **عن** ابی بکرۃ قال کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا جاءہ امر سرور او بشر بہ خر ساجدا شاکرا للہ تعالی
رواہ ابو داود والترمذی وقال ھذا حدیث حسن غریب روایت ہی ابی بکرہ سی کہا تھی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم جب آتا اونکو
کوئی امر خوشی کا یا کہا راوی نی بجای لفظ سرور کی بشر بہ یعنی آتا حضرت کو کوئی امر کہ خوشی کی جاتی بسبب اوسکی گرتی سجدہ کرتی ہوئی واسطی
شکر گزاری اللہ تعالیٰ کی نقل کی یہ ابو داود اور ترمذی نی اور کہا ترمذی نی یہ حدیث حسن غریب ہی **ف** کہا تورپشتی نی گئی ہی ایک جماعت
علما کی طرف ظاہر حدیث کی کہ مشروع کہا ہی انہون نی سجدہ شکر نعمت کا اور مخالفت کی ہی اونکی اور علما نی پس کہا مراد سجدہ سی
نماز ہی اور دلیل اونکی استدلال مین یہ حدیث ہی کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نی پڑہین وقت چاشت کی دو رکعتین جسوقت کہ خوشخبری دی گئی
فتح کی یا آئی ابو جہل کی سر کی اور کہا ابو حنیفہ نی اگر لازم کری بندہ سجدہ کو نزدیک ہر نعمت نئی آنیوالی کی تو البتہ نہ خالی ہووی سجدہ سی
پلک مارتی بہر ایسی کہ کوئی ساعت نعمت سی خالی نہین بڑی نعمت زندگی ہی کہ ہر دم کا آنا نئی ہی نعمت پس اس صورت مین بڑا حرج ہی
غرض کہ ایسی اونکی نزدیک یہ سجدہ سنت نہین ۔ ع ۔ **وعن** ابی جعفر ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم رای رجلا من النغاشین
فخر ساجدا رواہ الدارقطنی مرسلا وفی شرح السنۃ لفظ المصابیح اور روایت ہی ابی جعفر سی یہ کہ نبی صلی اللہ
علیہ وسلم نی دیکھا ایک شخص کو بونون مین سی پس گری سجدہ کرتی ہوئی روایت کی یہ دارقطنی نی بطریق ارسال کی اور شرح السنہ مین
موافق لفظ مصابیح کی **ف** نغاش اور نغاشی کہتی ہین اوس شخص کو کہ قد اوسکا چھوٹا ہو اور ناقص الخلقت اور ضعیف الحرکۃ ہو پس
شخص کو حضرت نی دیکھکر سجدہ شکر کا کیا کہا مظہر نی کہ سنت ہی جبکہ دیکھی مبتلای بلا کو سجدہ شکر کا کری اللہ کی لیی اسپر کہ عافیت
دی اللہ تعالیٰ نی اوسکو اوس بلا سی اور چاہیی کہ پوشیدہ کری سجدہ تا وہ رنجیدہ نہو اور جب دیکھی فاسق کو ظاہر کری سجدہ تاکہ وہ
باز آوی اور توبہ کری انتہی اور منقول ہی حضرت شبلی قدس سرہ سی کہ اونہون دیکھا ایک دنیا دار کو پس کہا الحمد للہ الذی عافانی مما ابتلاک بہ ۔ ع ۔

وعن سعد بن ابی وقاص قال خرجنا مع رسول الله صلى الله عليه وسلم من مكة نريد المدينة فلما كنا قريبا من عزوراء نزل ثم رفع يديه فدعا الله ساعة ثم خر ساجدا فمكث طويلا ثم قام فرفع يديه ساعة ثم خر ساجدا فمكث طويلا ثم قام فرفع يديه ساعة ثم خر ساجدا قال انى سألت ربى وشفعت لامتى فاعطانى ثلث امتى فخررت ساجدا لربى شكرا ثم رفعت راسى فسألت ربى لامتى فاعطانى ثلث امتى فخررت ساجدا لربى شكرا ثم رفعت راسى فسألت ربى لامتى فاعطانى الثلث الآخر فخررت ساجدا لربى رواه احمد وابو داود

اور روایت ہی سعد بن ابی وقاص سی کہ کہا نکلی ہم ساتھ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی مکہ سی ارادہ کرتی تہی ہم مدینہ کا پس جبکہ پہونچی ہم نزدیک عزوراکی کہ نام ہی ایک جگہ کا درمیان مکہ اور مدینہ کی اوتری حضرت یعنی اونٹنی سی پہر اوٹہائی دونون ہاتہ اپنی پہر دعا مانگی اوسی تہوڑی سی دیر پہر گری سجدہ کرتی ہوئی پس ٹہیری سجدی مین دیر تک پہر کہڑی ہوئی پس اوٹہائی دونون ہاتہ اپنی تہوڑی سی دیر پہر گری سجدہ کرتی ہوئی پس ٹہیری دیر تک پہر کہڑی ہوئی پس اوٹہائی دونون ہاتہ اپنی تہوڑی سی دیر پہر گری سجدہ کرتی ہوئی فرمایا تحقیق مین نی دعا کی رب اپنی سی اور شفاعت کی مین نی واسطی امت اپنی کی یعنی واسطی بخشش گناہون اونکی کی اور ستر عیوب اور بلندی درجات اونکی کی پس دی مجکو تہائی امت یعنی دی مجکو مغفرت تہائی اونکی کی پہر گرا مین سجدہ کرتا ہوا واسطی پروردگار اپنی کی شکر کرنی کو پہر اوٹہایا مین نی سر اپنا پہر مانگی مین نی رب اپنی سی رضا اور مغفرۃ اونکی واسطی امت اپنی کی پس دی مجکو اور تہائی امت میری پہر گرا مین سجدہ کرتا ہوا واسطی پروردگار اپنی کی شکر کرنی کو پہر اوٹہایا مین نی سر اپنا پس سوال کیا مین نی رب اپنی سی واسطی امت اپنی کی پس دی مجکو تہائی اخیر کی پہر گرا مین سجدہ کرتا ہوا واسطی پروردگار اپنی کی نقل کی یہ احمد اور ابو داود نی ف اول بار مین مغفرۃ سابقین کی ہوئی یعنی جو کہ بہلائی کی کرنی مین جلدی کرتی ہین اور پوری کرتی ہین عمل اور دوسری بار مین مغفرۃ مقتصد ین یعنی اوسط کی درجہ والونکی ہوئی اور تیسری بار مین جو کہ ظلم کرتی ہین اپنی نفسون پر یعنی گنہگار اور یہان ایک اشکال وارد ہوتا ہی کہ کتنی ہی آیات اور حدیثین بیچ حق گناہ کبیرہ کرنیوالون کی وارد ہوئی ہین کہ قیامت مین اونکو عذاب ہوویگا اور اس حدیث سی معلوم ہوا کہ ساری امت بخشی گئی اونکو عذاب نہین ہونیکا جواب اسکا یہ کہ مراد ساتہ اس دعا اور شفاعت اور دینی مغفرۃ کی یہ ہی کہ حضرت کی دعا اور شفاعت سی اللہ تعالی نی حضرت کی امت کو امن دیا خسف ومسخ اور مانند اونکی کی عذابون دنیا کی سی کہ اور امتون پر واقع ہوئی تہی نہ یہ امن عذاب آخرۃ سی مراد نہین ہی گروہ بسبب کردار کی ہونیوالا ہی اور بعضی کہتی ہین کہ مراد یہ ہی کہ حضرت کی دعا سی امن ہوا ہمیشہ کی عذاب سی کہ ہمیشہ دوزخ مین نہین رہنیکی اور حضرت کی شفاعت سی نکلین گی دوزخ سی ۞ ح ح ۞

باب صلوة الاستقاء

باب ہی بیچ بیان نماز استسقا کی ف استسقا کی معنی ہین پانی چاہنا اور شرع مین نماز یا دعا مینہ کی کرنی قحط سالی مین ساتہ کیفیت مخصوصہ کے ۞ ح ۞

الفصل الاول

فصل پہلی عن عبد الله بن زيد قال خرج رسول الله صلى الله عليه وسلم بالناس الى المصلى يستسقى فصلى بهم ركعتين جهر فيهما بالقراءة واستقبل القبلة يدعو ورفع يديه وحول رداءه حين استقبل القبلة متفق عليه روایت ہی عبد اللہ بن زید سی کہ کہا نکلی پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم ساتہ لوگون کی طرف عیدگاہ کی واسطی طلب مینہ کی پس نماز پڑہی ساتہ صحابہ کی دو رکعت پکار کر پڑہی اونمین قراۃ اور سامنی ہوئی قبلہ کی دعا کرتی تہی اور اوٹہائی دونون ہاتہ اپنی یعنی دعا کی لیی اور پہیری چادر اپنی اوسوقت کہ سامنی ہوئی قبلہ کی نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے

ف امام شافعی اور صاحبین کی نزدیک نماز استسقاء کی مثل نماز عید کی ہی اور امام مالک کی نزدیک دو رکعت پڑہی مانند اور نمازون کی اور امام ابوحنیفہ کی نزدیک استسقاء مین نماز نہین بلکہ دعا اور استغفار ہی وہ کہتی ہین کہ ذکر استسقاء کا جو اکثر حدیثون مین آیا ہی نماز اوسمین مذکور نہین فقط دعا ہی ہی اور صحت کو پہونچا ہی کہ حضرت امیر المومنین عمر رضی نی استسقاء کیا پس اقتصار کیا دعا اور استغفار پر اور نہ پڑہی نماز اگر نماز مسنون ہوتی ترک نہ کرتی اور نہ علم ہونا اونکو باوجود عموم بلوی کی قریب زمانہ نبوت کی بعید ہی اور ترک اوسکا باوجود علم اوسکی کی بعید تر ہی اور لکہا ہی علماء نی کہ مراد ساتہ قول امام ابوحنیفہ کی لا صلوۃ فی الاستسقاء یہ ہی کہ جماعت اور خطبہ اور اور خصوصیات اوسمین سنت اور شرط نہین اگر ہر کوئی نماز نفل پڑہی اور دعا اور عاجزی اور استغفار کری بہتر ہی اور فتوی اب نزدیک حنفیہ کی مذہب صاحبین پر ہی اسلیے کہ ثابت ہوئی ہی یہ نماز حضرت سی اور افضل یہ ہی کہ پڑہی پہلی رکعت مین سورہ ق یا سبح اسم ربک الاعلی اور دوسری مین اقتربت الساعۃ یا غاشیہ اور غرض چادر پہیرنی سی فال نکالنی ہی ساتہ پہرنی حال کی کہ جیسی چادر پہیرتی ہین ایسی ہی بدلی قحط کی ارزانی ہو اور مینہ برسی اور طور چادر پہیرنیکا یہ ہی کہ دونون ہاتہ پیٹہ کی پیچہی لیجاکر پکڑی ساتہ داہنی ہاتہ اپنی کی نیچی کا کونا بائین جانب کا اور پکڑی ساتہ بائین کی نیچی کا کونا داہنی طرف کا اور پہیری دونون ہاتہ اپنی پیچہی پیٹہ اپنی کی اسطرح کہ جو کونا پکڑا ہو داہنی ہاتہ کا داہنی مونڈہی پر آوی اور کونا پکڑا ہوا بائین ہاتہ کا بائین مونڈہی پر پس جب کریگا یون تو ہو جائیگا دایان کونا بایان اور بایان دایان اور اوپر کا رخ نیچی اور نیچی کا اوپر اور سہیلی نی لکہا ہی کہ طول حضرت کی چادر مبارک کا چار ہاتہ کا تہا اور عرض اوسکا دو ہاتہ اور بالشت کا تہا + ع ح + **وعن** انس قال کان النبی صلی اللہ علیہ وسلم لا یرفع یدیہ فی شیء من دعائہ الا فی الاستسقاء فانہ یرفع حتی یری بیاض ابطیہ متفق علیہ اور روایت ہی انس سی کہ کہا تہی نبی صلی اللہ علیہ وسلم نہین اوٹہاتی تہی دونون ہاتہ اپنی بیچ کسی چیز کی دعا اپنی سی مگر استسقاء مین پس تحقیق اوٹہاتی تہی یہانتک کہ دکہائی جاتی تہی سفیدی بغلون اونکی کی نقل کی یہ بخاری اور مسلم نی ف نہ اوٹہاتی تہی یعنی بہت نہ اوٹہاتی تہی کہ اونچی ہوتی سر سی اور سفیدی بغلون کی معلوم ہونی لگتی مگر استسقاء مین اسقدر اوٹہاتی کہ سفیدی بغلون کی معلوم ہوتی یعنی اگر کپڑا نہ اوڑہی ہوتی پس بالکل دعا مین ہاتہ اوٹہانی کی نفی نہین ہی اسلیے کہ ثابت ہوا ہی مستحب ہونا ہاتہون کے اوٹہانی کا دعا مین اور لکہا ہی علماء نی کہ جسقدر مطلب دشوار اور بہاری ہو اوٹہانا ہاتہ کا بہی بلند تر ہو ع ح **وعنہ** ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم استسقی فاشار بظہر کفیہ الی السماء رواہ مسلم اور روایت ہی اونہین سی کہ تحقیق نبی صلی اللہ علیہ وسلم نی مینہ مانگا پس اشارہ کیا ساتہ پشت دونون ہاتہون اپنی کی طرف آسمان کی روایت کی یہ مسلم نی ف لکہا ہی علماء نی کہ یہی بطریق فال نکالنی کی تہا ساتہ بدلنی حال کی جیسی کہ چادر پہیرنی مین تہا اور اشارہ ہی اسپر کہ پیٹ ابر کا طرف زمین کی ہو اور ڈال دی جو کہ اوسمین ہی یعنی مینہ اور بعضون نی کہا ہی کہ جو کوئی ارادہ کری رفع بلا کا قسم قحط وغیرہ سی پس کری پشت ہاتہون کی طرف آسمان کی دعا مین اور جو کوئی مانگی نعمت اللہ تعالی سی پس چاہیے کہ کری ہتیلیان طرف آسمان کی ع ح **وعن** عائشۃ رضی قالت ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کان اذا رای المطر قال اللہم صیبا نافعا رواہ البخاری اور روایت ہی عائشہ رضی سی کہ کہا تحقیق رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم تہی جسوقت دیکہتی مینہ فرماتی یا الہی برسا خوب مینہ نفع دینی والا روایت کی یہ بخاری نی **وعن** انس قال اصابنا ونحن مع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مطر قال فحسر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ثوبہ حتی اصابہ من المطر فقلنا یا رسول اللہ لم صنعت ہذا قال لانہ حدیث عہد بربہ رواہ مسلم

اور روایت ہی انس سی کہ کہا پہونچا ہمکو مینہ اوس حالت مین کہ تھی ہم ساتہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی کہا انس نی پس اتارا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کپڑا اپنا یعنی سر پرسی یا مونڈہی پرسی یہانتک کہ پہونچا حضرت کو مینہ پس کہا ہمنی یا رسول اللہ کسواسطی کیا آپ نی یہ فرمایا اسلیے کہ یہ تازہ آیا ہی پروردگار اپنی کی پاس سی نقل کی یہ مسلم نی ف یعنی نیا اور تازہ ہوا ہی ساتہ حکم رب اپنی کی اور آلودہ نہین ہوا ہی ساتہ اجزاء اس عالم کثیف کی اور گنہگارون کی ہاتہ نہین پہونچی ہین اس کی پس متبرک ہی اور سنت ہی دعا کرنی وقت اوترنی مینہ کی اور قبول ہونی کی

الفصل الثانی فصل دوسری

عن عبد اللہ بن زید قال خرج رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الی المصلی فاستسقی وحول رداءہ حین استقبل القبلۃ فجعل عطافہ الایمن علی عاتقہ الایسر وجعل عطافہ الایسر علی عاتقہ الایمن ثم دعا اللہ رواہ ابو داود اور روایت ہی عبد اللہ بن زید سی کہ کہا نکلی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم طرف عیدگاہ کی پس استسقا کیا اور پہیری چادر اپنی اوس وقت کہ سامنی ہوئی قبلہ کی پس گردانا داہنا کونا اوسکا اوپر بائین مونڈہی اپنی کی اور گردانا بایان کونا اوسکا اوپر داہنی مونڈہی اپنی کی پہر دعا کی اللہ تعالی سی روایت کی یہ ابو داود نی ف اس حدیث مین ذکر نماز کا نہین ہی

وعنہ قال استسقی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وعلیہ خمیصۃ لہ سوداء فاراد ان یاخذ باسفلہا فیجعلہ اعلاہا فلما ثقلت قلبہا علی عاتقہ رواہ احمد وابو داود اور روایت ہی اونہین عبد اللہ سی کہ کہا استسقا کیا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی اور اوپر حضرت کی چادر تہی سیاہ رنگ کی پس ارادہ کیا یہ کہ لیوین نیچی کی جانب اوسکی پس کرین اوسکو اوپر کی جانب یعنی نیچی کی جانب اوپر کرین پس جبکہ بہاری ہوئی اولٹ لی چادر اوپر دونون مونڈہون اپنی کی نقل کی یہ احمد اور ابو داود نی ف یعنی جب نیچی کی طرف اوپر کرنی اوسطرح مذکور کی نہ ہوا ہوئی داہنا آنچل بائین کندہی پر کر لیا اور بایان داہنی پر اور چادر دوسری خطبہ مین پہیری کہ محل اسکا یہی ہی

وعن عمیر مولی ابی اللحم انہ رای النبی صلی اللہ علیہ وسلم یستسقی عند احجار الزیت قریبا من الزوراء قائما یدعو یستسقی رافعا یدیہ قبل وجہہ لا یجاوز بہما راسہ رواہ ابو داود وروی الترمذی والنسائی نحوہ اور روایت ہی عمیر سی کہ غلام آزاد کیا ہوا ابی اللحم کا تہا یہ کہ اوسنی دیکہا نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو کہ استسقا کرتی تہی نزدیک احجار الزیت کی نزدیک زوراء کی کہڑی ہوئی دعا مانگتی تہی استسقا کرتی تہی اوٹہائی ہوئی دونون ہاتہ اپنی طرف منہ اپنی کی نہین اونچا کرتی تہی اونکو سر اپنی سی نقل کی یہ ابو داود نی اور روایت کی ترمذی اور نسائی نی مانند اسکی ف احجار الزیت نام ایک جگہ کا ہی مدینہ مین یہ نام اوسکا اسلیے ہوا کہ پتہر سیاہ ہین اور چکنی گویا روغن زیتون اونپر ملا ہوا ہی اور زوراء بہی نام ایک جگہ کا ہی بازار مدینہ مین اور طرف منہ اپنی کی یعنی کبہی دعا کرتی تہی پس منافی نہین ہی اوسکی کہ اوپر گذرا کہ ہتہلیان زمین کیطرف ہوتی تہین اور نہین اونچا کرتی سر سی یہ منافی نہین ہی حدیث کی کہ گذری انس سی کہ مبالغہ کرتی تہی حضرت ہاتہ اوٹہانی مین واسطی استسقا کی اسلیے کہ اکثر یون ہوتا ہوگا اور کبہی اوسطرح

وعن ابن عباس قال خرج رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یعنی فی الاستسقاء متبذلا متواضعا متخشعا متضرعا رواہ الترمذی وابو داود والنسائی وابن ماجہ اور روایت ہی ابن عباس سی کہ کہا نکلی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم یعنی بیچ استسقا کی اوس حالت مین کہ ترک کی ہوئی تہی زینت تواضع کی ہوئی یعنی ظاہر مین عاجزی کرنیوالی یعنی باطن مین زاری زبان کی انواع ذکر مین نقل کی یہ ترمذی اور ابو داود اور نسائی اور ابن ماجہ نی ف ترک کی ہوئی زینت اصلاح ترک کی لباس اپنی مین

وعن عمرو بن شعیب عن ابیہ عن جدہ قال کان النبی صلی اللہ علیہ وسلم

إِذَا اسْتَسْقَى قَالَ اللّٰهُمَّ اسْقِ عِبَادَكَ وَبَهِيمَتَكَ وَانْشُرْ رَحْمَتَكَ وَأَحْيِ بَلَدَكَ الْمَيِّتَ رَوَاهُ مَالِكٌ وَأَبُو دَاوُدَ

اور روایت ہی عمرو بن شعیب سی کہ اونہون نقل کی اپنی باپ سی اونہون اپنی دادا سی یعنی عبداللہ سی کہ صحابی مین کہا تہی نبی صلی اللہ علیہ وسلم کہ استسقا کرتی کہتی یا الٰہی پلا پانی اپنی بندون کو اور اپنی جانورون کو اور پہیلا اپنی رحمت اور زندہ کر یعنی سرسبز کر اپنی شہر مردہ کو یعنی خشک نقل کی یہ مالک اور ابو داود نی **وعن** جَابِرٍ قَالَ رَأَيْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُوَاكِي فَقَالَ اللّٰهُمَّ اسْقِنَا غَيْثًا مُغِيثًا مَرِيئًا مَرِيعًا نَافِعًا غَيْرَ ضَارٍّ عَاجِلًا غَيْرَ آجِلٍ قَالَ فَأَطْبَقَتْ عَلَيْهِمُ السَّمَاءُ رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ

اور روایت ہی جابر سی کہ کہا دیکہا مین نی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو اوٹہاتی ہاتہہ پس کہتی یا الٰہی پلا ہمکو مینہ کہ فریادرسی کری اور اوسکا انجام اور ارزانی کری نفع کرنیوالا نہ ضرر کرنیوالا جلدی آنیوالا نہ دیر لگانیوالا کہا جابر نی پس چہا گیا اونپر ابر روایت کی یہ ابو داود نی

الفصل الثالث

عن عَائِشَةَ قَالَتْ شَكَا النَّاسُ إِلَى رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قُحُوطَ الْمَطَرِ فَأَمَرَ بِمِنْبَرٍ فَوُضِعَ لَهُ فِي الْمُصَلَّى وَوَعَدَ النَّاسَ يَوْمًا يَخْرُجُونَ فِيهِ قَالَتْ عَائِشَةُ فَخَرَجَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِينَ بَدَا حَاجِبُ الشَّمْسِ فَقَعَدَ عَلَى الْمِنْبَرِ فَكَبَّرَ وَحَمِدَ اللّٰهَ ثُمَّ قَالَ إِنَّكُمْ شَكَوْتُمْ جَدْبَ دِيَارِكُمْ وَاسْتِئْخَارَ الْمَطَرِ عَنْ إِبَّانِ زَمَانِهِ عَنْكُمْ وَقَدْ أَمَرَكُمُ اللّٰهُ أَنْ تَدْعُوهُ وَوَعَدَكُمْ أَنْ يَسْتَجِيبَ لَكُمْ ثُمَّ قَالَ الْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيمِ مَلِكِ يَوْمِ الدِّينِ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ يَفْعَلُ مَا يُرِيدُ اللّٰهُمَّ أَنْتَ اللّٰهُ لَا إِلٰهَ إِلَّا أَنْتَ الْغَنِيُّ وَنَحْنُ الْفُقَرَاءُ أَنْزِلْ عَلَيْنَا الْغَيْثَ وَاجْعَلْ مَا أَنْزَلْتَ لَنَا قُوَّةً وَبَلَاغًا إِلَى حِينٍ ثُمَّ رَفَعَ يَدَيْهِ فَلَمْ يَتْرُكِ الرَّفْعَ حَتّٰى بَدَا بَيَاضُ إِبْطَيْهِ ثُمَّ حَوَّلَ إِلَى النَّاسِ ظَهْرَهُ وَقَلَبَ أَوْ حَوَّلَ رِدَاءَهُ وَهُوَ رَافِعٌ يَدَيْهِ ثُمَّ أَقْبَلَ عَلَى النَّاسِ وَنَزَلَ فَصَلّٰى رَكْعَتَيْنِ فَأَنْشَأَ اللّٰهُ سَحَابَةً فَرَعَدَتْ وَبَرَقَتْ ثُمَّ أَمْطَرَتْ بِإِذْنِ اللّٰهِ فَلَمْ يَأْتِ مَسْجِدَهُ حَتّٰى سَالَتِ السُّيُولُ فَلَمَّا رَأَى سُرْعَتَهُمْ إِلَى الْكِنِّ ضَحِكَ حَتّٰى بَدَتْ نَوَاجِذُهُ فَقَالَ أَشْهَدُ أَنَّ اللّٰهَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ وَأَنِّي عَبْدُ اللّٰهِ وَرَسُولُهُ رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ

روایت ہی عائشہ رضی سی کہ کہا شکایت کی لوگون نی طرف رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی نہونی مینہ کی پس حکم کیا ساتہ رکہنی منبر کی پس رکہا گیا منبر واسطی حضرت کی عیدگاہ مین اور وعدہ کیا لوگون سی ایک دن کا کہ نکلین اوسمین کہا حضرت عائشہ رضی نی پس نکلی پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم اوسوقت کہ ظاہر ہوا کنارہ آفتاب کا پس بیٹہی منبر پر پس تکبیر کہی اور حمد کی اللہ کی پہر فرمایا تحقیق تمنی شکایت کی یعنی اللہ و رسول سی قحط ہونیکی بیچ شہرون اپنی کی اور دیر لگنی مینہ کی وقت مقرر اوسکی کی تمسی اور تحقیق حکم کیا تمکو اللہ نی یہ کہ مانگو اوس سی اور وعدہ کیا ہی تمسی یہ کہ قبول کریگا واسطی تمہاری پہر فرمایا سب تعریف واسطی اللہ کی پروردگار عالمونکا بخشنی والا مہربان مالک دن جزا کا نہین کوئی معبود مگر اللہ کرتا ہی جو چاہتا ہی یا الٰہی تو ہی معبود نہین کوئی معبود سوای تیری تو بی پروا ہی اور ہم فقیر ہین نازل کر ہمپر مینہ اور گردان تو اوس چیز کو کہ اوتارتی تو نی یعنی مینہ سبب قوت کا اور پہونچنی کا یعنی اوسکی سبب سی خوب مطالب کو پہونچین اور خوب فائدہ اوٹہاوین ایک مدت دراز تک پہر اوٹہائی دونون ہاتہہ اپنی پس چہوڑا نہ اوٹہانا یہانتک کہ ظاہر ہوئی سفیدی بغلون حضرت کی پہر پہیر دی طرف لوگونکی پیٹہہ اپنی اور الٹی کیا پہیری چادر اپنی اور وہ اوٹہائی ہوی تہی دونون ہاتہہ اپنی پہر منہ کیا طرف لوگون کی اور اوتری پہر نماز پڑہی دو رکعت پس ظاہر کیا اللہ تعالیٰ نی ابر پہر گرجا اور چمکی بجلی پہر برسا مینہ ساتہ حکم خدا کی پس نہ آئی اپنی مسجد مین یہانتک کہ بہی نالی پس جب دیکہی جلدی اونکی طرف سایہ کی یعنی مکانون کی مینہ سی بچنی کی

کبھی آتی ہی واسطی مدد کی اور کبھی آتی ہی واسطی ہلاک کرنی ایک قوم کی ٭ ع ٭ **وعن** عائشة قالت ما رأيت رسول الله صلى الله عليه وسلم ضاحكا حتى أرى منه لهواته إنما كان يتبسم فكان إذا رأى غيما أو ريحا عرف في وجهه متفق عليه

اور روایت ہی حضرت عائشہ سی کہ کہا نہین دیکھا مین نی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو ہنستی ہوئی یہانتک کہ دیکھون مین اون سی کوئی اونکی کوا نہی مگر تبسم فرماتی پس تہی جسوقت دیکھتی ابر یا باد یہچانا جاتا تغیر بیچ چہرہ اونکی کی روایت کی یہ بخاری اور مسلم نی **ف** یعنی جب حضرت ابر یا ہوا دیکھتی غمگین ہوتی اور یہچانا جاتا اثر اوسکا چہرۂ مبارک اونکی پر بسبب خوف اسکی کہ مبادا اس سی کچہ ضرر لوگونکو ہو یعنی مقصود یہ ہی کہ حضرت بیچ شہود یعنی دیکھنی جلال حق کی ہمیشہ خائف وغمگین رہتی اور ہرگز مقیم او فارغ نہوتی اور جب ابر یا ہوا دیکھتی زیادہ فکر مند اور متردد ہوتی ٭ ع ٭ **وعنها** قالت كان النبي صلى الله عليه وسلم إذا عصفت الريح قال اللهم إني أسألك خيرها وخير ما فيها وخير ما أرسلت به وأعوذ بك من شرها وشر ما فيها وشر ما أرسلت به وإذا تخيلت السماء تغير لونه وخرج ودخل وأقبل وأدبر فإذا مطرت سري عنه فعرفت ذلك عائشة فسألته فقال لعله يا عائشة كما قال قوم عاد فلما رأوه عارضا مستقبل أوديتهم قالوا هذا عارض ممطرنا وفي رواية ويقول إذا رأى المطر رحمة متفق عليه

اور روایت ہی عائشہ رض سی کہ کہا تہی نبی صلی اللہ علیہ وسلم جسوقت کہ شدت کی چلتی باد کہتی یا الہی تحقیق مین مانگتا ہون تجسی بہلائی اسکی کہ اسکی ذات مین ہی اور بہلائی اوس چیز کی کہ اوسمین ہی یعنی منافع اسکی اور بہلائی اوس چیز کی کہ بہیجی گئی ہی ہوا واسطی اوسکی یعنی مدد اسکا اور پناہ مانگتا ہون ساتہ تیری برائی اوسکی سی اور برائی اوس چیز کی سی کہ اوسمین ہی یعنی ضرر اسکی اور برائی اوس چیز کی سی کہ بہیجی گئی ہوا ساتہ اوسکی یعنی باعث عذاب ہوا اور جسوقت کہ ابر ہوتا آسمان پہ تو متغیر ہوتا رنگ حضرت کا اور نکلتی گہرسی باہر اور جاتی اندر اور آتی اور پہر جاتی یعنی بسبب گہبراہٹ کی ایک جا ٹہہرتی نتہی پس جسوقت کہ مینہ برسنی لگتا جاتا رہتا خوف اور اضطراب حضرت سی پس معلوم کیا یعنی تغیر عائشہ نی پس پوچھا حضرت سی سبب اوسکا پس فرمایا حضرت نی شاید کہ یہ ابر ہی عائشہ مانند اوسکی ہو کہ کہا قوم عاد نی اوسکی حق مین ہذا عارض ممطرنا چنانچہ اس آیت مین حال اونکا مذکور ہی پس جب دیکہا قوم عاد نی اوسکو ابر سامنی آیا اونکی نالون کی کہا اوس قوم نی یہ ابر ہی برسیگا ہمپہ اور ایک روایت مین ہی یعنی بجای فاذا مطرت سری عنہ کی یہ ہی کہ فرماتی جسوقت دیکھتی مینہ کو گردان تو اس مینہ کو سبب رحمت کا روایت کی یہ بخاری اور مسلم نی **ف** بعد لفظ ممطرنا کی اللہ تعالی نی رد کیا اونکی آرزو کو بل ہو ما استعجلتم الخ یعنی یہ ابر نہین بلکہ یہ وہ عذاب ہی جسکی تم جلدی کرتی تہی ہوا ہی جسمین دکہہ کی مار ہی اوکہاڑ مارتی ہر چیز کو اپنی رب کی حکم سی پہر کل کو رہ گئی کوئی نظر نہین آتا سوای اونکی گہرون کی یون ہین سزا دیتی ہین ہم گنہگار لوگونکو تمام ہوا ترجمہ آیۃ کا پس حاصل حدیث کا یہ کہ جب حضرت ابر کو دیکھتی تو ڈرتی کہ مبادا قوم عاد کی جیسا ابر دیکہکر جانا تہا کہ مینہ برسیگا اور پہر اوپر مینہ نہ برسا اور ہوا تند چلی کہ سب ہلاک ہوگئی چنانچہ یہ قصہ سورۂ احقاف مین مذکور ہی ویسی ہی پہر ہی یہ ابر باعث عذاب کا ہو ٭ ع ٭ **وعن** ابن عمر قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم مفاتيح الغيب خمس ثم قرأ إن الله عنده علم الساعة وينزل الغيث الآية رواه البخاري

اور روایت ہی ابن عمر سی کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی خزانہ غیب کی پانچ ہین پہر پڑہی یہ آیت تحقیق اللہ نزدیک اوسکی علم قیامت کا ہی اور اوتارتا ہی مینہ آخر آیہ تک روایت کی یہ بخاری نی **ف** خزانہ غیب کی پانچ ہین کہ نہین اطلاع رکہتا کوئی اونکی [illegible]

اللہ کی کہ بیان اونکا اس آیۃ مین ہی ان اللہ عندہ علم الساعۃ وینزل الغیث ویعلم ما فی الارحام وما تدری نفس ماذا تکسب غدا وما تدری نفس

بای ارض تموت ان اللہ علیم خبیر یعنی تحقیق اللہ ہی کی پاس ہی علم قیامت کی ہونیکا اور اوتر نی مینہ کا اور وہ جانتا ہی جو کچھ رحمون مین ہی یعنی

بیٹا ہی یا بیٹی ہی گورا ہی یا کالا ہی پورا ہی یا ادہورا ہی وغیر ذلک اور نہین جانتا کوئی نفس کہ کیا کریگا کل کو یعنی دنیا مین بہلائی یا برائی اور

آخرت مین ثواب ملیگا یا عذاب اور نہین جانتا کوئی نفس کہ کس زمین مین مریگا تحقیق اللہ جاننی والا خبردار ہی بس یہ پانچ چیزین ہین کہ کلیات

انکی کوئی نہین جانتا سوای اللہ کی اور کبہی مطلع ہوتی ہین بعضی برگزیدہ بندی اوپر جزئیات بعض انکی کی + ع + وعن ابی ہریرۃ

قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لیست السنۃ بان لا تمطروا ولکن السنۃ ان تمطروا وتمطروا ولا تنبت الارض شیئا رواہ مسلم

اور روایت ہی ابی ہریرہ سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی نہین ہی قحط شدید یہ کہ نہ برسائی جاؤ تم ولیکن قحط شدید یہ ہی کہ برسائی

جاؤ تم اور برسائی جاؤ اور نہ اوگاوی زمین کچہ روایت کی یہ مسلم نی **ف** کہا قاضی نی کہ معنی یہ ہین کہ نہین ہی قحط شدید یہ کہ نہ برسایا جاوی بلکہ

یہ ہی کہ برسی اور نہ اوگی اور یہ ایسی ہی کہ حاصل ہونا شدت کا بعد توقع بہلائی کی اور ظہور سباب اسکی کا بدتر ہی اوس چیز سی کہ یاس حاصل ہو پہلی سی

الفصل الثانی فصل دوسری **عن** ابی ہریرۃ قال سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول الریح من

روح اللہ تعالی تاتی بالرحمۃ وبالعذاب فلا تسبوہا وسلوا اللہ من خیرہا وعوذوا بہ من شرہا رواہ الشافعی

وابو داود وابن ماجۃ والبیہقی فی الدعوات الکبیر روایت ہی ابی ہریرہ سی کہ کہا سنا مین نی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سی کہ

فرماتی تہی باد رحمت اللہ کی سی ہی لاتی ہی رحمت کو اور عذاب کو پس نہ برا کہو اوسکو یعنی بسبب ضرر پہونچنی کی اوس سی اور مانگو اللہ سی بہلائی اوسکی

اور پناہ مانگو اللہ سی برائی اوسکی سی روایت کی یہ شافعی اور ابو داود اور ابن ماجہ نی اور بیہقی نی دعوات کبیر مین **ف** باد جو عذاب کا فرونکی

لاتی ہی یہ بہی واقع مین رحمت ہی ہی ایسی کہ مومن اونکی ایذا رسانی سی بچتی ہین + ع + **وعن** ابن عباس ان رجلا لعن الریح

عند النبی صلی اللہ علیہ وسلم وقال لا تلعنوا الریح فانہا مامورۃ وانہ من لعن شیئا لیس لہ باہل رجعت

اللعنۃ علیہ رواہ الترمذی وقال ہذا حدیث غریب اور روایت ہی ابن عباس سی یہ کہ ایک شخص نی لعنت کی ہوا کو نزدیک

پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی پس فرمایا نہ لعنت کرو باد کو اسلیی کہ وہ امر کی گئی ہی یعنی ساتہ رحمت کی یا عذاب کی اور تحقیق جو کوئی لعنت کرتا ہی

کسی چیز کو کہ نہو وہ قابل لعنت کی پہرتی ہی لعنت کرنی والی پر روایت کی یہ ترمذی نی اور کہا یہ حدیث غریب ہی **ف** کہا امام غزالی رحمہ اللہ نی

کہ تین چیزین باعث لعنت کی ہین کفر اور بدعت اور فسق اور ہوا مین ایک بات بہی نہین پائی جاتی انمین سی + ع + **وعن** ابی بن کعب

قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا تسبوا الریح فاذا رایتم ما تکرہون فقولوا اللہم انا نسئلک من خیر

ہذہ الریح وخیر ما فیہا وخیر ما امرت بہ ونعوذ بک من شر ہذہ الریح وشر ما فیہا وشر ما امرت بہ رواہ الترمذی

روایت ہی ابی بن کعب سی کہا کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی نہ برا کہو باد کو پس جسوقت کہ دیکہو اوس باد کو کہ ناخوش رکہتی ہو

تم جلنا اوسکا بسبب شدت گرمی یا سردی اوسکی کی ایذا یا بسبب تند چلنی اوسکی کی پس کہو یا الہی تحقیق ہم سوال کرتی ہین تجہسی بہلائی اس باد

کی سی اور بہلائی اوس چیز کی سی کہ اوسمین ہی اور بہلائی اوس چیز کی سی کہ امر کی گئی ہو ساتہ اوسکی اور پناہ مانگتی ہین تیری برائی اس باد کی سی برائی اوس چیز

کی سی کہ اوسمین ہی اور برائی اوس چیز کی سی کہ امر کی گئی ہی ساتہ اوسکی نقل کی یہ ترمذی نی **وعن** ابن عباس قال ما ہبت

ریح قط الا جثی النبی صلی اللہ علیہ وسلم علی رکبتیہ وقال اللہم اجعلہا رحمۃ ولا تجعلہا عذابا اللہم

اجعلها رياحا ولا تجعلها ريحا قال ابن عباس في كتاب الله تعالى انا ارسلنا عليهم ريحا صرصرا وارسلنا عليهم الريح العقيم وارسلنا الرياح لواقح وان يرسل الرياح مبشرات رواه الشافعي والبيهقي في الدعوات الكبير

اور روایت ہی ابن عباس سی کہ کہا نہین چلی باو کبھی مگر کہ ہو بیٹھتی تہی نبی صلی اللہ علیہ وسلم دوزانو یعنی ازراہ تواضع کی واسطی اللہ کی نہ ازراہ خوف کی امت پر اور واسطی تعلیم انکی کی کہ وہ بھی یون ہی کیا کرین اور کہتی یا الٰہی گردان اس باو کو رحمت اور نہ گردان اسکو عذاب الٰہی گردان تو اسکو ریاح اور نہ گردان تو اسکو ریح کہا ابن عباس نی کہ بیچ کتاب اللہ کی واقع ہوا ہی تحقیق بھیجی ہمنی اونپر باد تند اور بھیجی ہمنی اونپر باد بانجہ یعنی جو کہ بار ور نہین کرتی تہی درختون کو اور بھیجین ہمنی باوین میوہ لانی والین اور یہ کہ بھیجتا ہی باوین خوشخبری دینی والین یعنی مینہ کی نقل کی یہ شافعی نی اور بیہقی نی دعوات کبیر مین **ف** جانا چاہیی کہ مشہور یہ ہی کہ لفظ ریح کا مفرد عذاب مین استعمال کیا جاتا ہی جیسی کہ پہلے دو آیتون مین آیا اور ریاح ساتھ لفظ جمع کی مستعمل ہوتا ہی بیچ رحمت کی جیسی کہ اخیر دو آیتون مین آیا پس اعتبار مذکور کہ بیچ روایت ابن عباس کے آئی ہی اوسمین ریاحا اور ریحا سی یہ مراد ہی اور ابو جعفر طحاوی نی انکار اسکا کیا ہی اسلیی کہ کلام اللہ مین آیا ہی وجرین بہم بریح طیبۃ اور بعضی حدیثون مین بہی استعمال مفرد کا خیر وشر مین آیا ہی جیسا کہ حدیث ابی ہریرہ کی مین گذرا الریح من روح اللہ آخر تک پس خطابی نی توجیہ حدیث یہ کی ہی کہ جب باوین بہت ہوتی ہین ابر و مینہ لاتی ہین اور کہیتیان بڑہتی ہین اور ایک ہو تو ہین یہ باتین کم ہوتی ہین اسلیی حضرت نی دعا کی کہ گردان اسکو ریاح اور نہ گردان ریح واللہ اعلم + ح ع + **وعن** عائشۃ قالت كان النبي صلى الله عليه وسلم اذا ابصر ناشئا من السماء تعني السحاب ترك عمله واستقبله وقال اللهم اني اعوذ بك من شر ما فيه فان كشفه الله حمد الله وان مطرت قال اللهم سقيا نافعا رواه ابو داود والنسائي وابن ماجة والشافعي واللفظ له

اور روایت ہی عائشہ رض سی کہ کہا تہی نبی صلی اللہ علیہ وسلم جس وقت کہ دیکھتی ایک چیز کو کہ پیدا ہوئی آسمان سی یعنی ابر چہوڑ دیتی کام یعنی شغل اور سامنی ہوتی ابر کی اور کہتی یا الٰہی تحقیق مین پناہ مانگتا ہون ساتھ تیری برائی اوس چیز کی سی کہ اوسمین ہی پس اگر کہول دیتا اوسکو اللہ تعریف کرتی اللہ کی اور اگر برستا مینہ کہتی یا الٰہی دی پانی نفع دینی والا نقل کی یہ ابو داود اور نسائی اور ابن ماجہ اور شافعی نی اور لفظ واسطی شافعی کی **وعن** ابن عمر ان النبي صلى الله عليه وسلم كان اذا سمع صوت الرعد والصواعق قال اللهم لا تقتلنا بغضبك ولا تهلكنا بعذابك وعافنا قبل ذلك رواه احمد والترمذي وقال هذا حديث غريب

اور روایت ہی ابن عمر رض سی یہ کہ تحقیق نبی صلی اللہ علیہ وسلم تہی جبکہ سنتی آواز گرجنی کی اور معلوم کرتی گرنا بجلی کا کہتی یا الٰہی نہ مار ہمکو ساتھ غضب اپنی کی اور نہ ہلاک کر ہمکو ساتھ عذاب اپنی کی اور عافیت مین رکہ ہمکو یعنی مار ہمکو ساتھ عافیت کی پہلی اس سی یعنی پہلی اوترنی عذاب سی نقل کی یہ احمد اور ترمذی نی اور کہا یہ حدیث غریب ہی

الفصل الثالث

عن عبد الله بن الزبير انه كان اذا سمع الرعد ترك الحديث وقال سبحان الذي يسبح الرعد بحمده والملائكة من خيفته رواه مالك

روایت ہی عبد اللہ بن زبیر سی یہ کہ وہ تہی جبکہ سنتی آواز گرجنی کی چہوڑ دیتی بات کرنی اور کہتی پاک ہی وہ ذات کہ تسبیح کرتا ہی رعد ساتھ تعریف اوسکی کی اور ساور فرشتی خوف اوسکی سی نقل کی یہ ملک نی **ف** رعد نام فرشتی کا ہی کہ بادل ہانکنی پر متعین ہی گرجنا آواز تسبیح اوسکی ہی اور آیا ہی ابن عباس سی کہ تہی ہم حضرت عمر رض کی ساتھ سفر مین پس ہوئی ہمکو گرجنا اور بجلی چمکنی اور سردی پس کہا ہمکو کعب نی جو کوئی کہی جس وقت کہ سنی گرجنی کو سبحان من یسبح الرعد بحمدہ والملائکۃ من خیفتہ تین بار عافیت دیا جاتا ہی اوس سی پس کہا ہمنی یہ پس عافیت دی گئی ہم ح ع + وللہ الحمد اولا وآخرا وظاہرا وباطنا + تمام ہوا ربع اول وصلی اللہ تعالی علی خیر خلقہ محمد وآلہ واصحابہ اجمعین برحمتک یا ارحم الراحمین